...ثہ مین فنا داسقدر ہو کہ دانت نکالنے
...ی ضرورت پڑے تو زنبور سے جو ہر ایک دانت
کے قلع کے لئے علیحدہ علیحدہ بنے ہوئے
ہین نکال دین دوا کے ساتھہ ہرگز قلع دندان
نکرین کہ اس سے غشائ بلغمیہ دہن کو اذیت
پہونچتی ہے

ذہاب ماء الاسنان

یہہ مرض سخت اشیا کے کہانے سے پیدا ہوتا
ہے کسی سخت چیز کے دانتون کے ساتھہ ٹکرانے سے
ہوجاتا ہے اور زیادہ تر دندان رباعی کی آبداری
زایل ہوتی ہے اور پان کے ساتھہ چونا کہانے
...ہی ہوجاتا ہے کیونکہ یہہ جسم زجاجی
...ن کے اوپر سے زایل کردیتا ہے اور
...ی تو رفتہ رفتہ ہر ایک شخص کے دانتون
...ا کم ہوجاتی ہے۔
...ج دشوار ہے مگر ترک سبب ضروری ہے۔

سیلان لعاب از دہان

...تر اطفال کو بروز دندان کے شروع مین
...عارض ہوتا ہے سیماب کہانے سے بہی
ہوجاتا ہے اور جب گلے مین ہو رسوخ
ورم ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے ازدیاد
رطوبات دہان بند ہوجاتا ہے تو بہی یہہ
مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ بہت گہری
نیند مین بہی ہوجاتا ہے کیونکہ اس حالت
مین بہی ازدراد موقوف ہوجاتا ہے
سرسام لقوہ وغیرہ امراض دماغیہ مین جب
بیہوشی لاحق ہوتی ہے تو بہی سیلان ہوتا
ہے اور بڑہاپے مین بہی یہہ حالت عارض
ہوجاتی ہے کرم شکم بہی اسکا سبب ہے
لیکن اسمین سیلان اکثر رات کو سونے کے
وقت ہوتا ہے۔

علاج ... سبب ... علاج کرین



ہونٹ کا ...
سے لاحق ہوتا ہے ...
سبب سے ہونٹ پر چہوٹا سا دانہ
پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ زکام بن کر
اور ناک کے نتہنے پر پیدا ہوجایا کرتا ہے
کبہی اسکا سبب آتشک ہوتا ہے۔

علاج اگر ہوای سرد اسکا سبب ہو تو کافور یا مرہم کافور لگاوین یا گلیسرین کی مالش کرین۔ اگر اس سے فایدہ نہو تو کاسٹک نقرہ بطور سلوشن پانی مین حل کرکے لگاوین کبھی سطح شفت سفلے اور کبھی منتہای شفتین پر یہہ شگافتگی ظاہر ہوتی ہے (منتہای شفتین کی شگافتگی کو ہندی مین باچھین پھٹ جانا کہتے ہین) اسکا علاج یہہ ہے کہ رات کو سونے کے وقت نہایت باریک اور ملایم کپڑے کے ریشے نکالکر زخم مین بھر دین اور سوتے وقت صبح خود بخود آرام ہوجائیگا۔

ورم الشفہ

کبھی شفت سفلے مین ورم ہوجاتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ ریشہ سفید مین جو کہ تر لب مین ہے ورم ہوجاتا ہے جس سے لب مین فساد پیدا ہوجاتا ہے اور وتر کے بعض اجزا مردار ہوجاتے ہین اس جسم فاسد مردار کے اخراج کے واسطے طبیعت ورم پیدا کرتی ہے اور خون زیادہ جمع ہوجاتا ہے اور لب مین تین چار جگہ شگاف پیدا ہوکر پیپ خارج

ہوتی ہے جیسا کہ سرطان مین مقا... سے ریم خارج ہوا کرتی ہے۔ جبتک ... رفع نہین ہوتا صحت حاصل نہین ... کبھی اسکا سبب بدہضمی معدہ و ترشی ... ہوتا ہے لیکن اسوقت مرض خفیف ہ... کبھی دانتون کے نیچے ناگہان ہونٹ آجا... اور چوٹ لگنے سے سو ورم ہوجاتا ہے ... لب مین سرطان ہوجانے سے ورم پ... ہوجاتا ہے

علاج جو سبب ہو اوسکے دور کرنے مین کوشش کرین

پَارُوٹیٹِس

یہہ غدہ مولد رضاب دہن ... گلانڈ) کا ورم حار ہے۔ اور ... آب دہن پیدا کرتے ہین تعدا... اور ہین سے ہر ایک بہت س... غدون سے مرکب ہے۔ پہلے غد... پَیرُاوٹیڈ گلانڈ ہے اور یہہ ... قریب گوش کے ہے اسیواسطے ا... موسوم ہوا کیونکہ اُو (اوٹس) معنی گ...

اور پاراً بمعنی قریب ہے اس سے مراد یہہ ہے
کہ وہ غدہ جو گوش کے قریب ہے - دوسرا غدہ
موسوم بہ سب ماکسِل آری ہے سب
بمعنی زیرین اور ماکسل بمعنی فک ہے یعنی
وہ غدہ جو فک اسفل کے نیچے پایا جاتا ہے
یہہ دو ہین یعنی استخوان فک اسفل کے
ہر ایک کنارے کے نیچے یمیناً و شمالاً ایک
ایک غدہ ہے - تیسرے کا نام سب لنگوا
ہے - سب بمعنی تحت و لنگوا بمعنی زبان ہے
اور یہہ غدے بھی دو ہین جو زبان کے
نیچے ترنخ کے اندر اوس جگہ پائے جاتے ہین
جہان استخوان فک اسفل مین مفصل کی
صورت پائی جاتی ہے اور یہہ سب غدے
اس ترتیب سے دہن مین پانی پہونچاتے ہین
کہ غدہ جو قریب گوش کے ہے ضرس اول کے قریب
جو نواجد کے ساتھہ متصل ہے اپنی رطوبت
پہونچاتا ہے اور اسکے پہونچانے کا ذریعہ مجری
کبیر ہے جو غدہ مذکور کے مجاری کبیر سے پیدا
ہوتا ہے اور غدہ جو استخوان فک اسفل
کے سرے کے قریب نیچے کی طرف پایا جاتا ہے
زبان کے نیچے اوسکے دونون پہلوون مین

ایک ہی مجرے سے اپنی رطوبت پہونچاتا
ہے - اور غدہ جو ترنخ مین استخوان فک اسفل
کے پیچھے زبان کے نیچے واقع ہے اپنی رطوبات
اوس جگہ پہونچاتا ہے - جہان زبان کا سرا
لثہ دندان زیرین سے متصل ہوتا ہے اسکے
مجاری صغار زیادہ ہین جو شمار مین آٹھہ
سے بیس تک ہین - پہلے اور دوسرے
غدہ مین ایک ایک مجرا ہونے کی وجہہ یہہ ہے
کہ یہہ دونون اپنی اپنی رطوبت اپنے محل
سے دور فاصلہ پر پہونچاتے ہین اسلئے
ضرورت پیش آئی کہ اونکے مجاری صغار کا
ایک مجری طویل بنجائین تاکہ اونمین پانی
جاری ہوکر دور فاصلہ پر پہونچ سکے اور چونکہ
یہہ تیسرا غدہ جہان ہے وہین اپنی رطوبت
گرا دیتا ہے اسلئے اسکے مجاری صغار اس
فعل کے پورا کرنے کے لئے کافی ہین اور
مجری کبیر پیدا کرنے کی ضرورت نہین پڑی
ان تینون غددن کے مجموعہ کا نام انگریزی
مین سالیوری گلانڈ ہے کیونکہ
سالائیوا لاطینی زبان مین بمعنی آب
رضاب دہن ہے چونکہ یہہ غدے مولد آب دہن ہین

ہین اسلئے اسی نام سے موسوم کئے گئے

جب غدہ اول ہین جو قریب گوش ہے ورم پیدا ہوتا ہے تو اوسکو لاطینی زبان ہین پاروٹیٹس کہتے ہین اور انگریزی ہین ممپس (بفتح میم اول و سکون میم ثانی و بای فارسی و سین مہملہ ہر دو موقوف) کہتے ہین اسکے معنی بہی ورم غدہ ہاے مولد آب دہن ہے مگر نہ عام غدہ ہاے مولد آب دہن کا ورم بلکہ خاص اوس غدہ کے ورم کا نام ہے جو قریب گوش واقع ہے اور یہہ مرض بہی متعدی ہے اور اکثر ایک سے دوسرے کو ہو جاتا ہے اور یہی اسکے عام ہو جانے کی وجہ ہے خصوصًا بچون مین زیادہ تر عام ہو جاتا ہے جیسا کہ سکول کے لڑکون مین دیکہا جاتا ہے کہ جب ایک اسمین مبتلا ہوتا ہے تو رفتہ رفتہ بہت سے لڑکون مین پہیل جاتا ہے۔

اسباب اسکا سبب ایک خاص زہر ہے مگر معلوم نہین ہوا کہ یہہ زہر نباتی ہے یا حیوانی مگر چیچک حصبہ وغیرہ کی طرح متعدی و عام ہو جاتا ہے۔ یہہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ زہر کسی قاتل مادہ کا نام نہین جسکو عربی مین سم کہتے ہین بلکہ متاخرین علماے انگلستان کی اصطلاح مین زہر اوس شئے کو کہتے ہین جو انسان یا حیوان کے بدن مین مرض و نقصان پیدا کرے۔

علامات۔ پہلے یہہ ورم محل غدہ مذکورہ مین پیدا ہوتا ہے اور کبہی فقط ایک جانب اور کبہی دونون جانب ہوتا ہے مگر ممپس کی صورت مین اکثر دونون جانب ہوتا ہے اس ورم کے ساتہہ تپ بہی اکثر پائی جاتی ہے اور تحریک فکین اور حرکت مفصل فک اعلی سے جو قریب گوش ہے اذیت زیادہ ہوتی ہے خصوصًا کہانا کہانے اور پانی پینے کی حالت مین۔ اس ورم کے بروز سے چوتہے دن کے بعد مرض مین انحطاط شروع ہوتا ہے۔ انجام اس مرض کا اکثر نیک ہوتا ہے خوف ہلاکت نہین ہوتا اور اس ورم مین پیپ کمتر پیدا ہوتی ہے مگر اس ورم کا خاصہ یہہ ہے کہ اسمین انحطاط کے وقت انتقال پیدا ہوتا ہے۔ یعنی جہان پہلے پیدا ہوتا ہے وہان کم ہو کر بدن مین دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے مثلًا عورتون مین پستان مین اور مردونمین خصیہ مین چلا جاتا ہے

یہہ بھی تھوڑے عرصہ کے بعد زایل ہو جاتا ہے اور کبھی ابتدا مین ہی خصیہ یا پستان مین مواد رہو تاہے اور پھر مقتضا عدد منتقل ہو کر غدہ مولد آب دہن مین چلا جاتا ہے

علاج اگر قلیل ہو تو لیپ وغیرہ کے لگانے سے بیٹھ جاتا ہے اگر زیادہ ہو تو ادویہ مسہلہ جو نمک اور کہار کے قسم سے ہین جیسے کہ میگنیشیا سلفاس یا سلفیٹ آف سوڈا یا پائی ٹک سیلاین یا سڈ لٹیز پوڈر وغیرہ ہین مسہل دین اگر مسہل دوا کے ساتھ کوئی معرق دوا بھی شامل کر لین تو جایز ہے مگر چونکہ دوا معرق کا فعل مسہل کے ساتھ ضعیف ہو جاتا ہے اسلئے بہتر یہہ ہے کہ معرق دوا مسہل کے بعد دین - اسوقت بہتر تدبیر یہہ ہے کہ لایکر امونیا ایسیٹیٹس بکسر ۳ کے رد و تین ڈرام ایک ایک یا دو دو یا تین تین گہنٹہ کے بعد پلا دین تا کہ کہلکر پسینا آجاے اور تپ ٹوٹ جاے مسہل کے بعد ادویات محللہ کا استعمال کرین سب سے بہتر تو عنب الثعلب ہے اسکے پتے خوب باریک پیسکر موٹی تہ کپڑے پر جما دین او محل ورم پر رکہکر پٹی سے باندہ دین اگر عنب الثعلب سبز موجود نہو تو بلاڈونا سادہ پانی مین حل کرکے مقام ورم پر طلا کرین اگر یہہ بھی موجود نہو تو فلالن کا ٹکڑا گرم پانی مین بھگو کر نچوڑ لیں اور گرما گرم محل ورم پر رکہکر پٹی سے باندہ دین یا خشک فلالن کے ٹکڑے کو آگ سے سینک کر باندہ دین اگر ورم دور ہو جانے کے بعد محل ورم پر صلابت باقی رہے تو اسکے ازالہ کے واسطے امونیا میوریاس یا کالیشیم میوریاٹیس پلا دین -

امراض لسان

تشریح لسان و لہات و حلق

زبان اغشیہ و لحم و شرائین و اوردہ و اعصاب سے مرکب ہے سب کے اوپر غشا ہی بلغمیہ ہے اور اس غشا کے اوپر چھوٹے چھوٹے غدے ہین جنہین اول اعصاب کے ریشے ہین جو زوج خامس سے آتے ہین اور یہہ غدے ابتدا سے زبان پر منتہی ہوتے ہین اور آخر زبان کی نسبت نوک زبان پر حس زیادہ ہوتی ہے اور نوک ہی پر حار بارد اور شیرین و حامض کا احساس ہوتا ہے مگر ذائقہ تلخ وہان مدرک نہین ہوتا کیونکہ عصب جو ذائقہ

تلخ کا ادراک کرتا ہے وہ زوج ہشتم سے آتا ہے اور آخر زبان پر مفروش ہے اسی وجہ سے ذائقہ تلخ کا ادراک آخر زبان پر ہوتا ہے۔ غشائے بلغمیہ کے نیچے غشائے خانہ دار ہے اور اوسکے نیچے عضلہ ہے جسکا گوشت نرم اور ملایم ہے اسمین اعصاب زوج نہم و زوج خامس و زوج ہشتم کے ریشے آتے ہین اور اعصاب زوج نہم کے ریشے اس عضلہ مین یمین و یسار دونون جانب سے آتے ہین اور انہی کی وجہ سے زبان کی تمام حرکتین پیدا ہوتی ہین اور یہی ریشے قوت حرکت زبان مین لاتے ہین اور اعصاب زوج خامس و زوج ہشتم سے زبان مین قوت حس دماغ سے آتی ہے لیکن اعصاب زوج پنجم حار بارد اور صلب و لین و ذائقہ ترش و شیرین کا احساس و ادراک کرتے ہین اور عصب زوج ہشتم ذائقہ تلخ کا ادراک کرتا ہے۔ اور دو شریان عظیم دل سے خون لیکر حلق کے دونون جانب یمین و یسار ہے اوپر کو سر کی طرف جاتی ہین۔ ان دونون مین سے ایک ایک شاخ نکلکر ہر ایک رخسار مین آتی ہے۔ شریان عظیم کی ان شاخون سے جو رخسار مین آتی ہین ایک ایک شریان نکلکر

یمین و یسار سے زبان مین آتی ہے اور انہی دونون شریانون سے زبان مین دو وریدین پیدا ہوتی ہین اور باہر نکلکر ورید کبیر کے ساتھ جو دماغ سے نکلکر دل کی طرف جاتی ہے متصل ہو کر دل مین پہونچ جاتی ہے اور زبان استخوان لامی کے ساتھ عضلہ کے ذریعہ سے مضبوط و مربوط ہے۔ اور لہات غشائے بلغمیہ اور بعض ریشہ ہائے عضلہ سے مرکب ہے اور حلق کے غشائے بلغمیہ سے متعلق ہے۔ اور حلق اوس فضا سے مراد ہے جسمین قصبۃ الریہ و مری معدہ پائے جاتے ہین اور یہہ لہات سے شروع ہو کر انتہائے ترقوہ تک جاتا ہے۔

شقوق اللسان

یعنی زبان کا پھٹ جانا اور ان شقوق کو انگریزی مین ... کہتے ہین اور السرہ زخم ہے جس سے ریم یا آب جاری ہے اور اسکے کئی سبب ہین اول آتشک جس سے فساد خون کے سبب زبان پھٹ جاتی ہے۔ دوم سبب دندان جبکہ اوسکے بعض اجزا ٹوٹ جاتے اور تیز ہو جاتے ہین اور دانت کا کوئی حصہ ایسا تیز

باقی رہ جاتا ہے کہ جب زبان اوس سے چھو
جاتی ہے تو زخمی ہو جاتی ہے اور اکثر یہہ حالت
دندان طواحن پر جو زیادہ عریض ہوتے ہیں
عارض ہوتی ہے کہ اونکے ٹوٹ جانیکے
بعد بھی اونکا کسیقدر حصہ باقی رہ جاتا ہے
جس سے زبان کے کنارے پھٹ جاتے ہیں
اور اس قسم کے ٹوٹے ہوئے حصہ پر زبان
خواہ مخواہ پڑتی ہے ہر چند انسان اس فعل
کے روکنے کی کوشش کرتا ہے مگر بے اختیاری
کی وجہ سے روکنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔
سوم ترشی سے جو معدہ میں پیدا ہوتی
ہے زبان پھٹ جاتی ہے لیکن اسکا بھی
زیادہ تر اثر زبان کے کناروں پر ہوا کرتا ہے
چہارم سورائی ایزز کے سبب سے زبان پھٹ
جاتی ہے اور سورائی ایزز ایک مرض ہے
جو جلد بدن پر ظاہر ہوتا ہے اسمیں پہلے سرخی
نمودار ہوتی ہے پھر اوسپر فلس (چھلکے) پیدا
ہو جاتے ہیں جب یہہ مرض زبان پر عارض
ہوتا ہے تو زبان پھٹ جاتی ہے۔
علامات جو آتشک کے سبب سے اوسپر
مقدم مرض آتشک دلالت کرتا ہے اور جو
دانتوں کے سبب سے ہوا اوسپر بعض اجزا کے
دندان کا ٹوٹ جانا اور بعض کا بحالت کجی و
تیزی باقی رہ جانا شہادت دیتا ہے اور جو
ترشی سے ہوا اوسپر ترشی معدہ و خرابی ہضم
و آروغ ترش و عدم موجودگی دیگر اسباب مرض
گواہی دیتے ہیں اور سورائی ایزز میں زبان سخت
اور قاصر ہو جاتی ہے اور بمقام ماؤف سفید
ہو جاتا ہے اور اس سفیدی کے کنارے
دندانہ دار ہوتے ہیں اور جب سفیدی کو
دور کر دیں تو اوسکے نیچے سے خطوط سرخ
نمودار ہوتے ہیں۔

علاج۔ اسکا عام علاج یہہ ہے کہ سلوشن
کاسٹک جسمیں دس گرین کاسٹک اصل
اور ایک اونس آب مقطر ہو شگافوں پر
لگاویں اگر شگاف گہرے ہوں تو خالص
کاسٹک نقرہ لگاویں اور ٹنکچر مر کی ایک حصہ
میں حل کرکے مضمضہ کریں اسکے بعد اگر
آتشک اسکا سبب ہو تو آیوڈائیڈ پوٹاسیم ۵
گرین تک ہمراہ سارساپریلا یا انفوزع
انتمو چار چار گھنٹہ کے بعد پلاویں اور جو
دانت کے سبب سے ہو تو اسمیں مفرد ہی نہ

نکال دین یا اوسکے تیز اجزا کو جو زبان کو
اذیت دین باریک پتی سے صاف کردین
ترشی معدہ کی حالت مین پٹاس کاربناس
اسے ٥ اگرین تک پانی مین حل کرکے
غذا کھانے سے ایک دو گھنٹہ کے بعد
یکبارگی کھلا دین۔ اگر غذا دو دفعہ کھانے
کی عادت ہو تو اسی وزن کی مقدار مین
رات دن مین دو دفعہ کھلائین۔ یا روبرب
٥ گرین اور سوڈا کاربناس اگرین۔ یا
میگنیشیا کاربناس اور روبرب باہم ملاکر
غذا سے دو گھنٹہ کے بعد کھلا دین اگر
قبض شکم ہو تو پل ریا لی کمپونڈ ٥ اگرین
چار چار گھنٹہ کے بعد دین تاکہ اجابت لیتی
ہو۔ یا سفوف جلیپ کمپونڈ ٣٠ سے ٤٠
گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد دین تاکہ
اجابت ہو جاوے۔ اور سرالکی ایز مین
اسٹرکنیا ہی صاف گرین کا بیسوان حصہ
خمیری روٹی کے گودے یا ملائی مین گولی
بناکر ایک ایک گولی چار چار گھنٹہ کے بعد
دین یا عرق سم الفار دو تین قطرہ آب بادہ
ملاکر چار چار گھنٹہ کے بعد دین۔

اسکا استعمال بھی غذا کے بعد ہی کرنا چاہیے
اگر سم الفار کے ضرر کے آثار نمایان ہون تو
جبتک یہہ آثار رفع ہو جاوین بار دیگر استعمال
نکرین اور ضرر کے آثار یہہ ہین کہ آنکھون مین
سرخی ظاہر ہوتی ہے درد سر ہوتا ہے جیساکہ
زکام مین ہوتا ہے۔ بول مین بھی سرخی ظاہر
ہوتی ہے گردہ اور مثانہ مین سوزش پائی جاتی
چونکہ اس مرض کے اکثر آتشک ہوا کرتی ہے اسلیئے
اگر آتشک کا شبہہ ہو تو ترک استعمال سم الفار
تک آئیوڈائیڈ پٹاس دہا سا پر ملا یا انتمو
مریض کو پلاتے رہین اور آثار ضرر سم الفار
کے زایل ہو جانے کے بعد بدستور عرق سم الفار
کا استعمال اختیار کرین

جفاف اللسان

یہہ حالت فی الحقیقۃ کوئی مرض نہین بلکہ علامت
ہے اسکا ظہور اکثر حمیات مین بسبب جوش خون
کے ہوتا ہے کیونکہ اسوقت غشای بلغمیہ اپنی
رطوبت نہین پیدا کرتا کیونکہ خون بسبب گرمی
کے عروق مین جلد جلد دورہ کرتا ہے قرار پذیر
نہین ہوتا جس سے رطوبت اوس سے جدا

رخصابیہ

ہوسکے اور جب خون کی رفتار عروق مین
آہستہ ہو اور اوسمین جوش ہو تو غشای بلغمیہ
رطوبت پیدا کرتی ہے۔ ہر قسم کے نشہ پینے
سے بھی بامنہ خشکی آجاتی ہے۔ شراب کے
نشہ مین خصوصاً اوتا کے وقت زیادہ ہوتی
ہے اسکی وجہ بھی جوش خون ہی ہے کبھی زبان
بڑہکر مونہ سے باہر نکل آتی ہے اور خارجی ہوا
لگنے سے خشک ہو جاتی ہے۔ ہوا کے گرم و
خشک لگنے اور عرق اور پسینا زیادہ آنے سے
اور گرمی شکم و اسہال سے بھی (خواہ یہہ اسہال
بذریعہ مسہل ہون یا بطریق مرض جیسا کہ
ہیضہ مین پائے جاتے ہین) زبان خشک
ہو جاتی ہے کیونکہ ان صورتون مین خون کا
پانی الگ ہو جاتا ہے اکثر عورتین اس شکایت
مین زیادہ مبتلا پائی جاتی ہین

علاج۔ خواہ کوئی سبب ہو اسکے ازالہ مین
کوشش کرین عام علاج یہہ ہے کہ جس طرح
ممکن ہو زبان کو تر کرین آب تمر ہندی
و آلو بے بخارا پلاوین اور پانی سے بار بار
مضمضہ کرین

استرخاء اللسان

یہہ کبھی خلقی ہوتا ہے اور اسکا سبب
دماغ مین ہوتا ہے اور یہہ لاعلاج ہے۔
اور کبھی عام فالج اور کبھی خاص فالج اسکا سبب
ہوتا ہے اور اسکی صورت یہہ ہے کہ عصب خاص
جو دماغ سے زبان کی حرکت و نطق وغیرہ
کے لئے نکلا ہے اوسکا مبدا فاسد و ملائم
ہو جاتا ہے جس سے یہہ عصب ضعیف و بیکار
ہو جاتا ہے اور اپنا کام پورا نہین کر سکتا
کبھی غشای بلغمیہ جو زبان کے نیچے بیچ
زبان کے قریب مجتمع رہتا ہے اور جسکو
لگام زبان کہتے ہین اپنی جگہ سے سبقت
کرکے زبان کی نوک کے نیچے تک آجاتا ہے
یہہ حالت اطفال نو مولود مین مشاہدہ کی
جاتی ہے اس حالت مین بچہ پستان مونہہ
مین لیکر دودہ نہین پی سکتا اس سے معلوم
ہوسکتا ہے کہ بچہ توتلا ہوگا۔ اور اس لگام
زبان کا بڑہاو کبھی اسقدر زیادہ ہوتا ہے
کہ بچہ پستان کے دبانے اور دودہ پینے سے
عاجز ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا کم ہوتا ہے
کہ جبتک بچہ بڑا نہو اور دنت نہ نکالے
اور رونے کے وقت زبان نہ نکالے معلوم

ہی نہین ہوسکتا

علامات۔ عام فالج کی حالت مین فالج اسپر دلالت کرتا ہے اور جو سبد اعصاب خاص کے ملایم ہونے سے ہو اوسمین عقل وحواس سالم ہوتے ہین اور زبان بھی قوی ہوتی ہے لیکن تکلم بخوبی نہین ہوسکتا بخلاف فالج عام کہ اسمین زبان مین قوت نہین ہوتی۔ اور جو غشاے بلغمیہ کی زیادتی سے ہو اوسمین خود اوسکی زیادتی شہادت دیتی ہے اس زیادتی کو ہندی مین [illegible]

علاج۔ فالج عام مین اوسکا علاج کرین فالج خاص مین تندرستی کا علاج کرین یعنی اچھی غذا دین اور کنین کے ساتھ آب آہن دین اور کھلی اور صاف ہوا مین رکھین۔ اور جو غشاے بلغمیہ کے بڑھ جانے سے ہو اوسمین غشاے مذکور کو کاٹ دین لیکن اسکے کاٹنے مین بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو شریان زبان مین آتی ہے وہ اسی کی جڑ مین ہے اوسکے کٹ جانے سے ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ قطع کرنے کے وقت پہلے زبان کو اوپر اوٹھا لین اور غور سے دیکھین کہ شریان کہان ہے غشاے بلغمیہ کا جو حصہ شریان سے خالی ہو اوسکو مقراض سے کاٹین اور لحاظ رکھین کہ مقراض کا سرا زبان کے نیچے کی طرف مایل رہے زبان کی طرف اوپر کو نجائے تاکہ شریان محفوظ رہے۔ دیسی جراحون کا تو ہم ذکر نہین کرسکتے کہ وہ تیندوا کاٹنے مین کس اوزار سے کام لیتے ہین البتہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ ڈاکٹرون کے پاس اس کام کے لئے ایک خاص مقراض ہے جسکے دونون سرون پر ایک مدور زایدہ مثل دال نخود کی ہوتا ہے۔

بطور الکلام

کوئی بچہ جلد بولنے لگ جاتا ہے کوئی دیر مین یہان تک کہ کئی کئی سال تک بات بات نہین کرسکتا اگر سرعت یا بطور کلام کا اصل سبب زبان مین نہو تو جان لینا چاہیے کہ قوت یا ضعف دماغ ہے۔ ضعف کی حالت علاج تندرستی کافی ہے

ثقل اللسان

اس مرض کا سبب کبھی عام بدن کا فالج ہوتا ہے جسکے ساتھ بضعف زبان بھی مفلوج ہوجاتی ہے کبھی تشنج عضلہ محرک لسان ہوتا ہے کبھی ثقل سرسام کے بعد ہوتا ہے جبکہ دماغ نرم ہوجاتا ہے اور اوس سے عصب محرک ناقص ہوجاتا ہے کبھی غشاے بلغمیہ اسکا ہوتا ہے جبکہ یہہ نوک زبان تک آکر اپنی کوتاہی کے سبب تنا رہتا ہے۔

علامات۔ اگر فالج کے سبب سے ہو تو فالج کی اوسپر دلالت کرتا ہے اگر تشنج سے ہو تو زبان ولب ورخسار سب متشنج رہتے ہین اور چہرے کے عضلات مین بار بار حرکت ہوتی ہے جیسے کہ اختلاج مین جسکے ساتھ تشنج شامل ہو ہوا کرتی ہے۔ اور جو سرسام مین دماغ کے ملایم ہوجانے سے ہوتا ہے اوسمین تقدم سرسام و ثقل لسان کے علاوہ عقل بھی سالم نہین رہتی بلکہ جنون کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور مریض اپنے تئین بادشاہ یا صاحب اقتدار و دولت خیال کرتا ہے اور اوسکے بدن مین کمزوری کے آثار نمایان ہوتے ہین اور چہرہ کے عضلات ضعیف ہوکر ہین اور جو کوتاہی غشاے بلغمیہ سے ہو اوسمین زبان کوچک اور کوتاہ ہوتی ہے اور زبان کی نوک اپنے نیچے کے گوشت کے ساتھ جو فک اسفل مین ہے چپان رہتی ہے اور فک اعلے کی طرف بلند نہین ہوتی۔

علاج۔ فالج عام مین فالج کا علاج کرین اور تشنج مین تشنج کا۔ مگر تشنج مین ادویات کے ساتھ علاج کرنے سے فایدہ نہین ہوتا بلکہ عصب محرک لسان کے قطع کرنے سے یہہ تشنج دفع ہوتا ہے کیونکہ یہہ اوس عصب کا مرض ہے جو نخاع سے پیدا ہوکر دماغ مین گیا ہے اور وہان سے اوترکر پھر زبان مین آیا ہے۔ اس عصب کو فک اسفل کے ہردو زاویہ کے نیچے جو گلے کے اوپر نرمہ گوش کے قریب ہین کارد سے قطع کردین اور جو ثقل دماغ کے ملایم ہوجانے سے ہو وہ لاعلاج ہے اسمین فقط تندرستی کی تدبیر اور تقویت بدن کرین جو غشاے بلغمیہ کے سبب سے ہو اوسمین بھی قطع کرنا مفید ہے اور قطع کا طریقہ استرخاے بلعوم کے بیان مین بتایا گیا ہے

عظم اللسان

اسکو لاطینی زبان مین گلاس اٹیس یعنی ورم زبان کہتے ہین کیونکہ گلاس بمعنی زبان ہے اور اسکی تین صورتین ہین ایک یہہ کہ زبان کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے اور یہہ مثل ورم بے حسی کے ہوتی ہے کہ غذا زیادہ پہونچنے سے اوسکا گوشت بڑھ جاتا ہے اسوقت اسکو یونانی زبان مین ہائی پر ٹروفی آف ٹنگ کہتے ہین یعنی زیادتی مقدار زبان۔ کیونکہ ہائی پر کے معنی زیادتی ہے اور ٹروفی بمعنی مقدار اور ٹنگ بمعنی زبان ہے۔ دوسرا ورم کے سبب جو زبان مین پڑجاتا ہے اور اوسکے ساتھہ حمی بھی ہوتا ہے تیسرے خراج اور دبل کی صورت مین ہوتا ہے۔ اور یہہ ورم جیسا دیگر اعضای بدن مین ہوتا ہے ویسا ہی زبان مین بھی ہوجاتا ہے اور اسمین ریم پیدا ہوجاتی ہے اسکو ایبسس آف ٹنگ یعنی دبل زبان کہتے ہین

علامات جو بسبب زیادتی گوشت زبان کے ہوتا ہے وہ کبھی اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ زبان دہان سے باہر نکل آتی ہے اور اسکا علاج ادویات سے غیر ممکن ہوتا ہے بلکہ کارد کے ساتھہ قطع کرنا چاہئے تاکہ کم ہوکر زبان اندر چلی جاوے اور قطع کرنے کا یہہ طریق ہے کہ پہلے کئی جگہ سوئی کے ساتھہ تاگا پرودین پہر تاگے والی جگہ چہوڑکر اوسکے سامنے سے گوشت کاٹدین اور کٹنے کے بعد اکثر تاگے کو ہلاتے رہین تاکہ کٹنے کا زخم جلد اچہا ہوجاوے۔ عظم زبان جو حمی کے ساتھ ہوتا ہے وہ اکثر سیماب کہانے سے ہوتا ہے اور اسمین لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے اسمین بات کرنا اور کہانا پینا دشوار ہوتا ہے بلکہ سانس بھی مشکل سے لیا جاتا ہے بغیر گلے پر دباؤ ڈالنے کے مریض دم اندر کو نہین کہینچ سکتا۔ اسکا علاج یہہ ہے کہ خط مستقیم جو زبان کے وسط مین ہے اوسکو چہوڑکر نشتر سے باریک شگاف دین جو طول مین خط مستقیم کے برابر ہون لیکن عمق مین کسیقدر زیادہ ہون تاکہ غشاے مخاطیہ کی تہ تک پہونچ جائین تاکہ اون سے آب و خون خارج

ہوجاوے - دوتین دن مین زبان صحیح
ہوجاویگی - اور جو خراج یا دمل کے سبب سے
ہوا ہو تو اسمین نشتر لگاکر پیپ نکالدین تاکہ
پیپ خارج ہوکر ورم دفع ہوجاوے

ضفدع اللسان

اسکو لاطینی زبان مین ران یُولا کہتے ہین
اور اسکے معنی ہین چھوٹا مینڈک کیونکہ
ران کے معنی ہین مینڈک اور یولا کے معنی
ہین چھوٹا - اور یہہ ایک صلابت ہے زیادتی
ہے جو زبان کے نیچے ظاہر ہوتی ہے - اور یہہ
کبھی دونون طرف ہوتی ہے اور کبھی ایک
طرف زبان کے نیچے - اور ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ غشاے بلغمیہ مین آب غلیظ بھرا
ہوتا ہے اور یہہ پانی بہت غلیظ اور لزج
ہوتا ہے اور اسکا سبب یہہ ہے کہ دو غدہ زیر زبان
جو زنخدان کے اندر مولد رضاب ہے ہین
اور جنکی تشریح مرض پاروٹیٹس مین ذیل
امراض دہان گذرچکی ہے اور جیسے پانی
دہان کے اندر پہونچتا ہے - جب انکے
مجاری بند ہوجاتے ہین تو پانی جو دہان
سے موتہ مین آتا تھا اپنے مجاری ہی مین
جمع رہتا ہے اور وہ مجاری وسیع وعظیم
ہوجاتے ہین -

علاج - کارد کے ساتھہ شگاف دیکر آب
غلیظ نکالدین - پھر زخم پر کاسٹک نقرہ
لگادین تاکہ زخم کے دونون کنارے متورم
ہوکر باہم ملجاوین اور بسبب رطوبت لزجیہ
کے جو اسمین ہے باہم چسپان ہوکر مندمل
ہوجاوین اگر کاسٹک نہ لگادین اور یہہ زخم
تیار ہو تو چونکہ دہن زخم وسیع ہوگا تو غدد
کا پانی اسی منہ سے جاری رہیگا اور اپنے اصلی
دہانہ سے جاری ہوگا اور جب یہی معتاد
ہوجاویگی تو بعد صحت کے مرض پھر عود
کریگا اور جب کاسٹک سے زخم مندمل ہوجاویگا
تو عود نہ کریگا -

داغ سیاہ

اسکو ہندی مین لسن کہتے ہین اور لاطینی
زبان مین نیوس - اکثر یہہ داغ مان سے
اولاد مین آتے ہین اور عموماً کسی عضو کی
جلد پر ظاہر ہوتے ہین - جب یہہ زبان پر

ظاہر ہوتے ہین اور عظیم و غلیظ ہوتے ہین اور انسان جانتا ہے کہ میری زبان مین مرض ہے لہذا متاذی ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ عروق جلد زیادہ وسیع ہوکر اپنا رنگ جلد کے نیچے سے ظاہر کرتی ہین

علاج- چند اطراف سے بذریعہ سوزن تاگا ڈالکر اوسکی جڑکو تنگ کردین تاکہ اونکو غذا ملنی موقوف ہوجاے اس تدبیر سے داغ خود بخود ساقط ہوجاینگے-

مسہ ہاے مشابہ بواسیر اللسان

یہہ ایک قسم کے اوبہار مشابہ مستہ ہین جو زبان کے متفرق و متعدد مقامات پر ظاہر ہوتے ہین اور انکی صورت مدور و مثلث وغیرہ مختلف شکل کی ہوتی ہے اور سبب اسکا آتشک ہے- ان اوبہار و نمین جو غشاے بلغمیہ پر ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے سفید ولنے ہمرنگ سا گودانہ پختہ دکھائی دیتے ہین اس سے بیمار کو اذیت ہوتی ہے

علاج تصفیہ خون کی تدبیر کرین شلاً آیوڈائیڈ پٹاسیم ہمراہ سارسا پریلا یا تنقیع انکو پلاوین اگر اس سے فایدہ نہو تو سیماب دین لیکن مرکبات سیماب مین سے اس مرض کے لئے رسکپور بہتر ہے اسکا گرین کا سولہوان حصہ ہمراہ آیوڈائیڈ پٹاس جو ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک ہو کہلاوین-

بواسیر اللسان

یہہ ایک مسہ ہے جو کبھی نوک زبان پر اور کبھی اطراف زبان پر اور کبھی اوسکے وسط پر ظاہر ہوتا ہے اور اسکا رنگ تانبے کی طرح ہوتا ہے اسکو لاطینی زبان مین گمٹا کہتے ہین- اس مسہ پر خطوط ہوتے ہین جنسے اسکی شگافتگی ظاہر ہوتی ہے اور یہہ مسہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے عام بدن پر ہوا کرتے ہین- اسکا سبب بہی آتشک اور خرابی خون ہے جو آتشک سے ہوتی ہے-

علاج- سیماب کے ساتھہ تصفیہ خون کرنا چاہئے- کاسٹک لگانے سے بہی یہہ بیٹھہ جاتا ہے مگر پہر عود کرآتا ہے-

سرطان اللسان

اسکو انگریزی مین کینسر کہتے ہین-

اور یہہ دو قسم ہے ایک یہہ کہ زبان کی نوک یا اوسکے کنارہ پر غشاے بلغمیہ پر نمود ہوا اور اوسکو اپی سیلی اوما کہتے ہین یعنی رسولی جو جلد کے بالائی طبقہ پر پیدا ہو اور اس قسم کی رسولی زبان مین زیادہ دیکھی جاتی ہے بخلاف دوسری قسم کے جسکا بیان آگے آویگا۔ یہہ (پہلی قسم) ایک سختی ہے جو زبان مین ظاہر ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ بڑہ جاتی ہے پہر اسکے اندر غشاے بلغمیہ کے پہٹ جانے کے سبب زخم پڑ جاتا ہے جو صورت مین زخم آتشک کے ہمشکل ہوتا ہے مگر علاج کرنے سے دونون مین فرق معلوم ہو جاتا ہے اسلیے کہ اگر آتشک کے سبب زخم ہوگا وہ علاج آتشک سے اچھا ہو جائیگا اور مرض سرطان بغیر لوہا جاٹنے کے دفع نہین ہوگا اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ اسکا علاج قطع کر دینا ہی ہے دوسری قسم وہ ہے جو زبان کے گوشت کے اندر ہوتی ہے اور یہہ اصل سرطان ہے جسکو ہندی مین لنکر بیل کہتے ہین اسمین ابتدا مین گوشت کے اندر سختی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بڑہکر پہیل جاتی اور اوبہر آتی ہے آخر اوسمین زخم ہو جاتا ہے جسمین بہت بدبو ہوتی ہے اسیوجہ سے اسباب بخر مین سے یہہ بہی ایک سبب ہے اس رسولی کی وجہ سے غدودین جو فک اسفل مین ہین متورم ہو جاتی ہین او کہانا پینا دشوار ہو جاتا ہے۔ اسکا علاج بہی قطع کرنا ہے مگر لازم ہے کہ غدد فک اسفل کے متورم ہونے سے پہلے قطع کی جاوے ورنہ جب ان ورم کی نوبت آ جائیگی تو قابل علاج نہین رہیگی اور قطع کرنا بہی مفید نہوگا۔

امراض حلق

خناق

عربی مین خناق کے لغوی معنی ہین گلا گھونٹنا یا گھٹنا۔ اور اصطلاح اطبا مین امتناع تنفس و ازدراد ہے یا انکا تعسر۔ اسکا اصل سبب ورم اعضاے حلق ہے اور اس ورم کے کئی اسباب ہین۔ اول ہواے سرد لگنے یا لباس مرطوب پہننے

لوزتین متورم ہو جاتے ہین لاطینی
زبان مین اس ورم کو ٹانسل ائٹیس کہتے
ہین اور یہہ ورم اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ
دونون لوزتین باہم منضم و ملاقی ہو جاتے
ہین جسکی وجہ سے ہوا کی آمد و رفت اور
تنفس و ازدراد ممتنع یا متعسر ہو جاتا ہے
دوم مرض جسمین بسبب فساد خون کے
سب حلق کے تمام زوائد یعنی لہات و
غلصمہ و لوزتین برابر متورم ہو جاتے
ہین اور کسی کو دوسرے پر سبقت نہین
رہتی اور اس ورم کو فارنج ائٹیس کہتے ہین
سوم تپ سرخ یعنی اسکارلیٹینا کی وجہ
سے ان اعضا مین ورم ہو جاتا ہے۔
چہارم ڈپ تھیریا کی وجہ سے ہوتا ہے
اور ڈپ تھیریا انگریزی مین اوس ورم
حلق کو کہتے ہین جسمین غشاے سلعیہ حلق
پر جو متورم ہے غشاے جدید سفید رنگ
پیدا ہو کر مجرے غذا کی طرف جو مری ہے
اور مجرے تنفس کی طرف جو حنجرہ اور
قصبۃ الریہ ہے اور اوس مجری کی طرف جو
دہن سے گوش مین گیا ہے پھیلا جاتا ہے

اور یہہ جدید غشا ان سب مجاری کو بند
کر دیتا ہے۔

پنجم غشا جو فقرات عنق و ظہر کے نیچے ہو
اوسکے اندرونی پرت مین ورم ہو جاتا ہے
اور اوسمین ریم پیدا ہو جاتی ہے اور یہہ
اپنی جگہ سے اوتر کر لہات کے نیچے جمع
ہو جاتی ہے جس سے بیمار ایسا خیال کرتا
ہے کہ گویا فقرات عنق مین سے کوئی
فقرہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے اور یہان
آنکر ٹھیر گیا ہے اور اسیوجہ سے ازدراد و
تنفس مین دشواری ہے۔ اسکو انگریزی
مین فارنجیل ایبسیس یعنی دمل مری کہتے ہین
کتب طبیہ عربیہ کا بیان ہے کہ یہہ قسم
خناق کی اوسوقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ
فقرات عنق مین سے کوئی فقرہ اندر کو
فی الواقع لہات کے نیچے آگیا ہے مگر یہہ
تشخیص کی غلطی ہے ورنہ ممکن نہین کہ
فقرہ اوسنے منتقل ہو کے اپنے سامنے آجاے
اور حیات باقی رہے کیونکہ ظاہر ہے کہ فقرہ ہاے
عنق و ظہر مین سے ہر ایک فقرہ کا اندرونی حصہ
نخاع سے پر ہے اور بغیر نخاع کے ٹوٹنے کے

فقرہ اولی کا تنزل ممکن نہین اور نخاع کے
منقطع ہو جانے پر زندگی محال ہے۔ اور
یہہ غلطی متقدمین و متاخرین دونون کو پیش
آئی ہے چنانچہ فاضل سمرقندی نے زوال
فقرہ اولی کو خناق کلبی کا سبب قرار دیا ہے
اور اسی سبب کے علامات و معالجات
بیان کئے ہین۔ حالانکہ شیخ قانون
مین انخلاع فقرات کے بیان کی ذیل
مین صاف لکھتے ہین کہ الفقار اذا
انخلع التام قتل لا محالۃ والغیر
التام ایضاً اذا زال زوالا کثیرا و
ان کان دون التام فھو مھلک
لانہ لا محالۃ یضغط النخاع ضغطا
قویا ان ساجح و لم یھتک فان کانت
الفقرۃ الاولی من العنق و ما یلیھا
عدم الحیوان النفس و مات فی الحال
لان عصب النفس ینضغط فلا یفعل
فعلہ اسکا مطلب یہہ ہے کہ جب کوئی فقرہ
پورا پورا اپنی جگہ سے اوکھڑ جاتا ہے تو لا محالہ
ہلاکت وقوع مین آتا ہے اور جب تھوڑا سا
ہل جاوے اور زوال تام کی حد کو نہ پہونچے
تو بھی مہلک ہے کیونکہ اس صورت مین
نخاع پر بڑا بھاری دباو پہونچتا ہے گو
پورا پورا انخلاع نہو۔ اگر عنق کا پہلا فقرہ
اور اوسکے ساتھہ والا اوتر جاتے تو
اوسی وقت موت وقوع مین آتی ہے
کیونکہ عصب تنفس دباو پہونچنے کے سبب
اپنا فعل پورا نہین کر سکتا۔

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ فاضل
سمرقندی وغیرہ کو سخت غلطی پیش آئی
ہے کہ وہ زوال فقرہ اولے کو سبب خناق
قرار دیتے ہین۔ صحیح وہی ہے جو ہمنے بیان
کیا ...... اس قسم کے خناق کا سبب ورم
مری کی ریم ہے جو لہات کے نیچے
جمع ہو جاتی ہے۔

کبھی ورم رخسار و گرد گوش سے جسکو ہندی
مین کُرل اور انگریزی مین ممپس اور
گریک زبان مین پاروٹیٹس کہتے ہین
خناق ہو جاتا ہے اور یہہ اکثر اطفال
کو عارض ہوتا ہے جب یہہ ورم بہت
زیادہ ہو جاتا ہے تو ازدراد دشوار ہو جاتا ہے
بالجملہ اعضاے حلق کے ورم کے لئے جو سبب

خناق ہین زیادتی و کمی کے لحاظ سے کئی درجے ہین - جبتک ورم بہت زیادہ نہو تنفس مین تعسر و امتناع نہین ہوتا لیکن تہوڑے سے ورم مین بہی ازدراد مین دشواری ہوجاتی ہے کیونکہ یہہ سب اعضا ازدراد غذا مین معین و شریک ہوتے ہین اور تنفس مین انکی اعانت کی حاجت نہین پڑتی - دوسرے یہہ کہ جو غذا کہائی جاتی ہے اوسکی غلظت کی وجہ سے اعضاے متورمہ مین قدرے خراش و انغماز ہوتا ہے جس سے یہہ اعضا متاذی ہوجاتے ہین بخلاف ہوا کے کہ بحالت تنفس اوسکی گذشت مین خراش پیدا نہین ہوتا - کسی بارد بالفعل شے کے کہانے اور نگلنے مین بہی اذیت ہوتی ہے کیونکہ بارد شے کے کہانے سے ان اعضا مین اجتماع و انقباض ہوجاتا ہے - برخلاف حار کے کہ اوسکے استعمال سے استرخا پیدا ہوتا ہے - مگر جب لوزتین متورم ہوکر باہم مل جاتے ہین اور آمد و رفت نسیم کا رستہ بند ہوجاتا ہے تو تنفس مین بہی دشواری آجاتی ہے

علامات - جب یہہ ورم زیادہ ہوجاتا ہے اور حمی بہی عارض ہوجاتا ہے تو درد ہمیشہ رہتا ہے مگر ازدراد کے وقت درد زیادہ ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سوئی چبہوتا ہے اور زیادتی ورم کے وقت گلے کے اندر اور باہر بہی درد محسوس ہوتا ہے اگر ورم زیادہ نہو تو فقط اندرونی حلق مین درد محسوس ہوتا ہے اور جب یہہ ورم بہت ہی بڑہ جاتا ہے تو زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے اور مرض دلاع لسان عارض ہوجاتا ہے اور منہ سے پانی خارج ہوتا اور جاری رہتا ہے اور بیمار ہوا کو اندر کہینچنے کی غرض سے منہ کہلا رکہتا ہے اس حالت کا نام **خناق کلبی** ہے اور یہہ مہلک ہے -

علاج عام یہہ ہے کہ اس مرض مین ہرگز ہرگز فصد نہ لین کہ اس سے خون کمزور ہوکر جو جب زیادتی ورم ہوگا صرف فصد ہی خون خارج کرنے کے واسطے محل ورم پر جونکین لگا دین اور منہ مین

گرم پانی کی جانب پہونچائین اور مریض کو ہدایت کرین کہ وہ بھاپ کو اندر کی طرف کھینچے اس سے بہت فایدہ حاصل ہوگا اور ایک مٹھی بھر رائی کو بیس سیر پانی مین جوش دیکر خوب ہلائین اور صاف کرکے اس پانی کو کسی بڑے برتن مین ڈالکر مریض کے پانون زانو تک اوسمین رکھین اور خوب مالش کرین یہان تک کہ اس مقام کا رنگ سرخ ہوجاوے اور خون اس طرف زیادہ رجوع کرے۔ اس پانی کی حرارت اوسیقدر ہونی چاہیے کہ مریض اوسکی برداشت کرسکے اس مرض کے ابتدا مین ۲ گرین اپیکاکوانا نیم گرم پانی مین حل کرکے پلانا اور قے لانا مفید ہے کیونکہ قے سے قلب ضعیف ہوجاتا ہے اور دوران خون سست ہوجاتا ہے اور قے کرنے سے حمی بھی رفع ہوجاتا ہے اور جوش خون کم ہوجاتا ہے دونون صورتون مین خون حلق کی طرف کمتر جاتا ہے اور بیماری زایل ہوجاتی ہے۔ اگر ان تدابیر سے ازالہ مرض نہو تو میگنیشیا سلفاس ایک ڈرام سنا سلف اونس ایک ہمراہ کینین ۵ گرین سے ۲ گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد دین تا کہ اسہال ہوجائین اور یہہ اس حالت مین بہترین مسہلات ہے۔ اگر بعد مسہل کے خواہ وہ اسی دوا سے دیا گیا ہو یا کسی دوسری دوا سے میگنیشیا سلفاس ایک ڈرام ایک دو گرین ملاکر دین تو بہت مفید ہے اس سے جوش خون رفع ہوجائیگا۔ اگر اس تدبیر سے بھی ورم رفع نہو تو غشای مخاطی لوزتین کو نشتر سے شگاف دیکر قدرے خون نکال دین اور آب گرم سے غرغرہ کرائین اسکے بعد ۲ گرین اصل کاسٹک نقرہ ایک اونس آب مقطر مین حل کرکے ہوئین قلم سے زخم پر لگائین۔ پھر صاف سہاگہ ایک ڈرام عسل مصفے مین حل کرکے چٹائین۔ آشنجو پلائین یا شیرگاو یا شیر بز دو حصہ ایک حصہ آب شیرین ملاکر پلائین اگر کسی صورت سے غذا حلق سے اوتر نہ سکے تو ارارروٹ شوربا یے لحم مین حل کرکے بذریعہ احتقان شکم مین پہونچائین اگر معلوم ہوجاے کہ ورم پیدا ہوگئی ہے تو اس حالت مین اگر خود بخود پھٹ جاوے

تو بہتر ورنہ نشتر سے شگاف دیکر ریم خارج
کردین اسکے بعد زخم کا علاج کرین۔

اگر سبب خناق ڈپ تھیریا ہو اور غشاہی
سفید ظاہر ہو جاوے تو آب آہن گلے کے
اندر طلا کرین اور کُنین آب آہن مین حل
کرکے کھلائین۔

واضح ہو کہ کبھی لوزتین بغیر ورم کے بڑھ
جاتے ہین اگر یہہ زیادتی اس مرتبہ کو
پہونچ جاوے کہ دونون باہم ملجائین یا
ملنے کے قریب ہو جائین تو ازدراد غذا
وتنفس مین دشواری آجاتی ہے۔ اسکی
علامت یہہ ہے کہ اسمین درد وبخار نہین ہوتا
لیکن آواز بہاری ہو جاتی ہے اور جب یہ زیادتی
اور بہی بڑھ جاتی ہے تو مانع ازدراد وتنفس
ہوتی ہے اور جب مُنہ کہولکر حلق کو دیکہین
تو معلوم ہوتا ہے کہ لوزتین بڑہکر وسط حلق
مین آگئے ہین۔ اس حالت مین اگر ورم حلق
کا خفیف سبب بہی ہو مثلاً تہوڑی سی سرد
ہوا بہی لگ جاوے تو عضلات حلق خصوصاً
لوزتین مین ورم پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اُسوقت
لوزتین مین پہلے ہی سے مادہ کثیر جمع ہوتا ہے
اور وہ خود بہی ضعیف ہوتے ہین نیز یہہ
مرض اکثر سن طفولیت مین عارض ہوتا ہے
اور بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے
اور اکثر وہ لوگ بہی اس مرض مین مبتلا ہوتے
ہین جو مرض خنازیر مین مبتلا ہون یا انکو
بذریعہ نسل و وراثت اس مرض خبیث کی
استعداد ہو۔

اسکا علاج خاص یہہ ہے کہ صمل کا رشک
نقرہ ۲۰ گرین آب مقطر مین حل کرکے موئین
قلم سے لوزتین پر طلا کرین۔ شب یمانی پانی
مین حل کرکے یا آب آہن طلا کرنا بہی مفید ہے
روغن جگر ماہی۔ یا کنین وآب آہن پلانا بہت
نافع ہے اگر اس تدبیر سے مرض دفع نہو
تو آلہ ٹانسل گلوٹین سے لوزتین کو قطع کردین
اور ٹانسل گلوٹین ایک آلہ ہے جو خاص
لوزتین کے قطع کرنے مین استعمال
کیا جاتا ہے۔

یہہ بہی واضح رہے کہ ورم عضلات حلق
کبھی آتشک سے بہی ہو جاتا ہے۔ اسکی
تفصیل یہہ ہے کہ آتشک دو قسم کی ہے
ایک وہ ہے جسمین پہلے زخم ذکر یا فرج پر

پڑتا ہے پھر اوس سے غدہ جو اربیہ مین ہے
متورم ہوجاتا ہے اور اوس سے خراج پیدا
ہوتا ہے اور ریم پیدا ہوکر منفجر ہوجاتا ہے
اس انفجار کے ذریعہ سے فساد آتشک رفع
ہوجاتا ہے۔ دوسری قسم یہہ ہے کہ ذکر پر
زخم پڑتا ہے اور اوس سے خون بدن مین
فساد پیدا ہوجاتا ہے اور رفتہ رفتہ اعضاے
حلق مین ورم حادث ہوجاتا ہے اور یہہ حالت عموماً
عموم فساد خون کے چھہ ہفتہ بعد عارض
ہوتی ہے۔ اس حالت مین لوزتین لہات
غلصمہ اور غشاے ملتحمہ دہن کے سب
متورم اور زخمی ہوجاتے ہین جب ورم
زیادہ ہوجاتا ہے تو ازدراد دشوار ہوجاتا
ہے اور جب ورم حنجرہ و قصبہ تک پہونچ
جاتا ہے تو تنفس بھی دشوار ہوجاتا ہے

علامات

علامات آتشک خود اوسکے
وجود پر دلالت کرتی ہین اور دریافت
کرنے سے بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ آتشک
موجود ہے یا ہوچکی ہے
علاج۔ اسکا علاج آتشک کا علاج ہے

اگر ورم و بثور گلے مین موجود ہون تو
اصل کاسٹک نقرہ ۲۰ گرین آب مقطر مین
حل کرکے موئین قلم سے گلے اور حلق مین
بثور و ورم پر طلا کرین اگر زخم خفیف ہو تو
اوسپر بھی یہی طلا کافی ہے۔ اگر زخم عمیق
ہو تو اصل کاسٹک نقرہ کا قلم چابکدستی
سے لگا کر جلا دین۔ بہتر یہہ ہے کہ باوجود
طلاے کاسٹک محلول آب پرسیگنیٹ
پٹاس ۵ گرین سے ۱ گرین تک ایک
اونس آب سادہ مین حل کرکے ملکر غرغرہ
کرائین۔

تدبیر سہولت ازدراد

چونکہ اس مرض مین خواب سے بیدار ہونے
کے بعد ازدراد مین سخت تکلیف ہوتی ہے
اسلیے لازم ہے کہ خواب سے پہلے ایک چھوٹا
چمچہ روغن شیرین کا خواہ روغن کنجد ہو یا
روغن بادام وغیرہ منہ مین ڈالکر ادہر اودہر
پھیرین تاکہ رطوبات دہن و حلق مین پہنچ جائین
اور تمام بثور و جروح پر پہونچ جاوے۔ پھر
آہستہ آہستہ نگل لین اور سو جائین اس سے
یہہ فایدہ ہوگا کہ سونے کے وقت اندرونی

وبیرونی ہوا سے زخم خشک نہین ہونے پاتے بلکہ نرم اور تر رہتے ہین اور ازدراد مین دشواری نہین رہتی۔ یہہ خیال رکہین کہ اگر اس عمل مین روغن تلخ سرسون وغیرہ کا استعمال کیا جائیگا تو اوس سے خراش پیدا ہوگا۔

استرخاے لہات

لہات ایک جسم لحمی ہے اور اعلاے حنجرہ کے ساتھہ متعلق ہے۔ اسکا اصل فایدہ یہہ ہے کہ ازدراد کے وقت غذا کو ناک کی طرف نہین جانے دیتا جیسا کہ غلصمہ کا فایدہ یہہ ہے کہ وہ غذا کو ازدراد کے وقت قصبہ کی جانب نہین جانے دیتا۔ غرض غذا کے واسطی دہن مین تین مجرے ہین ایک ناک کی طرف۔ دوسرا قصبہ کی جانب تیسرا معدہ کی طرف۔ جب انمین سے دو یون بند ہوگئے تو لامحالہ غذا اوسی کی طرف جو تیسرا مجرا ہے جاویگی۔ کتب طبیہ عربیہ مین جو لکہا ہے کہ لہات اسلئے ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہوا بتدریج ریہ مین پہونچے یکبارگی نہ پہونچ جاوے بالکل غلط ہے کیونکہ اصل فعل تنفس ناک سے صادر ہوتا ہے جیسا کہ کہانے کا فعل مونہ سے ہوتا ہے اور لہات کو بینی کے فعل مین کچہہ دخل ہی نہین اگر لہات اس کام کے لئے ہوتا تو لازم تہا کہ وہ بالاے بینی ہوتا یا ایک بینی مین ہوتا اور دوسرا بالاے حنک و حنجرہ۔

بالجملہ استرخاے لہات کی تین سبب ہین اول ورم حلق کی صحت کے بعد ہوتا ہے کیونکہ اسوقت غشاے بلغمیہ و دیگر اعضاے حلق ضعیف ہوجاتے ہین۔ دوم بعد زوال زکام و نزلہ حادث ہوتا ہے اسکا سبب بہی وہی ہے جو پہلی قسم مین بیان ہوا یعنی ضعف اعضاے حلق کیونکہ زکام و نزلہ مین بہی غشاے بلغمیہ کا خفیف ورم ہوا کرتا ہے سوم عام کمزوری بدن سے ہوجاتا ہے

علاج

عام علاج یہہ ہے کہ ایسی چیزین استعمال مین لاوین جنسے لہات تنگ و قصیر ہوجاوے مثلاً آب آہن یا شب یمانی محلول آب

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

میونسپل قصبات کی پیدائش و اموات

۱۴ اگست ۱۸۹۵ء - ۱۴ بڑے میونسپل قصبات مین ۸۲۶ پیدائش (۴۳۳ لڑکے ۳۹۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے - ۸۰۴ اموات (۴۹۷ مرد ۳۰۵ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔

۲ نومبر ۹۵ء - ۱۴ بڑے میونسپل قصبات مین ۱۴۲۹ پیدائش (۷۳۹ لڑکے ۶۹۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے - ۱۰۱۵ اموات (۵۱۴ مرد ۵۰۱ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے

۲۶ نومبر ۹۵ء - ۱۴ بڑے میونسپل قصبات مین ۱۳۰۹ پیدائش (۶۷۹ لڑکے ۶۳۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے - ۱۰۷۷ اموات (۵۸۳ مرد ۴۹۴ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے

۳ دسمبر ۹۵ء - ۱۴ بڑے میونسپل قصبات ۱۴۱۳ پیدائش (۷۰۶ لڑکے ۷۰۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط فی ہزار ۵۶ ہے - اموات ۱۰۸۳ (۵۷۹ مرد ۵۰۴ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط فی ہزار ۴۴ ہے۔

صدق ہمت و صفائی معاملت

اے حضرات ناظرین والا تمکین! خدا کی عنایت اور آپکی توجہ و قدردانی سے رسالہ **تکمیل الحکمت** کی سولھوین جلد اختتام کو پہنچی اس سولہ سال کے عرصہ مین زمانے نے کتنی رنگ بدلے اور سیکڑون بلکہ ہزارون حادثے پیش آئے مگر یہہ آپکا وفادار خدمتگار ہر حال مین آپکی خدمت مین حاضر ہوتا رہا اور بجا آوری خدمات مین جو حفاظت جسمانی و صحت جسمانی کے متعلق تہین بلاناغہ اور ہروقت کمربستہ رہا اس عرصہ مین اسکو بہت کچھہ گرہ سے صرف کرنا اور مصائب سفر دور و دراز بھی برداشت کرنا پڑا ہمین تو کچھہ شکایت ہی نہین کہ جو کچھہ ہوا وہ اسکے طاقت و امکان نہین تھا اسنے صدق دل و صفائی نیت سے پورا کیا اب یہہ معلوم نہین کہ اسکی خدمات

آپکے نزدیک بہی قابل پسند و لائق داد ہیٹہرین یا نہین البتہ اتنا تو ہم بہی کہہ سکتے ہین کہ اکثر صحاب اہل الرای اسکی قدردانی و پسندیدگی مین طب اللسان فی عذب البیان ہین گورنمنٹ بہی اسکی بیشمار خوبیون کے لحاظ سے اسکی سرپرستی اور اسکی اشاعت مین خاطرخواہ امداد دیتی ہے بہرحال ہمین اپنے ناظرین والاتمکین کا شکریہ ادا کرنا واجبات سے ہے خصوصًا ان مشتریان ستودہ خصال کا جو امداد کارخانہ کی وجہ سے اسکی قیمت پیشگی ادا فرما کر ممنون منت فراوان کرتے ہین وہ صاحب بہی خاص شکریہ کے مستحق ہین جو خوش معاملگی سے زر حسب الطلب کے عطا کرنے مین تقاضے کے منتظر نہین رہتے۔ ہم تو نہین چاہتے کہ ان صحابون کا شکوہ زبان پر لائین جو ادائی قیمت و چندے مین تساہل کرتے ہین در باوجود متواتر تقاضاؤن کے خطوط کا جواب دینے کے بہی روادار نہین ہوتے مگر انہین خود غور فرمانا چاہیے کہ ایکدن حساب کا بہی درپیش ہے جہان کوڑی کوڑی کا مطالبہ ہوگا وہان کیا جواب دینگے۔ وہ لوگ بڑے ہی سعادتمند اور خوش نصیب ہین جو حقوق اللہ حقوق العباد کی پاسداری کو عمدہ نتیجہ خیال کرتے ہین اس موقع پر ہمین ایک مثال یاد آئی جو اہل معاملہ کے غور کیلئے پیش کی جاتی ہے **بابو چہنڈو رام** صاحب اسسٹنٹ سرجن بہٹنڈا علاقہ فیروزپور کا نام ۱۸۸۱ء سے درج رجسٹر خریداران رسالہ تکمیل الحکمۃ ہوا اور ۱۸۹۶ء تک اونکے نام رسالہ جاری رہا اس عرصہ مین تقاضائے قیمت بیشمار خطوط اونکی خدمت مین روانہ کیے گئے اور سختی و لجاجت سے بہی کام لیا گیا مگر وہان کچہہ اثر نہوا ایک کا بہی جواب نہ ملا ناچار مایوس ہوکر رسالہ بند کرنا پڑا اور خیال کر لیا گیا کہ یہہ رقم بٹے کی بٹہ کہاتہ مین گئی چندروز ہوئے ناگاہ جناب ممدوح مطب مین تشریف لائے اور نہایت معذرت کے ساتہہ رقم مذکور پیش کی اور کمی بیشی کے واسطے معافی کی التجا کی نیازمند کو نہایت حیرت نے ہنگیر ہوئی کہ یہہ کیا معاملہ ہے آخر دریافت کیا کہ وہ کیا حالت تہی اور یہہ کیا صورت ہی جواب دیا کہ اشغال دنیوی نے ایسا منہمک کر رکہا تہا کہ سیاہی و قساوت دل پر چہا گئی تہی الحمد للہ کہ اب اس بلا سے نجات ملی اسی فکر مین ہون کہ حقوق العباد جو میرے ذمہ ہین ادا کرون دنیا روزے چند انجام کار با خداوند ست و محاسبہ کرتا ہون جسکا حق یاد آتا ہے ادا کرکے معافی کا خواہدگار ہوتا ہون یہہ حال اونہون نے ایسے الفاظ مین بیان کیا جو درد دل سے بہرے ہوئے تہے نیازمند نے دریافت کیا کہ اس عمدہ حالت کی طرف انتقال طبیعت کیونکر ہوا فرمایا یہہ جناب اگنی ہوتری صاحب کی صحبت کیمیا خاصیت کا فیض ہے ناظرین کو شاید معلوم ہوگا کہ **برہم بادی** پنڈت سیتا نند اگنی ہوتری بڑے باکمال شخص ہین بہت مدت تک سرکاری تعلقات مین مشغول رہکر ہزارہا پاتے رہے آخر دنیوی دولت پر لات ماری اور سب تعلقات چہوڑ کر **دہرم جیون**

تکمیل الحکمت

لاہور

ماہ اگست ۱۸۹۶ء نمبر ۸ جلد ۱۷	Volume 17 August 1896 No 8

تکمیل الحکمت کے اغراض
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم جات کیمیا افعال الاعضا تشریح وغیرہ (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا صحت میں خلل انداز ہا ہے ... وغیرہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ حفظ صحت پنجاب وغیرہ (۴) دیسی و انگریزی طریق علاج (۵) حکمی انگریزیوں کے تجربے ... حکمت کے انتخاب (۶) قدیم و جدید طب پر مباحثہ

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) The principal of the science Hygiene (2) Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of Public health (3) The results of researches of the Sang Office Panjab in respect to the Sanitary Condition of Province (4) The English & native mode of the treatment of disease & the restoration of health. (5) Translation from the best English Scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6) Discussion on the spirit of medicine held out by the ancient or that followed by the modern Physician

شرح قیمت رسالہ ہذا

	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول			
مع محصول			

Instalment Subscription rate

1	...	4-13-	4-3-6	0-4-6
Chief & Sow office		3-0-0	4-8-	0-6-6
		4-14-0	7-5-0	0-6-6

مطبوعہ ... پریس لاہور

یہ رسالہ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست ہی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ
خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین درخواست مسدودی کے ساتھ رقم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ
جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے
نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرنی چاہیے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین درصورت ٹکٹ آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال
کرین اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ زیادہ اشاعت کیلئے رعایت ہوگی۔

معمول احمدیہ ہر سہ حصہ

یہ ایک طبی کتاب فن علاجی کے متعلق تین حصوں میں ہے۔ یہ طبیبوں کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور عمومی لوگوں کے لیے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونوں طریقوں سے علاج بتایا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال اعضا بیان کئے ہین جن کی ایسی آسان اور عام فہم علامتین بیان کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بھی بآسانی تمام تشخیص کر سکتا ہے نتایج بھی ہر ایک مرض کے واضح لکھے ہیں ہر ایک مرض میں پہلے انگریزی مستند و سہل الوصول نسخے دیے ہین اور یونانی اور ویدک کے نسخے جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ یونانیون اور ویدون کے لئے ہر ایک مرض کے موقع پر تصویرین بھی دی گئی ہین حتی المقدور انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے سلیس اردو مین لکھی ہے اسکے کار آمد و مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون و مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے آخر مین درج ہے
قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible] حصہ سوم [illegible] کل [illegible] المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

یہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک دنیا مین اس قسم کی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسایل ضروری کلی پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار مخفیہ ظاہر کئے گئے ہین جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم ظاہر شرعیہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت ممتاز سے مزین کر کے اسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اسکی شرافت اسی مین ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ مدارج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بھی بڑہ جاتا ہے پہلے تصوف کا علم حاصل ہوتا ہے پھر اسپر عمل کی توفیق [illegible] علم تصوف سکھاتا ہے کہ خدا کا عرفان دوزخ کے خوف و بہشت کی طمع سے نہین ہو سکتا بلکہ اسکی شرط [illegible] حقیقی مقصود [illegible] قیل و قال اس کتاب مین تمام مدارج شرح و بسط کے ساتھ درج ہوئے ہین [illegible] اسکے دو حصے ہین پہلے کی قیمت [illegible] اور دوسرے کی [illegible]
محصول [illegible]
المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

علامات

ورم فم معدہ مین جو علامات لکھی گئی ہین وہ سب یہان موجود ہوتی ہین. انکے علاوہ اس مرض مین معدہ کی کسی تھوڑی سی جگہ مین دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ زخم چھوٹا ہے یا بڑا۔ اور نیز فقار ظہر کے ایک پہلو مین درد محسوس ہوتا ہے اور زخم معدہ کی صورت مین کہانا کہانے کے بعد قے زیادہ آتی ہے خصوصاً جبکہ کوئی حاد حریف شے جسمین نمک اور سرخ یا سیاہ مرچ زیادہ ہو کہائی جاوے اور جو کچھہ قے مین خارج ہوتا ہے جسم سیاہ کے ساتھہ مخلوط ہوتا ہے اور کہانا خارج ہو جانے کے بعد فقط جسم سیاہ خارج ہوتا ہے جو کافی کے پھوک کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور یہہ جسم سیاہ فی الحقیقت خون ہوتا ہے جو معدہ مین ہضم ہوتا ہے اور معدہ کی ترشی و گوگرد کے ساتھہ ملکر سیاہ ہو جاتا ہے۔ تابعین یونانی تو اسکو سودا قرار دیتے ہین مگر انکی یہہ قرارداد غلط ہے کیونکہ کیمیائی عمل سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہہ خون ہے۔ اور

جب زخم عمیق ہوکر ورید یا شریان تک پہونچ جاتا ہے اور اوس سے رگ شگافتہ ہو جاتی ہے تو اسوقت خون زیادہ آتا ہے اور اوسمین سیاہی کم ہوتی ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ زیادتی خون کی وجہ سے ہاضمہ کا فعل اپنی پوری طاقت کے ساتھہ اوسپر عمل نہین کر سکتا۔ کبھی یہہ زخم ایسا عمیق ہوتا ہے کہ معدہ پھٹ جاتا ہے اور اوس سے غذا نکلکر شکم مین چلی جاتی ہے اس حالت مین بیمار کو فوراً غشی آجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اوسکے سخت چوٹ لگائی ہے اور بیمار نہایت ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکے اندام سرد ہو جاتے اور لرزہ غالب آجاتا ہے اور شکم مین درد عظیم پیدا ہوتا ہے کیونکہ غشائے ابدار جو تمام شکم اور جمیع اعضائے بطن مثلاً معدہ۔ جگر و امعا و گردہ پر محیط ہے متورم ہو جاتا ہے (اسکو لاٹن مین پرائی ٹن ائیٹس کہتے ہین) اور شکم زیادہ منتفخ ہو جاتا ہے اور بخار شدید عارض ہوتا ہے اور اختلال عقل و ہذیان و بیہوشی عارض ہو جاتی ہے اسکے بعد مریض مر جاتا ہے۔ معدہ کے پھٹ جانے کی صورت مین مریض کی انتہائی مدت حیات ۵ گھنٹہ سے دو روز تک ہے

علاج

علاج تو وہی ہے جو ورم مزمن معدہ مین لکھا گیا ہے لیکن چونکہ یہان خاص معدہ مین زخم ہے اور غذا جسوقت معدہ مین وارد ہوتی ہے اور اوسکے گزرنے اور ہضم ہونے کے وقت زخم پر خراش و اذیت ہوتی ہے اور دوا کا اثر نہین ہوتا لہذا لازم ہے کہ ہفتہ روز تک منہ کے رستے کہانا پینا ترک کردے اور حقنا از راہ امعا غذا پہونچاوین اور جب شریان یا ورید کہل جائے اور اوس سے قی کے ساتھہ خون کثیر آوے تو اوسکے بند کرنے کی تدبیر عمل مین لاوین اور وہ یہہ ہے کہ ٹنکچر آہن ۵ سے ۲۰ قطرہ تک یا آب آہن ۳ سے ۵ قطرہ تک یا گیلک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ ۵ سے ۱ گرین تک پلاوین۔ اگر ارگٹ ۵ گرین کہلاوین تاکہ ورید و شریان مین تشنج پیدا کرکے فوراً خون بند کردے اور ارگٹ کا استعمال حبس خون کے واسطے عمدہ علاج ہے اسکو ابتدا سے شروع عمل مین لانا چاہئے کہ یہہ بہت مفید اور جب یہان تک نوبت پہونچ جاوے کہ معدہ بہت کم طعام شکم مین چلا جاوے تو یہہ علاج پر پرہیز نہین کیونکہ معدہ کسی تدبیر سے مندمل ہو سکتا ہے اور یہہ طعام جو شکم مین چلا جاتا ہے خارج ہو سکتا ہے البتہ اذیت کم کرنے کے لئے کلورل اور افیون کہلا سکتے ہین کیونکہ کلورل سے ورم کم ہوتا ہے اور کمی ورم سے درد مین تخفیف ہوتی ہے اور افیون مخدر اور مسکن وجع ہے اور نیز اس حالت مین مارفیا یا افیون پانی مین حل کرکے پندرہ بیس گرین کلورل ہائیڈریٹ کے ہمراہ تہوڑا سا شوا پلاوین

سرطان معدی

اسکو کینسر گاسٹرک کہتے ہین معدہ مین کبہی سرطان سخت اور کبہی سرطان نرم اور کبہی سرطان سیاہ تینون قسم کے پیدا ہوتے ہین کبہی یہہ ورم سرطان قریب فم معدہ ہوتا ہے جہان کہ معدہ مری کے ساتھہ متصل ہوتا ہے اور کبہی معدہ کے آخری دہان کے قریب جہان معاء صغیر کے ساتھہ متصل ہے حادث ہوتا ہے پہلی صورت مین معدہ کا منہ ایسا تنگ ہوجاتا ہے کہ مری سے معدہ مین کہانا نہین جا سکتا اور دوسری صورت مین معدہ کا منہ ایسا تنگ ہوجاتا ہے کہ فضول غذائیہ معدہ سے امعا مین نہین جا سکتے کبہی تمام معدہ مین عام ہوتا ہے اسوقت منہ مری سے معدہ

مین اور نہ معدہ سے معای صغیر مین طعام
کا نفوذ ممکن ہوتا ہے - اس مرض مین کبھی
معدہ کی مقدار صغیر ہوجاتی ہے اور کبھی
عظیم ہوجاتی ہے

اسباب

اسکا سبب بخوبی متحقق نہین لیکن غالب
یہہ ہے کہ شاید خاندانی فساد خون کا اثر
اس مرض کا موروث ہو جیسا کہ مرض سل موروثی
ہوا کرتا ہے پس اس خون فاسد سے یہہ
سرطانی ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات

جو علامات ورم مزمن معدہ مین لکھی گئی
ہین سب یہان موجود ہوتی ہین مگر انکے
علاوہ اس خاص مرض مین جبکہ سرطان
معدہ کے اعلے دہن مین ہو جو مری کا متصل
ہے یہہ ہے کہ جو کچھہ کھایا جاتا ہے پہلے مری
مین داخل ہوتا ہے لیکن فم معدہ تک
پہونچکر واپس آجاتا ہے اور منہ مین خارج
ہوجاتا ہے اور معدہ مین ہرگز داخل نہین
ہوتا ہے اسوجہ سے معدہ کی مقدار کم
ہوجاتی ہے اور اسکا جوف تنگ ہوجاتا
ہے جب سرطان جمیع اجزاے معدہ مین
ہوتا ہے تو اسکا جوف اور اسکی وسعت
کم ہوجاتی ہے لیکن اسکی مقدار بڑہجاتی ہے
اور ورم کے سبب سے معدہ زیادہ محسوس ہوتا ہے
اور جب سرطان معدہ کے دہن زیرین مین ہوجاتا
کے ساتھہ متصل ہے ہوتا ہے تو اسکا عرض
طول زیادہ ہوجاتا ہے اور کھانا کھانے سے
دو تین گھنٹے کے بعد قے ہوجاتی ہے اور غیر منہضم
طعام خارج ہوجاتا ہے لیکن طعام کے ساتھہ
کف زیادہ ہوتی ہے اور اسکی بو خمیر ترش کی سی
ہوتی ہے اور ظاہر معدہ پر صلابت و برآمدگی
محسوس ہوتی ہے اور یہہ صلابت و برآمدگی روز
بروز بڑھتی جاتی ہے اور بیمار زیادہ ضعیف کمزور
ہوتا جاتا ہے کبھی کبھی بخار بھی ہوجاتا ہے - اور
جب فم اعلے معدہ پر سرطان ہو تو اشتہاے طعام
سے بیمار ایسا متاذی ہوتا ہے کہ اوسپر صبر نہین
کرسکتا کیونکہ طعام معدہ مین جاتا نہین اور غذا
کے واسطے اعضاے بدن کا تقاضا بدستور
باقی رہتا ہے اور بیمار روز بروز لاغر و ضعیف
ہوتا جاتا ہے اور آخرکار مرجاتا ہے

علاج

اسکا علاج دشوار ہے مگر جبتک ممکن ہو ورم
مزمن معدہ کا علاج کرین - اسکا کوئی خاص
علاج آج تک نہین مگر جب معدہ مین طعام نہ
پہونچ سکے تو سبیل صمغی داخل کرے بذریعہ

زراقہ معدہ میں غذا پہونچاتے ہیں اور جب مریض
بھی معدہ میں نہ جاسکے تو امعا کی راہ سے بدن
میں غذا پہونچاتے ہیں۔

گاسٹرو انٹرائٹس

یہہ غشائے بلغمیہ معدہ کا ورم ہے جو غشائے
بلغمیہ امعا تک پہونچ جاتا ہے۔ یہہ مرض کبھی
نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا حاد ہوتا ہے جسکے
اعراض سخت اور قوی ہوتے ہیں کبھی حاد
تو ہوتا ہے مگر ادنےٰ درجہ کا اور اسکے
اعراض بہت سخت اور قوی نہیں ہوتے
کبھی مزمن ہوتا ہے اور اسکے اعراض
ساکن اور بادی اور ضعیف ہوتے ہیں
تشریح بعد مرگ سے جو حال مشاہدہ میں
آتا ہے یہہ ہے کہ اس مرض میں معدہ اور امعا
دونوں کے غشائے بلغمیہ برابر متورم ہو جاتے
ہیں اور جب یہہ مرض مزمن ہوتا ہے تو امعا
کو جا بجا سے غدود میں زخم ہو جاتا ہے اور کبھی امعائے
کبیر میں بھی جیسے قولون کے میں زخم پایا جاتا ہے

اسباب

اس ورم کے اسباب و علامات حاد و مزمن
ہونے کی صورتوں میں وہی ہیں جو ورم معدہ حاد
یا مزمن معدہ میں بیان کی گئی ہیں لیکن

جب یہہ مرض حاد ہوتا ہے تو اسمیں اسہال
زیادہ آتے ہیں اور انکے ساتھہ آنون اور پیچش
اور خون اور خراطہ امعا زیادہ آتا ہے اور اسکا
علاج وہی ہے جو ورم حاد میں کیا جاتا ہے
مگر فرق یہہ ہے کہ ورم معدہ میں امعا کو
فضول ردیہ سے صاف کرنے کے بعد
[illegible] حقنہ افیون محلول با آب مطبوخ برنج
بذریعہ زراقہ پہونچاتے ہیں اور اس مرض میں
چونکہ اسہال خود موجود ہوتے ہیں اور دوا
مسہلہ کے ساتھہ آنتون کے صاف کرنے
کی ضرورت نہیں ہوا کرتی صرف افیون
محلول با آب برنج کا زراقہ دیا کرتے ہیں
جب یہہ مرض مزمن ہوتا ہے تو کبھی اسہال
اور کبھی قبض شکم ہوا کرتی ہے لیکن اکثر
یہہ ہے کہ اسہال آنون اور پیچش کے ساتھہ
آتے ہیں اور خون اور خراطہ امعا بھی اسکے
ساتھہ خارج ہوتا ہے۔ کبھی اشتہائے طعام
کم ہوتی ہے اور کبھی ہوتی ہی نہیں مگر حال
مریض کھانے سے متنفر رہتا ہے کھانا سامنے
آجاتا ہے تو اوس سے نفرت کرتا ہے اور
کھاتا نہیں اور روز بروز بدن لاغر ہوتا جاتا
ہے اور شام کے قریب مرض سل کی طرح
حمے بھی لاحق ہو جاتا ہے اور [illegible] [illegible]

اور کبھی کناہ ہائے زبان اور لب پر بثور پیدا ہو جاتے ہین اور یہہ کبھی سرخ ہوتے ہیں اور کبھی سفید اور ضعف و کمزوری روز بروز زیادہ ہو جاتی ہے اگر علاج نہ کیا جاوے تو بیمار مرجاتا ہے اور زبان کا رنگ سرخ اور آئینہ کی طرح چمکدار ہوتا ہے

علاج

اسکا علاج وہی ہے جو ورم مزمن معدہ مین لکھا گیا ہے اسکے علاوہ جو اس مرض کا مخصوص علاج ہے یہہ ہے کہ آرد تخم کتان نو تولہ لیکر گرم پانی مین گوندہین اور غفص کپڑے پر بچھا کر معدہ اور امعا پر چسپان کرین اس لیپ کی تہ موٹی ہونی چاہیے تاکہ جلدی خشک نہ ہو جاوے اگر ایک تولہ خردل سحوق بھی اسمین شامل کرلین تو بہتر ہے اس سے محل ضماد پر کسیقدر گرمی پیدا ہو جائیگی اور حبس شکم و آرام رسانی معدہ کے واسطے افیون ایک گرین یا ڈوورس پوڈر ۵ سے ۱۰ گرین تک اور ٹانک ایسڈ یا گیالک ایسڈ ۵ سے ۱۰ گرین تک ان سب کو یکجا کرکے آب سادہ کے ہمراہ دن مین دو مرتبہ پلاوین لیکن اگر افیون دین تو ڈوورس پوڈر نہ دین کیونکہ اسمین افیون موجود ہوتی ہے ایضاً ٹنکچر کینو ۲۰ قطرہ ٹنکچر کٹاک یو (کتھہ سفید) ایک ڈرام ٹنکچر افیون ۱۵ قطرہ نصف و یک اونس کہٹا ہیٹی کے پانی مین حل کرکے پلاوین اور یہہ معتاد دن مین تین مرتبہ دین تاکہ معدہ کو آرام ہو جائے اور دست بند ہون اور معدہ کی اصلاح کے واسطے بسمتہ اور ہیل کا سٹاک نقرہ کو صمغ عربی مین حبوب بناکر کہلائین اور بثور و زخم جو زبان پر ہون انکے واسطے کاسٹک نقرہ پانی مین حل کرکے لگائین یا ہیل کا سٹاک چابکدستی کے ساتھہ او نیز ایک دفعہ بہتر ہے اور بمقام زخم اسکے صغیر جو دیکہنے سے معلوم ہو سکتے ہین آیا یہہ انگیز یلاسٹر لگائین اس سے درد کو بہت فایدہ ہوگا مریض کو وہی غذا دین جو ورم معدہ مین لکھی گئی ہے

بدہضمی و فساد طعام

اسکو لاٹن مین ڈسپپسیا کہتے ہین تشریح بعد مرگ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مرض مین انقدار و وضع اعضا مین کوئی فتور معلوم نہین ہوتا البتہ

معدہ کے فعل مین جو ہضم غذا ہے فتور
واقع ہوجاتا ہے اور یہہ فعل ناقص یا
باطل ہوجاتا ہے۔ یہہ مرض کبھی حاد ہوکر
اور کبھی مزمن و قلیل ہوتا ہے

اسباب

اسکا سبب کبھی غذا کی طرف منسوب ہوتا
ہے مثلاً کہانا زیادہ کہایا جاتا ہے یا طعام
ردی الجوہر ہوتا ہے یا خاص کہانے والے
کے مزاج کے ناموافق ہوتا ہے گو دوسرون
کے موافق ہو اور ناموافقت مزاج کی سبب
مضر ہوجاتا ہے اور ہضم نہین ہوتا یا اسکا
سبب بدن کی طرف منسوب ہوتا ہے کہ
کہانے والا مشقت کیوجہ سے بدن اور عضلات
کے ضعیف ہوجانے کے بعد کہاتا ہے یا جوع
کثیر و طویل کے بعد زیادہ کہایا جاتا ہے اور ضعف
بدن اور ضعف اعضا کے سبب ہضم نہین
ہوسکتا۔ اسی طرح کہانا کہانے کے زیادہ
مشقت اور جماع کرنا بہی بدہضمی پیدا کرتا
ہے اور کبھی امور نفسانی اسکا سبب ہوتے
ہین مثلاً شدت غم کے وقت کہانا ہضم
نہین ہوسکتا

علامات

کہانا کہانے کے بعد اضلاع کے نیچے کے
قریب اور معدہ کے مقابل ثقل و امتلا زیادہ
محسوس ہوتا ہے ڈکارین کبھی ترش کبھی
کبھی تلخی معلوم ہوتی ہے من بعد تہوع
و غثیان عارض ہوتا ہے اور سر اور بدن
مین جابجا قدرے درد محسوس ہوتا ہے
اور زبان پر سفیدی اور کدورت ظاہر ہوتی
ہے اسکے بعد قی آتی ہے اور اوسمین پہلے
کہانا ترشی و تلخی کے ساتہہ خارج ہوتا ہے
اور جب طعام غیر منہضم سب کا سب نکلجاتا
ہے تو طبیعت تندرست ہوجاتی ہے
البتہ کچہہ عرصہ تک معدہ مین ضعف کے
آثار باقی رہتے ہین مثلاً اشتہای طعام
کم ہوجاتی ہے اور غذا اوسقدر کہائی
نہین جاتی جتنی کہ حالت صحت مین
کہائی جاتی ہے

علاج

اگر قے خودبخود نہ آئے تو اعانت کرین
مثلاً ایپکاکوانا ۵ سے ۱۵ گرین تک
گرم پانی کے ساتہہ پلاکر قے کرائین
جب معدہ صاف ہوجائے تو شراب
گندہک آب آمیزہ ۵ سے ۲۰ قطرہ تک دو
اونس آب سادہ ملاکر پلائین اور کہانے
کے وقت طعام سبک مثلاً شوربا مرغ

اور جو بدہضمی زیادہ مشقت کرنے کے سبب سے
ہو اوسمین پہلے کہانا کہانے سے پیشتر
نصف گھنٹہ آرام کرنے دین اگر نیند آجاوے
تو بہت ہی بہتر ہے اسکے بعد غذا کہانے
کو دین اور جو بدہضمی کثرت مشقت اور
جماع کرنے سے ہو اوسمین مریض کو ہدایت
کرین کہ کہانا کہانے کے بعد دو گھنٹہ تک
آرام کرے پہر کام مین لگے۔ بدہضمی کی
ایک خاص قسم بہی ہے جسمین قے و
اسہال زیادہ آتے ہین اسکا سبب غذا
کی طرف منسوب نہین بلکہ اسکا سبب
بدنی ہوتا ہے مثلاً تغیر فصول کے وقت
جبکہ گرمی و سردی اوقات مختلفہ مین
ہوا کے اندر پائی جاتی ہے اور اوسکی سبب
سے جگر مین خون کثیر مجتمع ہو جاتا ہے
اور شرائین کے ذریعہ سے جو جگر سے معدہ
مین آتی ہین معدہ مین بہی خون زیادہ
جاتا ہے اور غشاے بلغمیہ معدہ مین خون
کا اجتماع زیادہ ہوتا ہے اس زیادتی کی
وجہ سے معدہ کا فعل یعنی ہضم طعام
ضعیف ہو جاتا ہے اور یہہ مرض پیدا
ہوتا ہے۔ تخمہ اسی مرض کا نام ہے۔

علامات

اسکی علامات وہی ہین جو صدر مین مذکور
ہو چکی ہین زیادتی صرف یہی ہے کہ اسمین
اسہال شامل ہوتے ہین اور اسکے سبب سے
تشنگی پیدا ہوتی ہے

علاج

جب معدہ سے طعام خارج ہو جانے
کے بعد بہی قے کی شدت رہے تو رائی
کا پلاسٹر بنا کر معدہ پر لگاوین تاکہ خون
جو معدہ مین زیادہ آگیا ہے جلدی کی جانب
جذب ہو جاوے اس سے قے بہی رک جاوگی
اسکے بعد تیزاب گندہک آبمیز پانی
مین حل کرکے پلاوین اور حالت غلبہ
تشنگی مین بہی دین اور مکرر دین تاکہ قے
رک جاوے اور معدہ کو تقویت ہو اس
تیزاب سے معدہ مین حموضت کم پیدا
ہوتی ہے اور جمع و قبض غشاے بلغمیہ کے
ذریعہ سے خون کو معدہ سے دفع کرتی
ہے اگر تیزاب کے ساتھ ایک گرین
افیون سادہ پانی مین حل کرکے دین تو
اسہال کے واسطے نہایت مفید ہے
جب اسہال بند ہو جاوین تو جگر کی جانب
توجہ کرین کیونکہ جگر مین خون زیادہ

جمع ہو جاتا ہے تو وہ اپنے کام سے جو
صفرا پیدا کرکے خون کو صاف کرتا ہے
باز رہجاتا ہے اس سبب سے جگر مین
خون مجتمع رہتا ہے پس اس مطلب کیلئے
کہ کبد صفرا پیدا کرے خون کو صاف اور
جاری کرے ۵ گرین پل ہائیڈراج
یعنی بلو پل ۳ گرین اکسٹراکٹ ٹراکسی کم کے
ہمراہ ملا کر دو گولیان بنالین اور رات کو
کہلائین اسکے استعمال سے کبد صفرا
کو خون سے جدا کرکے امعا مین پہونچا
دیگا۔ اور چونکہ اسکے استعمال کے بعد صفرا
امعاے اثنا عشری مین جمع ہو جائیگا
لہذا اسکے اخراج کے واسطے صبح کے وقت اگر
پل ریالی کمپونڈ کی دو گولیان بنا کر کہلائین
یا سڈلیٹز پوڈر یا الیفرویسنگ ڈرانٹ
کہلائین جو کچہ معدہ و امعا مین جمع
ہوا ہوگا وہ اس سے دفع ہو جائیگا۔
اس بدہضمی اور تخمہ مین جبتک مریض
صحیح و قوی نہو جائے غذا بہت کم اور
ہلکی دینی چاہیے۔
جو تخمہ مزمن خفیف الاعراض ہو
اسمین خاص معدہ ضعیف ہوتا ہے
خواہ دوسرے اعضا قوی ہون یا ضعف
معدہ کے سبب سے ضعیف ہون۔

اسباب تخمہ

اسکے اسباب بہت ہین لیکن جو اکثر
اور خاص ہین یہہ ہین۔ طعام کا زیادہ
کہانا۔ اس سے بدہضمی پیدا ہونے کی وجہ
یہہ ہے کہ جب طعام کہایا جاتا ہے اور وہ بہت
ممتلی ہو جاتا ہے تو رطوبتین جو ہضم طعام
کے واسطے معدہ مین پیدا ہوتی ہین مشکل
اس طعام مین مخلوط ہو سکتی ہین کیونکہ
کثرت مقدار کے سبب طعام معدہ مین
اولٹ پلٹ نہین سکتا اس سے ہوا زیادہ
پیدا ہوتی ہے اور معدہ منتفخ ہو کر متاذی
ہوتا ہے پس آروغ ترش یا محترق آتے
ہین جن بعد معدہ اپنی اذیت دفع کرنے
کے لئے طعام کو بذریعہ قے خارج کرتا ہے
یا امعا مین ڈالدیتا ہے اس حالت مین
ہی ناہضم یا غیر منہضم غذا اسہال کے ذریعہ
خارج ہوتی ہے جیسا کہ بدہضمی حاد مین
ہوا کرتا ہے لیکن اسمین حاد کی طرح قوت
کم نہین ہوتی۔ غذاے ناموافق و
ردی الجوہر کہانا بہی اسکا خاص سبب ہے
مثلاً کوئی روغن یا چربی معتاد سے
زیادہ کہالے۔ یا سخت غذا اور ردی غلہ

کہانے - چونکہ روغن معدہ مین ہضم نہین ہوتا اور حقیقت زیادہ کہایا جاوے اوسی قدر معدہ مین زیادہ ٹھیرتا ہے - پس زیادہ دیر ٹھیرنے کے سبب معدہ مین متعفن ہوجاتا ہے اور اوس سے کبریتی بدبودار بخارات پیدا ہوتی ہے جس سے آروغ ایسے بدبودار آتے ہین جیسے سڑے ہوئے گوشت کی سڑاند کبہی یہہ روغن متعفن امعا مین پہونچکر اسہال پیدا کرتا ہے کیونکہ امعا اوس سے متضرر و متاذی ہوکر اوسکو دفع کرتے ہین جلد جلد کہانا کہانا بہی ایک خاص سبب ہے اس سے منہ کے اندر غذا پر مضغ و ہضم کا اثر بخوبی نہین پڑتا غذا دقیق و باریک نہین ہوتی اور لعاب دہن کے ساتھ بخوبی آمیز نہین ہوتی - اس سے دو نقصان پیدا ہوتے ہین اول یہہ کہ غذا کے دانے بڑے اور موٹا ہونے کے سبب رطوبات معدہ اجزاے غذا کے اطراف مین لگ جاتی ہین اور اوسکے اندر اثر نہین کرتین جس سے مدت دراز تک غذا معدہ کے اندر پڑی رہتی ہے اور ہضم نہین ہوتی - دوسرے منہ مین اچہی طرح چبانے سے غذا مین شکر پیدا ہوتی ہے اس طرح سے کہ حکیم علماے الاطلاق نے لعاب دہن مین ایک قوت رکہی ہے کہ جب غذا منہ مین چبانے سے باریک ہوکر ملغوبہ بنجاتی ہے تو اوسکے اجزاے نشاستجیہ رطوبات دہن مین ملکر شکر کے ساتھ مستحیل ہوجاتے ہین جسکی خون کو زیادہ ضرورت ہے - جب یہہ غذا جسمین شکر مخلوط ہوتی ہے معدہ مین جاتی ہے تو اوسکا صاف حصہ معدہ اور معدہ کے عروق صغار مین داخل ہوکر خون مین چلا جاتا ہے اگر اجزاے نشاستجیہ غذا منہ مین مستحیل بشکر نہون تو دوسری کوئی جگہ نہین جہان یہہ استحالہ وقوع مین آوے رطوبات معدہ کا کام شکر پیدا کرنا نہین - اور جب شکر پیدا نہوگی تو غذا معدہ مین زیادہ دیر ٹھیریگی اور ترش ہوجایگی اور اوس سے آروغ ترش آوینگے - زیادہ دیر بیٹھکر کام کرنا بہی اسکا خاص سبب ہے جیسا کہ محرر اور کاتب کیا کرتے ہین - زیادہ مشقت جسمانی و نفسانی بہی اسکا خاص سبب ہے مثلاً کوئی شخص زیادہ جماع کرے یا کسی امر مین زیادہ فکر کرے یا زیادہ غم و غصہ کرے - وقت طعام کا تغیر و تبدل بہی اسکا خاص سبب ہے جیسا کہ ایام صیام مین ہوا کرتا ہے یا کوئی کہانے کا وقت معین نکرے یا بار بار کہاوے یا ٹھنڈا پانی زیادہ پیوے

جیسے معدہ سرد ہو جائے اور اوسکی حموضت کم ہو جائے کبھی مطبوخ چائے یا تنباکو زیادہ پینے سے بھی یہہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے دماغ کا جسم اسود اور عصب ستا ذہی ضعیف ہو جاتا ہے اور اوس سے معدہ کو ضعف پہونچتا ہے۔ بچون کو بھی بروز دندان کے وقت بدہضمی طعام عارض ہوتی ہے جبکہ شیر ادر نہ ملے اور شیر حیوانات یا شیر دہی پیوین امراض قلب و امراض جگر بھی بدہضمی کا موجب ہین کبھی خود معدہ ہی کی حرکت ضعیف ہو جاتی ہے اور اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ اوسکا عضلہ محرکہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ ہضم مین ضروری امر یہہ ہے کہ ورود غذا کے بعد معدہ غذا کی تحریک و تقلیب یعنی اوسکے اولٹ پلٹ کرنے مین مشغول رہے تاکہ ہضم و طبیخ کا اثر غذا کے تمام اجزا پر برابر پہونچے جیسا کہ طباخ طعام کو پاتیلہ مین بار بار اس غرض سے حرکت دیتا اور اولٹتا پلٹتا ہے کہ پاتیلہ کی سطح سے طعام کے تمام اجزا چھوتے رہین اور کوئی دانہ کچا نہ رہ جائے۔ لیکن یہہ ضعف معدہ انہی لوگون کو عارض ہوتا ہے جو بیٹھکر کام کرتے ہین کبھی معدہ مین ترشی کم پیدا ہوتی ہے اسوجہ سے طعام بہت بڑی دیر کے بعد کہانا ہضم ہوتا ہے اور یہہ حالت ان لوگون کو عارض ہوتی ہے جو زیادہ فکر کرتے ہین یا چاے یا کافی زیادہ پیتے ہین جس سے عصب متضرر ہوکر ضعیف ہو جاتا ہے اور اوس سے خاص معدہ مین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خون کی کمزوری سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔

علامات

عموماً اسکی علامات یہہ ہین کہ کبھی اس مرض مین اشتہا زیادہ ہوتی ہے اس حالت مین اسکا نام بولیموس ہوتا ہے۔ اسوقت طعام کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور مریض کھانا بھی زیادہ لیتا ہے مگر بخوبی ہضم نہین ہوتا۔ کبھی اشتہا قلیل ہوتی ہے اور کبھی بالکل ساقط ہو جاتی ہے لیکن ان دونون صورتون مین اشتہا کے عوض معدہ مین ایک کیفیت عارض ہوتی ہے جو خلو معدہ کے مشابہ ہوتی ہے مثلاً اذیت و غدغدہ محسوس ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا معدہ ڈوبا جا رہا ہے اگر اسوقت کہانا کہاتا ہے تو معدہ مین اذیت محسوس ہوتی ہے اور نفخ ہو جاتا ہے اور یہہ اذیت آخر مین اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ وجع البطن کی حد کو پہونچ

جاتی ہے اور یہہ درد اکال اور لاذع ہوتا ہے
کبھی یہہ درد بطور مغص و درد سحج ہوتا ہے
اور ہچکی کے ساتھہ ہوتا ہے اور اس درد کے
ہمراہ سوزش بطن خصوصاً استخوان ضلع اخر
کے سرے کے قریب زیادہ محسوس ہوتا ہے
اور اس درد کو اکثر وجع الفواد کہتے ہین اسلئے
کہ سر معدہ چونکہ قریب قلب واقع ہے اسوجہ سے
مریض خیال کرتا ہے کہ دل مین درد ہے مگر
فی الحقیقت یہہ درد فم معدہ ہوتا ہے اور
یہہ سوزش کبھی مری مین آتی ہے اسکے بعد
منہہ سے لعاب کثیر جاری ہوتا ہے اور یہہ
درد جسکو وجع الفواد کہتے ہین کبھی اوسوقت
عارض ہوتا ہے جبکہ معدہ مین کہانا موجود
ہوتا ہے کبھی خالی معدہ مین ہی ہوا
کرتا ہے اور آروغ مین ہوا زیادہ خارج
ہوتی ہے اور آروغ کبھی محترق ہوتا ہے اور
اسکے ساتھہ جلن بھی ہوتی ہے کبھی
آروغ ترش ہوتا ہے اور تہوع و قئیان
بھی ہوتا ہے یا لا آخر قے آجاتی ہے کبھی
ہچکی لگ جاتی ہے۔ کبھی اس فساد معدہ
مین دوسرے اعضا مین بھی فساد پیدا
ہوجاتا ہے مثلاً درد سر دوران سر ہوتا ہے
اور کانون مین گونا گون آوازین مسموع

ہوتی ہین اور آنکھون کے سامنے مچہر مکھی وغیرہ
خیالی صورتین بہتی رہتی ہین۔ انضجار و دل
تنگی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے ذرا ذرا سی
بات پر خفا ہوجاتا ہے اور مریض بار بار اپنی
حالت پر غور کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ
امراض دماغ و صدر اور کبھی بیماریون مین مبتلا
ہے اور اپنے حال کے اظہار مین اسقدر مبالغہ
کرتا ہے کہ اوسکی شکایتین ختم ہی ہونے مین
نہین آتین نیند مین بھی فتور آجاتا ہے مثلاً
کبھی نیند کم آتی ہے اور کبھی آتی ہی نہین اور جب
آتی ہے تو خوابہائے پریشان و متوحش دکہائی دیتے
ہین اور کابوس مین مبتلا ہوکر جاگ اوٹہتا ہے
کبھی اس حالت مین خفقان و طپش قلب مین مبتلا
ہوجاتا ہے اور دل کی حرکت سریع و قوی ہوجاتی
ہے جسوقت خفقان کے آثار ظاہر ہون تب آلہ
مقیاس الصوت سے قلب کی حرکت کا امتحان
کرنا چاہیے۔ اگر حرکت انقباضی و انبساطی دونون
کی آواز فصیح ہو تو جان لینا چاہیے کہ خفقان
مشارکت معدہ کی سبب سے ہے اگر دونون آوازون
مین کچھہ تفاوت ہو تو جان لینا چاہیے کہ
خفقان کا سبب دل مین ہے اور خفقان اصلی
ہے نہ شرکی تشخیص مین اسقدر اہتمام و مبالغہ
کی ضرورت اسلیے پیش آتی ہے کہ اکثر امراض

معدیہ قلبیہ امراض کے تابع ہوتے ہیں
اس مرض کا فساد اکثر ریہ میں ہی جا پہونچتا
ہے اور صدر وریہ میں ثقل محسوس ہوتا ہے
اور کبھی کبھی آواز عظیم کے ساتھ کھانسی بھی
آتی ہے اور کبھی جگر میں ہی فساد پیدا ہوجاتا
ہے اور اوسمیں ثقل محسوس ہوتا ہے اور صفرا
کم یا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور طبع کبھی قبض اور
کبھی لینت ہوتی ہے کیونکہ جسوقت صفرا جگر سے
امعا میں زیادہ گرتا ہے تو طبع میں لینت
آجاتی ہے اگر کم گرے تو قبض ہوجاتی ہے
اسمرض میں کبھی زبان پر سفیدی اور کدورت
اور چرک جمع ہوجاتا ہے اور کبھی زبان سرخ اور
چمکیلی ہوتی ہے۔

علاج

اول سبب کا تفحص کریں اور اوسکے زایل کرنے
کی کوشش کریں اسکے بعد علامات و اعراض
کی اصلاح کی تدبیر کریں۔ چونکہ اسمرض میں
کبھی غشاے بلغمیہ کی حس زیادہ ہوجاتی ہے
اور اسوجہ سے بیمار زیادہ تکلیف اٹھاتا
ہے اسلیے سب سے پہلے اسکی حس کم کرنے
کی کوشش کرنی چاہیے اور معدہ کو تقویت
دینی چاہیے۔ اس مطلب کے واسطے بہتر ہے
کہ ایسڈ ہیڈروسیانک ڈایلوٹ تین سے پانچ

قطرہ تک ہمراہ ۵ سے ۱۰ گرین تک امونیا
کاربناس یا پٹاس کاربناس یا ٹنکچر افیون
۵ سے ۱۰ قطرہ تک یا چہارم حصہ گرین افیون
خالص ڈیڑھ اونس آب سادہ میں حل کر کے
دن میں تین بار خلاے معدہ میں پلائیں یہہ
تین نسخے ہیں اور یا عتبار ٹنکچر افیون یا افیون
محلول با آب چہہ میں ایضاً بسمتہہ اگرین
افیون خالص نقشہ سے ایک گرین تک
حب بنا کر یا پانی میں گھولکر پلائیں ایضاً
اصل کا سٹک نقرہ چہارم حصہ گرین ہمراہ بسمتہ
گرین افیون خالص ڈیل یا روٹی کے گودے یا
صمغ عربی میں گولیاں بنا کر خالی معدہ میں
چہہ چہہ گھنٹہ کے بعد دیں اور اسکے استعمال
کے زمانہ میں نمک سے پرہیز کریں اور یہہ دوا
تین چار روز سے زیادہ نہ کھلائیں ورنہ بدن
کا رنگ سیاہ کر دیگی ایضاً اکسٹراکٹ کینبیز
انڈکا نیم گرین سے ایک گرین تک تنہا
یا کاسٹک نقرہ میں ملا کر پلائیں۔ اگر ان ادویہ
سے درد معدہ زایل نہو تو دوسری ادویہ جو
علاج اورام معدہ میں لکھی گئی ہیں کھلائیں
اگر غذا کھانے سے تین چار گھنٹہ کے بعد
معدہ میں درد و سوزش محسوس ہو تو سمجھ
لینا چاہیے کہ اسکا سبب حموضت معدہ ہے

اس حالت مین وِیرب ۵ سے ۱۰ گرین تک ہمراہ سوڈا جو مثل وِیرب کی ہوتا ہے کہلائین اس سے یہہ شکایت رفع ہو جائیگی ایضاً کاربونیٹ لیتھا ۳ گرین ایک درا ونس سوڈا واٹر مین ملا کر غذا سے ایک دو گہنٹہ کے بعد دینا مفید ہے۔ واضح ہو کہ یہہ دوا اُس درد معدہ کے واسطے بہی مفید ہے جو وجع المفاصل کے سبب سے ہو۔ جب بدہضمی کا سبب قلت حرکت معدہ ہو (اور یہہ اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ طعام دیر تک معدہ مین غیر منہضم پڑا رہتا ہے اور اشتہا کم ہوتی ہے اور بدہضمی کے اسباب مین سے جو بیان کئے گئے ہین کوئی دوسرا سبب موجود نہو اور مریض کو اکثر بیٹھکر کام کرنا پڑتا ہو) تو اسوقت اسٹرکنیا گرین کا چوبیسوان حصہ ہمراہ تیزاب گندہک سادہ پانی مین حل کرکے دن مین تین بار دیت اگر اسکے عوض سفوف اذاراقی ایک سے دو گرین تک دین تو وہ بہی کافی ہوگا۔ اگر غذا کہانے سے سات آٹھ گہنٹے کے بعد تک معدہ مین سوزش و اذیت باقی رہے اور معلوم ہو کہ غذا بخوبی منہضم نہین ہوئی اور قدرے لطیفات (اجزاے لطیف طعام) غیر منہضم باقی ہین تو اسوقت مگنیشیا سلفاس یا سڈلیز پوڈر پانی کے ساتھہ دین اس سے جو کچھہ معدہ مین ہے امعا مین جا کر اسہال کے ساتھہ خارج ہو جائیگا اگر معدہ مین ہمیشہ حموضت پیدا ہوا کرے (جسکی علامت یہہ ہے کہ اروغ دہی مین ترشی تو نہین ہوتی لیکن طعام بڑی مدت کے بعد منہضم ہوتا ہے) تو معدہ مین ترشی پیدا کرنے کے واسطے خلاے معدہ مین سوڈا کاربناس یا پٹاس کاربناس پانی مین حل کرکے دین اس سے حموضت پیدا ہو جائیگی۔ اور جب معدہ مین ریاح زیادہ پیدا ہوں تو تیزاب گندہک آمیز ۱۰ سے ۱۵ قطرہ تک سادہ پانی ملا کر دین۔ اور جب درد معدہ اور سوزش شکم کے ساتھ منہ سے لعاب کثیر رفع ہو تو بسمتھ ۱۵ سے ۲۰ گرین تک صمغ عربی محلول آب کے ہمراہ پلائین ایضاً کینو پوڈر کمپونڈ ۵ سے ۲۰ گرین آب صمغ عربی مین ملا کر روزانہ ۳ بار پلائین۔

صفت سفوف کینو دکرس)

کینو ساڑہے تین ڈرام دار چینی ایک ڈرام افیون خالص ۵ گرین سب کو جدا جدا پیسکر یکجا کرکے سفوف بنا وین اور صمغ عربی محلول آب مین حل کرکے پلائین اور یہہ سفوف جس اسہال دیسنتی کے لئے بہی

نہایت مفید ہے غشاے بلغمیہ کو قوت
دیتا ہے جسکے سبب سے معدہ کمتر متاذی
ہوتا ہے اور جب قے زیادہ آوے تو رائی کا
پلاسٹر مقام معدہ پر لگائین اور ہیڈرو
سیانک ڈائلوٹ ۲ قطرہ - سوڈا سات گرین
افیون نصف گرین پانی مین حل کرکے دین
اگر اس سے بھی قے نہ رکے تو کریازوٹ جو قطران
کی قسم سے ایک روغن ہے ایک سے ۳ قطرہ تک
روٹی کے گودہ مین گولی بناکر خالی معدہ مین
دین - اور جب خلاے معدہ کی حالت مین
معدہ مین درد ہو تو قدر لائکر امونیا قوی
۳ سے ۵ قطرہ تک پانی مین حل کرکے یا
اسپرٹ امونیا ۲۰ سے ۳۰ قطرہ تک پانی مین
حل کرکے پلائین جو شخص شراب سے مجتنب ہے
اوسکو امونیا کاربناس ۵ گرین پانی مین حل
کرکے پلائین اس تدبیر سے فوراً یہہ درد
ساکن ہوجاتا ہے - اور جب بدہضمی طعام
سے جگر مین فساد پیدا ہو تو پل ہائیڈرارج
یا پوڈوفلن کھلائین تو علیکو پل ہائیڈرارج
دو گرین پوڈوفلن گرین کا آٹھوان حصہ
پل ریائی کمپونڈ ۵ گرین اکسٹراکٹ اکسی کم
بقدر ضرورت ملاکر دو گولیان بنائین
اور رات کو کھلائین اور صبح کو سیڈلیٹز پوڈر

یا مگنیشیا کاربناس نصف ڈرام - ۲ سے ۳ ڈرام
تک مگنیشیا سلفاس کے ہمراہ دو اونس پانی
مین حل کرکے پلائین اس سے جو کچھہ رات
کو غذا کہانے کے سبب معدہ و امعا مین جمع
ہوگیا ہے صبح کی دوا کے سبب خارج ہوجائے
اور جب قبض شکم محسوس ہو تو پل ریائی کمپونڈ
۱۰ گرین کہلائین یا پل کالوسنث کمپونڈ (رب
شحم حنظل) ۵ سے ۸ گرین تک کہلائین اور
جب اس مرض مین اعراض قوی باقی ہون اور
سوزش معدہ و درد قایم ہے تو سواے شیر ماده گاو
اور آب آہک کے اور کچھہ نہ دین اور جب معدہ
کا فساد رفع ہوجاوے تو بتدریج غذا
بڑہاکر معتاد کے مقدار تک پہونچائین مگر
استعمال غذا مین دو شرطین ضرور ملحوظ رہین
اول یہہ کہ ایسی غذا کہلائین جو مقدار مین
کم اور تغذیہ مین زیادہ ہو مثلاً زردہ بیضہ مرغ
دوسرے یہہ کہ وقت کہانے کا مقرر کرکے
اوسکی پابندی کرین اور صاف ہوا مین
بیمار کو ٹہلائین اور کوئی ورزش ہلکا ہلکا کرائین
اگر کمزور ہو تو فٹن یا گاڑی اور قوی ہو تو اسپ
پر سوار ہوکر ہوا خوری کرے یا پیادہ چہلقدمی
کرے - مریض کے واسطے تفریح طبع کے سامان
مہیا کرین اور غم و فکر و غیظ و غضب سے

دودھ پر کبھین ورنہ علاج سے کچھ نفع نہین ہوگا
اور مریض کو اکثر غسل کرادین - اگرچہ آب سرد سے
غسل کرنا مقوی بدن و معدہ ہے لیکن جو
ٹھنڈے پانی کی برداشت نکر سکے اور
اوسکے اندام اور ہونٹون پر برودت کا اثر
ظاہر مثلاً جاڑے سے اندام پر لرزہ پڑجاے
اور ہونٹ نیلے ہوجائین اوسکو نیم گرم
پانی سے غسل کرانا چاہیے - اگر اطفال کو
بروز دندان کے وقت بدہضمی عارض ہو
تو لثہ کو نشتر سے جو خاص اسی کام کیلئے
موضوع ہے چیر دین - اگر حیوانات کا
دودھ پیتا ہو تو آب آہک ملا کردین -
ایضاً ہیڈیلاج لمکریٹا نصف سے دو گرین
تک اور اسکا ہموزن سوڈا کاربناس ملاکر
پانی مین حل کرکے - یادوے سنج پلاوین
اور بچہ کی حس جسکا اصل سبب اذیت عصب
ہے کم کرنے کے واسطے کلورل ہائیڈریٹ
ایک سے ۳ گرین تک بچہ کی عمر کے موافق
پانی مین حل کرکے پلائین - اگر اذیت زیادہ
ہو تو کم سن بچہ کو بھی تین گرین تک ہائیڈرو
کلورل دیدینا جائز ہے - اور جب بچہ کو
حیوانات کی دودھ کے سبب سے بدہضمی ہو تو آ
معتبر کرین تاکہ انسان کا دودھ بکر صحت

پائے - امراض سخت کی بعد بھی اکثر
بدہضمی وحمی عارض ہوتا ہے اوسوقت
یہہ دوا بہت مفید ہے - بارک ۱۰ گرین
روبرب ۵ گرین - سوڈا کاربناس ۲ سے
۵ گرین تک - ایرومیٹک پوڈر ایک سے
۲ گرین تک سب کو یکجا کرکے سادہ پانی
کے ساتھہ دنمین ۳ دفعہ پلائین - اگر بیمار
بچہ ہو تو ان کا وزن نصف یا چوتھا
حصہ کرکے پلائین - اگر اسکے ساتھہ سہال
بھی ہون تو روبرب کی مقدار بہت کم یعنی
نصف یا ربع گرین کردین کہ یہہ سمین
قبض ہے -

وجع المعدہ

اسکو انگریزی مین گاسٹرالجیا کہتے ہین
گاسٹر کے معنی معدہ اور الجیا کے معنی
درد ہے - فی الواقع یہہ کوئی بذات خود
مرض نہین بلکہ اعراض و علامات کی جنس
سے ہے جو اکثر امراض معدیہ مین پایا
جاتا ہے جیسا کہ اورام معدی و سرطان
معدی و بدہضمی طعام مین لکھا جاچکا
ہے - علاج بھی وہین بتایا گیا ہے -

نقصان شہوت طعام

اسکو انگریزی مین آنوریکسیا یعنی قلت یا فقدان اشتہا کہتے ہین یہہ بہی علامت ہے جو اکثر بدہضمی طعام مین پائی جاتی ہے اور کبہی زیادتی حرارت و برودت اور نیز کمزوری خون اور ضعف بدن بہی اسکا سبب ہوتا ہے جیسا کہ ناقہین نو صحتیابون مین مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

علاج

جو علاج بدہضمی مین لکھا گیا ہے عمل مین لاوین اور جو حرارت و برودت کے سبب سے ہو اسکا علاج بالضد کرین اور جو استیلائے ضعف کے سبب سے ہو اوسمین تدبیر تقویت بدن و تولید خون صالح عمل مین لاوین چنانچہ بیشتر کئی دفعہ لکھا جا چکا ہے اور غذا بتدریج کہلاوین مثلاً پہلے لطیف و قلیل دین بعد غلیظ و کثیر حسب اشتہا تک کہلا دین۔

فساد شہوت طعام

اور وہ یہہ ہے کہ طبیعت ایسی چیزون کے کہانے کی طرف مائل ہوتی ہے جنکے کہانے کی عادت نہو مثلاً مٹی کوئلہ کاغذ ٹھیکری وغیرہ اور یہہ مرض جوانون کو مرد ہو یا عورت اور نیز بچون کو عارض ہوتا ہے اسکا اکثر یہہ سبب جوانون اور بچون مین تولد کرم شکم ہوتا ہے اور کبہی جوان اپنی عادت کے سبب سے ہی کہاتے ہین جبکہ اونکو بچپن مین اس عادت سے روکا نہ جاوے۔ عورتون کی طبیعت حمل کی حالت مین اکثر اشیاء ردیہ کے کہانے کی طرف مائل رہتی ہے۔ کبہی دیوانگی و بیعقلی یا کم عقلی کے سبب یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور غالب یہہ ہے کہ کمزوری خون و اذیت اعصاب سے اور نیز دماغ و نخاع کے متاذی ہو جانے کی وجہ سے یہہ غیر طبیعی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ طعام کی خواہش کا ظہور معدہ سے ہوتا ہے جیسا کہ پانی کی خواہش تشنگی سے ظاہر ہوتی ہے لہذا جب اس اذیت کا اثر غشائے مخاطیہ معدہ تک پہونچتا ہے تو یہہ غشا اپنی اذیت رفع کرنے کے واسطے ایسی چیزون کا کہانا پسند کرتا ہے

علاج

جو لوگ اپنی عادت کے سبب سے کہاتے ہین انکے سامنے بہنے ہوئے چنے یا گیہون رکہ دیا کرین تاکہ اونکا منہہ چلتا رہے ورنہ وہ

اپنی عادت سے باز نہ رہین گے اور
روغن جگر ماہی و آب آہن و کنین بلائین
اور مسہل سہل مقوی مثلاً پل ریوالی پنچوڈ
اگرین کہلائین اور تیزاب گندہک آب تیز
سادہ پانی کے ہمراہ پلائین۔ حاملہ عورتون
کی عادت وضع حمل کے بعد خود بخود
زائل ہوجاتی ہے لیکن مٹی کہانے کے
نقصان سے بچانے کے لئے طباشیر
کہلانے کو دیا کرین تو بہتر ہے۔ اور جو بچون
کو کرم شکم پیدا ہوجانے کے سبب عارض ہو
اوسکا علاج امراض امعا مین لکہا جاوے گا

شہوت کلبیہ

فی الواقع کتب انگریزی مین بولیمیس
یہی ہے چنانچہ زبان لاطن مین بولیمیا
اور زبان انگریزی مین کانین ایپیٹیٹ
کہتے ہین یعنی کہانے طعام سگ۔
کانین بمعنی سگ اور ایپیٹیٹ بمعنی شہوت
ہے۔ اس مرض مین بیمار کو کہانے کی خواہش
زیادہ ہوتی ہے اور بار بار کہانا مانگتا ہے
اور زیادہ کہاتا ہے اگر طعام نہ پاوے تو
تکلیف اوٹہاتا ہے اور اوسکو غشی عارض
ہوجاتی ہے۔ بسبب تشریح بعد میت کے
دیکہا جاتا ہے تو سوائے اسکے کہ جوف معدہ
وسیع ہوجاتا ہے اور معدہ و معاء صغیر
جو اوسکے ساتھ متصل ہے دراز و کبیر
ہوجاتا ہے اور دونون اپنی جگہ سے نیچے
آجاتے ہین اور کوئی اثر ورم و زخم و سرطان
کی قسم سے پایا نہین جاتا۔ اسکا اصل سبب
قریبی ہنوز نامعلوم ہے۔ لیکن اسکے اسباب
بعیدہ مین سے غالباً یہہ ہے کہ اکثر جوش شہوت
غیر طبیعی کی زیادتی ہوگی یا کہانا جلد جلد
کہانے اور کم چبانے کی عادت ہوگی۔
کبہی عورتون مین جبکہ وہ حاملہ ہوتی ہین
یہہ حالت پیدا ہوجاتی ہے اور کبہی اطفال
مین جبکہ غدود جو غشائے آبدار جوف
امعا کا محافظ ہے اور جسکو انگریزی مین
مسنٹری کہتے ہین متورم ہوجاتی ہین
یہہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ اور ایسا ہی
معلوم ہوتا ہے کہ جب غشائے باطنیہ معدہ
کی حس اور معدہ کی حرکت مقدار طبیعی
سے بڑہجاتی ہے تو بہی یہہ حالت عارض
ہوجاتی ہے۔ کبہی فساد شکل معدہ سے
اور کبہی مرض صرع و کم عقلی و دیوانگی
سے یہہ مرض پیدا ہوجاتا ہے

علامات

سب سے پہلی علامت زیادہ کہانا ہے جو عادت طبیعی سے بڑہکر ہو دوم معدہ و شکم وسیع و کبیر محسوس ہوتی ہے سوم اس مریض کو اکثر خواب کے وقت پسینا زیادہ اور بدبودار آتا ہے۔

علاج

سبب کو خواہ کوئی ہو رفع کریں مثلاً اگر زیادتی حموضت سبب ہو تو سوڈا کاربناس یا پٹاس کاربناس پلادیں تاکہ حموضت موجودہ کو رفع کرے۔ اور اس غرض سے کہ آئندہ حموضت پیدا نہو خالی معدہ مین تیزاب گندہک پانی ملاکر دین یہہ تولد حموضت معدہ کو روکتا ہے اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ اور جب جلد جلد غذا کہانا اور نہ چبانا اسکا سبب ہو تو مریض کو ہدایت کرین کہ اس عادت کو ترک کرے اور کہانا آہستہ آہستہ اور چبا کر کہایا کرے اور کہانا کہانے کے بعد تنباکو زیادہ کہایا کرے اور اسکا دہوان زیادہ پیا کرے کہ یہہ دونون اشتہائے طعام کو کم کرتے ہین اور جب حس و حرکت معدہ کے بڑہجانے سے یہہ حالت لاحق ہو تو ایسی غذا کہلائین جو معدہ مین زیادہ دیر ٹہیرے مثلاً غذائے کثیر الدہن و لزج۔ اور قدرے افیون کہلائین تاکہ حس عضلات بلغمیہ و حرکت معدہ کو کم کر دے اور نیز اکسٹراکٹ کینیبس انڈکا اس مرض مین خلائے معدہ کے وقت دینا بہت مفید ہے۔ اسمرض مین مسہل دینا سودمند نہین ورنہ حرکت معدہ زیادہ ہو جائیگی اور معدہ خالی ہونے کے سبب طعام زیادہ طلب کریگا۔ اسمرض مین زیادہ تر وہی دوائین دینی چاہئین جو قابض ہون اور زیادہ دیر تک طعام کو معدہ مین رکہین۔

جوع البقری

یہہ بہی اوڈرکسیا یعنی نقصان شہوت طعام کی ایک قسم ہے اور وہ یہہ ہے کہ اعضا غذا کے محتاج رہتے ہین اور معدہ سیر اور غذا سے متنفر رہتا ہے اور یہہ حالت اعراض علامات مین سے ہے جو دوسرے امراض مین پائی جاتی ہے خود کوئی مرض نہین ہے اور اکثر آخر بولیموس مین اور نیز زخم معدہ و امعا مین پائی جاتی ہے۔ اور کبہی جبکہ قدرے صفرا معدہ مین مجتمع ہوتا ہے باوصف اشتہا کے اعضا کے غذا سے متنفر

ہوتا ہے۔

علاج

جوع البقری جو بولیموس شہوت کاذبہ او زخم معدہ کی وجہ سے ہو اوسکا علاج مذکور ہو چکا ہے اور جو اجتماع صفرا کے سبب سے ہو اوسمین مسہل صفرا دین اسکے بعد معدہ کی تقویت کے واسطے تیزابگندھک آب آمیز سادہ پانی ملا کر دین اور غذا پہلے ملایم اور کم کھلائین پھر بتدریج بڑہائین۔

عطش

انگریزی مین اسکو تھرسٹ کہتے ہین اس سے مراد یہہ ہے کہ خون و اعضاے بدن پانی کو طلب کرتے ہین اور اس اذیت و اشتہا کا ظہور اعصاب کے ذریعہ سے دہن و حلق مین ہوتا ہے جیسے کہ اشتہاے طعام معدہ مین ظاہر ہوتی ہے اور یہہ امر کہ اشتہا دہن و حلق مین اس طرح جانا جاتا ہے کہ پیاسا جسوقت پانی کا غرغرہ کرتا ہے تو اوسکے حلق و دہن مین اکثر یقینی طور پر تری ظاہر ہوتی ہے لیکن پیاس رفع نہین ہوتی اسی طرح مریض ہیضہ پانی زیادہ پیتا ہے اور پانی معدہ مین بہہ جاتا ہے اور قے کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے لیکن چونکہ تشنج عروق و اعصاب کے سبب خون و اعضا مین نہین جاتا اسلیے عطش ساکن نہین ہوتی ہین واضح ہو گیا کہ خون و اعضاے بدن جو پانی طلب کرتے ہین اسی کا نام عطش ہے اور عطش صحت و مرض دونون حالتون مین پیدا ہوتی ہے۔

اسباب

اسکا سبب کمی خون ہے چنانچہ جسوقت بدن سے خون کثیر خارج ہوتا ہے خواہ یہہ اخراج زخم لگنے سے ہو یا ولادت کی وجہ سے یا قے یا اسہال دموی کے ساتھ یا خون سے آب کثیر خارج ہو جیسا کہ اسہال صناعی یا مرضی مین ہوا کرتا ہے اور اسکے سبب سے خون مین سے مائیت کثیر جدا ہو جاتی ہے پس اسوقت خون اعضا سے رطوبت کو جذب کرتا ہے اور اعضا خالی ہو جاتے ہین اور پانی طلب کرتے ہین اس حالت کا نام عطش ہے اور اسکے سبب سے تشنگی غالب ہو جاتی ہے۔

ایضاً مرض ذیابطیس مین گردہ سے آب کثیر خارج ہوتا ہے اسلیے اسمین بھی پیاس زیادہ لگتی ہے نیز جب معرق دوا دیتے

سے آب (پسینا) بکثرت خارج ہوتا ہے تو
پیاس زیادہ لگتی ہے۔ نیز جوش خون سے
جیسا کہ تپ شدید اور اورام حارہ مین ہوا کرتا
ہے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ حالت صحت
مین جب محنت و مشقت زیادہ کیجاتی ہے
اور پسینا بکثرت آتا ہے تو پیاس زیادہ
لگتی ہے۔ نیز حالت صحت مین فصل گرم مین
پیاس زیادہ لگتی ہے اسلئے کہ ہوائے حار
یابس رطوبات بدن کو جذب کر لیتی ہے
اگر طعام مین نمک زیادہ کہایا جائے اور
اوس سے خون مین جوش و گرمی پیدا ہو
تو بہی تشنگی زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ طبیعت
اوسکو بول و عرق مین خارج کرنے کے
واسطے پانی زیادہ طلب کرتی ہے۔

علاج

اصل علاج یہہ ہے کہ خون و اعضا مین پانی
پہونچایا جاوے اگر تشنگی حالت مرض مین ہیضہ
مثلاً اسہال کثیر اور قی یا خون زیادہ خارج
ہو تو اوسوقت غذا ایسے کثیر الرطوبت جیسا کہ
شوربا ہے لحم و شیر وغیرہ جو ہے بار بار پلائین
اور بجائے پانی کے بہی دین۔ اگر حمیات و
اورام حارہ مین غلبہ تشنگی ہو تو اوسمین پانی کو
سا تہہ الیسی چیزین دین جو سردی پیدا کرین
مثلاً تخم کاسنی یا ٹہنڈا پانی اور ترشی تمرہندی
یا آلوے بخارا یا آب لیموی کا غذی لیکن
یہہ دوا اقویا اور جوانون کے واسطے ہے
اگر استعمال دوای معرق و کثرت ریاضت
یا زیادہ نمک کہانا یا اغذیہ معطشہ کا استعمال
تشنگی کا سبب ہو تو ان صورتون مین فقط
سرد پانی پلانا کافی ہے۔ ذیابیطس سے
جو تشنگی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر ذیابیطیس
کے علاج مین آوے گی غسل کرنا اور پانی
کے اندر دیر تک رہنا بہی تشنگی کو فرو کرتا
ہے۔ پانی مین کپڑا بہگو کر بدن پر رکہنا۔
بار بار رطب مکان اور بار بار رطب ہوا مین
رہنا بہی مسکن عطش ہے

فواق

فواق کو ہندی مین ہچکی اور انگریزی مین
ہک کف یا ہک کپ کہتے ہین اسلئے
کہ اس حالت مین انہی دونون لفظون
کی صوت پیدا ہوتی ہے۔ یہہ حالت
تشنج معدہ و پردہ شکم سے عارض ہوتی
ہے مگر زیادہ تر سبب تشنج پردہ شکم ہے اور
یہہ تشنجی حرکت بے اختیاری ہے
اس بیان سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہہ

کوئی بذات خود بیماری نہین بلکہ اعراض و
علامات مین سے ہے کیونکہ اصل مین مرض
تشنج ہے لیکن چونکہ کتب طبیہ عربیہ مین اسکو
امراض معدہ کی ذیل مین جگہ دی گئی ہے
اسلئے ہم بھی مناسبت قایم رکھنے کے لئے
امراض معدہ مین لکھتے ہین۔

اسباب

کبھی معدہ کا متاذی ہونا اسکا سبب ہوتا ہے
چنانچہ زیادہ طعام کھانا یا ناموافق غذا کھانا
یا کوئی حاد و حریف شے کھانا مثلاً سرکہ تند
یا مرچ یا تنباکو۔ یا معدہ مین حموضت پیدا
ہونا۔ کبھی بمشارکت امراض رحمیہ خصوصاً
اختناق الرحم سے یہہ حالت پیدا ہو جاتی ہے
کبھی امراض قویہ کے آخر مین قرب موت کے
قریب پیدا ہوتی ہے لیکن اسوقت اسکا سبب
دماغی ہوتا ہے اور اغلب ہے کہ کمزوری و ضعف
دماغ ہو۔ کبھی ورم کبد اور کبھی ورم معدہ سے
پیدا ہوتی ہے۔ ان دونون سببون مین ورم سے
پردہ شکم متاذی ہو جاتا ہے اور کبھی ورم
باریطون سے بطور ریفلکس کے یہہ حالت
پیدا ہوتی ہے۔ ریفلکس سے یہہ مراد ہے
کہ جب کوئی مرض کسی عضو مین پیدا ہوتا ہے
اور اعصاب کے ذریعہ اوسکی اذیت دماغ
مین پہونچتی ہے اور وہان سے پھر دماغ و
اعصاب کے ذریعہ کسی اور عضو مین جا کر درد و
مرض پیدا کرتی ہے۔ مثلاً جب باریطون
مین ورم پیدا ہوتا ہے تو اوسکی اذیت
پہلے دماغ مین جاتی ہے بعد وہان سے
پردہ شکم و معدہ مین نازل ہو کر تشنج پیدا
کرتی ہے اوس سے فواق حادث ہوتی ہے
اسی کا نام ریفلکس ہے۔

علاج

پہلے سبب کو دریافت کر کے اوسکے رفع کرنے
کی کوشش کرین۔ اگر زیادتی امتلائے شکم
ہو تو قے کرائین اگر حموضت معدہ کی زیادتی
ہو تو آب آہک یا سوڈا یا پوٹاس کاربناس
پانی مین حل کر کے پلائین اس سے حموضت
رفع ہو جاویگی۔ یہہ مرض اگر خفیف ہو تو
صرف سرد پانی سے رفع ہو جاتا ہے اگر
مریض کے دل مین خوف یا وہم و فکر ڈال
دین تو بھی رفع ہو جاتا ہے۔ لیموی کاغذی
کے رس یا سرکہ کا ایک چھوٹا چمچہ۔ یا پودینہ
سبز کا پانی تیزاب گندھک آب آمیز چند قطرے
ملا کر ایک چھوٹا چمچہ پلا دینا ہچکی کو رفع
کرنے مین مجرب ہے۔ اور مسکنات مثل تیزاب شورہ
وافیون خوراک یا مجموعاً قدرے قدرے

پیتا ہی دافع فواق ہے کیونکہ یہہ ادویات
دافع تشنج ہے ایضاً خردل ایک ڈرام
باریک پیسکر چار اونس سادہ پانی مین جو
جوش دیکر خوب گرم کیا گیا ہو ۲۰ منٹ تک
خوب کہرل کرین پہر صافی مین چہان کر
تمام دوا ایکبارگی پلادین یہہ اپنی حدت سے
غشاے بلغمیہ معدہ کو خون جذب کرنے
مین مدد دے گی اور فواق کو جو تشنج ہے
رفع کردے گی۔ ایضاً نافع مجرب
پیپرمنٹ ایک دو قطرہ تہوڑا سادہ پانی ملاکر
بطور استصاص پلادین یا نبات سفید پر
ڈالکر چباکے نگل لین ایضاً ٹنکچر کیمفر
سادہ نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک یا
کافور سادہ تین چار گرین سادہ پانی ملاکر
دین ایضاً کلورافارم چند قطرہ رومال پر
ڈالکر سونگہا دین یا اسکے تین چار قطرے
نبات سفید پر چہڑک کر یا سادہ پانی مین حل
کرکے پلائین اگر بیمار شراب پینے سے پرہیز نکرتا
ہو تو اسپرٹ کلورافارم نیم ڈرام سے یک
ڈرام تک سادہ پانی ملاکر پلادین ایضاً
مارفیا پانی مین حل کرکے زراقہ سوزنی
کے ذریعہ زیر جلد پہونچادین اور جب
بچون کو فواق عارض ہو تو اگر زیادہ دودہ
پیتا اسکا سبب ہو تو قے کرائین اس طرح
کہ انگلی منہ مین ڈالکر مقام لہات پر
گدگدی کرین قے آجائیگی۔ اگر حموضت
کی پیدائش سے ہو تو کہریا مٹی محلول آب
یا آب اہک یا سوڈا یا پٹاس کاربناس
پلادین یہہ تدبیرین اوسوقت کرنی
چاہئین جبکہ ہچکی شدت کی ساتھہ ہو ورنہ
خود رفع ہو جائیگی جو فواق اواخر امراض
حادہ مین لاحق ہوتی ہے اگرچہ لاعلاج ہے
لیکن بیمار کی اذیت کم کرنے کی واسطے
رائی کا پلاسٹر مقام معدہ پر لگا دین
اگر ہچکی کا سبب اختناق الرحم ہو تو ہمیرہ وہ
تدابیر عمل مین لائین جو امراض اس مین
تشنج کی بحث کی ذیل مین لکہی گئی ہین
فواق کے رفع کرنے مین ایک لطیف
تدبیر یہہ ہے کہ بیمار کو سیدہا کہڑا کرکے گلاس
جسمین نصف سے زیادہ سادہ پانی ہو
یعنی قدرے خالی ہو او سکے داہنے
ہاتہہ مین دین اور ہدایت کرین کہ گہٹنون
تک آہستہ آہستہ جہکے جب گہٹنون
تک پہونچ جائے تو ہدایت کرین کہ گلاس
کے اوس کنارہ کی طرف سے پانی پیوے
جو انگشت سبابہ کے متصل ہے اس طرح

سے دو سکینڈ مین ہچکی بند ہوجایگی۔

قے

اسکو انگریزی مین وَمِٹ اینٹیگ یعنی قے کرنا کہتے ہین یہہ بھی علامات و اعراض مین سے ہے جو اکثر امراض مین پائی جاتی ہین چنانچہ اورام معدیہ و زخم غشائے بلغمیہ معدہ و بدہضمی طعام مین لکھا گیا ہے۔ قی اُسوقت عارض ہوتی ہے جبکہ حرکت معدہ منقلب و غیر طبیعی ہو یعنی یمین سے یسار کی جانب حرکت کرے اسوجہ سے دہن معدہ جو متصل مری ہے کشادہ ہوجاتا ہے اور اسکا مُنہ جو معا کے متصل ہے بند ہوجاتا ہے اور غذا اوپر کی طرف صعود کرتی ہے اور مُنہ کے رستے باہر نکل جاتی ہے حرکت طبیعی اسکے برخلاف ہے جو جانب یسار سے جانب یمین کو ہے جسکے سبب سے اسکا دہن مری کے متصل ہے بند ہوجاتا ہے اور دہن جو متصل بامعا ہے کشادہ ہوجاتا ہے جسکے سبب سے غذا اسفل مین اور امعا کی طرف چلی جاتی ہے اور اس حرکت منقلب پر پردۂ شکم و پردۂ عضلہ جو طول مین بالائی معدہ ہین ممد و معین ہوتے ہین اور معدہ کو غمز کرتے ہین چونکہ یہہ حرکت غیر طبیعی ہے لہذا اسمین دشواری زیادہ ہوتی ہے۔ قے کسیکو دشواری سے اور کسیکو بسہولت آتی ہے لیکن عادت ہوجانے کے سبب قے سہل ہوجاتی ہے۔

اسباب

اسکا سبب کبھی معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی دوسرے اعضا مین۔ اکثر اسباب معدہ بدہضمی و دیگر امراض معدہ مین مذکور ہوچکے ہین۔ دوسرے اسباب یہہ ہین کہ کبھی قے قلت خون سے آتی ہے خواہ قلت خون بدن سے خون زیادہ خارج ہوجانے کے سبب سے ہو جیسا کہ زخم لگنا یا ولادت یا بواسیر خونی یا اسہال خونی وغیرہ۔ یا قلت خون کا سبب اسہال کے ذریعے بدن سے پانی کا زیادہ خارج ہونا ہو کیونکہ اس صورت مین پانی کے ساتھہ خون بھی کم ہوجاتا ہے ایسی قے ہیضہ کی حالت مین عارض ہوتی ہے۔ کبھی دماغ خون سے زیادہ ممتلی ہوجاتا ہے چنانچہ ورم غشائے دماغ مین جبکہ دماغ پر دباؤ پہونچتا ہے تو قے آتی ہے کبھی ابتدائے ورم ریہ یا حمے جدری و حصبہ مین

جوش خون سے قے ہوتی ہے نیز ورم جگر
میں جوش خون کے سبب سے اور ورم جگر کی
وجہ سے معدہ میں خون زیادہ مجتمع ہونے
سے قے آتی ہے کیونکہ جب جگر میں ورم
ہوتا ہے اور اسمیں خون بخوبی جاری
نہیں ہوتا تو معدہ میں خون زیادہ جمع ہو جاتا
ہے اور معدہ متاذی ہو جاتا ہے اور قے
آتی ہے جیسا کہ ہچکی بھی لگ جاتی ہے
کبھی حقہ پینے اور تنباکو کھانے سے کبھی
درد شدید سے جو بدن کے کسی عضو میں ہے
اذیت عصب کے سبب سے قے حادث ہوتی ہے
کبھی قولنج میں بھی قے عارض ہوتی ہے
جبکہ امعا کا رستہ بند ہو جاوے کبھی جہاز
میں سوار ہونے سے اور کبھی ہنڈولا اور
جھولا جھولنے سے اور کبھی بدبو سونگھنے سے
جیسا کہ سڑے ہوئے گوشت کی ہوتی ہے
کبھی خون دیکھکر دل جانے سے کبھی مکروہ
اشیا جیسے کہ کھانے میں مکھی وغیرہ ہونیکے
دیکھنے اور خیال کرنے سے ہی قے ہو جاتی ہے
اکثر رگ صافن کا فصد لینے کے بعد بھی قے
آجاتی ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کرکے اسکو دور کریں
اگر کوئی موذی شے معدہ میں ہو تو اسکے
دفع کرنے کے واسطے پہلے ۱۰ سے ۲۰ گرین تک
اپیکاکوانا نیمگرم پانی میں حل کرکے قے لاویں
اگر اسکے بعد قے بند نہو تو ہائیڈروسیانک
ایسڈ ڈائلیوٹ و سوڈا کاربناس ٹنکچر افیون
یا افیون محلول بآب پلاویں یا سٹ لیڈ پوڈر
پانی میں حل کرکے دیں یا تیزاب گندھک
آب میزہ ۱ سے ۲۰ قطرہ تک پانی میں حل کرکے
پلاویں اور کلارک بہتر نصف ڈرام دو اونس
پانی میں حل کرکے پلانا قے بند کرنے کی واسطے
مجرب ہے اور افراط قے کے وقت آئس کا پلاسٹر
معدہ پر لگانا نہایت مفید ہے۔ اگر آب
کثیر یا خون کثیر بدن سے خارج ہونے کے
سبب قے عارض ہو تو ٹنکچر افیون یا افیون
محلول بآب ہمراہ امونیا کاربناس و آب لیمو دیں
سیر پلا دیں۔ جو بیمار شراب سے مجتنب ہو اوسکو
شراب برانڈی پانی ملا کر دیں اگر قولنج و
انسداد امعا اسکا سبب ہو تو قدرے افیون
دمار فیا دیں اور تھوڑا سا کلوروفارم سنگھاویں
اور تیزاب گندھک آب میزہ سادہ ٹھنڈا پانی
ملا کر پلانا جملہ اقسام قے کے رفع کرنے کے
واسطے مفید ہے۔

محکمہ حفظان صحت پنجاب

میونسپل قصبات کی پیدائش و اموات

۶- اگست ۱۸۹۶ع ۔ ۵۴ بڑے میونسپل قصبات مین ۱۱۲۸ پیدائش (۵۸۳ لڑکے ۵۴۵ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ ۷۴۵ اموات (۳۷۶ مرد ۳۶۹ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۲۷ ہے۔

۱۳- اگست ۱۸۹۶ع ۔ ۵۶ بڑے میونسپل قصبات مین ۱۱۵۹ پیدائش (۵۹۸ لڑکے ۵۶۱ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔ ۷۸۹ اموات درج رجسٹر ہوئین (۴۰۵ مرد ۳۸۴ عورتین) جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے۔

تفسیر ثنائی

اسلام اور اہل اسلام کی ترقی کا اصلی مدار اسلام کی پاک کتاب قرآن کریم کے مضامین عالیہ سے آگاہ ہونے پر ہے جس قوم کی نجات دہندہ کتاب پورے طور پر مروج نہو وہ قوم قوم نہین پہر کیا وجہ ہے کہ ہر جانب سے یہی صدا سنتے ہین کہ اہل اسلام عموماً فہم قرآن سے بے نصیب اور اسکے مطالب سے بے بہرہ۔ اگر اسکی وجہ یہہ ہے کہ قرآن شریف عربی زبان مین ہے جسے ہندی لوگ خود بخود نہین سمجھتے تو ہم آپ لوگون کو بشارت دیتے ہین کہ مسلمانون کی یہہ تکلیف بھی بحمد اللہ رفع ہوگئی کیونکہ ہمارے مکرم جناب **مولوی ثناء اللہ صاحب** مدرس اول مدرسہ تائید الاسلام امرتسر کٹرہ سفید نے ایک تفسیر سلیس اردو مین لکھکر قوم کو مشکور فرمایا ہے گو اس سے پہلے بھی علماء کرام شکر اللہ سعیہم نے قرآن کے بیان کرنے کی طرف کوشش مبذول کی ہے مگر یہہ تفسیر واقعی یہہ ہے کہ علاوہ بے نظیری کے زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنیوالی ہے جسکا مختصر فوٹو (نقشہ) حسب ذیل ہے۔

۱- اس تفسیر کے دو کالم ہین ایک کالم مین الفاظ قرآنی مع اصلی ترجمہ بامحاورہ لکھے گئے ہین۔ یہہ ترجمہ بھی ایسا ہے کہ مطالب قرآنی کو آسانی سے بتا سکتا ہے۔ ۲- دوسرے کالم اول کالم کے ترجمہ کے الفاظ تفسیر مین لیئے گئے ہین مگر ایسے طریق سے کہ کہین بھی بات کی علیحدگی معلوم نہین ہوتی بلکہ سارا مضمون متسلسل معلوم ہو رہا ہے ۳- اس تفسیر مین کوئی بات ایسی نہین جسے اردو خوان نہ سمجھ سکین۔ ترکیب نحوی اور اختلاف قرات بھی جابجا دیا ہے ۴- اسکے نیچے شان نزول لکھا گیا ہے وہ بھی ایسے مختصر طریق سے کہ اس سے بہتر شاید ہی ہو ۵- اسکے بعد ہر ایک آیت کی مناسب حال حواشی لگائے گئے ہین جنمین جملہ مخالفین اسلام کے سوالات

واعتراضات کے ایسے شافی جواب باتہذیب دیے ہین کہ منصف کو بجز تسلیم چارہ ہی نہین ۶۔ کتب سابقہ توریت و انجیل کی تشریح وتحقیق اور جبر و اختیار کے مسئلہ کے ادق سوالات کو نہایت آسان طریق سے حل کر دیا گیا ہے ۷۔ معجزات کی متعلق فلاسفرون اور اونکے مقلدون کے سوالات کو نہایت صفائی سے صاف کر دیا ہے ۸۔ اس تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمین چند دلایل عقلیہ سے حضور علیہ التحیۃ والسلام کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے وہ ایسے دلایل ہین کہ اپنی خوبی اور صفائی بیان کی وجہ سے بیشک اس قابل ہین کہ ایک مخالف (منصف) کو بجز محمد رسول اللہ کہنے کے کچھ بھی چارہ نہو۔

حضرت مصنف سلمہ ربہ کی عنایت سے ہمین بھی اس تفسیر شریف کے پہلے حصہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جو سورہ فاتحہ سے سورہ بقرہ تک ہے ڈمی کاغذ پر نہایت عمدہ خوشخط چھپی ہے ۲۲۰ صفحہ ہین اور تقطیع ہمارے رسالہ کی تقطیع سے دوچند ہے اور قیمت ۲ روپیہ تخمینہ لگانے سے ہم کہہ سکتے ہین کہ کل تفسیر کی قیمت تیس روپیہ سے بڑھ جائیگی چونکہ اہل اسلام کی حالت درہمت بہہ وجوہ پست ہے اسلیئے یہہ ہدیہ بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے ہمارا جی نہین چاہتا کہ ہم مصنف صاحب سے اسکے گنجان کر دینے کی سفارش کرین تاکہ لاگت کم ہو جائے اسلیئے کہ جس رنگ مین یہہ اب ہے نہایت ہی موزون ہے البتہ امرای اسلام سے درخواست کرتے ہین کہ وہ اسکی طبع واشاعت مین زر نقد کی امداد دیکر شائقین پر احسان کرین اور اللہ سے اجر کے امیدوار رہین اس سے بہتر کوئی خیر نہین جن صاحبون کو اس تفسیر کی خواہش ہو مصنف صاحب یا مولوی عبد العزیز صاحب سوداگر بوٹ وغیرہ امرتسر کٹرہ کنہیان سے درخواست کرین۔

رسالہ تار برقی

یہہ ۴۲ صفحہ کا مختصر رسالہ ہے جسکے مصنف منشی احمد میرزا خانصاحب ترکمانی دہلوی مالک مطبع خادم الاسلام دہلی ہین اسکے تین باب ہین باب اول مین مختلف قسم کے تیزاب معدنیات و نمک اور سولیوشن و سامان گلونک و ملمع برقی و نقلی کا بیان ہے۔ باب دوم مین مختلف قسم کے نسخجات مجرب آزمودہ در روغن گندہک و سنکھیا و تیاری جرمن سلور وغیرہ بیان کئے ہین باب سوم مین تشریح معدنیات ہے۔ اسکا کل بیان نہایت صاف سلیس ہے سہولت فہم کے لیئے کارآمد اوزارون کے نقشے بھی دیئے ہین اس بیکاری کے زمانہ مین جبکہ ہر جگہ انگریزی مصنوعات کی گرم بازاری روزافزون ترقی پر ہے ایسے علمی مفید رسالون کی بہت ضرورت ہو۔

مژدہ

ہم اپنے احباب کو مژدہ دیتے ہین کہ ہمارے کرم دوست منشی گلاب خانصاحب جمعدار پلٹن نمبر ۹ کی ترقی یکم اپریل ۱۸۹۶ء سے صوبیداری کے عہدہ پر ہوئی ہے مبارک۔ منشی صاحب ضلع جہلم کے باشندے ہین اور بڑے خلیق ملنسار

تکمیل الحکمہ لاہور

بابت ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء
نمبر ۹ جلد ۱۷

Vol. 9 Lahore Sept: 1896 No 17

تکمیل الحکمہ کے اغراض

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ماتقدم طبابت کیمیا افعال الاعضا تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا صحت میں خلل انداز اسباب کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات بابت حفظ صحت و صفائی (۴) دیسی و انگریزی طریق علاج (۵) علمی میگزینوں کے تجربے فن حکمت کے انتخابات (۶) قدیم و جدید طب پر بحث

This paper is offered as a means of spreading far & wide, (1) the principles of the Science of Hygiene 2) Such measures as are the best calculated to preserve health against the conditions which render [illegible] the standard of health [illegible] (3) the results of the researches of Sanitary Dept: Punjab, in respect to the sanitary condition of the Province (4) The English & native mode of the treatment of diseases & the restoration of health (5) translation from [illegible] scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6) Discussion of the systems of medicine held out by the ancients & that followed by the modern physicians.

شرح قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]

روساو سرکار سے [illegible]

سیاہ دینی کی قیمت ڈیڑھ ماہ ایک کے بعد لی جاوے گی [illegible]

Subscription Rates

For	[illegible]	yearly	Foreign
For Native Sub.	2/13/6	4/3/6	14/-
Ord "	3/-	4/8	
Chiefs & Govt Offices	4/14	7/8/-	16/6

مطبوعہ [illegible] پریس لاہور

یہہ رسالہ بعض اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین درخواست قطعی کے ساتہہ رقم واجب الادا بہی بہیجدین تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی ہونی چاہیئے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین در صورت ٹکٹ دہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال کرین اجرت مضامین فاضل [illegible] فی صفحہ ہے ۔ زیادہ اشاعت کیلئے رعایت ہوگی ۔

معمول احمدیہ ہر سہ حصہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہی یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیون کیلئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونون طریقون سے علاج بتایا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال الاعضا بیان کیگئے ہین مرض کی ایسی آسان اور عام فہم علامتین بیان کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بہی بآسانی تمام تشخیص کرسکتا ہے نتائج بہی ہر ایک مرض کے واضح لکہے ہین ہر ایک مرض مین پہلے انگریزی مستند و مجرب الوصول نسخے دئے ہین اور پہر یونانی اور ویدک کے نسخے دئے ہین جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کیلئے بہی ایسی ہی مفید ہے جیسے کہ یونانیون اور ویدکون کیلئے ہر ایک عمل کے موقع پر تصویرین بہی دیگئی ہین جتنی انگریزی [illegible] کیا گیا ہے سلیس اردو زبان ہے ۔ اسکے کارآمد و مفید ہونے مین کئی ڈاکٹرون اور مستند اطبا [illegible] اخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۱ حصہ سوم ۱ کل [illegible] ملنے کا پتہ زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسائل [illegible] علم تصوف پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار حقیقت ظاہر کئے گئے ہین جو مشائخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کیلئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو ملنے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ مرتبے حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بہی بڑہ جاتا ہے پہلے تصوف کا علم حاصل ہوتا ہے پہر اوسپر عمل کی بنیاد قائم کیجاتی ہے علم تصوف سکہاتا ہے کہ خدا کا عرفان دوزخ کے خوف اور بہشت کی طمع سے نہین حاصل ہوسکتا بلکہ اسمین شرط ہے کہ واحد حقیقی مقصود ہو تعالیٰ شانہ [illegible] ہی ہمارا کام نہین [illegible] اس کتاب مین تمام مراتب شرح و بسط کے ساتہہ درج ہین اور ہر ایک کے ضمن مین ہزارہا نکات ہین اسکے دو حصہ ہین پہلے کی قیمت ۱۲ اور دوسرے کی ۱۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار ۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

پنجاب کے سول ہسپتالونکی کارروائی کا ریویو

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ۱۸۹۵ء کی رپورٹ پر اپنے ریویو مین تحریر فرماتے ہین کہ ۱۸۹۵ء سے سال زیر رپورٹ تک تین سال مین ۱۴ جدید شفاخانے جاری ہوئے اور ان اضلاع مین جاری ہوئے جہان انکی سخت ضرورت تہی لیکن ہنوز کئی اضلاع مین انکی ضرورت باقی ہے خصوصاً اضلاع لاہور انبالہ اور ہزارہ مین زیادہ تر ضرورت ہے اور افسوس ہے کہ تا حال اس ضرورت کے رفع کرنے کا کوئی انتظام نہین ہوا۔ یہہ شکایت بہت کچھ رفع ہوگئی اور ہو رہی ہے کہ ہسپتالون کو غریب خانہ کے طور پر سمجہا لوگ اجل ہون فی الواقع جو سخت مریض ہون وہی ہسپتال مین داخل کئے جانے چاہئین۔ نواب ممدوح کا منشا ہے کہ تجربہ اور عقلمندی کا معالجہ صرف بڑے بڑے شفاخانو نہین ہونا چاہئے نواب ممدوح کا یہہ بہی منشا ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل ہسپتالون مین آسایشی مکانات کی ایزادی کی طرف توجہ مبذول فرماوین کیونکہ پنجاب مین تقریباً کل ہسپتالونمین باستثنای روہتک و مظفر گڈھ ایسی مکانات کی قلت ہے نواب ممدوح اپنا اطمینان ظاہر فرماتے ہین کہ شفاخانون مین عورتین اور بچے معالجہ کے لئے زیادہ رجوع لاتے ہین اور سرکاری ہسپتالون پر لوگون کا اعتبار جمتا جاتا ہے۔ اور اس بات پر زیادہ تر خوشی کا اظہار فرماتے ہین کہ ۱۸۹۴ء مین کل ہندوستان کے اندر باستثنای صوبہ مدراس کل اندرونی و بیرونی مریضون کی تعداد کے مقابلہ مین مریض عورتون کی فیصدی پنجاب مین سب سے بڑہکر تہی اور ۱۸۹۵ء مین یہہ فیصدی اور بہی بڑہگئی اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ زنانہ ہسپتال اس صوبہ مین پسندیدگی کی نگاہ سے دیکہے جاتے ہین۔ انہین بچہ جننے کے مریضون کی روز افزون بیشی بہی قابل اطمینان ہے اور ممکن ہے کہ جیسے زنانہ ہسپتالونمین ہاسپٹل اسسٹنٹ یا اسسٹنٹ سرجن عورتین بالو دستیاب ہونے لگین تو عورتین معالجہ کی زیادہ خواستگار ہون اسی رپورٹ مین جو زیر ریویو ہے یہہ بہی لکہا ہے کہ سال گذشتہ مین بارشین خفیف ہوئین اسلئے یہہ سال ملک کی صحت کیلئے بہت مفید تہا اسی تحریر کے سبب سے حفظان صحت مین اس مضمون کے نقشے درج ہین کہ بہاری بارش اور اوسکے ہمراہ جابجا پانی کا بہر جانا وغیرہ قباحات کی لوگون کی صحت عامہ پر سخت بربادی بخش اثر ڈالتا ہے لیکن نواب ممدوح اس بارہ مین صاحب کمشنر حفظان صحت کی رپورٹ کے منتظر ہین اسکے بعد پاسٹل فنڈ (سرمایہ مختص المکان) کا ذکر ہے اور نواب ممدوح افسوس کرتے ہین کہ ہندوستانیون سے اس سرمایہ مین سال گذشتہ سے بہی بہت کم چندے وصول ہوئے اور ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے انگریزون کے عطیون مین بہی کمی ہو جائے۔ ٹیکہ چیچک کی نسبت بہی ریویو مین فرماتے ہین کہ ۱۸۹۴ء مین ۱۲۱۱۲۳ بچون کو ٹیکا لگایا گیا اور ۱۸۹۵ء مین انکی تعداد صرف ۳۰ ہزار رہگئی اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ٹیکہ کا معالجہ قابل اطمینان نہین ہے سول سرجنون کو لازم ہے کہ انکے طریق عمل کا امتحان کرکے مقرر کیا کرین پنجاب

عجیب و غریب پانچ کتابین

جوہر حکمت اسمین اتنی باتین ہین مخزن الادویات تمام ادویات کے نام فارسی انگریزی سنسکرت اردو وغیرہ میں خواص تشریح جسمانی اعضا و رگ و ریشہ کے حالات مع تصاویر و نام چار زبانوں مین تشخیص تمام بیماریوں کی شناخت اور انکے نام چار زبانون مین قرابادین ہندوستانی مرکب ادویات کا حال ایورویدک کے چٹکلے اور علمی کشتے وغیرہ یونانی ادویات مشہور انگریزی ادویات مروجہ کا مفصل بیان۔ زہرون کشتون غذاؤن کا بیان علاج الامراض ہر مرض کے علاجات مع اسباب اقسام۔ پرہیز علاج بطریق ڈاکٹری۔ یونانی۔ ویدک۔ مصری مفید و مضر ادویات کے نام حفظ صحت تندرستی کے اصول خوراک لباس موسم وغیرہ کی نسبت ہدایات۔ اقوال حکماء سلف اصطلاحات علم طب کی تمام اصطلاحات اور انکے ہم معنی چار زبانون مین پیمانے اوزان اور علاج کرنے کے مختلف طریقے۔ طب کی ایجاد کی تواریخ اور صدہا قیمتی باتین ہر ایک کو خریدنی چاہیئے ۳۰۰ صفحے قیمت تین روپیہ

جوہر غیب اسمین اتنے مضامین کا بیان ہے قیافہ۔ سامدرک۔ علم کا سر۔ سوسمی پیشین گوئی۔ شگون تعبیر خواب سودیا مسمریزم وغیرہ۔ سب کے اصول و قواعد مفصل نقشہ و بکر سمجھائے ہین اور سائنس کے موافق بدلایل ثابت کئے ہین شعبدہ بازی نہین علمی اصول ہین جنکو انگریزی حال کے بالکل سچے جنکو پڑہکر ہر شخص غیب کا حال بتا سکے ۳۰۰ صفحہ قیمت ایک روپیہ

جوہر مشاہیر اسمین دنیا بھر کے سب سے بڑے آدمیون کی سوانح عمریان یکجا جمع کی ہین ہر قوم کے بڑے بادشاہ پیغمبر سیاح یونانی فلاسفر نامی عورات ریفارمر عالم ہیران کانگریس آدی رہبت سے لوگ جنکے حالات سننے کا سب کو شوق ہے مثلاً بودہ عیسیٰ محمد زردشت نانک سکندر تیمور سعدی بوعلی سینا اکبر گوتم بہوج شنکر ارسطو کولمبس سید احمد خان دیانند سرسوتی ٹیپو سلطان کی نورجہان وغیرہ ایک پیسہ فی سوانح عمری ہی نہین ہے

جوہر باغبانی اسمین وہ مخفی باتین لکھی ہین جنکو مالی لوگ ہرگز نہین بتلاتے۔ راز کی باتین جنکی سب کو تلاش ہے۔ درختون کی بیماریون کا علاج پھل بڑا یا بے موسم پیدا کرنا۔ پھل پھول کا رنگ ذائقہ و خوشبو تبدیل کرنا۔ ہر درخت کی پیوند خاص مصالحہ وغیرہ مثلاً آم مین کیوڑے کی خوشبو پیدا کرنا۔ آم بارہ ماسی پھلانا۔ آم کی بیل چلانا وغیرہ ۸۰ صفحے قیمت دو روپیہ

دلائل ارسطو اس کتاب مین حکیم ارسطو کی بحث تمام قدرتی اصول پر مثلاً عورت کی داڑھی کیون نہین ہوتی۔ مرد حیض سے کیون نہین ہوتا وغیرہ سوال کی کمال بحث کی ہے۔ عقلمند بننا ہو تو اسکو ضرور دیکھئے۔ صدہا نادر یقینی دقیق سوالات کے معقول جواب جنکو سنکر عالم لوگ دنگ ہو جاتے ہین ۷۰ صفحہ قیمت ۸/ سب کتابین مع تصویر ہین

کتابون کے ملنے کا پتہ یہ ہے بابو پیارے لال زمیندار بڑھا ڈاکخانہ بردوا گنج ضلع علی گڑھ

[illegible]

قے الدم

اسکو یونانی زبان مین گریک ہیما ٹیم اسنس کہتے ہین یہہ بہی اصلی قے کی طرح عوارض و علامات مین سے ہے بذات خود کوئی بیماری نہین اور کئی بیماریون مین بطور علامت کے پائی جاتی ہے مثلاً کبھی امراض معدہ مین پائی جاتی ہے جیسے کہ معدہ کے ورم حار مین یا غشاے مخاطیہ معدہ کے زخم مین یا سرطان معدہ مین عارض ہوتی ہے۔ کبھی ورم جگر مین یہہ علامت پائی جاتی ہے کبھی اوسوقت نمایان ہوتی ہے جبکہ جگر صغیر ہو جاتا ہے اور اوسکے ذریعہ سے خون دل مین کمتر یا بدشواری جاتا ہے جیسا کہ مرض سیروسس یعنی صغر جگر مین اکثر وقوع مین آیا کرتا ہے (اسکا بیان امراض جگر مین کیا جاویگا) کبھی کمزوری خون و فساد خون ہی اسکا سبب ہوتا ہے۔ کبھی احتباس حیض سے اور کبھی انیورزم سے جو شریان کا ایک مرض ہے ہو جاتا ہے کبھی انصداع عروق معدیہ سے بھی ہوتا ہے خواہ یہہ انصداع ضربہ کے سبب سے ہو یا زیادتی وجوش خون سے۔

علامات

پہلے غثیان ہوتا ہے اور معدہ میں امتلاء ثقل پایا جاتا ہے اس حالت مین ضعف و کمزوری لاحق ہوتی ہے سر چکرا تا ہے آنکھون کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے جیسا کہ حدوث غشی سے پیشتر بہی حالت پیش آتی ہے اسوقت بیمار کو دکھائی کم دیتا ہے اس حالت کے بعد قے در حقیقی آتی ہے اور جو خون اس قے مین آتا ہے کبھی شریانی خون کی طرح بہت سرخ ہوتا ہے اور کبھی وریدی خون کی مانند سیاہ و غلیظ ہوتا ہے کبھی کافی کے تلچھٹ کی طرح بہت سیاہ ہوتا ہے جسکو عام لوگ خون نہین سمجھتے۔ اس حالت مین جو کچھہ پاخانہ کے رستہ آتا ہے وہ بھی سیاہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو خون معدہ مین ہضم اور سیاہ ہو کر امعا مین جاتا ہے وہ براز کو بہی سیاہ کر دیتا ہے لیکن جو خون قے کی ساتھہ معدہ سے آتا ہے اوسمین سرفہ یا امراض صدر کی کوئی شکایت نہین پائی جاتی اور جو خون ریہ سے آتا ہے اوسمین امراض ریہ کی شکایت موجود ہوتی ہے۔ نیز جو خون ریہ سے آتا ہے اوسمین سرفہ بہی شامل ہوتا ہے اور خون بہی کف آمیز ہوتا ہے اور انہی

علامات کے ساتھ قی الدم معدی واور قئے الدم میں امتیاز کی جاتی ہے جو بصدع عروق کے سبب سے آتی ہے لیکن جب خون ریہ سے اس طرح خارج ہوتا ہے کہ قدرے مونہہ سے خارج ہو اور قدرے معدہ میں گر اور جو معدہ میں گرا ہے وہ معدہ میں ہضم ہو کر بطور خارج قے کے خارج ہو البتہ اسوقت دونوں میں تفرقہ ذرا دشوار ہوتا ہے مگر اسوقت بھی خوب غور کرکے دیکھیں اگر ریہ وصدر میں آفت پائی جاوے اور سرفہ وکف کے ساتھ خون خارج ہو تو جان لینا چاہئے کہ قے الدم ہی خون ریہ ہی سے پیدا ہوئی ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کریں اور اوسکے دفع کرنے کی تدبیر عمل میں لاویں اگر اسباب معدیہ میں سے کوئی سبب ہو تو اونکا وہی علاج کریں جو امراض معدیہ میں بتایا گیا ہے اگر فساد و مشارکت جگر کے سبب سے ہو تو وہ تدابیر عمل میں لاویں جو عنقریب امراض جگر میں بیان کی جاوینگی اگر کمزوری وفساد خون اسکا سبب ہو تو تازہ اور جید غذا کھلائیں اور آب آہن وغیرہ سے خون کو تقویت دیں قے الدم کا عام علاج جو جملہ اقسام کے لئے یکسان مفید ہے یہہ ہے کہ قے آنے کے وقت قدرے آب سرد پلائیں یا برف کا ٹکڑا بیمار کے منہ میں رکھیں اور اوسکو چوسنے کی ہدایت کریں اگر خون زیادہ آتا ہو تو بیمار کے معدہ پر برف کا ٹکڑا رکھکر پٹی باندھ دیں تاکہ اوسکا اثر باطن معدہ میں پہونچے اور ایسی دوائیں کھلائیں جو غشائے ملغمیہ معدہ میں جمع وقبض پیدا کریں مثلاً پلمبائی اسیٹاس یا گیالک ایسڈ و سلفیورک ایسڈ ڈائیلوٹ پانی میں حل کرکے پینا بہت مفید ہے۔ اگر معدہ میں زخم جاری ہو تو جونکیں بھی لگائیں

نفخ شکم

اسکو انگریزی میں ٹمپانائیٹس کہتے ہیں اسکے معنی ہیں ڈہول کی آواز جو ہاتھ سے بجانے کے وقت نکلتی ہے چونکہ یہہ آواز اسوقت نکلتی ہے جبکہ معدہ اور امعا میں ہوا زیادہ ہو جاتی ہے اور اوسکے شکم کی دیوار وسیع وکبیر ہو جاتی ہے اور غشا جو شکم کے اوپر ہے رقیق ہو جاتا ہے

ہے اسلئے اسکا یہہ نام رکھا گیا اور نفخہ
شکم دو قسم ہے ایک حقیقی اور دوسرا
غیر حقیقی حقیقی وہ ہے جو اجتماع و زیادتی
ہوا سے معدہ و امعا مین پیدا ہو اور
غیر حقیقی وہ ہے کہ غشائے آبدار شکم کے
خریطہ مین اجتماع و زیادتی ہوا سے ہو
اور یہہ نفخہ غیر حقیقی بعض امراض مین
حادث ہوتا ہے اور اسکا بیان انہی
مرض کے اسباب مین کیا جاویگا

اسباب

نفخہ حقیقی کا سبب اکثر بدہضمی طعام ہوتا
ہے خواہ فساد جوہر طعام مین ہو یا مقدار
مین زیادہ کہایا جائے یا غذا ثقیل ہو
مثلاً غذا کثیر الدہن یعنی زیادہ چکنی ہو
اور معدہ مین دیر تک غیر منہضم رہکر
متعفن ہو جائے۔ برودت معدہ بہی
نفخہ کا سبب ہے کیونکہ جبتک معدہ مین
حرارت بقدر ہو کر اوسمین آلہ مقیاس
الحرارت رکھنے سے پارہ ۹۵ درجہ تک
یا رہ پہنچ جائے معدہ طعام کو ہضم کرلیتا
ہے (حرارت کے درجہ کا امتحان حیوانات
کے معدہ کے اندر آلہ مقیاس الحرارت
کے داخل کرنے سے ہو سکتا ہے)

اگر حرارت اس درجہ سے کم ہو جیسا کہ دوبارہ
سہ بارہ سرد پانی پینے سے ہو جاتا کرتی
ہے تو کہانا ہضم نہین ہو سکتا اور اوس
سے ریاح پیدا ہوتے ہین۔ میٹہی شراب
پینے اور اغذیہ شیرین کہانے سے بہی یہہ
حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کثرت مشقت
کے بعد خوب پیٹ بہر کر کہانا یا دیر تک
شکم خالی رہکر شکم سیر کہانا کہانا بہی نفخ
پیدا کرتا ہے۔ ضعف عصب۔ کہانا کہانے
کے بعد کسی وجہ سے غیظ و غضب مین آنا
خلو معدہ مین زیادہ تیز تمباکو کہانا یا حقہ
کے ذریعہ پینا بہی اسکا سبب ہے اسلئے
کہ تمباکو سے غشائے بلغمیہ معدہ کو اذیت
ہوتی ہے۔ شکم مین خالی ہوتے سردی لگنا
خصوصاً اغذیہ غلیظہ کے کہانے کی بعد
سردی لگنا قبض شکم و قولون کسی ہوا
کا اپنے جوف مین داخل ہونا ضعف
اعصاب شرکیہ (جیسا کہ مرض ہسٹیریا
یعنی اختناق الرحم مین مشاہدہ کیا
جاتا ہے) یہہ سب نفخہ حقیقی کے اسباب
ہین
نفخہ غیر حقیقی کے اسباب بہت ہین مثلاً
غشائے آبدار شکم مین ہوا کا داخل ہونا

اور دخول ہوا کا سبب کبھی یہہ بھی ہوتا ہے
کہ جو سوداء اس غشاء کے ورم سے پیدا ہوکر ل
فیون میں اوسکے خریطہ مین گرتا ہے رحم
پہنچتا ہے اور اوس سے ریاح پیدا ہوتے
ہین کبھی انثیا ایما مین بھی یہہ حالت
دیکھی جاتی ہے نیز جب معدہ و امعاء نز
ورم ہو جاتا ہے اور ورم کے سبب اونمین
سوراخ پیدا ہو جاتے ہین اون سوراخون
مین سے غشاء کے آبدار مین سواد گرتا ہے
اور اس سواد سے ہوا زیادہ پیدا ہوتی ہے
نیز جب ہوا ان اعضا سے ثقبہ پیدا ہو جانے
کے سبب اس غشا مین پہونچتی ہے تو وہ سے
بھی اس خریطہ غشائی مین ریاح مجتمع و پیدا
ہو جاتے ہین کبھی ریاح الرحم سے بھی
غیر حقیقی نفخہ شکم پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات

قسم اول کی عمدہ علامت زیادتی شکم و نفخ
شکم ہے جسکے سبب سے مریض کو ایذا ہوتی
ہے اور تنفس مین بھی کسیقدر اذیت ہوتی
ہے اور جب انگلی سے ٹھونکا جاتا ہے تو شکم
سے ڈھول کی سی آواز آتی ہے اور جب
بیمار کے شکم کو ہاتھ سے دباتے ہین تو
علامات محسوس نہین ہوتی بلکہ شکم لین و
پر ہوا ہوتا ہے اور کبھی دبانے سے حرکت ریح
کی ظاہر و مسموع ہوتی ہے اور جب ہوا معدہ
یا امعا مین زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو ایک
خاص مقام پر مثلاً محل معدہ یا قولون پر
ابھار نظر آتا ہے جس سے قولون کی شکل محسوس
ہوتی ہے اور جب کبھی ڈکار آجاتا ہے تو زیادتی
و اذیت شکم مین کسیقدر تخفیف ہو جاتی ہے
اس مرض مین کبھی بول مطلقاً محتبس ہو جاتا
ہے اور گردہ سے مثانہ مین آتا ہی نہین یا
پیدا ہی نہین ہوتا یہان تک کہ قاثاطیر کے
داخل کرنے سے بھی علاج نہین ہوتا۔
قسم غیر حقیقی مین ورم غشاء آبدار کی علامات
ظاہر ہوتی ہین مثلاً درد و حمی موجود ہوتا ہے
اور غشاء مذکور کے خریطہ مین کسیقدر پانی
ورم سے جدا ہوکر مجتمع رہتا ہے اوسکے اوپر
ہوا ہوتی ہے اور نیز اسی پانی کے اوپر امعا
قولون پائی جاتی ہے انہی دونون وجوہات
سے نفخ شکم پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر نفخ کا سبب
ریاح الرحم ہو تو اوسکی علامات موجود
ہوتی ہین

علاج

پہلے سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے
کی کوشش کرین مثلاً اگر غذا سے ردی

یاثقیل یا زیادہ کہانے سے ہو تو قی کرانے
سے فایدہ ہوجاتا ہے اسی طرح ہر ایک
سبب کو دریافت کرکے اوسکو رفع کرنے
کی کوشش کرین عام علاج یہہ ہے
کہ قسم حقیقی مین تیزاب گندہک سادہ
پانی یا عرق بادیان یا عرق انیسون
یا عطر انیسون ملا کر دینے سے فایدہ تام
ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی غذا کہانے سے چند
گھنٹے کے بعد نفخ شکم پیدا ہوجاتا ہے
اور اسکا سبب زیادتی ترشی ہوتا ہے
کیونکہ ترشی سے معدہ متاذی ہوکر
متشنج ہوجاتا ہے اور تشنج کی وجہ سے
ریاح خارج نہین ہوسکتین اسوجہ سے
نفخ پیدا ہوجاتا ہے اس حالت مین پٹاس
یا پانی کاربناس کے پلانے سے فایدہ ہوتا
ہے اسلئے کہ یہہ دوا ترشی کو دفع کرتی
ہے اور اوس سے معدہ کو آرام پہونچتا ہے
اور اوسکا تشنج رفع ہوجاتا ہے اور ریاح
بخوبی خارج ہوتی ہین اور نفخ شکم دور
ہوجاتا ہے۔ ترشی کی حالت مین اگر گرے
پوڈر دینا بھی مفید ہے یہہ مقوی معدہ
قاطع حموضت اور محلل ریاح ہے۔ اگر
کمزوری عصب اسکا سبب ہو تو اسپرٹ

ایمونیا ایرومیٹک یا ایمونیا کاربناس آب
پودینہ کے ہمراہ پلانا مفید ہے۔ اگر حرکت
اعصاب شرکیہ اسکا سبب ہو تو بلاڈونا
اور اصل کاسٹک نقرہ کہلانا فایدہ بخشتا ہے
اگر خارجی سردی اسکا سبب ہے تو معدہ پر
فلانل کا کپڑا باندہنا اور گرم پلٹس
لگانا فایدہ بخش ہے اس تدبیر سے ریاح
معدہ سے خارج ہوجاتی ہین یا غشای
بلغمیہ معدہ مین منجذب ہوکر بسبب تحلیل
بنکر فانی ہوجاتی ہین شکم پر جانب یمین
و یسار قولون کے اوپر مالش کرنے سے
بھی فایدہ حاصل ہوتا ہے ایضاً فلانل کو
گرم پانی مین تر کرکے نچوڑ لین اور اوسپر
روغن تارپین چہڑک کر شکم پر باندہین اس
سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔ کبھی ان تدبیرون
مین سے کسی سے بھی فایدہ نہین ہوتا۔
اسوقت مجری جبہی یا ربڑ کی مقعد کے راستے
امعا مین داخل کرکے قولون تک پہونچاتے
ہین اس سے ہوا کثیر خارج ہوکر نفخ
برطرف ہوجاتا ہے۔ کبھی اس تدبیر سے
بھی کام نہین نکلتا اسوقت ناچار ہوکر
اوس مقام پر باریک سلائی داخل کرکے
اخراج ریاح کرتے ہین جہان شکم مین

جگر کی جانب زیرین کا ایک کنارہ گردہ تک
پہونچا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کبھی درد جگر
درد گردہ کے ساتھ اور درد گردہ درد جگر
کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے اور اسی
اتصال کی وجہ سے ورم جگر کا مادہ بول
کے رستہ خارج ہوتا ہے۔ اور جگر اپنی جگہ
پر اوپر کی طرف سے پردہ شکم کے بندھنوں
کے ذریعہ بندھا ہوا ہے تاکہ بوجھ کے سبب
اپنی جگہ سے نیچے نہ گر پڑے کیونکہ ہمیشہ
پردہ شکم کے ہمراہ تنفس کے وقت اوپر نیچے
جاتا رہتا ہے اگر اوپر کی طرف سے جکڑا
ہوا نہوتا تو نیچے گر پڑتا۔ جگر کے اوپر دو غشا
محیط ہیں ایک غشائے آبدار جو سب
احشا یعنی معدہ و امعا پر منبسط ہے اسپر
بھی منبسط ہے۔ دوسرا غشاء ریشہ دار
اور یہ کبد کے اندر بھی چلا گیا ہے۔ اگر
اسکی حالت صحت میں تشریح کرکے دیکھا
جائے تو اپنی رقت کے سبب بدشواری
دیکھا جا سکتا ہے مگر مرض ورم کی حالت
میں یہ غشا زیادہ غلیظ ہو جاتا ہے اور
باآسانی نظر آجاتا ہے۔ اور جب جگر کو جانب
مقعر سے جو اسکی داخلی جانب ہے تشریح
کرکے دیکھا جائے تو کبد پانچ حصے

منقسم پایا جاتا ہے دو حصے جانب
یمین و یسار پائے جاتے ہیں جیسے کہ
جانب محدب سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان
دونوں حصوں میں سے ایک عظیم ہے اور
دوسرا صغیر تین حصے ان دونوں کے
وسط میں ہیں جو بہت ہی صغیر ہیں
لیکن فی الواقع یہی تینوں حصے ہیں جو
اوردہ و شرائین و مجاری آب آرندہ کے
دخول کے دروازے ہیں حقیقی دو
حصے وہی ہیں کہ جو جانب محدب سے
بھی محسوس ہوتے ہیں۔ اور زیر جانب
مقعر میں حصہ ہائے خورد کے قریب
ایک خریطہ پایا جاتا ہے جسمیں صفرا
جمع رہتا ہے۔ اس خریطہ کو عربی
میں مرارہ اور انگریزی میں گال
بلاڈر یعنی خریطہ صفرا کہتے ہیں۔
جب جانب مقعر کی تشریح دیکھیں
تو معلوم ہوتا ہے کہ جگر کے کبیر
صغیر دونوں کے درمیان ایک شریان
عظیم ہے شرائین جگر میں سے اور
ایسے ہی ایک ورید بزرگ جو اوردہ معدہ
و طحال و امعا سے مرکب ہے جرم کبد میں
داخل ہوتی ہے۔ اور اسی جگہ سے مجری

جو صفرا کو امعا مین لاتا ہے جگر سے نکلتا ہی
اور اسی جگہ محسوس ہوتا ہے کہ مرارہ اس مجرا
کے ساتھ جو صفرا کو امعا مین ہونچاتا ہے
متصل ہے پس جبتک کہ ہضم غذا کے واسطے
صفرا کی ضرورت پیش نہین آتی صفرا جگر
سے آکر مرارہ مین جمع رہتا ہے اور جب ہضم
غذا کے واسطے صفرا کی ضرورت داعی ہوتی
ہے تو صفرا کبد سے امعا کی طرف جاتا ہے
اگر اس سے بھی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے
تو صفرا مرارہ سے بھی اسی مجرے کی توسط سے
امعا مین آتا ہے اور اوردہ و شرائین کے
ہمراہ مجاری آب آرندہ و ریشہ ہاے اعصاب
یکجا ہو کر بصورت بیخ درخت جگر مین جاتے
ہین اور ان سب کے اوپر غشای ریشہ دار لپٹا
ہوا ہوتا ہے جیسا کہ بیخ درخت کے ریشون
پر غشا ہوتا ہے جو سب ریشون کو ڈھانکے
رہتا ہے۔ اس ہیئت کے ساتھ یہہ سب
اعضا جگر مین داخل ہوتے ہین۔ جگر اور
دوسرے اعضا مین فرق یہہ ہے کہ جگر کے سوا
جسقدر اعضا بدن مین ہین اونمین شرائین
خون لاتی ہین اور وریدین اونکا خون
نکال لیجاتی ہین مگر کبد مین تمام شرائین
اوردہ صرف خون کو لاتی ہین کیونکہ جگر مین

دوران خون کا انتظام دو طرح پر ہے اول
سسٹمک سرکیولیشن جسمین خون سرخ
قلب سے نفس کبد کی پرورش کے واسطے
بذریعہ شرائین جگر مین آتا ہے دوم
خون سیاہ اپنے تئین صاف کرنے کے
لیے اور نیز صفرا پیدا کرنے کے واسطے
بدن سے جگر مین آتا ہے اس انتظام کا
نام پورٹل سرکیولیشن ہے۔ بالجملہ جب
یہہ اوردہ و شرائین و مجاری آب آرندہ
و ریشہ ہاے اعصاب کا مجموعہ مع
غشاے ریشہ دار جگر مین داخل ہوتے
ہین تو اوسمین داخل ہونے کے بعد
منتشر ہو جاتے ہین اور غشاے ریشہ دار
مچھلی کے جال کی طرح اوسمین منبسط و
منتشر ہوتا ہے اور اس غشا کے انتشار
سے جگر مین بہت سے چھوٹے چھوٹے خانے
کھیون کے چھتے کی طرح پیدا ہو جاتے
ہین اور ہر ایک خانہ مین چھوٹے چھوٹے
غدے ہوتے ہین اور ہر غدہ مین شریان
اور ورید اور شروع مجرائے صفرا ہوتا ہے
اور یہہ ایسے چھوٹے ہوتے ہین کہ خوردبین
کے ذریعہ ہی بڑی دشواری سے محسوس
ہو سکتے اور فی الحقیقت جگر ہی غدی

ہین اسلئے کہ خون انہی غدودن مین پختہ ہوتا ہے اور انہی مین خون صفرا سے جدا ہوتا ہے لیکن باوجود اسکے کہ صفرا خون سے پیدا ہوتا ہے مگر نہ خون صفرا کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور نہ صفرا جگر مین خون کے ساتھ آمیز ہوتا ہے اسلئے کہ یہہ غدے اور دہ و شرائین سے مائیت کو جذب کرتا ہے اور یہہ مائیت جو خون شرائین و عروق سے غشائی مجرا سے صفرا مین جذب ہوکر آتا ہے صفرا بجاتا ہے پس ہمیشہ خون و صفرا کے درمیان ایک غشا فاصل رہتا ہے اور یہہ وہ غشا ہے جس سے غدو ومین مجرا سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور یہہ غشا غشا سے رشیہ دار اور ورید اور شریان سے مرکب ہے اور جگر کا خاص فعل یہہ ہے کہ صفرا پیدا کرتا ہے اور نیز صفوۃ کیلوسی جو اسمین معدہ سے بذریعہ اورادہ صغار پہونچتا ہے یہان قدرے طبخ و ہضم پاتا ہے جسکے سبب سے وہ صفوۃ کیلوسی خون بننے کا مستعد ہوتا ہے اور اسی طبخ کی حالت مین صفرا پیدا ہوکر خون سے جدا ہوجاتا ہے اور اسی طبخ مین نبات و شکر بہی جگر مین

پیدا ہوجاتی ہے اور پیدایش شکر کا ثبوت یہہ ہے کہ جو خون اون وریدو نمین ہوتا ہے جو معدہ اور جگر کے مابین واقع ہین نبات سے خالی ہوتا ہے اور جو خون جگر سے دلمین جاتا ہے اوسمین نبات ہوتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبات یہی جگر مین پیدا ہوتی ہے اور یہہ نبات جب ریہ مین جاتی ہے اوسمین سے کچہہ مستحیل بہ حموضت ہوجاتی ہے اور کچہہ بحال خود باقی رہتی ہے اور سرخ رنگ خون کے ساتھہ ملکر جمیع اعضا مین پہونچتی ہے اس سے اعضا مین چربی پیدا ہوتی ہے پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ جگر دو کام کرتا ہے ایک طبخ و ہضم جو خون مین کرتا ہے دوسرا صفرا پیدا کرتا ہے اور خون سے صفرا کو خارج کرتا ہے پس جگر منضج و مصفی خون ہے

تشریح مرارہ یہہ تین غشا سے مرکب ہے ایک غشا سے خارجی جو آبدار ہے اور یہہ اوسی غشا سے آبدار کی مانند ہے جو کل احشا پر پہیلا ہوا ہے۔ دوسرا غشا جو ریشہ دار جسمین عضلات کے ریشے عرض وطول دونون مین آئے ہین جیسے کہ

امعا مین بہی اسی نہج پر آئے ہوئے ہین
تیسرا غشاے داخلی جو بلغمی یا لعابدار
غشا ہے یہہ بہی غشاے بلغمیہ امعا کی
طرح ہے یہہ بہی قدرے رطوبت پیدا
کرتا ہے جو صفرا مین آمیز ہو جاتی ہے

مرارہ کا خاص فعل یہہ ہے کہ وہ
صفرا سے مخزون کو جبتک کہ اوسکی
دوسری جگہہ ضرورت ہو محفوظ رکہتا ہے
اور جب غذا امعاے اثنا عشری مین جو معدہ
کے ساتہہ متصل ہے پہونچتی ہے اور
اوسکے ہضم کرنے کے واسطے صفرا کی
ضرورت پڑتی ہے اوسوقت یہہ صفرا
بہی جو مرارہ مین مخزون ہے مجرائے صفرا
آرندہ کے ذریعہ سے کبد سے امعا مین
آجاتا ہے۔ اور اس حالت مین مرارہ بہی
اپنی ذاتی حرکت سے اور نیز عضلات
کی اعانت سے جو مرارہ کے اندر طول و
عرض مین واقع ہین صفرا کو اپنے وجود
سے امعا کی طرف دفع کرتا ہے۔ مجرائے
مرارہ جو اوس مجرا کے ساتہہ امعا مین
متصل ہے جو جگر سے صفرا کو لاتا ہے
یہہ دونون بہی تین غشا سے مرکب ہین
جیسے کہ خود مرارہ تین غشا سے مرکب ہے
لیکن ان دونون مجراؤن مین کوئی عضلاتی
ریشہ نہین ہے۔

ورم جگر

یہہ جگر کا ورم حاد ہے جسکو لاٹن مین
ہیپاٹ ایٹس کہتے ہین اسکے معنی ہین
ورم حاد قوی۔ یہہ ورم اکثر تمام جگر مین
نہین ہوا کرتا بلکہ اوسکے بعض اجزا مین
حادث ہوا کرتا ہے کبہی جانب یمین کے
اور کبہی جانب یسار کے حصہ مین ہوتا ہے
اور کبہی اوسکی جانب محدب مین اوسکے
غشاے ریشہ دار کے اندر اور کبہی خود جرم
کبد مین ہو جاتا ہے۔

اسباب

کبہی سردی لگنے سے پیدا ہو جاتا ہے مثلاً
سخت سرد ہوا لگنے سے یا دیر تک بہیگا ہوا
لباس پہنے رہنے سے۔ کبہی اسکے برعکس
یعنی سخت گرم ہوا لگنے سے یا دہوپ
مین دیر تک چلنے پہرنے سے حادث
ہوتا ہے۔ ان دونون قسمون مین
مرض کا سبب جگر مین یا دلی خون ہوتا ہے
پہلی صورت مین خارجی سردی کے سبب
جگر مین خون زیادہ مجتمع ہو جاتا ہے اور

دوسری صورت یہ ہے کہ خون میں جوش پیدا ہو جاتا ہے جس سے جگر میں خون زیادہ جمع ہو کر ورم پیدا کرتا ہے کبھی سوء ہوائے مرطوب سے جو سورش پیدا ہو تو وہ ورم طحال ہوتی ہے یہ ورم حادث ہوتا ہے کبھی مرارہ میں کنکر پیدا ہو جاتا ہے جس سے جگر میں ورم حادث ہو جاتا ہے کیونکہ سنگ مرارہ کی حالت میں پہلے مرارہ متورم ہوتا ہے پھر اوسکے ورم سے جگر متورم ہو جاتا ہے۔ کبھی زحیر و پیچش ورم جگر سبب ہوتی ہے۔ کبھی عادت سے زیادہ شراب پی لینا جگر کو متورم کر دیتا ہے۔ کبھی اسکا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ پسلی پر چوٹ لگ جاتی ہے اور اوسکا صدمہ جگر پر پہونچتا ہے یا چوٹ سے پسلی کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکا کوئی ریزہ جگر میں رہ جاتا ہے یا جگر میں کسی تیز آلہ حربیہ سے زخم آجاتا ہو

علامات

ورم جگر کی علامات خاصہ میں سے پہلی یہ ہے کہ بخار عارض ہوتا ہے اور جگر کے مقام پر درد محسوس ہوتا ہے اور یہ درد خصوصًا اوسوقت زیادہ ہوتا ہے جبکہ مقام مذکور کو دبا دیں یا زور سے لمبا سانس لیں۔

تنبیہ۔ اسموقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فی الواقع جگر بھی مثل گردہ و شش وغیرہ کی دو عدد ہیں لیکن کمال اتصال کے سبب ایک ہی کہا جاتا ہے اور اسکے دو حصے قرار دئے جاتے ہیں جیسا کہ ہم تشریح کی ذیل میں بیان کر چکے ہیں ایک داہنا اور ایک بایاں۔ جگر کا جو داہنا حصہ ہے اوسکے روابط (بندھن) بدن کے داہنی جانب ہوتے ہیں اور جو بایاں حصہ ہے اوسکے روابط بدن کی بائیں طرف ہوتے ہیں لہذا جب جگر کا کوئی حصہ متورم ہوتا ہے تو اوسکا درد بدن کے اوسی جانب محسوس ہوتا ہے جس جانب اوسکے روابط ہوتے ہیں۔

اگر ورم جگر کے حصہ یمین میں ہوگا تو درد شانہ راست میں ہوگا اور اگر درد حصہ یسار میں ہوگا تو درد شانہ چپ میں ہوگا۔ جب یہ ورم جگر کی محدب جانب ہوگا اور پردہ شکم کی مزاحمت کریگا تو تنفس میں دشواری ہوگی اور تنفس سریع و صغیر و دشوار ہوگا اور عضلات بطن خصوصًا عضلہ طولیہ جانب راست شکم صلب و سخت ہو جاتے ہیں

کبھی ورم جگر کی حالت مین یرقان بھی
ہو جاتا ہے اور کھانسی بھی آتی ہے۔
اور جب ورم جگر کی مقعر جانب ہوتا ہے
اور معدہ اور امعاے اثنا عشری کو
دباتا ہے تو اس حالت مین تہوع اور قے
اور فواق عارض ہوتا ہے اور جب اس
ورم کی حالت مین بیمار جانب مخالف یعنے تندرست
کروٹ کی جانب لیٹنا چاہتا ہے تو
تکلیف ہوتی ہے ناچار چت ہو کر
لیٹتا ہے یا مونہ کے بل جھک کر آرام
پاتا ہے کیونکہ پہلوے چپ پر لیٹنے
سے جگر کے روابط متورم جگر کے بوجھ کے
سبب زیادہ کھنچ جاتے ہین اور اس سے
درد زیادہ ہوتا ہے اور یہہ درد ناخس
ہوتا ہے یعنی اوسمین باربار سوئیان چبھنے
کا سا کھٹکا ہوتا ہے اور جب یہہ علامات
مجتمع ہو جاتی ہین یعنی سوء تنفس و سرفہ
و درد ناخس یکجا ہو جاتے ہین تو یہہ مرض
ذات الجنب کے ساتھہ ملتبس ہو جاتا ہے
کیونکہ یہی ذات الجنب کی علامات خاصہ
ہین پس اس حالت مین دونون مین
اس طرح تمیز کی جاتی ہے کہ ابتداے
ذات الجنب مین جبتک کہ آب کثیر نکالے

پہلو مین جمع نہین ہوتا بیمار تندرست
کروٹ پر لیٹ سکتا ہے مگر ورم جگر مین
ابتدا ہی سے پہلوے چپ پر لیٹنا ممکن
نہین ہوتا اور بیمار کو اس طرف لیٹنے مین
سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ورم جگر
کے سبب غشاے کبد زیادہ متمادی
ہو جاتا ہے۔ اور اس مرض کا انجام
یہہ ہوتا ہے کہ یا تو علاج سے صحت
ہو جاتی ہے یا پختہ ہو کر دبیلہ بنجاتا ہے
یا ورم حاد صورت سے ورم مزمن
کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جسکو ورم بارد
کہتے ہین یا جگر عظیم یا صغیر ہو جاتا ہے

علاج

اگر مریض قوی ہو تو پہلے فصد لین پھر
کلومل ۱ گرین و ایکاکوانا دو گرین اور
افیون خالص ایک گرین باہم ملا کر
کھلاوین۔ اس مرکب کے دینے کا فایدہ
یہہ ہے کہ کلومل صفرا زیادہ پیدا کرتا ہے
اور جسقدر صفرا زیادہ پیدا ہو کر خون
سے جدا ہوگا اوسیقدر خون کم ہوگا اور
کمی خون سے ورم کم ہوگا۔ دوسرا فایدہ
یہہ ہے کہ جو مواد و رطوبات اس ورم
کبد سے معدہ پر گرتے ہین اونکو دفع

دفع کرتا ہے اور عروق مین واپس بہیج دیتا ہے۔ تیسرا فایدہ یہہ ہے کہ کلومل خود مسہل ہے اور اسکا لوانا بہی صفرا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اور افیون اسلئے شریک کی جاتی ہے کہ چونکہ کلومل مسہل ہے جب مقدار کثیر مین استعمال کیا جائیگا تو بہت جلد اپنا عمل کرکے خود بہی اسہال کے ساتھہ خارج ہو جاویگا اور جو فایدہ اوس سے مقصود ہے مفقود ہو جائیگا اور جب افیون کے ہمراہ دیا جائیگا تو دیر تک معدہ مین رہکر اپنا اثر بخوبی مترتب کریگا اور افیون کا یہہ بہی فایدہ ہے کہ اس سے درد کی اذیت کم محسوس ہوتی ہے۔ بالجملہ جسوقت اس مرکب کو کہلائے ہوئے تین چار گہنٹے گزر جائین تو مسہل قوی کہلائین جو شکم سے پانی کو خارج کرے اور بہترین مسہل اسوقت مگنیشیا سلفاس ہے جو چہہ ڈرام ہی ایک اونس تا ۳ اونس مطبوخ سنا کی ساتھہ دیا جاتا ہے۔

ترکیب مطبوخ سنا۔ برگ سنا مکی ڈیڑہ ڈرام۔ چہہ اونس پانی مین بہگو کر جوش دین جب تین اونس پانی باقی رہ جائے تو صاف کرکے بقدر حاجت پلائین ح

اگر ٹارٹار امیٹک بہی گرین کا آٹہوان حصہ اسمین شامل کرلین تو بہتر ہے۔ اس مسہل کے پلانے کے بعد بطور مدد کے آب سادہ پلائین اس سے اسہال بفراغت آئینگے اگر مسہل کے بعد ہی دبانے سے درد محسوس ہو تو محل درد پر ۱۰ تک جونکین لگائین اگر تہوع و غثیان نہو تو ٹارٹار امیٹک گرین کا آٹہوان حصہ اور پٹیاس نائیٹراس ۵ سے ۸ گرین تک دونون کو پانی مین حل کرکے ایک ایک گہنٹہ کے بعد پلاوین تاکہ تہوع و غثیان پیدا ہو جائے لیکن خیال رکہین کہ قے کی حد تک نہ پہونچ جائے اور جب تہوع پیدا ہو جائے تو یہہ دوا موقوف کردین تاکہ تہوع ساکن ہو جائے اور جب تہوع ساکن ہو جائے تو پہر یہی دوا پلائین تاکہ بار دیگر تہوع پیدا ہو جائے کیونکہ اس علاج سے حرکت قلب بطی ہو جاتی ہے اور خون جگر مین جو محل درد ہے کمتر جاتا ہے اور یہہ علاج اوسوقت تک جاری رکہین کہ جگر کی ذہبت موقوف ہو جائے اس دوا کو کتالف مکسچر کہتے ہین اور

یہہ ڈاکٹر کلیف کی نام سے مشہور ہے جو اس مرکب کے مجوز ہین - اور جب جونکون کے زخمون سے خون آنا بند ہو جاوے تو اسی کا پولٹس بنا کر ایک بڑے کپڑے پر بچھا کر اس طرح لگا دین کہ طول مین اوسکا ایک سرا ثندی مین تک اور دوسرا سرا خاصرہ تک پہونچ جائے اور عرض مین یہہ کپڑا اضلاع امین کو چھپا لے - یا پولٹس کے عوض اسیقدر طول و عرض مین پارچہ فلالن دو تہین تہ کرکے کہولتے ہوئے پانی مین بھگو کر نچوڑ لین اور جانب راست شکم پر گرما گرم رکھکر پٹی باندہ دین تاکہ جلد کے ساتہہ چسپان رہے اور اوسکی حرارت اندرون محل ورم تک پہونچے اور درد و ورم مین خفت ظاہر ہو اور جب درد برطرف ہو جاوے اور محل جگر مین ثقل باقی رہے یا قدرے درد بہی باقی ہو جس سے ثابت ہو کہ ورم مزمن و ضعیف یا رد ہو گیا ہے تو سو کلت ایمونیا میور اس ۵ سے ۵ اگرین تک تنہا آب سادہ مین حل کرکے یا اسمین ایسڈ نائٹر میوریٹک دایلوٹ ۵ اسے ۲۰ قطرہ تک ملا کر پانی مین حل کرکے چار چار گھنٹہ کے بعد پلائین اور ممکن ہے کہ اس تدبیر سے بہی فائدہ ہو جائے یعنی ایسڈ نائٹر میوریٹک خالص دو ڈرام دو سیر پانی مین حل کرکے پارچہ فلالن اس پانی مین تر کرکے محل جگر پر رکہین اور باقیماندہ پانی سے پاؤن دہوئین - اس مرض مین غذا کم دین کیونکہ مرض حاد ہے اور مریض قوی ہے مریض قوی کا علاج تقویت کا محتاج نہین پس جسقدر غذا زیادہ دیجائیگی مرض کو قوت حاصل ہوگی - اگر غذا دینے کی حاجت ہو تو شیر گاؤ آب آہک ملا کر یا شوربا سے رقیق لحم یا آب مطبوخ برنج یا اراروٹ پانی مین پکا کر کہلائین -

اگر مریض ضعیف و کم طاقت ہو تو اسوقت فصد ہرگز نہ لین ورنہ ضعف زیادہ ہو جائیگا - کلومل بہی نہ کہلائین جیسا کہ مریض قوی کو کہلانے کی ہدایت کی گئی ہے کیونکہ کلومل سے ضعیف بیمار کی رطوبت و مادہ ورم مستحیل بہ ریم ہو جاتا ہے بلکہ اسوقت بجائے فصد کے شدت درد کی حالت مین بقدر قوت جونکین لگائین

اور اسکے بعد یہ مسہل دیں۔ کالومل
۱ رتی سے ۴ گرین تک۔ سفوف جیلپ
پوڈر ۲۰ گرین۔ نوع دیگر پل
ہائیڈرارج ۵ گرین۔ اکسٹراکٹ کالوسنتھ
۳ گرین۔ اکسٹراکٹ ٹراکسی کم ۲ گرین
سب کو ملا کر دو گولیاں بنائیں اور رات
کو کہلائیں اور آٹھہ گھنٹے کے بعد یعنی
صبح کو سڈلیٹر پوڈر یا مگنیشیا سلفاس
دو ڈرام بالضرور پلائیں تاکہ جو کچھہ
دوائی شبینہ نے جو کچھہ جذب کیا ہے
بسہولت خارج ہو جاوے اور دوائے
مسہل شکم کے اندر نہ رہے۔ اگر اسکے
بعد بہی محل جگر پر درد باقی رہے تو پولٹس
السی کا پارچہ دراز پر جیسا کہ مریض قوی
کے علاج میں بیان کیا گیا ہے لگا کر
جگر پر چسپان کریں۔ اگر اس ضماد
کے بعد بہی دبانے سے درد محسوس ہو
تو آبلہ انگیز پلاسٹر لگائیں اور مسہل
سے فراغت حاصل کرنے کے بعد
امونیا میوریاس تنہا یا ایسڈ نائٹرو
میوریاٹک ڈائلوٹ کے ہمراہ موافق ہدایات
سابق پلائیں۔ اسی کے ساتھہ ایسڈ
نائیٹرو میوریاٹک دو ڈرام دو سیر سادہ
پانی میں حل کرکے پارچہ فلالین اوسمیں
تر کرکے جگر پر رکہیں اور اسی پانی کے
ساتہہ مریض کا پاشویہ کریں اگر اکسٹراکٹ
ٹراکسی کم ۱۰ گرین کی دو گولیاں بنا کر
چار چار گہنٹے کے بعد کہلاویں اور
اسکے اوپر ایسڈ نائیٹرو میوریاٹک ڈائلوٹ
دس پندرہ قطرہ اور امونیا میوریاس
۵ گرین پانی میں حل کرکے پلاویں
تو بہتر ہے۔ اس بیمار کے واسطے غذا
مقوی اختیار کریں لیکن چاہیے کہ سہل
الانہضام کثیر الغذا۔ قلیل المقدار ہو
مثلاً گاڑہا شوربا یخنی یا نان چپاتی
ہمراہ شوربا قلیہ یا شیر گاؤ میں
بہگو کر کہلائیں۔ اور جب اسمرض میں
قے عارض ہو اور اوس سے بیمار کو
تکلیف ہو تو سڈلیٹر پوڈر پانی میں حل
کرکے پلائیں اس سے جو ہوا پیدا
ہوگی اوس سے معدہ کو قوت اور غشائی
بلغمیہ کو آرام پہونچیگا۔ نیز یہ دوا مسہل
دافع جوش خون اور مسکن عطش ہے
اگر اس سے قے بند ہو تو ایسڈ ہیڈرو
سیانک ڈائلوٹ ۲ سے ۵ قطرہ تک پانی
میں حل کرکے دیں یا برف سے بہی قے بند

دبیلۂ کبد

اسکو انگریزی مین ہیپاٹک ایبسس کہتے ہین اور یہہ ریم دار دبیلہ کبھی جگر کی محدب جانب مین ہوتا ہے اور کبھی جانب مقعر مین اور کبھی اوسکے جرم داخلی مین جو اندرون جگر ہے اور کبھی جانب یمین کے کسی حصہ مین اور کبھی جانب یسار کے کسی حصہ مین ۔

اسباب

اسکا سبب ورم حار کبد ہوتا ہے اور کبھی زحیر و پیچش کبھی قولون کے اوس مقام پر ورم ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے جو معاے کو جگر کے ساتھ متصل ہے اور جسکو گریک زبان مین پیری ٹف لائی ٹس کہتے ہین اسکے معنی ہین ورم گرد قولون زحیر قولون کی وجہ سے اسکے پیدا ہونے کا سبب یہہ ہے کہ ان دونون بیماریون مین امعاء کے غشاے ملتحمہ کے اندر زخم ہو جاتا ہے اور اس زخم کے گرد ورم پڑ جاتا ہے کبھی یہہ ورم بذریعہ ورید کبدی مین پہونچکر اوسمین ورم پیدا کر دیتا ہے کبھی زخم مذکور کی ریم بذریعہ اوردہ کبد مین جا پہونچتا ہے ان دونون سببون سے جگر مین ورم پیدا ہوکر دبیلہ بنجاتا ہے ۔ کبھی کرم کوچک جسکو لاطینی زبان مین ہیڈاٹڈ کہتے ہین جگر کے اندر اور نیز اوسکے اوپر پیدا ہو جاتا ہے پس کبھی محض ان کرمون کے پیدا ہونے سے جبکہ یہہ زیادہ ہو جاوین جگر متغیر ہو جاتا ہے ۔ کبھی یہہ کرم پھٹ جاتے ہین اور انکے زہر کا اثر لحم کبد مین پھیل کر دبیلہ پیدا کر دیتا ہے اور دبیلہ مین پیپ پڑ جاتی ہے ۔ کبھی بیمار کے بیان سے دبیلہ کا سبب بخوبی معلوم نہین ہو سکتا صرف علامات موجودہ سے اسیقدر ثابت ہوتا ہے کہ جگر مین ورم ہے اور ورم مین ریم ہے کبھی موت کے بعد تشریح کرنے سے جگر مین ریم پائی جاتی ہے اور زندگی کی حالت مین بیمار کے اظہار سے ورم جگر کی کوئی شکایت معلوم نہین ہوتی اور نہ کوئی علامت ورم کی محسوس ہوتی ہے ۔

علامات

جو علامتین ریم پیدا ہونے کے وقت پائی جاتی ہین یہہ ہین کہ دفعتہً لرزہ چڑھ جاتا ہے اسکے بعد بخار ظاہر ہوتا ہے

پھر پسینہ آتا ہے اور پسینے کے بعد بخار
دور ہو جاتا ہے جیسا کہ مرض سل مین
ہوا کرتا ہے اور جب کلیجے کے ورم حار کے
بعد دبل پیدا ہوتا ہے تو اس بخار کے آنے
کے بعد علامات سابقہ جو ورم حار کبد کے
ساتھ موجود تھین مثلاً حمی لازم و درد خلید
سے زائل ہو جاتی ہین کیونکہ بخار ریم پیدا
ہونے سے عارض ہوتا ہے اور جب ریم
پیدا ہو جاتی ہے تو درد کبد ساکن ہو جاتا
ہے اور حمی جو درد و ورم کبد کی تبعیت مین
ہمیشہ رہتا تھا زائل ہو جاتا ہے یا قدرے
باقی رہتا ہے اور بار دیگر شام کے وقت
مع لرزہ کے اشتداد پیدا کرتا ہے اور صبح
کے وقت بیمار صحیح و تندرست ہو جاتا ہے
لیکن اگر ریم زیادہ پیدا ہو تو یہ تپ مع لرزہ و
نافض و زائدہ دو تین بار آتا ہے بہ نسبت
جو ورم حار کبد کی حالت مین آیا کرتا تھا
زیادتی ریم کی حالت مین بہت زیادہ
آتا ہے کیونکہ اوس وقت زیادتی ورم کی سبب
پردۂ شکم منتفخ ہو کر ریم کے ساتھ حرکت
کرتا ہے۔ کبھی ورم کی زیادتی شکم کے جانب
راست مین آنکھون سے دکھائی دیتی ہے
کبھی اونگلی کے ساتھ ٹھونکنے سے محل

ورم سے جسم مصمت کی آواز آتی ہے۔
اس حالت کے بعد اسہال جاری ہو جاتے
ہین اور اسہال مین جو کچھ خارج ہوتا ہے
نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ اور مریض
روز بروز ضعیف و کمزور ہوتا جاتا ہے
یہ علامات اوس دبیلہ کبد کی ہین جو حار
و قوی ہو لیکن جب دبیلہ ضعیف و
مزمن ہوتا ہے تو یہ علامات ہوتی ہین
کہ لرزہ نہین آتا اور تپ بھی قلیل ہوتی ہے
اور درد بھی کم ہوتا ہے لیکن قدرے کھانسی
آتی ہے اور مریض لاغر ہو جاتا ہے اور محل
جگر پر ورم نمایان ہوتا ہے اور قبض و لینت
شکم مین اختلاف ہوتا ہے مثلاً
ایک روز قبض ہوتی ہے تو دوسرے روز
اسہال جاری ہو جاتے ہین یا ور شام کو
کسیقدر سردی کے بعد بخار ہو جاتا ہے
مگر بخار نرم ہوتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ جگر مین ریم پڑ گئی ہے اور یہ دبیلہ
کبھی پھٹ جاتا ہے اور اوسکی ریم شکم
کے اندر غشاے آبدار پر گرتی ہے جس سے
غشاے مذکور متورم ہو جاتا ہے اس
حالت کو گریک زبان مین پرِی ٹون
اِٹِس یعنی ورم غشاے آبدار بطن

کہتے ہین۔ اس حالت مین زندگی کی امید
منقطع ہوجاتی ہے۔ کبھی یہہ دبیلہ پردۂ
شکم کے ساتھہ متصل و یکذات ہوجاتا ہے
اور پختہ ہوکر پھٹ جاتا ہے اور اوس سے
ریم پیپ مین گرکر سعال مین خارج ہوتی
ہے اسوقت علامات ذات الجنب و
ذات الریہ پیدا ہوتی ہین اور ریم بہت
دشواری کے ساتھہ سرفہ مین خارج
ہوجاتی ہے۔ اس حالت مین کبھی مریض
صحت پاجاتا ہے لیکن اکثر ہلاک ہوجاتا
ہے۔ کبھی یہہ دبیلہ کبد معدہ و امعاے
اثنا عشری و قولون کے ساتھہ اون
مقامات پر جو اوسکے متصل ہین ایک
ذات ہوکر تمام دبیلہ پہنچاتا ہے اور پہلے
کبد منفجر ہوجاتا ہے پھر معدہ یا امعا
شگافتہ ہوتے ہین اور ریم قے یا اسہال
کے رستے خارج ہوتی ہے اور یہہ قسم پہلی
دونون قسمون کی نسبت سہل ہے۔
کبھی یہہ دبیلہ جگر کے جانب پیٹ مین ہوتا
ہے اور دیوار شکم کے ساتھہ متصل و یکذات
ہوکر جلد دبیلہ پہنچاتا ہے اور باہر کی طرف
پھٹتا ہے اور ریم ظاہر بدن کی طرف
خارج ہوتی ہے اور یہہ سب قسمون مین سے

اسلم ہے۔ کبھی دبیلہ کبد کی ریم مجرائے
صفرا آئند کے رستے امعا کی طرف
خارج ہوتا ہے کبھی دبیلہ کبد منفجر نہین
ہوتا لیکن خود بخود ریم پیدا ہوجانے کے
بعد زائل و مضمحل ہوجاتا ہے اور یہہ
صورت اوسوقت وقوع مین آتی ہے
جبکہ اوسکی ریم پانی کی طرح لطیف و رقیق
ہوجاتی ہے پھر یہہ ریم رقیق اوسی عروق
مین واپس چلی جاتی ہے جنمین سے
مادہ ریم کا آکر مجتمع کبد مین جمع ہوا تھا
اور واپس جاکر خون مین مختلط ہوکر
بول یا براز یا عرق مین خارج ہوجاتی
ہے اور دبیلہ زائل ہوجاتا ہے اور مریض
صحت پاجاتا ہے۔ کبھی اس دبیلہ کا
نشان جیسا کہ ظاہر جلد پر ہوتا ہے تشریح
کے وقت جگر کے اندر بھی پایا جاتا ہے
اور اوس دبیلہ مین جو خود بخود زائل ہوجاتا
ہے اور اوس دبیلہ مین جسکا مادہ سرفہ یا
قے یا اسہال مین خارج ہو فرق یہہ ہے
کہ پہلا آہستہ آہستہ کم ہوکر زائل ہوتا
ہے اور دوسرا فوراً ریم کے خارج ہوتے ہی
ورم و اذیت مریض مین تخفیف ظاہر
کردیتا ہے اور مریض دفعۃً تندرست

ہو جاتا ہے۔

علاج

جب علامات و اعراض موجودہ تدارک کریں مثلاً اگر حمی مع لرزہ و نافض ہو تو کونین دیں تاکہ نوبت قلیل و خفیف ہو جاوے اور جوش خون کم ہو جاوے اور جب ثابت ہو کہ دبیلہ موجود ہے اور اسمیں ریم پڑ گئی ہے تو اسوقت تقلیل ورم کی تدبیر مفید نہ ہوگی مگر جب یقین ہو جاوے کہ بعض اعراض سے ہلاکت مریض کا خوف ہے مثلاً مادہ دبیلہ ریہ کی جانب جاتا ہے اور تنفس میں دشواری ہے تو جگر پر آبلہ انگیز پلاسٹر لگائیں لیکن کلوریل کہلانا جائز نہ ہوگا کیونکہ اسکے کہلانے سے جب مادہ ورم کم ہو جائیگا تو کبد معدہ یا امعا و دیگر اعضا کے ساتھ چسپان نہ ہوگا اور اسکا چسپان ہونا ہی دبیلہ کا علاج ہے اسکی یہہ وجہ ہے کہ جسوقت کبد میں دبیلہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے جگر میں ورم حادث ہو جاتا ہے تو اوس سے فائبرن گرتا ہے اور جب فائبرن سطح خارجی کبد پر گرتا ہے تو کبد دوسرے اعضا مثلاً معدہ و امعا کے ساتھ ایسا چسپان ہو جاتا ہے کہ یہہ سب اعضا یکذات ہو جاتے ہیں اسوجہ سے دبیلہ جو جرم کبد میں تہا جرم امعا میں آجاتا ہے اور وہان سے پہوٹ کے امعا میں گر کر خارج ہو جاتا ہے پس اگر اس حالت میں کیلومل پلایا جاوے تو فائبرن جذب ہو جائیگا اور التصاق و چسپیدگی جگر امعا کے ساتھ موقوف ہو جائیگی اور عدم التصاق کے سبب دبیلہ جو کبد سے خارج ہوگا اوسکی ریم پردہ صفاق پر گر کر موجب ہلاکت ہوگی نہ باعث صحت۔

کہانسی و اذیت ریہ کم کرنے کیلئے افیون خالص یا مارفیا تنہا یا ہمراہ سلفیورک ایتھر یا ہمراہ اسپرٹ نائیٹرک ایتھر پلا دیں اور جب ریم ریہ میں داخل ہو جاوے تو اسوقت مسہلات نفث و سرفہ مثلاً امونیا کاربونیٹ کہلا دیں کہ یہہ تقویت کی وجہ سے کہانسی کے سہولت کے ساتھ آنے میں اعانت کرتا ہے یا اسپیٹم سلی دیں جو بذریعہ تقطیع خروج نفث میں سہولت دیتا ہے۔ اور جب دبیلہ خارج بدن کی جانب مائل ہے اوسمیں علاج کی ضرورت نہیں صرف یہی علاج کافی ہے کہ جب

ورم زیادہ ہو جاوے تو السی کا پولٹس لگائین
تاکہ ملایم ہو کر جلدی پھٹ جاوے۔ اگر خود
پھٹ جاوے تو بہتر ہے۔ اگر دبیلہ خارج
کی طرف رجوع کر کے رک گیا ہے اور حرارت
بڑھ گئی ہے اور اسہال عارض ہو گئے ہین
اور معلوم ہو کہ خود بخود نہ پھٹے گا تو اسوقت
انگلی سے دبا کر دیکھین اگر ریم جلد کے قریب
ہو تو نشتر لگا کر ریم نکال دین۔ اور جب دبیل
جگر کے جانب مقعر مین ہو اور معدہ و امعا
کے ساتھہ متصل ہو تو علاج کی حاجت نہین
خود ہی منفجر ہو جائیگا۔ لیکن بیمار کو بستر پر
سیدھا لیٹے رہنے چاہئے اور حرکت نکرنی
چاہئے تاکہ معدہ و امعا مین ریم بسہولت
گرے اسوقت مسہل ہرگز ندین کیونکہ
مسہل کی حالت مین امعا متشنج ہو جاینگے
اور کبد کا اتصال امعا کے ساتھہ باقی نہ رہیگا
اور کبد امعا سے جدا رہے گا اور دبیلہ منفجر
ہو جائیگا تو ریم پردہ آبدار پر گر کر موجب
ہلاکت ہو گی۔

بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ثابت ہو جاوے
کہ دبیلہ کبد شروع ہو گیا ہے تو اوسیوقت
سے ایمیٹینا ہیو اس ۵ سے ۱۵ گرین تک
تنہا یا کسی ایسی دوا کے ساتھہ دینا شروع
کرین جو اسمرض کے مناسب ہو اور اسکا
کھلانا ترک نکرین ورنہ تین دفعہ دیتے
تاکہ مادہ دبیلہ منجذب ہو جاوے اور
بیمار بے زحمت صحیح ہو جاوے۔
اسی طرح ایسڈ نائٹرو میوریٹک ڈائلیوٹ
کا کھلانا بھی ترک نکرین کہ یہہ دونون
دوائین بھی اسمرض مین مفید ہین
اور غذائے سبک جید الغذا کثیر الغذا
مثلاً شیر گاؤ یا نان چپاتی یا شوربا دین
مگر غذا اسقدر بہت کم دین۔ اگر
تپ بھی ساتھہ ہو تو جبتک تپ
مین خفت نہو غذا نہ دین۔

ورم مزمن کبد

اسکو انفلامیشن کرانک اور ہپاٹ
ائٹس کرانک بھی کہتے ہین۔ اور یہہ
ورم اکثر ورم حاد جگر کے بعد ہوا کرتا ہے
اور نیز ہمراہ یا بعد زحیر و پیچش مزمن
کے پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ ہر سال تپ
لرزہ مین مبتلا ہونے کے عادی ہوتے
ہین وہ بھی اسمرض مین مبتلا ہو جاتے
ہین اور زیادہ شراب پینے سے یا گرمی
مزاج کے سبب خواہ یہہ گرمی موسم

کے سبب سے ہو یا قرب آتش کی وجہ سے
ہوا اور سوء شہوت خون ہو۔

علامات

جو علامات ورم حاد کبد مین لکھی گئی ہین سب موجود ہوتی ہین لیکن قوی نہین ہوتین بلکہ خفیف ہوتی ہین مثلاً قدرے تپ و درد محل جگر اور بدہضمی طعام موجود ہوتی ہین اور صفرا کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے قبض شکم اکثر رہتی ہے اور جو کچھ اسہال مین خارج ہوتا ہے خاکستری رنگ کا ہوتا ہے کبھی پیٹ بڑھجاتا ہے اور شکم مین پانی پیدا ہوجاتا ہے

علاج

سبب مرض دریافت کرکے اوسکو رفع کرین اگر زحیر و پیچش کے سبب سے ہو تو اوسکا علاج کرین اگر تپ ولرزہ سبب ہو تو اوسکا علاج کرین اسکے علاج مین تبدیل مقام سکونت وہوا ضروری ہے کیونکہ یہہ تپ اکثر خرابی ہوا سے پیدا ہوتی ہے اور ایسی تدبیر کرین کہ صفرا پیدا ہو اور قبض شکم رفع ہو اس مطلب کے لئے بہتر تدبیر یہہ ہے کہ بلو ڈرفلس ۵ سے ۱۰ گرین کے چوتھے حصہ تک اور پل ہائیڈراج ۲ گرین اور ٹراکسی کم دو تین گرین اور پل ربائی جہہ گرین سب کو ملاکر دو گولیان بنائین اور رات کو کھلائین اور صبح کو سیڈلیٹز پوڈر یا مگنیشیا سلفاس ہمراہ آب پلادین اور جب اس دوا سے اجابت با فراغت ہوجاوے تو ایسڈ نائیٹرو میوراٹک ڈائلوٹ پانی مین حل کرکے پلائین اور جگر پر بھی لگائین جیسا کہ دبیلہ مین بیان کیا گیا ہے۔

سقدار ورم جگر کے کم کرنے کے واسطے دو دوائیان نہایت مفید ہین اول ایوڈائیڈ پٹاس۔ اسے ۵ گرین تک پانی مین حل کرکے پلائین دوم امونیا میوراس تنہا یا ہمراہ ایسڈ میوریٹک ڈائلوٹ و اکسٹراکٹ ٹراکسی کم یا لائکر ٹراکسی کم کھلائین اور کبھی کبھی آبلہ انگیز پلاسٹر بھی مقام جگر پر لگا دیا کرین ٹنکچر آیوڈین یا مرہم آیوڈین بھی محل جگر پر لگانا مفید ہے اور جب شکم مین پانی مجتمع ہوجاوے اور شاید تدابیر مذکورہ بالا سے کم نہوسکے تو ادویہ مدرہ مثل پٹاس کاربناس و پٹاس نائٹراس و پٹاس ایسیٹاس پلادین اگر اس سے بھی فائدہ تامہ حاصل نہو اور اذیت بدستور باقی رہے یعنی سوء تنفس موجود ہو تو نشتر انبوبہ نفثی سے شکم کا پانی نکالین

اسمرض مین غذا سہل الانہضام جید سقوسی بدن قلیل المقدار دین تاکہ بخوبی ہضم ہو جاوے۔

عظم کبد

یعنی جگر کا مقدار مین بڑھجانا۔ اسکو انگریزی مین ہائی پرٹرفی آف لیور کہتے ہین۔ اور یہہ کبھی اپنے طول مین اوپر کی طرف جو صدر و ریہ کی جانب ہے بڑھجاتا ہی اور کبھی نیچے کی طرف جو جانب امعا ہے بڑھکر دراز ہو جاتا ہے اور کبھی طول و عرض دونون مین بڑھجاتا ہے حتی کہ نصف شکم بر جانب راست مین پہیل جاتا ہے جیسے کہ طحال بڑہکر نصف شکم بر جانب چپ مین پہیل جاتی ہے اور جب جگر مقدار مین بڑھجاتا ہے اور انگلی سے ٹہونک کر آواز صدر و شکم دریافت کی جاتی ہے تو اوس مقام پر جہان جگر بڑہکر پہیل گیا ہوتا ہے جسم مصمت کی آواز مسموع ہوتی ہی اسمرض مین جمے درد لازم نہین ہوا کرتا کیونکہ یہان ورم وریم موجود نہین ہوتی۔

اسباب

یہہ حالت کبھی جگر کے ورم حاد و مزمن کے بعد پیدا ہوتی ہے اور اکثر امراض ریہ و قلب مین کبد کی مقدار بڑہجاتی ہے کیونکہ اسوقت ان اعضا مین خون بخوبی نہین جاتا۔ زیادہ شراب پینے سے اور زیادتی حرارت مزاج سے بہی خواہ یہہ زیادتی حرارت گرمی فصل کے سبب سے ہو یا آگ کے نزدیک کام کرنے کی وجہ سے یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور ہوا خراب بہی جسکو ملیریا کہتے ہین عظم کبد کا سبب ہے کیونکہ لرزہ و نافض کی حالت مین خون ظاہر بدن سے باطن کی طرف دوڑکر جگر مین زیادہ ہو جاتا ہے اور اس سے جگر کی مقدار بڑہجاتی ہے نیز کمزوری خون بہی جس سے عورتون کو خون حیض سفید آتا ہے مقدار جگر کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ نیز جب کرم موسوم بہ ہڈاٹڈ جگر مین زیادہ متولد ہوتے ہین یا جب خریطہ پر آب کبد مین پیدا ہو جاتا ہے جسکو انگریزی مین سمپل سسٹ یعنی خالص خریطہ پر آب کہتے ہین اور یہہ خریطہ جیسا کہ دوسرے لحوم و اعضا مین پیدا ہوتا ہے جگر مین بہی ہو جاتا ہے اور

جب پیدا ہو جاتا ہے جس جگہ ہو خواہ حصہ
جانب یمین مین خواہ حصہ جانب یسار
مین اور ان دونون حصونمین بہی
خواہ جانب محدب مین ہو یا جانب
مقعر مین لیکن جو حصہ یسار مین ہوتا
ہے اسلئے ہے غرض یہہ خریطہ جسقدر
بڑہتا ہے اوسیقدر رکہدر بہی بڑہتا جاتا
ہے اور یہہ خریطہ روز بروز مثل دبیلہ
کی بڑہتا اور اوبہرتا اور بلند ہوتا ہے
یہان تک کہ پہٹ جاتا ہے اور ریم
دبیلہ کی طرح اوسکا پانی معلوم ہوتا ہے
مین گرتا اور خارج ہوتا ہے اور پانی
گرنے کے بعد یقین ہو جاتا ہے کہ خریطہ
پر آب تہا یا دبیلہ دوسری علامتون
سے بہی دونون کے درمیان تفرقہ
ہو سکتا ہے مثلاً خریطہ مین درد و تپ
نہین ہوتا اگر ہوتا ہے تو خفیف اور
اسمرض مین تپ تو بہی نہین ہوتا اور دبیلہ
مین ریم پیدا ہو جانے کے وقت تپ
تو بہی ہوتا ہے

علامات

شکم کے جانب راست ثقل ہوتا ہے اور
اوسکے جانب ایسی محسوس ہوتا ہے جو درد
مرتبہ کے قریب ہوتا ہے اور یہہ اذیت
محل جگر سے شانہ دست راست تک
پہونچتی ہے اور اکثر بدہضمی طعام ہوتی
ہے اور اشتہای طعام ساقط ہو جاتی ہے
اور بیمار کے چہرہ کا رنگ زردی مایل ہوتا ہے
کیونکہ خون خراب ہو جاتا ہے اور جگر خون
سے صفرا کم پیدا کرتا ہے اور اخراج بہی کم
ہی کرتا ہے اور صفرا کی آمیزش ورادسکی
خون مین باقی رہنے کے سبب خون خراب
ہو جاتا ہے اور آنکہون کا رنگ بہی زردی
مایل ہوتا ہے کبہی اسمرض مین یرقان بہی
ہو جاتا ہے اور بیمار ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے
اور ہمیشہ دل تنگ ترش رو اور بیہودہ غم
مین مبتلا رہتا ہے جیساکہ مالنخولیا کا بیمار
ابتدا مین ہوا کرتا ہے انجام اسمرض کا
یہہ ہے کہ پہانس یعنی ورم کبد پیدا
ہو جاتا ہے خواہ حاد ہو یا مزمن یا اسی
حالت مین مبتلا رہتا ہے یا صحت پا
جاتا ہے

علاج

اول سبب دریافت کرکے اوسکو رفع کرین
عام علاج یہہ ہے کہ ایسی دواؤن سے مسہل دین
جنکا اثر خاص جگر پر ہوا کرتا ہے

تکمیل الحکمۃ لاہور

بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۶ء
نمبر ۱۰ جلد ۱۷

Volume 17 Oct 1896 No. 10

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) The principles of the science of Hygiene (2) Such means as are the best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3) The result of researches of the San. Deptt. Punjab in respect to the sanitary condition of pro[illegible] (4) The English & native mode of the treatment of disease & the restoration of health. (5) Translation from the best English [illegible] type magazine of the new discoveries made in the field of medical science (6) Discussion on the system [illegible] held out by the [illegible] by the [illegible]

تکمیل الحکمۃ کے اغراض

یہ رسالہ [illegible] نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم کیمیا افعال الاعضا علم تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا [illegible] (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت صفائی وغیرہ (۴) دیسی انگریزی طریق علاج (۵) ملکی [illegible] کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۶) قدیم وجدید طب پر [illegible]

نرخ قیمت سالانہ تکمیل الحکمۃ

عام خریدار [illegible] شش ماہی سالانہ

[illegible]

یہہ رسالہ بعض اصحاب کی خدمتمین بلا درخواست ہی بہیجا جاتاہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین درخواست کے ساتہہ قیمت بہی بہیجدین تمام خطوکتابت بندۃ الحکما حکیم احمد علیخان اڈیٹر وپروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرنی چاہیئے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال کرین اجرت مضامین خانگی فی سطر ۲ فی صفحہ عہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصونمین منقسم ہے یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری ویونانی دونون طریقون سے علاج بتایا گیاہے ہرایک عضو کی تشریح و افعال اعضا بیان کیے گئے ہین مرض کی ایسی آسان اور عام فہم علامتین بیان کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بہی باسانی تمام تشخیص کرسکتاہے تاریخ بہی ہرایک مرض کے واضح لکہے ہین ہرایک مرض مین پہلے مستعمل انگریزی سہل الوصول نسخے دیئے ہین اور پہر یونانی اور ویدک کے نسخے جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے دلچسپ ہی مفید ہے جیسی یونانیون اور ویدون کے لئے ہرایک عمل کے موقع پر تصویرین بہی دیجاتی ہین جتنے المقدور انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیاہے سلیس اردو مین [illegible] اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون نے تصدیق کی ہے جو اسکے آخر مین درج ہے قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ [illegible] کل [illegible] المشتہر بندۃ الحکما حکیم احمد علیخان

اسرار التصوف

یہہ ایک علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو تمیع مسایل ضروری وکل علم تصوف پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار حقیقیہ ظاہر کئے گئے ہین جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کی بعد مریدان باسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے [illegible] انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اوسکو اشرف المخلوقات بنایا اوسکی شرافت اسی مین ہے [illegible] کرو اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ [illegible] حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بہی بڑہ جاتاہے پہلے تصوف کا علم حاصل ہوتاہے [illegible] عمل کی بنیاد قایم کی جاتی ہے علم تصوف سکہاتاہے کہ خدا کا عرفان دوزخ کے خوف اور بہشت [illegible] اسمین شرط ہے کہ وجد حقیقی مقصود ہو نہ زبانی قیل وقال اس کتاب مین تمام [illegible] ہرایک مضمون مین ہزار ہا نکات ہین قیمت ۸ المشتہر بندۃ الحکما حکیم علیخان

نسخہ مسہل کالومل دو گرین پل ہائیڈرج دو گرین - پوڈو فلین چہارم حصہ گرین - پل ریای کمپونڈ کے ساتھ جو ۲ سے اگر ۴ تک ہو ملا کر گولیان بنا کر کھلائین -

نوع دیگر کالومل دو گرین سفوف جیلپ کمپونڈ ۲۰ گرین دونون کو ملا کر کہلائین - یہ قوی مریض کا علاج ہے لیکن اگر بیمار ضعیف ہو تو اوسے کالومل و پل ہائیڈرج ہرگز نکہلائین اور اسکے عوض پوڈو فلین و پل ریای کمپونڈ وغیرہ کسی کم باہم ملا کر حب بنا کر کہلائین - مسہل کے بعد مقدار کبد کم کرنے کے لئے آیوڈائیڈ پٹاس کہلائین اور امونیا میورائس تنہا یا ایسڈ میوریاٹک ڈائلیوٹ کے ہمراہ پلائین اور نائیٹرو میوریاٹک ایسڈ پلانا اور بذریعہ اسفنج یا پارچہ گرم اسپر جگر پر لگانا مفید ہے اور غذا شیر و شوربائے لحم وغیرہ قلیل المقدار و سہل الانہضام کہلائین

صغر الکبد

یعنی جگر کا کوچک اور چھوٹا ہونا اسکو زبان گریک مین سِرُّوزِس کہتے ہین - یہ مرض اکثر اوسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شکم مین

آب کثیر مجتمع ہو جاتا ہے اور اوس سے پیٹ بڑہجاتا ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ غشاے ریشہ دار جو خارج کبد سے جگر کے اندر گیا ہے متورم ہو جاتا ہے اور یہ غشا ورم کے سبب جسقدر تنگ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر جگر چھوٹا ہوتا جاتا ہے اور بعد تشریح کے ثابت ہوتا ہے کہ جگر صغیر ہو گیا ہے اور جگر کے اوپر جا بجا بقدر فلوس یا اوس سے چھوٹے اوبہار ظاہر ہوتے ہین کیونکہ غشاے مذکور کے اجزا متورم ہو کر جگر کے اندر سے خارج جگر کی طرف بروز کرتے ہین اون سے جگر مین یہ اوبہار محسوس ہوتے ہین

اسباب

اکثر بسبب ورم کبد حاد یا مزمن صغر پیدا ہوتا ہے خواہ یہ ورم بسر دست موجود ہو یا صغر پیدا ہونے سے پیشتر جگر صحیح ہو گیا ہو تیز شراب مثلاً برانڈی یا جن (ایک قسم کی انگریزی شراب ہے جو نہایت تیز ہوتی ہے) کے پینے سے ہی پیدا ہوتا ہے خصوصاً جبکہ پانی ملا کر استعمال نہ کی جاوے اسیواسطے انگلستانیون نے اس مرض کا نام "جن ڈرنکرس لیور" رکہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ "جین شراب پینے والے کا مرض" مگر یہ لازمی نہین کہ شراب پینے والا

بھی اس مرض مین مبتلا ہو کیونکہ بچون کو بھی
یہہ مرض ہو جاتا ہے

علامات

جب محل جگر پر انگلی سے ٹھونکین تو جسم صامت
کی آواز اسقدر نہین آتی جسقدر کہ صحت
کی حالت مین آیا کرتی تہی بلکہ اوس سے کم
محسوس ہوتی ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے
اور غذا بخوبی ہضم نہین ہوتی اور پیاس
زیادہ لگتی ہے اسلئے کہ اس مرض مین پانی
خون مین کمتر جاتا ہے کیونکہ ورم کے
سبب وریدکا رستہ تنگ ہو جاتا ہے اور
پانی جو اس ورید مین خون کے ساتھ ملکر
دل مین جایا کرتا تہا کمتر پہونچتا ہے اور کبد
کے پیچھے خریطہ غشاء آبدار مین جو معدہ اور
امعا کے اوپر ہے اور جسکو پردہ صفاق
(پریٹونیم) کہتے ہین پانی مجتمع ہو جاتا ہے
اور اوس سے مرض استسقا یعنے اجتماع آب
در شکم حادث ہو جاتا ہے اور آخر مرض مین
مریض کے پانوٴن پر ورم ہو جاتا ہے اور اکثر
بدہضمی رہتی ہے کیونکہ جگر سے دل مین خون
نہین جاتا پس معدہ بھی ممتلی رہتا ہے اور
طعام کم ہضم کرتا ہے بیمار کا رنگ سبز مائل
ہوتا ہے اور یرقان بھی عارض ہو جاتا ہے
قے اور اسہال کے ساتھہ خون خارج ہوتا ہے
کیونکہ صغر کبد کی وجہ سے معدہ مین خون
زیادہ مجتمع رہتا ہے اور وہی خون قے و اسہال
مین خارج ہوتا ہے اور شکم مین پانی بہ نوع
مجتمع ہو جاتا ہے اور اوسکے اجتماع
سے اذیت و کلفت زیادہ ہوتی ہے
کیونکہ شکم کے تمام اعضا اس سے متغیر ہو جاتے
ہین خصوصاً انتماز پردہ شکم سے تنگی نفس
عارض ہو جاتا ہے اور بدن لاغر ہو جاتا
ہے۔

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ بیمار یا تو غشی
کی حالت مین جہٹ پٹ مر جاتا ہے یا
آہستہ آہستہ کراہ کراہ کر۔

علاج

اس مرض کا علاج دشوار ہے لیکن جب شکم
مین آب کثیر مجتمع ہو اور استعمال مدرات
سے فایدہ ظاہر نہو تو سنقب انبوبی
داخل کرکے پانی نکال دین اور یہہ عمل
مکرر کرین یعنی جس وقت شکم مین آب
کثیر مجتمع ہو جاوے اوسوقت کر دیا
کرین۔ اس سے مریض کی اذیت و
تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

تولد دیدان و خریطہ پر آب در کبد

واضح ہو کہ کبھی جگر میں بھی دیدان پیدا ہو جاتے ہیں اور اکثر دو قسم کے ہوتے ہیں جنکی حقیقت عظم کبد میں بیان ہو چکی ہے - اور کبھی کرم طویل اور باریک مثل رشتہ سفید کے ہوتے ہیں جنکو کتب عربیہ میں عرق مدنی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور ہندی میں نارو کہتے ہیں اور لاطین میں ڈراکنکولس یا فلیریا مدن ایزز کہتے ہیں - اور یہہ کرم جس طرح دوسرے اعضا میں پیدا ہو جاتے ہیں جگر میں بھی ہو جاتے ہیں کبھی دیدان کبار جنکو عربی میں حیات کہتے ہیں امعا و معدہ میں پیدا ہوتے ہیں جو کبد کے اندر تشریح کے وقت پائے جاتے ہیں - اسکا سبب یہہ ہے کہ یہہ کرم امعا سے مجرئ صفرا آرندہ کی وساطت سے جو امعا میں صفرا کو لاتا ہے کبد میں چلے جاتے ہیں - اسی طرح خریطہ پر آب بھی جسکو سمپل سسٹ یعنی خالص خریطہ پر آب کہتے ہیں جگر میں پیدا ہو جاتا ہے -

اسباب

دونوں کی پیدایش کا سبب ہنوز نا معلوم ہے صرف تشریح کے وقت انکا وجود پایا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ امراض معلومہ کے موجب یہی ہیں -

علامات

جبتک دیدان و خریطہ زیادہ نہیں ہو جاتے کوئی علامت معلوم نہیں ہوتی مگر جب زیادہ ہو جاتے ہیں تو مقام جگر پر ورم ظاہر ہوتا ہے اور جب جگر درازی میں سینہ کی طرف بڑھتا ہے تو سرفہ و عسر تنفس لاحق ہوتا ہے اور علامات ذات الریہ و ذات الجنب نمایاں ہوتی ہیں - اور جب اسفل کی طرف جو جانب امعا ہے جگر عظیم ہو کر شق ہوتا ہے اور پانی یا کرم جو کچھہ جگر میں ہوتا ہے اوس سے خارج ہو کر شکم میں گرتا ہے تو اوسکے سبب سے غشاے آبدار بطن میں ورم ظاہر ہوتا ہے - اور کبھی یہہ مواد معدہ میں اور کبھی قولون میں گرتا ہے - مواد جگر کا قولون میں گرنا سالم ہے مگر اسلم یہہ ہے کہ ریم دبیلہ کی طرح یہہ کرم یا پانی بھی جلد کے رستے خارج بدن کی طرف دفع ہو جاوے -

علاج

یہہ مرض اصل علاج کے لائق نہیں اسلئے کہ یہہ دونوں مرض غشا میں ہوتے ہیں اور

انمین دوا کے پہونچنے کا رستہ مسدود ہے لیکن یہہ پانی کبھی خود ہی خشک ہوجاتا ہے اور ہیداٹڈ خود ہی مردہ اور خشک ہوکر جگر مین رہجاتے ہین اور مریض تندرست ہوجاتا ہے اور جب مدت دراز یا یون کہو کہ مرنے کے بعد تشریح کی جاتی ہے تو یہہ کرم خشک پائے جاتے ہین یا آہک کی صورت مین محسوس ہوتے ہین۔

سرطان کبد

جسکو انگریزی مین کینسر آف لیور کہتے ہین کبھی سرطان جگر مین ہی ہوتا ہے جیسا کہ دوسرے اعضا مین بہی پایا جاتا ہے۔

اسباب

اسکا سبب اکثر موروثی اور خاندانی ہوا کرتا ہے۔

علامات

حرارت خفیف درد سر بدہضمی قے اور یرقان وغیرہ علامات جو ورم مزمن کبد مین لکہی گئی ہین اسمین بہی موجود ہوتی ہین لیکن جب ورم زیادہ ہوجاتا ہے تو بعد محسوس ہونے کے سختی وصلابت مین حسب موضع ورم اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً بعض مواضع مین صلابت مرتفع ہوتی ہے اور کسی حصہ مین منخفض جیسا کہ کنکر بیل مین غدودین مختلف شکل و مختلف مقادیر کی ہوتی ہین جب یہہ علامات پائی جاوین تو یقین کرلینا چاہیئے کہ مرض سرطان پیدا ہوگیا ہے۔

علاج

یہہ مرض ہی لاعلاج ہے لیکن مریض کی راحت رسانی کے واسطے جہانتک ممکن ہو عوارض کے کم کرنے کی کوشش کرین مثلاً اگر قبض ہو تو مسہل دین اگر درد زیادہ ہو تو افیون یا مارفیا کہلائین اور رات کو نیند آنے کے واسطے کلورل ہائیڈریٹ کہلائین اور غذا قلیل المقدار کثیر الغذا دین اگر شکم مین آب کثیر مجتمع ہو تو اوسکو منفذ ابنوب کے ساتھہ نکال دین

ضعف کبد

ضعف جگر سے یہہ مراد ہے کہ جگر اپنے فعل خاص سے جو تولید صفرا ہے قاصر ہوجاتا ہے اور صفرا کم پیدا کرتا ہے۔

اسباب

اسکا سبب خون کی کمزوری ہے جسکے

مرض سل آتشک مین یا بروز دندان
اطفال کے وقت ہوا کرتی ہے کیونکہ بروز
دندان کے وقت بچہ زیادہ ضعیف ہوجاتا
ہے اور اوسکا خون کمزور ہوجاتا ہے۔
کبھی اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ روغن
و چربی کے زیادہ کہانے سے جگر مین
دسومت ہوجاتی ہے اور کبھی جرم کبد
موم کی طرح ملایم ہوجاتا ہے جسکے سبب
سے وہ اپنے خاص فعل سے قاصر رہتا ہے
اور یہہ حالت اکثر مرض آتشک مین ہوا
کرتی ہے اور تشریح بعد مرگ سے ثابت
ہوتا ہے کہ جگر ملایم ہوگیا تھا

علامات

کبھی اسہال اور کبھی قبض شکم رہتی ہے اور جو
مواد اسہال مین خارج ہوتا ہے خاکستری
یا کسی اور رنگ کا ہوتا ہے لیکن اوسمین
زردی نہین ہوا کرتی اور بدہضمی طعام کی
علامتین موجود ہوتی ہین اور بدن مین
سستی غالب رہتی ہے اور چہرہ کا رنگ زردی
مایل ہوتا ہے جسکا سبب خرابی خون ہوتا ہے
اور خون صفرا کے نہ پیدا ہونے یا کم پیدا
ہونے سے صاف نہین ہوسکتا اور
مریض کا بدن روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے

علاج

ادویہ مقویہ فعل کبد جو صفرا زیادہ پیدا کرین
جیسے کہ پوڈوفلین پل یا بلو کمپونڈ اور
ٹراکسیکم اور نائٹرمیوڈاٹک ایسڈ ڈائلوٹ
ہین کہلاوین تاکہ صفرا زیادہ پیدا ہو اور
ضعف کبد موقوف ہوجاوے اور
جب ثابت ہوجاوے کہ آتشک سے ضعف جگر
پیدا ہوا ہے تو آیوڈائڈ پٹاس کہلائین
اور جگر پر ٹنکچر آیوڈین کی مالش کرین
اور غذا سہل الانہضام دین مثلاً
شوربے قلیہ اور نان چپاتی۔ بدن کو
ہمیشہ گرم رکہین سرد ہوا نہ لگنے دین اور
بدنی ریاضت و مشقت زیادہ کرائین اور
صاف ہوا مین ٹہلائین

قوت کبد زیادہ ہوجانا

اسمرض مین جگر اپنے فعل مین جو تولید صفرا
ہے زیادہ قوی ہوجاتا ہے

اسباب

اسکا سبب زیادتی حرارت ہے اور کہانا زیادہ
خصوصاً زیادہ لذیذ اور بالخصوص زیادہ
گوشت سالن اور چربی اور گہی زیادہ
کہانا اشتہا سے زیادہ اور بے طرح کہانے سے

بھی صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

علامات

بدن مین صفرا کی زیادتی ہے اور اسہال زرد رنگ کے ایسی جلن کے ساتھ آتے ہین کہ اونکی حرارت سے مقعد جلنے لگتی ہے۔ کبھی اسہال کے پہلے یا پیچھے قے آتی ہے اور اوسمین صفرا خارج ہوتا ہے اور یہہ دست اسہال اس کثرت سے آتے ہین کہ ہیضیہ کا گمان ہوجاتا ہے مگر ہیضیہ مین اور اسمین اس طرح تفرقہ کیا جاتا ہے کہ ہیضہ مین احتباس بول ہوتا ہے اور اسمین بول آتا ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین بعد ایک ہلکا سا مسہل روغن بید انجیر یا سڈ لٹیز پوڈر کا دین تاکہ معدہ و امعا صفرا سے پاک ہوجاوین اور جب اسہال سے فراغت ہوجاوے تو افیون کہلائین تاکہ صفرا جگر مین بھی کم پیدا ہو اور حرارت امعا بھی برطرف ہوجاوے محاکمہ مولف کتب طبیہ عربیہ مین بعض حالات امراض جداگانہ کے طور پر لکھی جاتی ہین چنانچہ سدد کبد کتب عربیہ مین مذکور ہین حالانکہ وہ ورم کبد و صغر کبد مین ہوا کرتے ہین کیونکہ ورم و صغر مقدار جگر کے سبب عروق منضغط ہوجاتی ہین جسکے سبب سے کیلوس بخوبی نہین جاتا اسکا علاج امراض ورم کبد و صغر کبد مین دیکھکر کرین وجع الکبد بھی کتب عربیہ مین علیحدہ لکھا جاتا ہے حالانکہ یہہ علامت ہی چند جگر کے ورم اور سرطان اور زخم مین پائی جاتی ہے انکا علاج بھی صدر مین بیان ہوچکا ہے۔ سوء القنیہ ضعف کبد سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح استسقا کو امراض کبد مین لکھتے ہین جیسا کہ ہم صغر کبد مین لکھ چکے ہین کہ اوسمین بھی آب کثیر شکم مین مجتمع ہوجاتا ہے اور اس مرض کے اخیر مین پاؤن پر ورم ہوجاتا ہے اسمرض کا ایک سبب جگر مین بھی ہوتا ہے لیکن چونکہ اجتماع آب خریطہ امعا مین ہوا کرتا ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ اسکو امراض امعا مین لکھا جاوے

یرقان

اسکو انگریزی مین جان ڈس کہتے ہین جسکے معنی ہین رنگ بدن کی زردی کے اس سے مراد یہہ ہے کہ صفرا خون کو ساتھ

آمیز ہوکر ظاہر بدن کو زرد کر دیتا ہے۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے سبب بعید مین اطبا کا اختلاف ہے چنانچہ ایک فرقہ کی رائے یہہ ہے کہ جگر ضعیف ہوکر صفرا کم پیدا کرتا ہے جسکے سبب سے خون مین صفرا زیادہ شامل رہتا ہے اور اعضا مین منتشر ہوجاتا ہے چونکہ جلد رقیق ہے اور ظاہر بھی ہے اسلئے صفرا کا رنگ اسمین نمایان ہوتا ہے ایک دوسرا فرقہ یہہ کہتا ہے کہ صفرا بہت کے موافق پیدا ہوتا ہے لیکن یہہ صفرا جو جگر مین پیدا ہوتا ہے اسکے جاری اور خارج ہونے کا رستہ یعنی وہ مجرے جو جگر سے امعا و مرارہ کی جانب صفرا لاتا ہے بند ہوجاتا ہے اور اسکے بند ہونے کے سبب مختلف ہین مثلاً ورم کبد یا خون جو عروق مین ہے جوش مین آجاتا ہے جس سے عروق ممتلی و عظیم ہوکر مجرے مذکور پر دباؤ ڈالکر اسکو بند کر دیتی ہین اور چونکہ صفرا جگر سے خارج نہین ہوتا اور جگر ہی مین رہتا ہے اسلئے پھر عروق مین جذب ہو جاتا ہے اور خون کے ساتھ مخلوط ہوکر اعضا مین پہونچتا ہے اور ظاہر جلد کو رنگین کر دیتا ہے اصل بات یہہ ہے کہ دونون فرقون نے جو دو سبب ارادہ کئے ہین یرقان مین دونون موجود ہوتے ہین کسر اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ بیان مین ذرا وضاحت کردیجائے اور وہ یہہ ہے کہ قلت تولید صفرا اوسوقت حادث ہوتی ہے کہ جگر مین کسی سبب سے ورم پیدا ہوجائے اور اوسکے سبب سے مجرا جو صفرا کو لاتا ہے منضغط ہوکر بند ہوجاتا ہے۔ اور جگر سے صفرا کا عدم خروج و جریان اوسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جب مجرے جو امعا و مرارہ مین صفرا لاتا ہے کسی سبب سے بند ہوجائے مثلاً اس مجرے مین حجر یا سنگریزہ پیدا ہوجائے۔

اسباب

کبھی ورم سے اور کبھی زیادہ قے کرنے سے یہہ مرض پیدا ہوتا ہے کیونکہ قے مین ہی جگر منغمز ہوجاتا ہے۔ حرارت مزاج کی زیادتی سے بھی یرقان ہوجاتا ہے خواہ یہہ حرارت موسمی حرارت کی زیادتی سے حاصل ہوئی ہے خواہ کسی اور اسباب سے قبض شکم بھی یرقان کا سبب ہے مثلاً قولون مین سدہ عظیم و سخت پیدا ہوا اور وہ مجرے صفرا آرندہ کو ضغط کرے ورم امعاے اثنا عشری سے بھی اور ورم لبلبہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ عورتون کو اکثر حاملہ ہونے کے وقت یرقان ہوجاتا ہے کیونکہ اس وقت امعا اوپر کو چلی جاتی ہین

اور کبد کو ضغط کرتی ہین نیز حالت حمل
مین قبض زیادہ ہوتی ہے جو یرقان کا
ایک سبب ہے۔ کبھی خود صفرا کی رطوبت کم
ہوجاتی ہے اور وہ غلیظ ولزج ہوجاتا
ہے اور شاید یہہ حالت ابتداے تکون
حجر مین ہوتی ہے اور اوس غلظ ولزوجت
کے سبب خروج صفرا کا رستہ بند ہوجاتا
ہے اور اوس سے یرقان حادث ہوتا ہے
کبھی ریگ کے پیدا ہونے سے اور کبھی
مرارہ مین سنگریزہ پیدا ہونے سے حادث
ہوتا ہے اور اس سنگریزہ کی دو صورتین
ہین یا تو یہہ کیسہ سے مرارہ مین صفرا کے
دخول کو روکتا ہے اور مرارہ سے امعا
کی طرف صفرا کو جانے نہین دیتا
یا یہہ سنگریزہ مرارہ سے نکلکر اوس مجری
مین جا پڑتا ہے جو امعا کی طرف صفرا کو
لاتا ہے اور اس مجرے کو بند کردیتا ہے
اس حالت مین صفرا نہ کیسہ سے
مجرے مین جاتا ہے اور نہ مرارہ مین
بلکہ کبھی ہی مین رہکر محدث یرقان ہو
جاتا ہے۔ کبھی حرکات نفسانیہ مثلاً
غیظ وغضب فزع یرقان کا سبب محدث
ہوتی ہین۔ کبھی بعض زہریلے جانورون

کا کاٹنا یرقان کا سبب ہوتا ہے مثلاً
عقرب جرارہ جو چلنے مین اپنی دم زمین سے
لگاکر چلتا ہے کاٹ کہائے بعض اقسام کے
سانپ اور بھڑ بھی ایسے ہی ہین جنکے کاٹنے
سے یرقان ہوجاتا ہے۔ کبھی اطفال نوبمولود
مین ایام ولادت سے دس روز کے اندر
یرقان ہوجاتا ہے اور خود بخود زائل
ہوجاتا ہے

علامات

کبھی یرقان یکایک ہی عارض ہوجاتا
ہے اور اوس سے پہلے کوئی شکایت نہین
پائی جاتی۔ اور کبھی بتدریج عارض ہوتا ہے
مثلاً اسکے ظہور سے پہلے اعضا مین سستی
اور قلب مین انضجار وغم بیوجہ پیدا ہوتا
ہے بعد بیاض چشم پر زردی پیدا
ہوجاتی ہے پھر رخسارون پر صفرت چھا
جاتی ہے اسکے بعد تمام بدن کا رنگ
زرد ہوجاتا ہے اور زردی کبھی کم اور
کبھی زیادہ ہوتی ہے اکثر غثیان رہتا ہے
کبھی قے بھی آتی ہے اور جو مواد قے مین
خارج ہوتا ہے نہایت ترش ہوتا ہے اور
پیشاب زرد رنگ کا آتا ہے اور بول کی
رنگت اوسوقت ایسی ہی ہی جیسا کہ [illegible]

لیکن جب صفرا خون مین زیادہ شامل
ہوجاتا ہے تو سیاہ رنگ کا پیشاب آتا
ہے اگر اس سیاہ رنگ کے بول مین کپڑا
بھگویا جاوے تو کپڑا زرد رنگ ہوجاتا ہے
اگر اس سیاہ رنگ کے بول مین پانی ملایا
جاوے تو پانی بھی زرد ہوجاتا ہے ۔ اگر
یہہ اشتباہ واقع ہو کہ بول کی سیاہی خون
کے سبب سے ہے یا صفرا کی آمیزش سے
تو اسمین یون تمیز ہوسکتی ہے کہ اس بول
مین سے تھوڑا سا لیکر اوسمین سلفیورک ایسڈ
کے چند قطرے ڈالین اگر سیاہی صفرا کی
ہوگی تو بول کا رنگ پہلے سبز ہوجائیگا
پھر یا سمنجانی بنجائیگا ۔ اکثر قبض شکم رہتی
ہے اور جو براز آتا ہے سفید یا خاکستری
رنگ کا ہوتا ہے یہہ حالت اوسوقت
ہوتی ہے جبکہ صفرا امعا کی طرف مطلق
نہ جاوے ۔ کبھی براز اپنے طبیعی رنگ پر
ہوتا ہے اور یہہ حالت اوسوقت ہوتی ہے
جبکہ صفرا قدرے امعا کی طرف بھی جاتا ہے
کبھی اس مرض مین اسہال بھی ہوتے ہین
اور یہہ حالت اوسوقت ہوتی ہے جبکہ
غشائے بلغمیہ امعا مین کوئی مرض ہو
پسینہ جو اس مرض مین آتا ہے وہ بھی زرد

رنگ کا ہوتا ہے اور ظاہر بدن پر اکثر
خارش رہتی ہے ۔ بعض مریض ایسے بھی
ہوتے ہین جنکو سب چیزین زرد رنگ
نظر آتی ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ آنکھ
کی بعض رگین صفراوی خون سے ممتلی
ہوکر پھول جاتی ہین اور جب یہہ پھولی
ہوئی رگین رطوبت بیضیہ و زجاجیہ کے
قریب آتی ہین اور ان رگون سے
یہہ رطوبتین پانی جذب کرتی ہین تو
چونکہ یہہ پانی زرد رنگ ہوتا ہے اسلئے
یہہ دونون رطوبتین بھی زرد رنگ ہوجاتی
ہین اور جو کچھہ دیکھتی ہین زرد رنگ نظر
آتا ہے جیسا کہ زرد رنگ کی عینک
لگانے سے سب چیزین زرد نظر آتی
ہین لیکن زبان اور لب اس مرض مین اپنی
اصلی رنگ پر رہتے ہین انمین زردی
نہین آتی البتہ تالو بہت زرد ہوتا ہے
چنانچہ اگر آنکھون کے مشاہدہ سے فیصلہ
نہو سکے کہ یرقان ہے یا نہین تو تالو
کے معاینہ سے فوراً یقین ہوجائیگا
کہ بیشک یرقان موجود ہے کسی
مریض پر اس مرض مین نیند بھی غالب
ہوجاتی ہے اور کسی پر خواب کا غلبہ

طاری ہوجاتا ہے لیکن یہہ قسم ردی ہے
اسمرض مین دوران سر رہتا ہے اور
مریض مشقت و ریاضت پر قادر نہین ہوتا
اور بدن بہت لاغر وضعیف ہوجاتا ہے
جبتک صفرا اپنے اصلی رنگ پر رہتا ہے
بیمار کا رنگ زردی مائل رہتا ہے اور بدن
کے اصلی رنگ کے موافق زردی مین اختلاف
ہوتا ہے مثلاً جسکے بدن کا اصلی رنگ
سفید ہوگا اوسکی زردی کاغذی لیمو کے
چھلکے کی طرح ہوگی جسکا رنگ سرخ وسفید
ہوگا اوسکی زردی نارنگی کی زردی کی
مانند ہوگی اور جسکا رنگ سیاہ ہوگا اوسمین
زردی سیاہی کے ساتھہ مختلط ہوگی
مگر جب صفرا کا رنگ سبز ہوجایگا جیساکہ
مرارہ کے اندر سبز ہوا کرتا ہے تو مریض کا
رنگ سبزی مایل یا سیاہی مایل بحسب اختلاف
الوان اصلی ہوگا اس حالت کا نام
عربی زبان مین یرقان اسود ہے
اور انگریزی مین بلیک جانڈس
یعنی یرقان سیاہ اور یہہ قسم ردی ہے
اور یرقان مین درد جگر لازم نہین لیکن
جب اسکا سبب ورم حاد ہو یا جب مجری
صفرا آمدنہ سے سنگریزہ خارج ہونے لگے

اثنا عشری مین جاویگا تو درد زیادہ ہوگا
اور یہہ درد جو سنگریزہ خارج ہونے یا حرکت
کرنے کی تابع ہے نہایت شدید ہوا کرتا
ہے اور تپ لرزہ کی طرح سے نوبتی ہوتا
ہے تپ لرزہ کے ساتھہ تشبیہ دینے سے
ہماری یہہ غرض نہین کہ درد مین ایک
روز کا وقفہ ہوجاتا ہے بلکہ یہہ مطلب
ہے کہ نوبت تپ کی طرح شروع ہوتا اور
شدت کرتا ہے اور پہر ساکن ہوجاتا
ہے اور شروع ہوتا ہے اور اسمین شدت
وخفت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اس درد
کے حدوث کا سبب تشنج ہوتا ہے۔
جب یہہ درد شروع ہوتا ہے تو قے
وغثیان پیدا ہوتا ہے اور شدت
اذیت سے بیمار کے بدن مین پسینہ
آجاتا ہے اور جب سنگریزہ مجریٔ مذکور
سے حرکت کرکے امعاء اثنا عشری
مین جا پڑتا ہے تو اذیت وکلفت فوراً
برطرف ہوجاتی ہے۔ اور اس درد مین
اور اوس درد مین جو ورم کبد کی سبب
پیدا ہوتا ہے فرق یہہ ہے کہ اس درد
کے ہمراہ تپ نہین ہوتی جیسے کہ ورم
حاد کبد مین ہوا کرتی ہے نیز یہہ درد

تا تہد کے ساتھ دبانے سے کم ہو جاتا ہے اور دبانے سے مریض کو راحت حاصل ہوتی ہے برخلاف درد تابع ورم کے کہ اوسمین دبانے سے اذیت زیادہ ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ورم و جوش خون کا درد نہین بلکہ خروج و حرکت سنگریزہ کا ہے لیکن کبھی اس سنگریزہ کے درد و اذیت سے سنگریزہ کے ارد گرد ورم پیدا ہو جاتا ہے اوسوقت حمی بھی عارض ہو جاتا ہے اور یہہ ورم کبد تک پہونچ جاتا ہے اور اس سے کبد مین ورم حار یا دبیلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

جب محل کبد پر ہاتھ کے ساتھ دبانے سے درد زیادہ ہو تو اوسوقت بمقدار ورم کے موافق جونکین لگا دین اونکے بعد مسہل دین جس سے اسہال رقیق آوین تا کہ صفرا زیادہ خارج ہو میگنیشیا سلفاس کا مسہل اسوقت بہتر ہے اگر اسپر بھی درد باقی رہے تو ایک انگریزی پلاسٹر لگاوین جیسا کہ ورم مزمن کبد مین لکھا گیا ہے۔ اگر درد کا سبب مجرے صفرا آرندہ یا مرارہ مین سنگریزہ کی حرکت ہو اور اسکی علامات

خاصہ حرکت سنگریزہ جو پیشتر لکھی گئی ہین ہو جو دہون تو اوسوقت تسکین درد کی تدبیر عمل مین لاوین مثلاً افیون کہلاوین اور اسکے کہلانے کی ترکیب یہہ ہے کہ اگر درد کے ساتھ قے ہو تو پانی مین گہول کے دین اگر قے نہو تو گولی بنا کر دین تا کہ قے کے ساتھ نکل نجاوے اگر درد کی شدت زیادہ ہو تو کلوروفارم سنگہا دین لیکن اگر نبض ضعیف ہو تو کلوروفارم سنگہانا مناسب نہین کہ یہہ قلب کو اور بھی ضعیف کر دیگا بلکہ بجاے اسکے روح تیز آب گندہک سنگہاوین کہ اس سے تخدیر و تقویت قوت دونون فایدے حاصل ہوتے ہین اگر کلورل ہایڈریٹ پانی مین حل کرکے بطور احتقان شکم مین پہونچاوین تو بہتر ہے لیکن اسکا پلانا مناسب نہین کیونکہ اسکے پینے سے کبھی کبھی قے ہو جایا کرتی ہے ایضاً

صابون ہندی دو درم نیم گرم پانی مین حل کرکے احتقان کرین یہہ سنگریزہ کے پہسلانے مین اعانت کریگا اگر اس حقنہ سے کسیقدر فایدہ ہو تو پہر

تدبیر بلکہ عمل مین لائین اور صابون
ولایتی جو ادویات مین مستعمل ہوتا ہی
اور جسکو لاٹن مین سیپو ڈیورس اور
انگریزی مین کاسٹیل سوپ کہتے ہین
پچاس حبوب بمقدار ۵ گرین بنائین
اور چار حب روزانہ کہلائین - ایضاً
پوڈوفلن چہارم حصہ گرین - اکسٹرکٹ
ہائی اسائمس ایک گرین - سنف
ہائیڈرارج کم کریٹا ۳ گرین سب کو ملا کر
حب بنائین اور رات کو کہلائین اور
اس شب کی صبح کو روغن زیتون یا کیسٹر
اوئل پلائین جس سے [illegible] مرق
بحر وصفرا سے غلیظ عمل مین لائین

تدبیر حل پتھری

اور وہ یہہ ہے کہ روغن زیتون عمدہ
ولایتی دو حصہ روح تیزاب گندہک
تین حصہ دونون کو باہم ملائین - پہر
اسکے ۲۰ قطرے نیم درام صمغ عربی پر
جو ایک اونس پانی مین حل کیا گیا ہو
ملائین کیونکہ یہہ دونون دوائین پانی
مین حل نہین ہوتین اور صمغ عربی کی
لزوجت مین ملجاتی ہین) پہر اس دوا
ممزوج بصمغ عربی ایک دفعہ نہار منہ

کہلائین اور پانچ چہ منٹ کے بعد
اشجوی رقیق یا آب مطبوخ تخم کتان
سیر شکم پلائین - اس پانی کے پکنے کی
چار گہنٹہ کے بعد جب اشتہای صادق
ہو تو غذا کہلائین جب تک کہ اس
دوا کے استعمال سے گردہ مین کوئی ضرر
ظاہر نہو روزانہ صبح کو پلایا کرین تا کہ
درد موقوف ہو جائے - مگر چونکہ
روغن تارپین خون کو گردون کی طرف
لاتا ہے جسکے سبب بول الدم عارض
ہوتا ہے پس اگر یہہ شکایت پیدا ہو جائے
تو روغن مذکور کا پلانا موقوف کرکے
پہر شروع کرین اور بتفاریق ایام پلائین
اسکے چند روزہ استعمال سے حجر و
صفرا سے غلیظ مذاب و رقیق ہو جاتا
ہے اور صحت حاصل ہو جاتی ہے
اگر شدت درد سے نیند نہ آئے تو مارفیا
چہارم حصہ گرین کلورل ہائیڈریٹ
۲۰ گرین سادہ پانی ملا کر رات کو پلائین
اگر اسکے استعمال سے قے آوے تو
کلورل ہائیڈریٹ کی بجائے ٹنکچر
ہائی اسائمس ۲ قطرہ یا اکسٹراکٹ
ہائی اسائمس ایک دو گرین مارفیا ملا کر

دین اطبائے کاملین یورپ کا قول ہے
کہ بار رفیا اور کلومل ہائیڈریٹ سے بہتر
کوئی دوا اس مرض کے ازالہ کے واسطے
نہین کیونکہ اس سے درد بھی کم محسوس
ہوتا ہے اور اس سے اغشا بھی سست رخی
ہو جاتے ہین جس سے سنگریزہ بسہولت
تمام اپنی جگہ سے حرکت کرکے امعا
مین چلا جاتا ہے۔

اور جب ثابت ہو جاوے کہ یرقان
کا سبب ورم و تولد حجر و رمل نہین ہے
(اور یہ سبب رد کے ہونے سے پہچانے
جاتے ہین) تو مسہل خفیف دین
صفتہ کلومل ۱ گرین۔ سفوف بالی
۲۰ گرین اکسٹراکٹ ٹراکسی کم ۳ گرین
شیرہ بقدر ضرورت سب کو یکجا کرکے
۴ حب بنا دین اور دو تین حبوب
ہر شب خواب کے وقت کھلائین۔ اگر
ان حبوب کے کھانے کے بعد جوشش
دہن کے آثار نمایان ہون تو انکا استعمال
موقوف کر دین اور بجائے اسکے یہ
دوا کھلائین۔ سفوف مغز اسکامنی ۵ سے
۱۰ گرین تک۔ پٹاس بائی ٹارٹراس و
سفوف زنجبیل ہر ایک ۱۲ گرین تینون
کو باہم ملا کر آب سادہ کے ساتھ پلائین
یا گنے کے رس مین گولیان باندھکر
دین نوع دیگر مسہل خفیف
صفتہ سفوف جیلپ مفرد ۳۰ گرین
کلومل ۵ گرین خالص شہد مین ملا کر
رات کو کھلائین۔ ہر شب یا دوسری
شب اعداد اسہال کے مطابق وقفہ
دیکر کھلائین۔ مثلاً اگر اس مقدار سے
ایک دفعہ اجابت ہو تو ہر شب متواتر
کھلائین اگر اجابت دو یا تین بار ہو
تو دو یا تین شب وقفہ دیکر کھلائین
اگر دو ہفتہ کے استعمال سے یرقان زائل
نہو تو اسوقت تحریک زنجیر برقی سے
دو تین روز تک روزانہ دو تین بار جگر
کو تقویت دین اس تدبیر سے صفرا
امعا کی طرف خارج ہو جائیگا۔ حبوب
مسہلہ کے استعمال کے ایام مین وقفہ
کے دنون مین ایسڈ نیٹرو میوراٹک
ڈائلوٹ ۲۰ قطرہ سادہ پانی مین
حل کرکے روزانہ تین بار پلائین اور
جگر پر بھی طلا کرین۔ اگر اسکے استعمال
سے بھی یرقان کی شکایت باقی رہے
تو اوسکے عوض ان حبوب مسہلہ

کھلاویں اور رات کو مدرات بول مثلاً
پٹاس کاربناس و پٹاس بائی ٹارٹریٹ
و پٹاس ایسیٹاس ہر ایک دس گرین
پانی میں حل کرکے ہر روز تین تین چار چار
گھنٹہ کے بعد پلاویں۔ اس مرض میں
ظاہر بدن سرد نہیں ہوتا بلکہ قدرے
گرم رہتا ہے تاکہ جلد اپنے کام سے
جو تصفیہ خون بذریعہ اخراج عرق ہے
قاصر رہے اور اپنے کام میں لگی رہے
ایسے بیمار کو ہوا خوری کے واسطے بگھی
گاڑی کی سواری بہتر ہے۔ اگر سنگریزہ
ہو تو گھوڑے کی سواری اولے ہے
ایسی بیمار کی غذا گوشت کا پتلا شوربا
اور نان چپاتی یا مونگ کی بڑیوں کا
شوربا اور نان چپاتی ہونی چاہیے یا
پانی ملا کر دودھ دینا چاہیے۔ اگر نان
یا چاول سرد ساگوں کے ساتھ جیسے
کہ کدو۔ درازو کھیرا سبز اور پالک ہے
کھلائیں۔ اگر ورم نہ ہو تو دال مونگ مقشر
کی کھچڑی دینے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں
لیکن گوشت کی بوٹی اور انڈا نہ دینا چاہیے
کہ ان دونوں سے صفرا زیادہ پیدا
ہوتا ہے اگر غسل کی ضرورت ہو تو

گرم پانی سے کراویں
واضح ہو کہ جب یرقان مزمن ہو جاوے
اور مریض ضعیف ہو اور ضعف کے سبب
کیلومل یا جلیپ کمپونڈ پوڈر وغیرہ ادویہ
قویہ اوسکے مناسب حال نہوں تو
اسوقت بہتر یہ ہے کہ ادویہ خفیفہ کے
ساتھ علاج کریں اور وہ یہ ہے کہ
مگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام۔ سوڈا سلفاس
دو ڈرام۔ مگنیشیا کاربناس ایک ڈرام
پٹاس ایسیٹاس و ٹنکچر کالشیکم نیم
نیم ڈرام۔ ٹنکچر لونڈ ایک ڈرام سولہ اونس
پانی میں حل کرکے ہر روز دو دو اونس
تین تین گھنٹے کے بعد دیں۔ اگر اسہال
زیادہ آویں تو مقدار خوراک ایک اونس
کردیں اگر اس سے بھی اسہال زیادہ
آویں تو ایک ایک یا دو دو روز کے
بعد دیں تاکہ یرقان دفع ہو اگر تنہا
اس تدبیر سے دفع نہو تو اس دوا کے
پلانے کے بعد چند روز تک میونیا
ہیڈراس ہے۔ اگر بیت تک روزانہ
تین بار تنہا یا پانی ملا کر یا موئی اور دوا
جو مناسب ہو استعمال کرکے دیں۔ اگر
اسکے استعمال کے بعد اسہال کی ضرورت

باقی ہو تو دوا سے سابقاً ایک دو روز کے بعد جب کہ اجابت ہو جائیں اگر اسکے بعد بھی یرقان باقی ہو تو آئوڈائیڈ پٹاسیم سے ۵ گرین تک روزانہ ہمراہ ادویہ مناسبہ یا تنہا آب سادہ کے ساتھ پلائیں

امراض طحال

تشریح طحال

طحال اپنی شکل میں نصف دانہ باقلا کی مثل ہے اور مرکب ہے غشا سے اندر کی جو اوسکے اوپر ہے اور اوسکے نیچے غشائی ریشہ دار ہے جو لدن الجوہر ہے اور مثل جلد صمغی (ربر) کبیر و صغیر ہوتا ہے اور یہہ غشا جرم طحال مین منتشر ہے اور اسی کے انتشار کے سبب سے طحال مین مکھیون کے چھتے کی طرح بہت سے خانے پائے جاتے ہین اور شریان عظیم سے جو خون کو دل سے لیکر بدن کی طرف جاتی ہے ایک شاخ پیدا ہو کر طحال مین آتی ہے اور یہان آنکر اوسکی کئی شاخین جدا جدا ہو کر جرم طحال مین منتشر ہوتی ہین اور غشیہ مذکورہ کے اندر [illegible] شرائین مذکورہ کے درمیان گوشت ملائم بھرا ہوا ہے۔ طحال کا کوئی خاص فعل ثابت نہین ہوا شاید کہ طبخ دم مین قدرے دخل ہو اور ایک وریدہ کبیر جو اجتماع اوردہ صغار سے جو بسبب انتشار شاخہائے شرائین حاصل ہوتی ہین پیدا ہوتی ہے اور طحال سے نکلکر دوسری اوردہ کے ہمراہ جو معدہ و معا سے نکلتی ہین جگر مین جاتی ہے۔ طحال کی مقدار کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ جب معدہ طعام سے خالی ہوتا ہے تو طحال چھوٹی ہو جاتی ہے اور جب پر ہوتا ہے تو بڑی ہو جاتی ہے کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد طحال کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور جب ظاہر بدن پر سردی غالب ہوتی ہے اور خون داخل بدن کی جانب میل کرتا ہے تو طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے یہی سبب ہے کہ تپ لرزہ مین جبکہ خارجی سردی قوی ہوتی ہے تو ورم طحال عارض ہوتا ہے کیونکہ اسوقت خارجی سردی کے سبب خون طحال مین زیادہ جاتا ہے فی الحقیقت طحال بھی ایک غدہ ہے

لیکن اس سے کوئی مجرا خارج نہیں ہوتا جیسا کہ کبد گردہ ولبلبہ سے خارج ہوتا ہے اور یہہ غدہ ویسا ہی ہے جیسے کہ گلے کے غدے ہوتے ہیں اور کھینگے کی بیماری میں متورم ہو جاتے ہیں پس یہہ جو کتب طبیہ عربیہ میں لکھا ہے کہ کبد سے ایک مجرے طحال میں آتا ہے جس سے سودا کبد سے طحال میں پہونچتا ہے۔ اور ایک مجرے طحال سے معدہ میں آتا ہے جو خلاے معدہ کے وقت سودا معدہ میں گراتا ہے پیرایہ صحت سے بالکل عاری ہے۔

ورم طحال

یہہ ورم کبھی حاد ہوتا ہے اور کبھی مزمن پہلے ورم حاد کا حال لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ کبھی طحال میں ورم حاد عارض ہوتا ہے۔

اسباب

کبھی تپ لرزہ کبھی سقطہ یعنی گرنا کبھی خون اور کبھی صدمہ ضرب اسکے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات

ہے۔ اور یہہ بھی کبھی شدید ہوتا ہے اور کبھی خفیف لیکن دائمی ہوتا ہے۔ اور محل طحال پر درد ہوتا ہے اور دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور جانب طحال ہمیشہ ثقل رہتا ہے اور طبع قبض رہتی ہے اور اشتہاے طعام ساقط یا قلیل ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے اور جب پلک زیرین چشم کو الٹ کر دیکھا جاے تو غشاے ملتحمہ چشم کا رنگ سفید نظر آتا ہے اور جب محل طحال پر ہاتھ رکھکر اوپر انگلیوں سے خفیف ضرب لگائیں تو جسم مصمت کی آواز مسموع ہوتی ہے الغرض جس وقت ثقل وصلابت اور درد مقام طحال پر محسوس ہو اور بخار بھی لازمی ہو تو جان لینا چاہیئے کہ ورم طحال حاد ہے۔

علاج

پہلے محل طحال پر دس بارہ جونکین لگائیں مگر سوائے محل ورم کے کسی دوسری جگہ سے خون نہ نکالیں جیسا کہ کتب طبیہ عربیہ میں امر کیا گیا ہے کہ فصد لیں کیونکہ اس سے خشکی زیادہ ہو جاتی

سن بعد مسہل قوی دین مثلاً مگنیشیا سلفاس ۳ یا ۴ ڈرام پانی کے ہمراہ کہلائین یا کلومل سفوف جلیپ کمپونڈ کے ہمراہ دین یہہ مسہل مکرر دین یعنی ایک روز مین کبی دفعہ دین اور کبی دن دیتے رہین تاکہ اسہال رقیق ہو جائین اور ہمیشہ تلیین طبع کا لحاظ رکہین یعنی کوئی ایسی ملیّن دوا ہر روز کہلایا کرین جس سے روزانہ اجابت لینت کے ساتہہ ہوا کرے اور قبض شکم نہ رہے اور تخم کتان پیکر گرم پانی مین گوندہکر پارچہ پر بچھا کر تمام شکم پر چپان کردین اور محل طحال پر خصوصاً زیادہ گاڑہا لیپ کرین اگر اس ضماد کے استعمال کے بعد بہی درد باقی رہے تو ایک انگیر پلاسٹر لگادین تاکہ آبلہ پیدا ہو جاوے اور جس دن مسہل دین اوسی روز جس وقت دے ہوئے مسہل کا اثر دور ہو جاوے کنین بمقدار کثیر مثلاً ۱۰ سے ۲۰ گرین تک کہلاوین اس سے جوش خون اور سبب حمی دونون برطرف ہو جاوین اور چونکہ معدہ اس مرض مین ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے وہ اگر اپنے ضعف کی وجہ سے کنین کو قبول کرے اور قے کے ساتہہ دفع کردے تو قدرے تیزاب گندہک یا سوڈا کاربنا س کیفیر کے ہمراہ دین تاکہ معدہ مین قائم رہے

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ علاج سے صحت ہو جاتی ہے یا ورم غرس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے یا آب کثیر شکم مین پیدا ہو جاتا ہے جس سے استسقا کی آثار نمایان ہوتے ہین مگر یہہ حالت اوس وقت ہوتی ہے جبکہ ورم طحال غشای ابدا تک پہونچ جاتا ہے اسوقت درد شکم زیادہ ہوتا ہے (اسکا بیان امراض امعا مین آویگا) اگر ورم غرس کی طرف منتقل ہو جاوے تو جو علامات ورم حادین لکہی گئی ہین سب موجود ہوتی ہین لیکن خفیف درد ایسا کم ہوتا ہے کہ بیمار اوسکی کوئی شکایت بیان نہین کرتا البتہ مقدار طحال بہت بڑہ جاتی اور صلب ہو جاتی ہے اس حالت مین سفیدی خون بڑہ جاتی ہے اور خون ضعیف ہو جاتا ہے اور آنکہون اور ہونٹون پر سفیدی غالب ہو جاتی ہے کیونکہ اس حالت مین خون کے سفید دانے زیادہ ہوتے

کریسکل) زیادہ ہو جاتے ہین اور خون کے
سرخ دانے (ریڈ کریسکل) کم ہو جاتے
ہین اور مریض کے چہرے شکم اور پانؤن
پر ورم اور تہبّج ظاہر ہو جاتا ہے اور ان
سب علامتون کا سبب رقّت و کمزوری خون ہے

علاج

خفیف مسہل دین اور ادویہ مقویہ خون
مثلاً آب آہن و کنین و ہیرا کسیس یعنی سلفیٹ
آف آیرن کھلائین نسخہ جس سے اسہال
و تقویت خون دونون فایدے حاصل
ہوتے ہین سفوف یابی ۵ گرین
سفوف کنین سلفاس ۲ گرین فیری سلفاس
ایک گرین سفوف کلمبا ۲ گرین سفوف
زنجبیل ایک گرین سب کو ملا کر اسی قدر
چار چار گھنٹے کے بعد پانی کے ہمراہ دین۔
اس نسخے ایک دو اجابتین ہو جائینگی۔ اگر
اسہال زیادہ آئین تو روبرب کی مقدار کم کرکے
ایک دو گرین دین اس مرض مین اس دوا پر
اعتماد قوی ہے اور اس مرض مین آیڈ انگیز پلاسٹر
سے بھی فایدہ ہوتا ہے لیکن مرہم بنا یوڈائیڈ
کی مالش سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے ملنے کے
استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ مرہم بنا یوڈائیڈ محل
طحال پر مالش کرکے مریض کو دھوپ مین
بٹھلا دین اگر موسم گرم ہو تو کسی جھروکے یا
روزن کے مقابل بٹھائین جہان سے محل
طحال پر دھوپ اور آفتاب کی شعاع پڑے
اس سے آبلہ پیدا ہو جائیگا اور فایدہ کلّی حاصل
ہوگا ایضاً موسوم بہ اسپلین ڈراپس
صنعتہ ٹنکچر آیوڈین ½ ڈرام ٹنکچر فیرای
½ ڈرام آب سادہ ایک ڈرام سب کو ملا کر
پانچ پانچ یا دس دس قطرے روزانہ تین بار
ہر غذا کے بعد پانی ملا کر پلائین اور جب
مریض کے شکم مین پانی مجتمع ہو جاوے
اور درد نہ ہو فقط تنفس مین دشواری ہو تو
پہلے مدرّات مثلاً پٹاس ایسیٹاس و پٹاس
بائی ٹارٹراس پلاوین اور اس کے واسطے
بُھنے ہوئے کدو کا پانی پلانا زیادہ مفید ہے
اگر اس سے کار برآری نہ ہو تو آلہ منقب انبوبی
(ٹروکار) لگا کر شکم سے پانی نکال دین
تاکہ مریض کی اذیت کم ہو جاوے اور مریض
کو غذا ایسی دین جو جید اور سہل الانہضام
ہو مثلاً آب گوشت و شیر تازہ گاو دیا کرین
خواہ نان چپاتی کے ساتھ یا چاول کے
ساتھ اور نرم ساگ جیسا کہ کدّو دراز کدو
و خیار سبز اور توری جو خوب گلے ہوئے
ہون انکا کھلانا بہتر ہے۔ اس مرض مین

اکثر کرم شکم ہی پیدا ہوجایا کرتے ہین اگر
نہ نکال دیے جاوین تو ادویہ طحالیہ جلد اور
زیادہ فایدہ کرتی ہین۔ اگر شکم مین کیچون
کا وجود متحقق ہوجاے تو ادویہ مخرجہ و قاتلہ
کرم مثلاً سانٹونین و کمیلہ دین۔ سانٹونین
سب سے افضل ہے۔

امراض امعا

تشریح امعا

امعاے صغار اپنے طول مین قریب
بیس فیٹ کے ہین اور امعاے کبیر یعنی قولون
۵ فیٹ ہے یہہ سب ملکر ۲۵ فیٹ طویل
ہوتین لیکن جب قولون کے طویل عضلے
کاٹ دیے جاوین اور اوسکو کہینچکر پیمایش کرین تو
سلوٹ نکل جانے کے سبب اوسکا طول
زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور امعاے اثنا عشری جو
متصل معدہ ہے طول مین بارہ انگشت ہے
انگشت سے مراد عام انگشت نہین بلکہ اوسی
شخص کی انگلی مطلب ہے جسکے پیٹ مین
یہہ معا ہو جس جگہ اسکا دہانہ معدہ کے
ساتھہ متصل ہوتا ہے اوسکو بواب کہتے
ہین فی الواقع یہہ معا اسفل و قعر معدہ
کی جانب سے مری کے مقابل ہے

اوسکا فعل

یعنی حلق کیجانب سے معدہ کی طرف غذا
کا کہینچنا یا معدہ مین غذا کو دہکیل دینا ہی
گویا یہہ معدہ مین غذا پہونچنے کا واسطہ ہے
اور امعاے اثنا عشری کا دہانہ معدہ سے اسفل معدہ
کی طرف غذا کو کہینچ لیتا ہے۔ اسکے بعد
ایک اور معاے صغیر ہے جسکو عربی مین صایم
(روزہ دار) کہتے ہین یہہ نام اسکا اسلیے
تجویز کیا گیا ہے کہ یہہ تشریح کے وقت
ہمیشہ خالی پائی جاتی ہے اسیوجہ سے اسکو
لاٹن مین بھی جیجونم یعنی روزہ دار و خالی
کہتے ہین اسکی مقدار طول مین ساڑہے سات
فیٹ ہے اسکے بعد معاے ایلی یم ہے
جسکے معنی ہین پرپیچ اور یہہ ساڑہے گیارہ
فیٹ لمبی ہے اسکو معاے دقاق کہتے ہین
یہہ سب ایک دوسری سے ایسی متصل ہین کہ تشریح
مین انکی جدائی ثابت نہین ہوتی۔ قدما نے
انکا جدا جدا نام شاید اسلیے تجویز کیا ہے کہ
اثنا عشری عریض و وسیع ہے اور صایم
بنسبت ایلی یم کی زیادہ وسیع ہے یہہ
تینون امعاے صغار (دقاق) چار چیزون سے مر
ہین ۔ پہلے داخلی جانب مین غشاء بلغمی

اور اسکے اوپر غشاے ریشہ دار ہے اور غشاے
ریشہ دار کے اندر شرائین و عروق صغار اور
مجاری ہین جو وریدکبیر مین پہونچاتے
ہین اور یہہ وریدکبیر ترقوہ کے نیچے اوس جگہ
واقع ہے جہان ورید نازل از راس اور ورید
صاعد از دست متصل ہوتی ہین غشاے
ریشہ دار کے اوپر عضلات ہین اور یہہ عضلات
دو قسم کے ہین ایک وہ جو جانب عرض ہین
پھیلکر واقع ہین اور یہہ بہت سے چھوٹے چھوٹے
عضلے ہین جو اس طرح مجتمع ہوئے
ہین کہ ایک کے تمام ہونے پر دوسرا شروع
ہو جاتا ہے اور بادی النظر مین ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ایک ہی عضلہ ہے یکبارگی پھیلا واقع
ہوا ہے عضلات کی یہہ قسم جو جانب
عرض ہین ہے قسم ثانی کے نیچے ہوتی ہے
عضلات کی قسم ثانی عضلات قسم اول
کے اوپر طول امعا مین واقع ہوتی ہے ان
عضلات کے اوپر غشاے آبدار ہے۔
جس جگہ معاے اثنا عشری معدہ کے ساتھ
متصل ہوتی ہے اوسکے محل اتصال کے گرد
جو عضلہ آتا ہے وہ بہت ضخیم و غلیظ ہے
اسکے غلظ کی وجہ سے یہہ منفذ اوسوقت
بند رہتا ہے جبکہ غذا معدہ کے اندر ہضم

ہوتی ہے اسی طرح اوس مقام پر جہان
معاے صغیر قولون کے ساتھہ جو معاے
کبیر ہے متصل ہوتی ہے انکے محل اتصال
پر بھی ایک غلیظ عضلہ ہے جو معا کے
دور پر عرض مین واقع ہے اسکے غلظ
کی وجہ سے یہان منفذ تنگ ہو جاتا ہے
امعا کے غشاے بلغمیہ مین جانب عرض
مین بہت سی چنٹین ہین جو غشاے بلغمیہ
معدہ کی چنٹون کے برخلاف ہین کیونکہ
وہ جانب طول مین ہین اور یہہ عرض مین
اور یہہ چنٹین جو عرض مین ہین انکا فایدہ
یہہ ہے کہ انکے سبب سے طعام امعا مین زیادہ
دیر ٹھیرتا ہے۔ اور یہہ چنٹین قولون کے غشاے
بلغمیہ مین اوس مقام پر بہت زیادہ ہین جہان
قولون معاے صغیر سے متصل ہوتی ہے
اور دوسری چنٹون کی نسبت مرتفع بھی
زیادہ ہین انکے ارتفاع کے سبب اس منفذ پر
ایک دروازہ کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔
اس دروازہ کا فایدہ یہہ ہے کہ معاے صغیر مین
جو کچھہ براز و فضول کی قسم سے قولون مین
جاتا ہے یہہ اوسکو روکتا نہین کیونکہ معا
کی قوت دافعہ اعلے سے اسفل کی طرف دفع
کرتی ہے پس امعا کی قوت سے یہہ براز و

فصول اس دروازہ کو کھول کر قولون کے
اندر چلا جاتا ہے لیکن جو کچھہ قولون کے
اندر ہے وہ اس دروازہ کی رکاوٹ کی
سبب سے کو معای صغیر کی جانب نہین جا سکتا
کیونکہ اس طرف سے قوت دافعہ اسفل سے
اعلے کی جانب دفع نہین کرتی یہی وجہ ہے
کہ براز جو جسم ثقیل ہے اعلے جانب مین
حرکت قسری نہین کر سکتا اور صاعد
نہین ہو سکتا لہذا حالت صحت مین معاے
صغیر مین سے کوئی چیز قولون مین نہیں
جاتی اگر جاتی تو براز کی بو ہمیشہ منہ سے
آیا کرتی اور ہر ایک شخص کی طبیعت کو اوس سے
کراہت آتی اور کوئی ایک دوسرے کے پاس
بیٹھنے کا روادار نہوتا او تمدن مین دشواری
دفساد پیدا ہو جاتا لہذا حکیم علیم نے یہہ
قباحت پسند نفرمائی لیکن بیماری کی حالت
مین جبکہ معاے صغیر زیادہ منتفخ ہو جاتا ہے
تو یہہ منفذ اتصال کشادہ ہو جاتا ہے اور
جو کچھہ قولون کے اندر ہوتا ہے معای صغیر
مین چلا جاتا ہے جیسا کہ قولنج شدید مین
ہوا کرتا ہے۔
غشاے بلغمیہ کی جلد کے اوپر بہت سے
چھوٹے چھوٹے غدے ہین جو کسی جگہ تنہا
اکیلے اکیلے ہوتے ہین اور کسی جگہ ستارون
کی طرح مجتمع پائے جاتے ہین اور ان
چھوٹے چھوٹے غدون مین عروق د
شرائین اور مجاری کیلوس ہین ان
غدون کے توسط سے کیلوس اپنے
مجاری مین چلا جاتا ہے کیونکہ یہہ غدے
اسفنج کی طرح کیلوس کو کھینچتے ہین
امعاے صغار کے غشاے بلغمیہ کے
اوپر بہت سے اجسام صغیرہ گھاس کی
کی طرح اوگے ہوئے ہین اور جس طرح
نباتات ہوا سے حرکت کرتے ہین یہہ
اجسام صغیرہ بھی متحرک ہوتے ہین لیکن
انکی حرکت طول امعا مین اعلے سے اسفل
کی طرف ہوتی ہے اور اس حرکت کا
فائدہ یہہ ہے کہ جو رطوبتین ہضم معدی
مین پیدا ہوتی ہین اونکو آگے کی طرف
دھکیل دیتی ہین اور ایک جگہ ٹھہرنے نہیں
دیتین تاکہ اگلے غدے اونکو کھینچ لین
اور اونکے ذریعہ سے کیلوس اپنے مجاری
مین چلا جاوے اور امعا خالی ہو جائین
تاکہ دوسری غذا آنکر ہضم ہو۔
معاے کبیر یعنی قولون اتحوان ورک
کے مقابل سے جانب یمین مین شروع ہو

اور پہ کو جاتی ہے اور جگر تک پہونچتی ہے
اور وہان سے لوٹ کر معدہ کے نیچے
طحال تک پہونچتی ہے اور وہان سے اُتر کر
مثانہ کے پیچھے آتی ہے اور یہان سے
سیدہی اور مستقیم ہو کر مقعد تک پہونچتی ہے
اور شریان عظیم مین سے دو شریان جو
دل سے خون لیکر بدن مین پہونچاتی ہین
پیدا ہو کر امعاے صغار و قولون مین
آتی ہین لیکن ان دونون شریانون
مین سے جو شریان شریان عظیم کی جانب
اعلے مین سے نکلی ہے وہ حصہ صاعد
قولون (اسنڈنگ) اور حصہ راست
قولون مین جانب عرض (ٹرانس ورس)
مین اور حصہ اعلے معاے صایم مین پہونچتی
ہے - اور جو شریان شریان عظیم کی جانب
اسفل سے نکل کر امعا مین آتی ہے وہ
حصہ نازل قولون (ڈی سنڈنگ)
مین اور دقاق (ایلی ایم) مین بھی
پہونچتی ہے - اور جو وریدین انسے خارج
ہوتی ہین وہ اوس ورید کے ساتھ جو
طحال و معدہ سے نکلتی ہے شامل ہو کر
سب ایک ورید کبیر مثل بیخ درخت کی
بنکر جگر مین جاتی ہین مگر باعتبار صحیح

اوسکے نام لاٹن مین مختلف ہین چنانچہ
جس جگہ پہ معاے صغیر کے ساتھ متصل
ہوتی ہے اور ارتفاع غشاے بلغمیہ
قولون کی جگہ پر صغیر و کبیر کے مابین دروازہ
یہان سے جسقدر دروازہ کے نیچے جہت
اسفل مین ہے اوسکو لاٹن زبان مین
سیکم (معاے اعور) یعنی نابینا و اعمی
کہتے ہین - اور اسی جگہ قولون سے ایک
معاے صغیر پیدا ہوتی ہے جو طول
مین تین چار انچ ہے اور بقدر قلم کتابت
ضخیم ہے اور اوسکا منفذ بھی مثل منفذ
کلک کے ہوتا ہے اور اوسکا اخیر مضموم
ومسدود ہے مگر اسکا فعل ہنوز ثابت نہین
شاید وہ معا جسکو کتب طبیہ عربیہ مین اعور
لکھا ہے یہی ہو - حکماے متاخرین فن لا
انگلستان اسکو قولون کی دُم قرار دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ دوسرے حیوانات
مین جو اپنے بچون کو دودہ پلاتے ہین
یہہ معا کبیر ہوتی ہے فی الحقیقت
یہہ سیکم ہے جو غیر انسان حیوانات مین
کبیر ہوتی ہے اور انسان مین اوسکے نشان
کے طور پر صغیر پائی جاتی ہے -
اور جو وریدین یہان سے بلند ہو کر جگر تک اوپر

معدہ کے برابر پہونچتی ہے تو اسنڈنگ قولون یعنی حصہ صاعدہ قولون اسکا نام ہوتا ہے اور جب صعود کے بعد پھر منخفض ہوکر طحال تک جاتی ہے تو اوسکو ٹرانس ورس قولون یعنی عرض مین حصہ است قولون کہتے ہین اور جب یہان سے نیچے کی جانب مایل ہوتی ہے تو ڈی اسنڈنگ قولون یعنی حصہ نازل قولون کہتے ہین اور جب پھر مثانہ کی خلف مین ہوکر وسط شکم مین جاتی ہے تو اسوقت اسکا نام رکٹم ہوتا ہے جسکے معنی ہین مستقیم۔ اور اسکا مستقیم نام رکہنا حقیقی معنون کے لحاظ سے نہین بلکہ اضافی ہے یعنی اپنے دوسرے حصون کی نسبت مستقیم ہے۔ جو چیزین امعاء صغار مین پائی جاتی ہین وہی قولون مین بہی موجود ہین یعنی قولون بہی غشاء بلغمیہ غشاء ریشہ دار عضلات اور غشاء آبدار چارون سے مرکب ہے لیکن اس معا مین عضلات طولیہ غلیظ ہین اور جہت طولی مین اگر اوسکی چیز یا چینٹ کو جو جہت عرض مین واقع ہے محفوظ و مضبوط رکہتے ہین اور جب اوسکے طولی عضلے قطع کردئے جائین تو قولون کا طول چینٹ کہل جانے کے سبب زیادہ

ہو جاتا ہے۔ لیکن معاء کبیر و صغیر مین یہہ فرق ہے کہ غدے جو قولون کے غشاء بلغمیہ کے اوپر ہین متفرق ہوتے ہین کسی جگہ مجتمع نہین ہوتے اور نہ جسم صغیر جو مثل گہاس پہوس کی امعاء صغار کے غشاء بلغمیہ پر ہوتا ہے قولون مین نہین ہوتا۔ اور سیرس غشاء یعنی غشاء آبدار محیط ہے اور اسکی صورت یہہ ہے کہ سب کے اوپر خارج مین بہی منبسط ہے اور شکم کے اندر داخل ہوکر ہر ایک عضو پر جدا جدا بہی محیط ہے اور باوجود اسکے کہ معدہ و امعاء پر احاطہ کرچکا ہے اور ہر ایک اوسکے سمیٹ لینے والے خریطے کے اندر آگیا ہے پہر بہی اوسکے کنارے عضو کی دونون طرف سے باہم جہک کے فقار ظہر کے ساتہہ جا ملے ہین اور اونکے ساتہہ مشدّد و مرتبط ہوگئے ہین اور اسکے فقار ظہر کے ساتہہ مرتبط و مستحکم ہونے کے سبب معدہ و امعاء غشاء مذکور کے لفافہ کے اندر بجاے خود رہتے ہین اور پس و پیش نہین ہوسکتے۔ اس غشاء کا جسقدر حصہ معدہ و امعاء کو فقار ظہر کے ساتہہ باندہنے اور مضبوط کرنے مین

کام آتا ہے اور معدہ و امعا کے احاطہ سے
زائد ہے اوسکو زبان گریک مین میسنٹری
کہتے ہین یعنی وہ غشا جسمین امعا ہون
لیکن بندہ مؤلف کے نزدیک میسنٹری
کا یہہ ترجمہ اوسکے حقیقی معنون پر حاوی
نہین ہوسکتا بہتر یوں ہے کہ اسکا
ترجمہ بندہن کیا جاوے۔ شرائین جو
امعا مین آتی ہین پہلے اسی بندہن
(میسنٹری) مین داخل ہوتی ہین
کیونکہ یہہ امعا کا لفافہ ہے پس اسمین
داخل و نازل ہوکر پھر امعا مین داخل
ہوکر منتشر ہوتی ہین اس حصہ مین
بھی قدرے چربی اور غدود پائی جاتی
ہین اور اس غدود مین بھی کیلوس آنتون
مجاری سے داخل ہوتا ہے اور ایک سے
دوسرے مین پہونچتا ہے یہانتک
کہ اپنے مجرے کبیر مین جو ترقوہ کے قریب
ہے داخل ہوجاتا ہے اور ان غدودون
مین بھی کیلوس قدرے پختہ ہوتا ہے
اور حالت مرض مثلاً سل مین جو قرحہ
ریہ ہے اور مرض اطفال مین جبکہ انکا
شکم بروز دندان کے وقت یا اوسکی
بعد سخت و عظیم ہوجاتا ہے یہہ غدودے
سخت اور متورم ہوجاتے ہین۔ اور یہہ
غشا زیر و بالا سے معدہ سے دونون طرف
سے غشا سے آبدار معدہ سے اور اسی طرح
زیر و بالا سے امعا سے اونکے غشاء آبدار
سے جو ان اعضا کے جرم مین داخل ہے
نکلکر چار تہ (تودتہ) ہوکر اور امعا کے مقابل
پہونچکر اور حجاب چار سلیہ ہوکر امعا پر آن پڑا
ہے۔ اس حجاب مین چربی بہت ہوتی
ہے لہذا اسکو زبان لاٹن مین اومنٹم
یعنی حجاب مشابہ بنسج عنکبوت بر امعاے
صغار کہتے ہین کیونکہ چربی اس حجاب
مین یکسان نہین ہوتی بلکہ کہین زیادہ
اور کہین کم ہوتی ہے جیسے کہ مکڑی کے
جالے مین کہین غلظ زیادہ ہوتا ہے اور
کہین کم۔ اس حجاب مین چربی پیدا
ہونے کا فایدہ یہہ ہے کہ اسکے سبب سے
امعا گرم رہین اور اپنی حرکت کی وقت
جسم لین وسم کے ساتھ رگڑ کھانے سے
راحت پاوین اور ایذا نہ اوٹھاوین اور نیز
اسکے سبب سے امعا کو چوٹ نہ لگے اور
جو لگے تو کم

لبلبہ بھی احشا مین داخل ہے اسکی مختصر
تشریح یہہ ہے۔

سررشتہ ڈاکٹری

اشتہارات

۶- اکتوبر ۱۸۹۶ء عیسوی

نمبر ۳۰۲۱- اشتہار نرسنگھہ داس نمبر ۲۶۵- ہسپتال اسسٹنٹ جماعت دوم نے اپنی رعایتی رخصت سے واپس آکر جو اوسے گورنمنٹ گزٹ کے پنجاب کے اشتہار سررشتہ ڈاکٹری نمبری ۱۹۸۳ مورخہ ۷ جولائی ۱۸۹۶ء مین عطا ہوئی تھی شفاخانہ سناوان ضلع مظفر گڈھ کا اہتمام گلاب رائے نمبر ۴۲۵ ہسپتال اسسٹنٹ جماعت سوم سے ۲۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کو دوپہر کے بعد لیا۔

نمبر ۳۰۲۲- اشتہار اسسٹنٹ سرجن فیروزدین صاحب معروف کو قلات مین اپنے کام سے سبکدوش ہونے پر تین ماہ کی رعایتی رخصت ۸ ستمبر ۱۸۹۶ء بعد دوپہر سے عطا ہوئی۔

نمبر ۳۰۲۳- اشتہار مندرجہ ذیل تبادلہ ہسپتال اسسٹنٹان کا ضلع گجرات مین بضرورت کار سرکار عمل مین آیا۔

لال چند نمبر ۳۹- ہسپتال اسسٹنٹ جماعت سوم شفاخانہ کھوہر سے شفاخانہ کریالہ کو جہان وہ ۱۱ ستمبر کو بعد دوپہر کے حاضر ہوا

حسن علی نمبر ۴۵۹ ہسپتال اسسٹنٹ جماعت سوم شفاخانہ کریالہ سے شفاخانہ کھوہر کو جہان وہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۶ء کو دوپہر کے بعد حاضر ہوا۔

دستخط- سرجن کرنل ڈی اے سی ایم ڈی- انسپکٹر جنرل ہسپتالہای پنجاب

پرورش اطفال

اولاد کا اچھی طرح پرورش کرنا سب کا فرض ہے خصوصاً عورتون کو اسکے اصول [illegible] بہت ہی ضروری ہیں تعجب ہے کہ اس عمدہ کام کی طرف لوگون کا خیال نہین ہے- یہہ عمدہ سے [illegible] زیر کام عورتون کے سپرد تو کیا جاتا ہے مگر اونکو لڑکون کی حفظ صحت کی سبت [illegible] نہیں [illegible] سمجھ لیا جاتا ہے کہ ماں اپنی عقل سے اور محبت سے خود ہی بچہ کو پال لے گی [illegible] ان لڑکون کو جو [illegible]

جیسا متفکر ہونا پڑتا ہے وہی جانتی ہیں کبھی کبھی تو انکو اپنی عزیز شئے ہاتھ ہی دہونا پڑتا ہے۔
اولاد کی حفاظت پرورش اور آئندہ چال چلن کا نیک و بد ہونا ماں ہی پر منحصر ہے جتنے بڑے آدمی دنیا
مین ہوئی ہین سبنے عزت پانے کی خوبیان ماں کے دودھ سے حاصل کی ہین لڑکے کو کپوت سپوت
بنانا ماں ہی کے اختیار مین ہے۔ وہ مائین بہت ہی مبارک ہین جنہون نے اپنی اولاد کی پرورش کا
پورا حق ادا کیا اور افسوس ہے اونپر جنہون نے اس حق کے ادا کرنے مین غفلت کی ایسی عورتین اولاد نہ
جنتین تو بہتر ہی تہا۔ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد پیدا ہونے کے بچے پانچ ہی سال کے اندر
مرجاتے ہین انمین سے کچہہ تو ایک ہی سال کے اندر ماں کی گود خالی کر دیتے ہین باقی دوسرے
تیسرے سال۔

ہر ایک قوم کی آئندہ ترقی عمدہ اور مضبوط اولاد پر منحصر ہے۔ وقت پر وہی بچے صنعت زراعت تجارت
علمیت فضیلت مین نامور ہوتے ہین جو روز پیدایش سے صحت رہون جنکے جسم نکو بیماری نے جرلیا ہو
اون سے کچہہ امید کرنا ہی فضول ہے۔ اولاد کو تندرست رکھنے کے لئے صاف آب و ہوا جسمانی صفائی
عمدہ لباس موافق کہانا اور ہوشیار معالج کی موجودگی یہی پانچ اسباب ضروری ہین ممکن ہے کہ پہلے چار
اسباب قدرتی طور پر یا بلا دقت دستیاب ہو جائین مگر معالج کا میسر ہونا البتہ آسان نہین ہے کئی
بیماریان ایسی ہی ہین جنہین بہت ہی جلد ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے اور نہین ملتا ایسی حالت مین ضروری
ہے کہ بچون کی مائین خود بچون کی بیماریون اور اونکے معالجات سے واقف ہون تاکہ وقت پر پہچتی رہی
نہ رہین ہم ڈاکٹر پنڈت بیندھو لال صاحب شرما متعلق میرٹھ پنجاب لغٹری کی انتہائی
شکر گزار ہین کہ ان ... نے بچون کی ماؤن کی واقفیت کے لئے پرورش طفلان نام کی کتاب نہایت
سلسلہ ... کی وجہ سے ٹہیک عورتون کی سمجھ اور عمل کے موافق ہے۔ ضرورت
اسی امر کی ہے ... بچیان ہون اس کتاب کو مطالعہ میں رکہین لیکن بلحاظ کمی تعلیم نسوان ہم
کسیقدر متوقت ہا ... اسنے ہندا ہم ہیہ فارش لکھتے سے بہتر نہین ہو سکتے کہ ہر ایک قصبہ اور
دیہہ مین ایک عمدہ او ... ایک شریف عورت کو اس سے ضرور ہی واقفیت پیدا کرکے دوسرونکو فیض
پہونچانا لازمی ہے ... لئے ایک ... دلپذیر کرنے مین ٹہیک نہایت ہی عرق ریزی کی ہے
لیکن اگر وہ سلسلہ ... فائدہ تام ہوتا۔ اسکی قیمت ... ہے۔ پنڈت صاحب

رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور

بابت ماہ نومبر ۱۸۹۶ء
نمبر ۱۱ جلد ۱۷

Vol 17 Lahore November 1896 No 11

تکمیل الحکمۃ کے اغراض

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض ہیں (۱) حفظ ماتقدم [illegible] طبابت تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت (۲) عوام الناس کو صحت کی [illegible] سے خبردار کرنا [illegible] کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت صفائی وغیرہ (۴) دیسی و انگریزی طریق علاج وغیرہ (۵) علمی میگزینوں کے نئے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۶) قدیم وجدید طب پر مباحث

This paper is offered as a means of spreading far & wide (1) The principles of the science of the hygiene (2) The measures as are best calculated to preserve health & guard against the conditions which lower the standard of public health (3) The results of researches of the Sanitary Dept. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4) The English & native mode of the treatment of diseases & the restoration of health (5) Translation from the best English scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical ~~science~~ science (6) Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians

شرح قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رؤسا و سرکار	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ اسکے بعد [illegible]

Subscription Rates

	yearly in advance	in arrears	single copy
For station dealers	2/13/-	4/3/6	-/4/-
Out " "	3/-/-	4/8/-	-
Chiefs & Govt officials	4/14/-	7/5/-	-/6/6

یہہ رسالہ اکثر اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین درخواست مسدودی کے ساتہہ رقم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا تمام خط وکتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرایٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرنی چاہئے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ دو آنہ فی روپیہ زیادہ بہیجین اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ہے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہے یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب اور منتہیوں کے لئے عمدہ دستور العمل ہے یونانی و ڈاکٹری دونون طریقون سے علاج بتایا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال اعضا بیان کئے ہین مرض کی ایسی آسان و عام فہم علامتین بیان کی ہین کہ ایک کم علم آدمی بہی سمجہہ سکتا ہے نتایج بہی ہر ایک مرض کے واضح لکہے ہین ہر ایک مرض مین پہلے انگریزی مستند سہل الوصول نسخے دئے ہین پہر یونانی اور ویدک کے نسخے جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین۔ یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بہی ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ یونانیون اور ویدکون کے لئے ہر ایک عمل کے موقع پر تصویرین بہی دی گئی ہین حتی المقدور انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے سلیس اردو زبان مین لکہی ہے اسکے کارآمد و مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۸ر کل ہے المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسایل جزوی و کلی علم تصوف پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار مخفیہ ظاہر کئے گئے ہین جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کر کے اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ سب مدارج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے مرتبہ سے بہی بڑہ جاتا ہے پہلے تصوف کا علم حاصل ہوتا ہے پہر اوس پر عمل کی بنیاد قایم ہوتی ہے علم تصوف سکہاتا ہے کہ خدا کا عرفان دوزخ کے خوف اور بہشت کی طمع سے حاصل نہین ہو سکتا کہ وحدت حقیقی مقصود ہو نہ زبانی قیل و قال اس کتاب مین تمام مدارج شرح و بسط کے ساتہہ درج ہین اور ہر ایک کے ضمن مین ہزارہا نکات۔ اسکے دو حصے ہین پہلے کی قیمت ۱۲ر ہے اور دوسرے کی ۱۲ر

العبد زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

تشریح لبلبہ

لبلبہ بھی ایک غدہ ہے جو بہت سی غددون سے مرکب ہے اور اسکی صورت خط نستعلیق کے حرف سین کی طرح ہے اور اسکا طول بقدر چھہ یا آٹھہ انچ کے ہے اور وزن مین بقدر دو یا تین انچ کے ہے اور شکم کے عرض مین واقع ہے اسکا سر جو حرف سین کے سر سے مشابہ ہے معاے اثنا عشری کے اوپر متصل ہے اور اسکی دم طحال تک پہونچی ہوئی ہے۔ اور اسکا جرم غشاے بلغمیہ و غشاے ریشہ دار سے مرکب ہے اس طرح کہ غشاے ریشہ دار غشاے بلغمیہ کے اوپر ہے اور اسکا اندر قلم کتابت کی طرح مجوف ہے اور اسکا بطن بھی اتنا ہی وسیع ہے جتنا کہ بطن قلم کے اندر کی وسعت ہی اور یہی لبلبہ کا مجرے کبیر ہے اور اس مجرے کبیر کے اطراف سے بہت سے مجاری صغیرہ پیدا ہوتے ہین جنکے اندر غشاے بلغمیہ اور اوپر غشاے غشاے ریشہ دار ہے اور ان مجاری صغیرہ سے بہت سے دوسرے مجاری صغیرہ نکلے ہین اور ان مجاری صغیرہ کے اوپر بہت سے شرائین وا اوردہ آئے ہین جنسے یہہ مجاری خون کی رطوبت کو چوستے ہین اور ایک شریان عظیم جو طحال کو پہونچتی ہے اور دو شریان بزرگ جو معا بن جاتی ہین ان تینون شریانون سے بہت سی چھوٹی چھوٹی شریانین پیدا ہوکر لبلبہ کے مجاری صغیرہ پر آکر اونسے متصل ہو جاتی ہین۔ اسی طرح اوردہ بھی ان شرائین سے پیدا ہوکر مجاری مذکورہ مین پہونچتی ہین الحاصل جس وقت یہہ رطوبت

مجذوبہ خون لبلبہ کے مجرے کبیر مین جو لبلبہ کا جوف وسیع ہے پہونچ جاتی ہے تو لبلبہ اس رطوبت کو معاے اثنا عشری مین گرا دیتا ہے اور اسکے گرانے کا رستہ اکثر وہی مجرا ہوتا ہے جو کبد سے صفرا لاکر اس معا مین گراتا ہے۔ کبھی یہہ رستہ اور صفرا گرانے کا رستہ علیحدہ علیحدہ بھی ہوتا ہے مگر یہہ تشریح مین کمتر دیکھا جاتا ہے۔ اس رطوبت کے جذب کرنے اور اسکے اس معا مین گرانے کا فایدہ یہہ ہے کہ یہہ رطوبت بھی مثل رطوبت دہن کی غذا مین شکر پیدا کرنے والی ہے جسکے سبب سے غذا ہضم ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی شخص خلاف حکمت جلد جلد کھانا کھاتا ہے جس سے نشاستہ و شکر غذا مین پیدا نہو سکے اور معدہ مین غذا بخوبی ہضم نہو تو یہہ رطوبت اسکا

کافی معاوضہ کر دیتی ہے اور شکر و نبات
پیدا کرکے غذا مین ملا دیتی ہے جس سے
وہ بخوبی ہضم ہو جاتی ہے۔ لبلبہ مین عصب
شرکیہ کا ریشہ بھی آتا ہے۔

امراض لبلبہ

اس عضو کو گریک زبان مین پان گریاس
یعنی لحم محض کہتے ہین اسکے امراض
حالت حیات مین بخوبی ثابت نہین ہوتے
بلکہ تشریح کے بعد معلوم ہوتے ہین کہ لبلبہ
مین یہہ مرض تہا۔ پس تشریح مین کبہی لبلبہ
مین ورم اور زیادتی مقدار دیکھی جاتی ہے
کبہی سرطان دیکہا جاتا ہے کبہی اوسمین
روغن یا چربی کی زیادتی پائیجاتی ہے

علامات

لبلبہ کی کل بیماریون کی علامات یہہ ہین
کہ اسوقت بیمار جو طعام روغندار یا چرب
کہاتا ہے بخوبی ہضم نہین ہوتا اور اسہال
دسمہ و متعفن آتے ہین جیسا کہ دق کے
اخیر مین مشاہدہ کیا جاتا ہے کتب طبیہ عربیہ
مین ان اسہال کا نام اسہال ذوبانی ہے
کبہی سر لبلبہ کے ورم سے یرقان پیدا ہوجاتا
ہے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ ورم
مجرے صفرا آرندہ کی مزاحمت کرکے اوسکو
اوسکے خاص فعل سے مزاحمت کرے۔
کبہی اسکے ورم سے سختی و درد گنبد کے نیچے محسوس
ہوتا ہے اور جب یہہ درد و سختی اسہال دسمہ
عفن کے ساتھ پائی جاوے تو جان لینا چاہیے
کہ لبلبہ متورم ہوگیا ہے اور یہہ مرض لا علاج ہے

علاج

کوئی خاص تدبیر یا دوا اس مرض کے واسطے
تا حال پائی نہین گئی لیکن اسکے عوارض مین سے
جو عارضہ معلوم ہو اوسکے دفع کرنے مین سعی
کرنی چاہیے مثلاً اگر درد زیادہ ہو تو افیون
کہلاوین اور تخم کتان کا ضماد کرین یا پیش
گمس کا پلاسٹر لگاوین اور جب ثابت ہو جاوے
کہ لبلبہ مریض ہے تو ایسی غذا دین جسمین روغن
و چربی نہو مثلاً شوربا بے لحم و سفیدہ بیضہ
مرغ کہلاوین اور ایسی دودہ کی دہی دین جسمین
سے مکہن نکال لیا گیا ہو اگر روٹی کہلاوین
تو ایسی جو آگ پر خوب لال ہوگئی اور جو ہر
سفید جو آرد گندم مین ہوتا ہے جلکر نابود
ہوگیا ہو اور بیمار کو تاکید کردین کہ جو کچھ
کہاوے خوب چباکر کہاوے تاکہ لقمہ منہ
کے اندر دیر رہنے سے رطوبت دہن اوسمین
زیادہ آمیز ہوجاوے ورنہ ہضم نہو گا اور

اور آگے جاکر اوسمین کوئی نبات شامل نہوگی اسلیے کہ جو عضو شکر پیدا کرنیوالا ہے وہ اپنی بیماری کی وجہ سے اپنے خاص فعل سے قاصر ہوچکا ہے۔

ورم غشاے بلغمیہ امعا

اگر یہہ ورم امعاے اثنا عشری مین ہو تو اوسکو ڈُوڈِنَ آئیٹِس یعنی ورم امعاے اثنا عشری کہتے ہین۔ اگر امعاے صایم ودقاق مین ہو تو اوسکو اِیلِیُو کولائٹس یعنی ورم غشاے بلغمیہ امعا کہتے ہین اور جو غشاے قولون مین ہو جو بڑی امعا ہے تو اوسکو لاطینی زبان مین کولائٹِس یعنی ورم قولون کہتے ہین اور انگریزی مین ڈِسِنٹری یعنی پیچش کہتے ہین جو ورم اثنا عشری مین ہوتا ہے وہ حاد بھی اور مزمن بھی ہوتا ہے اور اکثر ورم حاد و مزمن معدہ کے ساتھہ پایا جاتا ہے کبھی بدون معدہ کے خاص اثنا عشری مین ہوتا ہے لیکن یہہ تمام اوسی حالت کے ساتھہ مخصوص ہے جبکہ ظاہر جلد آگ یا گرم پانی یا گرم روغن سے جلجاے اطفال مین اس امر کا تجربہ زیادہ کیا گیا ہے اگرچہ اسکا کوئی خاص سبب معلوم نہین لیکن تشریح کے وقت اکثر ایسا ہی مشاہدہ مین آتا ہے۔ کبھی اس ورم مین زخم بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور جب ورم معدہ کے ساتھہ یرقان ہو تو غالبًا ورم امعاے اثنا عشری بھی موجود ہوتا ہے جسکے سبب سے وہ مجرے جو کبد سے صفرا لاتا ہے اپنے فعل سے معطل ہو جاتا ہے۔

اسباب

ورم حاد و مزمن معدہ کے جو اسباب ہین وہی یہان بھی موجود ہوتے ہین اور جو علاج وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی کام آتا ہے لیکن فرق یہہ ہے کہ ورم امعا مین درد کبد کے نیچے ہوتا ہے پس اسمین علاج کے وقت کبد کے نیچے محل درد پر جونکین لگانی چاہئین اور ادویہ موضعیہ از قسم پلاسٹر نیش یکسن وغیرہ بھی اسی جگہ لگانی چاہئین اور جو ورم امعاے صایم ودقاق مین ہو اسمین اکثر یہہ ہوتا ہے کہ ورم کے بعد غشاے بلغمیہ مین زخم بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہہ ورم و زخم اکثر غشاے بلغمیہ کے غدون مین جہان کہ وہ مجتمع ہوتے ہین پیدا ہوتا ہے اور یہہ حالت مرض سل مین یا نیز اوسوقت جبکہ کسی وجہ سے خون مین فساد ہوگیا ہو ہوتی ہے چنانچہ ٹائفائیڈ فیور

(بخار وبائیہ) مین بہی یہی حالت ہوتی ہے

اسباب

اسکا اکثر سبب غب نائبہ یعنی تپ لرزہ ہوتا ہے جو فساد ہوا مرطوب کے سبب سے ایک روز وقفہ دیکر آتا ہے۔ نیز حمے عفنہ لازمہ جسمین ہر روز ایک وقت خاص مین کمی و زیادتی ظاہر ہوتی ہے اور حمے تمام جدری و حمی حصبہ اور بدن کو سخت سردی لگنا اور دیدان کبار کا جنکو حیات کہتے ہین معاے صغار مین پیدا ہونا۔ قوی مسہل کی دوا کہانا۔ غذاے ناموافق کہانا۔ ادویہ سمیہ کہانا۔ بچون کا دانت نکالنا اسکے اسباب قریبہ ہین۔

علامات

تمام شکم مین درد اور خراش ہوتا ہے اور اسہال بار بار اور جلد جلد آتے ہین اور اسہال مین براز لین آتا ہے اور بلغم کبہی سفید اور کبہی سرخ آمیختہ ہوتی ہے کبہی خون بہی اسمین مخلوط ہوتا ہے اور شکم مین انتفاخ ہوتا ہے لیکن اسمین پاخانہ کرنے کے وقت محل مقعد پر درد نہین ہوتا جیسا کہ زحیر مین ہوا کرتا ہے اور حمی خفیف ہوتی ہے لیکن ورم کی زیادتی کی حالت مین تپ بہی شدید ہو جاتا ہے اور زبان سرخ ہوتی ہے۔ اگر یہہ مرض اطفال مین ہو تو اسہال جلد جلد آتے ہین یا پہلے قے ہوتی ہے پہر اسہال ہوتے ہین اور جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے یہان بہی اسہال مین قدرے براز لین ہوتا ہے اور دودہ جغرات کی طرح جما ہوا آتا ہے اور اوسکے ساتہہ بلغم کبہی سفید کبہی سرخ اور کبہی خون آلود ہوتی ہے اور بچون کو اکثر اسہال کے ہمراہ آب زرد یا آب سبز یا بلغم اور خون آتا ہے اور اطفال اکثر درد معدہ کے سبب رویا کرتے ہین کیونکہ اونکی زبان تو نہین کہ درد کی شکایت کر سکین اور نیند نہین آتی حمے بہی عارض ہو جاتا ہے پیاس زیادہ ہوتی زبان خشک ہوتی ہے اگر دو تین روز برابر یہی حالت رہے تو بچہ ضعیف و لاغر ہو جاتا ہے اسوقت دماغ مین بہی فساد پیدا ہو جاتا ہے جس سے بستر پر پڑا رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خواب غالب ہے یہان تک کہ اسی حالت مین اوسپر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے کبہی ہے۔ اگہٹہ کے نہ مرجاتا ہے اور اکثر تندرست بہی ہو جاتا ہے

علاج

سبب مرض دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین عام علاج یہہ ہے کہ اعراض موذیہ کی تدبیر کرین پس اگر شکم مین درد ہو

دوائے چشم

خارش کثرت چیپڑ بہل کی نزول شب کوری ضعف بصر وسرخی وناخنہ اور جریان آب وغیرہ امراض چشم کو مجرب ہے فی تولہ [illegible]

[illegible]

بخار نجار جو نسیا اور درد [illegible] ودیگر نوبتی امراض مین جلدی کا اثر رکہتی ہین بخار خواہ کیسا ہی دیرینہ ہو دور ہو جاتا ہے فی درجن [illegible]

سفوف احمدی

جریان لطافت الدم لو اسیر خونی سیلان الرطوبت رحم سوزاک جدید وکہنہ کے واسطے مجرب ہے [illegible] خوراک [illegible]

بواسیر کے لیے روغن

پہر یہ بہی جانے معلوم نہین ہوتے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے [illegible] فی [illegible]

دوائے ذیابیطس

[illegible]

سرار کی زیادتی دور ہو جاتی ہے قیمت [illegible]

[illegible]

اگر کسی کو بہی شوقیہ کہانا خصوصاً شام کے وقت عجیب لطف دکہاتا ہے لیکن [illegible] کرنے کا علاج نائک اکسیر یا ماء الحیات کے سوا [illegible]

معجون سیمانی

[illegible] ڈاکٹر [illegible] الرحیم [illegible] اشتہار [illegible]

[illegible]

اسم بامسمے ہے اکثر ہاضمہ کی شکایت رہتی تہی اب خوب بہوک لگتی ہے اور ہضم ہو جاتا ہے بدن مین سابق کی نسبت توانائی بہی زیادہ ہے گر آپکا شکر گذار ہون۔

محمد سعید صاحب از پائلیٹ۔ بندہ از مدت مدید استعمال افیون میکردم نزلہ و زکام غلبہ میکرد اکنون استعمال افیون ترک کردم و ماء الحیات بے خورم جسنی و چابکی در اعضائے خود مے بینم۔ خوشنودم

رحیم بخش بابو سالم لال صاحب کلرک از پشاور مجہے عیاشی کے باعث کئی ایک امراض لاحق ہو گئے تہے ماء الحیات کے استعمال سے سب شکایتین رفع ہو گئین ایک شیشہ کلان عنایت فرمائیے۔

منشی ہرسکہ رائے صاحب مالک اخبار کوہ نور لاہور مین اپنے جسم مین چند عوارض پاتا ہون جنکا مصلح ماء الحیات کو پاتا ہون ایک شیشہ کلان ارسال کرین۔

سید نجف علی صاحب [illegible] گنہ داوی [illegible] ایک شیشہ ماء الحیات کا استعمال کیا واقعی اسکے فوائد بیشمار ہین مجہے یقین آتا ہون کہ تیسرا ایک درجن مجہے کامل فائدہ ہوگا۔ مین اپنے قومی کے ہاتہہ جولا ہوا آنے والا ہے منگواؤنگا بالفعل ایک کی قیمت ارسال ہے۔

محمد ابراہیم صاحب لودیانوی مجہے عرصے سستی اور دورہ کمر او ضعف قلب کی شکایت تہی ماء الحیات کے استعمال سے رفع ہو گئی۔

سید لطف علی صاحب وکیل حیدرآباد دکن بمقام لکہنؤ ڈیوڑہی نواب آغا میر [illegible] چار سیر ماء الحیات وارفرماوین جسکے بہہ عرق دو ماہ متواتر حیدرآباد مین استعمال کیا۔ لکہنؤ آکر اپنے دوستون سے اسکے فوائد کا ذکر کیا وہ مشتاق ہوئے اور مجہے ذریعہ گردانا۔

صمند رخان صاحب نمبر دار [illegible] جاگیردار گڑہی [illegible] مجہے چار سیر ماء الحیات کی ضرورت ہے ارسال فرمائین سابق مین جو منگوایا تہا اوس سے بہت فائدہ ہوا۔

شیخ الہ داد صاحب حکیم سکنہ نوشہرہ دوابہ ضلع ڈیرہ غازی خان روغن عنبر کا استعمال کیا اسکے قطرے سے درد گوش و درد دندان کو کمال فائدہ ہوتا ہے زکام و نزلہ کو نہایت مفید ہے خوشبو مین بہی لاثانی ہے۔

بی. شربت سالس کا تیل

جن لوگون نے اسکا استعمال کیا چونکہ وہ سب صاحب عزت و شرف ہین اسلئے اونکی طرف سے اظہار نام کی اجازت نہین اور جن صاحبون نے اجازت دی اونکے سرٹیفکیٹ بکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

گنگا رام صاحب مدرس کانگڑہ۔ اپریل ۱۸۹۸ء مین مٹی کا استعمال کیا تہا مگر طالب علمی کی حالت مین عمل پورا نہو سکا پہر بہی ایک سال تک بحالی قائم رہی اب بہیہ تینون مع ترکیب استعمال عنایت فرماوین۔

غلام محمد صاحب از ہنگو دیرجات۔ دو تین آدمیون کو سستی کی شکایت تہی میری تجویز سے اونہون نے لیکر استعمال کیا [illegible] وہ شکایت رفع ہو گئی [illegible]

اکسیر احمدی

حافظ عمر دراز صاحب فایض "محرم ۱۳۱۶ھ مین مجہے گہٹنے ہاتہہ پر پہنسی سر دست علاج مین اسلئے بے پروائی کی کہ کچہ بڑا نہ تہا مگر موسم برسات کا تہا آخر کار زخمون مین پیپ پڑ گئی اور اخراج شروع ہوا اسپر بہی کچہ آرام نہوا شگاف اور جونکون وغیرہ نے بہی کچہ فائدہ نہوا اور اکلہ ہو گیا اور فساد خون بازو کی طرف بڑہنے لگا اور ڈاکٹر نے ہاتہہ کاٹنے کی رائے دی مگر حکیم صاحب نے زخمون مین جوشیدہ ست بہرتے اور بالکل کہو کہلتے تہے اکسیر احمدی کی چار تیاریان زخم چہٹے روز بالکل رک گیا۔ پہر معمولی مرہم سے تہوڑے سے آرام دلیا اس اکسیر کی بدولت میرا ہاتہہ کٹنے کے عذاب سے نجات پائی جسکا نتیجہ عالم پیری مین سوائے تپ دق کے کچہہ نہ تہا۔

محمد حسین صاحب دیپٹی سپرنٹنڈنٹ [illegible] اکسیر احمدی سے [illegible]

ضمیمہ اخبار ھذا

عجیب و غریب کتاب معمول احمدیہ ہر سہ حصہ

کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور نے جسقدر اپنی نیک نیتی و خوش معاملگی کی بدولت شہرت حاصل کی ہے۔ شاید ہی کسی دوسرے نے کی ہو۔ اپنی زبان سے ہر ایک اپنی تعریف آپ کر سکتا ہے لیکن سچی تعریف وہی ہے جو ایک زمانہ کرے۔ اس کارخانہ کی ادویات کا حسن و قبح ان چند سرٹیفکیٹوں کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے جو اس حصہ میں درج ہیں۔ سرٹیفکیٹوں کی پوری فہرست آدہ آنہ کا ٹکٹ ارسال کرنے سے مل سکتی ہے۔ جو صاحب بذریعہ ریل ویلیو پے ایبل پارسل منگوانا چاہیں انکو ڈاکخانہ کی نسبت محصول میں بہت تخفیف ہوگی [illegible] وصول ہونے پر پارسل روانہ ہوگا۔

زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان۔

یہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں اون امراض کا بیان ہے جو بدن کے کسی حصہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ دوسرے حصہ میں وہ امراض ہیں جو سر سے سینہ تک پائے جاتے ہیں۔ تیسرے حصہ میں سینہ سے انتہا پاؤں تک کی بیماریاں ہیں۔ اس سے صرف فن جراحی کی تکمیل نہیں ہوتی بلکہ علاج الامراض و علم الادویات و تشریح و افعال الاعضا میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ تحقیق مسایل طبیہ در فن جراحی میں نہایت مشرح اور فضول و زوائد سے مبرا ہے۔ مبتدیوں کے لئے درسی کتاب ہے اور منتہیوں کے لئے عمدہ دستور العمل۔ یونانی و ڈاکٹری دونوں طریقوں سے علاج بتایا گیا ہے۔ ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ہر ایک مرض کی ایسی آسان اور عام فہم علامتیں لکھی گئی ہیں کہ ایک کم علم آدمی بھی بآسانی تمام تشخیص کر سکتا ہے۔ نتایج بھی ہر ایک مرض کے بیان کر دئے ہیں۔ ہر ایک مرض پر پہلے انگریزی سہل الوصول متعدد نسخے دئے ہیں پھر یونانی [illegible] ہر ایک عمل کے موقع پر تصویریں بھی دی گئی ہیں جس سے عمل کا سمجھنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر دل کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ یونانیوں اور مبتدیوں کے لئے۔ اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ جہاں ضرور تاً انگریزی الفاظ لئے ہیں اونکا ترجمہ دیا گیا ہے۔ غرض اسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ خوبی یہہ ہے کہ اس تکمیل کتاب کے لئے وہ زحمت ہو دیا کہ یونانیوں میں فن جراحی نہیں۔ اسکے کارآمد و مفید ہونے کی کئی ڈاکٹروں اور مستند طبیبوں نے تصدیق کی ہے جو اسکے آخیر میں درج ہے۔ قیمت حصہ اول عـ حصہ دوم ۸ حصہ سوم ۸ کل ۱ محصول ذمہ خریدار۔ المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف معمول احمدیہ

اطلاع

معدن ولادت۔ مرد اور عورت میں اس لئے ہے جسم کی ہر ایک شکایت کو بخوبی تمام رفع کرتا ہے۔ اولاد کے پیدا کرنے میں بے نظیر ہے۔ اثہرا کے دور کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت [illegible]

ہمعصر اہل اخبار کی خدمت میں التماس ہے جو صاحبان اخبار ہمارے کارخانہ کے اشتہار اپنے اخبار میں بلا معاوضہ درج کرنا چاہیں اپنے اخبار کی اشاعت کی تعداد سے اور نرخ سے مطلع کریں کہ حسب [illegible] ادویات مت [illegible] (زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان)

کارخانہ تکمیل الحکمۃ سے جو دوا روانہ ہوگی ترکیب استعمال اسکے ہمراہ بھیجی جائیگی۔

کارخانہ تکمیل الحکمۃ میں ہر قسم کی دوائیں موجود ہیں جنکا [illegible] آدہ آنہ کا ٹکٹ [illegible]

المسعد

زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف میں ایک مستند کتاب ہے آج تک اردو میں اس قسم کی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو علم تصوف کے جمیع مسایل جزوی و کلی پر حاوی ہو۔ اسمیں وہ اسرار مخفیہ ظاہر کئے گئے ہیں جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان کو تلقین کیا کرتے ہیں۔ اسکی ایک خوبی یہہ ہے کہ اسکے مطالعہ سے دل پر ایک کیفیت اور وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اسکے دو حصے ہیں دونوں کا مختصر فہرست [illegible] آن ولایت و معرفت

و تشریح بیان کیا گیا ہے۔ انگریزی علم حفظان صحت میں جو مسایل ہمارے ملک کے حالات کے موافق و مفید تھے اون کا اقتباس کر لیا گیا اور بہت سے مسایل اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ سے جو بحیثیت ایک طبیب کے اپنی عمر کے ایک بڑے حصے میں حاصل ہوئے ہیں لکھے گئے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کو مطالعہ میں رکھیگا اور اسپر عمل کریگا بالضرور عمر طبعی کو پہونچے گا اور بیماری دکھہ درد اور کسی عضو کا ضعف لاحق نہوگا ہمیشہ [illegible] تندرست [illegible]

بال ہونے پر بھی خوشبو برابر قایم رہتی ہے قبل از وقت بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ زکام درد سر وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے دماغ اور بینائی کو تقویت دیتا ہے کثرت مطالعہ کتب یا باریک کام کرنے سے دماغ کو ہلنے نہیں دیتا بالوں کی جڑ مضبوط کرتا ہے قیمت فی شیشی سیر [illegible] آدہ سیر سے کم بذریعہ ریلوے پارسل نہیں ہو سکتا۔

مارالحیات

یہہ خوش رنگ و خوشبو [illegible]

تو جہاں درد زیادہ ہو وہاں جونکیں لگائیں اور خون بند ہو جانے کے بعد گرم ٹکور کریں یا پارچہ فلالین گرم پانی میں تر کرکے نچوڑ لیں اور روغن تارپین اوسپر چھڑک کر محل درد پر باندہیں یا تخم کتان باریک کرکے اور اوسمیں قدرے رائی جو تخم کتان کا بیسواں حصہ ہو ملا لیں اور لت کرکے کپڑے پر بچھا کر شکم پر لگائیں اور ایپکاکوانا چہارم حصہ سے نصف حصہ گرین تک اور افیون خالص نصف سے ایک گرین تک اور بسمتھ ۳ سے ۵ گرین تک سفوف کرکے ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد کہلائیں اور جب درد شکم موقوف ہو جائے اور اسہال باقی رہیں تو ادویات مقویہ غشائے بلغمیہ مثلاً گالک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ افیون کے ہمراہ یا اکسٹراکٹ کتھہ سفید یا کینو (صمغ ڈہاک) تنہا یا افیون کے ہمراہ کہلائیں یا کھریا مٹی بہی اوسمیں ملا لیں اور جب اسہال سبز ہوں تو ہیڈرارج کم کریٹا ۱/۲ سے چہ گرین تک اور کھریا مٹی اور سفوف ڈوورس ۵ گرین سب کو ملا کر سفوف کرکے روزانہ تین بار کہلائیں اور غذا سبک مثلاً اراروٹ و شیر مادہ گاؤ و آش جو بریان اور رقیق شوربا لحم کہلائیں اور بچوں کے علاج میں پہلے سوچ لیں اگر غذا ناموافق یا شیر حیوانات سبب ہو تو دایہ مقرر کریں اور دایہ کا دودھ بہی کم اور تبقاریق دیں تاکہ معدہ میں زیادہ مجتمع نہو جاسے ورنہ دست لگ جائینگے اگر دایہ میسر نہو تو مادہ خر کا دودھ پلادیں اور اسمیں سادہ پانی یا آب آہک ملالیں اگر درد دندان اسکا سبب ہو تو لثہ کو نشتر سے وسیع کریں اور غذا کی اصلاح کریں اور فلالین کا ٹکڑا گرم پانی میں تر کرکے بچہ کے پیٹ پر باندہیں اور ہیڈرارج کم کریٹا ۱۲ گرین اور اسقدر کھریا مٹی اور اپیکاکوانا ۲ گرین سب کو باریک پیسکر سفوف بنائیں اور اسکی چہ پڑیاں بنائیں اور ایک ایک پڑیا چار چار گھنٹہ کے بعد بچہ کو دیں اگر اسہال زیادہ آئیں اور ورم کم ہو جاسے تو کتہہ سفید اور صمغ ڈہاک اور کھریا مٹی ہر یک دو تین گرین لیکر باریک سفوف کرکے کہلائیں یا ٹانک ایسڈ و گالک ایسڈ دو تین گرین پلائیں اگر کبہی و لے دست بند نہوں تو کلومل دو گرین اور پلمبائی اسیٹاس ایک گرین نبات سفید چہ گرین سب کو باہم ملا کر چار حصہ کریں اور دو دو گہنٹہ کے بعد ایک ایک حصہ بچہ کو دیں اس نسخہ پر اعتماد کامل ہے اور تجربہ کامل کی حد تک پہونچ چکا ہے۔

جو ورم غشائے بلغمیہ قولون میں ہو جسکو بحثتر

یا سحج امعا کہتے ہین یہہ بہی دو قسم کا ہی
حاد و مزمن - حاد کی جو حالت تشریح مین
دیکہی جاتی ہے یہہ ہے کہ ورم تمام غشاہی
بلغمیہ مین ہوتا ہے لیکن بعض جگہ سرخی
ہوتی ہے اور بعض جگہ مواد غشاہی بلغمیہ
سے ایک غشاے جدید سفید مثل کروپ
(سوزش حنجرہ اطفال) پیدا ہو جاتا ہے
جب اس غشا کو اوٹہایا جاتا ہے تو اسکے
نیچے سے غشاے بلغمیہ مثل سرخ گوشت کی
نکل آتا ہے اور غدے جو غشاے بلغمیہ
پر ہوتے ہین بعض مریضون مین متورم
ہو جاتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ غشاہی بلغمیہ
سے ورم کا مادہ انپر گرتا ہے اور اس مادہ کے
گرنے سے جو کچہہ غدون مین پیدا ہوتا ہی
اوسمین سے اول یہہ ہے کہ اونمین ورم صلب
پیدا ہو جاتا ہے اسکے بعد اوسکے گرد سوزش
پیدا ہوتی ہے پہر پختہ ہو کر ملایم ہو جاتا ہی
اور غدون سے ریم خارج ہوتی ہے اور خروج
ریم کے بعد زخم مدور بصورت غدہ پایا جاتا
ہے اور یہہ زخم کسی مریض مین ایسا عمیق
ہوتا ہے کہ غشاے ابدار تک ہونچ جاتا ہی
اور غشاے آبدار مین بہی زخم ہو جاتا ہی
جب اس حد تک ہونچ جاتا ہے تو اسمین
سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور اوسکے ورم کی
علامتین موجود ہوتی ہین اور غشاے جدید
جو غشاے بلغمیہ پر پیدا ہوتا ہے اکثر سہال
کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے اور اوسکی ہیئت
طولانی ہے غشاے بلغمیہ قولون کے عرض
مین پایا جاتا ہے لیکن یہہ زخم طویل مستطیل
ہوتا ہے عمیق نہین ہوتا اور بعض بیمارون
مین اس مرض کے ہمراہ امعاے دقاق کے
غدہاے کوچک مین بہی ورم پایا جاتا ہے
جب یہہ مرض دو تین ہفتہ رہتا ہے تو بیمار
ہلاک ہو جاتا ہے مگر ان زخمون کی صحت
کے آثار پائے جاتے ہین اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ جیسا کہ خارج بدن کے زخم اچہے ہو جاتے
ہین باطن امعا کے زخم بہی قابل صحت ہین
بعض مریضون مین اس مرض کے ہمراہ ورم جگر
یا دبیلہ کبد بہی پایا جاتا ہے خواہ ایک دبیلہ
ہو یا متعدد ہون اور اس صورت مین اطبا
کا اختلاف ہی کہ مرض معا مرض کبد سے
پیدا ہوتا ہے یا مرض کبد سے مرض معا
پیدا ہوتا ہے حق یہہ ہے کہ دونون کا
مذہب صحیح ہے کبہی اوس سے یہہ اور کبہی
یہہ اوس سے پیدا ہوتا ہے۔

اسباب

سبب ضعف بدن کی کمزوری ہے خواہ کسی
وجہ سے ہو کبھی یہہ مرض بطور امراض وافدہ
وبا کے عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب واصلہ
برودت ہوا و غذاے غلیظ یا ناموافق طبع
یا خام میوے جیسا کہ خیار سبز وغیرہ ہین جبکہ
کثرت سے کچے کہائے جائین اور دیل کبد
جبکہ شدید ہو اور مسہل قوی مثلاً روغن
حب السلاطین و سقمونیا و کلوہل و شحم حنظل
وغیرہ ہین

علامات

اسمرض مین اسہال بار بار آتے ہین اور انکے
ساتھہ الم و اور تشنج امعا بھی ہوتا ہے جسکو
پیچ کہتے ہین اور جب بیمار قضاے حاجت کو
بیٹھتا ہے تو محل مقعد مین درد ہوتا ہے
اور اسہال مین خون و بلغم زیادہ آتا ہے
کبھی تنہا اور کبھی براز کے ساتھہ اور کبھی
کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے اور قولون کی جگہ
پر درد ہوتا ہے اور یہہ مرض تین طرح سے
شروع ہوتا ہے اول اسہال رقیق سے شروع
ہوتا ہے بعد مین اسہال بلغمی و خونی ہو جاتے
ہین دوم اسہال خونی سے شروع ہوتا ہے
یہہ قسم قلیل الوقوع ہے سوم پہلے قبض
شکم رہتی ہے سن بعد از یابس مینگنیون

کی طرح آتا ہے اور اسکے ساتھہ بلغم اور خون
خارج ہوتا ہے - یہہ مرض کبھی خفیف ہوتا
ہے اور کبھی نہایت قوی و شدید اور کبھی
متوسط - مگر اکثر خفت سے شروع ہوتا ہے
اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے کسی مین
یہہ مرض حصہ آخر قولون مین ہوتا ہے
جسکا نام معاے مستقیم ہے اور کسی مین
ابتداے حصہ نازل قولون مین جو قریب
طحال ہے شروع ہوکر معاے مستقیم تک
پہونچتا ہے اور کسی مین تمام قولون مین
ہو جاتا ہے - جب معاے مستقیم اور حصہ نازل
قولون مین ہو تو اسہال مین اجزاے سفید
مثل اراروٹ محلول آب کی ہوتے ہین اور اجزا
سرخ بھی آتے ہین اور کبھی خون خالص کے
ساتھہ خارج ہوتے ہین ان اجسام سفید و
سرخ کی حقیقت یہہ ہے کہ جو بلغم غشاے
متورم سے بدون امتزاج رطوبت دمویہ
خارج ہوتا ہے سفید ہوتا ہے اور جس بلغم
مین رطوبت دمویہ عروق صغار سے خارج
ہوکر اسمین ملجاتی ہے شامل ہوتی ہے
وہ سرخ ہوتا ہے - جب یہہ ورم حصہ صاعد
قولون مین جو جگر کی طرف جاتا ہے اور
اوسکے حصہ راست مین جو جگر کے نیچے سے

عرض شکم مین طحال تک پہونچا ہوا ہے پیدا ہوتا ہے تو اوسوقت جو بلغم یا خون اسہال مین خارج ہوتا ہے براز کیساتھ مختلط ہوتا ہے اور اجزاے سفید مثل اجزاے غشاے بلغمیہ اور آب سرخ رنگ جسکی بو گوشت کے دہوون کی طرح ہے خارج ہوتا ہے اور فی الحقیقت اجزاے سفید اوسی غشاء جدید کے اجزا ہوتے ہین جو غشاے بلغمیہ پر پیدا ہوتا ہے اور یہہ امر کہ ورم تمام قولون مین ہے یا اوسکے بعض مواضع مین اسہال کی قسم سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے۔ دوسرا طریق استدلال درد شکم ہے پس اگر بعض مواضع قولون مین ہو تو معلوم ہوجاتا ہے کہ ورم بعض اجزا مین ہے اور جب تمام قولون مین ہو تو جانا جاتا ہے کہ ورم تمام قولون مین ہے لیکن کبھی درد نہین ہوتا خصوصاً جبکہ اسہال مین خون زیادہ خارج ہوا اس صورت مین درد نہین ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے۔ کبھی اس مرض مین احشا مین مثلاً جگر و معدہ و گردہ و مثانہ مین بھی امراض پیدا ہوجاتے ہین کیونکہ یہہ معاے کبیر ان اعضا تک پہونچا ہوا ہے پس جب معدہ متضرر ہے تو قے و اسہال عارض ہوتے ہین اور جب مثانہ متضرر ہو تو احتباس بول یا تقطیر بول عارض ہوتا ہے۔ احتباس بول کا سبب یہہ ہے کہ جب اس معاے مثانہ کو ضرر و ورم پہونچتا ہے تو وہ بول پیدا نہین کرتا یا پیدا کرتا ہے لیکن ورم کے دباؤ سے بول کے آنے کا رستہ بند ہوجاتا ہے یا ایسا کمزور ہوجاتا ہے کہ اپنے خاص فعل سے جو دفع بول ہے قاصر ہوجاتا ہے۔ اور تقطیر البول کا سبب یہہ ہے کہ جب ورم قولون کے ساتھ مثانہ بھی متورم ہوجاتا ہے تو بول کے مجتمع ہوجانے سے جسکی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے متاذی ہوجاتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسمین بول جمع ہو پس جسقدر کہ بول قلیل آتا ہے اوسکو دفع کرتا ہے۔

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ اعراض قوی و سخت ہوجاتے ہین اور انکے سبب سے ضعف زیادہ ہوجاتا ہے پس خشکی و سیاہی زبان یا اوسکی درخشندگی مثل زجاج کی اور انتفاخ بطن و ضعف و سرعت نبض اور دوران سر پیدا ہوتا ہے اور جب خشکی و

سیاہی زبان خشکی جلد و ہذیان و اختلاط عقل پیدا ہو تو یقین کر لینا چاہیے کہ ہلاکت قریب ہے اور کبھی جلد ملایم و مسترخی ہو جاتی ہے اور نبض بطی ہو جاتی ہے اور زبان زجاج کی طرح چمکتی ہے اور بدن سے بدبو آتی ہے اور اسہال بھی بدبودار آتے ہین کیونکہ اوسمین غشاے جدید و غشاے بلغمیہ مردہ اور متعفن ہو کر خارج ہوتے ہین پس آہستہ آہستہ بیمار ہلاک ہو جاتا ہے یا مرض مزمن ہو جاتا ہے یا بیمار تندرست ہو جاتا ہے اور اعراض برطرف ہو جاتے ہین۔

علاج

سب سے پہلا علاج یہہ ہے کہ ایک گرین افیون حب بنا کر یا پانی مین گھول کر دین اور مریض کو آرام سے سُلائین اور اوسکو موافق فصل کے کپڑے پہنائین اور اسکے کھانے کے ۵ منٹ بعد اپیکاکوانا ۱۰ سے ۳۰ گرین تک موافق عمر و شدت مرض کے آب صمغ عربی مین گولیان بنا کر کھلائین اور رائی کا پلسٹر معدہ پر لگائین تاکہ قے نہ آنے اور اپیکاکوانا معدہ کے اندر رہے

فایدہ جسطرح ورم غشاے مخاطیہ بینی سے زکام اور ورم غشاے بلغمیہ قصبہ ریہ سے سرفہ عارض ہوتا ہے اسی طرح ورم غشاے بلغمیہ معاے قولون سے زحیر و پیچش پیدا ہوتی ہے جسطرح بلغم کے خارج ہونے سے زکام و سرفہ زایل ہو جاتے ہین اسی طرح اسہال مین بلغم خارج ہونے سے ورم غشاے بلغمیہ برطرف ہو جاتا ہے اور اصل تدبیر اس مرض کی یہہ ہے کہ بہت جلد بلغم پیدا کرنے کی کوشش کرین چونکہ اپیکاکوانا مولد بلغم ہے اور غشاے بلغمیہ کو ملایم کر دیتا ہے لہذا اوسکے استعمال سے سرفہ مین بلغم پیدا ہو کر سرفہ مین خارج ہو جاتا ہے اور اوس سے ورم قصبہ برطرف ہو جاتا ہے اسی طرح پیچش مین بھی اسکے کھلانے سے غشاے بلغمیہ مین بلغم پیدا ہو جاتا ہے اور بہت جلد اسہال مین خارج ہو کر صحت ہو جاتی ہے پس اس مرض مین صرف اسی فایدہ کی امید پر یہہ دوا استعمال کرنی چاہیے بعض تخم کتان پیسکر اور اوسکا بیسوان حصہ رائی ملا کر گرم پانی مین لت کر کے اور کپڑے پر پھیلا کر تمام پیٹ پر لگا دین یا فلالین گرم پانی مین تر کر کے نچوڑ کر بار بار پیٹ پر ٹکور کرین تاکہ تشنج و پیچ کم ہو جاے پس اگر اپیکاکوانا پیٹ مین رہ جاے اور قے

نہ آوے تو فایدہ عظیم کرتا ہے اگر قے آجاوے
تو فائدہ کم ہوتا ہے

فائدہ ایپکاک کے کوانا کے کہلانے سے ورم
امعا مین چار وجہ سے فائدہ ہوتا ہے اول
یہہ کہ متقی یعنی قی کی حرکت سے امعا منضغط
ہو جاتے ہین اور اس سے جو خون مجتمع ہوتا ہے
انضغاط عروق کے سبب اوپر کو آگے چلا جاتا
ہے اور جس جگہ یہہ خون عروق مین مجتمع ہوتا تہا
وہان خون صحیح داخل ہو جاتا ہے اور ادہر
جاری ہو جاتا ہے اور یہہ ہی دفع اور کم ہو جانے
ورم کا سبب ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ جب
ایپکاکوانا کے دینے اور قے آنے سے حرکت
قلب بطی ہو جاتی ہے اور اسکے سبب سے بدن
اور امعا مین خون کم جاتا ہے تو ورم بہی
کم ہو جاتا ہے سوم ایپکاکوانا عرق بہی
اسوجہ سے رطوبات کو جلد کی طرف زیادہ
بہیجتا ہے اس سے بہی خون امعا مین
کم جاتا ہے جو موجب صحت و زوال مرض ہے
چہارم ایپکاکوانا غشاے بلغمیہ امعا کو ملایم کرتا
ہے اور اسکے سبب سے رطوبات جاری ہو جاتی
ہین اور امعا مین خون کم ہو کر ورم زایل ہو جاتا
ہے پس اگر اسکے استعمال کے بعد قے آوے
تو فقط ایک پہلی وجہ کے سبب سے نافع ہے اور

اگر اسکے کہلانے کے بعد قے نہ آوے تو باقی
تین وجوہات بہی نفع رسانی مین شریک
ہو جاتی ہین اور فایدہ تام حاصل ہوتا ہے
پس اگر معدہ مین قرار پذیر ہو جائے لیکن
چار گہنٹہ کے بعد اگر قے ہو جائے تو اسکو
قے اور معدہ کو قرار حاصل ہونے کے بعد
نیم اونس روغن بید انجیر ۱۰ قطرہ ٹنکچر افیون
یا نصف گرین افیون محلول در آب پلائین
افیون شریک کرنے کا فایدہ یہہ ہے کہ
روغن بید انجیر سے امعا مین درد پیچ نہو
اگر اسکے بعد بہی درد و پیچ باقی ہو اور خراطہ
و خون خارج ہو تو بار دیگر ایپکاکوانا اوسی قدر
کہلائین جسقدر کہ پہلے دیا تہا اور اسی طرح
آدہ آدہ گہنٹہ کے بعد کہلاتے رہین تا کہ خون
بند ہو جاوے اور اگر استعمال مسہل معلوم
کے بعد شدت سے خارج ہو جائین تو مکرر
روغن بید انجیر کہلائین اور جسقدر مرض
کم ہوتا چلے اوسیقدر ایپکاکوانا کی مقدار
کم کرتے جاوین اور اسکے ہمراہ چہارم حصہ
گرین افیون بہی دیتے رہین یا ایپکاکوانا
ایک گرین اور پلمبائی اسیٹیٹ دو تہائی گرین
اور افیون چہارم حصہ گرین کہلائین اور
غذاے مریض شیر آب آمیز یا برنج پختہ یا

شوربا سے لحم رقیق ارا روٹ کے ساتھہ یا
شوربا سے لحم رقیق شیر بادہ گاؤ کے ساتھہ
کہلائین ۔ اگر درد امعا ضماد تخم کتان سے
برطرف ہو اور ہاتھہ کے ساتھہ دبانے سے
قولون کے کسی حصہ مین درد زیادہ ہو تو وہان
دو تین جونکین لگا دین ۔ اگر قضاے حاجت
کے وقت زیادہ دیر بیٹھنے یا زور کرنے سے
مقام مقعد پر درد و سوزش و اذیت زیادہ ہو
یا ورم امعاے مستقیم کی وجہ سے بول کرنے
مین تکلیف ہو تو دونون صورتون مین بیمار
کو شکم تک گرم پانی مین بٹھائین اور نصف
گرین مارفیا چاولون کی پیچھ مین حل کرکے
بطور زراقہ کے شکم کے اندر پہونچائین تاکہ
درد و تشنج و سوزش امعاے مستقیم برطرف
ہو جاوے اگر مارفیا موجود نہو تو ۲ گرین افیون
پیچھ مین حل کرکے زراقہ کرین اور ۲۰ گرین
افیون ایک اونس پانی مین حل کرکے پارچہ
کو اوسمین تر کرین اور قدرے مقعد کے اندر
داخل کرکے باقی کپڑا مقعد کے اوپر رکھکر
باندھ دین اور جب خون زیادہ آوے اور
درد کم ہو تو پلمبائی اسی ٹیٹ تین چار گرین
کی گولی بنا کر کہلائین اور دن مین ۳ مرتبہ دین
اور دو تین گرین پلمبائی اسی ٹیٹ پانی مین

حل کرکے زراقہ کرین ایضاً زحیر جسمین درد و
سوزش امعا وہمی حاد ہو اوسکے واسطے یہہ نسخہ
دین اسکے استعمال سے بارہ گہنٹہ مین غشاے
بلغمیہ کو آرام حاصل ہو جاتا ہے یہہ نسخہ مجرب
ہے صفتہ کریٹا پیپریٹا ۔ اگرین ایپیکاک
پوڈر ۵ گرین ٹنکچر اوپیم ۵ سے ۱۰ قطرہ تک
ٹنکچر کٹیکیو یعنی کتھہ سفید ۱۵ قطرہ ۔ اسپرٹ
کلورافارم ۲۰ قطرہ ۔ نبات سفید ۱۰ گرین ۔
آب سادہ دو اونس سب کو یکجا کرکے زحیر حاد
قوی مین ہر اسہال کے بعد اور زحیر متوسط
مین دو دو گہنٹے کے بعد اور زحیر خفیف مین
تین تین گہنٹہ کے بعد یہی مقدار پلائین
اور جب یہہ مرض مزمن ہو جاوے یعنی
اوسکے اعراض خفیف و قلیل ہو کر باقی رہ
جائین یا ابتدا ہی مین اعراض خفیف و قلیل
سے شروع ہو اور زحیر حاد اس سے پیشتر کبھی
نہوئی ہو تو اس قسم کے بیمار کی تشریح بعد موت
سے جو کچھہ ثابت ہوتا ہے یہہ ہے کہ قدرے
ورم غشاے بلغمیہ قولون مین پایا جاتا ہے
اور غشاے جدید جو زحیر مین غشاے بلغمیہ
پیدا ہوتا ہے بہت رقیق ہوتا ہے لیکن
اوسمین ہمیشہ زخمہاے مدور پائے جاتے
ہین اور یہہ زخم اسمرض مین امعاے صغار مین

بھی ہوتے ہیں اور امعاے صغار بھی متورم ہوتے ہیں۔

اسباب

جو اسباب زحیر حاد میں لکھے گئے ہیں یہاں بھی موجود ہوتے ہیں اور خون کی کمزوری خصوصًا ایسے شخص کے بدن میں جسکے بواسیر سے خون خارج ہوتا رہتا ہے اور کبھی کبھی اوسکے بدن کی جلد پر ظاہر پھنسیاں بھی نکلتی رہتی ہیں اس مرض کا قوی سبب ہوتی ہے امراض طحال و کبد و سل میں بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب سم عروق کے اندر خون میں آمیز ہو جاتی ہے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات

جب یہ مرض مستقل طور پر اور بالذات شروع ہو اور اس سے پیشتر زحیر حاد عارض نہوئی ہو تو اسوقت پہلے دن دو تین دست مختلف اوقات میں آتے ہیں اسکے بعد دوسرے روز اسہال زیادہ آتے ہیں اور انکے ہمراہ درد امعاء و تشنج جسکو پیچ کہتے ہیں پیدا ہوتا ہے اور قدرے بلغم مع خون کے بھی اوسکے ہمراہ خارج ہوتا ہے اسکے بعد یہی حالت رہتی ہے کہ رات دن میں تین چار دفعہ بلغم و خون کے ساتھ ملے ہوئے آتے ہیں اور مریض ضعیف و لاغر ہو جاتا ہے اور غذا بخوبی نہیں کھا سکتا اشتہا نہیں رہتی اگر کچھ کھاتا ہے تو بخوبی ہضم نہیں ہوتا اور کھانے کے بعد پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے اور غذا کھانے کے بعد معدہ میں درد محسوس ہوتا ہے اور شام کے وقت قدرے بخار ہو جاتا ہے اور شکم میں کسی کسی جگہ درد پیدا ہوتا ہے اور جب محل درد کو ہاتھ سے دباتیں تو شکم میں کسی کسی جگہ صلابت پائی جاتی ہے اور جب مرض ترقی کرتا ہے تو ضعف زیادہ ہو جاتا ہے اور بیمار آہستہ آہستہ مر جاتا ہے اور کبھی تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مرض زحیر حاد سے پیدا ہو تو تقدم زحیر حاد اوسپر شہادت دیتی ہے اور اوسکے اعراض اول ہی شدید ہوتے ہیں اور من بعد خفیف ہو جاتے ہیں۔

علاج

اگر ابتداے مرض شروع ہو تو پہلے خفیف مسہل مثلاً روغن بید انجیر قدرے افیون ملا کر دیں تاکہ درد و پیچ نہو اسکے بعد اپیکاکوانا ایک سے دو گرین تک چہارم حصہ گرین افیون ملا کر گولی بنا کر چار چار گھنٹہ کے بعد

دین اور یہہ دوا اسوقت تک جاری رہے کہ خون بند ہو جاوے پس اگر خون بند ہونے کے بعد اسہال باقی رہین تو یہی دوا یلیبائی اسی ٹلیٹ ایک سے دو گرین تک شریک کرکے دین یا گالک ایسڈیا ٹانک ایسڈ ایپکا کوانا وافیون کے ساتہہ شریک کرکے دین یا بسمتہہ ہمراہ ایپکا کوانا وافیون دین۔ اگر ہاتہہ کے ساتہہ دبانے سے ظاہر ہو کہ کسی معین جگہ پر ہمیشہ درد موجود رہتا ہے تو اس صورت مین محل درد پر دو تین جونکین لگاوین اگر اس سے درد موقوف نہو تو فیمش بلکس کا پلاسٹر لگائین تاکہ ورم رفع ہو جائے

ایضاً مسہل کے بعد گالک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ ہر ایک تین چار گرین اور اسی قدر بسمتہہ اور پانچ گرین سفوف ڈورس سب کو ملا کر سفوف بنائین اور روزانہ تین بار کہلائین ایضاً زحیر کے واسطے جسمین حرارت بہی ہو بسمتہہ ۵ گرین گالک ایسڈ ۵ گرین ایپکا کوانا ایک گرین افیون خالص نصف گرین سب کو ملا کر حب بنائین اور ورق نقرہ مین لپیٹ کر خلاسے معدہ کے وقت یا جبکہ معدہ طعام قریب الانحدار ہو کہلائین تین چار ہفتہ تک یہہ عمل جاری رکہین تاکہ اس مدت مین اثر

اسکا ظاہر ہو۔ واضح ہو کہ ورق نقرہ مین اسکے لپیٹنے کا یہہ فایدہ ہے کہ معدہ مین حل نہو کیونکہ بیماری معدہ مین نہین بلکہ امعاے صغار مین ہے پس دونون جگہ اسکے حل ہونے سے کچہہ فایدہ نہین بلکہ مرض قولون مین ہے اسلئے لازم ہے کہ انحلال سے محفوظ رہکر قولون تک چلی جاے یہی وجہ ہے کہ گولیون کے چہوٹے چہوٹے بنانے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ معدہ اور امعاے سے آسانی گذر جائین ایضاً لیڈ شوگر آف لیڈ یعنی بلیبائی ایسیٹاس ۵ گرین ایپکا کوانا ایک گرین افیون خالص نیم گرین سب کو ملا کر حبوب کو چاپ بنائین اور ورق نقرہ مین اچہی طرح لپیٹ کر بدستور سابق کہلائین یہہ دوا بہی دو تین ہفتے دینی چاہیئے تاکہ خون بند ہو جاے اور ہمراہ اسہال بلغم آوے۔ اور جب خون کمزور ہوا اور مرض لتہ دایمہ موجود ہو تو اسوقت سفر جل خام جو بطور کدو دراز آگ مین ڈالکر بہونا گیا ہو بقدر دو درام بیمار کو کہلائین اور صمغ و ہاک ۲۰ گرین افیون خالص نیم گرین کہڑیا مٹی ۵ گرین سب کو ملا کر سفوف کرکے روزانہ تین بار کہلائین نوع دیگر یہہ دوا

تا کشکلن ایک اونس کو بیس اونس پانی مین جوش دین جب نصف رہجاے تو کپڑے مین چھانکر رکھہ چھوڑین اور ایک دو اونس مریض کو پلائین۔ اگر اس لکڑی کا اکسٹراکٹ جو کلکتہ سے آتا ہے۔ اگرین آدہ اونس پانی مین حل کرکے دین تو بہتر ہے۔

واضح ہو کہ ہیمیٹکسلن سرخ رنگ کی ایک لکڑی ہے شاید بتنگ کو کہتے ہونگے جو ایک مشہور لکڑی ہے اور ہندوستان مین رنگریزون کے بہی کام آتی ہے۔ ترکیب دیگر برا دکاکشن ہیمیٹکسلن صفتہ ہیمیٹکسلن کچہ کوٹ کر دس اونس سادہ پانی مین بہگوکر ایک سربستہ ظرف مین ڈالکر دس منٹ تک آگ پر جوش دین تاکہ آٹھہ اونس پانی باقی رہجاے پہر صاف کرکے استعمال مین لائین۔ ایضاً ہیمیٹکسلن ۱ ڈرام کو تیس اونس پانی مین بہگوئین پہر ظرف سربستہ مین بلایم آنچ پر پکائین بیس اونس رہجاے تو صاف کرکے استعمال مین لائین۔ ایضاً ہیمیٹکسلن ایک اونس کو بیس اونس آب سادہ مین جوش دین جب نصف کے قریب رہجاے تو ایک ڈرام سعوف دارچینی ملاکر کپڑے سے چہانکر کام مین لائین۔ اس دکاکشن کی مقدار خوراک زخیر کہنہ مین ایک سے دو اونس تک ہے

واضح ہو کہ ہیمیٹکسلن کا دکاکشن اوسکے اکسٹراکٹ کی نسبت زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اکسٹراکٹ کبہی ایسا سخت و صلب ہو جاتا ہے کہ معدہ و امعا مین کد ہضم نہین ہوتا بلکہ بجنسہ براز کے ہمراہ خارج ہو جاتا ہے اور جسم خوراک کا فائدہ اوس سے حاصل نہین ہوتا۔

کبہی بعض ادویات سے جو غشاے بلغمیہ کو تقویت دینے والی ہوتی ہین قبض شکم و انتفاخ بطن عارض ہوجاتا ہے اور اوس سے بیمار کو اذیت ہوتی ہے اس حالت مین پہلے اپیکاکوانا ایک دو گرین سادہ پانی ملاکر پلائین تاکہ غشاے بلغمیہ کو مسترخی کردے اور قبض رفع کرے اسکے کہانے سے دو تین گہنٹے کے بعد تہوڑا سا یعنی دو تین ڈرام روغن بیدانجیر پلائین اگر اسکے کہانے کے بعد بار دیگر سہال جاری ہو جائین تو بار دیگر ادویہ مقویہ غشاے بلغمیہ دین اس مرض مین غذا کا بڑا خیال رکہین کہ سہل الانہضام و مقوی ہو مثلاً شیر گاو اور شوربا سے لحم رقیق چاول یا ارا روٹ اور نان لطیف کہلائین اس مرض مین مریض کے بدن و شکم کو ہمیشہ گرم رکہین کیونکہ شکم پر سردی لگنے سے امعا مین تشنج زیادہ ہوتا ہے

ایضاً جب جبر مزمن ہو جاوے یعنی ریم کے
ساتھ خون آوے تو بہتر ہے کہ یہہ حب کھلائیں
صفحہ ۱۲ نانوشیں ساور چہارم حصہ گرین پیستہ
سب ناشیر اس اگرین افیون خالص ایک گرین
صمغ عربی کے پانی میں لت کرکے چھوٹی چھوٹی
گولیان بنائیں اور ورق نقرہ میں لپیٹ کر ہی
مقدار کے موافق دو تین مرتبہ کھلائیں اور
جب ریم زیادہ آوے اور خون کمتر تو یہہ گولیان
کھلائیں صفحہ طوطیا ۸ گرین سفوف افیون
دو گرین دونون کو باریک کرکے گولیان بنا کر
رکھہ چھوڑیں اور ہر روز دو تین بار ایک ایک
حب کھلائیں۔ بعض اطبا کہتے ہیں کہ مقدار
طوطیا کی ایک گرین کرنی چاہیے اور بعض کہتے ہیں
کہ نصف گرین سے زیادہ دینا ہی نہ چاہیے۔
مگر حقیقت یہہ ہے کہ کمی و زیادتی ریم کی مقدار
پر طوطیا کی مقدار اختیار کرنی چاہیے اگر
ان تدابیر سے بھی فایدہ نہو تو تبدیل آب و ہوا
کرنی چاہیے لیکن مریض کو سفر میں اس
طرح لیجائیں کہ تکلیف نہو آرام کی سواری
جیسے کہ جہاز یا ریل کی سواری ہے۔ اور جب
زحیر بند ہو جاوے اور ضعف باقی ہو تو اسکا
علاج کریں مثلاً سیور اٹک ایسڈ ڈایلوٹ
ہمراہ نقوع کوڈ شما یا نقوع جنشین
نقوع قصب الذریرہ دیں اور چند روز اسکا استعمال
کرکے پھر آب آہن دو کمن دیں لیکن آب آہن
مقدار میں کم دیں تاکہ غشا سے بلغمیہ کو
اس سے اذیت نہو لیکن فیری ایٹ کنین
سائٹریٹ اس سے بہتر ہے اسکو سفوف کو پانی
کے ساتھ دیں۔

ورم امعاء کا بعض مقام میں ہوتا ہے

لیکن کبھی اقسیہ میں ہوتا ہے غشا کے
بلغمیہ کے ساتھ مختص نہیں ہوتا ہے اور یہہ
بقدر ایک فٹ یا دو فٹ کے ہوتا ہے خواہ
معا سے صغار یا کبار ہو۔ پس جب پیدا ہوتا
ہے جملہ غشیہ اربعہ میں ہوتا ہے اسوجہ سے
اسکی صورت عظیم ہوتی ہے بعد تشریح کر
جو کچھ دیکھا جاتا ہے یہہ ہے کہ جا بجا ورم
و سرخی دیکھا پائی جاتی ہے اور یہہ سرخی یا
تو خون کی طرح زیادہ سرخ ہوتی ہے یا سیاہ
مثل خون منجمد سیاہ ہوتی ہے۔ بعض مریضوں
میں بمقام ورم پر امعا مردہ پائی جاتی ہے اور
اسکا مواد غشا سے آبدار پر گرتا ہے اسوجہ
سے امعا باہم متصل و ملتزق پائے جاتے
ہیں اور کبھی غشا سے آبدار میں مقام ورم
پر پانی مجتمع پایا جاتا ہے۔

اسباب

سرد ہوا لگنا۔ ناموافق غذا کہانا۔ زہر کہانا
سمی دوا کا رحم مین حمول کرنا جیسیکہ بعض
جاہل دائیان اسقاط حمل کے بعد رحم کی درستی و
خشکی کے واسطے رحم کے اندر تانبے کا پیسہ
رکہدیتی ہین اس سے سمیت پیدا ہوکر رطوبات
کے ساتہہ آمیختہ ہوکر یہہ مرض پیدا کرتی ہے
مسہل قوی مثلاً روغن حب السلاطین یا کاویل
یا مسہلات کا بار بار کہانا یا ضربہ و سقطہ یا
اسہال کا کسی سبب سے بند ہوجانا خصوصاً مرض
فتق کی وجہ سے یہہ سب اسکے اسباب ہین

علاج

درد شکم زیادہ ہوتا ہے دبانے سے یہہ درد
زیادہ ہوتا ہے حمی بہی ساتہہ ہوتا ہے اور
نبض سریع و صلب ہوتی ہے چہرہ اُتر جاتا ہے
اور درد بطور مغص کے ہوتا ہے اور درد زحیر
جیوہ پیچش کے ساتہہ ہوتا ہے شکم مین پایا جاتا
ہے لیکن اسہال نہین ہوتے بلکہ طبع قبض
رہتی ہے اور کہبی غثیان و قے عارض ہوتے
ہین اور یہہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ مرض شدت
کرتا ہے اور اگر علاج نہ کیا جاوے تو آخر زمانہ
مین جو زمانہ قریب موت ہے درد شکم زیادہ
اور بار بار ہوتا ہے اور تشنج کی طرح نوبت کے
ساتہہ ہوتا ہے نوبت رک جانے پر بہی درد
باقی رہتا ہے اور ضعف و نفخ شکم زیادہ ہوتا
ہے اور نبض مختلف ہوتی ہے اور جلد بدن
سرد ہوجاتی ہے ٹھنڈا پسینا آتا ہے اس
حالت مین مریض مرجاتا ہے اور کبہی مرنے
سے پہلے مطلق درد بند ہوجاتا ہے
اور یہہ اس امر کی دلیل ہے کہ سعا مردہ ہوگئی
ہے اور اوسمین حس کی قوت باقی نہین
رہی اور چونکہ یہہ مرض مثل قولنج کی عارض
ہوتا ہے کہ درد شکم بہی ہوتا ہے اور نوبت
کے ساتہہ ہوتا ہے اور قبض شکم بہی ہوتی
ہے لہذا ان دونون مین اس طرح تفرقہ
کیا جاتا ہے کہ قولنج مین سکون نوبت
کے بعد درد برطرف ہوجاتا ہے اور اس مرض
مین سکون نوبت کے بعد بہی درد باقی رہتا ہے
قولون مین غمز دست سے آرام ہوجاتا ہے
اور اس مرض مین درد زیادہ ہوتا ہے
اور یہہ مریض اپنے پانون کو سمیٹ کر شکم
کے ساتہہ لگا کر سوتا ہے کیونکہ پانون کے
پہیلانے سے غشاے آبدار شکم ممتد
ہوجاتا ہے اور اس سے مریض کو اذیت
ہوتی ہے۔

علاج

اسمرض کا یہہ علاج ہے کہ اگر مریض قوی
ہو تو فصد لین اگر ضعیف ہو تو تمام محل درد
پر اسے ۲۰ تک جونکین لگائین اور فصد لینے
یا جونکین لگانے کے بعد فوراً دو گرین افیون
تین یا چار گہنٹہ کے بعد کہلائین تاکہ درد و
تشنج کم ہو اور جب جونکون کے زخمون سے خون
بند ہو جاے تو فلالن گرم پانی مین تر کرکے
نچوڑ دین اور روغن تارپین اوسپر چہڑک کر
تکمید کرین تاکہ درد و مرض رفع ہو۔ درد کے
شروع مین افیون کے ساتہہ کلومل بہی دین
مگر اسمرض مین مسہل ہرگز نہ دین اگر قبض
شکم مین تنقیہ امعا کی ضرورت ہو تو گرم
پانی کا حقنہ کرین اس سے دو فایدے
حاصل ہونگے ایک تو امعا کا فضول خارج
ہو جائیگا دوسرا گرم پانی کی حرارت سے
امعا کو آرام ہوگا اور جب آخر مرض مین
ضعف زیادہ ہو تو لوٹ دین یا شراب
برانڈی دین اور پرہیز گار کو امونیا کاربناس
پانی مین حل کرکے دین اس سے اور تو کچہہ
فایدہ نہین صرف مریض کے وارثون کے
دل خوش کرنے کو ہے ورنہ اس حالت مین
مریض جانبر نہین ہو سکتا جسکا کوئی علاج
نہین ہے

ورم قولون

یہہ ورم قولون کے خاص مقام پر جہان وہ اسکے
ساتہہ معاے صغیر کا اتصال ہے عارض
ہوتا ہے اور یہہ ورم اکثر امعا کے تمام غشیہ
پر برابر ہوتا ہے اور کبہی غشاے بلغمیہ قولون
کے ساتہہ مختص ہوا کرتا ہے لیکن اگر اس
حالت مین اگر علاج نہ کیا جاے تو تہوڑے ہی
عرصہ مین تمام غشیہ مین عام ہو جاتا ہے اور
اسکو یونانی زبان مین پری ٹف لاسی ٹیس
کہتے ہین اور اس لفظ کی تحقیق ورم کبد مین
گزر چکی ہے جہان یہہ ذکر ہے کہ یہہ بہی ورم کبد
کے اسباب مین سے ہے۔

اسباب

اسکا سبب سدون کی پیدائیش ہے جو غذاے
غلیظ یا ناموافق طبع کہلانے سے ہوتی ہے
یا سخت چیزون کے کہلانے سے جنپر مضغ کا کل
کا اثر نہ پہونچ سکے جیسا کہ بادام وغیرہ ہین۔
کیونکہ یہہ چیزین اپنی صلابت کی وجہ سے ہضم
نہین ہوتین اور خون کی تون امعا مین
چلی جاتی ہین اور غشاے بلغمیہ قولون کے
چینون مین محتبس ہو کر ایذا دیتی ہین اور انکی
خلش سے ورم پیدا ہو جاتا ہے کبہی ضربہ

سدے سے ہوتے ہین اور کبھی انکا کوئی سبب
ظاہر مین نظر ہی نہین آتا ۔

علامات

جب یہہ ورم غشاے ملتحمہ مین ہو تو درد شکم
اوس مقام پر ہوتا ہے جو عظم ورک کی جانب راست
کے مقابل ہے اور دبانے سے درد زیادہ ہوتا
ہے اور جب انگلی سے ٹٹولا جاے تو قدرے
باطن مین ورم معلوم ہوتا ہے طبع قبض ہوتی
ہے اور جب دوسرے غشے تک پہونچ جاتا ہے
تو علامات مذکورہ کے علاوہ تپ بھی ہوجاتا
ہے اور محل ورم پر سختی بدرجہ زیادہ محسوس ہوتی ہے
اگر اسکا جلد علاج نکیا جاے تو عضلات ظاہر
بطن تک ورم پہونچ جاتا ہے اور آخر بجاے
ورم وسختی کے کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور
پیپ پڑجاتی ہے اور ریم پیدا ہونے کے قریب
حمیٰ مع لرزہ ونافض پیدا ہوتا ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اندر کا ورم پختہ ہوگیا ہے
اس ریم کا انجام یہہ ہوتا ہے کہ یا تو ورم اندر
کی جانب پھوٹ جاتا ہے اور ریم غشاے آبدار
پر جو سب احشا پر محیط ہے گرتی ہے اور یہہ
حالت بہت ردی ہے یا باہر کی طرف اسکا
اخراج ہوتا ہے اور یہہ پہلے کی نسبت بہتر ہے

علاج

جب شروع مرض مین غشاے ملتحمہ مین
ورم ہو تو دس سے آٹھ جونکین لگائین اور
نیم گرم پانی کا یا اوسمین کوئی لعاب ملاکر بار بار
حقنہ کرین تاکہ امعا کے سدے سے اسہال مین
خارج ہوجائین اور جب ثابت ہوجاے کہ
درد اور ورم رفع ہوگیا ہے تو ہر تیسرے روز
تک روغن بید انجیر کا چہارم حصہ گرم افیون
محلول آب ملاکر مسہل دین اگر ایک دفعہ
کے مسہل سے فائدہ نہو تو روزانہ دو بار
دین تاکہ سدہ خارج ہوجائے اور جب جونکون
کے زخم کا خون بند ہوجاے تو گرم پانی
کی ٹکمید کرین اسکے بعد موقلم سے ٹنکچر آئیوڈین
اوپر طلا کرین تاکہ ورم دفع ہوجائے جب
یہہ مرض مزمن یعنی خفیف الاعراض ہو
تو بنیش گمس کا پلاسٹر لگائین اگر دوسرے غشا
تک ورم پہونچ گیا ہو اور ورم مین صلابت
بھی ہو تو تخم کتان پانی مین پیسکر ضماد کرین
اور جب ثابت ہوجاے کہ اوسمین ریم پڑگئی
ہے تو انفجار کے انتظار کے بغیر نشتر سے ریم
خارج کردین اگر اسکے سبب سے کبد بھی متورم
ہو تو اوسکا علاج کرین ۔

اسہال

اسکو یونانی زبان مین ڈائریا یعنی جریان اسہال کہتے ہین اور اس سے مراد یہہ ہے کہ امعا سے جو خارج ہو مقدار مین زیادہ اور قوام مین رقیق ہو اور یہہ کبھی ایک خاص صورت پر ہوتے ہین اور کبھی الوان مختلفہ پر۔ اور اسہال کئی قسم کے ہین اول یہہ کہ غذائی اور رقیق دست آتے ہین دوم رقیق و صفراوی آتے ہین سوم مائی۔ چہارم خمیر روغن یا چربی خارج ہو خونی اور خراطی اسہال کا ذکر سابق مین ہو چکا ہے۔ بالجملہ قسم اول جو غذائی ہے اسکا سبب غذائے ناموافق یا زیادہ کہانا ہے یا بدن کو سردی لگنا جس سے غذا ہضم نہو یا حرکات بدنیہ جنکے اسباب بیشتر بدہضمی طعام مین مذکور ہوچکے ہین یا حرکات نفسانیہ مثلاً خوف کثیر اور تیز بدن کی کمزوری جیسا کہ اوائل سل مین ہوتا ہے کبھی غشائے بلغمیہ معدہ پر بثور پیدا ہو جاتے ہین جس سے غذا ہضم نہین ہوتی جس سے اسہال پیدا ہو جاتے ہین

علامات

خود اسہال ہی شاہد ہین کبھی ان اسہال کے ساتھ قدرے درد اور پیچ و مغص بھی ہوتا ہے لیکن دست جانے سے درد رفع ہو جاتا ہے خون و بلغم انکے ساتھ نہین ہوتا البتہ اسہال کے ساتھ غذائے غیر منہضم خارج ہوتی ہے

علاج

اگر بدہضمی اور غذائے ناموافق اسکا سبب ہو تو خفیف مسہل مثلاً سفوف روبرب کمپونڈ یا روغن بیدانجیر دین اور روغن بیدانجیر افضل ہے مگر اسمین قدرے افیون شامل کرلین تاکہ پیچ پیدا نہو اور مسہل کا فایدہ یہہ ہے کہ غذائے غیر منہضم جلد دفع ہوجاوے اور اسہال برطرف ہو جاوین اگر اسکے بعد بھی اسہال باقی رہین اور باوجود دفع ہو جانے غذائے غیر منہضم کے اسہال بند نہون تو دوا یہہ مقویہ غشائے بلغمیہ مثلاً سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ سادہ پانی ملاکر یا سفوف کینو یعنی صمغ ڈہاک یا دونون ملاکر دین تاکہ دوا کا فعل قوی ہو جاوے۔ نوع دیگر یہہ دوا اس شخص کے واسطے مفید ہے جو شراب سے مجتنب ہو صفت آب آمیز تیزاب گندہک ۱۵ قطرہ ٹنگچر کینو ٹنگچر روبرب ہر یک نصف ڈرام ٹنگچر افیون ۵ قطرہ ڈیڑہ سے دو اونس تک سادہ پانی ملاکر ہر ایک دست کے بعد دیجاے ایضاً جب اسہال کے ساتھ پیچش شروع

ہو اور بیمار ضعیف ہو اور اجتماع خون و ورم کم
ہو اور ساتھہ ہی اسہال بہی قیئ آوین اور درد و ز
حیر کم ہو تو۔ یہہ دوا ابتدا مین ایکہی روز
مین اسہال رقیق و پیچش کو بند کر دیگی صفت
آب انیز تیزاب گندہک ۱۵ قطرہ۔ اسپرٹ
کلورافارم ۲۵ سے ۳۰ قطرہ تک۔ ٹنکچر کنکیو
نیمڈرام سے ۴۰ قطرہ تک۔ ٹنکچر اوپیم ۱۰ قطرہ
آب سادہ نیم اونس دو دو گھنٹہ کے بعد یہی مقدار
دین تو عالیکو مستورا کر دیتا ایک اونس ٹنکچر
کنکیو یعنی کہتہ سفید ٹنکچر کینو۔ ٹنکچر رو بربہ ایک
نیمڈرام ٹنکچر افیون ۱۰ سے ۱۵ قطرہ تک خوب
ملا کر پہر دست کے بعد پلا مین فایدہ مستورا
کر دیتا یعنی آب طین فیمولیلے مرکب جسکو چاک
کمپونڈ کہتے ہین اس طرح بنایا جاتا ہے کہ
کہڑیا مٹی صاف دو ڈرام۔ شربت نبات نیم اونس
عرق دارچینی سات اونس۔ صمغ محلول بآب
نیم اونس سب کو ملا کر خوب حل کرین اور بوتل
مین محفوظ رکہین اور بوقت ضرورت استعمال
مین لاوین۔ یہہ بہی واضح ہو کہ نسخہ مذکورہ
کے ساتھہ سلفیورک ایسڈ شریک نکرین کیونکہ
اوسکا فعل کہڑیا مٹی کے ساتھہ باطل ہو جاتا ہے
اسی طرح سلفیورک ایسڈ کو مستورا کر دیتا یا آب ایک
یا لیمبا لی اسی ٹیٹ یا امونیا اور ہر ایک ایسی دوا

کے ساتھہ جسمین یہہ ادویات شریک ہون
نہ ملائین کہ اوسکا فایدہ باطل ہو جاتا ہی
اور جو شخص شراب سے پرہیز کرتا ہو اوسکو
ٹنکچر ہاے مذکورہ کے بجاے سفوف کہڑیا مٹی
مرکب ۱۰ گرین سے نصف ڈرام تک دینا
کافی ہے نیز اس نسخہ کے ہمراہ سفوف کینو یعنی
صمغ ڈہاک ۵ا سے ۲۰ گرین تک اور نیز
افیون سادہ سفوف کرکے کہلانا مفید و مجرب
ہے اور گالک ایسڈ ۵ سے ۱۰ گرین تک اور
ٹانک ایسڈ یا ڈوورس پوڈر یا لیمبا لی اسی ٹیٹ
ہمراہ افیون خالص کہلانا مفید ہے

صفت سفوف کہڑیا مٹی مرکب

کہڑیا مٹی پانچ اونس دارچینی ڈہائی اونس
سفوف صمغ عربی دو اونس جوز بوا نصف
اونس سب کو باریک کرکے پارچہ بیز کرین
اور سفوف بنائین۔
اگر خوف کثیر کے سبب سے دست آوین تو بیمار
کو مسہل نہ دین بلکہ اسکے عوض ادویہ مقویہ
دین۔ اگر ثبور غشلت بلغمیہ معدہ کے سبب
اسہال و بدہضمی ہو تو اسکی علامت یہہ ہے
کہ اسوقت تالو اور زبان اور لب پر ثبور خرد
پائے جاتے ہین اور اشیاے حادہ حریفہ کے
کہانے سے اذیت ہوتی ہے اور اگر تشنگی

مین جلبن رہتی ہے۔

علاج

ٹنکچر روبرب ہیم ڈرام سے ایک ڈرام تک سہاگہ صاف و سوڈا کاربناس ہر ایک ۵ سے ۱۰ گرین تک ٹنکچر افیون ۱۰ قطرہ تک پانی مین حل کرکے روزانہ ۳ مرتبہ دین۔ اور جو شراب سے پرہیز کرتا ہو اسکو سفوف روبرب ۵ گرین سفوف سہاگہ ۱۰ گرین۔ کھریا مٹی صاف ۵ گرین افیون خالص چہارم حصہ گرین سب کو ملا کر روزانہ تین بار دین اگر اس سے شکایت رفع نہو اور ثابت ہو جاے کہ غشاے بلغمیہ پر شور سے زخم پڑ گئے ہین تو کاسٹک نقرہ ⅛ گرین۔ افیون خالص ⅛ گرین ڈبل روٹی کے گودے مین یا صمغ عربی محلول یا آب مین گولی بنا کر روزانہ ۳ بار دین اور اس روز ساٹھ مین اس تدبیر سے زخم اچھے ہو جاینگے اور کاسٹک قوی یعنی دس بارہ گرین کاسٹک ایک اونس مصفے پانی مین حل کرکے شور زخمون پر لگا بین۔ اگر بچہ کو اس قسم کے اسہال عارض ہون تو سہاگہ صاف دو گرین۔ سوڈا کاربنا ایک دو گرین۔ کھریا مٹی صاف ایک گرین تینون کو سفوف کرکے روزانہ ۳ بار دین اگر ایک مرتبہ اس دوا کے ساتھ نصف گرین روبرب شریک کرکے دین تو زیادہ مفید ہے روبرب

کی مقدار قلیل حبس اسہال کے واسطے مجرب ہے اور ۵ گرین کاسٹک نقرہ ایک اونس سادہ و صاف پانی مین حل کرکے بچہ کے شور دہن کے طلا کرین۔ کبھی ان اسہال سے ہیجش ہی پیدا ہو جاتی ہے اس صورت مین ہیجش کا علاج کرین جو پیشتر لکھا گیا ہے اور جب اسہال بند ہو جاین تو غذاے سہل الانہضام مثلاً شیر بادہ گاؤ یا اراروٹ یا شیر و برنج پختہ یا شوربا ے لحم ہمراہ اراروٹ یا برنج پختہ کہلا? اور بدن و شکم علیل کو موسم کے موافق گرم رکہین۔

اور جب اسہال صفراوی ہون تو انکی علامت رنگ اسہال کی زردی یا سبزی ہے اور انکے ساتھ سوزش ہی ہوتی ہے جس سے مقام مقعد پر سوزش ہو جاتی ہے اور کبھی بثور خرد پیدا ہو جاتے ہین اور یہہ مرض کبھی ایسا شدید ہوتا ہے کہ ہیضہ کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہے کہ آنکہین ہی چہرہ اتر جاتا ہے آنکھون او کنپٹیون مین گڑھے پڑ جاتے ہین نبض ضعیف ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤن کے عضلے اینٹھ جاتے ہین ٹھنڈے پسینہ بدن کی حد سرد ہو جاتی ہے اور ان دونون مین اس طرح تفرقہ کیا جاتا ہے کہ ہیضہ

بول بند ہوجاتا ہے اور اسہال کے
ہمراہ آلبتہ اور ہیضہ میں صفرا کثر خارج ہوتا
ہے اور ہیضہ میں بھی اور اسہال دونوں میں صفرا
بکثرت خارج ہوتا ہے۔

علاج

شروع میں خفیف مسہل دیں مثلاً روغن بید انجیر
دیں تاکہ معدہ و امعا صاف ہوجائیں یا سیڈلٹز
پوڈر یا مگنیشیا سلفاس تین چار ڈرام پلائیں
الیضاً مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام ایسڈ سلفیورک
ڈائلیوٹ ۳ قطرہ تا نصف ڈرام نقوع آب ریوند
خشک ۲ سے تین اونس تک ملا کر دیں تاکہ صفرا
کو خارج کرے اس دوا کے ایک گھنٹہ بعد افیون
خالص ۱/۴ گرین سے دو گرین دیں تاکہ آئندہ
صفرا کی آمد بند ہوجاوے اور صفرا زیادہ پیدا ہو
ہیں بعد سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ پانی ملا کر
تشنگی کی حالت میں دیں اگر کمزوری کے سبب غذا
کی حاجت پڑے تو غذائے بارد سہل الانہضام
مثلاً شوربائے لحم رقیق یا آشجو سے بریان
پلا دیں اور جب یہہ مرض اس حد کو پہونچ
جاوے کہ ہیضہ سے مشابہت پیدا کرے تو
ایمونیا کاربوناس پانچ چھہ گرین پانی میں
حل کرکے اوس شخص کو پلائیں جو شراب سے
مجتنب ہو ورنہ ایمونیا یا کلارک ایتھر ایک ڈرام
پلاویں اگر کلارک ایتھر نصف ڈرام یا ۱۵
قطرہ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ دو اونس سادہ
پانی ملا کر پلانا زیادہ تر مفید ہے۔

اسہال بائی اکثر اطفال کو بروز دندان کے
وقت جبکہ شیر حیوانات یا شیر مادر و مرضعہ
قوت ہضم سے زیادہ پلایا جاوے عارض
ہوتے ہیں اگر ان اسہال کا جلد تدارک نکیا
جاوے تو بچہ غشاے مخاطی امعاے صغار
ورم میں مبتلا ہوجاتا ہے اسہال بائی
کبھی جوانوں اور بوڑھوں کو بھی لاحق
ہوجاتے ہیں اور بیشتر اوس وقت ہوتا ہے
جبکہ وبائی ہیضہ کے سبب ہوا میں فساد ہو
اگر یہہ دست بند کیے جائیں تو ان سے
ہیضہ پیدا ہوجاتا ہے۔

اسباب

اطفال کو ضعف معدہ و امعاے جو ناموافق
غذا کھانے اور اذیت بروز دندان کے سبب
پیدا ہوتی ہے یہہ مرض لاحق ہوتا ہے اور
کبھی اس اذیت سے پہلے دماغ متورم ہوجاتا ہے
پس اعصاب کے ذریعہ اس اذیت کا اثر معدہ
میں پہونچتا ہے اور اوس سے ضعف پیدا
ہوکر یہہ مرض لاحق ہوتا ہے اور جوانوں
اور بوڑھوں میں اس مرض کے وہی اسباب

ہوتے ہین جو ہیضہ کے ہوا کرتے ہین اور
کبھی ادویہ مسہلہ مقویہ مثلاً حب السلاطین
وکلویل کہانے سے ہوجاتے ہین

علامات

بچون مین اسہال رقیق مائی کے ساتہہ قدرے
درد بہی ہوتا ہے جس سے بچہ اسہال آنے سے
پہلے روتا ہے اور یہہ اسہال اکثر غذا کہلانے
یا دودہ پلانے کے بعد عارض ہوتے ہین
اور جب اسکا سبب بروز دندان و ورم دماغ
ہو تو بچہ بیقرار ہوتا ہے نیند کم آتی ہے تپ
ہوتا ہے بچہ روتا بہت ہی سرگرم ہوتا ہے
پیاس زیادہ لگتی ہے اور جب جوانون کو یہہ
مرض ہو اور ہیضہ بہی پہیلا ہوا ہو تو ہیضہ
کا یقین ضمیمہ سمجھنا چاہیے اور اسہال مائی کے
جاری ہونے سے پہلے اکثر اسہال غذائی
یا صفراوی ہوا کرتے ہین جن بعد مائی پیدا
ہوتے ہین اور درد کم ہوتا ہے معدہ کے مقابل
کسیقدر اذیت محسوس ہوتی ہے پیاس زیادہ
لگتی ہے اگر اس حد تک پہونچکر صحت ہوجاے
تو ہیضہ نہین کہنا چاہیے اگر حد ہلاک کو
پہونچ جائے تو ہیضہ کہنا جائز ہے اور یقیناً
علامات ہیضہ بہی اوسکے ساتہہ موجود ہونگی
اور جو ادویہ مسہلہ مقویہ کے کہانے سے ہو
اوسپر ادویہ مسہلہ کی سبقت خود شہادت دیتی
ہے نیز اسمین پہلے اسہال غذائی آتے ہین پہر
امعا مین پیچ وسوزش ہوتی ہے اور پیاس
لگتی ہے اگر ادویہ مسہلہ زیادہ کہائی جائین تو
علامات ورم امعا پیدا ہوجاتی ہین

علاج

جب بچون کو یہہ مرض لاحق ہو اور اسکا سبب
ضعف معدہ و امعا ہو تو شیر تازہ گاو دو حصے
آب آہک ایک حصہ ملا کر بہت کم صرف ایک
دو قاشق ایک ایک گھنٹے کے بعد پلائین
تاکہ معدہ ممتلی نہو اور بسہولت ہضم ہوجاے
یقین ہے یہی تدبیر کافی ہوگی۔ اگر بچون کو
اسہال مائی ورم امعاے صغار کے سبب سے
ہون اور نہین صرف پانی اسہال ہر دو دفعہ
اسہال کے ساتہہ خارج ہوتا ہے اور بار بار
اسہال آتے ہین اور کبھی خون آلود بہی آتے
ہین اس حالت مین ادویہ قابضہ کے کہلانے
سے ضرر پیدا ہوتا ہے لہذا اسوقت ایک
تین کاسٹر ادیل ایک دو درام حسب ضرورت
تین تین چار چار گھنٹے کے بعد پلاوین تاکہ
دواے مذکور اسہال مین خارج ہوجائے اس
دوا سے اسہال و قلق طفل و خوف حدوث
سرسام غیر برطرف ہوجاتا ہے اور بچہ کو نیند جاتی

جیسا کہ آگ پر پانی چھڑکنے سے اوسکا شعلہ فرو ہو جاتا ہے اس دوا کے استعمال سے بھی صحت ہو جاتی ہے اگر دست بند ہو جانے کے بعد بھی اذیت دماغ باقی رہے تو برومائیڈ پٹاس مقدار مین زیادہ کھلائین مثلاً ششش ماہہ بچہ کو ۵ گرین اور ڈیڑہ سال کے بچہ کو ۱۰ گرین دین تاکہ دماغ کو آرام ہو اگر اس سے کم مقدار مین دینگے تو فائدہ ہوگا صفت ایمل شین کاسٹر آئیل جو اسمرض مین دیا جاتا ہے

روغن بید انجیر ایک ڈرام - صمغ عربی ۲۰ گرین نبات سفید ۴ ڈرام - آب نقوع اجمود ۹ ڈرام سب کو ملاکر اسکا ایک ایک درام چار چار گھنٹہ کے بعد دین یہہ غذا طفل صغیر کی ہے جو پانچ سال سے کم عمر کا ہو تو علی دیگر سفوف صمغ عربی ۳ ڈرام - سفوف نبات سفید ۳ ڈرام عطرہ بودینہ دو قطرہ - روغن بید انجیر ایک اونس آب سادہ ۶ ڈرام بدستور مشہور سب کو حل کریں تاکہ مثل دودہ کے ہو جاوے اگر رقیق رہجاوے تو صمغ عربی کا وزن زیادہ کردین اگر گاڑہا ہو تو پانی ملادین تاکہ دودہ کے قوام پر آجاوے اگر اسہال ہائی کے ساتھہ قدرے سبزی ہو تو کہریا مٹی صاف ایکسے ڈیڑہ گرین تک بسمتہہ نیم گرین ردبرب نیم گرین نبات سفید بقدر ذائقہ ملاکر سفوف بناکر ہمراہ آب کے دین نوع دیگر سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ ۵ قطرہ - نبات سفید بقدر ذائقہ - آب سادہ ایک اونس ملاکر بقدر چمچہ چاے ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلائین - اگر اسکا سبب اذیت بروز دندان ہو تو لثہ کو نشتر سے شق کردین اور غذا قلیل دین اور اکثر شیر گاؤ و آب آہک پر اکتفا کرین ایضاً کلومل ایک سے دو گرین تک - پلمبائی اسی ٹیٹ نصف ایک گرین تک - نبات سفید تین چار گرین باریک کرکے چار حصہ کرین اور ایک ایک حصہ تین تین چار چار گھنٹہ کے بعد دین اگر ورم دماغ کے سبب سے ہو تو جبتک کہ ورم رفع ہو اسہال بند نکرین ورنہ فساد دماغ زیادہ ہو جائیگا - اگر یہہ ورم دماغ اذیت بروز دندان کی وجہ سے ہو تو لثہ کو نشتر سے شق کرین اگر قرب بروز دندان کی وجہ سے ہو تو اس صورت مین بھی قدرے خون لثہ سے نکال دینا مفید ہے اور نیز خلف اذن کے وسط مین اُبہری ہوئی ہڈی پر ہر ایک کان کے پیچھے ایک ایک جونک لگائین اور دوائے سرخ جسکا نسخہ ورم معدہ مین لکہا گیا ہے پلائین تاکہ معدہ سے حموضت خارج

پرائیویٹ

ہم اپنے احباب اور خیرخواہ اصحاب کو جو ہمیشہ ہماری خوشی و مسرت کو اپنی خوشی و مسرت تصور فرماتے رہتے ہین نہایت خوشی سے اپنی اس شادمانی مین شریک کرنا چاہتے ہین کہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۶ء مطابق ۶ جمادی الاولے ۱۳۱۴ھ کو ٹہیک صبح کے ۵ بجے خداوند تعالے نے اپنے فضل و کرم سے اس خاکسار کو فرزند نرینہ عطا فرمایا جسکا نام **ممتاز علی خان** قرار پایا۔ الحمد للہ علے ذالک۔ اب دعا ہے کہ پروردگار اوسکو جمیع حوادث زمانہ سے محفوظ رکھکر عمر طبعی عطا فرمادے۔ چونکہ خاکسار عدیم الفرصتی کے سبب جداگانہ خطوط لکھنے سے معذور تہا اسلئے عام دوستون کی اطلاع کے واسطے یہہ چند سطور حوالہ رسالہ ہوتین۔

خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان پروپرایٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہو

مجلس کشمیری مسلمانان لاہور

ہم نہایت خوش ہوئے کہ کشمیری مسلمانان لاہور نے بہی اپنی ترقی و سرسبزی کے واسطے ایک مجلس قایم کی۔ فی الواقع مسلمان کشمیریون کی حالت نہایت قابل رحم ہے اگرچہ اونکی یہہ حالت خود اونکی اپنی ہی سستی و غفلت کا نتیجہ ہے لیکن اسمین بہی شک نہین کہ ملکی حکمرانون کی طرز حکومت اور بدسلوکی کو بہی اسمین بہت کچہہ دخل ہے۔ کشمیر مین جس زمانہ مین اسلامی حکومت تہی یہہ لوگ سمجہہ بیٹہے کہ یہہ دور ہمیشہ رہیگا اور حکومت مین ہم ہی دخیل رہین گے اسی خیال مین مست ہوکر اپنی ترقی کے اسباب چہوڑ بیٹہے مگر حکومت بادل کا بلبلہ ہے یکایک حکومت نے پلٹا کہایا اخیر زمانہ انقلاب حکومت مین کشمیر مین سخت قحط پڑا حکام وقت قحط کا انتظام کچہہ کر نہ سکے ناچار لوگ اپنی بہشت نظیر وطن کو خیرباد کہکر پنجاب مین جوق جوق آگئے کچہہ ضلع گوجرانوالہ مین رہ گئے اور کچہہ لاہور پہونچ گئے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو آبادی امرتسر کا عمدہ موقع مل گیا اوسنے فاقہ زدون کو فصیل امرتسر کے اندر جگہ دی ہر چند ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوگیا مگر مہاراجہ نے اوس فیاضی و فراخدلی کے ساتہہ ان غریبون سے سلوک نہ کیا جسکے لئے وہ اپنی قوم کے حق مین مشہور تہا جس قسم کا ہنر وہ جانتے تہے اوسمین اونکو کچہہ بہی مدد نہ دی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کو اپنی رعایا کی جلاوطنی اور محاصل سلطنت کی کمی پر نہایت فکر ہوئی [illegible] اوسنے راہداری وغیرہ کا انتظام کیا لیکن گذرے وقت پر کیا ہوسکتا تہا۔ غرض کشمیریون کی بدحالی نے اونکا [illegible] ہونا [illegible]

اس نازک حالت مین اونکو صرف صنعت و تجارت شال کا کچھ سہارا تھا سو وہ بھی اوسوقت ٹوٹ گیا جبکہ فرانس نے ملک و قوم پروری کے لحاظ سے اپنے ہان شال کا استعمال قطعی موقوف کر دیا۔ اب ان لوگون کی حالت ایسی ابتر ہے کہ اکثر حقیر اجرت کے کامون پر لگے رہتے ہین اور کم نقلی کے سبب عمدہ اور عزت آمیز پیشون کو ہاتھ نہین لگاتے یہی وجہ ہے کہ وہ پنجابی جو کبھی کشمیر نہین گئے اور انکے ہموطنون کے شریفانہ اخلاق سے ناواقف ہین انکو حقیر سمجھتے ہین باوجود اس ردی حالت کے پنجاب مین انکی ہے یہ نہایت شریف مہمان نواز خوش خلق دوست پرور رحمدل ہین اور اپنے خویش و اقارب اور بزرگون اور ہمسایون کی عزت کرتے ہین اکثر احکام شرع کے پابند ہین۔ کشمیریون کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کی ایک اور وجہ یہی ہے کو تہ اندیش لوگ خیال کرتے ہین کہ انمین فحش پیشہ کا رواج بہت ہے مگر ایسے لوگ افسوس ہے کہ اپنی انکھ کے شہتیر کو نہین دیکھتے ہم انسے پوچھتے ہین کہ پنجاب مین جو کسبیون اور خانگیون کی کثرت ہے کیا وہ سب کی سب کشمیری ہی ہین تمہاری نسل سے کوئی نہین انکو تو تم جھٹ کہدیتے ہو کہ یہ فرقہ رذیل ہے کیا کشمیر بلکہ ہر ایک ملک مین یہ ممکن نہین کہ شریفون کے ساتھ رذیل بھی ہون پس خاص ایک فرقہ کو مطعون کرنا اور اپنے عیوب کو نہ دیکھنا عین حماقت و جہالت ہے۔

اگر یہہ انجمن اپنے مقاصد مین کامیاب ہوئی تو ہم یقین کرتے ہین کہ عنقریب وہ دن آنیوالا ہے کہ یہی کشمیری جو حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین عزت و ثروت مین اپنے ہموطن کشمیری پنڈتون کے ہم پلہ ہو جائینگے۔ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو بلحاظ انسانی ہمدردی و اخوت اسلامی و قربت وطن اہل پنجاب کا بھی فرض ہے کہ اپنے ان غریب بھائیون کو ہر طرح کی مدد دین۔

اس انجمن کے اغراض و مقاصد یہہ ہین (۱) یتیم بچون اور لاوارث مسلمان کشمیریون کی مدد کرنا (۲) قوم مین جو رسومات بد رواج پا گئی ہین اونکی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا (۳) قوم مین اتفاق و ہمدردی کا بیج بونا (۴) قوم کو تجارت صنعت حرفت و تعلیم کا شوق دلانا اور اوسکے ذرائع بتانا۔

اس انجمن سے ایک ماہوار رسالہ بھی شایع ہوتا ہے جسکا چوتھا نمبر ہماری نظر سے گزرا۔ اسمین ایک مضمون حضرت ابو الصفا سے رضوانی کا ہماری نظر سے گزرا ہمین انسے تعارف نہین مگر زور قلم و جودت طبع پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آپ اعلے درجہ کے فاضل ادیب لبیب محقق اور ہر ایک فن مین ماہر کامل ہین اگر ایسے ہی اصحاب اس مجلس و رسالہ کے معاون و مددگار رہینگے تو کچھ شبہہ نہین کہ یہہ مجلس بہت جلد اپنے مقاصد مین کامیاب ہوگی۔ ہماری آنکھین مشتاق ہین کہ اس رسالہ مین پے درپے انکے افادات و ملفوظات کے مطالعہ سے محظوظ ہون۔

رسالہ تکمیل الحکمۃ
لاہور

بابت دسمبر ۱۸۹۶ء
نمبر ۱۲ جلد ۱۷

Volume 17 December 1896 Number 12

تکمیل الحکمۃ کے اغراض

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم طبابت کیمیا افعال الاعضا تشریح (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبر کرنا صحت میں خلل انداز اسباب کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صفائی و صحت (۴) دیسی و انگریزی طرح علاج (۵) علمی مسائل بیان [illegible] (۶) فن حکمت کے انتخابیہ [illegible] جدید طب پر مدلل بحث

قیمت رسالہ ھذا

نام	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول	۳	۲/	۲
مع محصول	۴	۲/	۲

رؤسا و سرکاری [illegible]

پیشگی یا ڈیڑھ ماہ اسکے بعد [illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) The principles of the science of Hygiene (2) Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the condition which lowers the standard of public health (3) The results of researches of the Sanitary Depart. Panjab in respect to the Sanitary Condition of Province (4) The English & native mode of the treatment of disease and the restoration of the public health.

Subscription Rate

For [illegible] subscription	2-13-0	4-3-6	0-4-0
Do not Do	3-0-0	4-8-6	0-0-0
Chief Govt. officials	4-14-0	1-6-6	0-6-6

Meeran Bukhsh

(فخر الدین پریس لاہور)

یہہ رسالہ بعض اصحاب کی خدمتمین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین رقم واجب الادا بھی بھیجدین تمام خط وکتابت بزبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر وپروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین اگر ٹکٹ ہون تو آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال فرمائین

اجرت اشتہارات فی سطر ۲ر فی صفحہ ے ر زیادہ اشاعت کے لیئے رعایت ہوگی۔

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصونمین منقسم ہے یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونون طریقون سے عمدہ علاج بتائے گئے ہین ہر ایک عضو کی تشریح و فعال بیان کئے ہین علامتین ایسی عام فہم ہین کہ ایک کم استعداد بھی بآسانی مرض کی تشخیص کر سکتا ہے ہر ایک مرض مین پہلے متعدد انگریزی نسخے دیئے ہین پھر یونانی پھر بہت سی جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لیئے بھی ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ یونانیون اور ویدون کے لیئے ہر ایک موقع عمل پر تصویرین بھی دی گئی ہین۔ انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے۔ اسکے مستند ہونے کی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم عہ حصہ سوم ۸ر کل عہ محصول ذمہ خریدار المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین ایسی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسائل جزوی و کلی علم تصوف پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار مخفیہ بیان کیئے گئے ہین جو مشائخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے تھے یہی علم ہے جو علوم متعارفہ ضروریہ کے بعد ہر انسان کے لیئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کر کے اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی غرض یہی ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ سب مدارج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے مرتبہ سے بھی بڑھجاتا ہے۔ اس کتاب مین تصوف کے تمام مدارج بشرح و بسط کے درج ہین۔

قیمت حصہ اول ۱۳ر حصہ دوم عہ محصول ذمہ خریدار العبد زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

سن بعد اگر اسہال باقی رہجائیں تو ادویہ جو اسہال ہے اوسکا علاج کریں اور اکثر دوائیں بدلتے رہیں مثلاً اگر پہلے دوا قوی تہی تو قوی تر دیں۔ اگر جوانوں اور بوڑہوں کو یہہ مرض ہو اور سیفہ اسکا سبب ہو تو سیفہ کا علاج کریں اگر ادویہ مسہلہ کا استعمال اسکا سبب ہو تو اوسکے روکنے کے لیے افیون کہلائیں تاکہ اسہال کی اذیت کم ہوجاے اور آب صمغ عربی و آب کتیرا اور آش جو ہی ٹینی جو ولایتی جو ان کی ہے پلائیں اگر درد شکم زیادہ ہو تو شکم پر تکمید کریں اگر ورم امعا تک نوبت پہنچ جائے تو اوسکا علاج کریں۔

اسہال دسمہ جو روغن دار اور چربی دار ہوتے ہیں بہت کمتر عارض ہوتے ہیں اور اگر ہوں تو اکثر انکا سبب ضعف لبلبہ و ضعف معاء اثنا عشری ہوتا ہے جنہیں ورم سرطانی پیدا ہوکر اونکو ضعیف کردیتا ہے [illegible] کبد میں کرم ہائد پیدا ہو کر مرجاتا ہے [illegible] اپنے کے بعد اوس مجرے کے ذریعے جو صفرا لاتا ہے خارج ہو کر معاء اثنا عشری میں آجاتا ہے اور کرم مذکور کبد و معاء اثنا عشری میں ورم پیدا کرکے دلیہ کی طرح منفجر ہوجاتا ہے اور ورم کی مانند جگر سے معاء اثنا عشری میں جاگرتا ہے اور اوسکے زہر سے چربی کی شکل

اسہال میں خارج ہوتے ہیں

اسباب

لبلبہ میں رطوبت کم اور دہنیت زیادہ پیدا ہوتی ہے کیونکہ غذا کی دہنیت اوسی حالت میں ہضم ہوتی ہے جبکہ لبلبہ کی رطوبت اوسمیں آمیز ہوتی ہے اور ورم سرطانی کے سبب لبلبہ کی رطوبت کم ہوجاتی ہے اور وہ غذا کی دہنیت کو ہضم نہیں کرسکتا اور یہہ دہنیت اسہال میں خارج ہوتی ہے۔ اگر کرم ہائد جگر میں مرجاے تو بہی ایسے اسہال جاری ہوجاتے ہیں

علامات

اگر لبلبہ یا معاے اثنا عشری کے سبب یہہ مرض لاحق ہو تو اوسوقت مقام معاے اثنا عشری پر جو جگر کے نیچے ہے درد محسوس ہوتا ہے اور اس مقام پر انگلی کے ساتھ ٹٹولنے سے ورم و سختی محسوس ہوتی ہے لیکن اسکے ساتھ تپ نہیں ہوتا اور جو ہوتا ہے تو بہت کم کبہی اسکے ساتھ یرقان بہی ہوتا ہے اور اسہال جو خارج ہوتے ہیں دہنیت اونکے اوپر ہوتی ہے اور جب اوسکو کچہہ دیر گزر جاتی ہے اور سرد ہوجاتا ہے تو مکہن کی طرح سفید و منجمد نظر آتا ہے اور اسکو آگ پر ڈالنے سے روغن کے جلنے کی سی چرائند آتی ہے

اگر کرم ہڈ انڈ کے مر جانے کی وجہ سے ہو تو
ان میں چربی کے ریزے اسہال میں خارج
ہوتے ہیں اور انکے خارج ہونے سے پہلے علامات
مرض کبید ظاہر ہوتی ہیں اور محل جگر پر ثقل ظاہر
ہوتا ہے اور کبھی سرخی یا سوجہ سے پیدا ہوتا
ہے کہ پردہ شکم محل جگر پر مزاحم ہوتا ہے - یہہ
چربی جسقدر خارج ہوتی جاتی ہے اوسی قدر
ورم جگر کم ہوتا جاتا ہے -

علاج

اگر سبب مرض لبلبہ ہو تو ایسی غذا کھلائیں جسمیں
دہنیت ہو اور ان تدابیر پر عمل کریں جو مرض
لبلبہ میں بیان کی گئی ہیں - اگر کرم ہڈ انڈ کا مرنا
سبب مرض ہو تو ادویہ خفیف مسہل مثل روغن
بیدانجیر کی دیں تاکہ وہ کرم جلد امعاسے گزر جائے

قبض شکم

اسکو انگریزی میں کانسٹی پیشن کہتے ہیں
اور یہہ مرض اسہال کی ضد ہے اور اس سے مراد
یہہ ہے کہ براز معتاد سے اور غذا جو کھائی گئی ہو
اوسکی مقدار سے کم آوے یا نہ آوے -

اسباب

اسکے دو قسم کے اسباب ہیں اسباب بعیدہ
کمزوری و ضعف عضلات امعا کی صفرا ہیں

کمی صفرا اسلیے سبب مرض ہے کہ اسکی وجہ سے غشاے
بلغمیہ کی تحریک کم ہو جاتی ہے جسکی ہاضمہ میں
ضرورت ہے اور اسباب قریبہ یہہ ہیں معتاد
غذا کم کھانا یا ایسی غذا کھانا جو سہل الانہضام
او کثیر الغذا ہو جس سے فضلات برازی کم پیدا
ہوں - یا زیادہ بیٹھے رہنا - یا براز کے معتاد وقت
پر کسی اور کام مثلاً علوم یا دیگر امور پر زیادہ غور
و خوض میں مشغول ہونا - یا جگر میں صفرا کا
کم پیدا ہونا - یا چاے زیادہ پینا یا افیون
زیادہ کھانا - یا سفر زیادہ کرنا خواہ بری ہو یا بحری
خصوصاً جہاز میں زیادہ سفر کرنا - یا ایسی ادویہ
کھانا جو غشاے بلغمیہ کو تقویت دیں یا ادویہ
مدرہ و معرقہ کا استعمال کرنا -

علامات

شکم میں گرانی و نفخ ہوتا ہے براز نہیں آتا
کبھی قولنج کی مثل شکم میں درد ہوتا ہے اور
دشواری و درد کے ساتھ [illegible] اجابت ہوتی ہے
اور جو کچھہ خارج ہوتا سخت [illegible] یا یابس ہوتا ہے
کسی بیمار میں قبض شکم کے ساتھ [illegible] دردسر
سقوط اشتہا و انقباض طبع بھی [illegible] ہوتا ہے کبھی
براز سخت آنے سے معاے مستقیم کے آخر کا
غشاے بلغمیہ پھٹ جاتا ہے اور [illegible] مرض بواسیر
اسی قبض شکم کا نتیجہ ہے -

علاج

پہلے سبب مرض دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین اور قضاءِ حاجت کے واسطے ایک وقت معین کرین اور ملین ساگ پات مثلاً پالک شلجم اور چقندر کہائین اور آن چہنے آٹے کی سوجی روٹی کہائین اگر اصلاح اغذیہ سے کام نہ نکلے تو ایسی دواؤن کا استعمال کرین جو کبد اور معدہ اور غشائے بلغمیہ امعا مین سیکریشن زیادہ پیدا کرین مثلاً صبر شحم حنظل پل ہائیڈرارج روغن بیدانجیر۔ انمین سے جو مناسب ہو کام مین لائین۔ نسخہ پل ریای کمپونڈ ۱۰ سے ۱۵ گرین تک ۳ گولیان بنا کر کہلائین ایضاً حب شحم حنظل مرکب جسکو پل کالوسینتھ کمپونڈ کہتے ہین ۱۲ گرین پل ہائیڈرارج دو گرین اکسٹرکٹ ہائی اسائمس دو گرین۔ روغن حب السلاطین ایک قطرہ سب کو ملا کر ۲ گولیان بنائین رات کو سونے کے وقت کہلائین اگر پیٹ کی صفائی نہو تو دوسری دو گولیان صبح کہلا دین۔ ایضاً پوٹاس ٹارٹراس ۲ ڈرام سینا یعنی سنا خشک دو ڈرام دونون کو دو اونس گرم پانی مین تر کرین اور ۲ گرین سفوف جلاپ اسمین ملا کر خوب حل کرین اور جب سرد ہو جائے تو آدہ آدہ گہنٹہ کے بعد تہوڑا تہوڑا کرکے پلائین تا کہ اجابت ہو جاے

یہہ ترکیب عورتون اور نازک مزاجون مین موافق طبیعت ہے۔ اگر اسقدر قبض شکم کا سبب سہو تو انہی ادویہ کے ساتہہ اسٹرکنیا گرین کا چوبیسوان حصہ یا کچلہ اذاراقی ایک دو گرین ملا کر دین اور بیمار کو ہدایت کرین کہ ریاضت و محنت اختیار کرے گہوڑے پر سوار ہو کر یا پیادہ ہوا خوری کیا کرے مگر پیادہ چلنا بہتر ہے

قولنج

یہہ مرض دو قسم کا ہے ایک بیمار تشنج غشائے قولون کے جو غشائے ثالث ہے پیدا ہو بغیر اسکے کہ اس غشا مین ورم عارض ہو اس قسم کو انگریزی مین کالیک کہتے ہین

اسباب

اغذیہ غلیظہ ناموافقہ کا زیادہ استعمال کرنا شکم و امعا مین ریاح کا زیادہ پیدا ہونا۔ قبض شکم تولد سدہ و برازیہ۔ امعا کو سردی لگنا خواہ یہہ سردی بہت سرد پانی پینے سے لگے یا سرد ہوا لگنے سے۔ زیادہ مقدار مین افیون کہانا۔ اختناق الرحم۔ وجع مفاصل کا اعضاء ظاہری سے شکم و امعا کی جانب انتقال کرنا۔ سرب کا کام کرنا۔

علامات

قبض شکم، انتفاخ شکم، درد شکم قریب ناف درد و پیچ و تشنج شروع ہو کر بڑھتا جاتا ہے اور بار بار بطور نوبت اشتداد کرتا ہے۔ دبانے سے اس درد میں راحت و آرام حاصل ہوتا ہے اس مرض میں تپ نہیں ہوتی۔ بعض مریضوں کو شدت درد سے غشی آجاتی ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے چہرہ اوتر جاتا ہے جلد پر پسینا جاری ہو جاتا ہے اور جب بچوں کو یہہ مرض لاحق ہوتا ہے تو شدت درد کے وقت صرع کی علامات ظاہر ہوتی ہیں جسمیں عام بدن میں تشنج پایا جاتا ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ یا تو سدہ کھل جاتا ہے اور براز و ریاح شکم سے خارج ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے یا شدت تشنج سے جملہ غشیہ قولون میں ورم ہو جاتا ہے اور ورم سے سائم و دقاق کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

علاج

پہلے عام علاج کی طرف توجہ کریں اور وہ یہہ ہے کہ تقلیل و ازالہ تشنج کی تدبیر کریں مثلاً ٹارٹر ایمٹک چہارم حصہ [illegible] نصف گرین

اور پلاتے رہیں۔ نصف سے ایک گرین تک اسکو گولیاں بنا دیں اور چار چار گھنٹے کے بعد دیں تاکہ قدرے غثیان پیدا ہو کر تشنج رفع ہو جائے۔ یا ایتھر سلفیورک نصف ڈرام۔ امونیا کاربناس ۵ گرین۔ یا امونیا ایرومیٹک دو اونس آب پودینہ میں ملا کر آدہ آدہ گھنٹہ کے بعد پلا دیں اگر اس سے پورا نفع حاصل نہو تو کلورل ہائیڈریٹ ۳۰ گرین آب پودینہ سبز میں جو بطور نقوع حاصل کیا گیا ہو حل کر کے ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلائیں تاکہ نیند آجائے اس سے معلوم ہو جائیگا کہ تشنج برطرف ہو گیا ایضاً سلفیورک ایتھر کپڑے پر چھڑک کر مریض کی ناک سے کسیقدر دور رکھکر ہوا کے ذریعہ سنگھائیں لیکن احتیاط رکھیں کہ کپڑا بیمار کی ناک کے نزدیک نہو اور بیمار کا منہ بند نہو جائے ورنہ بیہوشی کا اندیشہ ہے یا اسی نہج سے کلوروفارم سنگھائیں تاکہ تشنج برطرف ہو جائے۔ اگر مریض بوڑہا اور کم طاقت اور دل کی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اسکے لئے سلفیورک ایتھر کلوروفارم سے بہتر ہے کیونکہ وہ مقوی ہے اور یہہ مضعف جب ان ادویات کا جو مجدد دافع تشنج ہیں بدن میں اثر ظاہر ہو جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ تشنج کم ہو گیا ہے۔ اس حالت میں فضلات

برازیہ سے پیٹ کے صاف کرنے کی تدبیر
عمل مین لاوین اور وہ یہ ہے کہ مگنیشیا سلفاس
ایک اونس۔ مگنیشیا کاربناس ڈیڑہ ڈرام
سولہ اونس آب پودینہ مین حل کرکے دو دو اونس
دو دو گھنٹہ کے بعد پلائین تاکہ براز خارج ہوکر
شکم صاف ہوجائے۔ اگر اس سے فایدہ نہو
تو یہ نسخہ دین صقمونیا کلومل ۲ گرین۔ سفوف
جیلپ کمپونڈ ایک ڈرام دونون کو ملاکر چہ چہ
گھنٹہ کے بعد دین یہانتک کہ دست کھل کر
آجائے۔ ایضاً جو پہلے سے زیادہ قوی ہے۔
روغن بیدانجیر نصف ونس روغن حب السلاطین
ایک قطرہ ایک ونس آب صمغ عربی مین ملاکر دینا
اور ۲ گھنٹہ تک انتظار کرکے پہر اسیقدر دین
اس سے بافراغت اجابت ہوجائیگی۔ حقنہ
اگر ضرورت داعی ہو تو روغن بیدانجیر دو اونس
لیکر گرم پانی مین حل کرکے اور قدرے حلتیت
ملاکر حقنہ کرین۔ اور پارچہ فلالین گرم پانی مین
بہگوئین اور نچوڑ کر شکم پر تکمید کرین۔ اگر نچوڑے
ہوئے پارچہ پر روغن تارپین چہڑک کر تکمید کرین
اور پہر بہی پارچہ پیٹ پر باندہ دین تو اور بہی
بہتر ہے۔ پیٹ پر رائی کا پلستر لگانا بہی مفید
ہے۔ کبہی صرف ہاتہ سے شکم پر مالش کرنے
سے بہی فایدہ ہوجاتا ہے۔ اگر شکم مین

نفخ زیادہ ہو تو سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ ۳
سے ۵ قطرہ تک سادہ پانی یا عرق بادیان ملاکر
پلائین کیونکہ تقویت غشاے بلغمیہ قولون کیواسطے
کے لیئے مفید ہے۔ اگر نفخ سے زیادہ تکلیف ہو
تو مگنیشیا سلفاس تین چار ڈرام ۲۰ قطرہ شراب
گندہک آب آنیز اور سفید سادہ پانی ملاکر دین
اس سے اسہال و دفع ریاح دونون کو فایدہ
ہوگا۔ جب اعراض مین خفت ہوجاے تو
اصل سبب دریافت کرکے اوسکے ازالہ کی
کوشش کرین۔ مثلاً اگر سرد پانی پینے سے ہو
تو اوس سے روکین۔ اختناق الرحم ہو تو وہ
تدبیرین عمل مین لاوین جو تشنج کی ذیل مین لکہی
گئی ہین۔ اگر صنعت اسرب سے ہو تو وہ تدبیرین
عمل مین جو فالج اسربی کے علاج مین بتائی گئی
ہین اس قسم مین بہی پٹاس آیوڈائیڈ ۵ سے
۱۰ گرین تک پانی مین حل کرکے روزانہ چار بار
دینا مفید ہے۔ اور جو وجع مفاصل سے ہو تو
اسمین بہی پٹاس ایوڈائیڈ ۵ سے ۱۰ گرین تک ہمراہ
آب سادہ یا تین سے پانچ گرین اکسٹراکٹ کالچیکم
ملا کرین ملاکر چار چار گہنٹہ کے بعد دینا مفید ہے
قولنج کی دوسری قسم وہ ہے جو معا کا
رستہ بند ہوجانے سے عارض ہوا اور یہ بہی چند
اقسام ہے اسکا نام ایلاوس

عربی مین تَرَبُّ الرَّحِم ہے (یہہ ایک
جملہ دعائیہ ہے جو شدت تکلیف اور اوس سے
نجات کی مایوسی کی حالت مین استعمال
کیا جاتا ہے) اور سعا کا رستہ کئی وجوہ سے
بند ہو جاتا ہے۔ اول یہہ کہ سعا خصیہ کے
خریطہ مین اُتر آوے اور وہین بند ہو جاے
دوم سعاے صغیر اپنے جوف مین اگر اولجھہ
جاے اس سے بھی سعا کا رستہ بند ہو جاتا
ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح ہندوستانی
درزی بند قبا کو سیکر خوب صورتی کے لئے
اولٹ لیتے ہین اور اولٹانے کے وقت
وہ بند اپنے ہی جوف مین اولٹ جاتا ہے
ویسا ہی سعاے صغار بھی اپنے انقلاب کے
اسباب کی وجہ سے انقلاب کے وقت اپنے
ہی جوف مین داخل ہو جاتی ہین جس سے
اونکا رستہ جو اونہی کے جوف مین پایا
جاتا ہے بند ہو جاتا ہے اور اس انقلاب
کو انٹس سس سپ شیو کہتے ہین
یعنی سعا کے اندر سعا کا اُترنا۔ سوم
یہہ کہ سعاے صغیر خانہاے حجاب مین سے
جو اوسکے اوپر آویزان رہتا ہے کسی خانہ مین
آجاے اور اوسمین محتبس ہو جاے چہارم
کبھی ورم اسکی حالت مین جو مواد اسعا پر گرتا ہے
اوس سے غشاے جدید پیدا ہو کر سعا پر چپک
ہو جاتا ہے جس سے سعا تنگ یا بند ہو جاتی
ہے کیونکہ غشاے مذکور رشتہ کی طرح سعا کے گرد
لگکر خشک ہو جاتا ہے اور اوس سے سعا بند
ہو جاتی ہے پنجم سعاے قولون مین ورم سرطانی
پیدا ہو جاتا ہے اور ورم مذکور کے مادہ کے
اسعا مین گرنے سے رستہ بند یا تنگ ہو جاتا ہے
ششم کبھی قولنج تشنجی سے زیادتی تشنج کے
سبب قولون مین ورم پیدا ہو جاتا ہے اور
اوس سے ایلاؤس حاصل ہوتا ہے۔

علامات

جو علامتین پہلی قسم مین بیان کی گئی ہین سب یہان
موجود ہوتی ہین۔ انکے علاوہ یہہ ہین کہ قی و غثیان
قوی و شدید ہوتا ہے۔ جب قی کی شدت ہوتی
ہے تو براز بھی قے کے ساتھہ مُنہ سے نکل آتا ہے
اور درد زیادہ ہوتا ہے اور دبانے سے اذیت زیادہ
ہوتی ہے اس حالت کے بعد ضعف زیادہ ہو جاتا ہے
اور نبض ضعیف و دقیق ہو جاتی ہے اور غشی طاری
ہو جاتی ہے ہچکی بندھ جاتی ہے ہذیان و اختلاط عقل
عارض ہوتا ہے اسکے بعد بیمار مر جاتا ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کرین اگر خصیہ کے خریطہ مین
آنت اُتر آئی ہو تو اوسکو کسی حیلہ و تدبیر سے [illegible]

واپس لے جائین اور پیٹ پر پٹی باندہ دین کہ بار دیگر نیچے نہ اوترسکے - اگر تدابیر خارجیہ سے واپس نہ جا سکے تو نشتر سے اوس جگہ کو جہان تنگی زیادہ ہو کہولکر آنت کو اوسکی جگہ پر پہونچا دین - اگر آنت کا اوترنا اسکا سبب نہو اور ثابت ہو جاے کہ امعا مین ورم ہے تو ورم امعا کا علاج کرین جو اپنے موقع پر لکہا جا چکا ہے - اگر ورم نہو تو غالباً آنت اپنے جوف مین اولٹ گئی ہوگی - اسوقت زراقہ کے ذریعہ امعا مین آب کثیر یا منفخہ کے ذریعہ ہوا کثیر امعا مین پہونچائین اس سے امعا کہل کر اپنی اصل ہیئت پر عود کرے گی - اگر ورم سرطانی کی پیدائش اسکا سبب ہو تو دستکاری کرین اور نشتر سے شکم کے پہلو مین شگاف دیکر فضول براز کے نکلنے کے واسطے ایک نیا رستہ پیدا کر دین تا کہ براز اس طرف سے خارج ہوا کرے اور تسکین درد کے واسطے افیون دو گرین یا کلورل ہائیڈریٹ ۵ اسے ۲۰ گرین پانی ملاکر چار چار گہنٹہ کے بعد دین لیکن مرض کے اخیر مین جب ضعف زیادہ ہو جاے تو افیون دینا کلورل ہائیڈریٹ سے بہتر ہے - اگر امعا حجاب شکم کے خانہ مین بند ہو گئی ہو تو اس صورت مین اگر بیمار قبول کرے تو دستکاری سے پیٹ چاک کرکے حجاب کے خانہ سے آنت کو نکال کر اوسکی جگہ پر پہونچا دین - اگر غشا سے جدید امعا پر چسپان ہو گیا ہو تو اسکا کوئی علاج نہین -

دیدان

دیدان یعنی کرم - یہہ شکم مین تین طرح کے ہوتے ہین ایک حیات اور یہہ بڑے بڑے ہوتے ہین انگلش زبان مین اسکرس لمبرکائیڈس کہتے ہین یعنی مشابہ بہ کرم زمین (کینچوے) دوسرے چہوٹے سفید جو سوت کے ٹکڑے کی مانند ہوتے ہین انکو اسکرس ورمی کلیرس کہتے ہین تیسرے کدو دانہ جنکو ٹینیا یعنی فیتہ کہتے ہین فیتہ سے وہ فلیتہ مراد ہے جس سے پیمایش کرتے ہین اور اوس فیتہ سے بہی مراد ہے جو گوٹ کی جگہ پہننے کے کپڑون مین ٹانکا جاتا ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پیمایش کے فیتہ مین جا بجا انچ اور گرہ کے نشان ہوتے ہین اسمین بہی جا بجا گرہین ہوتی ہین اور اسکی ہر ایک گرہ بجاے خود ایک کدو دانہ ہوتا ہے جو مثلث طویل کی شکل پر ہوتا ہے ابتدا مین باریک اور اخیر مین عریض ہوتا ہے اور یہہ طول مین ایک گز اور کبہی اس سے بہی زیادہ خارج ہوتا ہے -

قسم اول یعنی حیات طول مین پندرہ انچ تک
بھی دیکھے گئے ہین اور موٹائی مین مثل قلم کتابت
کی ہوتے ہین انکی سر و دم یکسان ہوتی ہے
اکثر سفید اور کبھی گلابی رنگ بھی ہوتے ہین انکی
پیدایش کا مقام امعاء صغار ہین لیکن تشریح
کے وقت کبھی معدہ مین اور کبھی قولون مین
بھی دیکھے جاتے ہین شاید یہان نکلنے کے واسطے
آتے ہونگے - دیدان قسم دوم طول مین چوتھائی
سے نصف انچ تک ہوتے ہین اور سفید رشتہ
کی طرح ہوتے ہین اور انکا محل تولد معاء مستقیم
ہے جو قولون کا اخیر ہے - قسم سوم طول
مین پانچ چھ گز تک ہوتا ہے فی الحقیقت اسکا
طول بہت سے کدو دانون سے مرکب ہے تاہم
جو کدو دانہ سب سے آخر ہوتا ہے اوسکے پیٹ
مین سب سے انڈے ہوتے ہین جب یہہ
زمین پر گرتا ہے تو منفجر ہو جاتا ہے اور اوسکے
انڈے گھانس اور پودون سے چمٹ جاتے
ہین اور بھیڑ بکریان اوس گھانس کو کھاتی ہین
تو اونکے پیٹ مین چلے جاتے ہین اون سے
ہر انڈہ کرم جگر سے پیدا ہوتا ہے اور جب انسان
اس بھیڑ بکری کو کھاتا ہے تو اوسکے پیٹ مین
بھی کدو دانے پیدا ہو جاتے ہین جو لوگ
گوشت خور ہوتے ہین اور کلیجی کا گوشت
زیادہ کھاتے ہین انکے پیٹ مین یہہ کرم پیدا
ہو جاتے ہین اور تارکان لحم اس مرض سے
محفوظ رہتے ہین -

اسباب

کدو دانہ کی پیدایش کا سبب تو مذکور ہو چکا لیکن
حیات و دیدان صغار کا سبب ثابت نہین
ہوتا ظن غالب یہہ ہے کہ انکے بھی انڈے غذا
کے ساتھ معدہ مین چلے جاتے ہونگے کیونکہ
سب حیوانات انڈے سے پیدا ہوتے ہین
خواہ انڈا خارج مین ہو یا جسم مین جب یہہ معدہ
مین وارد ہو جاتے ہین اور معدہ بھی ضعیف
ہوتا ہے تو انکو ہضم نہین کر سکتا اور امعا مین
دھکیل دیتا ہے اور یہان انکر ان سے دونون
قسم کے بچے پیدا ہوتے ہین اور یہہ دونون
قسم اون لوگون کے پیٹ مین زیادہ پیدا
ہوتے ہین جو صرف غلہ یا ساگ پات پر
گزارہ کرتے ہین - اطفال کو بھی یہہ مرض اکثر
ہوتا ہے - بندہ مولف کسی اور موقع پر پیدایش
دیدان کا ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بشرطیکہ
تحقیقات کا مصالحہ مل گیا - اسوقت موقع
نہین کیونکہ رسالہ پریس مین جانے والا
ہے اور ڈاک کا وقت بہت قریب ہے -
شاید میرے ہمعصر بھی اسپر کچھہ رائے دین -

علامات

کبھی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی فقط یہی ہوتا ہے کہ فضلے و اسہال مین دیدان خارج ہوتے ہین مگر جب علامات موجود ہون تو اونمین سے اکثر یہہ ہوتی ہین کہ محل مقعد پر حکہ ظاہر ہوتا ہے منخرین مین بھی حکہ و خارش ہوتی ہے اور شکم مین درد ہوتا ہے اور یہہ درد بطور لاذع یا دغدغہ و پیچ و مغص کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اکثر اسہال عارض ہو جاتے ہین کبھی کبھی مریض کو قبض شکم موجود ہوتی ہے اور جب اسہال آتے ہین تو اونکے ساتھ بلغم و خون آتا ہے اور اجابت کے وقت مقعد مین مثل پیچش کے درد محسوس ہوتا ہے اور اشتہاے طعام کی حالت مختلف ہوتی ہے بعض مین زاید بعض مین کم یا ساقط ہوتی ہے کوئی ردی غیر ماکول چیزون کے جیسے کہ زغال و آہک وغیرہ کھانے کی خواہش کرتا ہے اور پیٹ بڑھ جاتا اور پھولا ہوا رہتا ہے۔ کسی کے شکم مین حیات مثل گلولہ ملایم کی محسوس ہوتے ہین اور اکثر منہ کی ہوا بدبودار ہوتی ہے اور زبان کا سر اور کنارے سرخ اور درمیان سے کثیف اور چرکین ہوتی ہے۔ کبھی ایسے بیمار کو نیند زیادہ آتی ہے اور کبھی کم لیکن اکثر خواب مین دانت کچکچاتا ہے کسی مین سوتے وقت منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ کوئی سوتے مین توثب و صیحہ کرتا ہے اس قسم کا مریض اکثر دلتنگ و غضبناک رہتا ہے اور درد سر و ورم اعضاے ظاہری خصوصًا ورم خصیتین بھی کمزوری کے سبب پیدا ہو جاتا ہے اور چہرہ اور آنکھون کا رنگ زرد اور غشاے ملتحمہ چشم کا رنگ کمی خون کے سبب سفید ہوتا ہے اور دور چشم پر ایک سیاہ حلقہ نظر آتا ہے کبھی تپ بھی ہوتی ہے اور کبھی حیات کے ساتھ قے و غثیان بھی ہوتا ہے اور اس مرض سے دوسرے اعضا کے شرکیہ امراض بھی مثلًا صرع۔ رعشہ۔ اختناق الرحم۔ سرسام۔ آنکھون سے کم دکھائی دینا۔ خفقان۔ یرقان وغیرہ بھی عارض ہو جاتے ہین

علاج

پہلے دیدان کے قتل و اخراج کی تدبیر عمل مین لانی چاہیئے اگر اسکے بعد کوئی مرض باقی رہجاے تو اوسکے ازالہ کی تدبیر عمل مین لانی چاہیئے۔ اور اسکے قتل یا اخراج کی تدبیر یہہ ہے کہ خلاے معدہ مین مسہل دین اسکے لیے روغن بید انجیر و مطبوخ سنا مکی کافی ہے۔ اس عمل سے وہ غذا جو امعا کے اندر انکے گرد لپٹی ہوئی ہوگی خارج ہو جاےگی اور دوا انپر بخوبی اثر کرے گی بعد دوا

ہیضہ بدن سواد فاسدہ کا نام رکہا ہے جو
یکے بعد دیگرے بدن سے معدہ کی جانب
رجوع کرین جیسا کہ شیخ نے قانون مین
فرمایا ہے کہ فاما الهیضة فهی حرکة
من المواد الفاسدة الغیر المنهضمة
الی الانفصال من طریق الامعاء راجعات
مرجعة الیه من البدن علی حدة
وعنف عن الدافعة فان الاغذیة
اذا لم ینهضم جیدا استحالت الی
اخلاط غیر موافقة للبدن وتحرکت
الطبیعة الی دفعها اذا اثقلت علیها
من الجهات باصناف من القی
المرّی والمائی والزنجاری احیانا
واصناف من الاسهال جو کچہ ہمنے کہا
ہے وہ اس عبارت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
اور اسکا علاج بہی علاج اسہال مین مذکور
ہو چکا ہے۔ لیکن وہ ہیضہ جو بالفعل شایع
ہے اور ہند اور عرب اور انگلستان مین بطور
وبا کے پہیلا کرتا ہے اور جسکا سبب ظاہر
فساد ہوا ہے اسمین اختلاف ہے بعض
اطبا اسکو قدیم اور بعض جدید کہتے ہین
بعض کہتے ہین کہ ستر سال سے ہندوستان
مین اور پچیس سال سے ولایت انگلستان مین

ظاہر ہوا ہے اور اوسکے ظہور کا اصل مقام
بنگالہ ہے یہین سے بطور وبا کے ہندوستان
و ولایت انگلستان مین پہونچا ہے اور بیس
پچیس برس سے امریکا مین بہی پہیل گیا ہے
اور یہہ مرض ایک شہر سے دوسرے شہر مین
بطور سیلاب کے پہیل جاتا ہے اور کسی شہر
یا کسی فصل حار و بارد کے ساتہہ مختص نہین
اس مرض کی حقیقت یہہ ہے کہ جو رطوبت
خون و عرق مین ہے وہ غشاے بلغمیہ
معدہ و امعا اور جلد بدن کے ذریعے سے
اسہال قے اور پسینے کی صورت مین خارج
ہو جاتی ہے اور بجاے اسکے پانی اور کہانا
خارج سے خون و عرق مین کمتر جاتا ہے
یا جاتا ہی نہین۔ اور خون سے جسقدر پانی
کم ہو جاتا ہے اوسیقدر خون اپنے قوام
کو رقیق کرنے کے لئے دوسرے اعضا سے
پانی کو جذب کرتا ہے اسیواسطے اسمرض
مین بہت جلد آنکہین بیٹہہ جاتی ہین چہرہ
اتر جاتا ہے جلد بدن پر جہریان پڑجاتی ہین
اور بدن کے تمام اعضا لاغر ہو جاتے ہین
کیونکہ عضلات و غشاے ریشہ دار اعضا
کی رطوبتین خون مین منجذب ہو جاتی
ہین اور یہہ رطوبتین جو خون مین منجذب

ہوتی ہین بذریعہ غشاے بلغمیہ و جلد بار بار
بدن سے خارج ہوتی رہتی ہین یہان تک
کہ خون غلیظ ہو جاتا ہے اور اوسکا دوران
کم یا معدوم ہو جاتا ہے اور اعضا کی غذا
بند ہو جاتی ہے اور اعضاے بدن کے
افعال باطل یا ناقص ہو جاتے ہین اور
خون صاف نہین ہوتا یہان تک کہ مریض
اپنے خون ناصاف کی سمیت کی وجہ سے
ہلاک ہو جاتا ہے۔

اغلب یہہ ہے کہ اس مرض مین امعا و معدہ
و جلد بدن مین جس جگہ شرائین و عروق صغار
شعریہ کے ریشے باہم متوصل ہوتے ہین
اور انکے سبب سے کیلوس عروق مین منجذب
ہوتا ہے اور شرائین مین جاتا ہے وہان
شرائین مذکورہ مین تشنج واقع ہوتا ہے اور
تشنج کے سبب جو کچھہ کہ عضو مذکور کے اندر ہے
خارج ہو جاتا ہے لیکن تشنج اور عروق کے
دہانے بند ہو جانے کے سبب یہہ ممکن
نہین ہوتا کہ خارج سے آب و طعام عضو کے
اندر جا سکے۔

تشریح کے وقت اس مریض کا جو حال دیکھا
جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ بدن علیل بہت
لاغر و صغیر ہوتا ہے اور دماغ و ریہ و دل
و جگر و گردہ مین خون نہایت سیاہ پایا جاتا ہے
لیکن مثانہ مین کچھہ بھی مائیت نہین ہوتی کیونکہ
گردہ بول پیدا ہی نہین کرتا اور غشاے بلغمیہ
نرم و رقیق ہوتے ہین اور جو مائیت امعا مین
پائی جاتی ہے وہ چاولون کی پیچہ کی طرح
ہوتی ہے۔ یہہ حالت بالخصوص اوس مریض
مین پائی جاتی ہے جو عین شدت قے و اسہال
مین مرا ہو۔ لیکن اگر قے و اسہال کے موقوف
ہو جانے اور نیز شدت سمی کے جو قے و اسہال
کے موقوف ہو جانے بعد ہوا کرتی ہے زائل
ہونے کے بعد مرے تو اوسوقت مریض کی
یہہ حالت ہوتی ہے کہ کبھی غشاے دماغ مین
اور کبھی غشاے بلغمیہ معدہ مین اور کبھی غشاے
بلغمیہ امعا مین ورم پایا جاتا ہے اور کبھی ورم گردہ
اور کبھی ورم ریہ پایا جاتا ہے

اسباب

اسکا سبب بعید فساد ہوا ہے کہ ہوا مین
اجزاے سمیہ پیدا ہو جاتے ہین یا یہہ اجزا
آیند و روند کے ذریعہ ہوا مین آجاتے ہین
فساد ہوا کے اور بھی کئی اسباب ہین مثلاً
ایک جگہ پر بیشمار آدمیون کا جمع ہونا جیسا کہ
میلون یا عبادت کی تقریب سے مذہبی
پرستشگاہون مین ہوا کرتا ہے [illegible]

فساد ہوا قوی ہوجاتا ہے کیونکہ ایسے مقامات مین کئی قسم کی عفونتین پیدا ہوجاتی اور ہوا مین ملجاتی ہین۔ پس جب جوہر ہوا فاسد یا مستعدِ فساد ہو تو ان اسباب سے ہوا کا فساد زیادہ قوی ہوجاتا ہے۔ اور یہہ اجزاے سمیہ ہوا سے بذریعہ ماکول و مشروب و استنشاق انسان کے بدن کے اندر جاکر یہ دوسرے اسباب کی اعانت سے قوی ہوجاتے ہین اور یہہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر اسہال و قے مین خارج ہوکر یہہ اجزا آب و ہوا مین مختلط ہوجاتے ہین اور جس چیز سے ملاقی ہوتے ہین اوسکو بھی اپنی مانند فاسد کردیتے ہین اسیوجہ سے اکثر یہہ مرض ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ اور جو اسباب اسہال کے ہین اسوقت بسبب استعداد بدن و وجود فساد ہوا زیادہ اور قوی ہوجاتے ہین

علامات

ابتدائی علامات ایک ہی نمط پر نہین ہوا کرتین کیسکو چند روز پہلے ضعف و اذیت محسوس ہوتی ہے اور پاخانہ رقیق آتا ہے اور غذا کی طرف رغبت کم ہوتی ہے اور کھانا کم ہضم ہوتا ہے اور رقت براز روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے اور تشنگی زیادہ ہوتی ہے لیکن تپ نہین ہوتی۔ دو تین روز کے بعد قے آجاتی ہے اور اوسکے ساتھہ جو کچھہ معدہ مین ہوتا ہے خارج ہوجاتا ہے پھر دست آنے لگتے ہین اور سوزش اور کبھی درد محل معدہ پر محسوس ہوتا ہے اور عطش شدید ہوتی ہے اگر زیادہ پانی پیا جاوے تو قے مین دفع ہوجاتا ہے اور ٹھنڈا پسینا آنے لگتا ہے اور عضلات بدن مین خصوصاً ساقین مین تشنج زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور کل بدن مضمحل ہوجاتا ہے اور بدن مین جابجا جھریان پڑجاتی ہین ناخن لب اور کبھی رخسارہ اور چشم کے گرد سیاہی ظاہر ہوجاتی ہے۔ نبض دقیق و ضعیف ہوجاتی ہے۔ منہ ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ زبان کرخت اور سفید ہوجاتی ہے تنفس سریع ہوتا ہے اور آواز مین بحت آجاتی ہے۔ بول بند ہوجاتا ہے۔ کوئی بیمار ایسا بھی ہوتا ہے کہ اوسکے مزاج مین قے و اسہال آنے سے بغیر کوئی تغیر ظاہر نہین ہوتا بلکہ عین سلامتی کی حالت مین قے و اسہال عارض ہوتے ہین کبھی صرف ایک قے یا ایک اسہال آنے پر مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ جیسا بعض مریض کو تشریح کرکے دیکھا جاتا ہے تو اوسکے معدہ

دہتا مین چاولون کی پیچ سی بہری ہوئی نظر آتی ہے۔ درحقیقت یہہ پانی ہوتا ہے جو خون سے جدا ہوکر یہان مجتمع ہوجاتا ہے اور اسکے خارج ہونے سے بیشتر مریض مرجاتا ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ قے و اسہال برطرف ہوجاتے ہین اور مریض صحت پاجاتا ہے یا جریان قے و اسہال ہی کی حالت مین مرجاتا ہے یا قے و اسہال بند ہوجاتے ہین اور حمی پیدا ہوجاتا ہے اس حالت مین بہی نہ صحت یقینی ہے اور نہ موت۔ یا اس مرض کے بعد ورم دماغ یا ورم ریہ یا ورم معدہ یا ورم قولون یا ورم جگر یا ورم گردہ عارض ہوجاتا ہے اور انہین سے جو ہو اوسکی علامتین موجود ہوتی ہین۔ اگر ہیضہ کا مریض شدت قے و اسہال و ضعف قوی کی حالت مین جو باطن مین استیلاے برودت کا وقت ہے مرجاے تو تشریح کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دل اور ہر دو شرائین کبار مین جو دل کے پاس واقع ہین ہین اور نیز ریہ مین خون منجمد پایا جاتا ہے یعنی تراکم بوزر حادث ہوجاتا ہے اسی انجماد کے سبب سے ممکن نہین ہوتا کہ شرائین صغار مین خون جاسکے کیونکہ اوسکے دوران وجریان کا رستہ بند ہوتا ہے جب اس حالت کے بعد حمی عارض ہوتا ہے اور اوسکی گرمی سے خون کسی قدر رقیق ہوکر اوسکا دوران جاری ہوجاتا ہے تو اس خون منجمد کے چہوٹے چہوٹے لوتہڑے شرائین و عروق کے ذریعہ جس عضو مین پہونچتے ہین وہین رک جاتے ہین اور اونکے گرد ورم پیدا ہوجاتا ہے خواہ یہہ لوتہڑے دماغ مین جائین یا کسی اور عضو مین

علاج

جب یہہ مرض کسی جگہ پہیلا ہوا ہو اور کسی کو اسہال ہوجاے تو فورًا اوسکے روکنے کی کوشش کرین لیکن اگر ثابت ہو کہ اسہال کا سبب بدہضمی ہے تو اوسکے رفع ہونے کا انتظار کرکے بند کرنے کی تدبیر کرین۔ اور بند کرنے کی تدبیر یہہ ہے کہ افیون دو گرین ہمراہ توابل حارہ مثلًا مرچ سیاہ و سرخ و حلتیت و کافور و مشک انہین سے جو کچہ میسر ہو افیون مین ملاکر دین۔ اگر بیمار شراب سے مجتنب نہو تو شراب برانڈی نصف سے ایک اونس تک افیون کے ہمراہ دین اور شراب گندہک آب آمیز ایک ڈرام جس مین اونس سادہ پانی مین حل کرکے غلبہ تشنگی کے وقت پلائین بجاے ہر

کرتسکین عطش کے لیئے سادہ پانی دین -
نو عل دیگر سلفیورک اسیڈ ڈالیوٹ ۲۰ قطرہ
کلارک ایتہر سپٹ ڈرام تا ۳۰ قطرہ - آب سادہ نیم اونس
سے کم ملا کر دو دو گہنٹہ کے بعد پلاوین اگر
اس دوا کے ساتہہ ٹنکچر لونڈر کمپونڈ نیم ڈرام
بہی شریک کرلین تو خوشبودار اور خوشگوار ہوجاویگا
اگر اس سے اسہال بند ہوون تو کاسٹک نقرہ
چہارم حصہ گرین اکسٹراکٹ بلاڈونا گرین کا
سولہوان حصہ گولی بنا کر کہلاوین اور اس
دوا کی بہی مقدار دو دو گہنٹہ کے بعد دین اور
اس دوا کے استعمال کے اثنا مین سلفیورک اسیڈ
نہ دین ورنہ اسکا فایدہ ضایع ہوجاویگا اور
نقصان پیدا ہوگا بلکہ آشیجوے رقیق یا دودہ
پانی ملا کر یا صرف سادہ پانی دین اور جب
تا خون و دیگر اعضا پر سیاہی ظاہر ہوجاوے
تو افیون ہرگز ہرگز نہ دین بلکہ سوقت سفوف
تنجبیل کا بدن پر مالش کرین اور شوربا رقیق
یخنی خواہ کسی خوردنی جانور کا ہو ایک ایک
گہنٹہ کے بعد دین اگر قے آجاوے تو کچہہ
اندیشہ نکرین بار دیگر دین تا کہ اعضا کو کچہہ تو
غذا ملے - اور امونیا کا ربناس تین چار گرین
نیم اونس آب کافور مین حل کرکے دو دو
گہنٹہ کے بعد پلاوین اور قے سے سلفیورک
ایتہر یا جیپر چہرک کر ہولنگ کو سنگہاوین

تاکہ دل کو قوت پہونچے اور تشنج مین بہی
کمی ہو - نائیٹریٹ امیل تین چار قطرہ سفید
کپڑے پر ڈالکر اور ناک منہ کے قریب رکہکر
سنگہانا بہی نہایت مفید ہے اس سے اعضا
گرم ہوجاتے ہین اطراف کی سیاہی دفع
ہوجاتی ہے تنفس مین تسکین و تقویت
ہوتی ہے - یہہ نائیٹریٹ امیل بہی مثل
کلوروفارم کی ہے - اور ابتداے مرض سے
بذریعہ زراقہ سوئی کنیس بدن مین پہونچاوین
اور زراقہ خواہ بازو پر لگاوین یا ساق پر یکہ
وحشی جانب سے لگاوین اور پیٹ پر تکمید کرین
اور بہترین تکمید یہہ ہے کہ تخم کتان و خردل
پیسکر پانی مین لت کرین اور کپڑے پر لگا کر
معدہ و گردہ پر رکہین - اور ادرار بول کے لیئے
پوٹاس ایسیٹاس کہلاوین - اور جب
ہیضہ کے اعراض یعنی اسہال و قے موقوف
ہوجاوین اور حمی عارض ہو تو حمی اور
دیگر اعراض موجودہ کا علاج کرین -
چونکہ اسمرض مین قے آنے سے زیادہ تکلیف
ہوتی ہے لہذا افراط قے کے وقت
کیلومل اسے ۵ گرین تک یکبارگی کہلا دین
یہہ قے بند کرنے کے واسطے نہایت
مفید ہے اگر اس سے قے بند ہو اور
اسہال زرد یا سبز رنگ کے نہ آوین تو

آٹھ گھنٹہ کے بعد پھر کیلومل اسی مقدار میں دیدیں اور اسکے دینے میں دونوں مرتبہ عمر کا لحاظ رکھیں۔ اور جب ہیضہ کے بعد تپ محرقہ سرسام شروع ہو جائے تو اسوقت بھی بدستور سابق کیلومل دینا نہایت مفید ہے لیکن جب کیلومل دیں تو اسکے بعد سلفیورک ایسڈ نہ دیں ورنہ مضرت پیدا ہوگی۔ اگرچہ قے بند کرنے کی واسطے کیلومل کھلانا بہتر ہے لیکن وقوع حمی کے بعد اسکا دینا ضروری اور واجب ہے۔ اگر ہیضہ کے ساتھ بدہضمی طعام بھی شامل ہو تو ابتدا ہی سے بدہضمی کا علاج کریں۔ اسوقت یہہ نسخہ بہت مفید ہے نسخہ سفوف روبرب مرکب ۲ گرین ٹنکچر اوپیم دس بوند یا قطرہ یا افیون نصف گرین پانی میں حل کرکے اسکو پلا کو پلائیں جو شراب سے محتاط ہو اور پھر اسپرٹ امونیا ارومیٹک اوس شخص کے لئے جو شراب خوار ہو اور مجتنب شراب کے واسطے امونیا کاربناس ۵ گرین پانی میں حل کرکے پلاویں اس سے بدہضمی رفع ہو جائیگی اسکے بعد سلفیورک ایسڈ پانی میں حل کرکے پلائیں۔ یا سلفیورک ایسڈ و کلورک ایسڈ دونوں پانی ملا کر دیں بعض اطبا تین چار قطرہ روغن حب السلاطین و تین گرین افیون کے ہمراہ

ہیضہ میں دینا مفید بلکہ واجب جانتے ہیں لیکن اسکا عام تجربہ نہیں ہوا اگر یہہ تجویز تجربہ میں پوری اُترے تو اسکا اختیار کرنا کچھ مضایقہ نہیں۔ اہل ہند یونانی طب کے عادی اور خوگردہ ہیں جسمیں فقط علاج بالضد کیا جاتا ہے اور اکثر اطبا سے انگلستان بھی علاج بالضد پر بہی زور دیتے ہیں بہت تھوڑے ڈاکٹر ہیں جو علاج بالمثل کے قایل ہیں۔ اس قسم کے علاج کو ہومیوپیتھک کہتے ہیں۔ ہندوستان میں معدودے چند ڈاکٹر ہیں جو ہومیوپیتھی کے پیرو ہیں اور وہ بھی غیر ملازمان سرکاری سرکاری ملازموں کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ بعض ہندی بید بھی علاج بالمثل کے پیرو ہیں مگر انکی تعداد بھی بہت کم ہے اسمیں شک نہیں کہ علاج بالمثل کبھی دفعہ مفید ثابت ہوا ہے مثلاً ایک شخص شراب زیادہ پی جائے تو زوال کے نشہ کے بعد بالکل بے حواس ہو جاتا ہے اُٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا محال ہو جاتا ہے بات کرنا بھی ناگوار گزرتا ہے اس حالت میں اگر اسکو ایک دو اونس شراب دیدیجائے تو وہ فی الفور اُٹھ بیٹھیگا اور تندرست ہو جائیگا

بہرحال ایسی معالجات کی بدون کامل تجربہ کے جرات نکرنی چاہیئے صرف قیاس و اٹکل سے کام نہین چل سکتا۔

ایضاً اس مرض کے علاج کا ایک طریقہ یہہ بھی ہے کہ جب ہیضہ شروع ہو جاوے اور خون سے پانی جدا ہو کر قے و اسہال مین خارج ہو تو پہلے کنین سلفاس دو قیمت سے ۵ گرین تک سلفیورک اسیڈ ڈالیوٹ ۱۰ سے ۱۵ قطرہ دونون کو حل کر کے سادہ پانی کے ہمراہ دین اور یہی مقدار دو دو تین گھنٹہ کے بعد دین اور جب علامات ضعف و کمزوری ظاہر ہون اور بذریعہ تھرمامیٹر (آلہ مقیاس الحرارت) ثابت ہو جاوے کہ خون کی حرارت کم ہو گئی ہے تو لائکر امونیا اسیٹیٹس پلاوین اسکے پلانے کا طریقہ یہہ ہے کہ پانی مین جبکہ اسہال رکنے کے بعد ضعف و کمزوری لاحق ہو یہہ ہے کہ دو ڈرام سے چار ڈرام لائکر امونیا اسیٹیٹس دو چند پانی ملا کر ایک ایک یا دو دو گھنٹہ کے بعد پلائین اگر ضعف حد سے زیادہ گزر چکا ہو تو آدہ آدہ گھنٹہ کے بعد ایک ایک یا دو دو گھنٹہ کے بعد لائکر امونیا اسیٹیٹس مع دون پانی ملا کے دین باجملہ اسکے استعمال کی حد یہہ ہے کہ نبض محسوس اور قوی ہو جاوے

اور جلد اور سانس کی سردی زایل ہو جاوے اور قوت کے آثار ظاہر ہون۔ ایضاً طریان ضعف و ظہور حالت کلاپس کے بعد ماء اللحم یعنی آب یخنی رقیق القوام نیم گرم بار بار پلاوین اور اعضا و عضلات بدن کو دبائین اور مالش کرین اس سے بھی تقویت و تسخین بدن حاصل ہوتی ہے

ہزال مفرط

اسکو انگریزی مین ٹابیس میسنٹریکا کہتے ہین اسکے معنی ہین مرض میسنٹری کے سبب سے بدن کا گداختہ ہو جانا۔ اور یہہ ایک ورم ہے جو پردہ میسنٹری کے غدودن مین پایا جاتا ہے اور میسنٹری ماساریقا کو کہتے ہین جسکا ذکر تشریح امعا مین گزر چکا ہے اور اسکو ٹیبس ڈومنل ٹبرکلوسس بھی کہتے ہین یعنی شکم کی سل یا سل جو شکم سے شروع ہوتی ہے۔ یہہ مرض صغار و کبار دونون کو عارض ہوتا ہے مگر اطفال کو زیادہ تر لاحق ہوتا ہے جبکہ وہ ایام شیرخوارگی مین سوء شیر مادر و مرضعہ کے کسی اور حیوان کا دودہ پیتے یا غذا کھاتے ہین اور یہہ ورم اس سبب سے پیدا ہوتا ہے کہ

چوبر کل (مادہ دانہ دار) یا فایبرن (مادہ
لیج خون) ناقص کیلوس مذکور کے غدودن
مین جو باساریقا مین ہین گرتا ہے اور سبب
یہ غیر جنس یا اوپرا جسم اونہین گرتا ہے تو
اوسکے سبب سے اونہین کیلوس کی آمد و رفت
کا رستہ تنگ یا بند ہوجاتا ہے جس سے
کیلوس خون مین نہین جاتا اور
خون مین پیدا نہین ہوتا اور جو کچھ بچہ
سے کھایا جاتا ہے کیلوس کا رستہ بند ہونے
کی وجہ سے خون مین نہین پہونچتا اور خون
کمزور و ضعیف ہوکر بدن کو لایق غذا نہین
پہونچا سکتا اسوجہ سے بدن لاغر و ہزیل
ہوجاتا ہے اور چونکہ اس مرض مین اسہال
بھی ضرور ہوتے ہین اسلئے ضعف لاغری
اور بھی بڑھجاتی ہے۔

اسباب

سبب حقیقی ابھی تک معلوم نہین ہوا لیکن
اسکا سبب مُعِدّ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ
استعداد خنازیری ہے جو خاندانی ہو۔
اور اسکا سبب فاعلی تین امرونمین منحصر ہے
اول غذا سے جیّد کا میسر نہونا اور غذا غیر
ناموافق کھانا۔ دوم موافق موسم کے لباس
میسر نہونا اور اسوجہ سے بدن کو سردی لگنا

سوم صاف و تازہ ہوا کا میسر نہونا اور بچہ کا
ایسے مکان مین رہنا جسکی ہوا مرطوب اور
بدبودار ہو۔ جو بچہ مان یا مرضعہ کا دودھ چھوڑے
اور اوسکو ایسی غذائین کھانے کو ملین
وہ اکثر اسمرض مین مبتلا ہوجاتا ہے۔

علامات

پہلے بچہ کا براز اوسکی حالت طبعی سے
متغیر ہوجاتا ہے اس طرح کہ کبھی قبض کے
ساتھہ آتا ہے اور کبھی لینت کے ساتھہ
اسکے بعد رقیق و بدبودار اسہال جاری ہوجاتے
ہین اور اسہال مین جو کچھ خارج ہوتا ہے
رقیق و سفید ہوتا ہے گویا کھریا مٹی پانی
مین گھلی ہوئی ہے۔ اسی طرح اشتہا کا
حال بھی مختلف ہوتا ہے کبھی زیادہ اور
کبھی کم۔ کبھی مٹی وغیرہ ردی اشیا کے کھانے
کی خواہش کرتا ہے جیسا کہ تولد دیدان کے
وقت ردی چیزون کے کھانے کی بچہ خواہش
کیا کرتا ہے لیکن بہرحال ہاضمہ ضعیف
ہوتا ہے جو کچھ کھاتا ہے ہضم نہین ہوسکتا
اور بچہ کا پیٹ بڑا مدوّر اور سخت ہوتا ہے
اور جب غدودن کا ورم زیادہ ہوجاتا ہے
اور مرض کی حد کو پہونچ جاتا ہے تو شکم
کو دبانے سے انگلیون کے نیچے محسوس ہوتے ہین

ان علامات کی علاوہ بڑی ظاہر علامت
یہہ ہے کہ روز بروز بدن لاغر و ضعیف ہوتا
جاتا ہے اور اکثر بچہ کے پیٹ مین ویساہی درد
رہتا ہے جیسا کہ زحیر مین ہوا کرتا ہے مگر
ان دونون مین فرق یہہ ہے کہ اسمرض کے
درد مین شکم منتفخ رہتا ہے اور بچہ پانؤن
کو پیٹ کی طرف سکیڑے رکہتا ہے جیسا کہ
ورم غشاے آبدار مین مریض کیا کرتا ہے
اسکی وجہ یہہ ہے کہ اسمرض مین بہی غشاے
آبدار شکم مین قدرے ورم مزمن ہوا کرتا ہے
جسوقت یہہ مرض حاد و قوی الاعراض ہو
تو مریض غشاے آبدار کے ورم حاد کی وجہ سے
جلد ہلاک ہوجاتا ہے اور مرض کی شدت
کی حالت مین شکم کی سختی اور اسکا عظم بہی بڑہ
جاتا ہے - جیسا کہ مرض سل مین ہکٹک فیور
ہر روز آتا ہے اسمین بہی روزانہ آتا ہے کیونکہ
جب مادہ دانہ دار غدودن مین ملایم ہوکر ریم
بنجاتا ہے تو ریم کے سبب تپ بہی لازمی ہوجاتی
ہے - اسکے بعد اسہال رقیق زیادہ آتے ہین نیز
اس حالت مین کبہی خراطہ کے ساتہہ خون اور
کبہی خون و ریم دونون آتے ہین اور ضعف
کے روز بروز زیادہ ہونے سے مریض ہلاک
ہوجاتا ہے - اگر مرض مزمن ہو تو غشاے آبدار
کے ورم کے مزمن ہوجانے سے مدت دراز
مین مرتا ہے اور یہہ مرض اکثر مزمن ہی ہوا کرتا ہے
یہان تک کہ کبہی مریض پانچ چہہ سال کے
بعد مرتا ہے اور ہلاکت مریض زیادتی ضعف
و لاغری کے سبب سے ہوتی ہے -

کبہی اسمرض کے ہمراہ سل حقیقی بہی جو زخم ریہ
ہے شروع ہوجاتی ہے کیونکہ جب مادہ دانہ دار
غدودن مین گرتا ہے تو ریہ مین بہی گرتا ہے
اور اسکے سبب سے پیدا ہوجاتی ہے - اور کبہی
صورت اسکے برعکس ہوتی ہے یعنی مادہ
دانہ دار پہلے ریہ یا طحال مین گرتا ہے اور
پہر ان غدودن مین آتا ہے اور اس حالت مین
امراض مذکورہ کے بعد یا انکے ساتہہ ہی
یہہ ورم پیدا ہوجاتا ہے - کبہی ورم
خنازیری کے ساتہہ جو گلے مین ہوتا ہے
یہہ مرض پیدا ہوتا ہے - کبہی بچہ اسمرض
مین دو تین سال مبتلا رہکر علاج سے صحت یاب
ہوجاتا ہے - غرض اسمرض کی شناخت
بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اسکی اکثر علامتین
دوسرے امراض کی علامات کے ساتہہ مشتبہ
ہوتی ہین خصوصا بروز دندان کے وقت
یا اغذیہ ناموافقہ کہانے کے سبب بہی
اسہال پیدا ہوجاتے ہین اسی طرح

بچون کے امراض حادہ کے بعد بھی جو قوت کو پست کر دینے والے ہین مثلاً حصبہ وغیرہ اسہال وضعف ہضم پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ بچے کی پیدایش کے ہائیدروکفالس مین بھی ضعف و اسہال عارض ہو جاتا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ اس مرض کی اکثر علامتین دوسرے امراض کے ساتھ مشابہ ہین اسوجہ سے تشخیص مین اشتباہ واقع ہو جاتا ہے لہذا علامات فارقہ کا بیان ضروری ہے اور وہ یہہ ہے کہ دوسرے امراض اسہالی مین بچہ کا پیٹ ہلکا اور پسلیون سے نیچے ہوتا ہے اور اس مرض مین بڑہا ہوا اور مدوّر ہوتا ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین مثلاً اگر ردی غذاؤن کا کہانا اسکا سبب ہو تو اوسکو ترک کرائین اگر خاص بدہضمی ہو جو بروز دندان کے وقت ہوا کرتی ہے تو بچہ کو غذا سے جید دین اور لثہ کو چہیر کر وسیع کر دین اور بہترین غذا شیر جید ہے یہہ بچہ کو دینا چاہئے اور جید ہوا مین رکہین اگر بچہ صاحب مقدور ہو تو سمندر کی ہوا مین رکہین اس ہوا مین آیوڈین اور اوکسیجن اور مع ضلعی اوزون جو اوکسیجن کی ایک قسم ہے قوی و صاف ہوتی ہے اور اسکے سبب سے خون بہت جلد قوی و صاف ہو جاتا ہے۔ اور لباس فصل کے موافق پہنائین اور اہتمام کرین کہ بچہ کے شکم کو سردی نہ لگے اس مطلب کے حاصل کرنے کے لیے بچہ کے پیٹ پر فلالین یا مدرسے کر کہین

ایضاً تنخ ارا روٹ ہمراہ شیر یا آب یخنی پلایا کرین

ایضاً عمدہ کچا گوشت بار یک قیمہ کرتے ہین چار ڈرام کہلائین یا کچے تازہ گوشت کا پانی ایک دو اونس پلائین پانی نکالنی کی ترکیب یہہ ہے کہ گوشت کو کوٹ کر پانی میں ملا کر کپڑے مین رکھکر نچوڑ لین یہہ بچہ کے لیئے نہایت عمدہ اور نافع غذا ہے اور کاران فلاور یا رو ابھی جو گیہون کے آٹے سے نکالتے ہین اور اور ایسی ہی چیزین جو معدہ مین جلد بھی ہضم ہو جائین مفید ہین۔ یہہ بیان تو غذا کے متعلق تہا ادویات کی بابت یہہ ہے کہ سرپ ہایپو فاسفیٹ آف لایم۔ یا پارشس کیمیکل فوڈ پلاوین سیوریٹ آف ایمونیا یا کالشیم سیوریاس بہی قابل استعمال ہے۔ کالشیم سیوریاس جو کی نسبت بعض اطبا کی یہہ رائے ہے کہ یہہ مادہ دانہ دار کو قایم کرکے غدہ سے خارج

کر دیتا ہے جس سے غدہ اپنے طبیعی مقدار پر آجاتا ہے پس اس دوا کو آب سادہ مین حل کر کے یا نبات یا کسی اور مناسب شربت مین ملا کر دو سے پانچ گرین تک پلائین یا پانی مین حل کر کے سرپ ہمراہ شیر ملا کر دین۔ لیکن شرط یہہ ہے کہ متصل دو تین ماہ تک پلایا کرین کیونکہ مرض مزمن ہے اسمین دوا کا اثر بدیر شواری ظاہر ہوتا ہے ایضاً آیوڈائیڈ پٹاس نیم گرین ہمراہ امونیا فیری سائٹراس یا ہمراہ کنین فیری سائٹراس پلانا بھی مفید ہے ایضاً کاڈلیور آئل دینا نہایت ہی مفید ہے۔ روغن جگر ماہی ۱۲

جس بچہ کا خاندان شراب سے مجتنب نہو اسکو تقویت کے واسطے پورٹ واین دینا مناسب بلکہ انسب ہے کیونکہ یہہ تقویت معدہ و شکم دونون کے لئے مفید ہے۔ اسہال کو بند کرنے اور انکی بدبو کو دور کرنے کے لئے ہیڈراج کمکر ٹیا ایک دو گرین ہمراہ کرٹا اوپی انیا ملا کر دین۔ ایضاً کبھی ہیڈراج کمکرٹیا ڈورس پوڈر کے ہمراہ دینا بھی نافع ہوتا ہے لیکن اگر بچہ کی عمر ایک سال سے کم ہو تو ڈورس پوڈر ہرگز نہ دین۔ ایضاً مرہم ادیپا کی ملاسہ بیابدن کی شکم پر

مالش کرنا درد شکم کو دفع کرتا ہے ایضاً روغن جگر ماہی کی شکم پر مالش کرنا بھی نافع ہے کیونکہ اسمرض مین شکم کی مالش سے نہایت فایدہ ہوتا ہے۔

اگر درد زیادہ ہو اور دیر تک رہے اور اوس سے ثابت ہو کہ ورم غشاے آبدار عنقریب شروع ہونے والا ہے تو السی اور رائی کا پولٹس شکم پر باندھین یا فلالین کا کپڑا گرم پانی مین تر کر کے نچوڑ کر اور اوسپر روغن تارپین چھڑک کر پیٹ پر باندھین

ورم غشاے آبدار

غشاے آبدار وہ پردہ ہے جو شکم مین جمیع احشا پر تنا ہوا ہے اسکو انگریزی مین پریٹون ائٹس کہتے ہین۔

اسکا ورم کبھی اسکے کسی خاص مقام پر ہوتا ہے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ کسی عضو مثلاً معدہ و کبد و امعا مین جنپر یہہ پردہ حاوی ہے ورم ہو جاوے انکے ورم سے یہہ بھی متورم ہو جاتا ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ کبھی عضو کے ہمراہ حاوی بھی متورم ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی اس تمام غشا مین ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہہ ورم بھی دو قسم ہے

مادہ ذہن۔ اگر حادہ ہو تو بیمار مر جاتا ہے
تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ غشا بعض
مقامات مین سرخ ہو جاتا ہے اس حالت
مین آب کثیر اوسمین پیدا ہو جاتا ہے
اور بعض مواضع مین ورم پیدا ہو جاتا ہے
اور اسکا رنگ سفید ہو جاتا ہے اسکی یہہ
وجہ ہے کہ اسمین مواد داخل و مجتمع ہوتا
ہے۔ نیز اس مواد مین سے جو مادہ ریم ہے
اسکی سطح پر مجتمع ہو جاتا ہے اسوجہ سے
سفید دکھائی دیتا ہے اور اسکے سبب سے
جو مادہ ورم سے جدا ہوتا ہے امعا پر گرتا
ہے اور اس مادہ سے ایک تازہ غشا پیدا
ہو جاتا ہے اور یہہ غشا سے جدید امعا پر
چسپان ہو جاتا ہے۔ اس حالت مین ورم نیز
تشریح سے دو امر پائے جاتے ہین ایک
آب رقیق جو کبھی آب چاہ کی طرح صاف
ہوتا ہے اور کبھی سفید گدلا گویا کھریا مٹی
پانی مین گھلی ہوئی ہے اور کبھی اسکی سفیدی
ایسی ہوتی ہے کہ گویا ریم پانی مین ملی
ہوئی ہے۔ دوسرے غشائے جدید جو
پہلے نرم و لزج ہوتا ہے جیسے صمغ پانی
مین گھلا ہوا اسکے بعد غشا بنجاتا ہے۔

اسباب

زخم لگنا جیسا کہ تیر کا زخم شمشیر کا زخم یا کسی
شاخدار جانور کے سینگ کی ضرب یا ضربہ
سقطہ۔ سردی لگنا۔ خصوصاً عورتون کو
جریان حیض و نفاس و سقوط حمل کے وقت
یہہ مرض زیادہ تر لاحق ہوتا ہے۔ مسہل قوی
مثلاً روغن حب السلاطین و کلونجی و جیلیپ
زیادہ پینا۔ زخم امعا کا شگافتہ ہونا خصوصاً
جبکہ امعا کے جمیع طبقات شگافتہ ہو جائین
اور امعا کے اندر کی رطوبت غشا سے آبدار
پر گرے۔ انفجار مثانہ اور اس غشا مین بول
کا مجتمع ہونا۔ ورم مثانہ جو دستکاری سے
سنگریزہ نکالنے کے بعد ہوا کرتا ہے۔
ورم کبد جبکہ اوس سے انفجار دبیلہ کے بعد
ریم اس غشا پر گرے۔ اگر کسی وجہ سے تلی
پھٹ جائے اور اوس سے خون خارج
ہو کر اس غشا پر گرے تو یہہ مرض لاحق
ہو جاتا ہے۔ ورم امعا بھی اسکا سبب ہے
جبکہ اونکا ورم غشائے بلغمیہ سے لیکر اونکے
غشائے خارجی تک عام ہو جائے اور
غشائے آبدار تک پہونچ جائے۔ کبھی ایسا بھی
اتفاق ہوتا ہے کہ بعض اقسام قولنج
مین اصلاح امعا کے واسطے شکم مین

شگاف کرنیکی نوبت آجاتی ہے اس حالت مین
بھی یہہ ورم پیدا ہوجاتا ہے اسی طرح اخراج
ابتہ شکم کے واسطے جب آلہ بزل لگایا جاتا
ہے تو اوسکے زخم سے بھی یہہ ورم ہوجاتا ہے۔
کبھی یہہ مرض اختناق الرحم مین بھی پایا جاتا ہے

علامات

مریض پاؤن سکیڑ کر چت لیٹا رہتا ہے
اس ہیئت پر لیٹنے سے پیٹ کا تناو رفع
ہوجاتا ہے۔ تنفس صغیر و متواتر ہوتا ہے
بیمار کا چہرہ اتر جاتا ہے۔ قلق و اذیت کے
آثار چہرے پر نمایان ہوتے ہین نبض
سریع و دقیق ہوتی ہے۔ تپ ساتھ ہوتی
ہے۔ پیٹ بڑھجاتا ہے دابنے سے اور کھانسی
اور قے اور تنفس عظیم اور چھینکنے سے درد
زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ان حرکتون سے عضو
متورم کو زیادہ گزند پہنچتی ہے۔ جب بیمار
چت لیٹ جاوے تو اوسکی ناف کے اوپر
اور معدہ کے قریب انگلیون کے ساتھ
ٹھونکنے سے جسم مجوف مملو ہوا کی آواز
آویگی کیونکہ فی الواقع یہان امعا ہین اور دونو
پہلوؤن پر اور زیر ناف جسم مصمت کی
آواز مسموع ہوگی۔ کیونکہ اس صورت مین
پانی امعا کے نیچے آجاتا ہے پس یہان تک
امعا ہونگی آواز ہوا مسموع ہوگی اور جہان
پانی ہے جسم مصمت کی آواز سنی جاویگی
اگر بیمار کو پہلو پر لٹا کر یہی عمل کیا جاوے
تو جسم مصمت کی آواز آویگی کیونکہ پانی
ادہر آجاویگا اور اسی ہیئت مین پہلوے
مخالف پر ٹھونکنے سے آواز ہوا مسموع
ہوگی اسلیئے کہ اس حالت مین امعا
اسطرف اوتر آتی ہین۔

اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شکم مین
ورم غشا کے ساتھہ آب مجتمع ہے اور
یہہ علامات ضروری اور اس مرض کا لازمہ
ہین۔ اور جو علامات غیر لازمہ ہین وہ
یہہ ہین کہ قے آتی ہے اور عسر البول ہوتا
ہے کیونکہ جب اس غشا کا ورم معدہ
کے اوپر چلا جاتا ہے تو قے آتی ہے اسلیے
کہ وہ ورم معدہ کو غمز کرتا ہے اور جب مثانہ
کے اوپر چلا جاتا ہے تو عسر البول پیدا کرتا
ہے۔

واضح ہو کہ یہان عسر البول چار وجوہات
سے پیدا ہوتا ہے اول جب اس غشا کا
ورم مثانہ تک پہونچتا ہے تو اوسکے سبب سے
مادہ فابیرن گرتا ہے اوس سے مثانہ کے
عضلات و رباط باہم چسپان ہوجاتے ہین اور

قرابادین احمدیہ حصہ اول

مؤلفہ خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان پروپرائٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمہ لاہور

اہل یورپ نے علم طب خصوصاً دواسازی مین جو کچھہ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے وہ عروج و فروغ حاصل کیا ہے کہ آج ہم اپنی عقل و تجربہ سے کہہ سکتے ہین کہ اگر کسی کے خیال مین اس سے زیادہ عروج کا قیاس ہو تو اوسکا نام تنزل تجویز کرنا نہایت موزون ہوگا اونہون نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات و مرکبات مین وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑہکر خیال مین آنا مشکل ہے جوہر دستنکال لینے سے یہہ فائدہ ہے وہ مین قوی الاثر ہوگئی ہین اور مقدار مین کم ہونے کی وجہ سے کسیکو انکا استعمال کرنا ناگوار نہین ہوتا مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بھی نظر انداز کرنے کی جرات نہین کرسکتے یہہ ایسی ہین کہ ہماری پیدائش کے زمانہ سے یہہ ہماری طبایع کے ساتھہ مانوس ہین قرابادین احمدیہ کے اس حصہ مین جسقدر مفرد دوائین دی گئی ہین بجز آیوڈین و ریسینہ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہین صرف ترکیب مین رنگ آمیزی کرکے اہل یورپ نے انکو سونے اور جواہر کے ہمرتبہ بنایا ہے اگر ہمارے ملک کے دواساز بھی توجہ کرین تو ممکن ہے کہ وہ بھی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فایدہ اوٹھائین اور ملک کو بھی فایدہ پہنچائین بلکہ ملکی فایدہ اسی مین ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات کو فروغ دیا جاوے انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات مین بہت بڑہ گیا ہے میڈیکل کالجون سے ہرسال سیکڑون طالب علم ڈپلوما حاصل کرکے نکلتے ہین کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا کہ گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا کہ جو طلبا میڈیکل کالجون کی سند حاصل کرلین انکو ضرور نوکری دیگی لیکن اب اوسنے یہہ ذمہ داری چھوڑدی ہے اسلیئے کہ اوسکو ایسے سند یافتہ ضرورت سے زیادہ ملنے لگ گئے ہین اس انحطاط و عدم ذمہ داری گورنمنٹ کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی ہاسپٹل اسسٹنٹ اور ڈسپنسر بڑے شہرون مین اپنا اپنا مطب کررہے ہین اسکے مقابل اہل ملک کے بھی دو فرقے ہوگئے ہین ایک وہ جو انگریزی دواؤن کو مفید خیال کرتے ہین دوسرا بالکل انگریزی دواؤن سے نفرت کرتے ہین اور اپنی دیسی ادویات سے مانوس ہین جو ہمارے معالج اطبا ہین وہ بھی دو فرقے ہین ایک وہ اکثر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہین دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی ادویات سے بالکل نابلد ہین مگر ان دونون فرقون کا ایسا سلوک ملک کے ساتھہ سراسر ناانصافی ہے

دونون کو لازم ہے کہ ایکدوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کرین اور اپنے تئین ملک کی خدمت کے
پورا پورا لایق بنائین با وصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی قیمت کی شکایت بدستور
باقی ہے پس ایک ڈاکٹر کا یہہ فرض نہین ہے کہ ایسے کم استطاعت مریض کے روبرو جسکو بیماری کے علاوہ
بیکاری نے ستا رکھا ہے ایسا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت تین روپیہ ہوا اور وہی نسخہ دو تین پیسہ مین
عام بازار سے مل سکے اسی طرح وہ دیسی طبیب ملک کی خدمتگذاری کا فرض ادا نہین کر سکتا جو ہیضہ
کی بیماری مین نمک سلوشن جیسی فائدہ مند اور ارزان چیز کو چھوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرتا ہے۔
غرض دونون فرقون کو دونون قسم کی دوائیون سے کام لینا ضروری ہے اور مینے دونون قسم کے
طبیبون کے خیالات کی بخوبی جانچ کر لی ہے کہ وہ دونون قسم کی ادویات کو استعمال مین لانے کے
خواہشمند ہین صرف ناواقفیت کا پردہ حایل ہے چنانچہ جن اصحاب نے میری کتاب **معمول احمدیہ**
جو فن جراحی مین شایع ہو چکی ہے ملاحظہ فرمائی ہے اور میری طرز تحریر سے آشنا ہین مجھسے درخواست
کی کہ مین ایسی قرابادین لکھون جو اطبا کے دونون فریق کے لئے موزون و مفید ہو چنانچہ مینے اونکی فرمایش
سے یہ کتاب لکھی ہے اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارمیسی (دواسازی) کے ایسے اصول بیان کئے ہین
کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہون تو ایک ماہر دواساز اپنے ٹوٹے پھوٹے ٹھیکرون مین ویسی ہی دوا تیار
کر سکتا ہے جیسا کہ انگریزی ادویات ہین اسکے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈہنگ سے
ادا کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پھر عربی فارسی انگریزی اور لاطینی نام ہے اسکے بعد ہر ایک دوا کے
انگریزی و لاطینی مرکب بتلائے ہین۔ من بعد اسی دوا کے یونانی و ہندی مرکب بیان کئے ہین
اکثر دہاتون کے جوہر اوڑانے کی ترکیبین با تصویر لکھی ہین تا کہ ہمارے ملک کے دواساز دیسی ہی قسم انہین
کوٹھریون کے ہول تیار کر سکین جیسی انگریزی ہین اسکے اخیر مین دو فہرستین دی ہین ایک معمولی
مرکبات اور اونکی مقدار خوراک کی۔ دوسری فہرست وہ ہے جو سراپا کی بیماریون کے معالجات
کی خبر دیتی ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس بیماری کا علاج کتاب کے کس صفحہ پر ملے گا غرض
جہان تک میرے امکان مین تھا مینے دونون طبون کی ادویات و معالجات کا نہایت سلیس
عبارت مین ذکر کر دیا ہے اور سوائے نام کے کوئی لفظ ایسا نہین لکھا جو غیر مانوس ہو۔
اس کتاب کی قیمت عہ اور محصول ڈاک وغیرہ ۲ ہے کل ۶ ہے خاکسار سے درخواست کرنے پر ملیگی

اور یہہ شریان دل سے دور ہو جاتی ہے تو
دو شاخین ہو جاتی ہے ایک شاخ شش کے
ایک حصہ مین جو صدر کے جانب یمین ہے جاتی
ہے اور دوسری اوسکے دوسرے حصے مین جو
صدر کے جانب یسار ہے جاتی ہے اور خون جو
جو قلب کے بطن ایمن مین ہوتا ہے ریہ مین پہونچتا
ہے اور یہان خون بسبب اختلاط ہوا صاف و
سرخ ہوکر گوش جانب ایسر قلب مین گرتا ہے اور
یہان سے بطن ایسر مین چلا جاتا ہے اور یہان
سے بطن ایسر کی شریان عظیم کے ذریعہ سے بدن
مین جاتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ ہر ایک بطن مین
منفذ دخول کے قریب اغشیہ صفیق ریشہ دار ہوتی
ہین اور بطور کواڑ کے ہوتی ہین چنانچہ
بطن ایمن مین جو وسیع اور کبیر ہے تین غشا
ہین اور بطن ایسر مین جو صغیر ہے دو غشا ہین
اور ان غشاؤن کا فایدہ یہہ ہے کہ جب دل اپنے
تئین خون سے خالی کرتا ہے اور اپنی قوت دافعہ
سے دونون بطنون سے خون کو ریہ یا بدن
کی طرف بہیجتا ہے اور زور سے اوسکو دفع کرتا
ہے تو یہہ اغشیہ منفذ دخول خون پر بطور کواڑ
کے اوس راہ مذکور کو بند کرتی ہین پس لامحالہ
خون شرائین کی طرف جاری ہو جاتا ہے
اگر یہہ غشا نہوتے تو پھر دو گوش یا منافذ اربعہ

سے خون باہر ہی ہو جاتا اور کبھی آنتون
کا سوزش ہونا اور وہ نفع جو شریان مین
جاری ہونے سے حاصل ہوتا ہے فوت
ہو جاتا۔ اور سوا ان غشیہ کے دوسرا
غشا بھی ہے جو بطون دل و بطون گوش
دل کے اندر اغشیہ مذکورہ کے ساتھہ متصل
اور گوشت قلب کے ساتھہ چسپان ہے جیسا
دل کے اوپر غشا نازک ہے اور دل کے ساتھہ
ملصق ہے غشاے خارجی کا نام پری
کارڈیم یعنی غشاے محیط بدل ہے اور
یہہ اسم ایسی شے پر صادق آتا ہے جو دل پر
محیط ہو اور غشاے داخلی قلب کا نام انڈو
کارڈیم ہے یعنی اندرونی۔ اور جاننا چاہیے
کہ شریان عظیم کا طبقہ داخلی سفت و الس
اور انبساط و انقباض قبول کرنیوالا ہے
یعنی جب اوسکو کھینچین تو کشادہ ہو جاتا ہے
اور جب چھوڑدین تو اپنی مقدار پر چلا جاتا
ہے اور اس منفذ شریانی مین بھی سہ
شریان کے قریب اوسکے اندر اغشیہ ہین جو
بطور کواڑ کے ہین جب قلب اپنی قوت دافعہ
سے خون کو اپنے سے شریان مین دفع کرتا
ہے تو قلب کی تحریک قسری سے وہ
کہل جاتے ہین اور انکی کشادگی کے سبب اونکا

خون شریان مین آتا ہے اور جب دل خون سے خالی ہونے کے سبب سے یک دفعہ سے باز رہتا ہے وہ اغشیہ جو بطور رکاوٹ کے ہین بند ہوجاتے ہین اگر ایسا نہوتا تو خون جو شریان مین چلا گیا ہے قلب مین جا گرتا اور یہ اور بد نہین نہ جاتا اور جاننا چاہیے کہ جب دل خون کو شریانات مین دفع کرتا ہے تو ہیان دفع کرنے کے وقت صدا پیدا ہوتی ہے اور جب کہ دفعی قطع ہوجاتی ہے اور غشاے مذکور بند ہوجاتا ہے اور خون مدفوع پھر اوس غشا پر گر کر قرار پذیر ہوجاتا ہے تو ایک اور آواز جو سابق کی نسبت صغیر ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے لیکن آواز اول عظیم اور آواز دوم صغیر ہوتی ہے کیونکہ پہلی آواز بسبب دافعہ قلب کے ہوتی ہے جسکا فاعل قوی ہے اور دوسری آواز بسبب انقباض شریان عظیم کے جبکہ وہ اپنے انبساط کے بعد منقبض ہوجاتا ہے پیدا ہوتی ہے کیونکہ انبساط شریان کے وقت جو خون اسکے اندر آتا ہے شریان کے منقبض ہوجانے سے خون کی مقدار کثیر آگے چلی جاتی ہے اور کچھ اوسمین سے اوپر سے نیچے آجاتا ہے اور منفذ مبدا شریان عظیم کے تو اوپر

کرتا ہے پس اوسکے بیان کرتے ہے دوسری صدا صغیر جو صدای اول کی نسبت خفیف ہوتی ہے اور شریان کی حرکت انبساطی ہی ہے جو قلب کے حرکت کرنے سے جو شریان عظیم مین اپنا خون دفع کرنے کے واسطے کرتا ہے پیدا ہوتی ہے اور حرکت انبساطی سے مراد یہ ہے کہ شریان قلب کی تحریک سے مرکز سے محیط کی طرف جاتی ہے اور اوسکی انقباضی حرکت یہہ ہے جو انقباض شریان سے حادث ہوتی ہے اور اس حرکت مین شریان محیط کی جانب سے مرکز کو چلی جاتی ہے اور یہہ حرکت اکثر زیر انامل محسوس نہین ہوتی کیونکہ اس حرکت مین شریان انامل کے دباؤ سے نیچے کو چلی جاتی ہے مگر کبھی بعض امراض شریانا مین (جیسے کہ انیوریزم ہے) محسوس ہی ہوتی ہے اور شریان مین یہہ دونون حرکتین اسلیے ہوتی ہین کہ بدن مین جریان خون ہو اور یہی نبض ہے۔ نبض وہ نہین جو لکھا تا ہین یونانی کہتے ہین کہ شریان کی حرکت انبساطی و انقباضی تعدیل روح کے واسطے واقع ہوتی ہے تاکہ نسیم کو جذب کرے اور اوسکے فضلون کو دفع کرے کیونکہ ہوا دل مین نہین جا سکتی اور نہ دونون

ہوا کا کچھہ کام ہے اور نہ ہوا داخل ہونے
کے واسطے وہان کوئی رستہ ہے بجز اسکے کہ خون
کے ساتھہ ملکر ریہ مین سے جاتی ہے اگر ہوا
قلب مین زیادہ جاے تو مورث ہلاک ہے
جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہی کہ جب عورت کو ولادت
کے وقت خون زیادہ آتا ہے اور وہ کمی خون کے
سبب قریب ہلاکت ہو جاتی ہے اور کسی
دوسرے شخص کا فصد لیکر زراقہ کے ذریعہ خون
بیمار کے عروق مین پہونچاتے ہین اگر اس
تدبیر مین عروق کے اندر ہوا زیادہ داخل ہو جاوے
اور یہہ ہوا خون خارجی کے ذریعہ سے دل
مین زیادہ چلی جاوے تو مریضہ فوراً ہلاک ہو جاتی
ہے اور بعد تشریح کے دل مین کف زیادہ مشاہدہ
کی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دل مین
ہوا کے داخل ہونے کی ضرورت نہین بلکہ
تولید و تقسیم خون کی حاجت ہے

امراض قلب بالاجمال

قلب مین امراض اصلی و شرکی دونون عارض
ہوتے ہین اور بیان اوسکے اصلی امراض کا
بیان کیا جاتا ہے - واضح ہو کہ قانون اور
اوسکی شروح مین جو امراض قلبیہ شمار کیے گئے ہین
اونمین علامت اور مرض اصلی و شرکی مخلوط ہین
چنانچہ خفقان کو مستقل مرض لکھا ہے حالانکہ
وہ ایک علامت ہے جو اکثر امراض قلبیہ مین پائی
جاتی ہے کیونکہ خفقان سے مراد دل کی
وہ حرکت ہے جو موذی کے دفع کرنے کے
واسطے بطور اختلاج کے حادث ہوتی ہے
چنانچہ خفقان کی یہہ تعریف کتب عربیہ مین
موجود ہے پس جب کوئی اذیت دل مین
پہونچے گی خواہ وہ کسی مرض کے سبب سے ہو
اونکے قول کے موافق قلب موذی کے
دفع کرنے کے واسطے یہہ حرکت کریگا اور
تجربہ و مشاہدہ سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ
یہہ حالت اکثر امراض قلبیہ مین پائی جاتی ہے
پس اسکو علامت قرار دینا بہتر ہے نہ اصل
مرض اور خفقان کو انگریزی مین پال
پٹیشن کہتے ہین جسکے معنی ہین حرکت
قلب کا قوی و زیادہ ہونا - اگرچہ یہہ قول
اطباے تابعین یونانیین کے گوش آشنا
نہو مگر ٹھیک اور اقرب بصواب یہی ہے
اب امراض اصلیہ قلبیہ کا بیان کیا
جاتا ہے جنمین اکثر یہہ علامت پائی جاتی
ہے پہر وہ امراض قلب لکھے جاینگے جنکا
نام کتب طبیہ عربیہ مین امراض قلب مسطور ہے
امراض اصلیہ مین سے پہلا مرض ورم غشا

خارجی قلب ہے اسکو لاٹن زبان مین پیری
کارڈائیٹس کہتے ہین یعنی ورم غشاہی خارجی
اور یہہ عام ہے خواہ وہ غشا ستورم ہو جاکے
جو دل کے ساتھہ ملصق ہے یا اوسکا غلاف
ان امراض مین سے دوسرا ورم لحم قلب ہے
اور اسکو کارڈائیٹس یعنی ورم گوشت دل
تیسرا ورم غشاے داخلی قلب اسکو اینڈو
کارڈائیٹس یعنی ورم غشاے داخلی جلد قلب
کہتے ہین چوتھا گوشت قلب کا بڑہ جانا
اور یہہ زیادتی مقدار مین ہوتی ہے چنانچہ
دوسرے عضلات مین بہی یہہ مرض حادث
ہو جاتا ہے جسکو ہائی پرٹرفی کہتے ہین اسکے
معنی ہین مقدار مین زیادہ ہونا پانچوان
یہہ کہ دل زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اور اسکا
گوشت رقیق وتنک ہو جاتا ہے اسکو
ڈائلاٹیشن یعنی دل کا وسیع ہو جانا اور
اوسکے گوشت کا رقیق ہو جانا چھٹا یہہ کہ
دل صغیر وکوچک ہو جاوے اور اوسکی مقدار
کم ہو جاوے اور یہہ زیادتی عظم قلب کی
ضد ہے اور اسکو اٹرفی کہتے ہین یعنے
صغیر المقدار ساتوین اغشیہ جو قریب منافذ
بطون کے مثل دروازہ یا کواڑ کے واقع ہین
غلیظ وصلب ہو جاتے ہین اور غلظت کے

سبب انکا کام ناقص یا باطل ہو جاتا ہے
آٹھوین دل کے گوشت مین چربی پیدا
ہو جاتی ہے یعنی لحم اندرونی کے ریشے
چربی بنجاتے ہین نوین وہ منفذ جو جنین
ہونے کی حالت مین ہردو گوش دل
کے اندر ہوتا ہے اور بعد ولادت کے
بند ہو جاتا ہے بند نہین ہوتا اور اسکو
مار بس سرولیس یعنی مرض آسمانی
رنگ کہتے ہین اسکی تفصیل یہہ ہے کہ
جنین جبتک ماں کے شکم مین ہوتا ہے
اوسکے دل کے ہردو گوش مین منفذ
ہوتا ہے اسکے ذریعہ سے وہ خون جو
جگر اور دماغ اور ہاتھون سے گوش بطین
ایمن مین آتا ہے بے اسکے کہ بطین ایمن
مین گرے بخط مستقیم گوش ایمن سے گوش
ایسر مین چلا جاتا ہے اور بطین ایسر مین
گر کر بذریعہ شریان عظیم بدن مین جاتا ہے
کیونکہ بطین ایمن مین خون کے جانے سے
یہہ غرض ہے کہ شریان کے توسط سے
ریہ مین جاتا ہے اور یہان اوس ہوا
جو تنفس کے ساتھہ باہر سے اندر جاتی ہے
صاف اور سرخ ہو جاتا ہے چونکہ جنین شکم
مادر مین ہوا ریہ کے ذریعہ نہین پہنچتا اور

اوسکا ریہ ہوائے خارجی سے خالی ہوتا
ہے اس سبب سے اوسکو بطن ایمن میں
جانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جنین
کا خون اوس ہوا سے جو مشیمہ مین ہوتی
ہے صاف و سرخ ہوکر جگر و عروق کے
توسط سے قلب کے گوش ایمن مین آتا ہے
اور وہان سے گوش ایسر مین اوس منفذ
کے ذریعہ پہونچتا ہے جو ہر دو گوش کے
مابین ہے۔ جب بچہ شکم مادر سے نکل آتا
ہے اور اپنے ریہ سے سانس لینا شروع کرتا
ہے تو وہ منفذ بند ہوجاتا ہے اسلئے
کہ اس حالت مین اوسکے کہلا رہنے سے
ضرر عاید ہوتا ہے کیونکہ جنین ہونے
کی حالت مین خون مشیمہ مین صاف ہوجاتا
تہا اور اب اوسکی صفائی اسپر منحصر ہے کہ
خون بطن ایمن مین جمع ہو اور یہان سے
ریہ مین جاوے اور عروق کے ذریعہ تمام
ریہ مین منتشر ہوجاوے اور ہواے مستنشق کے
ساتھہ مختلط ہوکر صاف و سرخ ہو پہر گوش
و بطن ایسر مین داخل ہو۔ جس حالت مین
یہہ منفذ جو ہر دو گوش کے مابین ہے باقی
رہے اور بند نہو تو لامحالہ خون سیاہ صاف
و سرخ ہونے سے پیشتر گوش و بطن ایسر

مین داخل ہوگا اور کئی طرح کے مفاسد
پیدا کریگا۔ دسوین دل مین درد پیدا
ہوتا ہے اور اوسکو انجینا پکٹورس
یعنی اذیت صدر کہتے ہین۔ یہہ سوکر
امراض اصلی اور قلب کی خاص بیماریان
ہین گیارہوین یہہ ہے کہ قلب کا فعل
خاص جو ریہ اور بدن مین خون جاری کرنا
ہے ناقص ہوجاتا ہے لیکن اسکا سبب
خاص دل مین نہین ہوتا بلکہ دوسرے
اعضا مین ہوتا ہے اسکا بیان اسکے موقع
پر کیا جائیگا۔

پیری کارڈائٹس

اسکو کتب طبیہ عربیہ مین ورم غشاء القلب
یا ورم غشاء مستظرہ قلب کہتے ہین اور
اسکی تصریح یون کرتے ہین کہ غشا سے یہان
مراد سواے اوس غشا کے ہے جو غلاف
و خریطہ قلب ہے لیکن درحقیقت پیری
کارڈائٹس عام ہے خواہ غشاء مماس قلب
مین ہو یا غشاے غلاف قلب مین
یا بجا کبھی غشاے خارجی مین ورم ہوتا ہے
اور پیری کارڈائٹس یہی ہے۔ جب بیمار
ابتداے مرض مین مرجاوے اور

تشریح کرکے دیکھا جاوے تو غشاے مذکور
گلابی رنگ او غلیظ نظر آویگا کیونکہ اوسمین
ورم ہوتا ہے اور خون زیادہ جمع ہوجاتا ہے
اور نیز مادہ ریم عروق سے نکلکر اوسپر مجتمع
ہوجاتا ہے جس سے اوسکی غلظت زیادہ
ہوجاتی ہے اور جب بیمار ابتدائی حالت
کے بعد یعنی ظہور مرض سے کچھہ دیر بعد مرے
تو تشریح کرنے سے غشاے مذکور بہت سرخ
معلوم ہوگا کیونکہ عروق صغار ورم کے
سبب سے زیادہ وسیع ہوجاتی ہین اور خون کثیر
اوسمین جمع ہوجاتا ہے اور چونکہ ان عروق
سے مادہ لزج جدا ہوکر غشا پر زیادہ گرتا ہے
اس سبب سے غشاے مذکور زیادہ غلیظ ہوجاتا
ہے اور یہہ غشاے مماس قلب بسبب مادہ لزج چسپیدہ کے
جو عروق صغار سے نکلکر اوس (غشاے
مماس قلب) پر جمع ہوا ہے طبقہ داخلی غشا
کے ساتھہ جو غلاف قلب ہے چسپان ہوجاتا
ہے - اور کبھی عروق مذکورہ سے آب رقیق
خارج ہوکر غلاف قلب مین جمع ہوجاتا ہے
جس سے غلاف دل کی مقدار عظیم ہوجاتی
ہے اور کبھی یہہ مادہ رقیق ریم بنجاتا ہے -
الحاصل یہہ حالات ہر ایک بیمار مین جداگانہ
پائے جاتے ہین یعنی تشریح کرنے سے کسی

بیمار مین ایک حالت پائی جاتی ہے اور دوسرے
مین دوسری - اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی بیمار
مرض کی ابتدائی حالت مین مرجاتا ہے اور
کوئی تزاید کی حالت مین پس مدت مرض
کے موافق حالات مشاہدہ مین آتے ہین
لیکن جو شخص مرض کے مزمن ہوجانے کے
بعد مرتا ہے بعد تشریح کے اوسمین جملہ حالات
مجتمع مشاہدہ کئے جاتے ہین مثلاً غشاے
مذکور کسی جگہہ گلابی رنگ اور غلیظ ہوتا ہے
اور کسی جگہہ بہت سرخ اور غلیظ ہوتا ہے اور
کہین غلاف دل کے طبقہ داخلی سے چسپان
ہوتا ہے اور کبھی اوسپر ریم مجتمع ہوتی ہے
اور کہین غلاف دل مین آب رقیق جمع
ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
سب حالات بتدریج اوسمین پیدا ہوتے
ہین کیونکہ اس ورم غشا سے لحم قلب
مین بھی ورم پیدا ہوجاتا ہے - اس مرض کا
انجام تین صورتون پر منتہی ہوتا ہے
اول مرض پیدا ہوکر زائل ہوجاتا ہے اور
صحت حاصل ہوجاتی ہے دوم بعد مدت
مرض صحت نہین ہوتی اور غشاے مذکور
غلاف دل کے طبقہ داخلی کے ساتھہ چسپان
ہوجاتا ہے سوم غلاف قلب مین آب رقیق

یا ریم اس ورم سے خارج ہوکر مجتمع ہوجاتی ہے جس سے غلاف عظیم اور وسیع ہوجاتا ہے

اسباب

اس مرض کے حدوث کا سبب اکثر وجع المفاصل ہوتا ہے یعنی خون میں جوہر حاذ زیادہ پیدا ہوکر ورم پیدا کرتا ہے اسکے ہمراہ بخار بھی ہوتا ہے کبھی اسکا سبب متولد مرض گردہ ہوتا ہے کبھی ذات الجنب سے بھی یہہ مرض ہوجاتا ہے کیونکہ حجاب مستبطن اضلاع جانب ایسر دل سے قریب وملصق ہے پس جب اسمین ورم وسوزش کے سبب جوش خون پیدا ہوتا ہے تو اوس سے غشاے دل مین بھی گرمی حادث ہوجاتی ہے اوس سے غشا مین بھی ورم پیدا ہوجاتا کبھی ضربے زخم وغیرہ خارجی صدمہ بھی اس ورم کا سبب ہوتا ہے

علامات

اول کم یا زیادہ بخار ہوتا ہے لیکن جب وجع المفاصل کے ساتھہ یہہ مرض شروع ہوتا ہے تو بخار بہت تیز ہوتا ہے تپ کی شدت کی حالت مین خفقان پیدا ہوجاتا ہے اور مرض کے آخر تک بطور علامت لازمہ مرض کے کبھی کم کبھی زیادہ رہتا ہے کیونکہ اسوقت جوش خون کے دو سبب مجتمع ہوتے ہین ایک وجع المفاصل اور

دوسرا ورم غشاے قلب علامت دوم یہہ ہے کہ صدر کے بائین جانب ضلع پنجم وششم کے مقابل جہان راس قلب ہے درد شروع ہوتا ہے اور یہان سے اوپر کی طرف حوالی قلب سے سینہ مین متصاعد ہوکر مفصل عضد وترقوہ تک پہونچتا ہے اور وہان سے جانب انسی ساعد چپ تا مفصل زند وشت نیچے آتا ہے اور اس درد کے انتشار کا سبب مشارکت عصب احشائیہ (نیوماگاسٹک) ہے جو تمام اعضاے صدر وشکم مین منتشر ہوتا ہے اور ایک جگہ پہونچتا ہے۔ علامت سوم ضیق صدر حادث ہوتا ہے اور بیمار تنفس وسرفہ سے خائف رہتا ہے کیونکہ اس سے درد زیادہ ہوتا ہے چہارم بیمار کسی کروٹ پر یا چت لیٹ نہین سکتا بلکہ یہہ صورت ہوتی ہے کہ قدرے بائین جانب مایل ہوکر اور پیٹ کو دباکر اور سرنگون ہوکر بیٹھا رہتا ہے یا سرنگون ہوکر اعضا اپنا بوجہہ شکم پر ڈالکر بیٹھتا ہے تاکہ پردہ شکم حرکت نکرے کیونکہ اس سے دل کو اذیت ہوتی ہے پنجم ہمیشہ مضطر ومتقلق رہتا ہے ششم بیمار کے موہنہ پر سفیدی ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ خون دیر کو کمتر جاتا ہے ہفتم جب

شکم کے جانب جب محل سر اشیف اضلاع بالا پر دبا ؤ ڈالین تو درد زیادہ ہوتا ہے ہشتم بیمار کی نبض سریع ہوتی ہے چنانچہ فی منٹ ایکسو بیس بار حرکت کرتی ہے مگر اس مرض میں نبض یکسان نہین ہوتی بلکہ مختلف ہوتی ہے کبھی کسی بیمار مین عظیم اور کسی مین صغیر کبھی متساوی اور کبھی غیر متساوی اور کسی مین قوی اور کسی مین ضعیف موافق حالات دل مختلف الحالات ہوتی ہے نہم کبھی اس مرض مین اختلال حواس مثل سرسام عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب جوش خون ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اس مرض کی آمد ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ کسی کے گھر مین چور آگیا یعنی آغاز مرض مین علامات اسقدر خفیف ہوتی ہین کہ مرض کی تشخیص دشوار ہو جاتی ہے اسی طرح چور بھی ایسا چپ چاپ آتا ہے کہ کوئی اوسکی آہٹ نہین پاتا جبکہ مرض جانب ایسر کے ذات الجنب کے ہمراہ ہوتا ہے تو تشخیص زیادہ تر دشوار ہو جاتی ہے اور درحقیقت اکثر ذات الجنب سے ورم غشاے قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ دہم اس مرض مین جب آلہ مقیاس الصوت کو قلب پر رکھکر قلب کی آواز سنین تو سوا ے دونون آوازون کے جو قلب کی تشریح مین بیان کی گئی ہین کہ وہ دونون خون کی آوازین ہوتی ہین ایک تیسری آواز جو صطکاک اغشیہ سے پیدا ہوتی ہے سنائی دیتی ہے خصوصًا اوسوقت جبکہ غشاے متورم بسبب مادہ لزج چسپندہ کے جو عروق صغار غشا پر گرتا ہے غلاف قلب کے ساتھہ چسپان ہونا شروع کرتا ہے پس اسوقت اصطکاک کی آواز زیادہ تر مسموع ہوتی ہے اور جب اغشیہ چسپان ہو جاتے ہین تو یہ آواز بند ہو جاتی ہے اور اسکے گرد آواز مذکور محسوس ہوتی ہے اور جب ورم غشا کا رقیق مادہ خارج ہو کر کیسہ مین جو غلاف قلب ہے جمع ہو جاتا ہے اور اس سے قلب کا غلاف عظیم ہو جاتا ہے تو خارج بدن مین دل کے مقابل ابھار محسوس ہوتا ہے اور دل کے روبرو اضلاع مین جو دل کے مقابل ہین حرکت زیادہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ کیسۂ قلب کی مزاحمت سے اضلاع مذکورہ زیادہ نمایان ہو جاتی ہین اس سبب سے انکی حرکت یہان زیادہ محسوس ہوتی ہے یازدہم جیب دل کے مقابل سینہ پر انگلی ٹھونک کر آواز سنین تو جسم مصمت کی آواز زیادہ

تکمیل الحکمۃ

لاہور

بابت ماہ مئی ۱۸۹۶ء عیسوی
مجلد ۱۷ نمبر ۵

VOL. 17 Lahore May 1896 No. 5

تکمیل الحکمۃ کی اغراض

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے فرائض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم صحت کیمیا اور علم الاعضا تشریح وغیرہ کے مسائل (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا صحت میں خلل انداز اسباب کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات درباره حفظ صحت صفائی وغیرہ (۴) دیسی و انگریزی طریق علاج (۵) حکمی میگزینوں سے فن حکمت کا انتخاب (۶) قدیم و جدید طبیب [illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) the principles of the science of Hygiene (2) Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3) The result of the researches of the Sanitary Deptt. Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4) The english and native mode of the treatment of disease and the restoration of health (5) Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6) Discussions on the system of medicine held out by the ancient and that followed by the modern physicians.

شرح قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار ماہوار ششماہی سالانہ
... محصول ...
... محصول ...
رسالہ سرکار ...

	Yearly in advance	In arrears	S. Copy
For Station [?]	2-8-0	4-?-?	0-4-0
[?] Station Sub.	3-0-0	4-8-0	[illegible]

یہہ رسالہ بعض اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہی جبکہ لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین درخواست مسدودی کے ساتہہ قیمت بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ مستقل قایم رہیگا تمام خط وکتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان اڈیٹر و پروپرائیٹر کے لاہوری مستقل کو توالی کے پتہ پر کرنی چاہئے اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین بصورت ٹکٹ آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال کرین۔

اجرت مضامین خاص فی سطر ہر فی صفحہ سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصونمین منقسم ہی یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری یونانی دونون طریقون سے علاج بتایا گیا ہی ہر ایک عضو کی تشریح و افعال الاعضا بیان کئے گئے ہین مرض کی اصلی اسباب اور عام فہم علامتین بیان کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بہی بآسانی تشخیص کرسکتا ہے نتایج بہی ہر ایک مرض کے واضح لکہے ہین ہر ایک مرض مین پہلے انگریزی متعدد سہل الوصول نسخے دئیے ہین اور پہر یونانی اور ویدک کے نسخے جو کئی سال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بہی ایسی ہی مفید ہی جیسی کہ یونانیون اور ویدکون کے لئے ہر ایک عمل کے موقع پر تصویرین بہی دی گئی ہین حتی المقدور انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہی سلیس اردو مین لکہی ہی اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہی جو اسکے آخر مین درج ہے۔ قیمت حصہ اول ؏ حصہ دوم ؏ حصہ سوم ؏ کل ؏ محصول ذمہ خریدار المشتہر زبدۃ الحکما حکیم علیخان مصنف

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کتاب تصنیف نہین ہوئی جمیع مسایل جزوی وکلی علم تصوف پر حاوی ہی اور اسمین وہ اسرار مخفیہ ظاہر کر گئے ہین جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہی جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہی انسان کو خدا نے پیدا کیا اور خلعت عقل سے مزین کر کے اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہی جس سے یہہ سب مدارج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے مرتبہ سے بہی بڑہ جاتا ہی پہلے تصوف کا علم حاصل ہوتا ہی پہر اوس پر عمل کی بنیاد قایم ہوتی ہی علم تصوف سکہاتا ہی کہ خدا کا عرفان دوزخ کے خوف اور بہشت کی طمع سے نہین حاصل ہوسکتا بلکہ اسمین شرط ہی کہ دوام حقیقی مقصود ہو اور رعیت بمعاملہ اسمین لکہا ہے نہ زبانی قیل وقال اس کتاب مین تمام مدارج شرح و بسط کے ساتہہ درج ہین اور ہر ایک کے ضمن مین ہزار ہا نکات ہین اسکے دو حصے ہین پہلے کی قیمت ۱۲ اور دوسرے کی ؏ محصول ذمہ خریدار المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

محسوس ہوتی ہے کیونکہ خریطہ پانی سے مملو ہوگیا ہے اور یہ اسکی مزاحمت کے سبب دل سے دور ہٹ گیا ہے اب وہان ہوا نہین رہی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ اس قسم کی آواز ذات الجنب مین بھی ہر حالت مین آیا کرتی ہے جبکہ آب فضا مین جو بین یہ دو حجاب مستبطن اضلاع ہین ہے مجتمع ہوجاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ دونون امراض مین فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے مگر اس طرح دونون مین فرق کیا جاسکتا ہے کہ جب یہ آواز ذات الجنب مین ہو تو پشت تک ایسی ہی آواز محسوس ہوتی ہے کیونکہ پردہ پہلو وہان تک پہونچا ہوا ہے اور یہ پردہ جملہ پر آیا ہے گا اور ورم غشا ہی قلب مین فقط قلب کے مقابل یہ آواز مسموع ہوگی اور اوسکے حوالی مین جہان یہ ہے ایسے جسم کی آواز مسموع ہوگی جو ہوا سے مملو ہے دوازدہم جب خریطہ مین پانی زیادہ مجتمع ہو تو دل زیادہ ضعیف و کمزور ہوجاتا ہے اور تنفس مین زیادہ دشواری ہوجاتی ہے جیسے کہ مرض لو مین ہوتی ہے کیونکہ جب دل ورم غشا سے منضغط ہوجاتا ہے تو اوس مین رہے سے خون کم تر جاتا ہے اور یہ خون سے پُر رہتا ہے اس وجہ سے ہوا کھینچنے پر قادر نہین ہوتا سیزدہم اسمریض کے ہونٹ نیلگون ہوتے ہین چہاردہم مریض کا چہرہ پھول جاتا ہے پانزدہم بدن سرد ہوجاتا ہے شانزدہم بیمار کے شکم اور پاؤن پر ورم پڑجاتا ہے اسکے بعد دفعۃً مرجاتا ہے

علاج

اسمرض مین قوی و ضعیف بیمار کا علاج مختلف ہوتا ہے اگر بیمار قوی ہو تو پہلے فصد لینا چاہیے اور دس یا بارہ اونس خون یکبارگی نکال دینا چاہیے اگر اس سے فایدہ نہو تو دل کے مقابل جونکین لگاوین جونکون کی تعداد اسقدر ہونی چاہیے کہ اونسے دس اونس تک خون خارج ہوجاوے بعدہ کلومل دو گرین و افیون ربع گرین تا نصف گرین باہم ملا کر گولیان بناوین اور دو دو گھنٹہ کے بعد کھلاوین یہان تک کہ ورم رفع ہوجاوے یا اوسکا اثر منہ کے اندر ظاہر ہو مثلاً غشا ئے بلغمیہ دہن قدرے سرخ ہوجاوے یا لعاب منہ مین زیادہ پیدا ہو اسوقت ان گولیونکا استعمال ترک کردین اور جب متحقق ہوجاوے کہ غلاف دل مین پانی مجتمع ہے تو آبلہ انگیز پلاسٹر لگاوین بعدہ ادویہ مدرہ مثلاً پٹاس سیٹیاس اگر نہ

یا پٹاس نٹراس تا پانچ گرین چار چار گہنٹہ کے بعد ہمراہ آب سادہ کہلا دین تا کہ مادہ درد کے ساتہہ دفع ہو جاوے اگر درد کی شدت ہو تو اوس افیون کے علاوہ جو کلومل کے ساتہہ دین افیون سادہ بہی کہلائین تا کہ درد مین تخفیف ہو اور سادہ افیون پہلے ایک گرین کہلا دین اگر اس سے تخفیف نہو تو دو گہنٹہ کے بعد اور کہلا دین اسی طرح کہلاتے رہین تا کہ درد کو آرام ہو یا افیون کا ضرر ظاہر ہو شلاً غنیہ صغیر ہو جاوے اور بیمار کے منہ مین خشکی زیادہ ہو اسوقت اسکا استعمال ترک کردین چونکہ اس مرض مین بیمار بہت ضعیف ہو جاتا ہے اور پاخانہ کرنے کے وقت زور لگانا ممکن نہین ہوتا اسلئے چاہیئے کہ ہر روز تہوڑا سا مسہل ملین دیا کرین تا کہ براز نرم آوے اور زور کرنے کی حاجت نہ پڑے اگر مسہل کے عوض ایک دفعہ آب گرم در دغن بید انجیر کا یا کسی اور چیز کا جو طبیب مناسب تصور کرے حقنہ کر دیا کرین تو بہتر ہے اور غذا بہت ہلکی دین شلاً یخنی ماء اللحم اراروٹ آب برنج یا ماء الشعیر اور جب ظاہر مین ضعف و کمزوری بذریعہ نبض ظاہر ہو تو اسوقت کسی قسم کی شراب شلاً

برانڈی وغیرہ ایک اونس سے دو اونس تک دو دو چار چار گہنٹہ کے بعد حسب قلت و کثرت ضعف پلا دین اگر بیمار شراب سے مجتنب ہو تو بجائے شراب پوٹاس کاربناس ۵ سے ۱۰ گرین تک پانی مین حل کرکے پلا دین اور جب یہہ مرض ضعیف و کمزور آدمی کو عارض ہو تو ہر گز فصد نہ لین اور قلب کے مقابل جونکین بہی بہت کم لگائین البتہ اگر عوض حجامت بے شرط کام مین لائین تا کہ خون گوشت مین جذب ہو جائے اور ورم کی طرف کم جائے پہر کلومل ایک گرین اور افیون ربع گرین چار چار گہنٹہ کے بعد دین تا کہ اوسکا اثر منہ مین ظاہر ہو اسوقت کلومل کا استعمال ترک کردین اگر تسکین درد کے واسطے سادہ افیون دینے کی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت دین عقب قلب مین پانی بہر گیا ہو تو اوسکے جذب کرنے کے واسطے ابلکنائیز پلاسٹر لگائین اور ادرار کے واسطے دیجی ادویہ مدرہ دین جو بیماری قوی کے علاج مین لکہی گئی ہین اور حقنہ ہر روز نہ کیا کرین چونکہ یہہ بیمار ناتوان اور تقویت کا محتاج ہوتا ہے اسلئے وہ

غذا دین جو سبک اور زود ہضم مقوی
ہو مثلاً شوربا ہی لحم یا زردی بیضہ
نیمبرشت دین اور جب نبض سے ضعف
زیادہ محسوس ہو تو برانڈی شراب یا
امیونیا کا رب ناس سادہ پانی ملا کر دو دو
چار چار گھنٹے کے بعد زیادتی و کمی ضعف
کے موافق دین اگر غلاف قلب مین
پانی جمع ہو گیا ہو اور پلاستر لگانے او
مدرات دینے سے خارج نہو تو بیمار خواہ
قوی ہو یا ضعیف آلہ ٹروکار و مثقب
انیولی کے ذریعہ سے پانی نکال دین
اور اسکی ترکیب یہہ ہے کہ ضلع پنجم و ششم
کے درمیان جہان ہیئہ دلون پسلیان
استخوان قص کے ساتھہ متصل ہوتی ہین
آلہ مذکور کے دنبالہ کو بڑی احتیاط کے ساتھہ
داخل کرکے نکال لین اور دیکھین کہ پانی
خارج ہوا ہے یا نہین اگر پانی نکل آوے تو
بہتر ورنہ بار دیگر قدرے داخل کرین اسی طرح
آہستہ آہستہ داخل کرتے رہین تا کہ پانی
خارج ہو جاوے اور دل کو زخم نہ پہونچے

ورم لحم قلب

اسکو کارڈائٹس کہتے ہین اور یہہ ورم
کبھی پہلے گوشت دل مین عارض ہوتا ہے
اور یہان سے دل کے غشاؤن مین خواہ یہہ
غشا داخلی ہون یا خارجی منتہی ہوتا ہے
کبھی غشاے خارجی سے شروع ہوتا ہے
کبھی اوس غشا مین پیدا ہوتا ہے جو مثل
غشاے خارجی کے باطن قلب مین ہے
بالجملہ ورم لحم قلب تنہا نہین ہوتا بلکہ
ضرور ہے کہ اسکے ساتھہ غشاے خارجی
یا داخلی بھی متورم ہو پس اگر ورم غشاے
خارجی قلب کے ہمراہ ہو تو وہی علاج
کرین جو سابق مین مذکور ہوا اگر ورم
غشاے داخلی کے ہمراہ ہو تو وہی علاج
کرین جو ورم غشاے داخلی قلب مین
بیان کیا جائیگا

نکتہ امراض قلب و امراض ریہ بعض
امور مین باہم مشابہ ہین جس طرح
امراض ریہ مین برنکائٹس یعنی سرفہ
ہوتا ہے یہان بھی ورم غشاے اندرون
قلب ہے وہان ذات الجنب ہے تو یہان
ورم غشاے خارجی قلب ہے وہان نمونیا
ہوتا ہے یہان ورم لحم قلب ہے یہہ
تمثیل نہایت لطیف ہے۔

ورم غشاے داخلی قلب

اسکو اینڈو کارڈ ایٹس کہتے ہین یہہ ورم غشاے داخلی قلب مین اور اون اغشیہ قلبیہ مین جو منفذ گوشت قلب کے قریب ہین اور اوسکی شرائین عظیمہ مین واقع ہین اور دروازہ قلب سے موسوم ہین عارض ہوتا ہے تشریح بعد مرگ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ غشا اس مرض مین گلابی رنگ اور غلیظ ہوتا ہے اور کبھی نرم ہوتا ہے اور خون لزج جو ورم سے نکلتا ہے غشا پر محسوس ہوتا ہے لیکن ورم غشاے خارجی کی نسبت بہت کم ہوتا ہے کیونکہ یہہ مادہ یہان خون کے ہمراہ دل سے باہر جاتا ہے لیکن دروازہ قلب مادہ مذکور مجتمع رہتا ہے اور کبھی یہہ مادہ زخم کے انگور (خشک ریشہ) کی طرح مجتمع ہوتا ہے کبھی یہہ انگور غشا سے جدا ہوکر اور خون کے ساتھہ مخلوط ہوکر دماغ کی طرف جاتا ہے اور وہان جاکر شرائین مین بندش پیدا کرتا ہے بالجملہ جب یہہ مادہ اغشیہ پر جو قلب کے دروازے ہین مجتمع ہوجاتا ہے اور غشیہ غلیظ و متورم ہوجاتے ہین تو اپنے کام سے قاصر ہوجاتے ہین مثلاً یا دروازہ بند نہین کرتے یا ورم کے سبب مجتمع ہوکر باہم چسپان ہوجاتے ہین اس حالت مین دوسرے امراض قلبیہ اس سے پیدا ہوجاتے ہین مثلاً دل کا گوشت زیادہ اور غلیظ ہوجاتا ہے یا دل وسیع ہوکر رقیق و تنگ ہوجاتا ہے کیونکہ جب قلب کا دروازہ اپنے کام سے قاصر ہوجاتا ہے تو اوسوقت جبکہ دل اپنا خون بذریعہ شریان عظیمہ یہہ یا بدن کی طرف دفع کرتا ہے بسبب منفذ گوشت دل کے بند ہوجانے کے سبب تمام خون شریان کی طرف نہین جاتا بلکہ کچھہ شریان کی طرف جاتا ہے اور کچھہ گوشت دل کی طرف متصاعد ہوتا ہے اور قلب کو اوسکے دفع کرنے مین سخت مشقت اوٹھانی پڑتی ہے اور بعد اس مشقت کے جب شریان کا دروازہ بند نہین ہوتا تو یہہ خون جو شریان مین چلا گیا تہا شریان سے واپس آکر دل مین گرتا ہے اس مشقت شاقہ و ریاضت فوقی مین لحم قلب غلیظ ہوجاتا ہے جیسے کہ بدن کے اور سب عضلے مشقت مین غلیظ ہوجایا کرتے ہین اور مشقت زاید کے بعد دل ضعیف و کمزور ہوجاتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب رقیق اور زیادہ وسیع ہوجاتا ہے

اگر کمزوری پیدا ہوا ور قوت قایم رہے تو غلیظ ہو جاتا ہے اور غلظت برقایم رہتا ہے اور اس سے ریہ اور جگر کو بھی قسم قسم کے نقصان پہونچتے ہین جو آیندہ بیان کیے جائینگے اور بسبب اس مرض کا وجع المفاصل حاد ہے اور ایسی مرض ہین یہہ ورم غشاے داخلی پیدا ہوتا ہے۔

علامات

پہلے حمی وجع المفاصل ہوتا ہے اور جب یہہ مرض شروع ہوتا ہے تو بخار زیادہ ہو جاتا ہے اور بمقام دل پر درد و ثقل محسوس ہوتا ہے اور اضطراب و قلق و خفقان زیادہ ہوتا ہے اور ابتدائے مرض مین نبض سریع و قوی ہوتی ہے اور اخیر مین جبکہ دروازہ قلب کا فعل ناقص ہو جاتا ہے تو خفقان و حرکت قلب خارج مین زیادہ محسوس ہوتی ہے مگر نبض ضعیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت دروازہ قلب کے فعل کے فساد کے سبب شریان مین خون کم جاتا ہے اور ریہ مریض چت لیٹنا پسند کرتا ہے اور کروٹ پر یا کسی اور وضع پر لیٹنے مین آرام نہین پاتا اور جب دل پر آلہ مقیاس الصوت لگا کر سنین تو دھونکنی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور یہہ آواز اوس آواز کے ہمراہ پائی جاتی ہے جو حالت صحت مین دل سے خون کے خارج ہونے کے وقت آتی ہے اور یہہ شروع مرض کی علامت ہے اور یہ صوت تب تک رہتی ہے جبتک کہ دروازہ کا فعل باقی ہے یعنی بند اور کشادہ ہوتا ہے مگر فقط غشاے دروازہ قلب کے غلیظ ہو جانے سے خون بزور و شدت خارج ہوتا ہے جسکے سبب سے دھونکنی کی سی صدا پیدا ہوتی ہے اور جب غشا کا فعل ناقص ہو جاتا ہے یعنی دروازہ قلب بند نہین ہوتا تو جو آواز خفیف حالت صحت مین خون کے لوٹنے کے وقت آیا کرتی تھی (اور یہہ دروازہ کے بند ہونے اور خون کے اوسپر قرار پذیر ہونے کی آواز تھی) اوسکے ہمراہ دھونکنی کی آواز پیدا ہوتی ہے حاصل کلام یہہ کہ نقصان فعل دروازہ کے وقت ایک نئی آواز دھونکنی کی سی قلب سے قلب کی دونون طبیعی عظیم و صغیر آوازون کے ہمراہ مسموع ہوتی ہے اور یہہ دونون قلب کی طبیعی آوازین دفع و بازگشت خون کی ہین اور یہہ تازہ آواز دل

لیکر ترقوہ تک جہان آلہ لگایا جاوے سنائی دیتی ہے کیونکہ شریان عظیم مسافت دراز تک پہونچی ہوئی ہے پس اوسکے دروازہ کی آواز بہی دور تک سنی جاتی ہے برخلاف ورم غشاء خارجی کہ اوسکی آواز محل ورم تک ہی مسموع ہوتی ہے لہذا جب صدا بحد مذکور موصوف دل سے دور تر ترقوہ تک سنی جائے تو یقین کر لینا چاہیے کہ ورم غشاے اندرونی دل مین ہے اور کبھی اس ورم کی علامتین بہی ایسی خفیف ہوتی ہین کہ تشخیص مرض دشوار ہوجاتی ہے اور فی الحقیقت مرض ضرور ہوتا ہے اسلئے لازم ہے کہ جو شخص وجع الاعضا وجعی ہین جسکو تپ وجع المفاصل کہتے ہین مبتلا ہو فوراً آلہ مقیاس الصوت لگاکر اوسکے قلب کی آواز سنین اور جب ایسی آواز سنی جاے جو دہونکنی کی آواز سے مشابہ ہو اور جس سے ثابت ہو کہ ورم غشاے داخلی قلب شروع ہوگیا ہے تو فوراً اوسکے علاج مین کوشش کرین

علاج

اگر بیمار قوی ہو تو فصد لین اور دس اونس کے قریب خون نکالین اگر اس سے فایدہ نہو تو جونکین لگا دین بعدہ کلومل دو گرین ربع یا نصف گرین افیون دو دو چار چار گھنٹے کے بعد کہلائین تاکہ دہن مین سرخی پیدا ہوجاے اور ایک ڈرام مرہم سیماب کی کش ران اور بغل مین مالش کرین تاکہ جلد دہن مین سرخی پیدا ہوجاوے اس سے ورم غشاے قلب دفع ہوجائیگا اور اس مریض کو غذا کم دین جبتک کہ ورم کم ہو۔ بعدہ انجذاب مادہ ورم کے واسطے آیوڈائیڈ پٹاس ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک پلائین اور سرپ فیرس آیوڈائیڈ یا آب آہن ہمراہ آب پلا دین اور بیمار کو اور اوسکے وارثون کو ہدایت کر دین کہ آرام و راحت مین خلل نہ آنے دین اور ایسی خبر بیمار کو نہ سنا وین جو موجب فرط خوشی یا رنج ہو اگر بیمار کمزور ہو تو فصد نہ لین بلکہ اوسکے عوض حجامت بے شرط پر اکتفا کرین اور دوسرے علاج ادویہ وزن کم کرکے موافق برداشت علیل بدستور جاری رکہین اور قوی و ضعیف دونون مریضون کو دفع مرض و حصول قوت تک حقنہ کا التزام رکہین تاکہ پاخانہ نرم و بآسانی آتا رہے

آتا ہے اور رفتہ ایسی ورم جو علاج نہ پیدا
کرے ورنہ معدہ اور پردہ شکم مزاحمت
کرکے اذیت پہونچا ئینگے

زیادہ شدن گوشت قلب

اسکو انگریزی میں ہائی پر ٹرفی کہتے ہیں
چونکہ دل بھی عضلات بدن میں سے ایک
عضلہ ہے جس طرح بدن کے دوسرے عضلے
کثرت ریاضت سے عظیم وغلیظ ہوجاتے
ہیں دل بھی کثرت مشقت وریاضت سے
عظیم وغلیظ ہوجاتا ہے چونکہ مشقت وریاضت
کا تعلق خون کے ساتھ ہے جو بطنین سے خارج
ہوتا ہے لہذا زیادتی مقدار بھی لحم ہر دو بطن
سے متعلق ہے اذنین القلب کے گوشت میں
زیادتی عارض نہیں ہوتی۔ نیز چونکہ بطن
ایسر میں مشقت وریاضت زیادہ ہے کیونکہ اس
طرف سے دل خون کو بڑے زور وقوت کے
ساتھ بدن میں بھیجتا ہے لہذا اوسکا گوشت
بطن ایمن کی نسبت مرض کی حالت میں
زیادہ عظیم وغلیظ ہوجاتا ہے۔ بالجملہ یہہ زیادتی
مقدار کبھی مختص بلحم قلب ہوتی ہے اور جوف
بطون کی مقدار ہیئت طبعی پر رہتی ہے اور
کبھی زیادتی مقدار لحم کے ساتھ جوف بطون
کی وسعت بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ تشریح
کے بعد دل کا وزن کرنے سے ثابت ہوا
ہے کہ شخص معتدل القامت فی المقدار کا
دل آٹھ سے دس اونس تک وزن میں
ہوتا ہے اگر بہت قوی ہو تو بارہ اونس
تک پہونچ جاتا ہے شخص اوسط یا ضعیف
کا قلب اگر وزن میں اس سے زیادہ نکلے
توجان لینا چاہیے کہ مقدار قلب زیادہ
ہوگئی ہے اور یہی مرض ہے اگر اس سے
کم مقدار نکلے توجان لینا چاہیے کہ گوشت
دل کی مقدار اپنی طبیعی نسبت سے کم ہوگئی
ہے اور یہہ بھی ایک مرض ہے جسکا نام
اٹرفی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ عورتوں کا
دل مردوں کی نسبت صغیر ہوتا ہے مثلاً
ایک مرد اور ایک عورت جو قد و قامت
میں برابر ہوں تشریح کے بعد ہر ایک کا
دل اگر وزن کیا جائے تو عورت کا دل
قلیل المقدار وقلیل الوزن ہوگا اسی
طرح وہ دل کم سن نابالغ کا دل مرد
جوان کی نسبت صغیر وقلیل الوزن ہوگا
یہہ بھی جاننا چاہیے کہ تشریح قلب میں جو
لکھا گیا ہے کہ گوشت بطن ایسر بطن ایمن
کی نسبت زیادہ غلیظ ہے تو اس زیادتی غلظ

کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اس زیادتی کی مقدار تقریباً ضعف یعنی دو چند ہے پس جب اس طبیعی نسبت سے زیادہ فرق پایا جاوے تو جان لینا چاہیئے کہ یہہ مرض ہے۔ شناخت مقدار کا دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ تشریح مین ثابت ہو چکا ہے کہ شخص اوسط فے المقدار کا دل بقدر مٹھی کے ہوتا ہے پس اگر اس مقدار سے زیادہ پایا جاوے تو اسکو زیادتی مقدار حجم قلب تصور کرنا چاہیئے اور جب تشریح مین دل کو چیر کر دیکھین تو بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ مقدار گوشت قلب زیادہ ہو گیا ہے یا بطون ہی وسیع ہو گئے ہین پس اگر تنہا لحم مین زیادتی پائی جاوے تو صرف زیادتی لحم قلب ہوگا۔ اگر وسعت بطون زیادہ پائی جاوے تو وسعت بطون کی زیادتی ہوگی اگر دونون زیادہ پائے جاوین تو دونون کی زیادتی سمجھنی چاہیئے۔

اسباب

سبب اس مرض کا وہی ہے جو قلب سے خون کے بسہولت جاری ہونے کا مانع ہے اور یہہ مانع کبھی مرض دروازہ قلب ہوتا ہے جیسا کہ فصل سابق مین گزر چکا ہے اور

یہہ حالت کبھی مرض شریان عظیم سے پیدا ہوتی ہے جبکہ یہہ مثل استخوان کی سخت ہو جاتی ہے کیونکہ جب شریان تحریک قلب سے کشادہ نہین ہوتی اور خون جو دفع قلبی سے اوسمین آتا ہے تو شریان اسکے واسطے وسیع نہین ہوتی اور خون کو جریان و دخول کے واسطے جگہ نہین دیتی پس خون جریان سے باز رہکر دل مین بند رہتا ہے چنانچہ جسوقت دروازہ قلب مین ورم حادث ہوتا ہے تو اوسکے سبب سے خون دل مین مجتمع ہو جاتا ہے اور بدن کی طرف نہین جاتا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شریان مین کسی جگہ بسبب کسی ورم کے ورم و زیادتی وسعت پیدا ہو کر خون کثیر مجتمع ہو جاتا ہے اور جریان خون کا رستہ تنگ کر دیتا ہے اور اوس سے خون جریان سے باز رہکر دل مین مجتمع رہتا ہے کبھی یہہ حالت خون کے خاص مرض سے عارض ہوتی ہے جبکہ خون زیادہ رقیق ہو جاتا ہے اور دفع و تحریک قلبی کے اثر کو قبول نہین کرتا یا زیادہ غلیظ ہو جاتا ہے اور اپنی غلظت کے سبب تحریک قلبی کو قبول نہین کرتا کبھی گردہ کی بیماری سے یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے

علامات

جب صدا قلب زیادہ ہو جاتی ہے تو حرکت قلب زیادہ نمایان ہوتی ہے اور جب بیمار کے سینہ پر محل قلب پر ہاتھ رکھکر احساس کرین اور ہاتھ کے نیچے دل کی مقدار اوس نسبت سے زیادہ پاین جو طبیعی طور پر شخص مذکور کے لائق ہے تو یقین جان لینا چاہئے کہ حجم قلب زیادہ ہو گیا ہے اور اسمرض مین خفقان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم مگر لازمی ہوتا ہے اور بیمار اپنے سینہ مین قلب کے مقابل کلفت محسوس کرتا ہے اور تنفس مین حرکت نفس سریع و صغیر یا عسیر ہوتی ہے کیونکہ جب دل بسبب زیادتی مقدار خود خون کو بزور قوت دفع کرتا ہے اس سبب سے خون کثیر ریہ کی طرف جاتا ہے اور جسقدر خون ریہ مین زیادہ جاتا ہے اوسیقدر ریہ چاہتا ہے کہ زیادہ ہو کھینچکر خون کو جلد صاف کرے تاکہ پھر خون دل مین جاوے اور ریہ اوس سے خالی ہو جاوے کبھی سرفہ بھی اسمرض مین عارض ہو جاتا ہے اسلئے کہ ریہ مین خون زیادہ جاتا ہے جس سے وہ بنادی ہو جاتا ہے اور صداع و ضربان شرائین صدغین زیادہ ہوتا ہے اور دوران سر عارض ہوتا ہے اور بیمار کے چہرہ پر سرخی ظاہر ہو جاتی ہے اور یہ چار دن علامتین اس مرض کے آخر مین اوسوقت پائی جاتی ہین جب کہ مرض غلیظ خون سے عارض ہوتا ہے اور اس حالت مین نبض زیادہ قوی غلیظ ہوتی ہے اور جب یہ مرض خون رقیق و سفید سے عارض ہوتا ہے تو اوسوقت نبض ضعیف و صغیر ہوتی ہے اور جب تنگی رباط قلب سے ہو تو نبض دقیق مگر قوی ہوتی ہے اور جب دائرہ شریان کے کھلا رہنے سے ہو یعنی اوسکے اغشیہ باہم ملصق ہو جاتے ہین اور بند ہون جس سے خون جو شریان مین جا چکا ہے قلب مین واپس آ جاوے تو اوسوقت نبض مطرقی ہوتی ہے اور جب انگلی لگا کر قلب کی آواز سنین تو غلیظ و عمیق صدا آتی ہے اسلئے کہ گوشت قلب کی مقدار بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور یہ آواز صاف نہین ہوتی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کسی کنبل کے ٹکڑے یا کسی پردہ مین لپٹا ہوا ہے اس وجہ سے آواز صاف آیا کرتی ہی نہین آتی۔

کبھی یہہ مرض فی الواقع موجود ہوتا ہے لیکن خفقان اوسکے ساتھہ کم ہوتا ہے چنانچہ اہل ہند مین اکثر ایسا ہی مشاہدہ کیا جاتا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ انکی غذا اکثر ایسی ہوتی ہے جس سے گرم و قوی خون کمتر پیدا ہوتا ہے برخلاف انگلستان و ایران کے باشندون کے کہ اونکو اس مرض مین خفقان زیادہ ہوتا ہے

علاج

اس مرض کا عام علاج یہہ ہے کہ مریض کو آرام مین رکھین اور ہر ایسی چیز سے حرکت زیادہ ہو مثلاً حرکات بدنیہ و جماع و حرکات نفسانیہ یعنی غم و خوشی اوس سے باز رکھین گاڑی یا فٹن کی سواری ایسے مریض کے لئے بہتر ہے اور جو کام اوسکے مرغوب طبع ہو لیکن شورش فرح سے مفرط نہو اوسمین مشغول رکھین مثلاً کسی کو تماشا رقص و سرود خوش آتا ہے کوئی سیر باغ و بوستان و معاینہ گل و ریحان سے خوش ہوتا ہے یہی سامان اوسکے لئے مہیا کرنا چاہئے اور دل کی حرکت کم کرنے کے واسطے ڈجی ٹیلس بطور سفوف یا آب مطبوخ یا اوسکا ٹنکچر پلاوین اور ایکسٹراکٹ بلاڈونا جہت یا کاغذ پر لگا کر مقام دل پر چسپان کرین

اور جبتک دل کی حرکت کم نہو چسپان رہنے دین اور ہر روز ایسا مسہل ملین دیا کرین کہ ایک دو دفعہ اجابت ہوجایا کرے اور قبض نہونے دے

علاج خاص یہہ ہے کہ سبب کا خاص علاج کرین مثلاً اگر غلظ خون سے ہو تو اوسکی ترقیق کی طرف توجہ کرین اسکی تدبیر یہہ ہے کہ پہلے مسہل دین اور بہترین مسہلات میگنیشیا سلفاس ہے کہ اسکا چار ڈرام ہمراہ مطبوخ برگ سنا کی ہشتم حصہ گرین ٹارٹر امیٹیک کہلا دین تاکہ تھوڑے غثیان ہو لیکن قے نہ آوے کیونکہ اس مرض مین قے آنے سے کسی طرح کی مضرت متصور نہین اور غثیان ہونے سے خاص فایدہ مطلوب ہے کہ یہہ کمزوری پیدا کرتا ہے اور یہہ مسہل ہر روز یا ایک روز کا وقفہ دیکر حسب ضرورت دیا کرین اور غذا کم دین کیونکہ تقلیل دم مطلوب ہے بس جو غذا دین ایسی ہونی چاہئے جو خون کم پیدا کرے چنانچہ دال مونگ کی کھچڑی و شوربا دین اور غذا مین مصالحہ حارہ نہ دین کہ خون مین گرمی پیدا کرتا ہے۔ اگر مرض

ارقت و سفیدی خون سے ہو تو تدابیر
مغلظ دم عمل مین لاوین چنانچہ اغذیہ جیدہ
مولد الدم مثلاً روٹی گوشت شوربا دودھ
زردہ بیضہ نیمبرشت بقدر ہضم دین اور
آب آہن پلاوین اور ادویہ جو معین ہضم غذا
ہون مثلاً ایسڈ سیوراتک ڈائیلوٹ یا
نائٹرو سیورا تک ایسڈ ڈائیلوٹ د آب قسیب
الذریرہ د آب مطبوخ برگ چرائتہ (عربی
حنظیانہ) مثل چاے کی پلاوین اور اگر
تبض ہو تو قبل پانی کپہونڈ دس گرین دین
تاکہ اجابت بسہولت ہو۔

ڈلاٹیشن

یعنی دل کا وسیع ہونا اور دیوارین قلب کا
رقیق ہونا کبھی بطون اربعہ دل یعنی بطین
ایمن و بطین ایسر خاص دل اور دو بطین گوشہ
دل وسیع ہو جاتے ہین اور اونکی کبھی
دیوارین تنک و رقیق ہو جاتی ہین لیکن
اکثر یہہ ہے کہ خاص دل کے بطین ایمن و ایسر
وسیع ہو جاتے ہین اسکا سبب یہی ہے
جو سقدار گوشت دل کی زیادتی کا سبب ہے
یعنی کثرت مشقت و ریاضت لیکن جب خون
کے چلنیکا راستہ دروازہ دل کے نقصان

کے سبب بند ہو جاتا ہے اور دل کو اپنا
خون خارج کرنے مین زیادہ مشقت و زحمت
اوٹھانی پڑتی ہے تو بیمار اگر قوی ہے اوسکو
مرض زیادتی گوشت دل عارض ہو جاتا
ہے اگر ضعیف ہے تو کثرت مشقت سے
دل کا گوشت ضعیف ہو جاتا ہے اور جب
گوشت دل ضعیف ہو جاتا ہے تو بطون
قلب وسیع ہو جاتے ہین اور اوسکی دیوارین
رقیق و تنک ہو جاتی ہین مرض ضیق
بھی جسکو استھما کہتے ہین بطین گوش ایمن
او بطین ایمن خاص دل وسیع اور اوسکی
دیوارین رقیق ہو جاتی ہین اور جب دل
کا گوشت چربی بنجاتا ہے تب بھی بطون
دل وسیع ہو جاتے ہین اور یہہ سبب اکثر
الوجود ہے اور یہہ قسم زیادہ تر ردی ہے اور
اکثر بوڑھون کو عارض ہوتا ہے۔

علامات

جب بیمار رفتہ رفتہ سے مشقت کرتا ہے تو خفقان
و دوران سر و ثقل ہو جاتا ہے اور نبض رقیق
و ضعیف ہوتی ہے اور اکثر دونون پاؤن پر
ورم ہو جاتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ
چونکہ مرض کے بعد خون بطین ایمن مین
زیادہ مجتمع رہتا ہے اس سبب سے جو خون

جگر وہعاوقد بیٹن سے دل مین جایا کرتا تھا کم جاتا ہے اوران اعضا مین زیادہ مجتمع رہتا ہے اسوجہ سے یہہ جملہ اعضا متورم وزاید المقدار ہوجاتے ہین لیکن چونکہ پانون جانب اسفل مین واقع ہین لہذا ورم کا ظہور اونمین جلد تر اور سب کے پہلے ہوتا ہے اسی طرح مریض کے چہرہ پر اور آنکھون کے گرد تہیج محسوس ہوتا ہے کیونکہ خون بہر د چہرے کم نیچے آتا ہے اور مریض کے ہونٹ مایل بہ نیلاہٹ ہوتے ہین کیونکہ خون اس جگہ مجتمع رہنے سے سیاہ ہوجاتا ہے اور ورید جو گردن مین ہر دو جانب مین دیبار ہے خون سے پر رہتی ہے اور شریان برگاوی کی حرکت ترقوہ کی اوپر زیادہ محسوس ہوتی ہے اور حرکت قلب جو خارج صدر سے محسوس ہوتی ہے تو اہنین ہوتی لیکن مرض زیادتی مقدار لحم قلب کی صرح عرض سافنہ مین زیادہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ چونکہ زیادہ وسیع ہوگئے ہین پس تقبیہ زیادتی و سست زیادہ محسوس ہوتی ہے اور دل کی آواز غلیظا لیکن صاف ہوتی ہے اسلئے کہ اوسکی دیوارین رقیق ہین بخلاف زیادتی مقدار لحم کہ اوسمین گوشت قلب غلیظ ہوتا ہے اسوجہ سے دل کی آواز صاف نہین ہوتی۔

علاج

اسمرض کا عام علاج یہہ ہے کہ مریض کو آرام مین رکھین اور اونسے امور جو زیادہ خوشی یا غم پیدا کرنے والے ہین اور جملہ حرکات بدنیہ ونفسانیہ اور جماع اور سیڑہیان چڑہنے غرض ہر ایک چیز سے جو قلب کی حرکت زیادہ کرے باز رکھین اور غذا صالح خفیف جو سوالد ریاح نہو کہلادین کیونکہ اسمرض مین معدہ کے اندر ریاح پیدا ہونے سے اذیت ہوتی ہے اور آب آہن یا شربت فیرسی آیوڈائڈ پلانے سے دل کو تقویت دین اور جب چہرہ وشکم واطراف پر ورم ظاہر ہو تو مدرات دین تاکہ مائیت کم ہو اور مدرات دینے سے پہلے ایسی ادویات سے مسہل دین جو اخراج مائیت زیادہ رقیق کرین اور بہترین مسہلات اسوقت یہہ ہے کہ سفوف اسکامنی و سفوف جلیپا ہر ایک سات گرین زنجبیل و کالوبل ہر ایک تین گرین سب کو ملا کر یکبارگی

کہلادین اور یہی نسخہ ایک ایک وزکا وقفہ دیکر تین دفعہ پلائین اور ایام خالی مین اوراوسکے بعد نٹراس پٹاس و پٹاس ایسیٹاس ہر ایک پانچ گرین اور پٹاس بائی ٹارٹراس بیس گرین باہم ملاکر یا علیحدہ علیحدہ پانی ملاکر پلائین اور گہی مین سوار کرکے ہوا خوری کرائین اور بیمار کو صاف ہوادار مکان مین رکہین

قلت مقدار دل

اسکو عربی مین صغر القلب اور انگریزی مین اٹرفی کہتے ہین اگر تشریح دل مین اسمرض کو دیکہا جائے تو سواے صغر مقدار کے اور کوئی مرض نہین پایا جاتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بچہ کا دل جوان کے سینہ مین رکہدیا ہے اور یہہ مرض اکثر فاقہ کشی یا کم کہانے سے یا ردی غذا کہانے سے یا افیون زیادہ کہانے سے پیدا ہوتا ہے اور یقینی امر یہہ ہے کہ اسمرض مین بیمار کے بدن مین خون کم پیدا ہوتا ہے اور قلت خون سے دل صغیر ہو جاتا ہے

علامات

انگلی سے ٹہونک کر دل کی آواز سنین تو آواز صاف ریہ سے آتی ہے لیکن دل سے آواز نہین آتی کیونکہ صغر قلب کی وجہ سے ریہ دل کے اوپر آجاتا ہے اور ریہ پر صدر کی پسلیان ہوتی ہین اور دل دونون کے نیچے چلا جاتا ہے اسوجہ سے دل کی آواز نہین آتی اسی طرح دل کی حرکت خارج صدر سے محسوس نہین ہوتی اگر قلب کے مقابل سینہ پر ہاتہ رکہکر احساس کرین تو بہی حرکت قلب محسوس نہین ہوتی اگر آلہ مقیاس الصوت لگا کر دل کی آواز سنین تو بہی سنائی نہین دیتی یا کمتر محسوس ہوتی ہے اور جب نبض کو دیکہین تو بہت ضعیف و صغیر ہوتی ہے گویا کہ نا محسوس ہے

علاج

اسکا خاص علاج سواے اسکے کوئی نہین کہ خون کے زیادہ پیدا کرنے کی تدبیر کرین اور وہ یہہ ہے کہ اچہی غذا کہلائین صاف اور تازہ ہوا مین رکہین آب آہن پلائین اگر زیادہ افیون کہانے سے ہو تو رفتہ رفتہ اسکو ترک کرین

صلابت و غلظت غشیہ غلاف قلب

اسکولاٹش زبان مین مارٹیس والف کارڈس اور انگریزی مین ٹیڈیز آف ہارٹھ والف کہتے ہین یعنی دروازہ ہای قلب کا مرتفع و متغیر ہونا۔

اسباب

ایک سبب وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین یعنی جب غشاے داخلی قلب متورم ہو جاتا ہے تو یہہ اغشیہ یا زدہ گانہ بھی متورم ہو جاتے ہین جس سے یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرا سبب اسکا محدث ہی جوانی اور شباب ہے کیونکہ وجع المفاصل یعنی ورم اغشیہ جو ہمراہ اسکے ہوتا ہے خاص سن جوانی مین عارض ہوتا ہے۔ اگرچہ یہہ مرض سن پیری مین بھی عارض ہوتا ہے لیکن اسوقت سوزش و ورم اسکے ساتھ نہین ہوتا بلکہ اچھی غذا کے نہ پہونچنے سے یہہ اغشیہ غضروف کی طرح سخت و غلیظ ہو جاتے ہین اور کبھی انہین ہڈی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی زمانہ شیخوخیت مین یہہ غشا خشک ہو کر سخت و غلیظ ہو جاتے ہین جیسا کہ سبز پتا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے یا بوڑھون کے بدن کی جلد سخت و درشت اور غلیظ ہو جاتی ہے اور یہہ غشا کا مرض کبھی ہر دو شریان عظیم مین جو بطون دل سے نکلتی ہین اور ہر دو بطن کو شامل دل مین عارض ہوتا ہے مگر اکثر بطن چپ کہ صرف بطن ایسر یا بطن ایمن مین ہوتا ہے اور کبھی فقط شریان عظیم کے دروازہ مین ہوتا ہے۔ اس مرض غشا کی تفصیل یہہ ہے کہ کبھی یہہ غشا فقط غلیظ ہو کر خون کی روانگی کے وقت مزاحمت کرتا ہے لیکن جب دل قوی ہو اور دل مین خون کے مجتمع ہو جانے سے قلب مین زیادتی حجم قلب پیدا ہو جاوے اور اسکے سبب سے قوت دافعہ قلب قوی ہو جاوے تو خون کو اپنی قوت و زور سے رگون اور بدن کی طرف دفع کرتا ہے لیکن جب یہہ اغشیہ باہم ایک دوسرے سے چسپان ہو جاوین تو اسوقت دل کو اذیت و تکلیف زیادہ لاحق ہوتی ہے اور دل مین وہ خون زیادہ مجتمع ہو جاتا ہے جو خارج ہونے سے باز رہ گیا ہے اور اس زیادتی سے خفقان و دیگر عوارض جو مرض عظم دل مین لکھے گئے ہین موجود ہو جاتے ہین اور سبب یہہ غشا غضروف

بہ شریان ہو جاتا ہے تو غشی زیادہ رہتی
ہوتی ہے اور بطون دل وسیع ہو جاتے
ہین کیونکہ اسوقت جو خون دل سے ریہ
کی طرف یا بدن کے بالائی حصہ کیطرف
جاتا ہے دل مین لوٹ آتا ہے پس اگر
بطن ایمن مین ہو تو خون ریہ مین کمتر
جاتا ہے اور گوش ایمن مین زیادہ مجتمع
ہوتا ہے اور گوش دل زیادہ وسیع ہوجاتا
ہے اور جو خون کہ جگر سے دل مین جاتا ہے
اون ورید ون مین مجتمع رہتا ہے جو خون
کو جگر سے دل مین پہونچاتی ہین اور اس
سے شکم و اطراف مین تہبج و ورم ظاہر
ہو جاتا ہے اس صورت مین تضرر قلب
کے ساتھہ جگر بہی متضرر ہو جاتا ہے اور
جب بطن الیسر مین ہو تو خون بدن کی
طرف کم جاتا ہے اور شریان سے واپس
آکر گوش الیسر مین مجتمع ہو جاتا ہے اور
یہہ گوش وسیع ہو جاتا ہے اور عروق سے
اور ورید مین جو خون کو دل کی طرف یہ
لاتی تہین ممتلی رہتی ہین اور بطن ایمن
بہی ممتلی رہتا ہے اس صورت مین تضرر
قلب کے ساتھہ ریہ بہی متضرر ہو جاتا ہے
کبہی کبہی اس خاص صورت مین اجتماع
خون سے ریہ کے متضرر ہونے کو سبب
نفث الدم بہی عارض ہو جاتا ہے

علامات

اسمرض مین بہی ابتدا مین علامات بہت
خفی ہوتی ہین کہ اون سے تشخیص مرض
دشوار ہو جاتی ہے اور جب یہہ مرض
وجع المفاصل کے سبب پیدا ہوا ہو تو
ظہور مرض سے پیشتر وجع المفاصل کی
علامات موجود ہوتی ہین اور تشخیص
مین کوئی دشواری پیش نہین آتی لیکن
جب مرض کے اسباب دیگر ہون تو
البتہ تشخیص مین دشواری پیش آتی ہے
بالجملہ اسمرض کے ابتدا مین کبہی مقام
دل پر درد خفیف محسوس ہوتا ہے اور
نیز مفصل عضد مین اور بازو پر اسی
جانب مین جہان کہ عصب کلان اور کہر
خنصر و بنصر تک پہونچا ہے یہہ درد
محسوس ہوتا ہے لیکن کبہی مفصل مرفق
تک پہونچ کر رک جاتا ہے اور کبہی مفصل
دست تک جاتا ہے اور کبہی ہر دو طرف
خنصر اور طرف انسی بنصر تک پہونچتا ہے
کیونکہ عصب مذکور یہان تک پہونچتا
ہے پس جہان تک کہ عصب پہونچا ہے

اوسکی اذیت کے وقت درد بھی وہین تک محسوس ہوتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہہ درد کبھی بدہضمی معدہ مین بھی پایا جاتا ہے لہذا جب یہہ درد پایا جاوے تو دل کی آواز سنکر دونون مین تفرقہ کرے اگر دل کی آواز بدستور صحت ہو تو جانے مین کہ علامات درد معدی سے ہے اگر دل کی آواز مین حالت صحت سے انحراف پایا جاوے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین تو یقین کر لینا چاہیے کہ مرض قلبی ہے ایضاً اس مرض کی علامتون مین سے یہہ بھی ہے کہ بیمار ادنیٰ تعب و مشقت سے خفقان مین مبتلا ہو جاتا ہے اور تنفس مین سرعت و صغر و تواتر پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ مرض ریہ مین پایا جاتا ہے یا جیسا کوئی دوڑتا ہے تو اوسکے تنفس مین سرعت و صغر پیدا ہو جاتا ہے اور تنفس مین فساد و تغیر پیدا ہونے کا سبب یہہ ہے کہ دل اپنے کام مین جو خون کا دفع کرنا ہے جلد ہی کرتا ہے اور اس حالت مین کبھی خون نفث کی ہمراہ خارج ہوتا ہے اسلئے کہ جب گوشت ایسر قلب خون سے خالی نہین ہوتا ہے تو اوسکے اور

بطن ایسر کے درمیان جو رستہ ہے وہ تنگ ہو جاتا ہے پس وہ اوس خون کو قبول نہین کرتا جو ریہ سے اوسکی طرف آتا ہے اور وہ خون ریہ مین واپس چلا جاتا ہے اور دل اپنے زور و قوت کی ساتھ خون کو ریہ کی طرف بھیجتا ہے اور ریہ خون سے ممتلی رہتا ہے اور ہوا کو بڑے زور سے کھینچتا ہے اس زور و قوت سے اسکا غشاء بلغمیہ پھٹ جاتا ہے اور اسوجہ سے خون ہمراہ نفث خارج ہوتا ہے اور خون خارج ہونے سے یہہ کو فی الجملہ راحت و خفت حاصل ہو جاتی ہے انجان طبیب اسکو مرض سل جانتا ہے لیکن اصل مین یہہ نفث الدم مرض قلبی کے سبب سے ہے اسی طرح سوء تنفس بھی قلب کے سبب سے ہے۔ اور جب دونو بطن ایمن قلب مین فساد مذکور عارض ہوا اور اوس سے معدہ و جگر و امعا و اطراف مین خون مجتمع ہو تو گاہ گاہ معدہ سے بھی قے کے ہمراہ خون دفع ہوتا ہے اور جب دروازہ قلب کے فساد کی سبب زیادتی مقدار گوشت دل یا وسعت بطون دل بمرض مین عارض ہو تو

اور بیمار کی نبض بھی ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ دونون مذکورہ بیماریون مین بیان ہوا
علاج جبتک کہ زیادتی مقدار قلب یا وسعت بطون قلب پیدا ہوا اسکا علاج یہی
کہ بیمار کو آرام و راحت مین رکھین اور محنت و مشقت سے باز رکھین تاکہ دل غلیظ و وسیع
ہو جانے اور جو امر کہ موجب زیادتی حرکت قلب ہے مثلاً فکر و غم وغیرہ اوس سے بیمار کو باز رکھین
باقی علاج وہی ہے جو زیادتی مقدار قلب و وسعت بطون قلب مین لکھا گیا ہے۔

تولد شحم در قلب

یہہ دو قسم ہے ایک یہہ کہ غشائے قلب پر شحم کثیر پیدا ہو جیسے کہ تمام بدن مین ہوتی ہے کبھی
عضلات کے اوپر زیادہ پیدا ہو جاتی ہے دوسرے شحم قلب خود شحم و چربی ہو جائے اور اصل مرض
یہی ہے جسکا ہم بیان کرنا چاہتے ہین قسم اول کا سبب تمام بدن مین مادہ شحمیہ کا زیادہ پیدا ہونا ہی
اس مادہ سے دل پر بھی چربی پیدا ہو جاتی ہے اور اسکا ضرر اسی قدر ہے کہ حرکت قلب کو روکتی
ہے جس سے ضعف و خفقان لاحق ہو جاتا ہے اور شحم قلبی سے بیمار کو مشقت کرنا اور نیچے
سے اوپر جانا دشوار ہوتا ہے **علامات** اسکی علامت یہہ ہے کہ نبض ضعیف ہوتی ہو اور
دوران سر عارض ہو جاتا ہے دوران سر کا سبب یہہ ہے کہ خون دماغ مین کم جاتا ہے جس سے
دماغ ضعیف ہو جاتا ہے نیز جب دل کی آواز سنین تو ضعیف مسموع ہوتی ہے اور جب تمام
دل پر انگلی لگا کر تو جسم صوت کی آواز زیادہ مسافت مین سنائی دیتی ہے جیسی کہ زیادتی
مقدار حجم قلب مین سنائی دیتی ہے کیونکہ چربی کے زیادہ ہو جانے سے دل کی مقدار بھی زیادہ
ہو جاتی ہے اسوجہ سے دل جسقدر مسافت و مقدار مین زیادہ ہو جاتا ہے اسیقدر زیادہ
مسافت مین اسکی آواز سنائی دیتی ہے **علاج** جبتک کہ چربی دل پر زیادہ ہو مشقت اور
دوڑنے بھاگنے اور نیچے سے اوپر کو جانے مین احتیاط کرین کہ اس سے تکلیف زیادہ ہوتی ہی
اور طبیعت لین رکھین کہ قبض سے بھی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ایسی تدبیر کرین کہ آئندہ چربی
پیدا نہو اور جو دل اور معدہ وغیرہ پر پیدا ہو چکی ہے آہستہ آہستہ ہر طرف منجذب ہو جائے
اس مطلب کے واسطے جس امر کی پہلے ضرورت ہے وہ یہہ ہے کہ شحم افزا اغذیہ سے جیسے کہ اقسام
شیرینی۔ روغن زرد و سیاہ و چربی و گوشت اور نشاستہ دار اشیا جیسی کہ چاول آلو۔ اروی بار...
ساگودانہ۔ نشاستہ اور آلو وغیرہ مین اجتناب کرین اور اقسام ترش سے بھی پرہیز کرین اور گوشت
جو چربی سے خالی ہو اور ترشی لیمو گیہون کی روٹی اور تمر ہندی اور دال ماش اور دال ارہر بغیر

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب
میونسپل قصبات کی پیدایش و اموات

۱۴ اپریل ۱۸۹۷ء - ۴۲ بڑے میونسپل قصبات میں ۸۲۷ پیدایش (۴۳۶ لڑکے ۳۹۱ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے ۸۷۴ اموات (۴۵۵ مرد ۴۱۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے -

۲۱ اپریل ۴۲ بڑے میونسپل قصبات ۷۲۷ پیدایش (۳۸۰ لڑکے ۳۴۷ لڑکیان) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے ۸۳۷ اموات (۴۱۵ مرد ۴۲۲ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے

۵ مئی ۴۲ بڑے میونسپل قصبات مین ۸۵۹ پیدایش (۴۶۸ لڑکے ۳۹۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے ۹۰۹ اموات (۴۹۰ مرد ۴۱۹ عورتین) درج رجسٹر ہوئین جنکی اوسط حساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے -

نظام القواعد

مؤلفہ حکیم نظام الدین صاحب مدرس مدرسہ تحصیلی نگینہ ضلع بجنور

یہہ رسالہ صرف نحو کے بیان مین ہے اور فارسی زبان کے متعلق ہے اس فن مین ہزارون تصانیف لکھی جاچکی ہین جو ایک سے ایک بہتر ہین ہر ایک وجہ سے رشتہ تعلیم نے جو بان فارسی کی تعلیم کیلئے صرف نحو کی کتابین داخل کین اور یہہ اکثر کسی کمیٹی کی تصنیف ہین یا مبصرون کی کمیٹی کی منظور کی شایع ہوئی ہین اسمین شک نہین کہ اپنے اپنے زمانہ مین سب عمدہ ہین نظام القواعد مین بھی سب خوبیان موجود ہین دوسری خوبیون کے علاوہ ایک بہت بڑی خوبی یہہ ہیکہ ہر ایک مسئلہ کی وضاحت بہلیت آسان لفظون مین کی گئی ہے فارسی نہین جو فارس کے بڑے بڑے شہرون مین بولی جاتی ہے یا کتابون مین مروج ہے لغات عربیہ زیادہ مستعمل ہین جو علم او غیر عرب مین جاری ہوتا ہے یا اہل مدرس او سمین تصرف کرتے ہین بلکہ ضروری کسی اسمین کیا گیا ہے سہولت حفظ کرانے اکثر مسایل نظم مین لکھے گئے ہین یہہ نظم بہت شستہ اور صاف ہے قیمت نظام القواعد کی چار آنہ ہے اور مصنف صاحب سے مل سکتی ہے -

ہو جاتا ہے اور اسکے داخل کرنے سے تشخیص
مرض و علاج مین سہولت ہو جاتی ہے۔
پس آلہ مذکور کے ذریعہ سے فم رحم پر دو تین جونکین
لگا دین لیکن یہہ تدبیر اوس وقت جایز ہے کہ
درد بہت شدید ہو۔ اور جب ضربان زیادہ ہو
تو عانہ پر رحم کے مقابل جہان صلابت محسوس
ہو جونکین لگا دین۔ اگر طبع قبض ہو تو مسہل
بارد مثلاً میگنیشیا سلفاس دین۔ اگر خود
اسہال موجود ہون اور پیچش زیادہ ہو تو تخمیناً
ایک سیر گرم پانی کی پچکاری کرین اگر اس تدبیر سے
خفت ہو تو دو تین روز برابر یہی تدبیر عمل مین
لائین اور مریضہ کو بہت سبک غذا مثلاً صرف
شیر گاؤ یا بیخ یخنہ و شیر دین لیکن اسکے بعد تخم دینا
ناجایز ہے۔ سرد پانی پلا دین برف کے ٹکڑے
کہلا دین خصوصاً جبکہ قے و تہوع غالب ہو
غلبہ قے و تہوع کی حالت مین محل معدہ پر رائی
کا پلسٹر لگائین اور دس بارہ منٹ تک لگا رہنے
دین اگر اس سے قے بند نہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ
ڈایلوٹ دو تین قطرہ سادہ سرد پانی ملا کر دو تین
دفعہ پلائین اور دیگر ادویہ دافعہ و مانعہ قے استعمال
مین لائین اگر پیچش و اذیت معاء مستقیم زیادہ
ہو تو افیون خالص ایک گرین و اکسٹراکٹ بلاڈونا
نصف گرین بکری کی چربی مین ملا کر شیاف
طویل بنائین اور مقعد مین رکہین نوع دیگر
لائیکر مارفیا ۲۰ قطرہ۔ ٹنکچر بلاڈونا ۱۰ قطرہ بارارڈ
بقدر ضرورت سب کو دو اونس پانی مین حل کر کے
بذریعہ زراقہ معا مین پہونچائین۔ اگر تشنج رحم
کے سبب اذیت زیادہ ہو تو افیون خالص دو گرین
اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک گرین روغن کوکو
۲۰ گرین سے تا تیمرام۔ سب کو خوب آمیز کرکے
کاغذی غلاف مین ڈالکر قلم نما بنا لین اور
فم رحم مین رکہین۔ اگر بعد صحت صلابت و
سختی باقی رہے تو آیوڈائڈ پٹاس ایک گرین سے
تین گرین تک مطبوخ یا آب نقوع قصب
الذریرہ کے ہمراہ روزانہ دو تین بار پلائین اگر
سختی کے ساتھہ درد بہی باقی ہو تو شیاف
پلمبائی آیوڈائڈ و ہمامک مندرجہ حکمہ فرج
کا استعمال مفید و مجرب ہے۔ اگر معلوم ہو جائے
کہ اس ورم کے ہمراہ خون مین آتشک کا زہر ہے
جسکے سبب سے صحت نہین ہوتی تو ایسی ادویہ
دین جو زہر آتشک کو خون سے نکال دین
مثلاً رسکپور آیوڈائڈ پٹاسیم کے ہمراہ پلائین
اور حصول صحت کے بعد غذائے جید کہمی
کہلائین اگر روغن جگر ماہی ممکن ہو تو وہ بہی
پلائین اور زوال مرض کے بعد تقویت مریضہ
مین بخوبی ہمت صرف کرین ورنہ چند روز

کے بعد دورحیض ثانی کے وقت مرض عود
کریگا یا مزمن ہوجائیگا۔

زخم رحم

اسکو انگریزی مین السر کہتے ہین۔ یہہ مرض
کثیر الحدوث ہے خصوصًا ورم غشاے بلغمیہ
رحم کے بعد اکثر حادث ہوتا ہے اور یہہ دو قسم
کا ہوتا ہے ایک یہہ کہ فقط سطح غشاے بلغمیہ
مین خراش آتا ہے۔ دوسرا یہہ کہ عمیق ہوتا
تھا ہے عضلی رحم تک پہونچ جاے۔ اس
مرض مین اذیت زخم کے سبب عنق رحم مین
قدرے ورم بھی ہوجاتا ہے اور اکثر اسکی
اذیت سے خصیۃ الرحم مین درد و اذیت
پیدا ہوتی ہے۔

علامات

اگر اسپکیولم فرج مین داخل کرکے دیکھا جاوے
تو فم رحم مین ورم محسوس ہوتا ہے اور
اس مرض مین جریان حیض مجرے طبیعی سے
نہین ہوتا کبھی ایک روز آگر ہو توقف ہوجاتا
ہے اور بعد چند سے پھر آجاتا ہے یا یکبارگی
زیادہ آجاتا ہے یا رطوبت سفید زیادہ جاری
ہوجاتی ہے جیسے کہ ورم غشاے بلغمیہ مین
آیا کرتی ہے اور اس رطوبت کے جاری ہونے
سے ضعف و کمزوری زیادہ ہوجاتی ہے اور مریضہ
کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ گویا اختناق الرحم
مین مبتلا ہے اور درد سر عصبی بار بار عارض
ہوتا ہے جو اوس کے سبب کم و بیش ہوتا رہتا
اور درد کمر و ساقین مدام رہتا ہے اور اکثر
ورم غشاے بلغمیہ رحم کی علامات موجود ہوتی
ہین کیونکہ اس حالت مین خود ورم غشاے
مذکور بھی موجود ہوتا ہے۔

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

آرگٹ

اسکولاٹن مین آرگوٹا کہتے ہین اسکے پودے کا
نام سی کی لی سی ری لے ہے۔ یہہ رائی کے
دانون کے قسم کا اناج ہے جسکی بالون مین کیڑا
لگ جانے سے دانون کی ہیئت اور ماہیت
بدل جاتی ہے۔ انہی کرم خوردہ دانون کو آرگٹ
کہتے ہین اور نیز گندم کے کرم خوردہ خوشہ کو
آرگٹ کہا جاتا ہے **شناخت** آرگٹ
کا دانہ دونون طرف سے بلا نوک قدرے مثلث
خمدار طوالت مین چہارم حصہ انچ سے ڈیڑھ انچ
تک ہوتا ہے اور اسکے دونون جانب کے مجوف

کنارہ پر کہرا خط پایا جاتا ہے۔ رنگت بہی ہوتا اندر سے زردی مائل اور بہس ہوتا ہے اور دبانے سے بآسانی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسکی بو مچہلی کی طرح ناگوار ہوتی ہے ذائقہ مین غثیان آور ہوتا ہے۔ اسکے جوہر کی طاقت اسکے سفوف کی نسبت ۲۰ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اسمین ایک قسم کا روغن بہی ہوا کرتا ہے

فوائد مدر حیض۔ مسقط جنین حابس الدم ہے اور زیادہ مقدار مین غثیان آور اور مسیط الحدقہ ہے

استعمال ۲ سے ۳۰ گرین تک کہانے سے منہ اور حلق خشک سا معلوم ہوتا ہے پیاس لگتی ہے۔ کبہی کبہی معدہ مین درد کی شکایت پائی جاتی ہے۔ ایک اونس کی مقدار کہانے سے دماغ اور حرام مغز متاثر ہو جاتی ہین جو مبتلا تا درد سر اور دوران سر ہوتا ہے آنکہون کی پتلیان پہیل جاتی ہین۔ نبض نہایت کمزور ہو جاتی ہے۔ ۱۲ سے ۲۴ گہنٹہ کے مابین ہذیان کی صورت ہو جاتی ہے۔ اگر اسکو خوراک کے طور پر دیگر اناجون کے ہمراہ کچہہ عرصہ تک کہایا جاوے تو جسم پر چیونٹیان سی رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ بصارت مین فرق آجاتا ہے سر گہومتا ہے جسم بےحس ہو جاتا ہے بعض آدمی عام تشنج کے وقوع سے ہلاک

ہو جاتے ہین اور بعض کے ہاتہہ پاؤن مردار ہو جاتے ہین۔ رحم کے عضلات پر تشنج کے بار بار ہونے سے ۵ منٹ مین وضع حمل ہو جاتا ہے اور جبتک وضع حمل نہین ہوتا عضلات رحم کے ریشے جلد جلد اور زور سے سکڑتے ہین اگر ضعف کے سبب آنول کے نکلنے مین دیر ہو جاوے تو اسکے استعمال سے جلد خارج ہو جاتی ہے۔ خون نفاس کی کثرت مین اسکے دینے سے رحم کی عروق شعریہ زیادہ سکڑ جاتی ہین جسسے جریان خون فوراً بند ہو جاتا ہے نفث الدم اور قے الدم وغیرہ سیلان خون کے امراض مین اسکے کہلانے سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے۔ حابس الدم کے طور پر سیلان خون کے امراض مین جلد کے اندر اسکی پچکاری بہی کی جاتی ہے۔ **نسخہ پچکاری** ایک گرین ارگٹ آف رائی کو ایک درام آب مقطر مین حل کرین اور بازو یا عضلہ دالیہ کے آخر مین عضلہ اور غلاف (فیشیا) کے مابین پچکاری کرین اور سوئی کی نوک نہین چہوڑ کر دوبارہ سرد پانی کی پچکاری کرین اس سے سوزش کی شکایت نہین ہوتی مگر غلاف تک سوئی کے پہونچنے سے سوزش کے ہو جانے کا احتمال ہے۔

سفید پالون اور سوزاک مین بھی اسکے استعمال
سے فایدہ ہوتا ہے۔ اسہال مزمن و پیچش کے
لئے بھی فایدہ مند ہے خصوصًا یہہ سفوف
فایدہ مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور شفاخانون
مین ہمیشہ تیار رہتا ہے اور سفوف نمبر ۱۲
کے نام سے مشہور ہے **نسخہ سفوف نمبر ۱۲**
ارگٹ ۳۰ گرین۔ بسمتھ ۱۵ گرین سب کو پیسکر
بارہ پڑیان بنا دین اور بوقت ضرورت دین
دو دو وقت مین جب نہایت کمزوری اور نحافت
بدن کی وجہ سے احتباس طمث کی شکایت
پائی جاوے تو اسکے خیسانده کے ہمراہ مرکب فولاد
کہلا دین یا لکویڈ اکسٹرکٹ ارگٹ بقدر ۱۵ بوند
دن مین ۳ مرتبہ دین اور برابر ایک ہفتہ تک یہہ
عمل کرین اس سے اکثر خون حیض جاری ہو جاتا ہے
اگر درد و تکلیف سے خون حیض آوے تو اسکے
خیسانده مین ۱۵ بوند ٹنکچر ہینبن ملا کر دین
اس سے خون حیض بخوبی کہلکر آجاتا ہے اور
امراض قلب مین دو دو گھنٹہ کے بعد تہوڑی
تہوڑی مقدار مین دینا ازبس مفید ہے۔ ڈاکٹر
ٹالی سن صاحب فرماتے ہین کہ اسکی ۳ گرین سے
ایک ڈرام تک دینا مرض ذیابیطس کو ازبس فایدہ
دیتا ہے کیونکہ اسکا اثر زیادہ تر عروق کے عضلاتی
ریشون پر ہوتا ہے جس سے عروق کا خون کم

ہو جاتا ہے اور مرض مذکور کو اس سے فایدہ ہوتا
ہے۔ اگر اسکے کہانے سے جی متلاوے اور
اضطراب کی کیفیت ظاہر ہو تو عرق نکال کر دین
یا پچکاری کے ذریعہ زیر جلد داخل کرین

انتباہ جلیلہ وضع حمل کے تیسرے درجہ مین
جبکہ رحم کا منہ ملایم ہو کر بخوبی کہل جاوے اور صرف
کمزوری رحم کی وجہ سے ولادت مین دیر پائی جاوے
تو اسکے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ اگر عظم
الورک کی بیقاعدگی اور تنگی کی وجہ سے یا رحم
مین بچہ کے آڑا ہونے سے یا جنین کی عظیم
الراس یا فم رحم کے سخت ہونے یا مثانہ مین حصات
کی موجودگی سے بچہ باہر نہ آسکے اور دماغی علامات
ظہور مین آوین تو ان جملہ صورتون مین ارگٹ
کا استعمال کرنا ازبس مضر ہے

خوراک وضع حمل مین ارگٹ کا تازہ سفوف
۲۰ سے ۳۰ گرین تک عرق پودینہ یا عرق اذخر
مین حل کر کے نصف نصف گھنٹہ مین تا
۳ دفعہ دین مگر ارگٹ کرم خوردہ دانے یا بالکل
تہوڑے نہون۔ اسکے سفوف کو کہولتے ہوئے
پانی مین برابر ۱۵ منٹ تک بہگو کر پلانا بہی مفید
ہے۔ دیگر حالات مین ۵ سے ۱۰ گرین تک دینا
کافی ہے۔ اسکے چند مرکبات یہہ ہین

مرکب اول لکویڈ اکسٹرکٹ آف ارگٹ

رسالہ تکمیل الحکمۃ

جلد ۱۸ | بابت ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء

رسالہ تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد

یہ رسالہ لاہور سے نکلتا ہے اسکے یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم طبابت - کیمیا - افعال الاعضا تشریح (۲) عوام الناس صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا - صحت میں خلل انداز اسباب کا دفعیہ

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض شوقین اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماویں ورنہ خریدار متصور ہونگے - جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں پہلے قیمت واجب الادا ابھی بھیجدیں - تمام خط و کتابت بنام تکمیل الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں - روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں اگر ٹکٹ ہوں تو آدھ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال فرماویں -

اجرت اشتہارات فی سطر ۲ فی صفحہ ۸ سے زیادہ اشاعت کے لئے کم ہوگا

معمول احمدیہ

یہ ایک عالی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں میں منقسم ہے طالب علموں کے لئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیوں کے لئے عمدہ دستور العمل - ڈاکٹری یونانی دونوں طریقوں سے عمدہ علاج بتائے گئے ہیں ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کئے ہیں - علامتیں ایسی عام فہم ہیں کہ ایک کم استعداد بھی آسانی سے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے - ہر ایک مرض میں پہلے مستند انگریزی تجربے پھر یونانی پھر ہندی جو کئی سال سے تجربہ میں آچکے ہیں - یہ کتاب ڈاکٹروں کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہے جیسی یونانیوں اور ویدوں کے لئے ہر ایک سے تیغ عمل سے تصویریں بھی دیگئی ہیں - انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے - اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹروں اور مستند طبیبوں نے تصدیق کی ہے جو اسکے آخر میں درج ہے قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم عہ کل عہ محصول بذمہ خریدار - آٹھ آنہ حکیم احمد علیخاں مصنف - لاہور متصل کوتوالی

اسرار التصوف

علم تصوف میں ایک مستند کتاب ہے - آج تک اردو زبان میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو جمیع مسائل مخفی و جلی علم تصوف پر حاوی ہو اسمیں وہ اسرار مخفیہ بیان کئے گئے ہیں جو مشائخ سالہا سال کی خدمت کے بعد بڑے راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہیں یہی علم ہے جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کیلئے ضروری ہے - انسان کو خلق بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اسکی غرض یہی ہے کہ وہ اپنے خالق کو

محمد حیات

ب اور جس قدر اس میں اصول و فروع بیان کئے گئے سماعی و قیاسی نہیں
تحقیقات کا نتیجہ جنکا نام جابجا لکھا گیا ہے۔ بہت مسایل ایسے ہیں
بحیثیت ایک طبیب کے مجھے اکثر مقامات دور و دراز کا سفر کرنا
ا۔ لاہور کے گلی کوچوں بازاروں اور ہر ایک حیثیت کے مکانوں میں تو
چونکہ طبیعت کو تحقیق کا شوق اور نیک و بد کی تمیز کا ذوق تھا ہر ایک چیز
در و تامل کیا جو قابل تحریر پایا اُسے حوالہ قلم کیا۔ اچھے کو اچھا کہا اور بُری کی مذمت کی تا
ن رغبت اور بُرے سے نفرت ہو۔ جو چیز انگریزی وضع قطع کی پسندیدہ معلوم ہوئی اُسے
ں کی جو چیز مضر صحت نظر آئی اُسے ترک کر دیا۔ کسی قوم و ملک کی بیجا طرفداری و حمایت
مسلمانوں کے اکثر مذہبی مسایل و رسومات سے نتیجہ نکالا کہ یہ موید صحت ہیں اور بانیان مذہب
نے حفظان صحت کی تائید میں یہ مسایل یا رسومات قائم کی ہیں مثلاً اہل اسلام میں جنبیت کے بعد
غسل کی فرضیت ثابت کر رہی ہے کہ یا منت ضروری ہے اور اسکے بعد غسل لازم ہے۔ ہندوؤں میں مُردہ جلانے کے بعد
کپڑوں کی شست و شو اور غسل کا ضروری اور تبلارہے کہ چھوت سے پرہیز لازمی ہے۔ اور یہ دونوں موید صحت ہیں
محمد حیات میں یہ بھی ایک خوبی ہے کہ نہ ایسی مختصر ہے کہ ضروری مسایل فروگذاشت ہوگئے ہوں اور نہ ایسی
طویل کہ پڑھنے والوں کا جی اکتا جائے۔ عبارت بھی نہایت سلیس ہے جسکو بچے اور عورتیں بھی بآسانی سمجھ
سکتی ہیں۔ الحاصل محمد حیات ہندوستانیوں کی حالت کے عین مطابق ہے اور انکی صحت کے قائم رکھنے کے لئے
اکسیر اعظم ہے۔ محمد حیات کے اخیر مقالہ میں ہیضہ کا بھی مختصر بیان کیا گیا ہے۔ اور تمام علامات و اسباب
مشرح لکھے گئے ہیں۔ ہیضہ کرنیکے وقت اگر کوئی حاذق طبیب مریض کے پاس حاضر رہ سکتا ہے تو وہ
طبیب محمد حیات ہے جو تشخیص علامات میں کبھی غلطی نہیں کرتا اور علامات کے موافق مجرب نسخے تجویز کرنے
میں یکتا ہے۔ محمد حیات کا مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے۔ اس سے علم حفظ صحت حاصل
ہوتا ہے اور انسان کی زندگی امن و آسایش سے گزرتی ہے۔ صحت ایک نعمت غیر مترقبہ شے ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ
بھی نہیں۔ پس تمکو لازم ہے کہ صحت کی قدر کرو اور اسمیں نقص عاید ہونے سے پیشتر اسکو قایم رکھو اسکو
زایل کرنیوالے اسباب سے بچو۔ تمکو چاہیئے کہ محمد حیات جیسے طبیب کی قدر کرو۔ وہ تمکو صحت کے بیش بہا جواہرات
کے خزانہ کیطرف رہنمائی کریگا۔ اور اگر تم اسکے کہنے پر چلوگے تو تمام عمر آرام سے بسر کروگے۔ اس لاثانی
طبیب کی قیمت کی صرف عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ المشتہر۔ زبدۃ الحکماء حکیم احمد علیخان مصنف۔ لاہور متصل کوتوالی

دوم کبھی ورم غشاے مذکور سے مثانہ کے یہہ عضلات بھی متورم ہوکر عضو مفلوج کی طرح حرکت سے باز رہجاتے ہین سوم شدت درد شکم سے دیوار شکم بھی جو اراقت بول مین ممد و معین ہوا کرتی تھی اپنے اس فعل سے باز رہتی ہے چہارم اس حالت مین بول کم پیدا ہوتا ہے اس کمی کی حالت مین دفع بول کے واسطے قوت قوی کی حاجت پڑتی ہے اور یہان قوت خود ضعیف ہوتی ہے پس ناطاقتی کی وجہ سے بھی بول کے خارج ہونے مین دشواری ہوتی ہے - اگر ورم غشا کا سبب اختناق الرحم ہو تو اس حالت مین مریضہ اپنے پانون کو شکم کی جانب نہین سکیڑتی کیونکہ یہان ورم نہین ہوتا اور شکم سے ہٹس جسم کی آواز نہین آتی کیونکہ یہان بھی ورم شکم مین نہین ہوتا۔ اگر نہایت ہلکے ہاتھ سے بھی پیٹ کو دبا دین تو مریضہ اذیت کی شکایت کرتی ہے اگر زور سے دبا دین تو شکایت نہین کرتی -

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ یا تو عوارض و شدائد بتدریج پانچ چھہ روز مین برطرف ہوجاتے ہین اور صحت ہو جاتی ہے یا مریض مرجاتا ہے۔ اور مرنے والے کی حالت یہہ ہوتی ہے کہ کبھی پانچ چھہ گھنٹے سے دو تین روز تک مرتا ہے اور کبھی اس سے زیادہ مدت مین مرتا ہے۔

علاج

اگر مریض قوی ہو تو فصد لین اور شکم پر جہان صلابت و درد زیادہ ہو جونکین لگائین یا ہمیا ہوئل اور افیون کھلائین تا کہ نشہ اور بیہوشی کرے جب جونکون کے زخم بند ہوجائین تو پارچہ فلالین گرم پانی مین تر کرکے نچوڑ لین اور اوپر سے روغن تارپین چھڑک کر تکمید کرین - اگر درد زیادہ ہو تو تسکین کے لئے ایک دو گرین افیون علاوہ اوس افیون کے کھلائین جو کیلومل کے ہمراہ دی تھی اور مقدار افیون کی زیادتی سے کچھہ اندیشہ نکرین کیونکہ شدت مرض مین اسکی زیادتی کا اثر محسوس نہین ہوتا۔ اگر مریض ضعیف ہو تو ہرگز فصد نہ لین اور اسکے عوض شکم پر جونکین

لگانا کافی سمجھیں اور کلومل کے عوض
صرف افیون پر اکتفا کریں اور دو دو
یا تین تین چار چار گھنٹہ کے بعد دو دو
گرین افیون دیا کریں کیونکہ کلومل صرف
اسلیئے دیجاتی تھے کہ غشا سے جدید کٹ
جائے اور چونکہ ضعیف مریض میں مادہ
بھی ضعیف اور کم ہوتا ہے جو غشاء
جدید پیدا کرنے کی لیاقت ہی نہیں
رکھتا۔ علاوہ اسکے اس ضعیف مادہ سے
صرف ریم پیدا ہوتی ہے اور کلومل ریم کو
قطع نہیں کرتا بلکہ اسکو بڑہاتا ہے
اس سبب سے کلومل کو اس جگہ پر جتنا قریب آ
سمجھا گیا ہے اور جب جونکوں کے زخم خشک
ہو جائیں تو ویسی ہی تمہید کریں جیسکہ
قوی مریض کے لیئے بتائی گئی ہے اور
آخر مرض میں جب شدت امراض کم
ہو جائے نیش کس کا پلاسٹر شکم پر
لگائیں تاکہ آب شکم کم ہو جائے اسوقت
مسہل ہرگز نہ دیں کہ مضر ہے بلکہ کوئی اور
دوا دیں شدت مرض میں غذا دینا
بھی جائز نہیں البتہ حصول افاقہ اور
خفت اعراض کے بعد اگر مریض قوی
ہو تو ایسی غذا دیں جس سے خون قوی

دگرم پیدا ہو مثلاً ارارُوٹ یا ساگودانہ
پانی میں پکا کر دیں اگر مریض کمزور ہو تو
اسکو ایسی غذا دیں جو سہل الانہضام
اور مقوی ہو مثلاً شوربا بے لحم یا دودہ
پانی ملاکر یا ساگودانہ دودہ میں پکا کر
مگر جب مرض مزمن ہو خواہ ابتدا ہی سے
مزمن پیدا ہوا ہو یا حاد سے مزمن ہو گیا
ہو تو اسوقت اسکی صورت اور ہوتی ہے
اگر مرض ابتدا ہی میں ضعیف و مزمن پیدا
ہوا ہو تو اسکا سبب اکثر چیچک پرکل
(مادہ دانہ دار) ہوتا ہے جو خون سے
جدا ہو کر یہاں مستقر ہو جاتا ہے جیسا
دوسرے عضو مثلاً ریہ و طحال میں اونکو
بیمار رہنے کی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے
اور ورم مزمن غشا سے آبدار کی حالت
میں یہہ مادہ دانہ دار اسی غشا کے ساتھ
مخصوص ہوتا ہے کسی دوسرے عضو
میں نہیں پایا جاتا کبھی دوسرے عضا
مثلاً ریہ و طحال کے امراض کے ہمراہ
یہاں بھی چلا آتا ہے اور ورم پیدا
کر دیتا ہے اور بعد تشریح کے دیکھا
جاتا ہے کہ اس غشا میں یہہ دانہ دار
مادہ مثل کنجد کے دانوں کی پایا جاتا

ہے غالب یہہ ہے کہ اسکا اصل محل غشائی
ریشہ دار ہوگا جو عروق و شرائین سے
مرکب ہے اور یہہ غشا سے ریشہ دار غشائی
آبدار کے اندر رہتا ہے لیکن غشائی ریشہ دار
کے ابھار کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ خود غشائی ریشہ دار ہی کے اندر زیادہ آگیا
ہے۔ کسی مریض میں یہہ ورم ورم غدہ ہی
سا سارہتی ہے اور کسی میں مرض سل سے
پیدا ہوتا ہے اور یہہ حالت اوسوقت
ہوتی ہے جبکہ غشاے بلغمیہ امعا کا
ورم تینوں دوسرے غشا تک جو اوسکے
اوپر امعا کے اندر ہیں پہونچ جاے
یعنے کل اغشیہ امعا کے متورم ہوجانے سے
غشاے آبدار بھی متورم ہوجاتا ہے
ضعیف آدمیوں کو سردی لگنے سے بھی
یہہ ورم عارض ہوجاتا ہے۔

علامات

چونکہ مرض ضعیف ہے اسلئے اسکے
علامات و اعراض بھی ابتدا میں ایسے
خفیف ہوتے ہیں کہ اون سے مرض پر
استدلال کرنا دشوار ہوتا ہے لیکن غالباً
شکم زیر ناف قدرے منتفخ و عظیم ہوجاتا
ہے اور اوسمیں قدرے درد و اذیت
پائی جاتی ہے مگر جب مرض شدت کرتا ہے
اور قوی ہوجاتا ہے تو اعراض بھی بخوبی
نمایاں ہوجاتے ہیں اور شکم پر زیر ناف
ٹھونکنے سے جسم مصمت کی آواز آتی
ہے اور روز بروز مریض لاغر و ضعیف ہوتا
جاتا ہے پھر قدرے بخار عارض ہوتا ہے
اور اطراف پر حرارت محسوس ہوتی ہے
اور جب شکم بہت بڑھجاتا ہے اور جسم
و قبض شکم و حرارت اطراف و بدہضمی طعام
پیدا ہوجاتی ہے تو یہہ حالت اس امر پر
دلالت کرتی ہے کہ انتہائی مرض و
ہلاکت علیل کا زمانہ قریب آگیا ہے
لیکن اگر یہہ ورم بسبب زخم غشاے بلغمیہ
امعا ہو تو بجاے قبض کے دست آتے
ہیں اور جب اس غشا میں پانی زیادہ
مجتمع ہوتا ہے تو تنفس میں دشواری
ہوتی ہے کیونکہ امعا اجتماع آب کے
سبب اوپر چلے جاتے ہیں اور معدہ و
کبد پر دباو ڈالتے ہیں اور یہہ سبب بلکہ
پردہ شکم پر دباو ڈالتے ہیں اور پردہ شکم
ریہ و قلب کی حرکت کے مزاحم ہوتے
ہیں لہذا عسر تنفس و دشواری حرکت
قلب عارض ہوتی ہے کیونکہ دونوں

کے محل حرکت کی وسعت تنگ ہو جاتی ہے اور ان دونوں مضرتوں یعنی عسر تنفس و حرکت قلب سے مریض کمال متاذی ہوتا ہے اگر یہہ اذیت علاج سے رفع نہ کی جاوے تو مریض غشی کے طاری ہونے سے مرجاتا ہے

علاج

اگر ابتدا ہی سے شکم میں کسی جگہ درد و سختی محسوس ہو تو دو سیر جونکیں لگائیں اور جونکوں کے زخم خشک ہو جانے کے بعد آب گرم و روغن تارپین سے تکمید کریں اور جب درد کم ہو جاوے تو نیش تکس کا پلاسٹر لگائیں اور پلاسٹر کا عمل بار بار کریں تاکہ آب شکم کم ہو جاوے اور ادویہ مدرہ پلائیں اور جب پلاسٹر کا زخم اچھا ہو جاوے تو شکم پر مرہم آیوڈین کا ضماد کریں اور غذا کھانے سے دو گھنٹہ کے بعد روغن ماہی و سرپ فیری آیوڈائیڈ دیں اور آیوڈائیڈ پانچ گرین تہتا پارسکیو رسولہواں حصہ گرین کے ساتھ پانی میں حل کرکے دیں اور اسکے ساتھ نقوع قصب الذریرہ یا کوئی اور تلخ دوا مثلاً مربای آملہ ضرور شامل کریں

اور مدت دراز تک یہہ عمل جاری رکھیں کیونکہ مرض مزمن ہے - اور تسقیہ شکم کی صورت میں پہلے حقنہ لینہ دیں اگر اس سے کار برآری نہو سکے تو مسہل خفیف مثلاً سفوف جیلپ کمپونڈ کم مقدار میں دیں اگر اس سے بھی فایدہ نہو تو مثقب انبوبی سے شکم کا پانی نکال دیں اور غذائے سہل الانہضام مثلاً شوربائے لحم و شیر مادہ گاؤ دار ارروٹ و ساگودانہ اور ترہ ہائے مدرہ مثلاً خیار و کدوے دراز دیا کریں

استسقا

کتب طبیہ عربیہ میں اسکی تین قسمیں لکھی ہیں زقی طبلی اور لحمی مگر استسقاء طبلی کا کچھہ ثبوت نہیں ملتا - کتب انگریزیہ میں بھی اسکا کچھہ ذکر نہیں استسقای زقی کو جسمیں شکم کے اندر پانی مجتمع ہو جاتا ہے یونانی زبان میں اسکائٹس یعنی خریطہ غشاے آبدار میں اجتماع آب کہتے ہیں اور انگریزی اور لاطن میں اسکیٹس اور کبھی اسٹیٹس بھی کہتے ہیں یہہ پانی جو خریطہ غشاے آبدار میں بھر جاتا ہے کبھی آب چاہ کی طرح

صاف ہوتا ہے اسوقت غشا ورم سے خالی ہوتا ہے اور کبھی یہہ پانی ہلکا اور گدلا ہوتا ہے اور اوسمین قدرے سفیدی ممزوج ہوتی ہے اور یہہ سفیدی ورم سابق سے جدا ہوکر اسمین مختلط ہو جایا کرتی ہے

اسباب

اسکا سبب کبھی ورم غشاے آبدار ہوتا ہے کبھی ورم جگر جبکہ اوسکی مقدار صغیر اور اوسکا جرم صلیب ہو جاتا ہے یا اوسمین سخت ورم سرطانی پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ورم سرطانی البلیہ اور کبھی ورم عظیم و سختی طحال اور کبھی ورم گردہ اسکا سبب ہوتا ہے۔ کمزوری خون سے بھی جبکہ اوسمین سفیدی زیادہ ہو جاے استسقا پیدا ہو جاتا ہے

علامات

اگر سبب ورم غشاے آبدار ہو تو علامات ورم غشاے مذکور موجود ہوتی ہین اگر اورام دیگر اعضا جو استسقا کا باعث ہوئے ہون اس مرض کا سبب ہون تو اس حالت مین چند روز تک اسقدر محسوس ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے تھوڑی

اذیت ہوتی ہے اور طعام بخوبی ہضم نہین ہوتا اشتہا کم ہوتی ہے بعدہ روز بروز شکم عظیم و منتفخ ہو جاتا ہے جب بیمار چت لیٹ جاے اور اوسکے پیٹ پر ناف کی جگہ انگلی سے ٹہونکین تو جسم مجوف پر ہوا کی آواز آتی ہے اور دونون پسلیون پر اور زیر ناف ٹہونکنے سے جسم مصمت کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور جب پہلو پر لیٹے تو جس پہلو پر لیٹا ہوگا اوسپر ٹہونکنے سے جسم مصمت کی آواز آئیگی کیونکہ اس خاص صورت مین آب شکم پہلو کی جانب آجاتا ہے۔ اور دوسرے پہلو سے جسم مجوف کی آواز آتی ہے کیونکہ اسوقت امعا اودہر چلی آتی ہین۔ اسوقت شکم مین درد نہین ہوتا اور نہ تپ ہوتی ہے کیونکہ حمے و درد لوازمات ورم مین اور یہان ورم ہے نہین صرف اجتماع آب ہے۔ اور جب شکم مین پانی زیادہ مجتمع ہو جاتا ہے تو تنفس مین بہی دشواری ہوتی ہے اور حرکت قلب بہی بخوبی صادر نہین ہوتی کیونکہ اسکی حرکت کا محل مزاحمت پردہ شکم سے

اور اسکے عضلات زیرین بسبب زیادتی
مقدار آب کے تنگ ہو جاتا ہے جیسا کہ
ورم غشاے آبدار مین مفصل لکھا گیا ہے۔
اور مریض روز بروز لاغر و ضعیف ہوتا جاتا
ہے اور اجتماع و کثرت آب سے شکم بقدر
عظیم ہو جاتا ہے کہ اوسکی اوپر کی جلد
آئینہ کی طرح چمکتی ہے اور اوسپر سے
عروق ابہری ہوئی نظر آتی ہین عروق
کے نمایان ہونے کی یہہ وجہہ ہے کہ کثرت
آب شکم سے شکم کا جوف اسقدر منضغط
ہو جاتا ہے کہ جو خون دونون پاؤن سے
شکم کے اندر ہو کر بذریعہ ورید کبیر دل
مین جاتا تہا اوسکی رفتار بند ہو جاتی ہے
اور وہی خون اس ورید کے ریشون کے
ذریعہ سے جو شکم کے اندر ہین قلب کی طرف
جاتا ہے اسوجہ سے یہہ ریشے پہول کر
نمایان ہو جاتے ہین اور چونکہ خون
اسوقت پاؤن سے دشواری کے ساتھ
اور دیر کے اوپر کو جاتا ہے اسلیئے خون
عروق سے آب کثیر جدا ہو کر پاؤن کے
گوشت مین گرتا ہے اور وہ متورم ہو جاتے
ہین اسیوجہ سے استسقاے زقی مین
پاؤن پر ورم ہو جاتا ہے اور چہرہ و

ہاتہون پر نہین ہوتا۔ اور یہہ مرض
کئی امراض کے ساتھہ مشابہ و ملتبس ہوتا
ہے مثلاً جبکہ مثانہ احتباس البول سے
عظیم و متورم ہو جاتا ہے تو اس مرض
کے ساتھہ مشابہ ہو جاتا ہے اور نیز
ورم غشاے آبدار کے ساتھہ بھی اسکی
مشابہت ہو جاتی ہے اور نیز مرض
اُووِیرِین ڈراپسی (نزول الماء
فی خصیۃ الرحم) کے ساتھہ بھی اسکی
مشابہت ہے کہ اووری عورتون
مین رحم کے متعلق وہ مقام ہے جہان
انڈا پیدا ہوتا ہے۔ نیز حمل کے ساتھہ
بہی مشابہہ ہے جبکہ حالت حمل مین رحم
کے اندر آب کثیر پیدا ہو کر مجتمع رہتا
ہے جناب حکیم شفاء الدولہ اسموقع
پر اپنے مجربات مین فرماتے ہین کہ مینے
ایک عورت کو دیکھا کہ حمل کی حالت
مین اوسکا شکم حد سے زیادہ بڑہ
گیا تہا پہلے وضع حمل کے وقت اوسکے
شکم سے آب کثیر جاری ہوا گویا کہ
مشک کا دہانہ کہل گیا تہا اوسکے ورثہ
خایف و ہراسان آئے مینے اونکی
تشفی کی اور جو مناسب تہی تدبیر کی

زاں بعد رطوبت مخاض جاری ہوکر لڑکی پیدا ہوئی۔ نیز چند ماہ تک حیض بند ہوتا ہے تو رحم میں خون حیض کے اجتماع سے مرض رجا ہوجاتا ہے جسکو استسقا کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے جسکو اسطرح سے تشخیص کیا جاتا ہے کہ حبس بول کی صورت میں جب پیشاب سے مثانہ پُر ہوجاتا ہے تو تقطیر البول کی صورت نمایاں ہوتی ہے یا نہیں آتا اور استسقا میں پیشاب بند نہیں ہوتا۔ اور نیز وسط البطن پر جو مقام مثانہ ہے انگلیوں کے ٹھونکنے سے آواز مصمت پیدا ہوتی ہے اور دونوں جانب سے آواز جسم مجوف ہوا دار کی۔ کیونکہ حبس بول کی صورت میں پانی صرف مثانہ میں ہوتا ہے نہ عام شکم میں۔ اگر بار بار بول کے قطرہ قطرہ آنے سے مریض کو زیادتی پیشاب کا شک ہو تو قاثاطیر کے استعمال سے شک کو رفع کریں کیونکہ جب پیشاب خارج ہونے سے بھی عظم مثانہ دور نہ ہو تو استسقا ثابت ہوگا۔ اگر ورم صفاق میں استسقا کا اشتباہ پایا جاوے تو مخصوصہ علامات سے بخوبی تشخیص ہوسکتی ہے کیونکہ ورم میں حمّی درد وغیرہ علامات کا ظہور میں آنا ضروری ہے۔ خصیۃ الرحم کے امراض میں اس طرح تشخیص ہوسکتی ہے کہ خصیۃ الرحم کا مرض پہلے ایک طرف سے شروع ہوکر بتدریج دوسری جانب تجاوز کرتا ہے اور مخصصہ بنشان ہے۔ اور حمل کی صورت میں حمل کی سختی و زیادتی خاص سلسلہ بطن پر جو محل رحم ہے پائی جاتی ہے اور جب انگلیوں سے ٹھونکیں تو اسی مقام پر آواز ٹھوس سنائی دیتی ہے۔ نہ جانبین سے۔ اور نیز زیادتی بتدریج ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ چار ماہ کے بعد حرکت جنین اور اسکے قلب کی آواز بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور نیز حمل کی ابتدا میں ہی حیض بند ہوجاتا ہے۔

علاج۔ سب سے پہلے اصل سبب کے

دور کرنے میں کوشش کریں اور
نیز معلوم کریں کہ مرض استسقا
کس عضو کے مبتلا ہونے سے
پیدا ہوا ہے۔ مثلاً ورم کبد۔
ورم طحال وغیرہ اعضائے احشا
میں سے کون اصل سبب مرض
ہوا ہے۔ بعد ازاں موجودہ
پانی کی تقلیل اور اخراج کے ذریعے
ہو دیں۔ اور مسہل کے استعمال سے
دونوں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
اگر موجب فساد جگر ہو تو کیالومل
۴ گرین سفوف مرکب جلاپ ۴۰ گرین
سے ڈرام تک ملا کر کھلاویں۔
ایضاً کیالومل ۴ گرین سفوف
اسکامنی ۵ سے ۱۰ گرین ملا کر
دیں۔ ایضاً کیالومل ۲ گرین
سفوف اسکامنی ایلاٹیریم نصف
گرین سب کو ملا کر چار یا چھ یا آٹھ
آٹھ گھنٹہ کے بعد دیں تاکہ اسہال
پانی کے طور پر خوب کھل کر آویں اگر
مریض قوی ہو تو روزانہ مسہل دیں
تاکہ اسہال کے ذریعہ آب شکم نکل
جاوے۔ اور مریض کی کمزوری میں

ایک روز مسہل دیکر دوسرے روز
مدرات کا استعمال کرا دیں۔ نسخہ
حل ما بول۔ پٹاس بائی ٹارٹراس
۲۰ سے ۳۰ گرین۔ پٹاس اسیٹاس ۱۰ گرین
پٹاس نائٹراس ۵ گرین سب کو ملا کر
پانی میں حل کریں اور چار چار گھنٹہ
کے بعد پلاویں۔ اگر مریض کو شراب
سے پرہیز نہ ہو تو ٹنکچر اسٹیل ۳۰ بوند
اسپرٹ نائٹرک ایتھر ۳۰ بوند شامل
کر کے دیں اس سے زیادہ تر فائدہ
ہوتا ہے۔ ایضاً پل ہائڈرارجائی
۴ گرین سفوف اسکویل ایک گرین
سفوف ڈیجی ٹیلس ایک گرین
اکسٹراکٹ ہائیوسائمس ۵ گرین
سب کو ملا کر حبوب بنا دیں اور چار چار
یا آٹھ آٹھ گھنٹہ کے بعد کھلاویں۔
اس سے استسقائے زقی کو جسمیں
کبد کی مقدار کم ہو جاوے زیادہ تر مفید
ہے اور دوسرے روز پھر مسہل دیں۔
اگر اصل سبب ورم طحال ہو تو یہ مسہل
دیں۔ نسخہ۔ سفوف مرکب جلپ
سفوف ریوند۔ سفوف کلمبا۔ پٹاسی
بائی ٹارٹراس ہر ایک یکڈرام۔

فیری سلفاس۔ اگرین اسکو باریک
کرکے آٹھ پوڑیہ بناویں اور چھ چھ
گھنٹہ کے بعد ایک پوڑہ کھلاویں
تاکہ پانی کے طور پر خوب کھل کر
دست آویں۔ اگر اسہال سے
ضعف عائد ہو تو دوسرے روز
حسب دستور مدرات دیں مگر
اسمیں پل ہیڈرارجائی وغیرہ
مرکبات سیماب کو نہ دیں کیونکہ
ورم طحال کے پھٹ جانیکا اندیشہ
ہے اور مدرات کے بعد دوسرے
روز پھر مسہل دیں۔ غرضکہ مسہل اور
مدر یکے بعد دیگرے یہانتک دیتے جائیں
کہ آب شکم کے خارج ہونے سے
صحت حاصل ہو اور تیز ورم جگر میں
آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور امونیا
سیور اس کو۔ اسے ۵ اگرین تک
دینے سے ادرار زیادہ ہوتا ہے
اور آب شکم کے گھٹنے سے کمال
فائدہ ظہور میں آتا ہے اور دونوں
قسم میں مرہم آیوڈین کی مالش مقام
ماؤف پر کرنی از حد مفید ہے۔
یعنے ورم جگر میں مقام کبد پر

اور ورم طحال میں طحال کے مقام پر
مرہم آئیوڈائیڈ آف پوٹاسی کے ضماد
سے دونوں قسم کو فائدہ ہوتا ہے
بشرطیکہ ضماد کے بعد مریض کو کچھ
عرصہ تک دھوپ میں بٹھایا جاوے۔

انسان کی نیچرل زبان

آجکل عموماً جب آدمی اور حیوانات میں انسان
کا فرق بیان کیا جاتا ہے تو قوت گویائی
کو انسان سے مخصوص کیا جاتا ہے۔
اور دیگر حیوانات کو اس قوت سے
خارج کر دیا جاتا ہے۔ آجکل ہی پر کیا
منحصر ہے ہمیشہ سے عوام اور فلاسفروں کا
یہی خیال رہا۔ لیکن اب دیکھنا یہ
ہے کہ آیا قدرت نے خود انسانوں
اور حیوانات مطلق میں یہ حد تفریق
تجویز کی تھی یا کسی اور وجہ سے
ہو گئی۔ جہانتک تجربہ اور مشاہدہ
ہمکو انسان میں اس خصوصیت کی
اطلاع دیسکتا ہے وہ یہی ہے کہ
بولنا انسان کا فطری خاصہ نہیں ہے
یہ ایک حاصل کردہ چیز ہے۔ البتہ
نیچر سے اسکو قوت ضرور عطا ہوئی ہے

لیکن اگر اس قوت کو معطل ہی کیا جاتا تو نیچر ہرگز بولنے پر مجبور نہ کرسکتی کیونکہ مجبور کرنا یا کسی اور طرح سے بولنے کی ترغیب دینا اسکے احاطہ سے باہر ہے۔ اور نیچر صرف یہاں پر فطرت انسانی سے مراد ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ جب حضرت انسان اوّل ہی اوّل اس کرۂ زمین پر پیدا ہوئے ہونگے تو اسوقت انکی کیا حالت ہوگی کیا وہ اسی طرح بات چیت کرتے ہونگے جسطرح سے آپ کرسکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ابتدا میں انسان تو وہ ضرور تھا لیکن بلحاظ گویائی کے حیوانوں اور اس میں کسی قسم کا فرق نہ تھا۔ وہ اپنی زبان سے مطلق کام نہیں لے سکتا تھا۔ بجز اس کے گائے بھینس۔ بکری۔ بھیڑیا وغیرہ جانوروں کی طرح مہمل آوازیں نکالتا تھا اسے کسی چیز کی ضرورت نہ تھی جنگل اور نباتات اللہ تعالی نے اس کے آنے سے پہلے ہی روئے زمین پر بکثرت پیدا کردیئے تھے جنہیں سے پتے اور پھل پھول کھا کر پھر اپنی زندگی قائم رکھ سکتا تھا۔ کپڑے کی وہ اپنے لئے مطلق کوئی ضرورت ذہن میں نہ لاسکتا تھا۔ پس بولنے کی بھی اسے کوئی ضرورت نہ تھی۔

ماں بچے سے اور بچہ ماں سے اسطرح بول لیتے ہونگے جسطرح مرغی اپنے بچوں سے اور گھوڑی اپنے بچہ سے بول لیتی ہیں یعنی کہ مرغی بچوں کو ڈر سے آگاہ کرسکتی ہے اور کھانے کی کوئی چیز ہو تو اسپر انہیں بخوبی مطلع کرسکتی ہے۔ لیکن مرغی اور دیگر حیوانات کی موجودہ مثال انسان کے صرف ایک حصہ پر صادق آسکتی ہے۔ چونکہ انسان بلحاظ اپنی بناوٹ جسمانی کے بھی تمام حیوانات سے اعلیٰ اور ارفع ہے لہذا ابتدا پیدائش انسانی کے زمانے میں بھی یہ اور تمام حیوانات سے مختلف ہوگا۔ گو ابتدا میں اس کے خیالات بالکل ہی قلیل تھے تاہم تھے ضرور۔ اور وہ اپنے ہمجنسوں پر ظاہر بھی ضرور کئے جاتے ہونگے۔ لہذا انکے ظاہر کرنے کے لئے سوائے زبان کی مہمل آوازوں

اور گون۔ گیلن وغیرہ کے اور بھی کوئی ذریعہ ضرور ہوگا۔ بعض خیالات کو وہ انہیں مہمل آوازوں سے ظاہر کرتا ہوگا۔ اور بعض کو ہاتھ پاؤں آنکھ سر منھ وغیرہ اعضائے کے اشاروں کے ساتھ ظاہر کرتا ہوگا۔ پس انسان کی نیچرل زبان اشارے ہیں۔

اوّل۔ وحشی قوموں کی حالت کو مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی فطری زبان اشارے ہیں۔ بہت سا حصہ خیالات کا وہ قومیں اشاروں سے ایک دوسرے پر ظاہر کرتی ہیں۔ ایک فرقہ کے فلاسفروں کا یہہ خیال ہے کہ بعض چیزیں نیچر ہیں ایسی ہیں کہ اُنکا علم انسان اپنے ساتھ ہی لیکر پیدا ہوتا ہے مثلاً وقت اور اپنی ذات کی موجودگی اور اکائی وغیرہ وغیرہ چیزیں خود بخود بغیر تعلیم کے ذہن میں موجود رہتی ہیں اور جب انسان پیدا ہوتا ہے اسوقت اُن چیزوں کے سیکھنے کے لیے وہ دوسروں کا محتاج نہیں ہوتا

لیکن بعض امریکا کی وحشی قوموں میں اکائی وغیرہ اعداد کے لئے بھی کوئی الفاظ نہیں پائے جاتے۔ وہ لوگ چیزوں کو اشاروں سے گنتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی مہذب امریکن نے کسی وحشی سے دس گائیں خریدیں اُس وحشی نے اُن گائیوں کا عجب طرح سے شمار کیا۔ اُن وسموں کو ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر اپنی آنکھوں کے آگے رکھدیا اور ہر ایک انگلی کو ایک ایک گائے کے مقابلہ میں رکھکر اُنکا شمار کر لیا۔ اب وہ اس بات کو تو جانتا تھا کہ جسقدر میرے ہاتھ کی انگلیاں ہیں اُسیقدر گائیں ہیں۔ لیکن وہ یہہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اُسکے ہاتھ کی انگلیاں کتنی ہیں اور نہ یہہ کہہ سکتا تھا کہ گائیوں کی تعداد ہی کتنی ہے۔ اسیطرح جوں جوں نہایت ابتدائی حالت کی قوموں کی طرف توجہ کیجاتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں نہایت ہی ضروری اور روزمرہ کی ضروریات کے لئے بھی الفاظ

موجود نہیں - وہ اشاروں سے ہی کام لیتے ہیں - اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اُن خیالات کے لئے بھی کوئی الفاظ نہیں رکھتے جو بقول فلاسفران فرقۂ مذکورہ بالا انکے ساتھ ہی پیدا ہوئے۔

دوم - بچپن کی حالت سے بڑھکر ہم اُس دعویٰ کے ثبوت میں اور کوئی مثال پیش نہیں کرسکتے - ہر ایک شخص کو موقعہ حاصل ہے کہ وہ تجربہ کرلے کہ بچوں کی فطری زبان کیا ہے - برس یا ڈیڑھ برس کے بچے کی حالت کو تو ذرہ دیکھو کہ وہ اپنے کسی خفیف سے خیال کو بھی ظاہر کرنے کے لئے کس قدر زحمت اُٹھاتا ہے - وہ اپنی فطری زبان یعنی اشاروں میں ہمیں کوئی بات سمجھانا چاہتا ہے - لیکن چونکہ ہم اُس زبان کو بالکل بھول جاتے ہیں لہذا اُس کی بات مطلق نہیں سمجھتے اور وہ بیچارہ دق ہوکر یا اپنی بات کو سمجھانے کی ضد سے باز آتا ہے یا بیٹھ کر رونے لگتا ہے - لیکن بچے بچوں کے اشارے خوب سمجھ لیتے ہیں - اور خصوصاً ہم عمر بچے

لیکن رفتہ رفتہ وہ زبان کو حاصل کرلیتا ہے یہانتک کہ خاص عمر کو پہنچکر اپنی مادری زبان کا ماسٹر ہوجاتا ہے اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ فطرت یا نیچر نے اُسکو اپنی مادری زبان سکھائی ہرگز نہیں - اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک بچہ خواہ وہ کسی ہی حالت میں ہوتا وہ ایک خاص عمر کو پہنچکر اپنی مادری زبان کا ماہر ہوجاتا - لیکن تجربہ اُس کے برخلاف شہادت دے رہا ہے - اگر پیدا ہوتے ہی ایک بچہ کو ہندوستان سے انگلستان کو بھیج دیا جاوے اور کم از کم بارہ ۱۲ برس کی عمر تک ہندوستان کی زبان کا ایک لفظ بھی اُس کو سُننے کا موقعہ نہ دیا جاوے اور ہمیشہ انگریزی زبان ہی سُنا کرے تو وہ اُس عمر کو پہنچکر اُسکی مادری زبان اُس کے لئے ویسی ہی اجنبی ہوگی جیسی اگر وہ ہندوستان ہی میں رہتا تو انگریزی زبان ہوتی - اسیطرح اگر بجائے انگلنڈ بھیجنے کے اگر چین یا جاپان یا روس یا کسی اَور ملک میں بچے کو بھیجکر تجربہ کیا جاوے تو ہر حال

نتیجہ واحد ہوگا۔

اب ایک اَور تجربہ کرنا باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر بچے کو دمِ پیدائش سے کسی ایک ایسے مکان میں بند کر دیا جاوے جہاں پر انسانوں کی آواز اُس کے کانوں تک نہ پہنچ سکے اور بارہ برس کے بعد اُسکو نکالکر دیکھا جاوے تو وہ بالکل کوئی زبان بھی نہیں بول سکے گا۔ لیکن آخر ہے تو انسان دماغ اور قلب اور دیگر نہایت اعلیٰ قوا کا مالک ہے۔ خیالات ضرورت رکھتا ہوگا۔ پس اپنے خیالات کے ظاہر کرنے کے لئے اُس کے پاس اَور کوئی ذریعہ نہیں۔ صرف اشارے ہیں اور اشارے بھی محدود نہیں جسقدر دماغ میں خیالات ہیں اُسی قدر اشارے ہیں اُن اشاروں کے سیکھنے کی اُسکو کسی دوسرے کی حاجت نہیں۔ جسطرح وہ اپنے قواء کو اپنے ساتھ لایا اُسی طرح اِن اشاروں یا اپنی فطری زبان کو بھی ساتھ لایا۔ اگر بچے کو پیدا ہوتے ہی اپنے دوسرے قوی یعنے ہاتھ پاؤں وغیرہ یاوری کرتے تو وہ ضرور اُنکے ذریعہ سے اپنے تمام خیالات کو پوری طرح سے ظاہر کرسکتا لیکن مجبور و بیکس ہوتا ہے اور بجز رونے کے اَور کسی طرح سے اپنی حاجت کو دوسروں پر ظاہر نہیں کرسکتا یہہ رونا بھی اشاروں یعنی فطری زبان میں داخل ہے۔ کیونکہ گونگے کے اشارے سے جب وہ رونے لگتا ہے تو ماں فوراً سمجھ لیتی ہے کہ اُسکو دودھ کی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اگر ہم اُٹھکر رونا شروع کردیں تو کون ایسا عقلمند ہوگا جو کھانا ہمارے سامنے رکھدے۔ رونا تو ایک ہی ہے لیکن بچے کا رونا۔ رونا نہیں بلکہ اپنی پیاری اماں سے باتیں کرنا ہے اور کھانا مانگنا ہے۔ اور ہمارا رونا اپنا دُکھڑا رونا ہے۔

سوم۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی حالت کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی نیچرل زبان اشارے ہیں۔ زید اور عمرو لنڈن شہر میں پیدا ہوئے۔ تاباپ کی دُنیاوی حالت یکساں۔ لیکن اتفاقات زمانہ سے ایک کی تعلیم کیمبرج کالج میں ہوئی اور ایک کی قسمت میں لکھا تھا

کہ وہ ہندوستان کی فوج میں آکر بھرتی ہوا اور گورہ کہلائے۔ جس صاحب نے کیمبرج میں تعلیم پائی اُس کی زبان کو دیکھئے اور اُس گورے کی زبان سے مقابلہ کیجئے۔ جو فوج میں بھرتی ہوا ہے۔ اکثر وہ گوروں کو آپسمیں باتیں کرتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ اور آپنے دیکھا ہوگا کہ وہ کسقدر اشاروں سے کام لیتے ہیں۔ ہاتھ بھی ہلاتے ہیں۔ پاؤں بھی ہلاتے ہیں۔ سر کو بھی ادھر سے اُدھر حرکت دیتے ہیں اور پھر اپنے خیالات کو اپنے ہمنشینوں پر پوری طرح سے ظاہر کرسکتے ہیں۔ برخلاف اس کے صاحب بہادر کو بھی کسی دوسرے صاحب سے باتیں کرتے سنا ہوگا۔ وہ اثناء گفتگو میں کسقدر سلامتی سے بغیر ہلائے دیگر اعضاء کے اپنی زبان سے فرفر باتیں کئے جاتے ہیں۔ کوئی مشکل سے مشکل خیال کیوں نہ ہو انکو کبھی فطری زبان کے کام میں لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ زبان کے اسقدر ماسٹر ہو گئے ہیں کہ ہر خیال کے لئے ایک مناسب لفظ اُنکے پاس موجود ہے۔ پس باوجود ایک شہر یا ایک گھر میں پیدا ہونے اور ایک سی حالتمیں پرورش پانے کے ان دونوں صاحبان کی یعنی گورے اور صاحب کی زبان میں کیوں اسقدر فرق ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ایک نے زبان کو پوری طرح سے حاصل کیا اور دوسرے نے ادھورا حاصل کیا۔ ایک نے کالج میں جا کر زبان کی تکمیل کی اور دوسرے اپنی تعلیم کو وہیں تک رکھا جہاں تک اپنے ماں باپ۔ پڑوسیوں ہمجولیوں وغیرہ سے حاصل کرسکتا تھا۔ عام طور پر جہلا اور عالموں کی حالتمیں صریح فرق معلوم ہوتا ہے۔ جاہل آدمی جبتک کوئی اور ذریعہ درمیان میں نہ لاوے صرف زبان سے کبھی بھی پوری طرح سے اپنے خیال کو ظاہر نہیں کرسکتا۔ اور عالم بلا تکلف خواہ کیسا ہی مشکل خیال کیوں نہ ہو صرف زبان سے ظاہر کرسکتا ہے۔ گو تعلیم یافتہ

لوگوں کو فطری زبان یعنے اشاروں
کے استعمال کی بہت کم ضرورت پڑتی
ہے۔ تاہم وہ اسکو اپنے آپ سے بالکل
علیحدہ نہیں کر سکتے۔ خیالات کو تو وہ
واقعی اپنی زبان ہی سے ظاہر کرتے
ہیں۔ اور انکی زبان ہر ایک بات کو
ظاہر کرنے پر قادر ہوتی ہے۔ لیکن وہ
اس سے بڑھکر بھی کچھہ کرنا چاہتے ہیں
یعنے وہ بات جو اپنے دل میں ہوتی ہے
اسکو صرف دوسروں پر ظاہر کرنیکی
کوشش نہیں کرتے بلکہ اس کا بعینہ
فوٹو دوسرے کے دل پر کھینچنے کی
کوشش کرتے ہیں۔ اس مطلب کیلئے
وہ اپنی فطری زبان کو ایک معاون کے
طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جسقدر بڑے
بڑے مشہور مقرر دنیا میں گزرے ہیں
سب اپنی زبان کو اس حاصل کردہ
زبان کے ساتھہ ملا کر اپنے دل کا عکس
دوسروں کے دل پر ڈالتے رہے ہیں۔
وہ مدد جو فطری زبان سے اشارہ
سپیچ میں لیجاتی ہے۔ اسکو انگریزی میں
جسچرس کہتے ہیں۔ اور ان جسچرس
سے وہ کام لیا جاتا ہے۔ جو اور کسی طرح سے
ممکن نہیں ہو سکتا۔

القصہ انسان کی فطری زبان اشارے
ہیں۔ انسان کی ابتدائی حالت
بالکل بچے کی سی ہوئی ہوگی۔ پھر
رفتہ رفتہ لڑکوں کی سی ہوئی اور
پھر جوانوں اور پھر بوڑھوں کی سی
اور سب سے بعد عالم لوگ ہیں جب تک
انسان تعلیم حاصل نہیں کرتا اسوقت
تک اسکی حالت اور ہسٹری اور
سوسائٹی کی مجموعی حالت اور [illegible]
بالکل متشابہ ہیں۔ کیونکہ جس طرح وہ
بچہ تھا تو بہت اشارے کرتا تھا۔
پھر دس برس کی عمر ہوئی تو بہت کم
اشاروں میں باتیں کرنے لگا۔ پھر
پچیس ۲۵ برس کا ہوا تو بالکل ہی اشارے
کم ہو گئے۔ اور جب پچاس برس کا
بوڑھا ہو گیا تو شاید ہی کسی اشارے
کی ضرورت پڑے۔ اسیطرح سوسائٹی
کبھی بچہ تھا۔ پھر لڑکا ہوا۔ پھر جوان
اور اب تو ماشاء اللہ اس کی عمر
پچاس سے بھی بڑھی ہوئی نظر
آتی ہے۔

دیسی عطاروں کی نگرانی کی ضرورت

روزمرہ کا تجربہ ہمیں دکھلا رہا ہے کہ انگریزی دوا فروش خواہ وہ یوروپین ہوں یا ہندوستانی زہر بیچنے کا رجسٹر رکھتے ہیں۔ خریدار کا نام مع پتہ تاریخ۔ مقدار نسخہ کا حوالہ وغیرہ۔ مگر ہمارے پنساری ابھی تک آزاد ہیں۔ مویشیوں اور انسانوں کو زہر اکثر انہیں کی دوکانوں سے لیکر دیا جاتا ہے۔ سنکھیا اور دیگر کئی ایک قسم کی زہریں بلا روک ٹوک فروخت کرتے ہیں۔ البتہ سنکھیا دینے میں کسقدر پس و پیش ہوتا ہے۔ اگر کشتہ وغیرہ کرنیکا بہانہ کر دیا جائے پھر کوئی نہیں پوچھتا۔ خواہ کتنا ہی خرید لو۔ افیون اور خودکشی کا اس ملک میں ایسا میل جول ہے جیسا شیر و شکر کا۔ صاحب کیمیکل اگزیمنر اس امر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہماری سینیٹری کمیٹیوں کیجانب سے یا براہ راست گورنمنٹ کیطرف سے ایک ایسا قانون نافذ ہونا چاہیئے جس سے پنساریوں کو بھی زہر کا بیچنا ایک نازک کام معلوم ہونے لگے

اس امر کی بھی کئی مرتبہ شکایت ہو چکی ہے کہ اناڑی اور عطائی گو نسخے باندھنے لگ جاتے ہیں اور پانچ دس شربت کی بوتلیں اور کچھ الم غلم ادویات رکھکر پنساری۔ عطار اور دوا فروش وغیرہ بنجاتے ہیں۔ چونکہ نوے فیصدی مخلوق کو انہیں کی دوکانوں سے سودا اور ادویات خریدنی پڑتی ہیں۔ اسلئے انکی صحت کے بہت کچھ ایک طرح یہی ذمہ وار ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں کہ جنکو ادویات کی شناخت تک نہیں ہوتی۔ اور بعض وقت پستہ کی جگہ جال گوٹہ اٹھا دیتے ہیں۔ اسکے انسداد کے لئے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دیسی شربت اور ادویات بیچنے کے لئے پہلے چند ضروری شرائط پوری کرائی جاویں مثلاً ادویات کی شناخت اور نسخہ

پھولوں سے خطرہ

مسٹر اجول، اپنے رسالہ موسومہ "خطرات گل" میں اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پھولوں کی خوشبو سے ہوا بگڑ جاتی ہے اور اس سے کاربونک ایسڈ پیدا ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس ہوا کو سانس کے ذریعہ سے کھینچتے ہیں۔ انکو بیماری ہو جاتی ہے۔ اور دہنیت کے زہر سے خون میں سمیت آجاتی ہے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ خاصکر گلاب کے پھولوں کی خوشبو آواز کے حق میں سخت مضر ہے اور مثال میں بیان کیا ہے کہ بڑے بڑے استاد گویے بعض پسندیدہ پھولوں کے سونگھنے سے گلو گرفتہ ہو جاتے ہیں اور انکی آواز کام کی نہیں رہتی۔ انہوں نے مثالوں میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک دلہن کو اپنا نارنگیوں کے پھولوں کا ہار سونگھنے سے غش ہو گیا۔ اور ایک سپاہی اور دوسرے اشخاص گلاب کے پھولوں کے سونگھنے سے بیمار ہو گئے۔ صاحب موصوف نے رائے دی ہے کہ بعض لوگوں کو محافل رقص و سرود وغیرہ میں شریک ہونے کے بعد جو درد سر اور کھانسی زکام وغیرہ ہو جایا کرتا ہے۔ اس کا سبب بھی یہی پھولوں کی خوشبو ہے۔ اور آواز کے بارہ میں تو بہم جانی رہی اور میڈم ریچرڈ متعلقہ پیرس اوپیرا کمپنی نے صریحی طور پر بتاکید تمام اپنے شاگردوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پھولوں کو اپنے پاس نہ رکھا کریں میڈم کرائس جو اسی کمپنی سے تعلق رکھتی ہیں ایسے کمرہ میں نہیں ٹھہرتیں جہاں بنفشہ کے پھول رکھے ہوتے ہیں۔ اور میڈم کالو کی نسبت بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے بارہا اس امر کی شکایت کی کہ فلاں فلاں پھولوں کے سونگھنے سے مجکو درد اور دوران سر کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ لیلی کے پھولوں کا گلدستہ سونگھ کر

اُنکی آواز پڑ گئی تھی۔ ہمارے ملک کے
لوگ جون جولائی کے مہینے میں پھولوں
کے ہار پہنا کرتے ہیں اور اسی زمانہ
میں بخار کا عارضہ ظاہر ہوتا ہے۔
اس مضمون کا عنوان ایسے خطرناک
الفاظ میں تجویز کیا گیا ہے اور پھولوں
کو یہانتک مضرت رساں بیان کیا گیا
ہے کہ جس سے پھولوں کا زہریلا پن
اور سم قاتل ہونا ثابت ہے۔ حالانکہ
یہہ بالکل غلط ہے۔ ہمکو مسٹر (جول)
کی رائے سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔
مضرت کے معنے اصل میں یہہ ہیں کہ جو
شے ضرر رساں ہے وہ بحالت تندرستی
اور صحت ہر حالتمیں نقصان پہنچاویگی
اور اُس سے پرہیز لازمی امر ہے
مثلاً سنکھیا ضرر رساں ہے تو وہ
ہر متنفس کو ہروقت نقصان پہنچانیوالا
ہے نہ کہ خاص اوقات اور خاص
امراض میں مضرت رساں ثابت ہوا
ہے۔ مسٹر جول نے جو نقصانات
پھولوں کے لکھے ہیں وہ ان معنوں
میں قابل تسلیم ہیں کہ ضعیف دماغ
آدمیوں کے لئے اُنکو خوشبو

بیشک نقصان پہنچانیوالی ہے
نہ کہ صحیح اور قوی دماغوں کے لئے
اور انہیں سے بھی اکثر پھول ایسے
نکلیں گے کہ جنکی خوشبو درد سر
وغیرہ کے لئے از روئے طب
مفید ثابت ہوئی ہے۔ مسٹر جول
کی یہہ رائے کہ پھولوں کی خوشبو
سے (کاربونک ایسڈ) پیدا ہوتی
ہے بالکل غلط ہے بلکہ یہہ زہریلی
ہوا شام کیوقت ہر درخت کے پتوں
اور شاخوں کے گنجان ہونے سے
پیدا ہوتی ہے اور باغوں میں جہاں
بہت سے درخت ہوتے ہیں زیادہ
پائی جاتی ہے۔ ورنہ اصل پھولوں
سے ایسی زہریلی ہوا کی تولید نہیں
ہوتی بلکہ قدرت نے اُس ہوا کی
اصلاح کے لئے پھولوں کے اندر
خوشبو پیدا کردی ہے۔ مسٹر جول
کے بیان اور مثال کے موافق
اُس دلہن کو جسکو نارنگی کے پھولونکا
ہار سونگھنے سے غش ہوگیا اگر کمزور
ضعیف الدماغ کہنا بے ادبی ہے
نازک دماغ کہنا چاہیئے۔ بس ایسے

دماغ کے لحاظ سے کسی شے کی بابت عام طور پر مضرت رساں ہونیکی رائے قائم نہیں کیجا سکتی۔ ہم مسٹر جول کی اس رائے کو ان نہیں لوگوں کے حق میں مان لینے کے قابل تصور کر سکتے ہیں جو ضعیف دماغ یا سڑی ہوئی اشیاء کے سونگھنے والے اور ولائیت کی تیار شدہ مچھلی کے کھانیوالے ہیں۔ اور بعض اشخاص نے جو مسٹر جول کی رائے کو تسلیم کر کے تائید میں اسی موسم کے اندر اپنے ملک میں بھی بخار کا ہونا بیان کیا ہے غلط ہے۔ ماہ جون وجولائی میں بخار کی کثرت اس موسم میں مواد کے پھوٹنے اور بارشوں کی کثرت اور دھوپ کی شدت اور بخارات ارضی کے متعفن ہونے سے ہوتی ہے نہ کہ پھولوں کی خوشبو سے۔ تجربہ اور مشاہدہ سے پایا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں اس خاص موسم میں پھولوں کی خوشبو سے صحت کو بہت مدد ملتی ہے۔ چنانچہ جابجا پھولوں کی کثرت اس رائے کی تائید میں پوری شہادت ہے

بجلی متحرک چیز پر نہیں گرتی

ایک ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ بجلی متحرک چیز پر نہیں گرتی۔ بلکہ بحالت قیام گرتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کے بھی عجیب خیالات ہیں۔ انسان کے خمیر میں حرکت داخل ہے اور پھر بجلی انسان پر گرتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔؟ اکثر درختوں پر بجلی گرتی ہے جنکو حرکت ہر وقت رہتی ہے۔ مشاہدہ سے پایا جاتا ہے کہ بجلی کے گرنیکا کوئی ٹھیک ٹھکانا نہیں ہے اس کے آگے متحرک اور غیر متحرک اشیاء برابر ہیں۔

ام الصبیان کا علاج

فرانس کے ایک رسالہ میں درج ہوا ہے کہ ام الصبیان کی بیماری جو بباعث نکلنے دانت یا سر کے بل گرنے یا سوزش دماغ یا دماغ میں دانہ دار مادہ کے جمع ہونے سے ہوتی ہے اس کیلئے سلفٹ آف کیلسیم بہت فائدہ کرتی ہے چنانچہ اس کیواسطے قلیل مقدار خوراک کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اگر

بچہ کی عمر چھ ماہ کی ہو تو ایک گرین سلفٹ
آف کیلسیم کو لیکر سوا پاؤ پانی میں حل
کریں اور اس میں سے ۲ ڈرام کی
خوراک گھنٹہ گھنٹہ کے بعد اور خوراک
دوائی کو بڑی خبرداری سے بڑھا دیں
لیکن اگر بچہ کی عمر ایک برس سے زیادہ
ہو تو چنداں پرواہ نہیں ہے چنانچہ
اسکو ۱/۲ سے ۱/۲ حصہ ایک ایک گھنٹہ
کے بعد دے سکتے ہیں لیکن واضح رہے
کہ اس دوائی کو تازہ بتازہ تیار کریں
کیونکہ تیار شدہ دوائی کا اثر جاتا رہتا
ہے۔ چنانچہ اسکو لیکر ہمراہ شوگر آف
ملک کے پڑیہ بنا کر خوب بند رکھیں۔
علاوہ اس کے ڈاکٹر موصوف فرماتے
ہیں کہ بعض دفعہ اس کے ہمراہ انٹی
پائی رین دینا پڑتا ہے اگرچہ فی الذات
یہ دونوں ادویات متناقض ایک
دوسرے کے ہیں کیونکہ اگر ام الصبیان
میں خالی انٹی پائی رین دیا جاوے تو
اس کا فائدہ سفرح ہو کر دماغ کو نقصان
پہنچاتا ہے مگر چونکہ سلفٹ آف کیلسیم
مضعف دماغ ہے اگر اس کے دینے
سے نقصان ہوتا ہوا نظر آوے

تو فوراً انٹی پائی رین دو تین
گرین دیدیویں تو اس کا بد اثر رفع
ہو کر بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔

ریسکپور کے عرق سے پیچش کا علاج

رسالہ انڈین میڈیکل گزٹ میں ڈاکٹر
میتھو نے اپنے تجربہ میں دیکھا کہ
کہ ریسکپور کے استعمال سے اسہال
کی بیماری میں کلی فائدہ ہوتا ہے
چنانچہ اسی خیال سے انہوں نے
اسکو پیچش کی بیماری میں برتا جس سے
خاصہ فایدہ ہوا مگر وہ اسطرح تحریر فرماتے
ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اس نے کنابس
انڈسی کا استعمال بھی کیا مگر اس سے
ایسا فائدہ نہ ہوا جیسا کہ چاہیئے۔ مگر
اب انہوں نے آخر الذکر دوائی کو
ریسکپور کے عرق کے ساتھ
دینا شروع کیا جس سے معلوم ہوا کہ
بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ
وہ اسکو اکثر اس طرح پر برتتے ہیں
جس کا نسخہ یہ ہے۔ مارکوبیا کا
آدھ ڈرام۔ عرق ریسکپور دس بوند

ٹنکچر کنابس انڈیکا اور ایک اونس گوند کتیرا کا لعاب ملا کر دن میں چار دفعہ سے آٹھ دفعہ تک دیتے ہیں جس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

تارپین کے تیل سے سوزش حنجرۂ طفلان کا علاج

ایک جرمن کے رسالہ میں تحریر ہوا ہے کہ خالص تارپین کے تیل کو اس بیماری میں نہایت مفید پایا گیا ہے چنانچہ اس کا تجربہ ایک جرمنی ڈاکٹر کا اسطرح لکھا گیا ہے کہ ایک لڑکا بعمر دو سالہ جسکو یہ بیماری ہو کر اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ جس سے حنجرہ میں رکاوٹ ہو گئی تھی جسکے اندفاع کیواسطے اسکے والدین نے عمل ثقب قصبۃ الریہ کرانا چاہا۔ جب معالج نے دیکھا کہ بچہ کا دم بالکل رکا ہوا ہے۔ اور بڑی مشکل سے کھانستا ہے۔ اور چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ اور نبض بالکل معلوم نہیں ہوتی اور حرکات صدر شاذ و نادر وقوع پذیر ہوتی ہیں اور گلے کے دیکھنے سے ورم کی سرخی دور تک پھیلی ہوئی ہے تو اسیوقت ایک کافی کے چمچہ کو تارپین کے تیل سے بھر کر بطور خوراک دیا گیا اور برف کے ٹکڑے گلے کے گرد باندھے گئے چنانچہ ایسا کرنے سے بیمار نے قدرے رات کو آرام کیا اور چند گھنٹے سویا رہا۔ صبح کیوقت اسی کے مطابق ایک اور خوراک دی گئی۔ جس سے بلغم زردی سفیدی مایل خارج ہوا۔ پھر مندرجہ ذیل نسخہ دیا گیا:۔

تارپین ۴ حصہ۔ روغن بادام دس حصہ سادہ شربت ۳۰ حصہ لعاب صمغ عربی ۴۰ حصے زردی بیضہ ۱۵ حصے۔ عرق دال چینی ۵ حصے۔ اس سے کافی پینے کا چمچہ دو دو گھنٹہ کے بعد دیا گیا جس سے بیمار بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اسیطرح ایک اور بیمار کا علاج جسکو اندرونی استعمال کیلئے تارپین دیا گیا۔ علاوہ اسکے آلہ اسپری کے ذریعہ یہ عرق سونگھایا گیا۔ تارپین ٹنکچر یوکلپٹس اور کاربالک ایسڈ ہر ایک چار حصہ لیکر اسقدر آب مقطر ملایا کہ جس سے ہزار حصہ کے قریب

ہو گیا۔ چنانچہ معالج دعوی کرتا ہے
کہ تارپین کے دینے سے بڑے زور
کی کھانسی ہوتی ہے جس سے ردی
بلغم کا اخراج ہو جاتا ہے۔ جسمیں مردہ
چھیچڑے خارج ہوتے ہیں۔

سرد پانی محرک ہے

ڈاکٹر لارڈ برنٹن کا قول ہے کہ سرد پانی
نہایت محرک ہے۔ اگر سب آدمیوں کے
لئے نہیں تو اکثروں میں تو شک
نہیں۔ دل میں حرارت پیدا کرنیکا
اثر ٹھنڈا پانی شراب سے زیادہ رکھتا
ہے۔ اُس کا اپنا واقعی تجربہ یہ ہے کہ
آدھ گلاس سرد پانی پینے سے اُسکی
نبض کی حرکت ۷۰ سے سو کے اوپر
تک پہنچ جاتی ہے۔

عورتوں کے سر کے بال

سوئٹزرلینڈ میں ایک ڈاکٹر نے ایک
عورت کے سر کے بال گنے ہیں جنکی
تعداد ۲ لاکھ ۳ ہزار ۱۸۵ تھی۔ اور
ڈاکٹر کا خیال ہے کہ کسی عورت کے
بال ۲ لاکھ ۴۲ ہزار سے زیادہ نہیں
ہوتے اور اس میں اگر تمام جسم کے
حصہ کے بال شامل کئے جائیں تو تین
لاکھ سے زیادہ ہو جائیں گے۔

پانی نہ پینے والے جانور

دُنیا کے مختلف حصوں میں مختلف جانور
ایسے ہیں جو پانی نہیں پیتے۔
ایک طوطا لنڈن کے چڑیا خانہ میں ۵۲
برس تک زندہ رہا لیکن ایک قطرہ
پانی کا نہ پیا۔ فرانس کی کمیٹی تحقیقات
حیوانات نے ایک قسم کی گائے بھیڑ اور
بکری کی نسل دریافت کی ہے جو پانی بالکل
نہیں پیتے۔

ڈاکٹری میں طب یونانی کی شرکت

اس ضروری وقت میں جبکہ بمبئی اور کلکتہ
میں وبائے طاعون سے سخت ہلچل
مچی ہوئی ہے۔ اور انگریزی علاج کو
خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی جس سے
ملک کو خوف اور وحشت ہے۔ سید
امجد علی صاحب اشہری نے ایک نہایت
ضروری اور مدلل رسالہ مشعر اس کے کہ

ڈاکٹر گری کو اس وقت یونانی تحقیق و ترکیب سے انٹرسٹ لینے کی ضرورت ہے اور اطبائے یونانی نے کامیابی سے اس کے علاج کئے ہیں۔ اور ڈاکٹران بمبئی اور کلکتہ کو چٹھیاں بھیجیں۔ انکو جواب ہیں کلکتہ کے ڈاکٹر گری سے نے

جواب دیا کہ آپکی تحریک کو بحث میں لایا جائیگا۔ اور گو آپ طبیب نہیں مگر آپکے خیالات کی جانچ ہونی چاہیئے اور بعض حالتوں کے لئے جو آپ نے صندل اور کافور کے امتحان کی درخواست کی ہے اسپر غور کیا جائیگا۔ اس موقع پر لائق اور تجربہ کار دیسی اطبا اپنے جوہر ضرور دکھانے چاہئیں تاکہ ڈاکٹر صاحبان کے دل میں دیسی طبابت کی توقیر ہو اور آئندہ کو اسکی ترقی کے اسباب پیدا ہوں۔ سردست دیسی حکیموں کو چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحب سے خط و کتابت کریں اور انکو اپنے اپنے تجربات و تحقیقات قدیم سے اطلاع دیں تاکہ دیسی طبابت معرض بحث میں آکر کوئی پسندیدہ نتیجہ ظاہر کرے۔ ہندی اطبا کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

نسخہ کونین ہر جلد پچکاری کرنیکے واسطے

کونین سلفاس ...... ۲۰ گرین

ایسڈ لکٹاک ...... ۲۰ بوند

آب مقطر ...... حسب ضرورت

اسکی طاقت اکثر ۵ بوند میں ایک گرین تک رکھتے ہیں اس سے کسی قسم کا نقصان وغیرہ واقع نہیں ہوتا

نسخہ ہلاس نزلہ و زکام

برگ نبت۔ زوفاء یابس چھلکہ الائچی کلاں۔ اسطوخودوس۔ مساوی وزن لیکر سوئی مثل ہلاس بنا دیں اور دن میں دو دفعہ استعمال کریں

درد مفاصل کا مجرب علاج

یہ نسخہ واسطے رعشہ و بہلاو عضو گرفتہ دست و کمر و باد و بلغم و برودت زنان انتہا مفید ہے۔ سیماب ۹ ماشہ سوہاگا تیلیا بریان ۶ ماشہ گوگرد ۶ ماشہ مغز کشنیز ۶ ماشہ۔ زہر تیلیا ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۲ تولہ مشک ۱ ماشہ

عرق ادرک یک آثار۔
اوّل پارہ و گوگرد کو پیسیں اور سہاگہ و مرچ کو جدا جدا پیسکر مع مشک و عنبر اکٹھا کرکے خوب پیسیں اور ادرک کا عرق ڈالکر کھرل کریں۔ جب تمام عرق خشک ہوجاوے تو پھر گولی بقدر نخود یا مونگ کے باندھیں صبح و شام ایک گولی کھاویں۔ مترشی و بادی اور جماع سے پرہیز کریں۔ بلغم و سودا و محافظت چشم و اشتہا کو نہایت مفید ہے بشرطیکہ ہمیشہ کھاویں

نوع دیگر

کچلہ کو مقشر کرکے روغن زرد میں جلاویں اور پیسکر ہمراہ شہد جنگلی بیر کے برابر گولی بناکر کھلاویں اور اُسی تیل کی بدن پر مالش کریں

گل چشم یعنے پھولے کا مجرب النسخہ

نمک سیاہ تولہ۔ نمک کھاری تولہ نمک سوچر تولہ۔ نمک سانبر تولہ نمک سنگ تولہ۔ کانچ سیاہ تولہ۔ نیلا تھوتھا ۳ تولہ۔ جو اکھار ۳ تولہ قلمی شورہ ۳ تولہ۔ شیشہ ۴ ماشہ۔ سجی ۳ ماشہ۔ پھٹکری ۴ تولہ۔
تمام ادویات کو جدا جدا کوٹ کرکے اور ایک برتن گلی لیکر اُسمیں پھٹکری سے تہ بتہ جماکر گل حکمت کرکے ۲ سیر اُپلوں کی آگ دیویں۔ پھر نکالکر مثل سرمہ کے کھرل کرکے آنکھ میں سلائی لگاؤ۔ اور اگر پھولا کہنہ ہو تو عرق لیمو میں اس انجن کو ملاکر آنکھ میں لگاوے۔ اگر پھولا نیا ہو تو شہد میں ملاکر لگاوے ۴۰ یوم تک۔ یا جبتک کہ کٹ جاوے۔ بعدازاں یہ انجن بناکر ۷ یوم لگاوے۔

انجن دیگر

کباب چینی۔ کافور۔ بابرنگ۔ الائچی خورد۔ کتھہ سفید۔ قرنفل۔ یہ دوائی ہموزن لیکر کھرل میں گھساکر انجن بناوے۔ بعد استعمال انجن اوّل کے اس کا استعمال ۷ یوم تک کرے۔ بفضل تعالیٰ پھولا جاتا رہیگا۔ اور روشنی کو بھی زیادہ کریگا۔ پرہیز تیل کی چیزوں اور دھوئیں کی جگہ اور بدبودار مکانوں سے کرنا چاہئیے

قرابادین احمدیہ حصہ اوّل

مولفہ خاکسار زبدۃ الحکماء حکیم احمد علیخاں پروپرائیٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور متصل کوتوالی پس مسجد وزیر خاں

اہل یورپ نے علم طب خصوصاً دواسازی میں جو کچھ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے عروج و فروغ حاصل کر لیا ہے آج ہم اپنی عقل و تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی کے خیال میں اس سے زیادہ عروج کا مقیاس ہو تو اُس کا نام تنزل تجویز کرنا نہایت موزون ہوگا۔ اُنہوں نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات و مرکبات میں وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑھکر خیال میں آنا مشکل ہے جوہر و ست نکال لینے سے یہہ فایدہ ہیں قوی الاثر ہو گئی ہیں اور مقدار میں کم ہونیکی وجہ سے کسیکو انکا استعمال کرنا ناگوار نہیں ہے تا مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بھی نظر انداز کرنیکی جرأت نہیں کر سکتے یہہ ایسی ہیں کہ ہماری پیدائش کے زمانہ ہماری طبایع کے ساتھ مانوس ہیں۔ قرابادین احمدیہ کے اس حصہ میں جسقدر مفرد دوائیں دیگئی ہیں بجز آیوڈین اور بسمتھ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہیں صرف ترکیب میں رنگ آمیزی کرکے اہل یورپ نے انکو سونے اور جواہر کے ہم رتبہ بنا دیا ہے اگر ہمارے ملک کے دواساز بھی توجہ کریں تو ممکن ہے کہ وہ بھی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فائدے اُٹھائیں اور ملک کو بھی فایدہ پہنچائیں۔ بلکہ ملکی فایدہ اسی میں ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات فروغ دیا جاوے۔ انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات میں بہت بڑھ گیا ہے۔ میڈیکل کالجوں سے ہر سال سیکڑوں طالب علم ڈپلوما حاصل کرکے نکلتے ہیں۔ کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا کہ گورنمنٹ ذمہ وار تھی کہ جو طلباء میڈیکل کالجوں کی سند حاصل کرلیں انکو ضرور نوکری دیگی۔ لیکن افراط کیوجہ سے اب یہہ ذمہ واری چھوڑ دی ہے۔ اس افراط و عدم ذمہ واریٔ گورنمنٹ کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی ہاسپٹل اسسٹنٹ و اسسٹنٹ سرجن شہروں میں اپنا اپنا مطب کر رہے ہیں۔ اس کے مقابل اہل ملک کے بھی دو فرقے ہو گئے۔ ایک وہ جو انگریزی دواؤں کو مفید خیال کرتے ہیں۔ دوسرے بالکل انگریزی دواؤں سے نفرت کرتے ہیں اور اپنی دیسی ادویات سے مانوس ہیں۔ جو ہمارے معالج المشاہیر وہ بھی دو فرقے ہیں۔ ایک ڈاکٹر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہیں۔ دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی ادویات سے بالکل نابلد ہیں۔ مگر ان دونوں فرقوں کا ایسا سلوک ملک کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ دونوں کو لازم ہے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کریں۔ اور اپنے تئیں ملک کی خدمت کے لئے پورا پورا لائق بنائیں۔ باوصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی قیمت کی شکایت بدستور

باقی ہے۔ پس ایک ڈاکٹر کا یہہ فرض نہیں ہے کہ ایک کم استطاعت مریض کے روبرو جسکو بیماری کے علاوہ بیکاری نے ستا رکھا ہی ایسا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت دو تین روپیہ ہو اور وہی نسخہ دو تین پیسہ میں عام بازار سے مل سکے۔ اسیطرح وہ دیسی طبیب ملک کی خدمت گذاری کا فرض ادا نہیں کر سکتا۔ جو آنکھوں کی بیماری میں زنک سلوشن جیسی فائدہ مند اور ارزاں چیز کو چھوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرتا ہے۔ غرض دونوں فرقوں کو دونوں قسم کی دواؤں سے کام لینا ضروری ہے اور میں نے دونو قسم کے طبیبوں کے خیالات کی بخوبی جانچ کرلی ہے کہ وہ دونوں قسم کی ادویات کو استعمال میں لانیکے خواہشمند ہیں۔ صرف ناواقفیت کا پردہ حائل ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے میری کتاب معمول احمدیہ جو فن جراحی میں شائع ہو چکی ہے ملاحظہ فرمائی ہے اور میری طرز تحریر سے آشنا ہیں مجھسے درخواست کی کہ میں ایسی قرابادین لکھوں جو اطبا کے دونوں فریق کے لئے موزوں و مفید ہو چنانچہ میں نے انکی فرمائش سے یہہ کتاب لکھی ہے۔ اس کا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارمیسی (دواسازی) کے ایسے اصول بیان کئے ہیں کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہوں تو ایک ماہر دواساز اپنے ٹوٹے پھوٹے ٹھیکروں میں ویسی ہی دوا تیار کرسکتا ہے جیسا کہ انگریزی ادویات ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈھنگ سے ادا کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پھر عربی فارسی انگریزی اور لاٹن نام ہے اسکے بعد ہر ایک دوا کے انگریزی و لاطینی مرکب بتائے ہیں۔ من بعد اُسی دوا کے یونانی و ہندی مرکب بیان کئے ہیں۔ اکثر دھاتوں کے جوہر اُڑانے کی ترکیبیں باتصویر لکھی ہیں تاکہ ہمارے ملک کے دواساز دیسی ہی دوائیں کوڑیوں کے مول تیار کرسکیں جیسی انگریزی ہیں۔ اسکے اخیر میں دو فہرستیں دی ہیں ایک معمولی مرکبات اور انکی مقدار خوراک کی۔ دوسری فہرست وہ ہے جو سراپا کی بیماریوں کے معالجات کی خبر دیتی ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس بیماری کا علاج کتاب کے کس صفحہ پر ملیگا۔ غرض جہانتک میرے امکان میں تھا میں نے دونوں طبوں کی ادویات و معالجات کا نہایت سلیس عبارت میں ترجمہ کر دیا ہے اور سوائے نام کے کوئی لفظ ایسا نہیں لکھا جو غیر مانوس ہو۔

اس کتاب کی قیمت عے اور محصول ڈاک وغیرہ ۱۲؍ ہے۔ خاکسار سے درخواست کرنے پر ملیگی۔

المشتہر

زبدۃ الحکماء حکیم احمد علیخان مصنف

لاہور۔ متصل کوتوالی

مطبوعہ مطبع جعفری لاہور

رسالہ تکمیل الحکمت کے فواید
یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہی اسکی اغراض و فواید یہہ ہین (۱) حفظ ما تقدم طبابت کیمیا افعال الاعضا تشریح (۲) عوام الناس کو صحت کی تدابیر سے خبردار کرنا صحت مین خلل انداز اسباب کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صفائی و صحت (۴) دیسی و انگریزی طریق علاج (۵) حکمی

تندرستی ہزار نعمت ہے

رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور

(۶) بیماریون کے تجربے فن حکمت کے امتحانات قدیم و جدید طب پر مدلل بحث
قیمت رسالہ ھذا

سالانہ	ششماہی	ماہوار	عام خریدار
۱۲؍	عہ؍	۳؍	بلا محصول
۲؍	عہ؍	۴؍	مع محصول
	۱۲؍		روسا و سرکار سے

میعاد ... ڈیڑھ ماہ - اسکے بعد ڈیوڑھی

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۸ مارچ ۱۸۹۷ عیسوی | جلد ۱۸

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمت بعض معزز اصحاب کی خدمتین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور ہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے - جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین رقم واجب الادا بھی بھیجدین تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان اڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین اگر ٹکٹ ہون تو آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ ارسال کرین - اجرت اشتہارات فی سطر ۲؍ فی صفحہ ۱۰؍ - زیادہ اشاعت کیلئے رعایت ہوگی

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصون مین منقسم ہی ہندیون کے لئے ایک مستقل ورسی کتاب ہے اور انہین کے لئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونون طریقون سے علاج بتایا گیا ہی ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کیے ہین علامتین ایسی عام فہم ہین کہ ایک کم استعداد بھی باسانی مرض کی تشخیص کر سکتا ہی ہر ایک مرض کے معتمد انگریزی نسخے دئے ہین پہر یونانی و ہندی جو کئی سال کے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہی جیسے کہ یونانیون اور ویدون کے لئے ہر موقع پر تصویرین بھی دیکھی ہین انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہی اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹران مشہور و مستند طبیبون نے تصدیق کی ہی جو اسکے اخیر مین درج ہی قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم ۸؍ حصہ سوم ۸؍ کل ۱۲؍ محصول ذمہ خریدار -

المشتہر حکیم احمد علیخان زبدۃ الحکما مصنف لاہور متصل کوتوالی

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین ایسی کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسایل جزوی و کلی پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار مخفیہ ہین جو مشایخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہی جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کی غرض ہی انسانکو سعادت ابدی بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اسکا شرف اسی مین ہی کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اسکی توحید کرے انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہی جس سے انسان فرشتون کے رتبہ سے بھی بڑھ جاتا ہی اسمین تصوف کے سب مطالب شرح و بسط کے ساتھ درج ہین قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍ محصول فی جلد ...

اور کبھی محلل کر دوسے ازدیاد شکر مشانہ
دیکھا جاتا ہے اور کبھی امعا میں
ایسا درد شدید ہوتا ہے کہ قولنج کے ساتھ
مشابہ ہو جاتا ہے اور پیرو میں [illegible]
اور قے کرنے کی حالت میں زیادہ ہو جاتا
ہے کیونکہ ان حرکات سے پردۂ شکم پر زیادہ
دباؤ پڑتا ہے اور کبھی بول کرنے کی حاجت
میں درد زیادتی کرتا ہے اس مرض میں
بہت قلیل پیدا ہوتا ہے اور بہت سرخ
ہوتا ہے اور کبھی احمر اقتم لیکن بول جب
سیاہ ہو جاتا ہے تو کپڑے پر چھڑکنے سے
کپڑا سرخ ہو جاتا ہے برخلاف سیاہی
بول یرقان کے کہ اس میں کپڑا زرد ہو جاتا
ہے قبض شکم زیادہ ہوتی ہے اور خصیے
اوپر چڑھ جاتے اور متقلص ہو جاتے ہیں
اور کبھی بطن میں اس وجہ سے انتفاخ ہو جاتا
ہے کہ غشا سے بلغمیہ امعا اپنے ضعف
کے سبب سے عوض ہوا پیدا کرتا ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی تو تیز
روز میں خود بخود اعراض برطرف ہو جاتی
ہیں اور مریض تندرستی صحت پا لیتا ہے
یا مرض مزمن ہو جاتا ہے اور اعراض
خفیف ہو جاتے ہیں یا ہر روز تپ لرزہ
و نافضل شروع ہو جاتی ہے اور پسینہ
آنے کے بعد جیسا کہ سل میں ہوتا ہے
مجھے رفع ہو جاتا ہے اور یہ ورم میں ریم
پیدا ہو جانے کی علامت ہوتی ہے
اس حالت میں ورم منفجر ہو جاتا ہے
خواہ خارج کی جانب منفجر ہو یا امعا کے
ساتھ متصل ہو کر امعا کے اندر راہ
ریم براز کے ہمراہ خارج ہو جاتی ہے یا
بطن گردہ میں منفجر ہوتا ہے اور ریم
حالب کی راہ سے مثانہ میں گرتی ہے
اور بول کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے
یا مریض مر جاتا ہے ایسے مریض کی موت
اکثر اسی نہج سے وقوع میں آتی ہے
کسی مریض میں بول پیدا ہی نہیں ہوتا
اور کسی میں بہت قلیل پیدا ہوتا ہے کہ
خون صاف نہیں ہو سکتا اور فساد
خون کے سبب فساد دماغ و بیہوشی عارض
ہو جاتی ہے اور اسی حالت میں مریض
ہلاک ہو جاتا ہے
واضح ہو کہ جب ورم گردہ مقام بطن میں
سفید گوشت کے اندر ہو اور گوشت سرخ
در میں محفوظ ہو تو اسوقت بول کی

پیدایش مین قلت نہین ہوتی اسلیے کہ
خون کا پانی سرخ گوشت مین پیدا ہوتا
ہے اور گوشت سفید مین گرتا ہے اور
اسی طرح بول مین سرخی و قتمت
نہین ہوتی لیکن اس بول مین بلغم لزج
زیادہ ہوتا ہے اور فی الواقع اسکا خروج
تنقیہ مادہ ورم غشاے بلغمیہ بطن کا سبب
سمجھنا چاہیے جیسا کہ زکام و زحیر مین
اوسکا خروج موجب صحت ہوتا ہے
اس حالت مین فساد دماغ و بیہوشی کا
اندیشہ نہین رہتا۔ اس مرض کے ساتھ
کبھی درد کمر بھی شامل ہوتا ہے اور کبھی درد
گردہ بھی جو بطور نوبت کے ہوتا ہے اور
اسمین ورم و حمی اور تغیر بول نہین ہوتا
اس حالت کا نام انگریزی زبان مین
نفرال جیا یعنی درد گردہ کہتے ہین
اور یہہ حالت درد کمر کے ساتھ ملتبس
ہوتی ہے اور ان دونون مین تفرقہ یون
کیا جاتا ہے کہ درد کمر مین استلقا سے مریض
کو راحت حاصل ہوتی ہے اور درد کم ہو جاتا
ہے اور اوٹھنے مین درد زیادہ ہوتا ہے
اور درد گردہ مین بستر پر لیٹنے سے راحت
نہین ہوتی اور شدت و بیقراری مین
بھی درد کی زیادتی محسوس نہین ہوتی
اور نیز درد کمر مین بول مین قتمت کی کیفیت
نہین پائی جاتی اور غشیان و قی بھی نہین
ہوتی اور خصیے بھی اوپر کو نہین چڑھتے
اور ورم گردہ و درد گردہ مین یون تفریق
کی جاتی ہے کہ درد گردہ بطریق نوبت ہوتا
ہے اور ورم مین نوبت نہین ہوتی اور
نیز درد گردہ مین تپ نہین ہوتی اور ورم
گردہ مین حمی لازمی ہوتا ہے۔ نیز درد
گردہ مین مثیانہ کے اندر ایسا تغیر نہین ہوتا
جیسا کہ گردہ کے ورم حار مین ہوا کرتا ہے

علاج

اگر مریض قوی ہو تو فصد لین اگر اس سے
بھی آرام نہو تو مقام گردہ پر جونکین لگائین
یا حجامت مع الشرط کرین۔ اسکے بعد فقط
روغن بید انجیر کا چھہ چھہ گھنٹہ کے بعد
چار ڈرام سے ایک اونس تک دو تین روز
متواتر دین تاکہ سات آٹھہ دست رقیق
روزانہ آجایا کرین۔ بید انجیر کی تخصیص کا
فایدہ یہہ ہے کہ یہہ خون مین سرایت نہین
کرتا اور باقی سب مسہلات خون مین سرایت
کرکے گردہ پر قسم قسم کی آفتین نازل کرتے
ہین اور مسہل کے بعد روزانہ دو تین بار

نصف نصف گھنٹہ تک گرم پانی میں بٹھلائیں اور گرم پانی سے نکل لینے کی بعد کوئی معرق دوادیں اور اس مرض میں بہترین معرق لائکر امونیا ایسیٹاس ہے جو دو ڈرام سے ۶ ڈرام تک پانی میں حل کرکے دیا جاتا ہے اور جبتک بدن گرم رہے آشجوی رقیق یا آب مطبوخ تخم کتان یا آب محلول صمغ عربی پلاوین تاکہ اسکی اعانت سے پسینہ زیادہ آئے کیونکہ گرمی بدن کی حالت میں سرد پانی پینے سے بھی پسینہ آجاتا ہے لیکن ان اشیا کے پینے سے پسینہ بھی آجاتا ہے اور بول رقیق ہوجاتا ہے۔ اور جب اس تدبیر سے درد وتپ برطرف ہوجائیں تو ادویہ مدرہ مثلاً پٹاس ایسیٹاس ۸ گرین اور پٹاس بائی ٹارٹراس ۲ گرین یا ایک دو اونس پانی میں حل کرکے پلائیں

یہہ بھی واضح رہے کہ کبھی روغن بیدانجیر کے پلانے سے غشائے بلغمیہ معدہ وامعا متاذی ہوجاتے ہیں اس حالت میں گرم پانی کا حقنہ دینا چاہیے اس سے گردہ کو بھی راحت پہونچتی ہے۔ چونکہ یہہ ناممکن ہے کہ بیمار کو ہروقت گرم پانی میں بٹھلائے رکھیں اسلیئے مناسب ہے کہ جو وقت پانی میں بٹھلانے سے خالی ہو اوسمیں پارچہ فلانل گرم پانی میں ترکرکے اور نچوڑکر گردہ پر تکمید کریں لیکن اس تکمید میں روغن تارپین شریک نکریں ورنہ گردہ کو مضر ہوگا اگر مقام گردہ پر درد زیادہ ہو تو رائی کا پلاسٹر مقام گردہ پر لگائیں لیکن اس مرض و دیگر امراض گردہ میں ہنیش مگس کا پلاسٹر لگانا مطلقاً جائز نہیں۔

ورم مزمن گردہ

خواہ یہہ ورم ورم حاد سے حاصل ہوا ہو یا ابتدا ہی سے خفیف الاعراض ہو کر ہمیشہ جو کچھ بعد تشریح میت دیکھا جاتا ہے یہہ ہے کہ گردہ صحت کی حالت سے چھوٹا ہوتا ہے اور اسکا سرخ گوشت سخت اور کم ہوتا ہے اسلیئے کہ جو مواد ورم سابق سے گرا ہوا ہے وہ مجاری بول و گوشت گردہ کو غمز کرتا ہے جس سے مجاری بول تنگ ہوجاتے ہیں پس آب خون جدا ہوکر نہیں آتا ہے اوسکی مقدار کم ہوتی ہے اور غذا بھی گردہ کو کم پہونچتی ہے اسوجہ سے یہہ مجاری بول و گوشت سرخ گردہ دونون

دونوں یکجا ہوکر ناقص اور سخت ہوجاتے ہیں اور گردہ صغیر ہوجاتا ہے اور کبھی گردے کی سطح جسم میں چھوٹے چھوٹے پھوڑے ریم والے پائے جاتے ہیں اور غشاے بلغمیہ ہمیشہ غلیظ ہوتا ہے اور کبھی صحت کی نسبت بہت غلیظ ہوتا ہے اور کبھی وسپر زخم کے آثار بھی پائے جاتے ہیں اگر یہہ مرض ابتدائی سے مزمن ہو تو اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ بطن گردہ یا اوسکی شاخ میں سنگریزہ پیدا ہوجاتا ہے

علامات

اسکی علامات صاف اور بخوبی کم معلوم ہوتی ہیں لیکن اکثر کمر میں محل گردہ پر درد اور پیشاب کی قلت ہوتی ہے اور بار بار تھوڑا تھوڑا بول کرتا ہے اور بول میں تیزاب امونیا کی بو آتی ہے اور نیز بول میں بلغم لسنج اور اکثر ریم بھی آتی ہے مگر جب ریم آنی شروع ہوجاتی ہے تو شام کے وقت تپ مثل حمی سل کے آنی شروع ہوجاتی ہے اور بدن لاغر ہوجاتا ہے

علاج

اسکا علاج دشوار ہے اور علاج سے فائدہ بھی کمتر ہوتا ہے لیکن بیماری کی اذیت کم کرنے کے لیے [illegible] محل گردہ پر جونکیں یا پچھنے مع الشرط لگائیں تین نسخے جو ہم لکھتے ہیں انکو زیادہ تر بول کے وقت پلائیں اور ایسے سے مریض کی طبیعت کے موافق جو نسخہ زیادہ ہو اوسکا استعمال زیادہ کرائیں تاکہ اوس میں تخفیف ہو نسخہ اول پاریرا براوا ڈکاکشن یعنی مطبوخ پاریرا براوا ایک سے تین اونس تک چھ چھ یا آٹھ آٹھ گھنٹے کے بعد دیں یہہ دوا غشاء بلغمیہ گردہ و بول دھالیہ مثانہ کو تقویت دیتی ہے اور اونکی حس کو کم کرتی ہے اور مطبوخ کی ترکیب یہہ ہے کہ پوست بیخ پاریرا براوا ڈیڑھ اونس لیکر چھری سے اوسکے ورق تراشیں اور بیس اونس پانی میں بھگو کر چاندی یا قلعی دار مسی یا تیلہ میں ڈال کر اوسپر سرپوش دیکر ۵ منٹ نرم آنچ پر جوش دیں اور اتار کر صاف کریں اور فضلہ جو کپڑے میں باقی رہجائے اوسپر بار دیگر اسقدر گرم پانی ڈالکر صاف کریں کہ کل عرق بیس اونس باقی رہجائے اسکو شیشہ میں

بہرکر رکھہ چھوڑین اور ضرورت کیوقت
کام مین لائین — ایضاً نقوع بیوکو جسکو
بُکّو بہی کہتے ہین اور یہہ ایک بوٹی ہے ایک
اونس سے چار اونس تک دو تین بار روزانہ
پلائین اور نقوع بکو کی ترکیب یہہ ہے کہ
نیم اونس برگ بکو باریک کرکے ظرف مین
ڈالین اور دس اونس گرم پانی اوسپر ڈالکر
ظرف کو ڈہکن سے بند کرکے گہنٹہ بہر تک رکہا رہنے
دین پہر کپڑے مین چہانکر رکھہ چہوڑین اور
ضرورت کے وقت کام مین لائین —
نوع دیگر یُووا اُرسی کا نقوع ایک سے
دو اونس تک روزانہ دو تین بار دین اس
کے نقوع کی ترکیب یہہ ہے کہ برگ یووا ارسی
(جو ایک بوٹی یا بیری قسم سے ہے جسکو ریچھہ
نہایت رغبت سے کہایا کرتا ہے کیونکہ
لفظ یووا بمعنی بیر ہے اور ارسی بمعنی ریچھہ
ہے) نیم اونس لیکر پیس لین اور سفوف
ایک برتن مین رکھکر دس اونس گرم پانی
اوسپر ڈالکر ڈہانپ دین اور دو گہنٹے کے بعد
صاف کرکے شیشہ مین بہر لین اور ضرورت
کے وقت کام مین لاوین اور جب ثابت
ہو جاوے کہ سنگریزہ گردہ مین ہے تو اس
نقوع کے ہمراہ پتاس کاربناس یا سوڈا
کاربناس ہر ایک دس سے ۱۵ گرین تک
حل کرکے پلاوین یا لائکر پٹاسی ایسے ۱۰ سے
۱۵ قطرہ تک ملا کر دین اور ٹنکچر ہایوسائمس
ایک ڈرام یا اکسٹراکٹ ہایوسائمس
۵ سے ۱۰ گرین تک حل کرکے دین —

البیومن یوریا

اسکے معنی ہین انڈے کی سفیدی جو
بول مین پیدا ہوتی ہے اور اسکو لغت
انگریزی مین برائٹس ڈزیز کہتے ہین
یعنی وہ مرض جسکو ڈاکٹر برائیٹ نے اپنی
تحقیقات سے دریافت کیا اس مرض
مین ضرور ہے کہ اسکے حدوث سے پہلے
کوئی خونی مرض لاحق ہوا ہو مثلاً خون
مین اجزائے سفید زیادہ پیدا ہونے ہون
یا حمی دموی ہوا ہو جسکو انگریزی مین
اسکارلیٹینا کہتے ہین اور یہہ مرض
تین قسم ہے ایک یہہ کہ اسمین گردہ تشریح
کے وقت بہت عظیم و متورم و سرخ پایا
جاوے جیسا کہ ورم حار مین ہوا کرتا ہے
دوم یہہ کہ گردہ متورم ہو لیکن سفید ہو
یعنی اوسکا سرخ گوشت متورم و سفید ہو گیا
ہو سوم یہہ کہ تمام گردہ سفید ہو جاکر

لیکن بعد ازین صغیر ہو جاتے جیسا کہ ورم مزمن گردہ مین پایا جاتا ہے۔

پہلی قسم حاد ہے اور دوسری دونون حسب مراتب خود مزمن ہین حاد قسم مین گردہ چھہ اونس سے بارہ اونس تک عظیم و ثقیل ہو جاتا ہے اور اوسکی شکل صورت ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کہ ورم حاد گردہ مین ہوا کرتی ہے اور اسکا سبب فقط یہی ہوا کرتا ہے کہ بدن کو ایسے وقت مین سرد ہوا لگے جبکہ بدن گرم ہو

علامات

اول لرزہ آتا ہے پھر بخار عارض ہوتا ہے اور جلد بدن گرم و خشک ہو جاتا ہے اور مقام گردہ پر درد و اذیت ہوتی ہے پس چہرہ پر اور آنکھون کے گرد ورم ظاہر ہو جاتا ہے بعد ورم تمام جسم مین عارض ہو جاتا ہے کیونکہ غشائے خانہ دار جو نیچے زیر جلد ہے عروق سے پانی جدا ہو کر گرتا ہے جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اس مرض مین بول کم و سرخ ہو جاتا ہے اور کبھی اوسمین سیاہی مثل سیاہی دخان کی ہوتی ہے اور بار بار بول آتا ہے مگر بہت کم اور جب اس بول کو شیشہ مین ڈالکر آگ پر رکھا جاوے تو مثل سفیدی بیضہ اسمین رسوب منجمد ہو جاتے ہین اور اگر بول کو کسی برتن مین ڈالکر چند گھنٹے رکھا جاوے تو اوسمین کوئی چیز تہ نشین ہو جاتی ہے اور جب اس رسوب کو خوردبین سے دیکھا جاوے تو مواد مجاری صغار بول کی شکل پر پایا جاتا ہے اور غشاے لیفیہ کے چھلکے اسمین موجود ہوتے ہین جو مجاری بول مین پیدا ہوتے ہین جب بول کے رسوب مین بول کے چند گھنٹے رکھنے کے بعد یہہ صورت محسوس ہو اور آگ پر رکھنے کے بعد سفیدی بیضہ کی طرح منجمد ہو جاوے تو بالیقین جان لین کہ مرض مذکور ہی ہے

علاج

پہلے روغن بید انجیر کا مسہل دین جیسا کہ ورم گردہ مین ہدایت کی گئی ہے تا کہ دست رقیق آوین پھر گرم پانی مین نہلا دین غرض تمام علاج ورم حاد کا کرین اور قسم ثانی مین جسمین گردہ کا گوشت سفید ہو جاتا ہے اور ورم حاد کے بعد پایا جاتا ہے یا خود ابتدا ہی سے مزمن ہوتا ہے اسکے اسباب قریبہ بعیدہ وہی ہین جو ورم حاد مین بیان کئے گئے لیکن حاد مین

یہہ اسباب قوی ہوتے ہین اور اسمین
ضعیف۔

علامت

اسکی علامت یہہ ہے کہ یہان قسم حاد کے
اعراض آہستہ آہستہ اور خفت کے ساتھہ
عارض ہوتے ہین اور اسمرض مین بول
کا رنگ پانی کی طرح سفید ہوتا ہے اور آگ
پر رکھنے سے منجمد ہو جاتا ہے اگر خود منجمد
نہو تو قدرے نائیٹرک ایسڈ ڈالنے سے
منجمد ہو جائیگا یا شیر کی سی سفیدی اسمین
ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اسمین قسم اول کی
نسبت سفیدی کم ہوتی ہے اور اسمین
آثار سفیدی کے ایسے ہوتے ہین جیسے کے
چہرہ کے تہبج اور زردی رنگ رخسار اور سفیدی
غشاے بلغمیہ چشم و لب مین ظاہر ہوا
کرتے ہین اور اس حالت مین اکثر ورم غشاے
بیرونی قلب و ذات الریہ و ذات الجنب عارض
ہو جاتا ہے اور جب ورم عارض ہو جاتا ہے
تو آخر مرض مین غشاے ریہ بھی متورم ہو جاتا
ہے جسکے سبب سے تنفس مین دشواری
آجاتی ہے اور نیز آخر مرض مین فساد خون
کے سبب بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور
اسی بیہوشی کی حالت مین مریض ہلاک
ہو جاتا ہے۔

علاج

پہلے مسہل روغن بیدانجیر دین بعد
سفوف جلیب کمپونڈ ایک سے دو ڈرام
تک کہلا دین اور روزانہ مکرر یہہ مسہل
دین تاکہ اسہال رقیق ہو جاوین اور قوت
بھی ضعیف نہو بعد ادویہ مدرہ
مثلاً پٹاس ایسیٹاس دس گرین اور پٹاس
نیٹراس ۵ گرین پلا دین اگر نصف سے
گرین سفوف ڈیجی ٹلیس بھی اسکے
ساتھہ شریک کرکے کہلا دین تو بہتر
اور اگر تنفس مین اذیت زیادہ ہو اور معلوم
ہو کہ ریہ مین آب کثیر مجتمع ہے تو ناچار
ایسی ادویات سے مسہل دین جو آب رقیق
کو خارج کرین اور جنکا مفصل بیان مرض
استسقا مین لکھا گیا ہے مثلاً سفوف
اسکامنی و ایلاٹیریم اور روغن حب السلاطین
دین تاکہ مریض ہلاکت فوری سے بچ جاوے
قسم ثالث جسمین گردہ کی مقدار صغیر
اور اوسکا رنگ سفید ہو جاتا ہے یہہ بھی
مزمن ہے اور قسم ثانی سے جبکہ وہ زیادہ
کہنہ و مزمن ہو جاتا ہے حادث ہوتا ہے
اس قسم مین چہرہ کی زردی اور غشاے بلغمیہ

چشم ولب کی سفیدی زیادہ ہوتی ہے
اور بول بکثرت وبمقدار کثیر اور سفید سوا
عادت کے آتا ہے لیکن اوسکو آگ پر گرم
کریں اور اوسمیں تیزاب شورہ ڈالیں تو
اوسکی سفیدی مثل سفیدی ابر کی ہوجاتی
ہے اور جب شیشہ کو ہلائیں تو سفیدی
مذکور مثل ابر کے دکھائی دیتی ہے اور سوزش
ورم بدن کم ہوجاتا ہے لیکن خاص چشم
کا غشا سے بلغمیہ سفید و پر آب معلوم ہوتا
ہے اور درد سر و دوران سر اکثر عارض
ہوتا ہے اور بیمار کو نیند زیادہ آتی ہے اور
طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور مریض
بیہوش ہوجاتا ہے اور پھر ہوش میں آتا
ہے اور آخر بیہوشی کی حالت میں مرجاتا
ہے ایسے بیمار کے واسطے سوائے علاج
تندرستی یعنی قوت قایم رکھنے کے دوسری
تدبیر مناسب نہیں کیونکہ ضعف بدرجہ
کمال ہوتا ہے اور فقط آب آہن سادہ
پانی ملا کر دینا بہتر ہے

فایدہ برائیٹس ڈزیز کی نسبت بعض اطبا
کی یہ رائے ہے کہ جب جگر میں ورم یا آبس
وسوزش پیدا ہوتی ہے تو البیومن طبیعی
جو خون کے اندر رہتا ہے اپنی طبیعی حالت
سے متغیر ہوکر بول میں خارج ہوتا ہے چنانچہ
اس حالت میں ہمیشہ اپنی طبیعی حالت سے
متغیر رہتا ہے اور جگر کے حصوں میں جسقدر
ورم وسوزش کی زیادتی ہوتی ہے اوسی
قدر البیومن کا تغیر زیادہ ہوتا جاتا ہے
اور اس تغیر سے خون ضعیف ہوکر بدن
میں انیمیا کی حالت پیدا کرتا جاتا ہے اور
اعضا کو غذا کمتر پہنچتی ہے جس سے بول
میں یوریا کم خارج ہوتا ہے اور خون میں
زیادہ رہتا ہے جس سے خون روز بروز زیادہ
خراب ہوتا جاتا ہے اور گردہ میں فساد
پیدا ہوتا ہے جو ہلاکت مریض کا باعث
ہوتا ہے پس اسکا علاج یہی ہے کہ تا بقائے
مرض مسہلات کے ساتھ جگر و خون کا
تصفیہ کرتے رہیں تاکہ خون صاف ہوتا
رہے اور اثنای مسہلات میں آب آہن اور
اوسکے مرکبات حسب مناسب دیتے رہے
خون کو تقویت دیتے رہیں اور اغذیہ سریع
الہضم دیں اگر تمام مقوی غذاؤں کے عوض
صرف شیر تازہ پر اکتفا کریں تو بہت بہتر
ہے اس سے کسی اور تدبیر کی حاجت باقی
نہیں رہتی ہے اور یہاں ہم ایک دستور العلاج
پیش کرتے ہیں جو ہمارے تجربہ میں آچکا ہے

اور وہ یہہ ہے کہ جب یہہ مرض شروع ہو
اور جگر اور دوسرے اعضا مین ورم پیدا ہو جاے
تو ایسا مسہل دین جو آب رقیق کو اسہال مین
دفع کر دے۔ اس مطلب کے واسطے گرم موسم
مین صنیفہ بعض کو پٹاس بای ٹارٹراس
۴ ڈرام سے ایک اونس تک پانی مین حل
کرکے پلانا بہت مفید ہے اگر اسہال کے بعد
بھی گردہ اپنا کام نکر سکے تو ٹنگچر ڈیجی ٹیلیس
پلائین اور غذا کے بعد ٹنگچر اسٹیل ۵ قطرہ
ہمراہ نقوع کواشیا ایک اونس دین۔ اگر مرض
مزمن ہو کر دیر پا ہو جاے تو اس طرح علاج
کرین کہ پہلے صبح کے وقت ایک سے تین قطرہ
سلوشن لوڈو فلن آب سادہ ملا کر دین اور
غذا مین صرف شیر تازہ پر اکتفا اگرچہ رات دن
مین بیمار بیس سیر پی جاے اس سے قوت
بدن قایم رہتی ہے۔ اور ہر غذا سے شب و روز
کے بعد ٹنگچر اسٹیل ۵ قطرہ نایٹرک ایسڈ ڈیلوٹ
۲ سے ۵ قطرہ نقوع کواشیا ایک اونس دیا کرین
تاکہ مرض دفع ہو جاے۔ اگر اس علاج کے
اثنا مین بھی مسہل کی حاجت پڑے تو مناسب
مسہل دین مگر جو مسہل دین اوسمین لوڈو
فلن ضرور شامل کر لین۔

حصاۃ الکلیہ

یعنی سنگ مثانہ۔ اسکو لاٹن مین کال
کیولس اور انگریزی مین گراول یعنی
سنگ خرد یعنی ریل کہتے ہین چونکہ یہہ
مرض بول مین ہوتا ہے اسلئے پہلے بول
کا کچھ حال بیان کرنا مناسب معلوم
ہوتا ہے۔

تشریح بول

بول چند اجسام سے مرکب ہے چنانچہ اگر
بول ایک ہزار اونس ہو تو اوسمین اکثر
اور اوسط کے حساب سے نوسو ۳۳۔ اونس
پانی ہوتا ہے اور یوریا ۳۰۔۱ اونس اور یورک
ایسڈ ایک اونس اور پٹاس و سوڈا اسلفاس
پونے سات اونس اور سوڈا و امونیا و مگ
ونسگنیشیا ہر دو چار ساڑھے پانچ اونس
نمک ساڑھے چار اونس نوسادر ڈیڑھ
اونس ہے ان اجسام کے علاوہ اور بھی اجسام
ہین جو بول کو رنگ دیتے ہین مثلاً صفرا
وبلغم انکی ہنوز مقدار پایہ تحقیق کو نہین پہنچی
لیکن اکثر دونون ملکر ۱۰ اونس تک رہتے
ہین۔ جب صحیح بول کو شیشہ مین ڈال کر
دیکھین تو صاف ہوتا ہے۔ بول کا وزن

صاف پانی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے چنانچہ اس امر کا ثبوت آلہ پیمایش بول کے ذریعہ بخوبی ہو سکتا ہے - مرض کی حالت مین بول کا وزن کبھی تو صحیح بول کی نسبت زاید ہوتا ہے اور کبھی ناقص چنانچہ ذیابیطس مین وزن زیادہ ہوتا ہے اور سفیدی بیضہ کے پیدا ہونے کے وقت بول کا وزن کم ہوتا ہے - اگر صحیح بول کو کسی برتن مین ڈالکر رکھہ چھوڑین تو سرد ہو جانے پر کچھہ اوسمین تہ نشین و راسب ہوتا ہے لیکن جب آگ پر رکھکر گرم کرین تو بول پھر صاف ہو جاتا ہے اور جسم مذکور بول مین ممتزج ہو جاتا ہے اور یہہ جسم راسب یوریٹ آف امونیا ہے - ایک تندرست آدمی ۲۴ گھنٹہ مین ۳۰ سے ۴۰ اونس تک بول کرتا ہے اور موافق تغیرات فصول حرارت و برودت مین اسکی مقدار طبیعی کم و بیش ہوتی رہتی ہے - اور جو اجسام بول صحیح مین پیدا ہوتے ہین جبتک اونکی پیدایش طبیعی طور پر ہوتی ہے اجسام مذکورہ بول کے ساتھہ ممتزج و مخلوط رہتے ہین لیکن جب اندازہ طبیعی سے زیادہ ہو جاتے ہین تو بول مین تہ نشین و راسب ہو جاتے

ہین خواہ بطن گردہ مین تہ نشین ہون یا مثانہ مین یا مثانہ سے بول خارج ہونے کے بعد زمین پر منجمد ہون یا شیشہ مین اور یہہ اجسام جب بطن گردہ مین راسب و تہ نشین ہوتے ہین تو اون سے ریگ یا سنگریزہ بول مین گردہ کے اندر پیدا ہو جاتا ہے - اور یہہ ریگ و سنگریزہ تین قسم ہے اول یورک ایسڈ یعنی ریگ یا سنگریزہ سرخ - دوم فاسفیٹ یعنی ریگ یا سنگریزہ سفید - سوم اگسالک ایسڈ اور یہہ ایک قسم کی حموضت ہے جو ایک کے ساتھہ ملکر ریگ یا سنگریزہ پیدا کرتی ہے اور یہہ سنگریزہ شہتوت کی صورت پر ہوتا ہے - اس قسم کی ریگ بول مین تہ نشین نہین ہوتی اگر ہوتی بھی ہے تو بہت تھوڑی اور بول کرنے سے بڑی دیر کے بعد لیکن جب اسکو ظرف سے نکالکر خردبین کے ذریعہ دیکھین تو اسمین مربع شکل کی چھوٹی چھوٹی صورتین دکھائی دیتی ہین -

بالجملہ پہلی قسم کے ریگ یا سنگریزہ کی پیدایش ہونے کا سبب بدہضمی طعام اور شیرینی و گوشت کا زیادہ کھانا ہوتا ہے اور کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ سردی کے سبب پسینہ کم آتا ہے اور مساموں کے رستے یورک ایسڈ خارج

نہین ہوتا بلکہ بول کے ساتھہ زیادہ خارج ہوتا ہے۔ اگر جلد مین قوابی یا اور جلدی بیماریان پیدا ہوجادین جیسے پسینہ رُک جاوے یا اعضا مین وجع مفاصل یا نقرس ہو تو بھی یہہ مرض پیدا ہوجاتا ہے

علامات

درد کمر ظاہر ہوتا ہے اور یہہ درد گردہ سے مثانہ وار بیہ تک جاتا ہے اور بول کم اور سرخ رنگ اور باربار سوزش کے ساتھہ آتا ہے اور بول کے ہمراہ ریگ سرخ خارج ہوتی ہے یا بعد خروج بول زمین پر یا شیشہ مین یہہ جسم سرخ رنگ راسب ہوجاتا ہے کبھی بول کے ہمراہ چھوٹا سنگریزہ بقدر دانہ سرخ مرچ سرخ رنگ کا شدید درد کے ساتھہ خارج ہوتا ہے اور یہہ لازمی نہین کہ یہہ علامتین ہر وقت پائی جائین کیونکہ جب یہہ سنگریزہ بطن گردہ مین پیدا ہوتا ہے تو اوسی جگہہ رہتا ہے اور جبتک یہان رہتا ہے مریض کسی قسم کی شکایت نہین کرتا۔ لیکن جب گردہ سے خارج ہوکر حالب مین آتا ہے تو تو محل گردہ اور اوسکے حوالی کے درد و دیگر علامات سے ثابت ہوتا ہے کہ گردہ کے اندر سنگریزہ پیدا ہوگیا ہے۔ لیکن اگر اسکی پیدائش سے بطن گردہ زخمی ہوجاوے اور اوس سے خون آنے لگے تو وہی علامتین ظاہر ہوتی ہین جو ورم گردہ مین لکھی گئی ہین جب سنگریزہ گردہ سے خارج ہوکر حالب مین آتا ہے تو یہہ علامات ظاہر ہوتی ہین۔ حوالی گردہ سے درد شدید شروع ہوتا ہے اور شدت اذیت کے سبب غشیان وقے عارض ہوتی ہے اور جلد بدن سرد ہوجاتی ہے ضعف غالب آجاتا ہے مریض شدت درد سے غشی کے قریب پہونچ جاتا ہے۔ کبھی فی الواقع غشی طاری ہوجاتی ہے ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ اگرچہ یہہ درد لازمی ہوتا ہے لیکن اسمین کمی بیشی ہوتی رہتی ہے کیونکہ سنگریزہ کے بڑہجانے اور اوسکی خلش سے حالب متاذی ہوتا ہے اور اوسکے خارج کرنے کے واسطے متشنج ہوتا ہے یہی تشنج زیادتی درد کا سبب ہے اور جب تشنج سے قدرے متوقف ہوجاتا ہے تو درد بھی تھم جاتا ہے یہان تک کہ یہہ سنگریزہ مثانہ مین جا گرتا ہے۔ اسوقت درد ساکن ہوجاتا ہے اور اعراض برطرف ہوجاتے ہین۔ شدت درد کے سبب اکثر خصیے اوپر چڑہ جاتے ہین اور یہہ سنگریزہ

مثانہ مین جاکر بول کی راہ خارج ہو جاتا ہے یا بڑہکر بڑی پتہری بنجاتا ہے۔

علاج

پہلے سبب دفع کرنے کی کوشش کرین پہر ایسی دوا تجویز کرین کہ بول مین ترشی کا پیدا ہونا موقوف ہو جائے مثلاً پٹاس کاربنیاس و سوڈا کاربنیاس ۱۰ لیکر پٹاس سادہ پانی یا سوڈا واٹر مین حل کر دین اور جو اشیا مرقق و مدر بول ہین مثلاً آشجوی رقیق و آب نقوع نان یا ڈ (ڈبل روٹی) جو آگ پر خوب سینکی گئی ہو پلائین درد کمر واذیت کے رفع کرنے کے واسطے گرم پانی مین بٹہلانا بہی مفید ہے۔ جب سنگریزہ حالب مین آجائے اور درد شدید ہو تو کلوروفارم کو سنگہا کر تشنج کو جو سبب درد ہے رفع کرین۔

واضح ہو کہ جب سنگریزہ گردہ سے خارج ہو کر حالب مین آجائے اور اوسکے گزرنے سے بربخ مین تشنج پیدا ہو کر سخت اذیت ہو تو اس حالت مین مناسب ہے کہ ایپیکا کوانا دو دو یا تین تین گرین پاؤ پاؤ یا نصف نصف گھنٹہ کے بعد پلاوین تاکہ قدرے غثیان پیدا کرے اس سے اس درد کی شدت مین خفت ہو جائیگی۔ اگر ۲ گرین ایپیکا کوانا ایک اونس سادہ پانی مین حل کرکے رکہہ چہوڑین اور اس درد کے دورہ اور شدت کے وقت پاؤ پاؤ گھنٹہ کے بعد بقدر ایک قاشق چای یا ایک ایک ڈرام پلاوین تو بہتر ہے۔ اور اس سے بہی بہتر یہہ ہے کہ شدت درد کے وقت ٹارٹرامیٹک ½ حصہ گرین پہلے پانی مین حل کرکے پلاوین اور جب غثیان شروع ہو جاوے پہر اس حالت کے باقی رکہنے کے واسطے جبتک شدت درد باقی ہو ٹارٹرامیٹک سولہوان حصہ گرین سادہ پانی مین حل کرکے آدہہ آدہہ گھنٹہ کے بعد پلاتے رہین اس تدبیر سے درد مین خفت ہو جائیگی اور جب سنگریزہ مثانہ مین آجائے اور خود بخود خارج نہو تو اوسکے خارج کرنے کی تدبیر کرین بہترین تدبیر یہہ ہے کہ مریض کو پیشاب ضبط کرنے کی ہدایت کرین اور جب مثانہ مین بول زیادہ جمع ہو جاوے تو سر حشفہ کو خوب زور سے پکڑے تاکہ بول خارج نہو۔ پہر دونون گھٹنے زمین پر ٹیک کر بڑے زور سے پیشاب کرے۔ چونکہ دفع بول کا رستہ رکا ہوا ہے اس تحریک سے مجرائے بول زیادہ کشادہ ہو جائیگا جب مجرے اچہی طرح

کھل جاوے تو شغفہ کو کھول کر خوب زور سے یکبارگی پیشاب نکالے ممکن ہے کہ اس میں سے سنگریزہ خارج ہو جاوے۔ ایضاً جب سنگریزہ گردہ سے خارج ہو جاوے اور جانب کا درد و تشنج بھی باقی نہ رہے تو آیندہ کیلئے پیدایش سنگ گردہ سے محفوظ رہنے کے واسطے یہہ نسخہ دین صفتہ بنیزواک ایسڈ (جوہر لوبان) ۲۰ گرین ایمونیا کاربنیا ۳۰ گرین ساڑھے پانچ اونس آب مقطر مین جو گرم ہو حل کرین پھر ٹنکچر ہاپس سائیس نیم ڈرام اوسمین ملا کر ایک ایک اونس روزانہ تین بار دین ایضاً سوڈا کاربناس ڈیڑہ ڈرام بنیزواک ایسڈ ۴۰ گرین سوڈا فاسفیٹ ۲ ڈرام پانی جو خوب جوش دیکر صاف کیا گیا ہو اور چار اونس ہو اوسمین حل کرین بعدہ ٹنکچر ہاپس سائیمس ۲ ڈرام اور آب دارچینی ساڑھے آٹھ اونس اوسمین ملا کر ایک ایک اونس روزانہ تین بار پلائین۔

قسم ثانی یعنی ریگ یا سنگریزہ سفید کے پیدا ہونے کا سبب کثرت شیخوخیت ہوتا ہے یا زیادتی ضعف بدن یا کوئی دوسرا کنکر گردہ یا مثانہ مین موجود ہو اور اوسپر اس تازہ سنگریزہ کا مادہ گر کر منجمد ہو جاوے اس حالت مین بھی یہہ قسم پیدا ہو جاتی ہے اگر محل فقار ظہر پر کوئی صدمہ ضربہ و سقطہ پہونچے اور نخاع ماؤف ہو جاوے تو بھی یہہ قسم پیدا ہو جاتی ہے

علامات

مقام گردہ سے مثانہ تک درد جاتا ہے اور بول کرنے کے وقت درد زیادہ ہوتا ہے اور بول کے ہمراہ ریگ سفید اور کبھی جسم ابیض مثل آٹا ممزوج با آب بول مین خارج ہوتا ہے اور بول مین رائحہ تیز مثل تیزاب ہونیکے ہوتا ہے اور کبھی بول کے اخیر مین مثل شیر کے سواد خارج ہوتا ہے۔

علاج

مریض کو عمدہ غذا کھلائین اور تیزاب شورہ آب آمیز ۲۰ سے ۲۵ قطرہ تک دو اونس پانی مین حل کر کے قبل غذا دین اور یہی معتاد روزانہ تین مرتبہ دین۔ اگر اس نسخہ مین بجائے پانی کے آب مطبوخ بارک دین تو زیادہ تر مفید ہے جو شخص شراب سے مجتنب نہ ہو اوسکو چاہیے کہ کسی قسم کی شراب پیا کرے اور آب آہن دکنین و روغن جگر ماہی تقویت کے واسطے دین تاکہ مریض مین قوت آئے۔ اگر بول کرنے مین اذیت زیادہ ہو تو آب مطبوخ

ونقوع ادویات سہ گانہ جنکے نسخے ورم گردہ مین لکھے گئے ہین پلائین۔

قسم ثالث کے اسباب یہہ ہین حرکات نفسانیہ کا زیادہ عمل مین لانا۔ عورتون کے ساتھہ زیادہ مباشرت کرنا شیرینی زیادہ کہانا۔ اور بدہضمی طعام۔

علامات

اس قسم مین درد محل گردہ کی ٹیس مثانہ اور بول کے وقت اذیت پہلی دونون قسمون کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے اور بول صاف آتا ہے لیکن جب شیشہ مین ڈالکر تھوڑی دیر رکھہ چھوڑین تو قدرے رسوب تہ نشین ہوجاتا ہے اور مریض کا حال بلحاظ خوف و غمگینی و انضجار طبع و توحش مریض مالیخولیا کے مشابہ ہوتا ہے۔ شہوت باہ ساقط ہوجاتی ہے۔ اگر کبھی ہو تو فوراً زایل ہوجاتی ہے۔ اور بدن روز بروز لاغر اور شتہاے طعام ساقط ہوتی جاتی ہے اور جو کہاتا ہے بخوبی ہضم نہین ہوتا اور علامات ضعف موجود ہوتی ہین۔

علامات

پہلے سبب کو رفع کرین اور شیرینی کم دین اور غذا اچھی کہلائین دغن جگر ماہی پلائین نا یٹر میور اٹک ایسڈ ڈائلیوٹ پلانا اس قسم مین بہت مفید ہے۔ مریض کو صاف ہوا مین رکھین چہل قدمی کرائین اور معتدل ریاضت کی ہدایت کرین تاکہ عضلات مین قوت آوے اور ظاہر بدن و جلد کو گرم رکھین اور اس قسم مین اکثر مسہل خفیف دیا کرین اور تقویت و تندرستی قایم رکھنے پر زیادہ تر زور دین۔

بول لبنی

اس مرض کو کیلوریا یعنی بول مشابہ کیلوس کہتے ہین۔ اسکا سبب حقیقی پایہ ثبوت کو نہین پہونچا۔ لیکن اکثر اس مرض کے ہمراہ علامات ضعف و کمزوری خون مثلاً سفیدی لب و چشم موجود ہوتی ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ مرض دموی ہے نیز کہانا کہانے کے بعد زیادہ ہوتا ہے اور حالت گرسنگی و فاقہ مین کم۔ اس سے بہی ظاہر ہے کہ کہانا کہانے کے بعد کیلوس خون مین پایا جاتا ہے پس جب خون قوی ہوتا ہے کیلوس کو فوراً اپنی صورت پر بدل لیتا ہے اور جب خون کمزور ہوتا ہے تو جملہ کیلوس کو اپنی صورت پر نہین لا سکتا لیکن بعض اپنی

کیلوسی صورت پر باقی رہتا ہے اور خون کے ہمراہ گردہ مین پہونچکر پانی کر ساتھہ ترشح کرتا ہے اور بول کے ہمراہ خارج ہوتا ہے۔ اسی صل بول خارج ہونے کے بعد جب اس جسیم سفید کو عمل کیمیائی کے ذریعہ دیکھا جاتا ہے تو اوسمین روغن و سفیدی بیضہ اور قدرے مادہ لزج خون پایا جاتا ہے۔ اور یہہ مرض بعض بلاد مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور وہان کے لوگ اسمین زیادہ مبتلا ہوتے ہین اور جب یہہ مریض یہان سے نقل مکان کر کے دوسرے شہر مین چلے جاتے ہین تو مرض زایل ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی خاص شہر کی آب و ہوا کو بھی اس مرض کی تولید مین دخل ہے کلکتہ مین چند ایسے بیمارون کا خون نکالکر بذریعہ خردبین دیکھا گیا تو اوسمین چھوٹے کرم سنپولیون کی مانند پایے گئے جنکو فلیریا یعنی رشتہ باریک کہتے ہین۔

علامات

کبھی سوائے بول سفیدی بول کے اور کوئی شکایت نہین پائی جاتی ہے اور اکثر مریض ضعف ہضم و ضعف بدن کی شکایت کرتے ہین سفیدی جو بول مین آتی ہے کبھی فورًا مثل غشائے سفید کے جم جاتی ہے۔ کبھی دودہ کی طرح بول کے ساتھہ ممتزج و سیال ہوتی ہے۔ لیکن جب بول کو شیشہ مین ڈالکر آگ پر رکھین تو فورًا منجمد ہو جاتا ہے جیسے کہ بقیہ مطبوخ کی سفیدی۔ کبھی سفیدی مین جسیم گلابی رنگ بھی پایا جاتا ہے اور یہہ سرخی اختلاط اجزای دموی کے سبب سے ہوتی ہے۔

علاج

اسکا کوئی خاص علاج نہین مگر مقویات خون و مقویات معدہ مثلاً ٹنکچر اسٹیل اکثر فایدہ دیتے ہین۔ گالک ایسڈ ۱۰ سے ۲۰ گرین تک دینا بھی مفید ہے کہ یہہ مقوی و مضیق عروق ہے۔ یہہ بھی لکھتے ہین کہ آیوڈائڈ پٹاس پندرہ بیس گرین آٹھہ آٹھہ گھنٹہ کے بعد دینا نافع ہے۔ مگر زیادہ تر منفعت تبدیل آب و ہوا و نقل بلدہ سے ہوتی ہے اور فی الحقیقت یہہ مرض خود بخود شروع ہوتا ہے اور خود ہی زایل ہو جاتا ہے۔ کوئی ایسا مریض نہین دیکھا گیا جو اس مرض سے مر گیا ہو۔

گردہ مین بول کا نہ پیدا ہونا یا کم پیدا ہونا

اس مرض کو انگریزی میں سپریشن آف یورائن کہتے ہیں۔ اسکے معنی ہیں گردہ میں بول کا نہ پیدا ہونا۔ واضح ہو کہ عدم تولد بول سے یہاں یہ مراد نہیں کہ کسی مرض کے سبب بول نہ پیدا ہو یا کم پیدا ہو جیسا کہ ورم گردہ یا مرض برائٹ صاحب میں (جسمیں بدن متورم ہو جاتا ہے) یا مرض ہیضہ میں (جسمیں غلظ خون کے سبب بول پیدا نہیں ہوتا) ہوا کرتا ہے کیونکہ ان امراض میں عدم تولد یا کمی تولد بول کے اسباب ظاہر ہیں بلکہ یہاں یہ مراد ہے کہ بول بدون کسی ظاہری سبب کے پیدا نہو یا کم پیدا ہو۔ اس حالت میں اغلب یہ ہے کہ اسکا سبب استرخاے عصب شرکیہ اور گردہ کو قوت عصبیہ کا نہ پہنچنا ہوگا۔ کیونکہ قوت افعالِ جمیع احشا عصب ہائے کوڑ کی قوت سے ہوتی ہے۔ پس جب بلحاظ تشریح کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گردہ میں قوت عصبیہ کے نہ آنے سے یہ حالت پیدا ہوگئی ہے

علامات

ابتدا میں سوائے بول کے نہ آنے یا کم آنے کے اور کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ من بعد بدن میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور غشیان ہوتا ہے اسکے بعد قے آتی ہے۔ اگر قے آنے کے بعد بھی پیشاب نہ آوے تو دو تین گھنٹہ کے بعد مریض مثل نائم کی بیہوش ہو جاتا ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو تمام بدن میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور اسی حالت میں مر جاتا ہے۔ اگر کسی قدر بول خارج ہو گیا ہو تو کچھ مدت کے بعد بیہوشی و تشنج ہوتا ہے کیونکہ رمل سرخ اور یوریا جب خون سے جدا نہیں ہوتے اور خون ہی میں رہتے ہیں تو دماغ میں جا کر یہ فساد پیدا کرتے ہیں اور اس حالت کو یوریمیا کہتے ہیں

علاج

پہلے اس غرض سے حب السلاطین کا قوی مسہل دیں کہ یوریا اور یورک ایسڈ اسہال کے ذریعہ خون سے جدا ہو کر دفع ہو جائیں جب اسہال رقیق خاطر خواہ آ چکیں تو دوائے معرق مثل لائکر امونیا اسیٹیٹاس کے پلائیں تاکہ عرق کے ہمراہ جلد کے رستے بھی یہ دونوں خارج ہو جائیں اور خون کے اندر انکی کمی ہو چونکہ اس مرض میں بول نہ آنے کے سبب خون زیادہ مجتمع ہوتا ہے اسلیے مناسب ہے کہ مقام گردہ پر حجامت مع شرط لگائیں

اور بیمار کو گرم پانی مین بٹھا دین تا کہ خون جلد کی طرف رجوع کرے اور گردہ مین کم ہو جاے۔ اگر ان تدابیر سے بھی بول نہ آوے تو مدرات خفیفہ مثلاً اپٹاسس ایسیٹاس پانی مین حل کر کے پلاوین۔

بول الدم

اسکو انگریزی مین ہیما چوریا یعنی پیشاب خون کہتے ہین۔ اسکا سبب کبھی ورم گردہ ہوتا ہے جبکہ منفجر ہو جاے برائٹ صاحب کے مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی سنگ گردہ سے جو بطن گردہ مین ہو۔ کبھی حالب مین سنگ گردہ کے گزرنے کے وقت ہوتا ہے کبھی امراض مثانہ سے کبھی مرض مجری بول سے جو قضیب مین واقع ہے۔ کبھی صدمہ ضربہ وسقطہ سے جو مثانہ یا حالب یا قضیب پر لگے۔ کبھی کوئی سبب سوائے کمزوری خون کے ظاہر ہی نہین ہوتا

علامات

بول مین خون آتا ہے۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ کس عضو سے خون آتا ہے پس اگر محل گردہ وحالب پر درد ہو اور خون بول کے ساتھ بخوبی ممزوج ہو تو جان لینا چاہئے کہ گردہ یا حالب سے خون آتا ہے۔ اگر درد مقام مثانہ پر ہو اور خون بول مین ملا ہوا ہو لیکن بول کے اخیر مین خون خالص زیادہ آوے تو جان لینا چاہئے کہ مثانہ سے آتا ہے۔ اگر خون اور بول دونون جدا جدا آوین یعنی بول سے پہلے یا پیچھے خون آوے اور بول صاف آوے تو جان لینا چاہئے کہ خون مجری قضیب سے آتا ہے۔

علاج

پہلے سبب مرض دریافت کرے اوسکا ازالہ کرین۔ اگر ورم گردہ ہو تو اسکا علاج کرین اور سنگ گردہ مین سنگ گردہ کا اور عام علاج یہ ہے کہ جب خون بول مین زیادہ آوے تو اوسکے بند کرنے کو پلمبائی ایسیٹیٹ یا گالک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ پانی مین حل کر کے دین اور آب آہن پلانے سے خصوصاً جب کمزوری خون مرض کا سبب ہو نفع عظیم حاصل ہوتا ہے۔ اگر امراض مثانہ و قضیب سے ہو تو انکا علاج کرین جو اپنے اپنے موقع پر لکھا جائیگا۔

ذیابیطس

انگریزی مین اسکو ڈیابیطیش یعنی
جریان آب کہتے ہین اور یہہ دو قسم ہے
ایک یہہ کہ بول مین کوئی ذایقہ نہو اسکو
انگریزی مین ڈیابیطیش ان سپیڈی
ڈس یعنی آب تفہ کہتے ہین۔ دوسری
قسم وہ جسمین بول کا ذایقہ شیرین ہو اسکو
انگریزی مین ڈیابیطیش ملیطس یعنے
بول شیرین کہتے ہین۔ ان دونون
قسمون مین تشریح بعد مرگ سے گردہ مین
کوئی فساد یا سبب مرض نہین پایا جاتا
قسم اول مین بول زیادہ آتا ہے مگر
اسمین شکر مختلط نہین ہوتی۔ اگر عمل
کیمیائی سے اجزاے بول کو تحلیل کر کے
دیکھین تو اجسام جو بول مین پیدا ہوتے
ہین مثلاً یوریا یورک ایسڈ اور فاسفٹ
وغیرہ جو بیس گھنٹہ مین اوسی قدر پیدا
ہوتے ہین جسقدر کہ حالت صحت مین
پیدا ہو کر خارج ہوا کرتے تھے فقط پانی
کی مقدار بول مین زیادہ پائی جایگی اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم مین شرائین
صغار خون سے پانی کو زیادہ جذب
اور مجاری صغار بول جو مولد اجسام مذکور
ہین جبتک کہ اپنی حد استقامت پر ہین
زمانہ صحت کے موافق اپنے اپنے کام مین
مشغول ہین۔

اسباب

کثرت بول کا سبب کبھی یہہ ہوتا ہے کہ
برودت خارجی جلد پر غالب آجاتی ہے جس سے
جلد اپنے فعل سے قاصر ہو جاتی ہے اور
گردہ کا فعل قوی ہو جاتا ہے۔ کبھی اسکا
سبب اختناق الرحم ہوتا ہے کیونکہ اسمین
بھی تشنج کے سبب بول کی حاجت بار بار
ہوا کرتی ہے اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔
جب مرد کو مباشرت کی خواہش زیادہ ہوتی
ہے اور وہ میسر نہین ہوتی اور ہر وقت عورت
کا خیال و اشتیاق لگا رہتا ہے تب بھی
زیادہ آتا ہے کبھی کوئی سبب ظاہر نہین ہوتا
لیکن بول کثرت سے آتا ہے۔ کبھی اسقدر
بول کی زیادتی ہوتی ہے کہ شب و روز مین
تیرہ سے پندرہ سیر تک خارج ہو جاتا ہے

علامات

بول زیادہ آتا ہے اور پانی کی طرح صاف
ہوتا ہے اور کوئی رائحہ اسمین نہین ہوتا
یا بہت کم ہوتا ہے اور ذایقہ بھی کچھ نہین

ہوتا اور چونٹیان اور مکھیان بہی اوسپر جمع نہین ہوتین۔ بعض مریضونمین سواے کثرت بول کے کوئی تغیر واقع نہین ہوتا لیکن اکثر یہہ ہے کہ اس قسم مین بہی مریض لاغر وضعیف ہوجاتا ہے۔ اور زیادتی آب خالص کے سبب ایسے مریض کا بول تندرست آدمی کی نسبت وزن مین ہلکا ہوتا ہے۔

علاج

پہلے زیادتی بول کا سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین مثلاً اگر برد خارجی سے ہو تو ظاہر بدن کو گرم کرین اگر اختناق الرحم ہو تو اوسکا علاج کرین جیسا کہ بحث تشنج مین لکھا جاچکا۔ اگر عورت کا اشتیاق غالب ہو تو مباشرت کی ہدایت کرین بشرطیکہ کوئی مذہبی امر مانع نہو ورنہ مسہل دین۔ روزہ رکھوائین زیادہ مشقت کا کام لین پہر یہہ علاج کرین کہ گرم پانی پلائین اور گرم لباس پہنائین تاکہ جلد کا فعل زیادہ ہوجاے اور گردہ آرام پاوے اور دواے سعرق مثلاً ڈوورس پوڈر پانچ گرین وقت شب کہلائین اور دواے مقوی مثلاً آب آہن دکتین اور غذاے مصالح دین۔

قسم دوم جسمین بول شکر آمیز ہوتا ہے اسمین تشریح بعد مرگ سے گردہ مین کوئی آفت نہین پائی جاتی لیکن یقینی ہے کہ اس قسم مین جگر حالت صحت کی نسبت شکر زیادہ پیدا کرتا ہے۔

یہہ فقرہ ذرا تشریح طلب ہے۔ واضح ہو کہ جگر خود بخود شکر پیدا نہین کرتا بلکہ آدمی غذا سے ایک ایسی چیز پیدا ہوجاتی ہے جو مادہ شکر ہے اور اوس مادہ سے فوراً شکر پیدا ہوجاتی ہے۔ جب اجزاے البیو نیٹس (وہ شے جس سے عضلات بدن درست وقوی رہتے ہین) مین سے کوئی جزو مثلاً گوشت وبیضہ جگر مین پہونچتے اور اوسمین شریک ہوتے ہین تو مادہ مذکور پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کا حال ہزال الکلیہ سے مشابہ ہے اور علامات بہی دونون کی قریب ہین فرق صرف یہہ ہے کہ ذیابطیس مین بول کے اندر شکر پیدا ہوتی ہے اور ہزال الکلیہ مین بول کے اندر سفیدہ بیضہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کثرت بول وتولد شکر کے اسباب مُعَیّنہ اذیت عصب ہے مثلاً اگر صحن دماغ کے خانہ چہارم مین جو بعد اسے

عصب سماعت و عصب احشائیہ و چھٹے زوج
ثانی سے سوئی چبھوئین تو اوسکی اذیت
سے بول زیادہ آتا ہے اور جگر مین شکر پیدا
ہوتی ہے اگر قدرے اس سے اوپر سوئی
چبھوئین تو بول زیادہ آتا ہے جسمین رطوبت
سفیدہ مثل سفیدی بیضہ کے زیادہ ہوتی ہے
اگر اوس مقام سے قدرے نیچے سوئی
چبھوئین تو جگر مین شکر زیادہ پیدا ہوتی
ہے۔ اس تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خانہ
چہارم کے حصہ زیرین سے علامات امراض
جگر اور اوسکے حصہ بالائی سے علامات
امراض گردہ ظاہر ہوتی ہین۔ اگر عصب
احشائیہ کو قطع کر دین تو جگر مین شکر کی
پیدائش موقوف ہو جاتی ہے لیکن اگر
بار دیگر صحن خانہ چہارم مین خراش پیدا
کرین تو بدستور شکر کی پیدائش شروع
ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب
کسی سبب یا مرض سے اس عصب پر جو
دماغ کے خانہ چہارم مین ہے خراش ہوتا ہے
تو مرض ذیابیطس پیدا ہوتا ہے چونکہ یہ
عصب احشائیہ معدہ و ریہ و جگر وغیرہ اعضائے
جو متعلق باضمہ ہین منبسط ہوتا ہے پس
جہان ان اعضا سے عصب مذکور پر خراش
پہونچتا ہے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے
چنانچہ جس وقت سر پر ایسا صدمہ پہونچکر
انسان چلنے پھرنے سے معذور ہو جاۓ
مگر دوسرے جسمانی افعال درست ہون
اور ہو سکتے ہین جو چوٹ لگنے سے ہوں
عصب پر خراش پہونچتا ہے اور کبھی ظاہر
جگر کے امراض مین ذیابیطس پیدا ہو جاتا ہے
کبھی بعض ادویہ مثلاً سم الفار اور کنین وغیرہ
سے بھی جو اعصابی رگون پر خراش پیدا کرتی
ہین ذیابیطس کا پیدا ہونا ممکن ہے
الغرض یہ شکر جو جگر مین پیدا ہوتی ہے
ریہ مین آتی ہے اور حالت صحت مین متغیر
ہو جاتی ہے اور اپنی اصلی صورت پر باقی
نہین رہتی مگر اس مرض مین متغیر نہین ہوتی
بلکہ اپنی اصلی صورت پر قایم رہکر خون کے
ساتھ آمیز ہو جاتی ہے اور دوران خون
مین جاری ہو جاتی ہے اور جب خون کے
ہمراہ گردہ مین آتی ہے تو گردہ کو مادہ ردی
کی طرح اذیت پہونچاتی ہے اور اوسکو جذب
آب کثیر محتاج کرتی ہے اس حالت مین
گردہ شکر کو خون سے جدا کرکے آب کثیر کی
اعانت سے بول کے ہمراہ اس غرض سے
جدا کر دیتا ہے کہ اوسکی اذیت سے محفوظ

رہے جسقدر شکر کم پیدا ہوتی ہے بول کم آتا ہے جیسا کہ دولت مدر جسقدر کم دیجایگی اوسیقدر بول کم آویگا۔ اسمرض مین ظاہر بدن پر سردی لگنے اور آب خاص زیادہ پینے یا ایسی چیز کے پینے سے جسمین پانی زیادہ ہو جیسے کہ اشجو یا آب خیار ہے بول زیادہ آتا ہے۔ شیرینی کہانے سے بہی بول بکثرت آتا ہے اور ایسی غذا کہانے سے جسمین شکر و نشاستہ زیادہ ہو بول مین شکر زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہہ امور مرض کے اسباب معینہ ہو جاتے ہین۔

علامات

اسکی ابتدائی علامات کسی پر ظاہر نہین ہوتین کیونکہ جبتک بول بکثرت نہ آوے اور مریض لاغر ہو جاوے علاج کے واسطے طبیب کے پاس نہین آتا لیکن پہلی علامت جو مریض پر ظاہر ہوتی ہے یہہ ہے کہ بول پر چیونٹیان اور مکھیان جمع ہوتی ہین اور بول کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور ہر بول کے بعد تشنگی بار بار ہوتی ہے۔

تشنگی کا سبب یہہ ہے کہ چونکہ شکر بول مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلئے اگر بول کی مائیت اپنی مقدار طبعی پر رہے تو مرض مین بول مثل شیرہ کی غلیظ ہو جاے اور مجاری صغار گردہ سے خارج نہو سکے اسوجہ سے طبیعت غلیظ بول کو رقیق کرنے کے واسطے خون سے پانی زیادہ لیکر بول مین ڈالتی ہے۔ پس جسقدر خون سے پانی کم ہوتا ہے خون اوسکا عوض تلاش کرتا ہے اور اس تلاش کو تشنگی کی صورت مین ظاہر کرتا ہے۔

اسمرض مین منہ کا ذایقہ بہی قدرے شیرین ہوتا ہے اور مریض کے منہ کی ہوا سے بہی شکر کی بو آتی ہے اور زبان پر جو رطوبت بیٹھ جاتی ہے گاڑہی ہوتی ہے اور یہہ سے زبان پر میل جما ہوا معلوم ہوتا ہے جلد بدن خشک ہوتی ہے۔ قبض شکم زیادہ رہتی ہے۔ براز کم آتا ہے اور مینگنیون کی طرح خشک ہوتا ہے۔ اکثر بہوک زیادہ لگتی ہے مگر غذا ہضم نہین ہوتی۔ اور محل گردہ پر اذیت ہوتی ہے اور یہہ کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ نرم نرم درد ہو رہا ہے اور جب مرض اخیر درجہ کو پہونچ جاتا ہے تو مرض سل کی طرح قریب شام کے تپ عارض ہو جاتی ہے اس حالت مین بعض مریضون کے ریہ مین بھی ہرکل اور بعض مین

بشور ہوچم پیدا ہوجاتے ہین اور دمامیل حادث ہوجاتے ہین اور بعض مین خراج کبیر ہوجاتے ہین جنکو کاربنکل (کدو دانہ) کہتے ہین اور جو غشاے ریشہ دار کے مردار ہونے سے حادث ہوتے ہین

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ بعض بسبب حدوث خراج کبیر کے اور کبھی مرض سل مین اور کبھی زیادتی لاغری وہزال سے اور کبھی اسوجہ سے مرجاتے ہین کہ بول بند ہوجاتا ہے اور اوس سے فساد خون و فساد دماغ پیدا ہوجاتا ہے اور بیہوشی اور حالت یوریمیا پیدا ہوجاتی ہے اور یہہ مرض اکثر مدت دراز تک رہتا ہے اور کبھی خفیف ہوجاتا ہے اور کبھی شدید لیکن آجتک یہہ نہین دیکھا گیا کہ مرض بالکل زایل ہوگیا ہو بلکہ جب امتحان کیا جاتا ہے بول مین شکر ضرور موجود ہوتی ہے۔ اور اس مرض مین ۲۴ گھنٹہ کے اندر جسقدر بول خارج ہوتا ہے اوسکی مقدار کبھی ایک ہزار اونس تک پہونچ جاتی ہے اور بول کی بو مثل رایحہ سیب کے ہوتی ہے اور جب مریض ذیابیطس کے بول کو ایک تندرست آدمی کے بول کے ساتھ موازنہ کرین تو مریض ذیابیطس کا شکر آمیز بول ثقیل ہوگا۔ ا(ور) طریق موازنہ یہہ ہے کہ آب خالص کو بطور عرق کے کشید کرین پھر اوسکو ایک ظرف مین اگر اس ظرف مین یہہ عرق ک(ے) ہزار اونس سمائیگا تو اوسی ظرف مین تندرست شخص کا بول ایک ہزار چار یا چھ اونس آئیگا اور مریض ذیابیطس کا ایکہزار ۷۰۔ اونس۔ یہہ بھی واضح ہو کہ مریض ذیابیطس کے بول کا امتحان کئی طرح سے کیا جاتا ہے ذایقہ سے۔ رایحہ سے۔ وزن بول سے۔ اور کیمیائی عمل سے۔ ذایقہ رایحہ اور وزن تو مذکور ہو چکے۔ لیکن اگر کوئی شخص بول کے چکھنے اور سونگھنے سے کراہت کرتا ہو یا معذور ہو تو اوسکو چاہیے کہ کیمیائی عمل سے امتحان کرے اور اسکے بھی کئی طریقے ہین۔ اول مریض ذیابطیس کا ایک اونس بول لیکر اور اوسی قدر اوسمین لائکر پٹاسی ملا مین اور شیشہ مین ڈالکر آگ پر جوش دین اگر مرض ذیابیطس ہے تو اسکا مجموعہ سرخ ہوجائیگا

دوم قدرے بول شیشہ مین ڈال کر قدرے
آب توتیا اور قدرے لائکر پٹاسی اوسمین
ملاکر آگ پر جوش دین اس سے قدرے
رسوب مایل بزردی بول مین راسب
ہوگا اور وہ فی الحقیقة اجزاے مسیہ
ہین جو توتیا اور لائکر اور شکر کے ملانے
سے پیدا ہوتے ہین - یہ بھی واضح رہے
کہ مریض ذیابیطس کے بول کا امتحان
آب توتیا اور لائکر پٹاسی سے کرنا دوسرے
طریق سے امتحان کرنے کی نسبت بہتر ہے
لیکن آب توتیا اس نہج سے تیار کیا
جاتا ہے کہ توتیا ۸ گرین - پٹاس پانی
ٹارٹراس ۳۰ گرین - لائکر پٹاسی ایک
اونس سب کو ملاکر کسی صاف شیشہ مین
رکھہ چھوڑین پھر اسمین سے ایک ڈرام
لیکر اوسے شیشہ مین ڈالکر آگ پر جوش دین
بعدہ اوسمین بول کے دو تین قطرے ڈالین
اگر اسمین شکر زیادہ ہوگی تو فوراً آب توتیا
کا رنگ مایل بزردی اور خاکستری ہوجائیگا
اگر شکر قلیل ہوگی تو ایک دو منٹ مین
آب توتیا کا رنگ خاکستری ہوجائیگا -
اگر شکر بہت ہی کم ہو تو ایک ایک دو دو
قطرے بول ڈالتے رہین یہانتک کہ

ایک ڈرام بول بھی آب مذکور مین داخل
ہوجاوے اور اس عرصہ مین آگ پر رہنے
دین جب بول ایک ڈرام پورا ہوجاے تو آگ
سے اُتار کر سرد کرین سرد ہوجانے پر اگر
توتیا کا رنگ اپنی حالت پر رہے تو جان
لینا چاہیے کہ بول مین شکر نہین ہے
اگر متغیر ہوجاے تو شکر ہےگی -
ایضاً یہہ بھی جان لینا چاہیے کہ اگر
مریض ذیابیطس کے بول مین سفیدہ بیضہ
بھی ہو تو اوسکے سبب سے امتحان کیمیائی
مین توتیا پانی سے جدا نہین ہوتا لہذا
ضرور ہے کہ پہلے سفیدہ بیضہ کے شبہہ سے
مریض ذیابیطس کے بول کو شیشہ مین
ڈالکر جوش دین تا کہ اوس سے سفیدہ جدا
ہوجاے - پھر اس بول مطبوخ مین سے
ایک ڈرام لیکر شیشہ مین ڈالین پھر آب
توتیا کے جسکا نسخہ مذکور ہوا چند قطرے
شیشہ مین ڈالین تا کہ بول کا رنگ نیلگون
ہوجاے بعد نصف ڈرام لائکر پٹاسی
اوسمین ڈالکر جوش دین اگر بول مین
شکر ہوگی تو اس مجموعہ کا رنگ خاکستری
ہوجائیگا - اگر رنگ سیاہ ہوجاے تو
شکر کا وجود معدوم ہوگا -

ایضاً اگر قدرے خمیر آرد گندم مریض ذیابیطس کے بول مین ڈالین تو بول جوش مین آجاتا ہے اور اوس سے ہوا خارج ہوتی ہے اور شراب کی بو آتی ہے بلکہ شراب ہی بنجاتا ہے۔ امتحان بول کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اوس شخص کے واسطے ہے جو بول کا ذائقہ چکھنے سے نفرت کرتا ہو اور جو چکھ سکتا ہے اوسکو ان امتحانون کی کچھ ضرورت نہین۔

مریض ذیابیطس گیہون کی روٹی اور ایسی چیزون کے کھانے سے زیادہ مستضر ہوتا ہے جنمین نشاستہ اور شکر زیادہ ہو۔

علاج

اسکے علاج کے واسطے کوئی خاص دوا نہین صرف یہی ہے کہ ایسی غذا کھلائین جنمین نشاستہ و شکر کم ہو اور شیرینی مطلقاً ندین۔ سبوس گندم کی روٹی اسکے حق مین بہتر ہے اور گوشت جسقدر ہضم کر سکے کھلائین اقسام دوا مین سے اگر کوئی فایدہ دے سکتی ہے تو وہ افیون و ڈوورس پوڈر ہے۔ پس زیادتی کے وقت متفرق اوقات مین افیون کھلائین اور رات کو سوتے وقت ڈوورس پوڈر دین اور گاہے کی مخیض جو قدرے ترش ہو بجاے پانی کے پلانی مفید ہے اور روغن جگر ماہی و آب آہن تقویت کے واسطے پلانا مناسب ہے اور تیزاب آب تیز شورہ ۵ سے ۳۰ قطرہ تک پانی مین حل کرکے اور ایک دو گرین افیون اوسمین ملاکر دینا نافع ہے۔ ذیابیطس کے پیدا ہونے کے بعد اگر کوئی اور مرض پیدا ہو جاوے تو اوسکا علیحدہ علاج کرین بدن کو ہمیشہ اسقدر گرم رکھین کہ جلد ہر وقت عرق آلود رہے تاکہ بول کم آوے۔ جہانتک شراب سے مجتنب ہو اوسکو شراب سرخ رنگ ترش پینی چاہیے تاکہ قوت قایم رہے

قروح گردہ

اسکا ذکر مع علاج کے ورم مزمن گردہ مین ہو چکا ہے ضرورت کے وقت وہان سے تلاش کرین۔

ناسور گردہ

یہ اوسوقت حادث ہوتا ہے کہ گردہ کا ورم حاد پختہ ہوکر خارج کی طرف پہلو کے فقار و خاصرہ مین منفجر ہو اسکا علاج ورم گردہ مین لکھا گیا ہے

قرابادین احمدیہ حصہ اول

مؤلفہ خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان پروپرائٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمہ
لاہور متصل کوتوالی عقب مسجد وزیر خان

اہل یورپ نے علم طب خصوصاً دواسازی مین جو کچھہ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے فروغ و عروج حاصل کر لیا ہے آج ہم اپنی عقل و تجربہ سے کہہ سکتے ہین کہ اگر کسی کے خیال مین اس سے زیادہ عروج کا مقیاس ہو تو اوسکا نام تجویز کرنا نہایت موزون ہوگا اونہون نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات و مرکبات مین وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑھکر خیال مین آنا مشکل ہے - جوہر اور ست نکال لینے سے یہہ فایدہ ہے کہ قوی الاثر ہو گئی ہین اور مقدار مین کم ہونے کی وجہ سے کسیکو انکا استعمال کرنا ناگوار نہین ہوتا - مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بھی نظر انداز نہین کر سکتے یہہ ایسی ہین کہ ہماری پیدایش کے زمانہ سے ہماری طبایع کے ساتھہ مانوس ہین قرابادین احمدیہ کے اس حصہ مین جسقدر مفرد دوائین دی گئی ہین بجز آیوڈین اور سیمہہ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہین صرف ترکیب مین رنگ آمیزی کر کے اہل یورپ نے انکو سونے اور جواہر کے ہم رتبہ بنا دیا ہے اگر ہمارے ملک کے دواساز بھی توجہ کرین تو ممکن ہے کہ وہ بھی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فایدہ اوٹھائین اور ملک کو بھی فایدہ پہنچائین بلکہ ملکی فایدہ اسی مین ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات کو فروغ دیا جاوے - انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات مین بہت بڑہ گیا ہے - میڈیکل کالجون سے ہر سال سیکڑون طالب علم ڈپلوما حاصل کرکے نکلتے ہین کچھہ بہت عرصہ نہین گزرا کہ گورنمنٹ ذمہ دار تھی کہ جو طلبا میڈیکل کالجون کی سند حاصل کر لین انکو ضرور نوکری دیگی - لیکن افراط کی وجہ سے اب یہہ ذمہ داری چھوڑ دی ہے - اس افراط و عدم ذمہ داری کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی ہاسپٹل اسسٹنٹ و اسسٹنٹ سرجن شہرون مین اپنا اپنا مطب کر رہے ہین - اسکے مقابل اہل ملک بھی دو حصے ہو گئے ایک وہ جو انگریزی دواون کو مفید خیال کرتے ہین دوسرے وہ جو انگریزی دواون سے بالکل نفرت کرتے ہین اور اپنی دیسی دواون سے مانوس ہین جو ہمارے معالج اطبا ہین وہ بھی دو فرقے ہین ایک ڈاکٹر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہین دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی ادویات سے بالکل نابلد ہین ان دونون فرقون کا ایسا سلوک ملک کے ساتھہ سراسر ناانصافی ہے دونون کو لازم ہے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کرین اور اپنے تئین ملک کی خدمت کیلئے پورا لائق بنائین باوصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی قیمت کی شکایت بدستور ہے - بس ایک ڈاکٹر کا یہہ فرض نہین ہے کہ ایک کم استطاعت مریض کے روبرو جسکو بیماری کے علاوہ بیکاری نے ستا رکھا ہے اپنا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت دو تین روپیہ ہو اور وہی نسخہ دو تین پیسے مین عام بازار

سے مل سکے - اسی طرح وہ دیسی طبیب ملک کی خدمتگزاری کا فرض نہین ادا کرسکتا جو انگریزون کی بیماریون ہین نکس سلوشن جیسی فائدہ مند اور ارزان چیز کو چہوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرتا ہے - غرض دونون فرقون کو دونون قسم کی دواؤن سے کام لینا ضروری ہے اور مین نے دونون قسم کے طبیبون کی خیالات کی بخوبی جانچ کرلی ہے کہ وہ دونون قسم کی ادویات کو استعمال مین لانے کے خواہشمند ہین صرف ناواقفیت کا پردہ حایل ہے چنانچہ جن اصحاب نے میری کتاب **معمول احمدیہ** جو فن جراحی مین شایع ہوچکی ہے ملاحظہ فرمائی ہے اور میری طرز تحریر سے آشنا ہین مجہسے درخواست کی کہ مین ایسی قرابادین لکہون جو اطبا کے دونون فریق کے لئے موزون و مفید ہو چنانچہ مینے اونکی فرمایش سے یہہ کتاب تیار کی ہے - اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارمیسی دواسازی کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہون تو ایک ہر دواساز اپنے ٹوٹے ہوئے ٹہیکرون مین ویسی ہی دوا تیار کرسکتا ہے جیسی کہ انگریزی دوایات ہین - اسکے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈہنگ سے ادا کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پہر عربی فارسی اور لاٹن نام ہے - اسکے بعد ہر ایک دوا کے انگریزی اور لاٹن زبان کے مرکب بتائے ہین اسکے بعد اوسی دوا کے یونانی و ہندی مرکب بیان کئے ہین اکثر دہاتون کے جوہر اڑانے کی ترکیبین با تصویر لکہی ہین تاکہ ہمارے ملک کے دواساز دیسی ہی دوا اپنی کوٹیون کے سول تیار کرسکین جیسی انگریزی ہین - اسکے اخیر مین دو فہرستین دی ہین ایک معمولی مرکبات اور اونکی مقدار خوراک کی دوسری فہرست وہ ہے جو سراپا کی بیماریون کے معالجات کی خبر دیتی ہے - اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس بیماری کا علاج کتاب کے کس صفحہ پر ملے گا - غرض جہان تک میرے امکان مین تہا مینے دونون طبون کی ادویات و معالجات کو نہایت سلیس عبارت مین بیان کردیا ہے اور سوائے نام کے کوئی لفظ ایسا نہین لکہا جو غیر مانوس ہو -

اس کتاب کی قیمت ۱۲؎ اور محصول ڈاک وغیرہ ۴؎ ہے - خاکسار سے درخواست کرنے پر ملے گی -

العبد زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف - لاہور متصل کوتوالی

حضرات خریداران رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور کی خدمت مین التماس

خاکسار اون معاونان و قدردانان رسالہ کا صدق دل سے شکرگزار ہے جو ہر سال رسالہ کی پیشگی قیمت ادا کرکے کارخانہ کی اعانت فرماتے ہین وہ صاحب ہی شکریہ کے مستحق ہین جو وجب الادا قیمت کے ارسال کرنے مین تقاضے کی محتاج نہین رہتے لیکن اون اصحاب کی خدمت مین کیا عرض کیا جاوے جو باوجود بار بار تقاضے کے خبر ہی نہین ہوتے شاید وہ سمجہے ہوئے ہین کہ رسالہ مفت کا مال ہے اگر ایسے اصحاب اس التماس پر ہی توجہ

رسالہ تحمیل الحکمتہ کے مقاصد و فوائد

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض و قواعد یہہ ہین (۱) حفظ ما تقدم کیمیا طبابت افعال الاعضا تشریح (۲) عوام الناس کو صحت کی ہدایت سے خبردار کرنا صحت میں خلل انداز اسباب کا دفعیہ (۳) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صفائی وصحت (۴) یونانی و انگریزی طریق علاج

ضمیمہ ہزار نسخہ ماہوار

تحمیل الحکمتہ لاہور

(۵) حکمی سکنہ شیوخ کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۶) قدیم و جدید طبیب مدلل بحث

قیمت رسالہ ھذا
قائم خریدار ماہوار ششماہی سالانہ
بلا محصول ۳ ۱ ۱۲
مع محصول ۴ ۱ ۱۴
رؤسا و سرکار سے ۸ ۱۶
میعاد پیشگی ڈیڑہ ماہ اسکے بعد ڈیوڑہی۔

جلد ۱۸ | مطبوعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۶ع | نمبر ۵

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمتہ بعض اصحاب کی خدمتمین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین قیمت واجب الادا دیکر بھیجدین تمام خط وکتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین سو یہہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین اگر ٹکٹ ہون تو آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ بھیجین اجرت اشتہارات فی سطر ۲ فی صفحہ ۵ سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہے یہہ مبتدیون کے لئے ایک مستقل درسی کتاب اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ہے ڈاکٹری و یونانی دونون طریقون سے علاج بتلائے گئی ہین ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کئے ہین علامتین ایسی عام فہم بیان کی گئی ہین کہ اونا مستعد آدمی بآسانی مرض کی تشخیص کرسکتا ہے ہر ایک مرض مین پہلے متعدد انگریزی نسخے دئے ہین جو یونانی یہہ مفیدہی جو کئی سال کے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ یونانی حکیمون کے لئے ہر ایک موقع پر تصویرین بھی دی ہین انگریزی الفاظ سے احتراز کیا ہے اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی جو اسکے آخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۸ کل للعہ محصول ذمہ خریدار المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

علم التصوف مین یہہ ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو مین کوئی ایسی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسائل کلی و جزوی پر حاوی ہو اسمین وہ اسرار مخفیہ ہین جو مشائخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ سب مدارج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بھی بڑہجاتا ہے قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۸ محصول ذمہ خریدار المشتہر

ممد حیات

اس کتاب مین ایک تمہید اور دس مقالے ہین اور جسقدر اصول و فروع اسمین بیان کیے گئے ہین سماعی و قیاسی نہین بلکہ تحقیقی ہین اور اکثر حکماے یورپ کی تحقیقات کا نتیجہ ہین جنکا نام جابجا لکھا گیا ہے بہت سے مسایل ایسے بھی ہین جو خاص میرے مشاہدہ مین آئے کیونکہ بحیثیت ایک طبیب کے مجھے اکثر مقامات مین دور دراز سفر کرنا پڑا اکثر دیہات مین جانیکا اتفاق ہوا لاہور کے گلی کوچون اور بازارون اور ہر ایک حیثیت کے مکانون مین تو ہر روز جانے کا چونکہ طبیعت کو تحقیق کا شوق اور نیک و بد کی تمیز کا ذوق تھا اسلیے ہر ایک چیز کے حسن و قبح پر بخوبی غور کیا جو قابل تحریر پایا اسکو حوالہ قلم کیا ہے جو اچھا تھا اچھا کہا اور برے کی مذمت کی تاکہ طبایع کو اچھی طرف رغبت اور برے سے نفرت ہو جو چیز انگریزی وضع کی پسند معلوم ہوئی اسے اختیار کر لیا اپنے دیس کی جو چیز بری نظر آئی اسے ترک کر دیا کسی قوم کی بیجا حمایت و طرفداری نہین کی ہندو و مسلمانون کے اکثر مذہبی مسایل و رسومات سے یہہ نتیجہ نکالا کہ یہہ موید صحت ہین اور بانیان مذہب نے صرف حفظان صحت کی تائید مین یہہ رسومات و مسایل قایم کیے ہین مثلاً اہل اسلام مین جنابت کے بعد غسل کی فرضیت ثابت کر رہی ہے کہ ریاضت ضروری ہے اور اسکے بعد غسل لازمی ہے۔ ہندون مین مردہ جلانے کی بعد کپڑون کی شست و شو اور اشنان کا ضروری ہونا بتلا رہا ہے کہ چھوت سے پرہیز لازمی ہے اور یہہ دونون موید صحت ہین ممد حیات مین یہہ بھی ایک خوبی ہے کہ نہ ایسی مختصر ہے کہ ضروری مسایل فروگذاشت ہو گیے ہون اور نہ ایسی طویل کہ پڑھنے والے کا جی اکتا جاے عبارت بھی ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتین بھی سمجھہ سکتی ہین ممد حیات ہندوستانیون کی حالت کے عین مطابق ہے اور انکی صحت قایم رکھنے کے لیے اکسیر ممد حیات کے آخر مقالہ مین ہیضہ کا بھی مختصر بیان کیا گیا ہے اور تمام اسباب و علامات مشرح بیان کی ہین ہیضہ کرنے کے وقت اگر کوئی طبیب حاذق مریض کے پاس ہر وقت حاضر رہ سکتا ہے تو وہ طبیب فقط ممد حیات ہے جو تشخیص علامات مین کبھی غلطی نہین کر سکتا اور علامات کے موافق مجرب نسخے تجویز کرنے مین یکتا ہے ممد حیات کا مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لیے ضروری ہے اس سے علم حفظ صحت حاصل ہوتا ہے اور انسان کی زندگی امن و آسایش سے بسر ہوتی ہے صحت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اگر یہہ نہین تو کچھہ بھی نہین پس لازم ہے کہ ممد حیات کی قدر کرو وہ تمہین شاہراہ صحت کی ہدایت کریگا اسکی قیمت عمر علاوہ محصول ڈاک ہے المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اور ایسی چیزون کا استعمال بھی نہایت مفید ہے جو حدت بول کو کم کرین مثلاً شیاف ماسٹر اس و بٹاس اسپٹاس و آب خیار شنبر و آب کدوے مشوے وغیرہ۔ اگر حدت بول کا سبب یہہ ہو کہ کثرت مباشرت سے مجرے البول کی رطوبت فنا ہو گئی ہو تو ترک جماع کی ہدایت کرین اور اغذیہ جیدہ دودھ وغیرہ کی قسم سے اور مقویات آب آہن وغیرہ کی قسم سے دین۔

وجع المثانہ

درد مثانہ کئی امراض مین ہوا کرتا ہے مثلاً ورم مثانہ۔ زخم غشاے بلغمیہ مثانہ۔ سنگ و رمل مثانہ مین کبھی مثانہ مین کوئی آفت نہین ہوتی لیکن درد مثانہ موجود ہوتا ہے اور اس درد کے دو سبب ہوتے ہین ایک عصب جو نخاع سے مثانہ مین قوت حس و حرکت پہونچانے کے لئے آتا ہے اور یہہ درد درد عصابیہ کی مانند ہوتا ہے اور اسکے اسباب بھی وہی ہوتے ہین جو مرض عصابہ کے ہوا کرتے ہین اور اسکو انگریزی مین نیورالجیا کہتے ہین اور یہہ درد کبھی کبھی مالیخولیا و اختناق الرحم مین بھی پایا جاتا ہے۔ دوم سبب عصب شرکی جو عضو اور کے قریب و جوار سے ہمدردی کے سبب مثانہ مین بھی درد پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ امراض معاے مستقیم مثلاً بواسیر و زحیر کے مثانہ مین بھی درد ہونے لگتا ہے امراض رحمیہ سے بھی اور ورم غدد سے بھی جو متعلق مثانہ ہین یہہ درد پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات

پہلی علامت درد مثانہ ہے خواہ کسی سبب سے ہو اصلی ہو یا شرکی۔ لیکن جب امراض مثانہ یا ورم غدد اسکا سبب ہو تو امراض مثانہ اسپر دلالت کرتے ہین۔ اگر سبب درد مثانہ کے اندر نہو یا بطور شرکت ہو تو یہہ دو قسم ہے یعنے یا عصب نخاعی کی اذیت سے ہوگا اس حالت مین درد بطور نوبت کے کم و بیش ہوگا اور بدن کے کسی دوسرے عضو مین درد نہوگا یا عصب شرکیہ کی اذیت سے ہوگا اس حالت مین ہمدردی شہادت دیگی یعنی درد معا یا مرض رحم یا ورم غدد موجود ہوگا اور انکی کمی و زیادتی کے موافق مثانہ کا درد بھی کم و بیش ہوگا جیسا کہ امراض شرکیہ کا دستور ہے

علاج

اصل سبب دریافت کرکے اوسکے ازالہ کی تدبیر کریں اگر عصب نخاعی کی اذیت سے ہو تو وہی تدابیر عمل میں لادیں جو مرض عصابہ میں مذکور ہوئیں اگر عصب کی اذیت سے ہو تو اصل مرض یعنی گردہ یا مثانہ کے زخم یا ورم یا غدد کا علاج کرنا کافی ہوگا۔

تقطیر البول

اسکو چو ستہ پیشاب بھی کہتے ہیں اور یہ ایک حالت ہے جو عسر البول و استرسال البول کے بین بین ہے اور اسکا سبب یا گرمی و حدت بول ہوتا ہے خواہ یہ سوء مزاج صفرا کے باعث ہو یا زلق جگر کی وجہ سے۔ اور حدت بول کے اسباب عسر البول میں لکھے جا چکے ہیں حدت کے سبب مثانے کو مہلت نہیں ملتی کہ بول کو جمع کرکے یکبارگی خارج کرے جیساکہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا بلکہ وہ بے صبر ہو کر بار بار بجبر پیدا ہونے بول کے خارج کرتا رہتا ہے یا اسکا یہ سبب ہے کہ گردہ سے قطرہ قطرہ ٹپکتا آتا ہے اور خارج ہو جاتا ہے

یا اسکا سبب ضعف مثانہ ہوتا ہے یا ورم غشائے بلغمیہ مثانہ پر دباؤ ڈالتا ہے جس سے مثانہ بول جمع کرنیکے قابل نہیں رہتا یا مثانہ میں زخم و بثور ہوتے ہیں جنکے سبب بول کی حرارت سے مثانہ متاذی ہو جاتا ہے کیونکہ ہر ایک بول نمکین ہوتا ہے اور ہر قسم کے نمک و ترشی سے قروح و جرب کو اذیت ہوتی ہے کبھی بسبب فقدان حس کے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جیساکہ امراض دماغیہ مثلاً سرسام و سکتہ میں ہوا کرتا ہے کبھی یہ سبب ہوتا ہے کہ مثانہ ممتلی ہو جاتا ہے اور تناؤ کے سبب ورم کر کے ناف تک چلا جاتا ہے اور اس تناؤ میں اوسکی عنق سیدھی ہو جاتی ہے اور بول کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں جیساکہ احتباس بول میں بیان کیا گیا ہے جب مجری بول میں کوئی آفت ہوتی ہے تب بھی یہ مرض ہو جاتا ہے یا مجری بول و عنق مثانہ میں تشنج ہوتا ہے یا مجری بول میں قرحہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے بول کا رستہ تنگ ہو کر پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے جیساکہ عسر بول میں بیان کیا گیا ہے کبھی مثانہ میں کنکر داخل ہونے سے تقطیر البول کا

عارضہ لاحق ہوجاتا ہے جیساکہ اطفال کے مثانہ مین خاردار کنکر یا ریت چلی جاتی ہے اور اوس سے بول مین حرقت پیدا ہوکر یہہ مرض لاحق ہوجاتا ہے۔

علاج

پہلے سبب دریافت کرین پھر ہر ایک کا جو علاج لکھا گیا ہے اوسپر عمل کرین۔

جمود الدم فی المثانہ

یہہ مرض کتب طبیہ عربیہ مین مسطور ہے اور لکھا ہے کہ اوس سے کرب و غشی و برودت اطراف و سقوط نبض عارض ہوتا ہے اور اس مرض کے ظہور سے پہلے یا مرض بول الدم ہوا کرتا ہے یا محل مثانہ پر ضربہ و سقطہ لاحق ہوتا ہے اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خون مثانہ مین منجمد ہوگیا ہے مگر یہہ مضمون علمیہ صحت سے عاری ہے اسلیئے کہ مثانہ مین ہمیشہ دو ہران گردہ سے بول آتا رہتا ہے اور بول مین ہمیشہ نمک ہوا کرتا ہے اور خون امتزاج نمک سے منجمد نہین ہوسکتا شاید علامات مذکورہ بسبب ورم مثانہ کے جو ضربہ و سقطہ کے پہونچنے سے پیدا ہوجاتا ہے پائی جاتی ہین اگر ایسا ہو تو ورم کا علاج کرنا چاہیے جو بیان ہوچکا ہے۔

خلع المثانہ

کتب طبیہ عربیہ مین اس مرض کو امراض مثانہ کی ذیل مین بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ مثانہ ضربہ و سقطہ سے جو فقار ظہر پر پہونچے کھسک جاتا ہے اور کبھی ریح مدد سے اور کبھی رطوبت مزجہ سے اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے اور مثانہ کے ٹل جانے سے سلس البول یا حبس البول عارض ہوجاتا ہے موافق عروض مدد و استرخاء و عضلہ حقیقت یہہ ہے کہ مثانہ کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ممکن نہین البتہ اگر بول محتبس ہوکر اوسمین زیادہ حجم ہوجاوے تو قدرے اوپر کو چڑھ جاتا ہے مگر خلع اوسمین نہین ہوسکتا جیساکہ حبس البول و سلس البول مین مفصل بیان ہوچکا ہے اور اسکا علاج بھی وہی ہے جو اونمین مذکور ہوا

ریح المثانہ

کتب طبیہ عربیہ مین یہہ بھی مستقل مرض قرار دیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اسکا سبب ضعف ہضم اور پیدا ہونا نفخ

نفخ کا ہے اور اغذیہ نا موافق سے یا کثرت طعام سے جو مثانہ میں ضعف حرارت کی ساتھہ پائی جاتی ہے پیدا ہوتا ہے اور علامت ریح مثانہ یہہ قرار دیتے ہین کہ تمدد یا بوجھ ثقل کے موجود محسوس ہوتا ہے خصوصاً کروٹ بدلنے کی حالت مین واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہہ مسئلہ اور اسکے دلائل قابل اعتبار نہین کیونکہ مثانہ محل بول اور بطور مجرے کے ہے محل طبخ و ہضم نہین کہ اور ریح کی پیدائش اسمین ثابت نہین ہوتی

ورم غدد ثلثہ جو عنق مثانہ کے گرد ہین

یہہ ورم حاد قوی اور مزمن و ضعیف بھی ہوتا ہے۔ حاد کے دو سبب ہین ایک تو صدمہ جو اول جسکو سوزاک کہتے ہین جبکہ قوی و شدید ہو۔ دوم مثانہ میں بے احتیاطی کے ساتھہ قاثاطیر کا داخل کرنا کبھی دوسرے اعضاء بدن کے اورام کی طرح اسکا اصل سبب ظاہر نہین ہوتا لیکن ورم موجود ہوتا ہے۔ اس ورم کو لاٹن زبان مین پراسٹیٹ اپیٹیٹس کہتے ہین

علامات

محل گردن مثانہ پر بیخ قضیب کے نیچے درد و سوزش و ثقل پایا جاتا ہے اور بول بار بار آتا ہے اور بار بار بول آنے سے عنق مثانہ پر ویسا ہی درد پایا جاتا ہے جیساکہ ورم مثانہ مین ہوا کرتا ہے۔ چونکہ اس ورم کی علامتین ورم مثانہ و گردہ کے ساتھہ مشتبہ ہوا کرتی ہین لہذا دونون مین تفرقہ ضروری ہے اور یہہ تفرقہ حسب محل و مقام کیا جاتا ہے اگر معاء مستقیم کے اندر انگلی ڈالکر دیکھا جاوے تو اس مرض مین غدد مذکورہ کی مقدار عظیم معلوم ہوگی اور ٹٹولنے سے ان غدد ون مین درد زیادہ محسوس ہوگا اور پاخانہ کرتے وقت یہہ درد زیادہ ہوتا ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ یا صحت ہوجاتی ہے یا ورم دبیلہ مین منتقل ہوجاتا ہے یا مزمن و ضعیف ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ اس مرض مین ریم پیدا ہونے کا خوف زیادہ ہوتا ہے اسلئے ریم سے محفوظ رہنے کی غرض سے بعد تشخیص ورم فوراً بیخ قضیب و مقعد کے مابین جونکین لگادین یا

حجامت مع الشرط کریں اسکے بعد ایک دو گھنٹہ کے بعد گرم پانی میں بٹھلاویں تاکہ خون جلد کی طرف رجوع کرے اور اندر کا ورم رفع ہوجاوے گرم پانی سے مریض کو نکال کر آب مطبوخ پوست خشخاش کی تکمید کریں اور جبتک آرام نہو ایسی دوا دیتے رہیں جس سے اسہال رقیق آویں اور جوش خون کو تسکین ہو۔ اور یہہ نسخہ دیں تو بہتر ہے مگنیشیا سلفاس دو تین ڈرام ٹارٹار امیٹک ۱/۱۲ گرین آب سادہ میں حل کر کے چار چار گھنٹہ کے بعد روزانہ دو تین بار دیں تاکہ ہر روز پانچ چھہ بار دست رقیق آجاویں اگر باوجود اس تدبیر کے ریم پیدا ہوجاوے اور ریم پیدا ہونے کی شناخت یہہ ہے کہ تپ مع لرزہ ونافض ہوتا ہے۔ سابقہ اعراض قوی وشدید ہوجاتے ہیں۔ محل ورم میں ضربان ہوتا ہے۔ بول عسر کے ساتھہ قطرہ قطرہ آتا ہے یا بالکل بند ہوجاتا ہے کیونکہ جب ورم دبیلہ کی صورت میں منتقل ہوجاتا ہے اور مقدار غدود کی بہت بڑھ جاتی ہے تو مجرے بول کو غدد مزاحمت کر کے حصر یا احتباس بول پیدا کرتا ہے۔ اس حالت میں جبکہ مقدار غدون کی بہت بڑھ جاتی ہے تو معاے مستقیم کی بھی مزاحمت کرتے ہیں جسکی وجہ سے براز کا خارج ہونا بھی موقوف ہوجاتا ہے اور بیچ قضیب ومقعد کی مابین اوبھار اور سختی وگرمی پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ دبیلہ چاہتا ہے کہ خارج کی طرف یا مثانہ یا معا کی جانب بروز کر کے منفجر ہو پس کبھی معا کی جانب منفجر ہوتا ہے اس حالت میں براز کے ہمراہ ریم خارج ہوتی ہے کبھی عنق مثانہ کی طرف اوس جگہ جہاں کہ ان غدودوں کے مجاری ہیں اسوقت ریم بول کے ہمراہ خارج ہوتی ہے اور اسکے ساتھہ حرقۃ البول پیدا ہوجاتی ہے اور یہہ دونوں انفجار سہل ہیں لیکن اگر ورم خارج کی طرف مایل ہو اور صلابت اور اوبھار خارج میں معلوم ہو تو جان لینا چاہیئے کہ انفجار اسی طرف ہوگا پس فوراً بدون اسکے کہ نضج یا پھٹنے کا انتظار کریں نشتر سے غدون کا مونہ کھول دیں تاکہ خون خارج ہوجاوے اور ورم کی مقدار کم ہوجاوے۔ اگر نضج اور ریم پیدا ہونے کا انتظار کرینگے تو مریض احتباس بول کی وجہ سے ہلاک ہوجاویگا۔

شگاف دینے کے بعد اسی کی بول لٹنے کا ... کریں تاکہ ریم پیدا ہو کر جاری ہو جاوے اور مادہ بالتمام غشاے ریشہ دار سے خارج ہو کر صحت حاصل ہو جاوے اگر نشتر دینے کے بعد بھی بول بند رہے تو قاثاطیر ضمنی (ربر) مجرے بول میں داخل کر کے بول سے مثانہ کو خالی کر دیں۔ اگر ورم غدودی مزاحمت کے سبب قاثاطیر داخل کرنا ناممکن ہو تو معاے مستقیم کی طرف سے انبوبہ نفخی داخل کر کے مثانہ سے بول نکال دیں

جب یہہ ورم مزمن ہو خواہ بعد حاد کے مزمن ہو گیا ہو یا ابتدا ہی سے مزمن و خفیف پیدا ہوا ہو اور مریض جوان ہو تو اسکا سبب اکثر زیادتی مباشرت نسوان ہوتا ہے۔ اگر مریض پیر ہو تو خود بخود یہہ ورم بسبب شیخوخت پیدا ہو جاتا ہے اسوقت درد و اذیت کم ہوتا ہے اور جبتک کہ غدود زیادہ عظیم نہو جاویں جنکے کہ اراقت بول سے مانع نہوں تو بول کرنے میں بھی کچھہ ایسی اذیت نہیں ہوتی۔ البتہ اس حالت میں یہہ غدے حالت صحت کی نسبت رطوبت زیادہ پیدا کرنے ہیں اور جب بسبب قبض و خشکی براز کے زور لگانے کی حاجت پڑتی ہے تو سفید رطوبت حشفہ کے رستہ سے نکلتی ہے اگر اس رطوبت کو خوردبین سے ملاحظہ کیا جاوے تو اسمیں دیدان منویہ موجود نہیں پائے جاتے مگر بادی النظر میں یہہ رطوبت منی کے ساتھہ مشابہہ ہوتی ہے اگر یہی رطوبت جوان مریض کو آوے تو وہ ضرور یقین کریگا کہ منی پتلی پڑ گئی ہے اور کمزوری کے سبب خارج ہوتی ہے اور جیسا کہ حالت صحت میں بقوت تمام عورت سے مباشرت کیا کرتا تہا اسوقت نہیں کرسکتا۔

علاج

جب بڑہاپے میں یہہ مرض لاحق ہو تو لاعلاج ہے اور جبتک بول کے خارج ہونے میں کاوش پیدا نکرے علاج کے درپے ہونا بیفائدہ ہے اور جب بڑہاپے میں حبس البول لاحق ہو تو شب و روز میں تین بار آٹھہ آٹھہ گھنٹہ کے بعد قاثاطیر داخل کر کے پیشاب خارج کر دیا کریں ورنہ اجتماع بول سے مثانہ میں ورم مزمن پیدا ہو جائیگا۔ اور اسکے ساتھہ ہی وہ تدبیریں بھی عمل میں لادیں جو رفع احتباس بول کے واسطے لکھی جا چکی ہیں اور جب یہہ مرض جوان کو لاحق ہو تو آب آہن اذاراقی

یا اسٹرلیکنیا وغیرہ مقوی ادویات دین کبھی جوانوں مین محل ورم پر آبلہ انگیز پلسترلگانا بہی فایدہ دیجاتا ہے - اس مرض مین اکثر مجرے بول مین تشنج ہوجایا کر اسوجہ سے مرض قایم رہتا ہے اور زایل نہین ہوتا لہذا بہتر یہہ ہے کہ مجرے بول مین ربر کی سلائی ڈالین اور چار یا پانچ گرین اصل کاسٹک نقرہ لیکر ایک اونس سادہ پانی مین حل کرکے بذریعہ زراقہ ربر کے قاثاطیر کے منہ مین ڈالدین تا مجرے بول و محل ورم تک پہونچ جاے اس سے تشنج اور ورم غدد دونون موقوف ہوجاینگے

ورم غشاے مجری بول

اسکو یوریتھرائٹس یعنی ورم جدار مجری بول کہتے ہین اور یہہ سوزاک نہین ہے کیونکہ سوزاک کی پیدایش کا سبب خاص ہے جسکا ذکر آگے آویگا -

اسباب

کبھی اسکا سبب گرمی و حرقة البول ہوتا ہے جو یورک ایسڈ - فاسفیٹ آف لایم - اور آگسالک ایسڈ سے پیدا ہوتا ہے - کبھی قاثاطیر کا داخل کرنا - کبھی ایسی بیمار عورت سے مباشرت کرنا جسکے اندام نہانی سے سفید پانی زیادہ آتا ہو - اور زن حاملہ کے ساتھ مباشرت کرنے سے بہی پیدا ہوجاتا ہے - بچون کو کرم شکم سے یہہ مرض لاحق ہوجاتا ہے وجع مفاصل و نقرس کے بیمارون کو بہی ہوجاتا ہے - جسکو یہہ مرض ہوا وسے خواہ مخواہ یہہ شک گزرتا ہے کہ یہہ رنڈی بازی ہے - لیکن اصل بات یہہ ہے کہ یہہ مرض سوزاک کے مشابہ ہے فے الواقع سوزاک نہین ہے کیونکہ اسکے بعد وہ علامتین جو (از قسم وجع مفاصل وغیرہ) پیدا نہین ہوتین جو سوزاک کے بعد ہوا کرتی ہین اور نیز اسکے اعراض سوزاک درجہ کو نہین پہونچتے -

علامات

اول بول مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور مجری بول مین ایک دو روز تک خارش ہوتا ہے پہر قدرے ریم آتی ہے اور بول کرنے کے وقت کسیقدر درد ہوتا ہے

علاج

ورم کے دور کرنے کے واسطے مگنیشیا سلفاس

اور ٹارٹر ایمیٹک کا مسہل دیں اور اکسیراٹ کا لشیکم ایک دو گرین اور اگر کالشیکم کا ٹنکچر ہو تو ایک دو ڈرام۔ یا پٹاس کاربناس ۱۰ سے ۵ اگرین تک دو اونس پانی میں حل کر کے چار چار گھنٹہ کے بعد دیں۔ اگر اس تدبیر سے ورم رفع ہوا اور قدرے ریم آتی ہے تو قدرے زنک سلفاس یا زاج سفید خام پانی میں حل کر کے مجری بول میں پچکاری کریں یا پلمبائی ایسی ٹیٹ پانی میں حل کر کے زراقہ کریں اگر بول کرنے کے وقت درد معلوم ہو تو تھوڑی سی افیون بھی زراقہ کی دوا میں شامل کر لیں۔ چلے ختائی کے مطبوخ قوی سے زراقہ کرنا بھی اس مرض میں بہت مفید و مجرب ہے۔ ایسی دوائیں بھی مفید ہیں جو بول کو رقیق کر دیں مثلاً ماء الشعیر و آب مطبوخ تخم کتان۔

سوزاک

اسکو لغت گریک میں گنٹوریا کہتے ہیں یہ بھی غشائے بلغمیہ مجری بول کا ورم حار ہے جو ایک خاص سبب سے پیدا ہوتا ہے اور اسکی سمیت کا اثر بدن میں پھیل جاتا ہے اور اوس سے کئی امراض (غیر سوزاک) پیدا ہو جاتے ہیں اور سبب خاص یہہ ہے کہ جب چند آدمی ایک عورت کے ساتھہ مباشرت کریں (جیسا کہ بازاری عورتوں کا دستور ہے) اور عورت اپنے رحم کو بخوبی صاف نکرے تو متعدد منیوں کے جمع ہونے سے رحم میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہہ سمیت بذریعہ مباشرت مردوں میں داخل و موثر ہو جاتی ہے اوسی سے سوزاک پیدا ہوتا ہے آتشک بھی اسی قسم کے خاص زہر سے پیدا ہوتی ہے مگر سوزاک کا زہر کچھہ اور چیز ہے اور آتشک کا زہر کچھہ اور لہذا آتشک کا مادہ سوزاک نہیں پیدا کرتا اور سوزاک کے مادہ سے آتشک نہیں ہوتا۔ اور یہہ مرض بحسب علامات و علاج تین درجہ پر ہوتا ہے۔ پہلا درجہ یہہ ہے کہ جب روز فاحشہ عورت سے مباشرت کی جائے اوس سے پانچ روز کے اندر یہہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے پہلے مجری بول میں قدرے حکہ و سوزش محسوس ہوتی ہے من بعد حشفہ کے دہانہ پر ورم و سرخی نمودار ہوتی

اور جب قضیب کو ہاتھ مین لیکر دباوین تو
غشاے بلغمیہ کی اذیت کے سبب حشفہ کے
مُنہ پر قدرے بلغم آجاتی ہے اور یہہ حالت
چوبیس گھنٹے سے اڑتالیس گھنٹہ تک رہتی
ہے مِن بعد درجہ ثانیہ شروع ہوتاہے اور وہ
یہہ ہے کہ ریم غلیظ مایل بزردی و سبزی بکثرت
جاری ہوجاتی ہے اور بول بکثرت آتا ہے
اور حرقت و سوزش کے ساتھ آتا ہے
اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور
پیشاب کی دہار بہت چھوٹی ہوتی ہے اور
کبھی سیدھی نہین ہوتی بلکہ ٹیڑہی ہوتی ہے
اور بول قضیب کے پہلوون پر گرتا ہے اور
جب مرض زیادتی پر ہوتا ہے تو مجری بول
کے اندر درد زیادہ ہوتا ہے اور اوسکی ٹیس
بیخ قضیب تک جاتی ہے اس حالت مین
کبھی غدد بھی جو عنق مثانہ پر ہوتے ہین
متورم ہوجاتے ہین اور انکے متورم ہونے کی
حالت مین خصیہ و مقعد کے مابین بھی درد ہوتا
ہے اور اذیت زیادہ ہوتی ہے نیند نہین آتی
اور تپ لاحق ہوجاتی ہے رات کو قضیب مین
سخت انتشار رہتا ہے لیکن اسوقت قضیب
ٹیڑہا اور منحنی ہوجاتاہے جب یہہ حالت ظاہر
ہو تو جان لینا چاہیے کہ مجاری منی کے
سر سے جو خصیتین سے نکلتے ہین قضیب کے
مجرے بول کے اندر اگر متورم ہوگئے ہین
اور مجاری سطورہ کے ذریعہ سے ورم
خصیتین تک پہونچ چکاہے اور یہہ شدت
مرض کی حالت ہے جو دو ہفتہ تک رہتی ہے
اسکے بعد تیسرا درجہ شروع ہوتاہے اور وہ
یہہ ہے کہ درد و ورم کم ہوجاتا ہے اور قضیب
مین جو رات کو شدت سے انتشار ہوا کرتا
تہا کم ہوجاتا ہے اور بول کی حاجت جو
بار بار ہوا کرتی تہی کم ہوجاتی ہے اور ممکن ہے
کہ تین چار ہفتہ یہہ حالت بکلی رفع ہوجائے
اور صحت حاصل ہو اور یہہ بھی ممکن ہے کہ
سفید غلیظ پانی جو غشاے بلغمیہ کے ضعف سے
پیدا ہوچکا ہے مدت دراز تک بول کے
رستے آتا رہے

علاج

اگر درجہ اولے مین علاج کا اتفاق ہو تو
ایک ایسی تدبیر ہے جس سے اوسی روز
آرام ہوجاتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ کاسٹک
نقرہ نیمد گرام ایک ونس پانی مین جو بطور
عرق کے کشید کیا گیا ہو حل کرکے پچکاری
کے ذریعے ناپزہ مین داخل کرین لیکن یہہ خیال
رکھین کہ دوا مثانہ مین نہ چلی جاے

اور اسی طرح ہر ایک دوا مین جو پچکاری کے
ذریعہ سے نایزہ مین داخل کیجائے یہہ احتیاط
ملحوظ رکھین کہ مثانہ مین نہ چلی جاوے اور احتیاط
کی یہہ ترکیب ہے کہ پچکاری کرنیکے وقت
بائین ہاتھ سے بیخ قضیب کو خوب زور سے
پکڑے رکھین یہان تک کہ دوا کے مثانہ میں
جانے کا رستہ بند ہوجاوے یا مرہم کا سلک
سلائی پر لگا کر نایزہ مین داخل کرین اس طرح
مرہم بہت جلد زخم پر لگ جائیگا کیونکہ تیسری
درجہ مین زخم حشفہ کے قریب ہوتا ہے یا پلمبائی
ایسی ٹیٹ ۲ گرین پانی مین حل کرکے پچکاری
کرین اور یہہ دوا پہلی سے بہتر ہے کیونکہ کاشک
نقرہ سے کبھی ورم زیادہ بھی ہوجاتا ہے مگر
اسمین یہہ خوف نہین - اور جبتک یہہ علاج
جاری ہے مریض کو کھانا کم دین اور مسہل قوی
دین جیسا کہ مگنیشیا سلفاس ہے - اگر اس سے
مرض دفع نہو اور دوسرے درجہ کی نوبت پہونچ
جاوے اور درد زیادہ ہو خواہ قضیب مین یا
خصیہ و مقعد کے مابین تو اسوقت محل درد
پر جونکین لگائین اور ایک دو گھنٹہ تک گرم
پانی مین تا کمر بٹھلائین پھر گرم پانی سے
نکالکر آب مطبوخ پوست خشخاش سے تکمید کرین
اور گرم پانی مین پارچہ تر کرکے قضیب پر لپیٹ کر

باندہ دین اس سے نفع عظیم حاصل ہوتا ہے
اور ایسا مسہل دین جس سے رقیق دست
آدین اور جوش خون کم ہوجاوے نسخہ
مسہل مگنیشیا سلفاس ۳ ڈرام ٹارٹار
ایمیٹک گرین کے آٹھوین حصہ سے بارہوین
حصہ تک - پٹاس نائیٹراس ۵ گرین
سب کو ملاکر ہر روز چار چار گھنٹہ کے بعد پلاوین
اور جبتک اعراض برطرف یا خفیف ہون
یہی نسخہ مسہل ہر روز دیتے رہین اور غذا
بہت قلیل دین بلکہ بجاے غذا کے شوربہ
رقیق یا آب مطبوخ برنج یا آب مطبوخ
تخم کتان پر اکتفا کرین - تخم تلسی پانی میں
حل کرکے پلانا بھی مفید ہے اور جب اعراض
خفیف ہوجائین تو کباب چینی ایک اونس
بلسم کوپیبا یا لائکر پٹاسی ایک ڈرام لیکر بقدر
ضرورت روغن کوپیبا ملا کر گولیان بنائین
اور انمین سے ایک ایک ڈرام چار چار گھنٹہ
کے بعد دن مین تین مرتبہ پلائین - لیکن
اسکے پلانے سے کبھی اعراض زیادہ ہوجاتے
ہین اگر ایسا ہو تو اسکا استعمال ترک
کردین اور پھر وہی مگنیشیا کا مسہل نسخہ
مذکورہ بالا کے موافق دین تا کہ اعراض
خفیف ہوجائین مگر جیو نے کورہ بالا خفت

اعراض کے بعد نہ دین کیونکہ اسکا ضرر مشاہدہ مین آچکا ہے بلکہ اسکے عوض مگنیشیا ثقیل یا مگنیشیا خفیف (ثقیل و خفیف دونون کو لاٹن زبان مین صفت اوستا سے موصوف کرتے ہین اور اوستا کے معنے ہین سوختہ اور سوختہ اسلیئے کہتے ہین کہ دونون جلانے سے حاصل ہوتے ہین) نصف ڈرام روغن کوپیبا نصف ڈرام باہم ملا کر گولیان بنائین اور روزانہ تین بار دین اور جبتک اعراض صر قوی ہون زراقہ نہ دین مگر جب اعراض خفیف ہو جائین تو پچکاری کا استعمال بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ پلمبائی ایسی ٹیٹ ۵ سے ۱۰ گرین سادہ پانی مین حل کرکے زراقہ کرین نوعدیگر زنک سلفاس وغیرہ سلفاس دکیس) اور زنج اسفیدا خام اور توتیا سے خام ہر ایک جداگانہ ایک دو گرین سادہ پانی مین حل کرکے زراقہ کرین یا چارون دواؤن مین سے ایک ایک گرین لیکر دو اونس سادہ پانی مین ملا کر زراقہ کرین- اگر اسکے استعمال کے بعد سوزش زیادہ محسوس ہو تو پانی کی مقدار زیادہ کردین تاکہ دوا کی تیزی کم ہو جاوے- نوعدیگر ٹاننک ایسڈ ۳ گرین گلیسرین ایک ڈرام ایک اونس سادہ پانی مین حل کرکے اس طرح بتدریج پچکاری کرین کہ پہلی دفعہ دوا کم دوسری دفعہ زیادہ تیسری مرتبہ اوس سے زیادہ دوا تانیزہ مین پہنچائین اور جب جملہ اعراض برطرف ہو جائین اور صرف جریان آب سفید باقی رہجاوے تو اسوقت ادخال قاثاطیر سے بہت فایدہ ہوتا ہے کیونکہ جب مقام زخم پر کسی قدر تشنج باقی رہتا ہے اسوجہ سے کلیۃً ورم برطرف نہین ہوتا قاثاطیر کے داخل کرنے سے رستہ کشادہ ہوکر تشنج دور ہو جاتا ہے اسلیئے ورم بھی جلد دور ہو جاتا ہے- قاثاطیر کے داخل کرنے سے دوسرا فایدہ یہ ہے کہ غشاء بلغمیہ جو اذیت زخم کے سبب بوسیدہ ہو جاتا ہے قاثاطیر کے داخل کرنے سے کھرنڈ کی طرح اوتر جاتا ہے اور اوسکی جگہ نیا غشاء بلغمیہ پیدا ہوکر زخم مندمل ہو جاتا ہے

امراض مخصوصہ رجال

تشریح آلات تناسل مردان

عضو تناسل یعنی قضیب کو لاٹن مین پینس کہتے ہین اور یہ مرد و نہین چند اجسام سے

مرکب ہے جو مجری بول یعنی احلیل کے گرد
ہوتے ہین انمین سے پہلے دو جسم ہین جنکو
انگریزی زبان مین کارپورا کاورنوزا یعنی
جسم خانہ دار کہتے ہین اور یہہ دونون جسم
طوالت مین مجری بول کے یمین و یسار ہین بایں
اس طرح کہ دونون پہلو سے آکر اور مجری بول
کے اوپر منبسط ہوکر باہم مل گئے ہین اور ایک
دوسرا جسم موسوم بہ کارپس اسپنجی اوزم
(یعنی جسم مشابہ باسفنج درزی و خانہ داری)
احلیل کے نیچے ہوتا ہے اور یہہ جسم دونون
جسمون کے ساتھہ جو احلیل کے پہلو مین ہین
متصل ہوگیا ہے غرض یہہ تینون جسم باہم
ایسے پیوستہ ہو گئے ہین کہ مجری بول انہین
محاط ہوگیا ہے۔ اور فی الواقع یہہ تینون
اجسام لحمی اور لحم کے قسم سے ہین اور تینون
جسمون کے اوپر غشائے ریشہ دار ہے اور
ہر ایک جسم کے اوپر جدا جدا غلاف کی طرح
محیط ہے۔ اور وہ دونون جسم جو مجری بول
کے گرد یمین و یسار سے آئے ہین استخوان عانہ
تک پہونچکر اوسکے ساتھہ مربوط و متشدد
ہو گئے ہین اور غشائے ریشہ دار جو اجسام مذکورہ
کو محیط ہے وہ بھی استخوان عانہ کے ساتھہ
متشدد ہے اور استخوان عانہ سے دو عضلہ

قابضہ شروع ہوکر غشائے ریشہ دار کے اوپر
جو مجری بول کے پہلو یعنی اجسام پر محیط ہین
ایک انچ تک آئے ہین انہی کے سبب سے شہوت
کے وقت قضیب تنکر سیدھا کھڑا ہوجاتا ہے
اور جو جسم مجری بول کے نیچے ہوتا ہے استخوان
عانہ تک نہین پہونچتا بلکہ فم مثانہ سے نصف
انچ تک دور رہکر تمام ہوجاتا ہے مگر اپنے
اخیر مین کسیقدر غلیظ ہوجاتا ہے۔ اور
قریب تمامی مجری بول کے جو سر قضیب تک ہے
جسم بطور غدہ ملایم کے جو لینت مین لحم
اسفنجی کے قریب قریب ہے یمین و یسار سے
دونون جانب آکر محیط ہوگیا ہے اسکو
حشفہ کہتے ہین اور لاٹن زبان مین اسکو
گلانس پینس یعنی غدہ قضیب کہتے ہین
اور اسکی ملایمیت کا یہہ فایدہ ہے کہ اوسمین
خون زیادہ جاری ہو۔ ان چارون مذکورہ
بالا جسمون مین شراین و اوردہ بہت
ہین جو مثل جال کے بن گئی ہین جسوقت
مرد کے دل مین عورت کی خواہش پیدا
ہوتی ہے اور اوس سے اذیت ہوتی ہے
تو شریان عظیم کی شاخون سے جو شکم
کے اندر ہین عروق شبکیہ مین خون آتا ہے
اور اس خون کثیر کے داخل ہونے سے عروق

مذکورہ وسیع ہو جاتی ہین اور انکی وسعت
اس حد کو پہونچ جاتی ہے کہ غشاے ریشہ دار
جو سخت ہے انبساط سے عاجز ہو کر اونپر
تنگ و چست ہو جاتا ہے اور اپنی سختی و تنگی
کی وجہ سے اون عروق کو وسیع ہونے
سے روکتا ہے اسوقت قضیب مین سختی
پیدا ہو جاتی ہے اس حالت مین دونون ناعظ
عضلے جو عظم عانہ کے ساتھ پیوست ہین
دونون طرف سے قضیب کو کھینچتے ہین جس سے
وہ تنکر سیدہا کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب
اجسام مذکورہ کے اوپر جلد بدن ہے جو آرام
کے وقت پُرچین اور سمٹی ہوئی ہوتی ہے
اور شہوت کے وقت منبسط و صاف
ہو جاتی ہے اور جلد مذکور جو قضیب کے اوپر
ہے اجسام مذکورہ کی نسبت کسیقدر آگے کو
زاید طور سے بڑہی ہوئی ہوتی ہے اسکو
غلفہ کہتے ہین اور یہی زایدی ہے جو ختنہ
مین قطع کی جاتی ہے۔ اس غلفہ کا فعل
یہہ ہے کہ حشفہ کو ملایم رکھتا ہے۔ کیونکہ
غلفہ کے اندر غشاے بلغمیہ ہے جس سے حشفہ
کا بالائی غشاء بلغمیہ پیدا ہوا ہے اور وہ
رطوبت پیدا کرنے کے سبب حشفہ کو ملایم
رکھتا ہے اور اوسکے ملایم ہونے کی سبب

حشفہ مین حس محفوظ اور قوی رہتی ہے
اور حشفہ کی حس کی زیادتی کے سبب
جماع مین زیادہ لذت آتی ہے اور انزال
بخوبی ہوتا ہے۔

تشریح بیضتین

بیضتین دو تھیلیون مین ہوتے ہین اور
ان تھیلیو نمین سے ہر ایک جلد بدن سے
مرکب ہے اور اوسکے نیچے غشاے عضلی
اور اس عضلہ کا فعل قبض ہے لیکن قبض
بے اختیاری ہے اور اس عضلہ کے نیچے غشاے
ریشہ دار ہے اور ریشہ دار غشا کے نیچے باریطون
کی طرح غشاے آبدار ہے۔ اور ان دونون تھیلیون
مین بیضہ آویزان ہے۔ تھیلی کے اندر غشاے
آبدار کے ہونے سے یہہ فایدہ ہے کہ اسکے
سبب سے خصیہ تھیلی کے اندر بسہولت نیچے
اوپر حرکت کرتا ہے۔ اور بیضہ بذات خود
پستان کی طرح غدہ ہاے کبیرہ سے مرکب ہے
اور یہہ بڑے غدے چھوٹے غدون سے
مرکب ہین اور ہر ایک غدہ کبیر کے اوپر غشاے
ریشہ دار محیط ہے اور اس غشا کی شاخین
غدہ کے اندر جا کر ہر ایک غدہ صغیر پر محیط
ہو گئی ہین اور ہر ایک غدہ کبیر رطوبت
منی کو پیدا کرتا ہے اور مجرے اکبر مین جو

پہنچ بیضہ کے قریب ہے والدیتک ہے۔ اور یہہ مجرے بہت سی شاخون پر منقسم ہے اوران شاخون سے ایک اور جسم پیدا ہوتا ہے جو شکل مین حرف فا فارسی سے مشابہت رکھتا ہے اوراس جسم کو انگریزی زبان مین اپی ڈڈمس یعنی جسم بالائی بیضہ کہتے ہین اور یہہ جسم مجاری کثیرہ سے مرکب ہے جو چہوٹے دایرون کی طرح اوسکے اندر پیچیر ملے ہوئے ہین اور یہہ جسم بیضہ کے اوپر کلاہ گردہ کی شکل ہوتا ہے اور یہہ سب شاخین اخیر مین جگہ جمع ہوکر مجرے کبیر پیدا کرتی ہین اور یہہ مجرا اوپر کی طرف جا کر شکم کے اندر چلا جاتا ہے اور اسکے شکم کے اندر جانے کا رستہ یہہ ہے کہ غدہ کبیر جو مثانہ کے سامنے ہے اور جسکے درمیان سے گردن (عنق) مثانہ داخل ہوکر اور مجرے بول بنکر قضیب مین آتی ہے اوسی غدہ مین یہہ مجرے بہی دونون بیضون سے نکلکر ہمین ویسا دونون جانب سے داخل ہوکر مثانہ کے رستہ تک منتہی ہوتا ہے اور مجرے بول مین جاکر کھلتا ہے اور اوسی جگہ منی کو گراتا ہے۔ اوراس رستہ کو مجرے منی کہتے ہین کیونکہ اس رستہ

مین سوا منی کے دوسری کوئی شئے نہین گذرتی اور یہہ مجری تین غشاؤن سے مرکب ہے جنمین سے غشاے اول خانہ دار ہے۔ دوسرا غشاے عضلی جسکے عضلات قابضہ بے اختیار ہین تیسرا وہ غشا جو سب سے اندر ہے اور یہی غشاے بلغمیہ ہے۔ اوراس مجرے کے مجتمع و منقبض ہونے کی وجہ سے منی اوچہلکر خارج ہوتی ہے اوراس دخول کے رستہ مین اس مجرے کے ہمراہ شرائین و اوردہ و عصاب حس بہی ہوتے ہین اور ان اجسام کے مجموعہ کو حبل الانثیین کہتے ہین کیونکہ انہی اجسام کے سبب بیضہ اپنی جگہہ پر آویزان رہتا ہے اوران اجسام اربعہ کے اوپر غشاے آبدار و غشاے ریشہ دار و غشاے عضلی قابض با اختیار رہتے ہین اور یہی تینون غشا بیضتین کے اوپر بہی آتے ہین لیکن جبتک بچہ شکم مادر کے اندر رہتا ہے بیضہ مین غشاے عضلی نہین ہوا کرتا فقط دو غشا یعنی غشاے آبدار و غشاے ریشہ دار ہوا کرتے ہین اور بچہ مین بیضتین شکم مادر کے اندہی پیدا ہوجاتے ہین لیکن پانچ مہینے تک دونون بیضے گردون کے نیچے فقار قطن کے قریب

رہتے ہین اور جب حمل کو چھہ یا سات ماہ گزر
جاتے ہین تو اوس مقام سے فروتر آتے
ہین اور جب آٹھوان مہینا گزرتا ہے تو دونون
استخوان عانہ کے محراب کے نیچے سے نکلکر اپنے
خریطون مین آویزان ہوجاتے ہین اور چونکہ
غشاے آبدار و غشاے ریشہ دار و غشاے
عضلی سر استخوان عانہ پر موجود ہوتے ہین
لہذا بیضتین کے نیچے اوترنے کے وقت
یہہ تینون غشاے بیضتین کے ہمراہ نیچے
اوتر آتے ہین اسیواسطے جسوقت بچہ
مان کے شکم سے باہر آتا ہے اوسوقت بیضہ
پانچ غشاؤن سے مرکب ہوتا ہے دو غشاے
سابق یعنی غشاے آبدار و غشاے ریشہ دار
جو شکم مادر کے اندر رہنے کے زمانہ مین تھے
اور تین غشاے اندرونی شکم جو شکم مادر
سے باہر آنے کے زمانہ مین اور استخوان عانہ
کے محراب کے نیچے سے بیضہ کے اپنے خریطہ
مین اترنے کے وقت ہمراہ آئے ہین لیکن
یہہ غشاے عضلی جو شکم سے بیضتین کے ہمراہ
آیا ہے قابض اختیاری ہے اور جو غشاے
عضلی بیضتین کے خریطہ مین ہے وہ قابض
اختیاری نہین ہے بلکہ اوسکی حرکت غیر اختیاری
ہے کیونکہ وہ سردی اور کسی قسم کی اذیت

پہونچنے سے سکڑ جاتا ہے اور گرمی سے
سست ہوکر پہیل جاتا ہے اور بیضہ یمنے
مدور و قوی اور بیضہ یسرے قدرے طویل
و ضعیف ہوتا ہے اور یہہ طویل بیضہ یمنے
کی نسبت زیادتی ثقل دم کے سبب زیادہ
نیچے لٹک آتا ہے کیونکہ وریدین جو اس
بیضہ سے خون لیتی ہین گردہ تک پہونچی
ہوئی ہین اسیوجہ سے اس بیضہ سے خون
بتاخیر خارج ہوتا ہے اور عروق جو بیضہ یمنے
سے خون لیتی ہین ورید کبیر تک جو شکم مین
ہے منتہی ہوتی ہین اور یہہ ورید گردہ کی
نسبت زیادہ ترقریب ہے لہذا یہہ بیضہ بہت
جلد خون سے خالی ہوجاتا ہے اور ہمیشہ
خفیف الوزن رہتا ہے۔

محاکمہ

انتشار و حمرت و انتفاخ قضیب اور اوسکی
حرکت ضربانی و اختلاجی جو شدت شوق
کے وقت ظاہر ہوتی ہے تابعین یونانیین
انکے اسباب یہہ بیان کرتے ہین کہ دل و
دماغ سے شوق پیدا ہوتا ہے۔ سرخی خون
کے سبب سے ہوتی ہے۔ اور انتفاخ آلہ کا یہہ
سبب ہوتا ہے کہ عروق مین ریاح جمع ہوجاتے
ہین اور حرکت اختلاجی کا یہہ سبب ہے

کہ عروق میں روح کی کثرت ہوتی ہے اور ضربان عروق کے سبب حرکت اختلاجی پیدا ہوتی ہے۔ اسکی حقیقت یہہ ہے کہ کثرت روح کا وجود ثابت نہیں۔ اسی طرح قصبہ میں ریاح کا آنا یا خود اوسکے اندر ریاح کا پیدا ہونا غیر ممکن ہے۔ لیکن فی الواقع یہہ قوت عصبیہ کی برکت ہے جو ایک قسم کی برق اور جمیع قوے کا مبدا ہے اور یہہ دماغ و نخاع سے اعصاب میں آتی ہے اور اسی کے سبب سے بدن کے جملہ افعال واقع ہوتے ہیں۔ خواہش پیدا ہونے کے وقت یا خود بخود جیسا کہ حالت خواب میں ہوا کرتا ہے جبکہ دماغ اور نخاع سے یہہ قوت اون اعصاب میں زیادہ آتی ہے جنکو امر شہوت میں دخل ہے جیسا کہ عصب شعری ہے یا وہ عصب جو آخر نخاع سے نکلتا ہے تو اس زیادتی قوت کے ہمراہ خون بھی قضیب میں زیادہ جاتا ہے جسکے سبب سے آلہ تناسل زیادہ سرخ و منتفخ ہو جاتا ہے اور انتفاخ کا سبب یہی ہے کہ زیادتی خون کے سبب عروق وسیع ہو جاتی ہیں اور جب وسعت عروق کے سبب وہ اعصاب جو عضلات کے اندر ہیں منتشر و متاذی ہوتے ہیں تو اونمیں حرکت تشنجی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی تشنجی حرکت کو یونانی حرکت ضربانی و اختلاجی کہتے ہیں۔

حقیقت منی

یونانی اسکو ہضم رابع کا فضلہ کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ منی ایک غلیظ القوام رطوبت ہے اور حس ظاہر میں لزج چسپندہ اور سفید رنگ ہے اور جب عمل کیمیائی سے اسے تحلیل کریں اور خردبین کے ذریعہ سے ملاحظہ کریں تو وہ چند اجسام پر مشتمل ہے ایک ادہنی سے پانی ہے دوسرا اسفیدی بضیہ تیسرا کھار جسکو انگریزی میں الکلی کہتے ہیں مثلاً سوڈا کاربونیٹ و پٹاس کاربناس اور چوتھا میوکس یعنی بلغم ہے اور یہہ ایک رطوبت ہے جسکو میوکس ممبرن دغشاے بلغمیہ) پیدا کرتا ہے اور اسکو یونانیوں کی اصطلاح میں بلغم کہتے ہیں۔ پانچواں ایک جسم سخت مدور ہے جو تھوڑا سا کوچاک کی مثل ہوتا ہے جسکو انگریزی میں گرانیول کہتے ہیں اسکے معنی گرین کو چاک ہیں۔ عربی میں اسکا ترجمہ ذرات ہو سکتا ہے۔ چھٹا سیل ہے جو کرم کو چاک کے ساتھہ مشابہ ہے اور اسکی دم لمبی ہوتی ہے

اور حرکت اسکی دم مین ہے اور یہہ تین چار
گھنٹے کے نوزائیدہ مینڈک کے بچے سے
مشابہ ہوتا ہے اور اصلی منی یہی سپل ہے
جو کرم کو چار مدار کے ساتھ مشابہہ ہے
اور انثیین مین منی پیدا ہوتی ہے
فقط یہی جسم ہے جو غدہ ہائے انثیین سے
پیدا ہوتی ہے ابتدا مین یہہ گردی صورت
کی ہوتی ہے جبکو انگریزی مین سپل
کہتے ہین اور جب غدہ بیضہ سے جدا ہوتی
ہے تو وہان سے مجرے منی مین جو نیچ
بیضہ کے قریب ہے چلی جاتی ہے اور یہان
سے اپی ڈڈمس مین جو مجرے ثانی ہے اور
جسکا ذکر تشریح مین ہو چکا ہے چلی جاتی ہے
لیکن مجرے اول سے جو نیچ بیضہ کے قریب
ہے مجرے ثانی (اپی ڈڈمس) تک جانے مین
یہہ کرم مدور شق ہو کر اور گردی صورت
چھوڑ کر مدار بنجاتی ہے بعد مجری اول
سے آخر مجاری منی تک دوسرے اجسام جو اوزار
منی جو صدر مین شمار کیے گئے ہین پیدا ہو کر
اصل منی کے ساتھ آمیز ہو جاتے ہین سبحان
اللہ کسقدر قلیل عرصہ مین اسقدر اجسام پیدا
ہو جاتے ہین جنپر ہژدہ ہزار عالم کی پیدائش
کا مدار ہے سچ ہے فتبارک اللہ احسن
الخالقین) پس منی انثیین کے غدون
سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ دودھ غدہ ہائے
ثدی سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ بیضے کے غدے
اپنی غذا خون سے لیکر خود اس رطوبت کو
پیدا کرتے ہین۔

انزال مین ضعف کیون پیدا ہوتا ہے

اسکا سبب چند امر ہین اول یہہ کہ حرکت
جماعی سے اعصاب ضعیف ہو جاتے
ہین اور انکے ضعف سے دماغ و نخاع مین
ضعف لاحق ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہہ کہ
قوت عصبی جسکا ذکر انتشار کے ذیل مین
کیا گیا ہے زیادہ صرف ہو جاتی ہے۔
تیسرا یہہ کہ لذت کے سبب چونکہ [illegible]
صرف ہوتی ہے اسلئے یہی قوت عصبیہ
زیادہ صرف ہو جاتی ہے اور کمتر قوت باقی
رہجاتی ہے اسلئے یہی ضعف لاحق ہوتا
ہے۔ چوتھا منی ہمیشہ ہر آن پیدا ہوتی
ہے لیکن جماع کے وقت زیادہ اور
یکبارگی پیدا ہوتی ہے اور یکبارگی پیدا
ہونے کی وجہ سے خون سے بہی اکثر
اشیاء دفعۃً صرف ہو جاتی ہین جس سے
خون مین کمزوری و رقت آجاتی ہے
اسیوجہ سے زیادہ جماع کرنے سے بدن

نحیف و لاغر ہو جاتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جماع کرنے سے خون مین کمزوری آجاتی ہے لیکن اس ضعف کا خاص سبب قوت عصبیہ کا زیادہ صرف ہے کیونکر زیادتی قوت ہین کے زمانہ مین جیسا کہ سن شباب خصوصاً شباب اقویا کے زمانہ مین ضعف کم مدرک ہوتا ہے۔

منی مرد و زن

اب یہہ دریافت کرنا باقی ہے کہ مرد و عورت دونون کی منی مین قوت عاقدہ منعقدہ ہے یا نہین۔ واضح ہو کہ اصل منی مرد مین جو جسیم کرمی و حیوانی ہیں اور خاص بیضیہ مین ہنکون ہوتا ہے قوت عاقدہ موجود ہے اور اصل منی عورت مین جو ایک جسیم خاص بیضیہ کی صورت کا ہے قوت منعقدہ موجود ہے اور انعقاد کی صورت یہہ ہے کہ جب مرد کی اصل منی جو دمدار سیل ہے رحم مین جاتی ہے اور عورت کی اصل منی مین جو بیضہ کی صورت ہے داخل ہوتی ہے تو کافور اور برف کی طرح پگھل کر عورت کے پانی مین جو بیضیہ کے اندر ہے آمیز ہو جاتی ہے اور اسکی آمیزش سے عورت کی منی مین قوت آجاتی ہے اور وہ منعقد و مستقر ہو جاتی ہے

منافع و مضار جماع

جماع کی عمدہ منفعت تولید و حفظ نوع ہے کیونکہ بغیر جماع کے ولادت انسان غیر ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ دخول و ایلاج قضیب فرج زن مین امر طبیعی اور قضیب کا فعل خاص طبیعی ہے۔ جیسا کہ ہر ایک عضو سے اوسکا خاص فعل صادر ہونا ضروری ہے قضیب سے بھی اوسکا خاص فعل یعنی جماع حاصل کرنا ضروری ہوگا بدون اسکے یہہ عضو ضعیف و ہزیل و ناقص ہو جاتا ہے اور دماغ و نخاع و اعصاب سینہ و بدن کو ضرر و نقصان پہونچتا ہے جیسا کہ آگے چلکر بیان کیا جاویگا۔ بالجملہ جبتک یہہ عضو حد اعتدال کے ساتھہ اپنے کام پر لگا رہے اوس سے بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے اور اعصاب و دماغ و نخاع کو آرام ملتا ہے اور فکر و دیگر قوے نفسانیہ صاف و جید رہتے ہین اور عقل صحیح و سالم رہتی ہے اور اگر یہہ فعل معطل ہو جاوے اور مرد کی خواہش کے وقت عورت اور عورت کی خواہش کے وقت مرد میسر نہو اور دل اس طرف متوجہ اور ذہن مشتاق و مشوش

رہے تو اس سے دماغ و نخاع کو اذیت
ہوتی ہے اور اس سے کئی امراض پیدا
ہوتے ہین جیسا کہ ناکتخدا مرد اور باکرہ
عورتون خصوصاً عفیفہ باکرہ عورتون
مین مشاہدہ کیا جاتا ہے کیونکہ بیکاری
کی حالت مین انکے جریان حیض مین قصور
واقع ہو جاتا ہے اور انمین بہت سی
بیماریان پیدا ہو جاتی ہین اور ازدواج کے
بعد یہہ امراض برطرف ہو جاتی ہین اور
حیض بخوبی جاری ہو جاتا ہے اس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ ترک جماع کرنا اور
خواہش کے وقت آلہ تناسل کو معطل
رکھنا مضر ہے اور حد اعتدال کے ساتھ
اس فعل کو اختیار کرنا مفید و نافع ہے
مگر اسکی کثرت بہی مضر دماغ و نخاع و اعصاب
و مضعف بدن و مورث نقصان و منہک
قوت ہے لیکن جماع معتدل کی مقدار
یکسان نہین کیونکہ جو مقدار جوانی مین
معتدل ہے اوہیڑ عمر مین وہ افراط کا درجہ ہے
اسیطرح ایک مرد قوی کا اعتدال ضعیف آدمی
کے حق مین افراط ہے مطلب یہہ ہے کہ ہر شخص
کے واسطے اعتدال جداگانہ ہے لہذا ایک
کلیہ مقرر کرنا چاہئے جس سے اعتدال و
افراط مین تمیز ہو سکے اور وہ یہہ ہے کہ جب تک
مقاربت حسب خواہش طبع و شدت شوق
بے ارادہ کیجائے نہ بذریعہ ملاعبت و تکلف
اور عورت کے حسن و جمال کا مطالعہ بہی کر کے
مقاربت ہو اور مقاربت کے ضعف بہی
لاحق ہو تو جماع معتدل ہوگا اور اوس سے
بدن کو راحت حاصل ہوگی - اور جماع کا
بہترین وقت وقت شب ہے جبکہ غذا کو
کہائے ہوئے تین ساعت بخوبی گزر جائین
اور سونے سے پہلے جماع کرنا چاہئے تاکہ
ضعف اور تکان جو حاصل ہو آرام کرنے
اور سونے سے زایل ہو جائے

عدم نزول البیضۃ فی الکیسۃ

سکوٹال ریٹنشن آف ٹسٹس کہتے ہین
یعنی بیضہ کا غیر طبیعی و ناموافق جگہ مین
رہنا - اور اسکی صورت یہہ ہے کہ خصیہ
بعد تولد بہی بچہ کے شکم مین ہے جیسا کہ شکم
مادر کے اندر رہنے کے زمانہ مین اوسکی حالت
تہی اور اپنے خریطہ مین نازل ہو کر ظاہر نہو
اور اپنی اصلی جگہ پر جو گردہ کے نیچے ہے یا
قریب محراب استخوان عانہ یا کسی اور جگہ
پر رہے جو قدرت نے حالت جنین کے وقت

اوسکے لئے مقرر کر رکھی ہو۔ جب بچہ
اس ہیئت پر پیدا ہو تو بظاہر شکم و عانہ
اور اوسکے اربیہ کی صورت ایسی معلوم
ہوتی ہے کہ گویا بیضہ مین اتر آئی ہے
لیکن جب بچے کے خصیے کے خریطہ کو غور
سے دیکھا جاتا ہے تو اوسمین بیضہ نہین
پایا جاتا۔ الجملہ اس علت مین کبھی ایک بیضہ
خریطہ مین اترتا ہے اور ایک شکم مین
رہتا ہے اور کبھی دونون شکم کے اندر
رہتے ہین اور ظاہر نہین ہوتے۔ بیضہ کے
خریطہ مین نازل نہونے سے جو ضرر
عاید ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ بیضہ اپنی
طبیعی مقدار پر نہین پہونچتا بلکہ صغیر و صلب
ہوکر شکم مین رہ جاتا ہے۔ اور جب ایسا
بچہ جوانی یا بڑہاپے مین مرتا ہے اور موت
کے بعد بیضہ کی تشریح دیکھی جاتی ہے تو
اوسمین تخم انسان یعنی منی نہین پائی
جاتی اور زندگی مین یہہ بچہ نامرد ہوتا ہے
اگر ایک ہی بیضہ نازل ہوا اور دوسرا نہ
اترے تو نازل شدہ بیضہ دونون کا
کام دیتا ہے اور مردی مین کوئی نقصان
واقع نہین ہوتا۔ یہہ مرض فطری ہے اسکا
کوئی علاج نہین۔

وجع الانثیین

اسکو نورالجیا آف ٹسٹس کہتے ہین اور
اس سے مراد یہہ ہے کہ بدون ورم کے
خصیہ مین درد پیدا اور اسکا سبب اذیت
اعصاب ہوتا ہے اور یہہ درد ویسا ہی
ہوتا ہے جیسا کہ اذیت اعصاب کے سبب
سر مین درد حادث ہوتا ہے اور جسکو انگریزی
مین نورالجیا کہتے ہین اور یہہ درد کبھی تنفسر
بیضہ مین کبھی مجرے اپی ڈڈمس مین اور
کبھی حبل الانثیین مین پایا جاتا ہے
اس درد مین انثیین مین سختی و ورم نہین
پایا جاتا بلکہ انثیین ملایم ہوتے ہین لیکن
علیل انکے لمس کی برداشت نہین کرسکتا
خصوصًا مقام بیخ انثیین پر جو محل اپی
ڈڈمس ہے کیونکہ یہان حس زیادہ ہوتی
ہے اور یہہ درد بیضہ سے لیکر زیر گردہ تک
جہان حالت جنین مین بیضہ ہا کرتا تھا
اور یہی اوسکا اصلی اور پہلا مقام ہے
پہونچتا ہے۔ یہہ درد بسبب کی شدت و
خفت کے سبب کم و بیش ہوتا رہتا ہے
کبھی یہہ درد مستمر اور ہر وقت رہتا ہے
اور کبھی بطور دورہ امراض دوریہ کی سکون

وشدت ہوتی ہے اور نوبت کے ساتھ کم وبیش ہوتا ہے۔ اکثر اس درد کے ہمراہ یاس و نومیدی و دل تنگی وضجر غرض مالیخولیا کی علامات موجود ہوتی ہیں یہاں تک کہ بیمار شدت درد سے خودکشی کا مرتکب ہوتا ہے۔

اسباب

کبھی کمزوری کے سبب اعصاب شرائین و ... ہو جاتے ہیں جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہے جیسا کہ نورالجیا میں ہوا کرتا ہے اس حالت میں درد نوبت کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ کبھی اوس ورید کے متورم ہو جانے سے ہوتا ہے جو حبل الانثیین میں ہے کیونکہ ورید اپنے متورم ہونے کی وجہ سے اپنی ... کو غمز کرتے ہیں کیونکہ اس عرق میں التوا وتعاریج اور نشیب و فراز بہت ہیں اور جب ورم کے سبب انکی مقدار بڑھ جاتی ہے تو مجری مذکور کو غمز کرتے ہیں۔ کبھی مرض بواسیر سے بھی یہ درد پیدا ہوتا ہے کبھی کہنہ قبض شکم سے بھی یہ درد پیدا ہوتا ہے۔ ان تینوں اسباب میں درد ہمیشہ یکساں رہتا ہے لیکن جو درد ورم ورید کے سبب سے ہوتا ہے اوسمیں چت لیٹنے سے خفت درحقیقت حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس ہیئت میں ورید مذکورہ سے خون بہت جلد خارج ہوکر اوپر کو چلا جاتا ہے

علاج

پہلے تفحص سبب کر کے اوسکے ازالہ کی کوشش کریں۔ اگر نورالجیا کے سبب سے ہو تو نورالجیا کا علاج کریں اور مرکبات فولاد وکونین وغیرہ اعصاب و بدن کی تقویت کریں اور تخدیر وتسکین درد کے واسطے محل درد پر مرہم ایکونائی ٹینا کی مالش کریں۔ اگر ورید کے سبب سے ہو تو ورم ورید کا علاج بطور جراحی کے کریں اور زیر ... یا لا سوئی چبھو کر ورید کو باندھ دیں تا کہ اس عرق میں خون کا آنا بند ہو جاوے اور دوسری رگ میں جاری ہو اور یہ خون جو ورم سے پیدا ہوا تھا منجمد ہوکر بتدریج منجذب ہو جاوے اور عرق بار یاب اور دبلی ہو جاوے۔ اگر بواسیر کے سبب سے ہو تو اسمیں بھی بادی کو اور موافق بواسیر مسہل دیں۔ اگر قبض شکم کے سبب سے ہو تو مسہلات سے قبض رفع کریں مگر اسمرض میں تصفیہ امعا کے واسطے بار بار حقنہ کرنا مسہل سے بہتر ہے۔ اگر علامات مالیخولیا موجود ہوں تو اوسکا تدارک کریں اور بتدریج تقویت

بدن کی کرین

اورام الانثیین

اسکو یونانی زبان مین آورکیٹیٹس کہتے ہین اگر انثیین وبجری ایی ڈڈمس دونون مین یا نفس بیضہ مین ورم ہو تو اوسکو اورکیٹیٹس کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ اگر مجرے ایی ڈڈمس کے ساتھہ مخصوص ہو تو ایی ڈڈ میٹس اسکا نام ہوتا ہے اور یہہ ورم تین قسم کا ہے ایک حاد جسکو انگریزی مین اکیوٹ کہتے ہین دوسرا حاد مزمن جسکو انگریزی مین سب اکیوٹ کہتے ہین تیسرا بارد مزمن جسکو کرانیک کہتے ہین

بیان قسم اول اسکا سبب کبھی وجع مفاصل ہوتا ہے کبھی نقرس کبھی سوزاک کبھی چوٹ لگنا اور کبھی ورم واذیت مجری بول ہوتا ہے اور یہہ اذیت دخال قاثاطیر سے یا خروج حصاۃ ورمل گردہ ومثانہ سے بھی ہوتی ہے لیکن جب پانچون مین سے پہلے چار اسباب ہون تو اکثر ورم نفس بیضہ مین حادث ہوتا ہے اگر پانچوین سبب یعنی اذیت مجرے بول سے حادث ہو تو اکثر مجرے ایی ڈڈمس مین رہتا ہے اور بیضہ تک نہین پہونچتا۔

علامات

اگر تنہا ایی ڈڈمس مین ہو تو ورم وسختی بیچ بیضہ مین پائی جاتی ہے اور بیضہ مین ورم نہین ہوتا اور لمس وغمز سے درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر نفس بیضہ مین ہو تو ورم سے بیضہ کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور صلابت وثقل جو ورم کا لازمہ ہے محل بیضہ پر محسوس ہوتے ہین اور حبل بیضہ مین بھی درد پایا جاتا ہے اور قریب گردہ تک منتہی ہوتا ہے اور جب نفس بیضہ کا ورم زیادہ ہو جاتا ہے تو اغشیہ بھی جو شکم سے بیضہ کے نازل ہونے کے وقت ہمراہ آتے ہین متورم ہو جاتے ہین اور تپ پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی غثیان وتہوع بھی حادث ہو جاتا ہے کبھی قے بھی عارض ہوتی ہے اس صورت مین درد بہت شدید ہوتا ہے کیونکہ غشاے ریشہ دار جو بیضہ کے اوپر ہے اپنی سختی کی وجہ سے زیادہ وسیع نہین ہو سکتا اور ورم پر تنگ وچست ہو جاتا ہے اور مزاحمت کرتا ہے اور اوسکی مزاحمت سے بیضہ منتفخ ہوتا ہے اسلئے درد زیادہ محسوس ہوتا ہے

اور نیز یہہ ورم جب غشا سے آبدار تک
پہونچتا ہے تو غشاے آبدار بہی جو بیضیہ
کے اوپر ہے متورم ہوکر پانی پیدا کرتا
ہے اسوجہ سے خصیہ کی مقدار زیادہ اور
سخت محسوس ہوتی ہے بس بعد اگر
اس حد تک پہونچکر رو بانحطاط ہو تو
بہتر ورنہ اسکے بعد خریطہ بیضیہ مین
بہی پانی اور ورم پیدا ہو جاتا ہے اور
اس حالت مین صلابت اور مقدار ورم
اور ثقل بہت زیادہ ہو جاتے ہین اور خریطہ
کی جلد سرخ ہو جاتی ہے اور اوسکی عروق
مین درد و ظہور زیادہ ہوتا ہے

علاج

سب سے پہلے بیمار کو چت لٹا دین اور خصیہ
و سرین کے نیچے ملایم گدی رکہین تاکہ بیضیہ
اونچا رہے اور اوسکا خون جسم کے
بالائی حصہ کی طرف چلے پہر عروق
بیضتین کہولکر بقدر مناسب فصد لین
مگر جونکین لگانا مناسب نہین کیونکہ انکے
لگانے سے کبہی جلد مین ورم پیدا ہو جاتا
ہے فصد لینے کے بعد جب فصد بند ہو جاے
تو آب مطبوخ پوست خشخاش مین پارچہ
تر کرکے تکمید کرین اور اسکے بعد مسہل دیکر
جو پانی خارج کرے مثلاً مگنیشیا سلفاس
دین لیکن اسکے ساتہہ ٹارٹر امیٹیک اور
اکسٹراکٹ یا ٹنکچر ہای سایمس یا بذر البنج
ضرور شامل کرلین تاکہ تسکین درد و حرارت
بدن اور جوش خون کے کم کرنے مین اعانت
کرے اور دل سے ورم کی جانب خون کم جاے
اور رات کو سونے کے وقت کیلومل ۲ گرین
ڈوورس پوڈر ۱۰ گرین کہلائین اس سے ورم
بہی کم ہو جایگا اور پسینہ بہی آجایگا اور
اس سے جوش خون کم ہو جایگا - اگر اس
تدبیر کے بعد بہی ورم باقی رہے تو وہ پانی
نشتر کے ذریعہ خارج کردین جو ورم سے پیدا ہوکر
خریطہ بیضیہ مین مجتمع ہوگیا ہے اور جب
خریطہ پانی سے خالی ہو جاوے اور نفس
بیضیہ مین آب مجتمع باقی رہے اور اوسکے سبب
سے ثقل و ورم بہی موجود ہو تو جوف دار
سوزن ڈالکر نفس بیضیہ سے بہی پانی نکال دین
اگر اس تدبیر سے بہی ورم زایل نہو تو خریطہ بیضیہ
کو اس طرح کہینچین کہ بیضیہ اوسکے ایک
گوشہ مین آجاوے پہر بال مونڈکر ایسے عصابے
او سپر چسپان کرین جسپر مرہم اسٹکن لگا ہوا ہو
تاکہ اوسکے غمز سے خصیہ منغمز ہو جاوے
اور جو مواد ورم سے گرکر اوسمین مجتمع ہوگیا ہو

زیادہ و عصابہ کے دباؤ سے خارج ہو جاوے اور ورم زائل ہو جاوے اس حالت میں آیوڈائڈ پٹاس دے. اگرین تک سادہ پانی میں حل کرکے پلادیں تاکہ زوال ورم میں اعانت کرے۔

قسم ثانی اکثر وجع مفاصل اور نقرس سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً چہل سالگی کے بعد اکثر نقرس سے پیدا ہوتا ہے اور دوسرے اسباب سے بھی جو قسم اول میں مذکور ہوئے حادث ہوتا ہے اور علامات قسم اول کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں لیکن اس قسم میں شدت ورم و اعراض قسم اول کی نسبت کم ہوتی ہیں اس قسم میں صرف نفس بیضہ متورم ہوتا ہے اور ورم کا اثر دوسرے اعضا پر نہیں پہنچتا

علاج

اگر وجع مفاصل سے ہو تو پہلے مسہل خفیف مثلاً سفوف جلیپ کمپونڈ و کیلومل وغیرہ دیں بعد مدرات مثلاً پٹاس ایسیٹاس ۱۰ گرین ہمراہ آیوڈائڈ استعمال میں لاویں اور سونے کے وقت کیلومل و ڈوورس پوڈر اس قسم میں دینا بھی بہت مفید ہے اور وجع نقرس کے سبب سے ہو تو ادویہ میں بھی مگنیشیا سلفاس و اکسٹراکٹ کالشیکم وینم گرین یا ٹنکچر کالشیکم ۱۵ سے ۲۰ قطرہ تک بغرض مسہل دیں اسکے بعد برومائڈ پٹاسیم رات کو سونے کے وقت دینا مفید ہے اگر ان تدابیر کے بعد بھی ورم باقی ہے تو اسٹکن آلودہ عصابے بیضہ پر باندھیں جیسا کہ قسم اول میں بیان کئے گئے ہیں اور انگریزی لنگوٹ باندھیں تاکہ نشست و برخاست میں اذیت نہو

قسم سوم اکثر قسم اول حاد سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی مادہ آتشک سے ابتدا ہی میں خفیف ورم عارض ہوتا ہے

علامات

فقط بیضہ میں ورم اور سختی ہوتی ہے اور درد بہت کم ہوتا ہے اور بیضہ میں ہوتا ہے یا مجرے اپی ڈڈمس یا حبل المنویہ میں اور اس قسم میں درد نہیں ہوتی

علاج

مرہم سیماب کپڑے پر لگا کر محل ورم پر رکھیں اور اسکے اوپر اسٹکن کی پٹی چپکا دیں اور رسکپور صاف قلیل مقدار میں جو گرین کا تیسواں یا چوبیسواں حصہ ہو سادہ پانی میں حل کرکے چند روز پلادیں یا

یا آیوڈائیڈ پٹاس ہمراہ آب سادہ تنہا
پلائیں اور جائز ہے کہ دونوں کو یکجا
کرکے پلائیں بالجملہ یہہ دونوں دوائیں
جس نہج سے ممکن ہو پلائیں کہ یہہ اس
قسم کے لئے بہت مفید ہیں۔

دبیلہ انثیین

اسکو اپسس آف ٹسٹس کہتے ہیں۔
کبھی غشیہ خاص انثیین میں ورم پیدا ہوتا
ہے اور ورم کے مادہ سے ریم متولد ہوتی ہے
اور یہہ ورم مادہ ریم کے سبب غشا خریطہ بیضتین
تک پہونچکر چسپان ہو جاتا ہے اور بیضہ و
خریطہ ورم میں ایک ذات ہو جاتے ہیں
اور دبیل کی صورت نمایاں ہو جاتی ہے
اور ریم جو اسکے اندر ہے رفتہ رفتہ غشیہ کو
ضعیف اور بودا کر دیتی ہے اور نیز نیچے
دباؤ سے غشا کو پھاڑ کر باہر نکل آتی ہے
اور جلد بدن کے نیچے تک پہونچ جاتی ہے
یہاں تک کہ ریم کی سفیدی جلد کے نیچے
محسوس ہوتی ہے اسکے بعد ریم کے دباؤ
سے جلد بھی شق ہو جاتی ہے اور ریم ظاہر
جلد پر آجاتی ہے اور جب یہاں تک نوبت
پہونچ جاتی ہے تو زخم کا منہ کشادہ ہو جاتا ہے

اصل بیضے جو خصیے ہیں اس حالت میں
زخم کے اندر آجاتے ہیں اگر زخم کا منہ
زیادہ کھلا چلا گیا تو وہاں زخم میں بھی آجاتے
ہیں کیونکہ غشا جو غدودن کا محافظ تھا
زائل ہو گیا اور خود غدودن کی حفاظت کی
لیاقت نہیں رکھتا اور ضرر ورم کے سبب
غدودن کی مقدار بڑھ جاتی ہے اسلئے وہ
اپنی جگہ چھوڑ کر زخم اور وہاں زخم میں
آرہتے ہیں اور ظاہر و نمایاں ہو جاتے ہیں

علامات

ابتدا میں بیضہ میں ورم اور سختی پیدا ہوتی
ہے بعدہ جیسے شدت وحدت کی نوبت
آنے لگتی ہے اور یہہ بھی بظاہر چربی وغیرہ
کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے کیونکہ جو جیسے
تولید ریم کے واسطے آتا ہے وہ بیضہ وغیرہ
سے ضرر مشابہ ہوتا ہے اور جو علامات
ورم حار کی ہوتی ہیں مثلاً سرخی اور
درد شدید وثقل وحرارت موضع ورم وغیرہ
موجود ہوتی ہیں اسکے بعد بیضہ کی
ایک خاص جگہ پر ابھار ظاہر ہوتا ہے
جسکو دبانے سے معلوم ہوتا ہے کہ
اوسکے وسط میں لینت ہے کیونکہ جلد
میں جس جگہ پانی بھر جاتا ہے اوسکی

قرابادین احمدیہ حصہ اوّل

اہل یورپ نے علم طب خصوصًا دواسازی مین وہ فروغ و عروج حاصل کر لیا ہے کہ اس سے بڑھکر خیال مین آنا ناممکن ہے اونہون نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات مرکبات مین وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑھکر خیال مین آنا مشکل ہے جوہر اور ست نکال لینے سے یہہ فایدہ ہین قوی الاثر ہو گئے ہین اور مقدار مین کم استعمال کی جاتی ہین مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بھی نظرانداز نہین کر سکتے یہہ ہماری پیدائش کے زمانہ سے ہمارے ساتھہ مانوس ہین قرابادین احمدیہ کے اس حصہ مین جسقدر مفرد دوائین ہین بجز آیوڈین اور بسمتھ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہین صرف ترکیب مین رنگ آمیزی کر کے انکو سونے اور جواہر کے ہمرتبہ بنا دیا ہے اگر ہمارے ملک کے دواساز بھی توجہ کرین تو بہت کچھہ فایدہ اوٹھا سکتے ہین اور ملک کو بھی اس مین فایدہ ہے کہ اپنی پیداوار کو فروغ دیا جاوے اہل ملک دو فرقے ہین ۱۔ انگریزی معالجات و ادویات کو پسند کرتے ہین ۲ دوسرے دیسی طریق و ادویات کو باوجودیکہ انگریزی ادویات کی دوکانین بکثرت ہین مگر گرانی قیمت کی شکایت بدستور ہے پس اطبا کا فرض ہے کہ دونون قسم کی دواؤن کو استعمال مین لاوین اور قیمت ادویات کی ارزانی کی تجویز سوچین اس کتاب سے دونون فایدے بطریق احسن حاصل ہو سکتے ہین اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارمیسی (دواسازی) کے ایسے اصول بیان کیئے ہین کہ اگر ذرا ہوشیار ہون تو ایک ماہر دواساز اپنے لیٹے ہوئے ٹھیکرون مین بھی عمدہ دوا تیار کر سکتا ہے اسکے بعد ہر ایک دوا کو ترتیب حروف تہجی اس ڈہنگ سے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پھر عربی انگریزی اور لاطینی پھر انگریزی اور لاطینی سے مرکب بنائے ہین ان بعد اوسی دوا کے یونانی و ہندی مرکب اکثر دواؤن کے جو ہر ایک کی ترکیبین با تصویر لکھی ہین جس سے دیسی ہی انگریزون کے برابر دوائین تیار کر سکین اسکے اخیر مین دو فہرستین ہین ایک معمولی مرکبات اور انکی مقدار خوراک کی دوسری وہ فہرست ہے جو ہر ایک بیماریون کے معالجات کی خبر دیتی ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس بیماری کا علاج کس صفحہ پر ملیگا غرضیکہ دونون طبون کی ادویات و معالجات کا باحسن الوجوہ بیان کر دیا ہے قیمت معہ محصول [illegible] روپیہ

المشتہر خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور مستقل کوتوالی

تکمیل الحکمہ کے قواعد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض و مقاصد یہ ہین (۱) حفظ ما تقدم کے مسائل الآثار تشریح (۲) عوام الناس کو صحت کی باتون سے آگاہ کرنا صحت ہین کامل امداد مہیا کرنی وغیرہ (۳) تحقیقات علم [illegible] تحقیقات نئے پایہ [illegible] (۴) دیسی انگریزی طرق علاج (۵) علمی

نمبر ۱۳۸ فورٹ

تکمیل الحکمہ

لاہور

رسالہ یونانی کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۶) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث

قیمت رسالہ ہذا

سالانہ	ششماہی	ماہوار	
۲	عہ	۳	عام خریدار
۱۳ ۲	۲	[illegible]	با محصول
۲	۱	۱	بلا محصول

رو سادہ مہرکا کے

۱۳ / للعہ	۱۳	۱۰

سیاد ڈینگ ڈیڑھ ماہ انسلے بعد دو پیسہ

جلد ۱۸ | مطبوعہ ۸ ۳ جون ۱۸۹۷ع | نمبر ۶

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمہ بعض اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین قیمت بقایا ادا بھی بھیجدین تمام خط و کتابت بنام حکیم الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور مستقل کو لکھی کے بیرنگ بھیجین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین اگر ٹکٹ ہون تو آدہ آنہ فی روپیہ اور بھیجین اجرت اشتہارات فی سطر ۳ ہے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق ہے تین حصے مین منقسم ہے طلبا یونانی کیلئے ایک مستقل درسی کتاب ہے اور حکیمون کیلئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری یونانی دونون طریقون سے علاج بیان کیا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کئے ہین علامتین ایسی عام فہم ہین کہ ایک کم استعداد بھی آسانی سے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے ہر باب کے آخر مین پہلے مستند انگریزی نسخے دئے ہین پہر یونانی پہر ہندی جو کئی سال سے تجربہ ہو چکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کیلئے بھی مفید ہے حیبی کہ یونانیون اور ویدون کیلئے ہر ایک عضو کی تصویرین بھی دی ہین اور جابجا انگریزی الفاظ بھی درج کئے گئے ہین اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۸ عہ کل مع محصول فی نسخہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

علم تصوف مین یہہ ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو مین کوئی ایسی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسائل کلی و جزوی تصوف پر حاوی ہے اسمین وہ اسرار مخفیہ ہین جو مشائخ سالہا سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ کے بعد انسان کیلئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کیا اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ نتائج حاصل ہوتے ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بھی بڑہجاتا ہے قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم عہ محصول فی نسخہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور مستقل کو لکھی

عمل حیات

اس کتاب میں ایک تمہید اور دس مقالے ہیں اور جسقدر اصول و فروع اسمیں بیان کیئے گئے ہیں سماعی و قیاسی نہیں بلکہ تحقیقی ہیں اور اکثر حکماے یورپ کی تحقیقات کا نتیجہ ہیں جنکے نام جابجا لکھے گئے ہیں بہت سے مسایل ایسے ہیں جو میرے مشاہدہ میں آئے کیونکہ بحیثیت ایک طبیب کے مجھے اکثر مقامات میں دورہ دراز سفر کرنا پڑا اکثر دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا۔ لاہور کے گلی کوچوں اور بازاروں اور ہر ایک حیثیت کے مکانو میں پھر جانے کا اتفاق ہوتا ہے چونکہ طبیعت کو تحقیق کا شوق اور نیک و بد کی تمیز کا ذوق تھا اسلیئے ہر ایک چیز کے حسن و قبح پر بخوبی غور کیا جو قابل تحریر پایا اوسکو حوالہ قلم کیا اچھے کو اچھا کہا اور برے کو برا [illegible] کی تاکہ طبایع کو اچھے کی طرف رغبت اور برے سے نفرت ہو جو چیز انگریزی وضع کی پسند ہوئی اوسے اختیار کرلیا اور اپنے دیس کی جو چیز بری نظر آئی اوسے ترک کردیا کسی قوم کی بیجا حمایت و طرفداری نہیں کی ہندو مسلمانوں کے اکثر مذہبی مسائل و رسومات سے یہہ نتیجہ نکالا کہ یہہ مؤید صحت ہیں اور بانیان مذہب نے صرف حفظان صحت کی تائید میں یہہ رسومات و مسایل قایم کیئے ہیں مثلاً اہل اسلام میں جنابت کے بعد غسل کی فرضیت ثابت کرتی ہے کہ ریاضت ضروری ہے اور اوسکے بعد غسل لازمی ہے۔ ہندوان میں مردہ جلانے کے بعد کپڑوں کی شست شو اور اشنان کا ضروری ہونا بتلا رہا ہے کہ چھوت سے پرہیز لازمی ہے اور یہہ دونوں مؤید صحت ہیں عمل حیات میں یہہ بھی ایک خوبی ہے کہ نہ ایسی مختصر ہے کہ ضروری مسایل فروگزاشت ہوگئے ہوں اور نہ ایسی طویل کہ پڑھنے والے کا جی اکتا جائے۔ عبارت بھی ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتیں بھی سمجھہ سکتی ہیں عمل حیات ہندوستانیوں کی حالت کے عین مطابق ہے اور اونکی صحت کے قایم رکھنے کے لئے اکسیر عمل حیات کے اخیر مقالے میں ہیضہ کا بھی مختصر بیان کیا گیا ہے اور تمام اسباب و علامات مشرح بیان کی ہیں ہیضہ کرنے کے وقت اگر کوئی طبیب حاذق مریض کے پاس ہر وقت حاضر رہ سکتا ہے تو وہ فقط عمل حیات ہے جو تشخیص علامات میں کبھی غلطی نہیں کرسکتا اور علامات کے موافق مجرب نسخے تجویز کرنے میں یکتا ہے عمل حیات کا مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے۔ اس سے علم حفظ صحت حاصل ہوتا ہے اور انسان کی زندگی امن و آسایش سے بسر ہوتی ہے۔ صحت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اگر یہہ نہیں تو کچھہ بھی نہیں پس لازم ہے کہ عمل حیات کی قدر کرو وہ تمہیں شاہراہ صحت کی ہدایت کریگا اسکے قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

المشتہر

زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

افسوس - ۲۳ - اپریل ۱۸۹۶ء کو نیاز مند کے برادر معظم داغ ہفتم میاں محمد خان صاحب نے انتقال فرمایا - جن اصحاب نے براہ ہمدردی تعزیت نامہ سے یاد فرمایا نیاز مند [illegible]

مشتہر - زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان۔

اور اوسکا کرہ اصلب ہوتا ہے من بعد جلد بذکورہ تنتی اور چمکیلی دکہائی دیتی ہے اور جب انفجار کے قریب پہونچتا ہے تو اوسکا رنگ سفید ہو جاتا ہے اور یہہ سفیدی ریم کی ہوتی ہے جو جلد کے نیچے سے جہلکتی ہے جیسا کہ دماسیل مین یہہ امر مشاہدہ کیا جاتا ہے - اس حد پر پہونچکر کچہہ عرصہ کے بعد خود بخود پہٹ جاتا ہے

علاج

جب معلوم ہو جاوے کہ ریم پڑ گئی ہے تو فورًا نشتر دیکر خارج کر دین من بعد اشکن کی پٹی چپان کرکے کپڑے سے باندہ دین اگر بیضہ زخم کے منہ مین آگیا تو دو طرح سے علاج کیا جاتا ہے ایک یہہ کہ بیضہ کو نشتر سے زخم دیکر نکال دین اور زخم کے کنارے جوڑ کر اشکن کی پٹی لگا دین - دوسرا یہہ کہ بیضہ کے غشای بالائی کو چارون طرف سے کاٹکر یا زخم کے دہانہ کو وسیع کرکے بیضہ اوس سے جدا کہین اور بیضہ کو خریطہ کے اندر داخل کر دین اور زخم کا منہ برابر کرکے اوسپر اشکن کی پٹی باندہ دین - غشاے بیضہ کے کاٹنے یا زخم کا منہ فراخ کرنے کی ضرورت اسلئے ہوتی ہے کہ اس حالت مین غشاے بیضہ و دہن زخم ہر دو منجمد و تکثیف ہوئے ہین جبتک انکو جدا نکیا جاوے بیضہ کا اندر جانا یا زخم کا مندمل ہونا ممکن نہین ہوتا

مرہم اشکن بنانے کی ترکیب مردار سنگ

ڈہائی سیر روغن کنجد ۵ سیر آب سادہ دو سیر ۳ چہٹانک سب ایک ظرف مین ڈال کر آہستہ آہستہ جوش دین اور بار بار لکڑی سے ہلا دین تاکہ اوسکی سفیدی کے قوام پر آجاوے - اگر زیادہ گاڑہا ہو جاوے تو بار دیگر پانی ملا کر سفیدہ بیضہ کے قوام پر لاوین - اس قوام مین سے ایک سیر لیکر اسمین چار اونس چہہ ماشہ پیلا موم اور دو اونس ولایتی سخت صابون ملا کر اور پیسکر خوب آمیز کرین من بعد نرم نرم جوش دیکر مرہم کے قوام پر لاکر کپڑے پر پہیلا دین اور کام مین لا دین -

صغر بیضتین

صغر سے یہہ مراد ہے کہ بیضے اپنے صحیح مقدار سے چہوٹے ہو جاوین اسکو انگریزی مین اٹرفی آف ٹس ٹس کہتے ہین اس مرض کی حقیقت یہہ ہے کہ بیضہ کے اندرونی غدد لاغر و کوچک ہو جاتے ہین جسکے سبب سے

تولد نطفہ مین نقصان پیدا ہو جاتا ہے یعنی
اوسمین حمل نہی پیدا نہین ہوتی اور بیضہ
مقدار مین صغیر نظر آتا ہے - اس مرض کا ضرر
یہی ہے کہ منی پیدا نہین ہوتی - اسکا سبب
اکثر ورم مجری ایپی ڈڈمس ہوتا ہے اس مجری
سختی و صلابت پیدا ہو کر قایم و باقی رہتی ہے
اسکی صلابت کے سبب غدون مین خون کم
پہونچتا ہے - کبھی کبھی اون غدون کے ورم
سے بھی یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جو مولد
لعاب منی ہین اور نلکیین کے اندر رہتے ہین
ہرچند اسکی وجہ ظاہر نہین ہوتی لیکن تشریح
بعد الموت مین اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اس مرض
کے ساتھ صغر الانثیین بھی پایا جاتا ہے
اگر بیضتین مین سے ایک صغیر ہو جاوے
اور دوسرا اپنی طبیعی مقدار پر رہے تو تولد منی
مین نقصان نہین آتا کیونکہ ایک بیضہ دونون
کا کام دے سکے گا - اگر دونون چھوٹے ہو جاتے
تو بالضرور تولد منی ممتنع ہو جائیگا -

علاج

کوئی نہین -

عظم الانثیین

اسکو ہائی پر ٹرافی آف ٹسٹس کہتے ہین
اسکے معنی ہین زیادتی مقدار انثیین اور کبھی
سارکوسیل آف ٹسٹس بھی کہتے ہین یعنی
گوشت اندرون بیضتین کا پھیل کر سلع کی
ہو جانا - کبھی اسکے ہمراہ پانی بھی خریطہ انثیین
مین پیدا ہو جاتا ہے اسوقت اسکا نام
ہائڈرو سارکوسیل کہا جاتا ہے - عظم الانثیین
پانچ قسم ہے اور حالات و علامات و معالجات
اقسام مذکورہ اکثر مختلف ہین

قسم اول

سمپل ہائی پر ٹرافی یا سمپل سارکوسیل (سادہ
عظم انثیین) اس سے مراد وہ زیادتی مقدار
ہے جو ورم مزمن کے بعد باقی رہے - اس قسم
مین بیضہ و مجری ایپی ڈڈمس دونون متورم
ہوتے ہین اور بیضہ اپنی بیضوی صورت پر
سخت ہو کر مستوی السطح باقی رہتا ہے - اوقات
اسکی صورت سطح بیضہ پر طلی کسی ہوتی ہے اور
اسمین درد کم ہوتا ہے - کبھی اسکے ہمراہ پانی بھی
خریطہ غشائے ابدار مین پایا جاتا ہے اس
حالت مین اسکا نام ہائڈرو سارکوسیل ہوتا ہے
پس اسوقت اسکے خریطہ کی مقدار بھی بڑھ
جاتی ہے اور دبانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آب
مذکور مین بیضہ کی صلابت پانی سے الگ
محسوس ہوتی ہے - مقدار خریطہ کی زیادتی
اور مقدار خصیہ کی زیادتی مین بدون غمز

بدون عمل کے فرق نہین کیا جا سکتا اور یہہ پانی بیضہ کے ورم مزمن مین پیدا ہوتا ہے لیکن اگر ورم خصیہ حاد ہوا اور اوس سے فائبرن (خون لزج) جدا ہو کر گرتا ہے اوسوقت غشائے خریطہ خصیہ پر چپان ہو جاتا ہے اور اکثر خصیہ مین دبل پیدا ہو جاتا ہے اس حالت مین غشائے خصیہ اور خصیہ ورم کے سبب اپنے خارجی خریطہ کے ساتھ ملاقات ہو کر دبل ہو جاتا ہے اور خارج کی طرف میل کرتا ہے اور بوسیدہ ہونے کے بعد اغشیہ کو شق کر کے خارج کی طرف منفجر ہو جاتا ہے اور اس حالت مین زخم دبل مذکور کا منہ بتدریج وسیع ہو جاتا ہے اور خصیہ سے انگور پیدا ہو کر جلد کے اوپر تک آجاتا ہے۔ کبھی نفس خصیہ گوشت زائد کی طرح زخم کے منہ مین آجاتا ہے اور کبھی اپنے نصف بقیہ تک زخم کے منہ سے باہر نکل آتا ہے۔ اوسوقت کبھی اسکو فنگس آف ٹس ٹس اور کبھی ہرنیا آف ٹس ٹس کہتے ہین اس حالت مین اکثر ایک بیضہ مین مرض پیدا ہوتا ہے اور دوسرا صحیح رہتا ہے

علاج

اکثر اسٹکن کی پٹی باندھنے سے صحت ہو جاتی ہے مگر جب اسکے ہمراہ پانی بھی خریطہ مین پیدا ہو گیا ہو تو پہلے انبوبہ منفذی کے ذریعہ پانی نکال لین پھر اسٹکن کی پٹی باندھین اور یہہ تدبیر اوسوقت تک کفایت کرتی ہے جبتک کہ زائد مردار گوشت کم ہو لیکن جب گوشت زائد یا بقیہ زخم کے منہ سے زیادہ باہر نکل آوین تو زائد گوشت کو نشتر سے کاٹکر زخم کے منہ کے برابر کردین اور جلد کے کنارے بھی زائد اور خصیہ سے جدا کر دین پھر اوسپر اسٹکن کی پٹی باندھین تاکہ جلد دراز ہو کر زخم کو ڈھانک لے اور صحت ہو جاوے۔ **قسم دوم** جو ٹیوبرکلر ہائی پرٹرفی آف ٹس ٹس ہے اور یہہ قسم مسلولون اور مرقوقون مین زیادہ دیکھی جاتی ہے ایضاً خصوصاً اون لوگون کے خصیون مین ٹیوبرکل زیادہ گرتا ہے جو ضعیف ہون اور جنکا خون رقیق و کمزور ہو گیا ہو اور ٹیوبرکل پہلے مجرے ایپی ڈڈمس مین اور اسکے بعد حبل الانثیین و نفس الانثیین مین گرتا ہے

علامات

اکثر مجرے ایپی ڈڈمس مین پہلے سختی اور ورم پایا جاتا ہے اور دبانے سے کسیقدر درد محسوس ہوتا ہے۔ یہہ مرض نہایت مزمن ہے اور بتدریج مدت دراز مین زیادہ ہوتا ہے اور

جب ٹیوبرکل خصیہ مین چلا جاوے اسوقت بہی
کبہی ورم حار پیدا ہوجاتا ہے اور اوس سے
خون لزج گر کر غشاے آبدار بیضیہ پر چسپان
ہوجاتا ہے اس سے بہی دمل پیدا ہوجاتا ہے
اور پہلی قسم کی طرح کبہی مردار گوشت اور کبہی
نفس خصیہ زخم کے منہ مین آجاتا ہے لیکن
کبہی اس قسم مین دمل کے بعد ناسور بہی ہوجاتا
ہے اور اوس سے ہمیشہ آب رقیق جاری رہتا
ہے یہہ قسم خطرناک ہے اکثر اسکے ہمراہ ٹیوبرکل
دوسرے اعضا مین گرتا ہے اور اوس سے
سل بہی پیدا ہوجاتی ہے اور کبہی یہہ ورم
مثانہ تک اور کبہی غدہ ہاے عنق مثانہ
تک اور کبہی گردہ تک بہی جاتا ہے اور اس
قسم مین ورم دونون بیضون مین اور دونون
مجراے ایپی ڈڈمس مین پایا جاتا ہے لیکن
ایک مین کم اور دوسرے مین زیادہ ہوتا ہے

علاج

اسکا کوئی خاص علاج نہین روغن جگر ماہی
و سیرپ ہایپو فاسفٹ آف لایم وغیرہ ادویہ
مقویہ جو سل مین دیتے ہین اس بیماری مین
بہی دیتے ہیں ادویہ موضعیہ سے اس مرض مین
فایدہ کمتر ہوتا ہے لیکن اگر ٹیوبرکل نفس
ایپی ڈڈمس و خصیہ مین گرا ہوا ور بدن کے
دوسرے اعضا مین نگرا ہوا ور ورم بہی مثانہ
اور غدہ ہاے عنق مثانہ اور گردہ تک
پہونچا ہوا اسکو قطع کردین لیکن اکثر ایسا
علاج بہی میسر نہین ہوسکتا اور ہوسکے
کہ ٹیوبرکل مریض کے دوسرے اعضا مین
ہوچکا ہے مرض ہی سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے

قسم سوم سفلٹک ہائی پرٹرفی ہے
انثیین کی یہہ زیادتی مرض آتشک کے تیسرے
درجہ مین جسکو ٹرشری کہتے ہین پیدا ہوتی
ہے۔ اس قسم مین مادہ آتشک خصیہ کی
ایک جانب مین کبہی اوسکے تمام جرم مین
گرتا ہے۔ پہلی صورت مین موضع خاص
مین ورم و سختی نمایان ہوتی ہے۔ دوسری
صورت مین تمام خصیہ پر ورم نظر آتا ہے
کبہی اس قسم مین بہی خریطہ خصیہ مین پانی
بہر جاتا ہے۔

علامات

سب سے پہلی علامت یہہ ہے کہ سقدر خصیہ
مین لزج یا ردی ہوتی ہے خواہ یہہ زیادتی
سختی ہو یا کہین زیادہ اور کہین کم
جیسے کہ سرطان سخت مین پائی جاتی
لیکن بیضہ مین سرطان سخت حادث
نہین ہوتا۔ اس قسم مین سختی مثل صلابت

غضروف کے پائی جاتی ہے اسمین دبانے
سے درد محسوس نہین ہوتا لیکن بمقدار
خصیہ کی زیادتی کے سبب محل گردہ سے
لیکر بیضہ تک ثقل و تمدد (بوجہہ اور کہچاو)
محسوس ہوتا ہے اور اس قسم مین دمل پیدا
نہین ہوتا اور اکثر یہہ ایک ہی بیضہ مین
عارض ہوتا ہے اور کبہی دونون مین ہی
ہوجاتا ہے اور جب بیضہ کے کسی خاص
مقام مین مادہ آتشک گرتا ہے تو یہہ مقام
سخت ہوجاتا ہے اور بیضہ کے باقی حصے جو
الضبا مادہ سے محفوظ ہین اپنی اصلی
لینت پر قایم رہتے ہین۔ اس قسم مین مقدار
کی زیادتی بیضہ کے ساتھہ مختص ہوتی ہے
مجرے اپی ڈڈمس مین نہین پائی جاتی۔

علاج

اسکا کوئی خاص علاج نہین صرف وہی تدابیر
وادویہ عمل مین لانی چاہیین جو قسم ترشحی
آتشک مین بیان کی جاینگی۔ اسٹکن کی
پٹی کی بندش بہی مفید ہے اگر خصیہ پر
مرہم سیماب کی مالش کرکے یہہ پٹی باندہین
تو زیادہ تر مفید ہے۔ چونکہ ان تینون قسمون
کی تشخیص مین دشواری پیش آتی ہے لہذا
انمین تفرقہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہہ ہے

کہ قسم اول مین حبل الانثیین مین غلظ و ورم
زیادہ ہوتا ہے اور قسم ثانی مین حبل الانثیین
کا غلظ کمتر ہوتا ہے مگر جہان جو پر کل گرتا ہے
وہان مجرے منی مین ورم و زیادتی مقدار
زیادہ ہوتی ہے اور قسم ثالث مین حبل الانثیین
صحت کی حالت پر رہتا ہے ایضاً

تفرقہ بحسب مقام ورم

قسم اول مین ورم خصوصاً بیضہ مین زیادہ اور
مجرے اپی ڈڈمس مین کم ہوتا ہے۔ اور
قسم ثانی مین مجرے اپی ڈڈمس مین ورم
زیادہ ہوتا ہے اور خصیہ مین کم ہوتا ہے
اور مریض کے بیان سے ہمیشہ یہی ظاہر ہوتا
ہے کہ مرض اپی ڈڈمس سے شروع ہوا تہا

تفرقہ بحسب مقدار

اور اپی ڈڈمس کی مقدار ہمیشہ خصیہ کی
مقدار سے زیادہ ہوتی ہے ایضاً قسم سوم

تفرقہ بحسب ابتدا

مین ورم و زیادتی مقدار کی ابتدا بیضہ سے
شروع ہوتی ہے اور اوسی مین محدود
رہتی ہے مجرے اپی ڈڈمس مین نہین
جاتی ایضاً ورم قسم اول سطح بیضہ بطور

تفرقہ بحسب سطح ورم

کی مانند مستوی السطح ہوتی ہے اور قسم
ثانی مین مقدار بیضہ خصوصاً مجری اپی ڈڈمس
کی سطح مین ارتفاع و انخفاض (اونچان
نیچان) زیادہ دکہائی دیتا ہے اور قسم
ثالث مین ارتفاع و انخفاض فقط بیضہ کی سطح مین

ہوتا ہے بجز ایپی ڈڈیمس میں نہیں ہوتا
ایضاً قسم اول میں درد کم ہوتا ہے اور قسم ثانی میں زیادہ خصوصاً ایپی ڈڈیمس میں اور قسم ثالث میں مطلقاً درد نہیں ہوتا۔

تفرقہ باعتبار دیگر حالات مریض

ایضاً مریض کے دوسرے حالات سے بھی تفرقہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ قسم اول میں مریض اکثر قرحہ مجری بول (سوزاک) میں مبتلا ہوتا ہے اور قسم ثانی میں علامات خنازیری یا سل موجود ہوتی ہیں قسم ثالث میں وہی علامات موجود ہوتی ہیں جو آتشک کے ساتھ مخصوص ہیں اور مریض کے بیان سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پیشتر آتشک ہو چکی ہے۔

قسم چہارم جسمیں خریطہ (سسٹک) بیضہ کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا نام سسٹک سارکوسیل ہے۔ اسمیں بہت سے چھوٹے چھوٹے خریطے ہوتے ہیں جو دانہ کنجد کے برابر ہوتے ہیں اور قلیل التعداد بڑے خریطے بھی پائے جاتے ہیں جو مقدار میں دانہ عنب الثعلب کے برابر ہوتے ہیں اور انکے پانی کا رنگ مثل کہربا کے زرد ہوتا ہے اور کبھی مائل بسیاہی جو رنگ خون سے سیاہ ہو گئی ہو۔ یہ قسم بھی بہت کم دیکھی جاتی ہے

علامات

خصیہ میں ورم اور زیادتی مقدار کی پائی جاتی ہے جو لینت ہوتی ہے اور یہہ لینت مثل لینت ہائیڈروسیل (خریطہ بیضہ میں پانی بھر جانا) کے ہوتی ہے اور بیضہ کی اصلی صلابت سے بھی کم ہوتی ہے۔ اس قسم میں درد نہیں ہوتا مگر عروق خریطہ میں سرطان نرم کی طرح درد وظہور بہت ہوتا ہے۔ اور ہائیڈروسیل اور اس قسم میں فرق یہہ ہوتا ہے کہ جب مریض کو تاریک کمرہ میں لیجا کر اسکے خصیہ کے پیچھے لیمپ جلائیں تو اس قسم میں دوسری طرف روشنی کا اثر محسوس نہیں ہوگا برخلاف ہائیڈروسیل کے کہ اسمیں روشنی کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ اگر اس امتحان کے بعد بھی دلوں میں اشتباہ باقی رہے تو نوبہ مثقبی خصیہ میں ڈالکر دیکھیں اگر صرف پانی نکلے تو ہائیڈروسیل ہوگا اگر پانی اور خون خارج ہو تو یہی قسم ہوگی۔

علاج

مریض کا خصیہ خریطہ سے نکال دیں یعنی خصتی کرنے میں عمل کیا جاتا ہے۔

قسم پنجم یہہ قسم مہلک ہے۔ اسکو انگریزی میں ملگنینٹ ہائی پرٹرفی آف ٹسٹس کہتے ہیں اور یہہ فی الحقیقت سرطان لین

یعنی ان کف آلا پاڑ ہے جسکو کینسر صاف ہی کہتے ہیں اور بیضہ کے اندر سرطان سخت نہیں ہوا کرتا۔

علامات

ورم بالخصوص بیضہ سے شروع ہوتا ہے ایپی ڈڈمس سے شروع نہیں ہوتا اور ورم ہموار ہوتا ہے مگر اس قسم میں تمدد حبل الانثیین کے ہمراہ درد پایا جاتا ہے اور یہہ درد اور مقدار خصیہ روز بروز بڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دو تین ہفتے کے اندر مقدار خصیہ کی ناریل کے برابر ہو جاتی ہے جسکے سبب سے خریطہ خصیہ زیادہ متمدد ہو جاتا ہے اور اوسکا رنگ سرخ یا نیلا سیاہی ہو جاتا ہے اور اوسکی عروق میں درد و پیچ پیدا ہو جاتے ہیں اور جب تمدد بڑھجاتا ہے تو فنگس ہیماٹوڈس پیدا ہو جاتا ہے جسمین خون خارج ہوتا ہے اور جب مرض اس حد تک پہونچ جاتا ہے تو غدہ ہاے جاذبہ جوار یہہ میں ہوتے ہیں متورم ہو جاتے ہیں جیسا کہ تمام اقسام سرطان میں یہہ غدے متورم ہو جاتے ہیں اور درد سلی دلاذع جو سرطان کے خصائص میں سے ہے پیدا ہو جاتا ہے اور یہہ قسم اکثر قاتل ہے۔

علاج

جبتک مرض اپنے حد کمال کو نہ پہونچ جاوے اور غدہ ہاے مذکورہ میں ورم پیدا نہو جاوے بلکہ خصیہ میں محدود ہو خصیہ کو قطع کرکے نکال دیں کہ اس سے یا تو صحت حاصل ہو جاویگی یا زندگی کا کوئی دم بڑھ جائیگا۔ جب غدد تک ورم کی نوبت پہونچ جاوے تو لا علاج ہے

عظم الانثیین بغیر ورم

اسکو ہایڈروسیل انگریزی میں اور قیلہ عربی کہتے ہیں اسکا سبب پانی کا پیدا ہونا ہے اور یہہ پانی بیضہ کے غشاے ابدا میں پیدا ہوکر اوسکے خریطہ میں مجتمع ہو جاتا ہے اکثر اسکے تولد کے دو وقت ہیں ایک سن طفلی میں چھ ماہ کی عمر تک دوسرا سن نمو کے تمام ہونیکے بعد اور یہہ عمر طبیعی کا پینتیسواں سال ہے

اسباب

کبھی اسکا سبب ورم بیضہ ہوتا ہے جیسا کہ فصل سابق میں گزر چکا ہے۔ کبھی کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا مگر پانی پیدا ہو جاتا ہے اور گرم ملک مثلاً ہندوستان میں یہہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض کا قول ہے

کہ جس موسم مین ہوا مرطوب فاسد ہوکر
نوبتی بخارات پیدا کرتی ہے جیساکہ موسم
برشکال ہے اوسوقت جو لوگ حمیات مین
مبتلا ہوتے ہین اونکو اکثر یہہ مرض ہوجاتا
ہے - اطفال صغیر سن مین یہہ پانی دو طرح
پر پیدا ہوتا ہے ایک یہہ کہ غشاے آبدار
سے پیدا ہوکر فقط اوسکے بیضیہ کے گرد جمع رہتا
ہے - دوسرے یہہ کہ بیضیہ کے گرد اور حبل
الانثیین کے اندر چلا جاتا ہے اور وہان سے
محراب استخوان عانہ تک منتہی ہوتا ہے اور
جب اس جگہ تک پہونچ جاتا ہے تو اوسکی
دو صورتین ہوتی ہین اگر نزول خصیہ کا
رستہ بند ہوگیا ہو تو یہان پہونچکر متوقف
ہوجاتا ہے اگر محراب کے نیچے نزول بیضیہ کا
رستہ بند نہوا ہو تو یہہ پانی انگلی کے دباؤ سے
بیضیہ سے نکلکر شکم مین چلا جاتا ہے اور
دباؤ موقوف ہونے پر پہر بیضیہ مین آجاتا ہے
اور کبار و رجال مین پانی ہمیشہ بیضیہ کے گرد
مجتمع رہتا ہے حبل الانثیین مین ترقی
نہین کرتا -

علامات

بچون مین بیضیہ کبیر المقدار و منتفخ اور تر
اور درخشان نظر آتا ہے دبانے سے اوسمین

درد کم ہوتا ہے اگر درد قدرے محسوس ہوتا ہے تو
صرف سیرہی و انتفاخ کے سبب اگر حبل
الانثیین کا رستہ کشادہ ہو تو دبانے سے
پانی اوپر کو چلا جاتا ہے اور بیضہ خالی رہجاتا
ہے اور جب دباؤ موقوف ہوجاتا ہے تو پہر پانی
کیسہ مین آجاتا ہے - اگر پانی زیادہ ہو تو
دونون بیضیے سخت محسوس ہوتے ہین مگر
ہاتہہ لگانے سے اونکی سختی مشک پر آب
کی سختی سے مشابہ ہوتی ہے یعنی نرم و لچکدار
ہوتی ہے - بچہ کے رونے کی حالت مین اسکی
مقدار زیادہ نہین ہوتی برخلاف نزول
معا کے کہ اس حالت مین بچہ کے رونے سے
معا شکم سے بیضیہ مین زیادہ آتی ہے اور
اسوجہ سے مقدار بیضیہ کی بڑہجاتی ہے
اور سکوت گریہ اور دبانے سے شکم مین
چلی جاتی ہے اور جب پانی پیدا ہوتا ہے
تو مقدار کی زیادتی بیضیہ کے نیچے سے شروع
ہوتی ہے اور آنت اتر آنے کی حالت مین
زیادتی مقدار اوپر سے نیچے کو آتی ہے اور
جب بچہ کو تاریک کمرے مین لیجاکر اوسکے
خصیہ کے پیچھے چراغ روشن کرین اور خصیہ کے
سامنے سے دیکھین تو پانی نظر آتا ہے
اور جب یہہ مرض کبار و رجال کو عارض ہو

بیضہ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے اور دبانے سے درد محسوس نہین ہوتا یا بہت ہی کم محسوس ہوتا ہے اور روز بروز مقدار بیضہ کی زیادہ ہوتی ہے اور اس زاید مقدار کی ہیئت یا بیضوی صورت کی ہوتی ہے یا ناشپاتی کی اور کبھی بہت زیادہ بقدر نارجیل ہوجاتی ہے اور جب اسکو دباوین تو مشابہ آب کی سی سختی محسوس ہوتی ہے اور خریطہ مین جہان بیضے ہوتے ہین بیضہ کی سی سختی محسوس ہوتی ہے اور اسی جگہ درد بھی پایا جاتا ہے اور جہان پانی ہوتا ہے وہان سختی اور درد نہین ہوتا - اس مرض کا ضرر یہی ہے کہ مریض پانی کے بوجھہ اور مقدار کی زیادتی سے تکلیف اوٹھاتا ہے اور جب حبل الانثیین کو دیکھین تو وہ ورم سے محفوظ معلوم ہوتا ہے برخلاف نزول معاکے کہ اوسمین حبل الانثیین مین غلظت زیادہ پائی جاتی ہے - نیز اسمرض مین دبانے سے شکم مین پانی نہین جاتا اور مقدار بیضہ کی کم نہین ہوتی برخلاف نزول معاکے کہ اوسمین دبانے سے معا اوپر کو چلی جاتی ہے اور خریطہ بیضہ کی مقدار کم ہوجاتی ہے - اگر باوجود اس امتحان و مختصر علامات کے تشخیص مین اشتباہ باقی ہو تو مریض کو تاریک کمرہ مین لیجاوین اور خصیہ کے پچھلی طرف روشنی دیکر سامنے کی طرف سے دیکھین اگر روشنی ادہر ہی محسوس ہو تو یقین جانلین کہ پانی بہرا ہوا ہے

علاج

جب بچون مین یہہ مرض پیدا ہو تو صرف سرد پانی یا سرکہ ملاکر بیضہ پر ٹپکاوین تاکہ بیضہ مین سردی و قوت آکر پانی کی پیدایش موقوف ہوجاوے - اگر اس سے کام نہ نکلے تو امونیا میوریاس ایک درام اسپرٹ وائین ایک اونس آٹھہ اونس آب سادہ مین حل کرکے اور اوسمین پارچہ ترکرکے بیضہ پر رکھین اور اسی دواکو اوسپر بار بار ٹپکاوین اسکے استعمال سے پانی جو پیدا ہوچکا ہے منجذب ہوجائیگا اور آئندہ پیدا نہوگا - اگر بچہ کے محراب استخوان عانہ کے نیچے نزول بیضہ کا رستہ کہلا ہو تو ایک ہلکی سی چیز جیسا کہ پیسہ ہے روئی مین باندہکر اور راہ مذکور پر رکھکر لنگوٹ کی طرح باندہ دین اس سے رستہ مسدود ہوجائیگا - اگر یہہ تدبیر کارگر نہو تو جوف دار سوزن سے خریطہ خصیہ کا پانی نکال دین - اگر یہہ مرض جوانون اور کبار رجال کو لاحق ہو تو پہلے مریض کو

لنگوٹ باندھنے کی ہدایت کریں تاکہ بوجھ
سے تکلیف نہو۔ اگر پانی بہت زیادہ ہو جاوے
تو پانی نکال دینے کی تدبیر کریں اور نشتر
سے کام لیں کیونکہ استعمال ادویہ سے شفا یاب
ہوں یا ضماد سے منفعت کی کوئی امید
نہیں اور نشتر دینے کا یہ طریقہ ہے کہ
پہلے بیضتین کو ٹٹولیں اگر خریطہ کے پیچھے
ہوں جیسے کہ پیشتر انکی جگہ بتلائی جا
چکی ہے تو اس صورت میں جس جگہ خریطہ
پر آب ہو اور وہ اکثر مقدم میں ہوا کرتا ہے
وہاں نشتر داخل کریں اور نشتر داخل
کرتے میں دو امر کا لحاظ ضروری ہے ایک
کہ نشتر ایسی جگہ لگائیں جو عروق کبار سے
خالی ہو دوسرا یہ کہ نشتر داخل کرکے نشتر
کو اوپر کی طرف سیدھا اٹھا دیں تاکہ بیضہ
محفوظ رہے اور خصیہ مجروح نہو پھر انبوبہ رکھکر
پانی نکال دیں اگر اس تدبیر کے بعد دوبارہ
پانی پیدا نہو تو فہو المراد ورنہ ہر ستہ ماہ کے
بعد اس تدبیر کی حاجت ہوگی اگر مریض
بار بار کی تکلیف سے تنگ آجاوے اور خواہشمند
ہو کہ بار دیگر پانی پیدا نہو تو پانی نکلنے
کے بعد چند دوائیاں ہیں جو زراقہ کے ذریعہ
خریطہ کے اندر پہونچائی جاتی ہیں جن سے

پانی کی پیدایش رک جاتی ہے۔ ان میں سے پہلی
اور سب سے بہتر ٹنکچر آیوڈین ہے۔ اگر نصف سیر
پانی خارج ہوا ہو تو دو ڈرام اور جو ایک سیر نکلا
ہو تو چار ڈرام خریطہ میں داخل کریں اور آہستہ
آہستہ خریطہ کو دبا دیں تاکہ ٹنکچر مذکور تمام خریطہ
میں پھیل جاوے اس دوا کو تین منٹ خریطہ
کے اندر رکھکر نکال دیں اس تدبیر کا فایدہ
یہ ہے کہ اسکے استعمال سے خریطہ میں ورم حار
پیدا ہو جاتا ہے اور خریطہ باہم ملصق ہو جاتا
ہے اور محل اجتماع آب باقی نہیں رہتا۔
اگر اس عمل کے بعد ورم شدت کرے تو مسہل
دیں اور آب سرد تنہا یا سرکہ ملا کر بیضہ پر
پاٹیں یا امونیا موافق نسخہ مندرجہ بالا چھڑکیں
اس سے زیادہ اور کسی علاج کی ضرورت نہیں
کیونکہ بارہ روز کے بعد یہ ورم خود بخود زائل
ہو جاتا ہے ایضاً اس عمل کے واسطے جو
دوائیں مفید ہیں انہیں سے زنک سلفاس
بھی ہے جو ٹنکچر آیوڈین کا قایم مقام ہے
اسکا ایک ڈرام آٹھ اونس سادہ پانی میں
حل کرکے زراقہ کے ذریعہ آیوڈین کی طرح
بیضہ کے اندر پہونچا دیں ایضاً شراب پورٹ
بھی نصف سے ایک اونس تک بیضہ کے اندر
پہونچا سکتے ہیں مگر ٹنکچر آیوڈین سب سے

بہتر اور اقوی ہے

کیسہ بیضہ مین خون کا اجتماع

اس سے یہہ مراد ہے کہ اغشیہ مین جو نفس بیضہ کو محیط ہین خون مجتمع ہو جاوے اسکو لغت کریا مین ہیماٹوسیل کہتے ہین بظاہر یہہ مرض بھی مرض سابق کے ساتھہ مشابہ ہے کیونکہ زیادتی مقدار یا لینت اسمین بھی ہوتی ہے لیکن تاریک کمرہ مین خصیہ کے پیچھے چراغ رکھکر سامنے سے دیکھا جاوے تو روشنی کا اثر نظر نہین آتا جیسا کہ ان اغشیہ مین پانی بھر جانے کی صورت مین دیکھا جاتا تھا بلکہ اسمین بجز تاریکی کے کچھہ نظر ہی نہین آتا اسی علامت سے اس مرض مین اور نزول الماء فی اغشیہ الانثیین مین تفرقہ کیا جاتا ہے

اسباب

اکثر صدمہ ضرب و غمز سے کبھی اس سبب سے بھی ہو جاتا ہے کہ اخراج مائیت کے واسطے نشتر لگانے مین بے احتیاطی کیجاتی ہے جس سے کوئی عرق کبیر زخمی ہو جاتی ہے اور اس سے خون جاری ہو کر مجتمع ہو جاتا ہے کبھی حبل الانثیین کی کسی رگ کے پھٹنے سے خواہ کسی سبب سے پھٹے یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے غرض اسکا سبب انہی تینون اقسام مین منحصر ہے

علامات

جیسا کہ نزول الماء مین لکھا گیا ہے اس مرض مین بھی بیضہ کی مقدار بڑھجاتی ہے اور روز بروز بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور صنوبری ہیئت یا ناشپاتی کی صورت پر ہو جاتی ہے اور حبل الانثیین اپنی اصلی مقدار پر قائم رہتا ہے اور اسکے جرم مین کسی جگہ غلظ اور زیادتی پائی نہین جاتی جیسی کہ نزول المعا مین ہوا کرتی ہے اور مدت دراز یعنی سال دو سال تک یہہ خون اغشیہ بیضہ مین رقیق و سیال رہتا ہے دبانے سے اسمین بھی نرمی مثل نرمی مشک پر آب کی محسوس ہوتی ہے اسوجہ سے اسکی تشخیص مین اشتباہ ہو جاتا ہے لیکن جب اسکے اسباب پر غور کرین تو اسباب ثلثہ مین سے ایک ضرور ہوگا اور چراغ پس خصیہ رکھنے سے روشنی کا اثر محسوس نہو گا پس انہی دونون وجوہات سے اسمین اور مرض سابقہ مین تفرقہ کر سکتے ہین بالجملہ مدت دراز کے بعد یہہ خون منجمد ہوتا ہے اور اس سے خون لزج جدا ہو جاتا ہے اسوقت سابق کی بنسبت

بیضہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اسکے مختلف مقامات مین غلظ و صلابت اور زیادتی مقدار اور لین و صغر مقدار نظر آتی ہے یعنی جس جگہ خون منجمد ہو گا وہان مقدار زائد مع صلابت کے ہوگی اور جہان پانی اور خون لزج ہو گا وہان لین اور قلیل المقدار ہو گا۔ اس حد پر ہونچکر اکثر ریم پیدا ہو جاتی ہے اور اسکے ساتھ تپ بھی شروع ہو جایگی جیسا کہ ریم پیدا ہونے کے وقت آیا کرتی ہے اور حسب دستور دماسیل جلد یہ خریطہ مین کسی جگہ ابھار پیدا ہو جائیگا اور اوسکے اوپر کی جلد رقیق و درخشان اور سرخ ہوگی اسکے بعد جلد کے نیچے سفیدی ریم دکھائی دے گی پھر یہہ ابھار پھٹ جائیگا اور پیپ خارج ہو جایگی لیکن سختی اسکے بعد بھی باقی رہے گی مگر بیضہ کی مقدار صغیر ہو جایگی صلابت کے باقی رہنے کی وجہ یہہ ہوتی ہے کہ خون جو منجمد ہو چکا ہے موجود ہے اسوجہ سے صلابت بھی موجود ہے

علاج

[illegible] ہو جاوے کہ خون رقیق منجمد

مین مجتمع ہے تو انبوبہ منقبی لگا کر خون خارج کر دین اور اسٹکن کی پٹی لگا کر باندہ دین اور جب خون منجمد ہو کر پانی الگ ہو جاے تو خریطہ کو چاک کر کے دونون کو نکال دین لیکن اس عمل سے یکبارگی خریطہ صاف نہین ہو جاتا بلکہ بکر رہا بچا خریطہ صاف کرنے اور آب و خون منجمد نکالنے کی حاجت پڑتی ہے۔ اگر یکبارگی خون منجمد اور پانی نکال دین تو زخم مین خشک پارچہ رکھکر اور اوسپر اسٹکن کی پٹی لگا کر باندہ دین اس تدبیر سے ورم تازہ پیدا ہو جائیگا اور ورم سے خریطہ متصل و یکذات ہو جائیگا اور آئندہ نزول الماء و اجتماع الدم کی کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔

مرض دوالی حبل الانثیین

یہہ ورید کبھی کمزوری کے سبب وسیع ہو جاتی ہے اور کبھی ثقل انثیین کی وجہ سے بہت طویل ہو جاتی ہے اور جب نیچے اور اوپر کو اپنے بڑھنے کا رستہ نہین پاتی تو ثقل دم کی وجہ سے خود اپنے اوپر لپٹ جاتی ہے اور التوالی وجہ سے اوسپر گرہین پڑ جاتی ہین اسکو لاٹن مین ویریکوسیل کہتے ہین

جن لوگوں کے بیضے ہمیشہ مسترخی رہتے ہیں اون مین یہہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے گرم موسم میں دوسرے لوگ بھی اکثر اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہیں جن لوگوں کے بیضے ہمیشہ منقبض اور سکڑے ہوئے رہتے ہیں اکثر اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں اور یہہ مرض حبل الانثیین کے دونوں جانب مین پیدا ہوتا ہے لیکن جانب ایسر مین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اس حبل کی ورید دراز ہے اور گردہ تک پہونچی ہوئی ہے اور ورید جانب ایمن کی طرح خون کو جلد تر بیضہ سے نہیں لیجا سکتی اسکی طوالت کی وجہ سے اسمین خون زیادہ رہتا ہے اور نیز اسوجہ سے کہ یہان قولون کے اندر براز ہمیشہ رہتا ہے جو ورید کو مزاحمت و غمز کرتا ہے اسلیے بھی اسکے جریان خون مین تاخر و توقف واقع ہوتا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ ثقل دم کی وجہ سے ورید متاذی ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ اسمین ضعف و مرض پیدا ہوجاتا ہے

علامات

پہلے حبل الانثیین کے قریب مثلث ہیئت کی قدرے لینت و غلظت پائی جاتی ہے اور جب بیمار چت لیٹتا ہے اور خون اوپر کو جاتا ہے تو یہہ غلظ کم ہوجاتا ہے اور جب بیمار اوٹھ کھڑا ہوتا ہے تو غلظ مذکور فوراً اپنی اصلی مقدار پر عود کرتا ہے کبھی اسکے ہمراہ درد انثیین بھی ہوتا ہے جو گردہ تک پہونچتا ہے جیسا کہ مرض اپنی ڈڈس مین ہوا کرتا ہے۔ قبض کی حالت مین یہہ مرض زیادہ ہوتا ہے اور جب یہہ زیادہ دیر تک رہتا ہے تو بیضتین کو غذا اچھی نہیں پہونچتی اسکے دو سبب ہیں ایک یہہ کہ غمز کے سبب خون کم پہونچتا ہے دوسرا یہہ کہ خون بیضہ سے اوپر کو پہونچنی نہیں جاتا اسی وجہ سے بیضہ لاغر و ضعیف ہوجاتا ہے کبھی اس سے مرض مالیخولیا پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ ضعف کے سبب سے جریان منی جاری ہوجاتا ہے جسکے سبب سے شہوت جماع ضعیف ہوجاتی ہے اور جب جماع کی قدرت نہیں رہتی تو دل تنگ و کبیدہ خاطر ہوجاتا ہے اور اس سے مالیخولیا تک نوبت پہونچ جاتی ہے

علاج

قبض ہو تو مسہل دین یا حقنہ سے امعا کو صاف کرین سرد پانی مین ٹھہلا دین تاکہ خریطہ سکڑ جاوے اور ثقل کی اذیت سے محفوظ رہنے کے لئے لنگوٹ باندہین اگر ان تدابیر سے فایدہ نہو تو دستکاری کرین اور ورید کے نیچے اور اوپر دو سوئیان چبھو کر

اور پر سے پٹی باندھ دین تاکہ اس ورید مین
خون جاری نہو اور ورم پیدا ہو جاوے اور
رفتہ رفتہ ورید لاغر و مضمحل ہو کر تاگے کے
برابر رہجاوے اور بیکار رہو جاوے

سیلان و جریان منی

جریان عام ہے خواہ بعد شہوت جماع کے
مع بقاے قوت قلیل ہو یا بلا شہوت مع
عدم قوت جماع - اور یہہ مرض دو قسم ہے
ایک جو سن شباب مین ۱۸ برس سے ۳۰ برس
سال کی عمر تک واقع ہو اسکو لاٹن زبان
مین اسپرماٹوریا یعنی جریان منی
اور یہہ اکثر جلق لگانے کے بعد ہوتا ہے
اور کبھی ضعف و کمزوری سے جو سوزاک کے
بعد ہوتی ہے - کبھی مدت دراز تک مجرد
رہنے اور ترک جماع سے - خواہ یہہ ترک
پرہیزگاری کے سبب سے ہو یا کسی اور وجہ سے
ان تینون سببون سے انثیین مین اسقدر
ضعف کمزوری آجاتی ہے کہ عورت کو دیکھنے
یا اوس سے گفتگو کرنے یا اوسکی خوبصورتی
کی تعریف سننے قدسے جماع کی خواہش
پیدا ہو جاتی ہے اسکے بعد بمجرد اتیان [illegible]
آلہ [illegible] بے اختیار منی خارج ہو جاتا

ہے - ایسا شخص اگر گھوڑے یا پالکی یا رتھ پر
سوار ہوتا ہے تو بھی جنبش اور تکان کے سبب
یہی حالت واقع ہوتی ہے - غرض اوسکے سبب سے
انزال ہو جاتا ہے - ابتداے مرض مین رات
کو سوتے مین خصوصًا صبح کے وقت حالت
بین النوم والیقظہ مین محتلم ہو جاتا ہے
اور شاید ہفتہ مین دو تین دفعہ احتلام ہوتا
ہے لیکن اسحالت مین آلہ کی ایستادگی بھی
موجود ہوتی ہے - جب مرض مزمن ہو جاتا ہے
تو شب مین دو تین چار مرتبہ یہہ حالت واقع
ہوتی ہے اس حالت مین نعوظ تام نہین
ہوتا یا ایستادگی بالکل نہین ہوتی اس درجہ پر
پہونچکر منی اپنے مجرے سے بلا شہوت و نعوظ
مثانہ کی طرف جاری ہو جاتی ہے اور کمزوری کے
سبب قضیب سے باہر بھی نہین نکل سکتی بلکہ
پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے اور پاخانہ کرنے
کے وقت بھی بغیر نعوظ کے خارج ہوتی ہے
جب یہہ حالت طاری ہو جاتی ہے تو بدن
ضعیف ہو جاتا ہے چہرہ اوتر جاتا ہے رخسار
زرد ہو جاتے ہین بیمار کو کوئی چیز نہین بہاتی
ہمیشہ ملول رہتا ہے اور مالیخولیا کے عوارض
ظاہر ہوتے ہین اور قابل جماع نہین رہتا
عورتون کی صحبت اور اونکے ذکر سے نفرت کرتا ہے

علاج

تفحص سبب کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں اگر جلق لگانا سبب ہو تو اوسکو ترک کریں اگر سوزاک کے بعد کی کمزوری سے ہو تو سوزاک کا علاج کریں اگر ترک جماع سبب ہے تو جماع کی ہدایت کریں۔ رفع سبب کے بعد ہر روز دو دفعہ سرد پانی مین بٹھائین پہلے ۵ منٹ سے شروع کرکے ۱۵ منٹ تک ہر روز پانی مین بٹھلایا کرین۔ اور جو دوا تسکین درد و اذیت کو کم کرین اور دماغ کو آرام پہونچا دین مثلاً برومائڈ آف پوٹاسیم ۲۰ گرین تک سادہ پانی ملاکر رات کو دین ایضاً کافور خالص ۲ گرین اکسٹراکٹ بلاڈونا گرین کا چوتھا حصہ اکسٹراکٹ ہماک یعنی شولران چار گرین انکی ۲ گولیان بناکر سوتے کے وقت کھلائین لیکن یہہ گولیان برومائڈ ایکساتھ نہ دین بلکہ برومائڈ کے عوض دین یا اوسوقت دین جبکہ برومائڈ کا فائدہ ظاہر نہو ورنہ تخدیر زاید کے سبب نقصان ہوگا۔ جب انکے استعمال سے اذیت کم ہو جائے تو تقویت بدن کی تدبیر کرین۔ اسکے واسطے مرکبات فاسفورس مثلاً سرپ فیری فاسفس یا سرپ ہائپوفاسفٹ آف لایم یا سلوشن آف فاسفورس ہمراہ ٹنگچر ذراریح یعنی کنتھاریڈیس اسکے ۲ قطرہ یا ہمراہ مسحوق کنتھاریڈیس نصف گرین سے ایک گرین تک دنمین تین بار دین ٹنگچر اسٹیل ہمراہ ٹنگچر نکسوامیکا یا ٹنگچر کنتھاریڈیس پلائین اور اغذیہ مقویہ دین ٹانک سرپ اسمین سب سے بہتر و افضل ہے اور روغن جگر ماہی ہمراہ سرپ فیری فاسفس دینا بھی بہتر ہے اور صاف ہوا مین رکھنا اور چہل قدمی کرانا بھی مفید ہے

جریان منی کی دوسری قسم

اون لوگون کو عارض ہوتی ہے جو سن کہول کو پہونچ گئے ہون یا سن نمو یعنی پینتیس سالگی سے متجاوز ہوگئے ہون اسکو انگریزی مین [illegible] یعنی عدم قوت کہتے ہین اور یہہ جریان اسکے وقت احتلام کی صورت مین نہین ہوتا بلکہ نعوظ و ابتدا دگی سے پیشتر منی خارج ہو جاتی ہے ایسا شخص جماع کرہی نہین سکتا اور یہہ مرض ملک ہند خصوصاً بنگالہ مین زیادہ ہوتا ہے اصل سبب اسکا ضعف و کمزوری ہے جو کئی امراض سے حاصل ہوتی ہے مثلاً ورم مرض بعیتہ سے یا سوزاک سے یا مجریٰ بول کی تنگی سے یا ورم غدہ سے جو مثانہ کے

آگے ہوتا ہے یا ورم حبل الانثیین سے یا دردِ عصبی بیضہ سے یا بیضہ کے صغیر ہو جانے سے۔

اسکا علاج امراض مذکورہ کا علاج ہے اور اسکے بعد بدن کی تقویت مفید ہے آب سرد مین نہلانے سے بھی فایدہ ہوتا ہے اگر اس مرض مین بھی رات کو احتلام ہو تو برومائڈ پٹاس اور دوسری دوائین جو قسم اول مین مذکور ہو چکی ہین ہلائین لیکن جو صغر بیضتین سے حادث ہو وہ لا علاج ہے

قلت و نقصان شہوت باہ

اسکو انگریزی مین ان ہیوٹینس یعنی عدیم القوت اور نیز اسٹرل ائی یعنی ناقابل اولاد کہتے ہین اس سے یہہ مراد ہے کہ خواہش جماع کم ہو یا مطلق نہو اور یہہ بحسب اعتبار اسباب چند قسم ہے ایک یہہ کہ علوم یا عبادات یا صناعات کے اشتغال و فکر و خیال مین یہہ حالت حادث ہوتی ہے جسکے سبب سے کوئی دوسرا خیال دل مین جاگزین نہین ہوتا۔ دوسرے کثرت محنت و شقت سے قوت عضلات جسمانی مشقت مین صرف ہو جاتی ہے اور جماع کی قوت باقی نہین رہتی اسلئے خواہش جماع نہین ہوتی۔ تیسرے کثرت جماع کے سبب قوت کم ہو جاتی ہے۔ چوتھے طبیعی طور پر عورتون سے نفرت ہوتی ہے ان اقسام مین جو سبب موجود ہوگا وہی علامت مرض ہے۔

علاج

خواہ کوئی سبب ہو اوسکے رفع کرنے مین سعی کرین جو نفرت طبیعی طور پر نسوان سے ہو وہ لا علاج ہے۔ اگر کثرت جماع اسکا سبب ہو اوسکے واسطے تدبیر ممانعت کثرت جماع ضروری ہے اور وہ یہہ ہے کہ تا مدت مدید اپنے تئین اور صحبت نسوان سے باز رکھین اور تقویت کے واسطے جو تدابیر سیلان منی مین لکھی گئی ہین استعمال مین لاوین نقصان قوت باہ کی ایک قسم یہہ بھی ہے کہ جماع کی قوت و قدرت موجود ہوتی ہے مگر مجامعت قابل اولاد نہین ہوتی

سبب

اکثر اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ مرد اس حالت سے پیشتر کثرت جماع مین مبتلا ہو چکا ہوتا ہے جسکے سبب سے بیضیہ کے غدے اصل مادہ منی سے خالی اور ضعیف ہو گئے ہوتے ہین اور موجودہ حالت مین منی صالح پیدا نہین کر سکتے کبھی اسکا سبب ورم مزمن بیضیہ ہوتا ہے

کبھی مجرے اپی ڈڈمس کے ورم مزمن سے بھی منی ضعیف و خراب ہو جاتی ہے اور قابل تولد و تولید نہین رہتی۔ نقصان قوت باہ کی ایک اور قسم ہے جسمین منی پیدا ہی نہین ہوتی خواہ اسکا سبب طبعی ہو یا امراض غدہ منویہ مین سے کوئی مرض ہو۔

علاج

جب کوئی سبب مشخص ہو جاوے تو اوسکے ازالہ کی تدبیر عمل مین لائین اور زوال سبب مرض کے بعد تقویت بدن کے واسطے وہی تدابیر عمل مین لاوین جو سیلان منی مین لکھی گئی ہین۔ اور طبعی لا علاج ہے

صغر الغلفہ وضیق ثقبتہ

اسکو انگریزی اور گرباب زبان مین فی موزیز کہتے ہین اس سے یہہ مراد ہے کہ غلفہ اسقدر صغیر اور اوسکا سوراخ اسقدر تنگ ہو کہ حشفہ کی پچھلی طرف کو اولٹ نہ سکے۔ اور یہہ دو قسم ہے ایک فطری۔ اسکا ضرر یہہ ہے کہ اوسکے دباؤ کے سبب قضیب کبیر نہین ہو سکتا بلکہ صغیر رہتا ہے کیونکہ غلفہ کے چھوٹا ہونے اور اوسکے دائمی دباؤ کے سبب حشفہ اور قضیب مین خون کمتر آتا ہے کبھی اسکے ثقبہ کی تنگی اس حد تک پہونچ جاتی ہے کہ خروج بول کو بھی مانع ہوتی ہے۔ کبھی مانع نہین بھی ہوتی لیکن نہ اولٹنے کے سبب اور حشفہ کے ہمیشہ اوسکے نیچے پوشیدہ رہنے کے سبب حشفہ اور غدہ ہاے کوپک جو حشفہ کے کنارہ پر ہوتے ہین صاف نہین ہو سکتے اور انکی عدم صفائی کے سبب آخرکار ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی غلفہ و حشفہ کے درمیان سنگریزہ پیدا ہو جاتا ہے اور بظاہر دمل کی صورت معلوم ہوتی ہے لیکن جب نشتر سے شگاف دین تو اوسمین سے سنگریزے نکلتے ہین چنانچہ ڈاکٹر روشا صاحب نے شفاخانہ فیض آباد (اودھ) مین ایک بیمار کے غلفہ کے نیچے سے پورے چار سو سنگریزے نکالے تھے۔ اس صغر و ضیق کا زیادہ تر ضرر سن طفلی و جوانی مین پہونچتا ہے۔ طفلی مین تو یہہ ضرر ہے کہ ضیق غلفہ کے سبب حشفہ پر دباؤ پہونچتا ہے اور بچون کو تکلیف پہونچتی ہے کیونکہ انکا قضیب بار بار ایستادہ ہوتا ہے اور ایستادگی سے دباؤ پہونچتا ہے اور اسکی اذیت جو گردن مثانہ پر پہونچتی ہے اوس سے ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہے ضعف کے سبب بول جاری ہو جاتا ہے کبھی بول الدم بھی عارض ہو جاتا ہے اور

کبھی اذیت مثانہ سے اور اوسکے نخاع تک
پہونچنے سے استرخائے رجلین ہو جاتا ہے
اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بول الدم و
استرخائے رجلین وغیرہ امراض ضیق غلفہ
کی طرف کیونکر منسوب کئے جاتے ہیں ہمارے پاس
اسکی دلیل یہہ ہے کہ غلفہ کے قطع کرنے کے
بعد یہہ امراض بہت جلد منقطع ہو جاتے ہیں
ضیق غلفہ کا جوانی میں یہہ ضرر ہے کہ اس
عضو کی طرف اکثر توجہ مصروف رہتی ہے اور
بار بار اسی پر ہاتھ پڑتا ہے اور دست مال
کرنے سے لذت حاصل ہوتی ہے رفتہ رفتہ
جلق لگانے کی عادت ہو جاتی ہے اور عالم
خواب میں بھی اسکی اذیت سے جلد تر احتلام
ہو جاتا ہے اس ضرر میں جوان کے علاوہ
اوبڑے بھی شامل ہیں کبھی اسکا ضرر یہہ ہوتا
ہے کہ ضیق مانع اولاد ہو جاتی ہے اسکی وجہ
یہہ ہے کہ تنگی ثقبہ کی وجہ سے جماع و انزال
کے وقت منی غلفہ کے اندر رہجاتی ہے اور
خارج نہیں ہوتی کیونکہ شہوت کے وقت ثقبہ
اور بھی تنگ ہو جاتا ہے جماع سے فارغ ہونے
کے بعد جب ایستادگی رفع ہو جاتی ہے تو منی
غلفہ سے آہستہ آہستہ خارج ہوتی ہے جب منی
رحم میں داخل ہی نہوئی تو اولاد کہاں سے ہوگی

جب تنگی غلفہ و ضیق ثقبہ کے مریض کو مرض
سوزاک پیدا ہو جاتا ہے اور ورم کے سبب
قضیب فربہ ہو جاتا ہے تو غلفہ کے دباؤ سے
سخت تکلیف ہوتی ہے **دوسری قسم**
یہہ ہے کہ ولادت کے بعد بطور مرض کے حادث
ہو اور یہہ اکثر سوزاک کے بعد حادث ہوتا ہے
کیونکہ سوزاک میں حشفہ و غلفہ کے غشا بلغمیہ پر
بار بار ورم پیدا ہوتا ہے اور بار بار ورم سے
غشائے بلغمیہ غلفہ غلیظ ہوکر یہہ مرض
پیدا کرتا ہے کبھی بثور کے پیدا ہونے سے
اور کبھی غشائے بلغمیہ غلفہ کے پھٹ جانے
غلفہ متورم ہوکر یہہ مرض پیدا کرتا ہے

علاج

عام علاج یہہ ہے کہ غلفہ کو جرحی سے کاٹ
ڈالیں تاکہ حشفہ نمایاں ہو اور اذیت [illegible]
ہو جائے اور جو غشائے بلغمیہ کے بثور یا اسکے
شق ہو جانے سے پیدا ہوا ہو اسمیں ورم
کا بثور علاج کریں۔

پارافی موزز

اس سے یہہ مراد ہے کہ غلفہ قضیب کے سامنے
اور حشفہ کے اوپر سے تنگ ہو بلکہ اولٹ جائے
اور حشفہ کے پیچھے پہونچ جانے کے بعد تنگ

ہو جاتا ہے اور بار دیگر حشفہ پر باسانی واپس نہین آسکتا۔ اسکا ضرر یہہ ہے کہ اس سے حشفہ پر درد و ورم زیادہ ہو جاتا ہے اور بول دشواری کے ساتھہ آتا ہے اور یہہ مرض بچون مین اکثر ایسے بچہ کو ہوتا ہے جو پہلے ضیق غلفہ مین مبتلا ہوتا ہے یہہ بچہ لہو و لعب مین یا کسی اور صورت سے غلفہ کو حشفہ کے پیچھے لے تو جاتا ہے مگر ضیق اصلی کے سبب اوسکا واپس لانا دشوار ہو جاتا ہے۔ کبھی جوانون کو بھی یہہ مرض ہو جاتا ہے جبکہ آتشک یا سوزاک کے سبب حشفہ پر ورم ہو جاتا ہے اور اس ورم کی کیفیت دیکھنے کے واسطے غلفہ کو پیچھے ہٹا لیتے ہین مگر اوسکا عود کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاج

پہلے حشفہ کو ہاتھہ سے دبا دین تاکہ اوسکا خون پیچھے کو چلا جاوے اور حشفہ خون سے خالی ہو کر چھوٹا ہو جاوے پھر فوراً اوسکو دبا کر غلفہ کے آگے دھکیل دین اگر غلفہ کی مقدار بہت ہی تنگ ہو اور کسیصورت سے حشفہ کے اندر داخل نہو سکے تو غلفہ [illegible] سے زیادہ تنگ ہو تو نشتر سے کسیقدر شگاف دیدین تاکہ حشفہ پر سہولت آجاوے پھر زخم کا علاج کرین

غلفہ کے اندرونی اور حشفہ کے بیرونی غشاء بلغمیہ کا ورم

اسکو بالانائٹیس کہتے ہین یہہ مرض غیر مختون لوگون کو جیسی کہ ہنود وغیرہ ہین اکثر عارض ہوتا ہے اسکا سبب حشفہ کی کی عدم صفائی یا سوزاک ہوتا ہے جبکہ مجرے بول سے مادہ ریم خارج ہو کر حشفہ پر لگا رہے اس مادہ سے یہہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات

پہلے ورم پیدا ہوتا ہے جسکے سبب غلفہ تنگ ہو جاتا ہے اور حشفہ کے پیچھے نہین آسکتا اور اخیر مین ریم پیدا ہوتی ہے اور جب بول کرنے کے وقت اوسپر پیشاب لگتا ہے تو اوس سے درد اور اذیت پیدا ہوتی ہے اور بغیر لنگوٹ کے چلنے پھرنے مین بھی تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی اس سے بخار بھی ہو جاتا ہے

علاج

اگر ورم و گرمی زیادہ ہو تو مسہلات باردہ جیسے کھاری نمک کی قسم سے مثلاً میگنیشیا سلفاس ہمراہ ٹارٹرا ایمیٹک پلا دین اور سلفیٹ آف سوڈا اور سڈلیٹز پوڈر بھی مفید ہین

جو انمین سے مناسب ہو بلاوین تاکہ کچھ ہی اسہال ہو جاوین بس بعد ورم کا علاج کرین اگر ورم کم ہو تو لاکر یلمیباتی یا اپسی پسر ڈایلوٹ یا کوئی ایسی ہی ادویہ سادہ پانی مین حل کرین اور اوسمین پارچہ تر کرکے محل ورم پر رکھین یا ناٹیرسلو یعنی کاسٹک نقرہ اگرین ایک اونس پانی مین حل کرکے ورم پر طلا کرین اگر غلفہ تنگ ہو اور پارچہ کا رکہنا یا طلا کرنا ممکن نہو تو دونون کو زرا قہ کے ذریعہ غلفہ و حشفہ کے درمیان پہونچایئن اگر ورم زیادہ ہو تو وہی تدابیر عمل مین لانی چاہیئن جو اورام حاسہ مین مناسب ہون

نقصان باہ

یہہ نقصان یا تو منی کے سبب سے ہوتا ہے جیسا کہ صدر بیضتین مین مذکور ہوا کہ منی کم پیدا ہوتی ہے۔ مرض وریدحبل الانثیین مین بہی بیضہ کمزور و ملایم ہو جاتا ہے اور اوس سے منی قلیل و رقیق پیدا ہوتی ہے یا ذکر کے سبب سے ہوتا ہے کہ وہ سسترخی ہو جاتا ہے جیسا کہ استرخاے نصف بدن اسفل مین یہہ حالت پائی جاتی ہے اور کبھی بسبب سوزاک و فساد مثانہ یا ضربہ سقطہ

سے نخاع ٹوٹ جاتی ہے اور بدن مسترخی ہو جاتا ہے کبھی حلق سے بہی بدن اسفل مسترخی ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھہ قضیب بہی سسترخی ہو جاتا ہے کیونکہ حلق لگانے سے نخاع کمزور ہو جاتا ہے جس سے استرخاے بدن و قضیب حادث ہوتا ہے۔ کبھی قوت عصبیہ کے ضعیف ہو جانے سے نقصان باہ لاحق ہوتا ہے مگر اسکے ساتھہ بدن کے تمام افعال ناقص ہو جاتے ہین کیونکہ قوت عصبیہ بدن مین بمنزلہ برق کے ہے جس سے بدن کے تمام افعال صادر ہوتے ہین اسکے ضعف سے تمام افعال ناقص ہو جاتے ہین۔ کبھی وہم بہی نقصان باہ کا سبب ہوتا ہے

علاج

جو نقصان منی کے سبب سے ہو اوسمین آرام و تقلیل جماع عمل مین لاوین اور اغذیہ جیدہ مقویہ کہلاوین لیکن جو نقصان صغر بیضتین و مرض وریدحبل الانثیین سے ہو یا علاج اگر استرخاے قضیب اسکا سبب ہو تو اسکی دو صورتین ہین اگر استرخاے اسفل بدن [illegible] بسبب سوزاک و فساد مثانہ کے [illegible] کے علاج کے بعد نقصان باہ علاج پذیر ہے اگر استرخا کا باعث شکستہ و نقصان نخاع

ہو تو وہ بھی لا علاج ہے۔ اگر جلق اسکا سبب ہے تو اوس سے باز رہنے کی ہدایت کرنی اور مریض کو سرد پانی مین بٹھلا دین اور ادویہ مقویہ مثلاً سرپ فاسفیٹ آف لایم وغیرہ پلا دین۔ اگر ضعف قوت عصبیہ سے ہو تو اسمین بھی ترک جماع و استعمال ادویہ مقویہ ضرور ہے اور جو نقصان وہم سے پیدا ہوا اسمین تقویت قلب کی تدبیر کرین اور تقریر و تدبیر سے وہم کو رفع کرین اور وہم رفع کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اسپرٹ امونیا ایرومیٹک سادہ پانی ملا کر پلا دین۔

کثرت احتلام

اسکو ناکٹرنل ایمی شن یعنی رات کو منی کا خارج ہونا کہتے ہین ایضاً ونیٹ ڈریم بھی کہتے ہین یعنی حالت خواب مین منی سے کپڑا تر ہو جانا۔ یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ اسکے ساتھ قوت باہ موجود ہو اور جب بارادہ خود جماع کرے جلدی منزل ہو یہ فی الواقع مرض نہین ہے۔ لیکن اکثر بسبب قلت مشقت ہوتا ہے جس سے گہری نیند نہین آتی زیادہ سونا اور بہت گرم کمرے مین زیادہ آرام کرنا بھی اسکا سبب ہے کیونکہ اس حالت مین بے شغلی کے سبب عورتون کے خیالات زیادہ پیدا ہوتے ہین زیادہ کہانا اور اغذیہ مقویہ مثلاً زردہ بیضہ مرغ وانیستر جو ایک قسم کی مچھلی ہے استعمال کرنا بھی موجب کثرت احتلام ہے۔ عورتون کے حسن وجمال اور غنج و دلال اور اونکی حرکات و سکنات و آن و ادا کو یاد کرنا اور اونکے ساتھ ہنسی ٹھٹھے اور چھیڑ چھاڑ کرنا بھی موجب کثرت احتلام ہے چت لیٹنے سے بھی اکثر احتلام ہو جاتا ہے۔ یہان تک جو اسباب بیان کئے گئے ہین وہ حد مرض تک نہین پہونچتے۔

دوسری قسم وہ ہے جو داخل مرض ہے مثلاً اذیت قضیب جیسا کہ امراض غلفہ مین لکھا گیا ہے۔ جلق بھی اسکا سبب ہے۔ مجری بول کا غدہ کے قریب ہے جو مثانہ کے سامنے ہے متورم ہونا اور سوزاک بھی اسکا موجب ہے۔ ورم نیز سن مجری سے اپی ڈڈمس جس سے اذیت پہونچے کثرت احتلام کا باعث ہے

علامات

علامت یہ ہے کہ پہلے خواب مین خواہش و شہوت ہوتی ہے پہر دیکہتا ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کر رہا ہے اسی حالت مین انزال ہو جاتا ہے اور اکثر فوراً انزال کے

بعد یا انزال کے ساتھہ ہی آنکھہ کھل جاتی ہے۔ کبھی انزال سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن صبح کو جامہ خواب منی آلودہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احتلام ہو گیا ہے۔

علاج

سب سے پہلے تشخیص سبب کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین۔ اگر قلت مشقت جسمانی سبب ہو تو مشقت کی ہدایت کرین اس حالت مین زیادہ تر مفید مشقت پیدل چلنا ہے اس سے بدن ماندہ اور ضعیف ہو جاتا ہے اور خوب گہری نیند آتی ہے۔ اگر کثرت اغذیہ سے ہو تو تقلیل مقدار غذا کرین اگر اغذیہ مقویہ فاسدہ کے کہانے سے ہو تو اوسکے عوض حبوب بقول دین۔ اگر عورتون کی صحبت و مکالمت سبب ہو تو اسکو ترک کرین اور کسی صنعت و شغل پر لگائین جس سے عورتون کا خیال بھول جاوے۔ اگر چت لیٹنے سے ہو تو کروٹ پر سونے کی ہدایت کرین اور ایک غلولہ پر ریشم لپیٹ کر پس پشت باندہ دین تاکہ جسوقت عالم خواب مین چت لیٹے غلولہ کی خلش و اذیت سے بیدار ہو کر کروٹ بدل کے سو جاوے۔ اگر غلفہ کی اذیت سے ہو تو غلفہ قطع کر دین تاکہ قضیب کی اذیت برطرف ہو جاوے اگر جلق لگانے سے ہو تو اس مکروہ فعل کو ترک کرائین اور دماغ و نخاع کی تقویت مین کوشش کرین۔ اگر سوزاک یا ورم مجرے ابی ڈڈمس مین ہو تو انکا جداگانہ علاج کرنا جو بجائے خود لکھا گیا ہے۔ اگر مجرے بول مین غدہ کے قریب جو مثانہ کے سامنے ہے ورم حادثہ ہوا ہو تو اوس مین قاثاطیر ضرور ڈالین اور اسکے بعد کاسٹک پانی مین حل کرکے بذریعہ زراقہ محل ورم پر پہونچائین اسکا طریقہ یہہ ہے کہ قاثاطیر مجوف جو اسی کام کے واسطے مخصوص ہے اسفنج کا ٹکڑا کاسٹک محلول آب مین تر کرکے رکھدین اور سلائی کے ساتھہ اوسکو دبا دین تاکہ اسفنج کا ٹکڑا انبوبہ کے سر تک جو محل ورم کے ساتھہ متصل ہو چکا ہے پہونچ جاوے اسوقت اسکو سلائی سے خوب دبا دین تاکہ اوس سے قطرہ نکل کر محل مقصود پر گر جاوے ازالہ سبب کے بعد خصیتین و قضیب کی تقویت کے واسطے سرد پانی مین نہلائین اگر ضعف ہو تو اغذیہ مقویہ و ادویہ سے تندرستی کا علاج کرین اور جمیع اقسام کے برومائیڈ پٹاسیم سونے کے وقت پلانا مفید ہے

اس سے دماغ کو آرام ملتا ہے اور اذیت کم ہوتی ہے۔

سرعت انزال

اسکے اکثر اسباب اور اسکا علاج فصول سابقہ مین مرقوم ہو چکے ہین

کثرت انعاظ بلا شہوت

اسکو لاٹن زبان مین پرایا پزمز بھی ہمیشہ ایستادہ رہنا کہتے ہین۔ یہہ مرض اکثر زمان قلیل مثلاً شب واحد مین بکثرت جماع کرنے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس سے نخاع کو اذیت پہونچتی ہے اور وہ متاثر ہوکر یہہ خاص تشنج پیدا کرتا ہے۔ کبھی ضربے سقوط و نقصان نخاع سے بھی یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اسکے متاثر و ناقص ہونے کے بعد تشنج پیدا ہوتا ہے

علامات

سب سے پہلی علامت انعاظ ہے جو بلا شہوت و بے اختیار پیدا ہوتا ہے جیسا کہ جمیع اقسام تشنج مین درد و اذیت ہوتی ہے اسمین بھی بیخ ذکر کے قریب درد ہوتا ہے اور قضیب بہت سخت ہوتا ہے اور اوسکی جلد گرم ہوتی ہے اور بیخ ذکر کے قریب ثقل بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے اور بول کرنے کے وقت درد و اذیت ہوتی ہے اور مریض کے دل مین خوف زیادہ ہوتا ہے کہ دیکھنا چاہیے اسکا انجام کیا ہو۔

علاج

برومائڈ پوٹاسیم کثیر مقدار مین یعنی ۳۰ سے ۴۰ گرین تک روزانہ تین چار بار سادہ پانی کے ہمراہ دین اور مریض کو سرد پانی مین نہلا دین۔

امراض مختصہ نسوان

تشریح اعضائے مختصہ نسوان

اعضائے مختصہ نسوان کو اندام نہانی بھی کہتے ہین اور یہہ ولادت کے متعلق ہین یعنی اسکی اصل فطرت و پیدایش ولادت و ابقائے نوع انسانی کے واسطے ہے۔

جمیع اعضائے مختصہ نسوان مین سے پہلے ان اعضا کا بیان کیا جاتا ہے جو آنکھوں سے دیکھے جا سکتے ہین اور وہ فرج ہے جو کئی اعضا سے مرکب ہے انہین سے اول لبہائے کلان ہین جنکو لاٹن زبان مین لیبیا مجورہ کہتے ہین

دوم لبہاے خرد جنکو لیبیا منورہ کہتے ہین سوم بظرہ جسکو ہندی مین ٹنا کہتے ہین چہارم مجرے جس سے بول خارج ہوتاہے پنجم پردہ جو تولد جنین کے رستہ پر ہوتاہے اور انقضاض بکارت کے وقت یہی پردہ شق ہوتاہے ان سب اعضا کو لاٹن مین ولوا یعنی دروازہ کہتے ہین

اب انمین سے ہر ایک کا بیان کیا جاتاہے لبہاے کلان فرج جو اوسکے دونون جانب ہوتے ہین دونون مرکب ہین انکی جانب خارج مین جلد ہے اور جانب داخل مین غشاے بلغمیہ ہے اور ان دونون کے درمیان غشاے ریشہ دار وشحم وعضلہ قابضہ وشرائین وعروق واعصاب وغدے موجود ہوتے ہین اور یہہ دونون لب جانب اعلی سے جو عانہ کی طرف متصل ہین غلیظ ہوتے ہین اور جانب اسفل مین رقیق وتنک۔ اور جانب اسفل مین جہان یہہ دونون متصل ہوتے ہین اوس جگہ کو لاٹن زبان مین کمیسور یعنی زاویہ وگوشہ کہتے ہین اور کمیسور ومقعد کے درمیان جو فاصلہ ہے اوسکو پرینیم کہتے ہین یعنی گرد مقعد اور کمیسور مین ایک غشاے بلغمیہ ہے جو مورب (?) ہے جسکو فورشیت یعنی غار خرد کہتے ہین ولادت کے وقت اسمین اکثر شق واقع ہوتاہے اور اس غشاے بلغمیہ کا فایدہ یہہ ہے کہ جب ولادت کے وقت بچہ کا سر یہان آتاہے تو چونکہ کمیسور سخت ہوتاہے اور فرج کا منہ بہی یہان تنگ ہے لہذا سر کے باہر نکلنے مین دشواری واقع ہوتی ہے اسوقت یہہ غشاے بلغمیہ وسیع ہو جاتاہے اور بچہ کا سر باہر آجاتاہے۔ لبہاے کلان کے اندر لبہاے خرد ہین جو بہت باریک ہین اور انکی حقیقت فقط غشاے بلغمیہ غلیظہ ہے اور یہہ دونون چہوٹے لب مثل خریطہ کے ہین جو مردون کے بیضہ کے اوپر ہوتا ہے اور جہان یہہ دونون لبہاے کو جاکر قریب محراب عانہ کے اپنی جانب اعلی مین متصل ہوئے ہین وہان بظرہ یعنی ٹنا پایا جاتاہے اور وہ درحقیقت مثل قضیب کے ہے یعنی جو کچہہ قضیب مین ہے اسمین بہی ہے فقط ایک جسم عضلی جو قضیب رجال (?) مین مجرے بول کے نیچے ہوتاہے بظرہ مین نہین ہوتا۔ باقی سب کچہہ جو قضیب مین ہے بظرہ مین موجود ہے اسیوجہ سے بظرہ بہی ایستادہ ہوتاہے جیسا کہ قضیب ایستادہ ہوتاہے

اہل فن کو بشارت

تکمیل البحرین حصۂ اول

طالبان طب قدیم و جدید کو مژدہ اور شائقان اصول حکمت یونانی و انگریزی کو بشارت ہو کہ کتاب تکمیل البحرین کا پہلا حصہ زیور طبع و حلیہ چاپ سے آراستہ ہو کر جلوہ افروز دیدہ شائقان روزگار ہوئی۔ فن حکمت و علم طبابت مین یہہ ایک نئی کتاب ہے جو اس سے پیشتر نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آنکھ نے دیکھی یہہ طب یونانی و انگریزی کا لب لباب ہے اور حکمت قدیم و جدید کا انتخاب ہے نیرین فلک حکمت کا قران السعدین ہے یا مجمع باغ یونان و انگلستان کا مجمع البحرین ہے یہہ وہ کتاب ہے جسکا مدت مدید سے ناظرین کو اشتیاق تھا اور جسکے اشتیاق مین طالبان فن زمانہ دراز سے چشم براہ تھے۔

ناظرین کی خدمت بابرکت مین یہہ ظاہر کر دینا مناسب ہوگا کہ زمانہ کی رفتار جیسی بوقلمون ہے اور تازہ کاریون اور نیرنگیون سے مشحون اسی طرح اہل زمانہ کے حالات مختلف و گوناگون ہین۔ پرانی لکیر کے فقیر یونانی طب کو اپنا حرز جان سمجھتے ہین ایجاد پسند طبیعتین اسکو تقویم پارینہ سمجھکر طب انگریزی پر جان دیتی ہین لیکن یہہ مقولہ بھی فراموش کرنے کے قابل نہین کہ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" مین ہرگز یہہ کہنے کی جرات نہین کر سکتا کہ یونانی طب بالکل ناکارہ ہے اور تقویم پارینہ ہوگئی ہے۔ اسمین شک نہین کہ کسقدر آلات و ادوات کی مدد سے جو اہل یورپ کے ایجاد ہین فن طب نے نہایت ہی عروج و فروغ پایا ہے یہان تک کہ اس سے بڑھکر ترقی کرنا حد قیاس سے باہر معلوم ہوتا ہے لیکن انصاف اس امر کا مقتضی نہین کہ طب یونانی کو بالکل نظر انداز کر دین کیونکہ ایجاد کا سہرا اسی کے سر ہے۔ یہہ سستی ہے اور اسکی دوائین بھی سستی ہین سب سے بڑی خوبی اسمین یہہ ہے کہ بیسیون صدیون سے مانوس طبایع ہے خواہشمند طبیعتین اب بھی اسپر جان دیتی ہین یہہ بھی مسلم ہے کہ ایک شے کو ترقی دینے والا ایسا اوقات موجد و مخترع پر سبقت لیجاتا ہے۔ سکندر نے فولادی آئینہ بنایا اور اسکی غرض فقط اسی مین محدود تھی کہ اس سے چہرہ دیکھنے کا کام لیا جائے۔ ترقی دینے والون نے فولاد کو چھوڑ کر پتھر چونہ وغیرہ سے وہ کام لیا کہ آئینہ سکندری اسکے سامنے ماند ہوگیا۔ ایجاد کا فخر بیشک یونانیون کو ہے لیکن اہل یورپ کی جانکاہیون اور عرقریزیون کو فراموش کر دینا بھی بعید از انصاف و سراسر اعتساف ہے ہمارا نفیس حبیب [illegible] کا [illegible] تلے بسر و چشم قبول کر لینی چاہیے نہ یونانی ہمارے رشتہ دار ہین نہ انگریز۔ جو چیز ہمارے مفید مطلب ہو لے لینی چاہیے یہی وجوہات ہین جنہون نے مجھے تکمیل البحرین کے لکھنے پر آمادہ کیا۔ خدا

جل شانہ جسکے ہاتھہ مین تمام خزانون کی کنجیان ہین اسکو خلعت قبول عام سے مخلع و مزین فرمادے۔
اس کتاب کے لکھنے مین یہہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر ایک بیماری کا نام پہلے عربی مین دیا ہے۔ پہر انگریزی
لاٹن اور گریک زبانون مین۔ اسکے بعد مرض کی کیفیت تشخیص اسباب علامات۔ پہر علامات فارقہ
جو مرضون کے باہمی اشتباہ کو رفع کرتی ہین اسکے بعد انجام مرض لکہا ہے کہ آیا مرض مذکور علاج
پزیر ہے یا نہین اور مدت مرض کتنی ہے۔ اسکے بعد علاج بیان کیا ہے جو انگریزی اور یونانی دونو
طرح کا ہے۔ ان امور کے ضمن مین وہ باتین قابل لحاظ بیان کی گئی ہین ایک یہہ کہ جس عضو کی بیماری
کا ذکر کیا ہے پہلی اوسکی مختصر مگر مطلب خیز تشریح بیان کر دی ہے۔ تشریح و تشخیص مرض و علاج
مین اگر یونانیون اور ڈاکٹرون مین کہین اختلاف واقع ہوا ہے تو اوسکا بالتخصیص ذکر کیا ہے جو حکما
کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ترتیب بیان مین حکماء عرب تابع یونان کا اتباع کیا ہے یعنی سر سے
شروع کر کے ترتیب وار پاؤن تک کی بیماریان کی ہین لیکن بہت سی ایسی بیماریان بہی لکہی ہین
یونانیون نے بالکل نہین لکہین یا خفیف سمجھکر صرف اونکی طرف اشارہ کر دیا ہے گویا انکے نزدیک
یہہ مرض ہی نہ تہا حالانکہ فی الواقع یہہ ایک شدید بیماری تہی۔ سب سے زیادہ قابل لحاظ اور توجہ طلب
یہہ امر ہے کہ اس حصہ کے ابتدا مین کلیات و اصول بیان کئے ہین جنکو مد نظر رکہکر علاج و تشخیص امراض
مین کبہی غلطی نہین ہو سکتی اسی باب مین وہ امور بیان کئے گئے ہین کہ اگر ایک ذکی الطبع شخص انکو ذہن
نشین کر لے تو صرف بشرہ سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس شخص کو کس قسم کی بیماری موجود ہے یا ہونیوالی
ہے۔ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یونانیون نے اس قسم کے اصول بیان نہین کئے بیشک کئے ہین لیکن
انہین اور انمین زمین آسمان کا فرق ہے۔ نبض او قارورہ پر یونانیون نے بڑا زور دیا ہے لیکن اونکے
قواعد کے موافق دونون کی تشخیص نہایت ہی مشکل ہے شاید وہی شخص ان دونون کی کیفیت سمجہہ سکتا
ہو گا جسنے یہہ اصول و قواعد باندہے ہین دوسرے سے ممکن نہین تکمیل التجربہ نے انکی شناخت کے قواعد
نہایت ہی آسان کر دئے ہین جنکو ہر ایک شخص بآسانی سمجہہ سکتا اور ان سے صحیح نتیجہ نکال سکتا ہے
حکماے فرنگ نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکے کلائی پر لگانے سے نبض کے کوائف صحیح طور پر مستخرج ہوتے
ہین اور کیفیات مستخرجہ خود بخود کاغذ پر مرتسم ہو جاتی ہین یہی حالت قارورہ کی ہے یہہ بہی آلات
اور کیمیائی ذریعہ سے شناخت کیا جاتا ہے۔ یہہ بیان ۱۳۹ صفحہ پر ختم کیا گیا ہے۔ اسکے بعد سر کے
امراض شروع ہوتے ہین یہہ بیان ۴۰۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے اور اسی بیان پر اس حصہ کا خاتمہ ہے ناظر
قیاس کر سکتے ہین کہ بیان مین کسقدر وسعت ہے اور لطف یہہ ہے کہ کوئی لفظ فضول نہین اس حصہ کے

قواعد واغراض تکمیل الحکمة

یہہ ماہواری رسالہ نیاز مند کے اہتمام سے چھپنے مین آیا ہے۔ چھپتا ہے اسکے اغراض یہہ ہین تدابیر حفظ ما تقدم کیمیا افعال الاعضا۔ تشریح و نسخہ و انگریزی طریق علاج قدیم و جدید طب پر مدلل بحث محکمہ حفظان صحت پنجاب کی

کی تحقیقات درباب صحت و صفائی مستند انگریزی میگزینون کے نئے تجربے۔ انکے علاوہ اور کبھی مضامین پر بحث ہوتی ہے قیمت سالانہ عام سے ۱۲؎ روسا و سرکار سے پیشگی ہے بالعد ۱۴؎ میعاد

تکمیل الحکمة

نمبر ۸ | مطبوعہ ۲۸ اگست ۱۸۹۷ء | مجلد ۱۸

معمول احمدیہ

یہہ فن جراحی کی مکمل کتاب تین حصوں مین منقسم ہے پہلے حصہ مین اون امراض کا بیان ہے جو جسم کے کسی خاص حصہ کے ساتہہ مخصوص نہین بلکہ عام بدن پر ہو سکتی ہین دوسرے اور تیسرے حصہ مین وہ بیماریان ہین جو جداگانہ اعضا کے ساتہہ جداگانہ تعلق رکھتی ہین یہہ اپنے ڈہنگ مین نئی کتاب ہے اسنے یہہ بہہ دہو دیا کہ حکماے عرب کے پاس فن جراحی نہین ڈاکٹرون کے پاس فن جراحی بیشک مکمل ہے مگر وہ ہسپتالون ہی مین کام دے سکتا ہے مگر معمول احمدیہ کی مدد سے جہان چاہو عمل کر سکتے ہو کیونکہ اسمین انگریزی و یونانی دونون طریقون سے عمل بتایا گیا ہے اور ادویات و نسخجات بہی دونون طرح کے بیان کئے گئے ہین اور یہہ ڈاکٹرون اور یونانیون دونون کے لئے مفید ہے چنانچہ دونون فریق کے معزز

ارکان نے اسکے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین درج ہے قیمت حصہ اول ۱؎ حصہ دوم ۱؎ حصہ سوم ۱؎ کل ۳؎ محصول ذمہ خریدار

المشتہر زبدة الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

محمدیات

یہہ علم حفظان صحت مین ایک وسیع کتاب ہے ۱۶۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ انگریزی مین حفظان صحت ایک مستقل علم ہے مگر یونانیون نے اسکو علم کا درجہ نہین دیا۔ حفظ صحت انگلستان و ہندوستان کا مختلف ہے مینے انگریزی سے وہ مسایل اخذ کر لئے جو ہندوستان کے بہی کارآمد تہے باقی دور و دراز سفر کرکے اپنے تجربے بیان کو وسعت دی پس یہہ ہندوستان کا علم حفظان صحت ہے اور بالتخصیص ہندوستانیون کے لئے مفید ہے اسکے اخیر مین موسمی وبائیہ امراض لو ہیضہ کا بہی ذکر ہے

مطبع ... لاہور

قرابادین احمدیہ حصہ اول

اہل یورپ نے فن دواسازی مین جو کچھ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے عروج حاصل کیا ہے وہ ایک عالم کے واسطے حیرت بخش ہے اونہون نے اس ہنر سے بہت ہی فایدہ اوٹھایا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے دواسازی توجہ کرین تو ممکن ہے کہ وہ بھی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فایدہ اوٹھائین اور ملک کو بھی فایدہ پہونچائین ملکی فایدہ اسی مین ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات کو فروغ دیا جاوے۔ انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات مین بہت بڑہ گیا ہے میڈیکل کالجون مین ہر سال سیکڑون طالب علم ڈپلوما حاصل کرکے نکلتے ہین اس افراط کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی ہاسپٹل اسسٹنٹ و اسسٹنٹ سرجن شہرون اور قصبون مین اپنا اپنا مطب کیے ہوئے ہین اہل ملک کے بھی دو فرقے ہین ایک صرف انگریزی دواؤنکو مفید خیال کرتے ہین دوسرے انگریزی دواؤن سے نفرت کلی رکھتے ہین اور دیسی ادویات سے مانوس ہین ہمارے معالج اطبا بھی دو فرقے ہین ایک ڈاکٹر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہین دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی دوا سے بالکل نابلد ہین مگر ان دونون فرقون کا ایسا سلوک ملک کے ساتھہ سراسر ناانصافی ہے دونون کو لازم ہے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کرین اور اپنے تئین ملک کی خدمت کے پورا پورا لایق بنائین باوصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی قیمت کی شکایت بدستور باقی ہے پس ایک ڈاکٹر کا یہہ فرض نہین ہے کہ ایک کم استطاعت مریض کے روبرو ایسا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت دو تین روپیہ ہو اور دیسی فایدہ کی دوا بازار مین دو تین پیسہ کو مل سکتی ہو اسی طرح وہ طبیب ملک کی خدمت گذاری کا فرض ادا نہین کرسکتا جو انکھون کی بیماری مین زنک سلوشن چھوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرے۔ دونون فرقون کو دونون قسم کی دواؤن سے کام لینا چاہیے بہتیرے دونون قسم کے طبیبون کے خیالات کو بخوبی جانچ لیا ہے کہ وہ دونون قسم کی ادویات کا استعمال مین لانے کے خواہشمند ہین مگر کسی موانع کے سبب وہ اپنے مدعا پر کامیاب نہین ہو سکتے ہیں۔ اون موانع کی رفع کرنے کے لئے یہہ کتاب لکھی ہے اسمین دواسازی کے ایسے اصول بیان کیئے ہین کہ دیسی دواساز بھی انگریزون کے برابر دوائین تیار کرسکتے ہین ہر ایک دوا کا پہلے عربی فارسی انگریزی لاطینی نام دیا ہے پھر اسکے مرکبات بتائے ہین پھر انگریزی و یونانی و ہندی نسخے دیئے ہین اسماے ادویات کے سوا کوئی انگریزی لفظ استعمال نہین کیا۔ جوہر اڑانے کی ترکیب بالتصویر دی ہے۔ قیمت ۱۲ محصول ۲ر

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف۔ لاہور۔ متصل کوتوالی۔

اس حالت مین بطن رحم اپنی اصلی مقدار سے
بہت ہی کم ہو جاتا ہے اگر اس حالت مین
اوسمین پانی پہونچایا جاوے تو بالضرور
مجرے حقنیۃ الرحم کے ذریعہ پانی شکم مین
چلا جائیگا اور شکم مین پانی کے اجتماع سے
غشائے آبدار کے اندر ورم پیدا ہو جاتا ہے اور
مریضہ مرجاتی ہے دوائے رقیق کے اندر پہونچانے
کے نقصان کا تجربہ کئی دفعہ ہو چکا ہے اس
سے اجتناب واجبات سے ہے اگر ضرورت ہو
تو اسکے عوض غلولہ یا شافہ یا فتیلہ ادویات
سے تیار کرکے فم رحم مین رکھین نسخہ جو بہت
نہایت مفید ہے - زنک سلفاس ۵ گرین
توتیے بریان کی ہوئی شب یمانی ۱۰ گرین
روغن کوکو ۳۰ گرین - تینون کو مخلوط کرکے
کاغذی غلاف مین جو بقدر باریک قلم اہل
کاسٹک نقرہ ہو سیع ہو گرم کرکے بھر دین اور
سرد ہونے کے بعد کاغذ کا خول اوتار دین اور
دوائے مذکور کو جو قلم کی صورت بن گئی ہے
فم رحم مین رکھین تاکہ رحم مین حل ہو کر رطوبت
رحم مین آمیز ہو جاوے اور غشائے بلغمیہ رحم
پر منتشر ہو کر موثر ہو - نوعلیگر ٹانک ایسڈ
۱۰ گرین نصف ڈرام روغن کوکو مین ملاکر
فتیلہ بناوین اور فم رحم مین رکھین -

اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو اصل کاسٹک
نقرہ جا بجا سستی سے فم رحم کے اندر لیجا کر
فوراً نکال لین - یا پارچہ کا سخت فتیلہ بناکر
کاسٹک سلوشن مین جسمین کاسٹک کی مقدار
زیادہ ہو تر کرکے فم رحم مین رکھین اور جلد تر
نکال لین -

ورم جرم رحم

اسکو انگریزی مین میٹرائیٹس کہتے ہین اور
یہہ ورم غشائے عضلی غلیظہ رحم سے شروع
ہوتا ہے اور غشائے بلغمیہ و غشائے آبدار تک
پہونچتا ہے - کبھی خاص غشائے عضلی مین
محدود ہوتا ہے -

اسباب

اسکا سبب اکثر انسداد خون حیض بعد جریان
ہوتا ہے - اس طرح کہ ایک عورت کو خون حیض
جاری ہوا اور غیظ و غضب یا سردی لگنے یا کثرت
مشقت یا کسی اور سبب سے ایک دو گھنٹہ یا ایک
روز جاری رہکر بند ہو گیا اس حالت مین یہہ ورم
پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس حالت مین
رحم مین خون کثیر آجاتا ہے اور اوسکے خارج
نہونے کے سبب ورم پیدا ہو جاتا ہے - اور کبھی
ورم غشائے بلغمیہ رحم سے ہی یہہ غشا متورم

ہو جاتا ہے۔ کبھی ورم انزام تہائی سے اور کبھی زور کے ساتھ مجامعت کرنے سے۔ کبھی ضرب سقطہ سے جو خارجی ہو یہہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی اسکا یہہ سبب بھی ہوتا ہے کہ دایہ اس بے اندامی سے بطن کی مالش کرتی ہے کہ حمل ساقط ہو جاتا ہے اور یہہ ورم لاحق ہو جاتا ہے۔

علامات

رحم کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ فم رحم پر ورم محسوس ہوتا ہے اور رحم اپنی جگہ سے کچھ کھسک آتا ہے اگر خارج بطن پر رحم کے مقابل دباؤ ڈالیں تو درد زیادہ محسوس ہوتا ہے اور کثرت خون کے سبب پرینیم اور حالبین میں درد شدید مع ضربان ہوتا ہے اور ناف کے نیچے شکم کبیر معلوم ہوتا ہے اور عانہ میں گرمی و سوزش زیادہ محسوس ہوتی ہے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رحم میں اذیت زیادہ ہوتی ہے لہذا مریضہ ہر وقت پلنگ پر پڑی رہتی ہے اور کبھی اپنے پاؤں اوپر کو اوٹھاتی ہے اور یہہ حالت اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ورم غشائے آبدار کے قریب پہونچ جاتا ہے اور اکثر اوقات رحم میں کیفیت تشنج انقباضی محسوس ہوتی ہے جیسے کہ وضع حمل کے وقت ہوا کرتی ہے۔ اسہال مع سوزش و پیچش کے آتے ہیں جیسے کہ مرض پیچش میں آیا کرتے ہیں اور بول بار بار کرتی ہے ضبط نہیں ہو سکتا۔ اکثر متلی بھی رہتا ہے اور قے دو قوع بھی ہوتا ہے لیکن یہہ علامتیں ابتدائے مرض سے دو تین روز تک شدت کے ساتھ رہتی ہیں اسکے بعد فم رحم سے ویسی ہی رطوبت جاری ہو جاتی ہے جیسی کہ ورم غشائے بلغمیہ رحم میں خارج ہوا کرتی ہے۔ اسوقت جان لینا چاہیے کہ ورم غشائے بلغمیہ رحم تک پہونچ گیا ہے۔

انجام

اسمرض کا انجام یہہ ہے کہ یا تو علاج کرنے سے صحت ہو جاتی ہے یا ورم غشائے آبدار سے یا غشائے بلغمیہ رحم تک پہونچ جاتا ہے۔ اگر ورم سے صحت بھی ہو جاوے تو رحم میں صلابت و سختی باقی رہتی ہے۔

علاج

مریضہ کو آرام سے پلنگ پر رکھیں اور ہر روز میں دو تین دفعہ آدہ آدہ گھنٹہ تک آب گرم میں بٹھلا دیں اس سے بہت فایدہ ہوتا ہے درد کم ہو جاتا ہے اور اسپیکولم (ایک آلہ ہے جسکے ذریعہ سے فرج کا اندرونی حال مشاہدہ کیا جاتا ہے) فرج کے اندر بسہولت داخل

(آرگٹ کا رُبِ رقیق) جسکو لاٹن مین اکسٹراکٹم آرگوٹی لی کوئیڈم کہتے ہین

ترکیب ایک بوتل مین سوا پاؤ آب مقطر اور ڈھائی پاؤ ایتھر ڈال کر ہلاوین اور رکھہ دین اور کچھہ عرصہ کے بعد ایتھر کو نتھار لین ازان بعد سفوف ارگٹ ایک رطل داخل کرکے مقطر کرین اور ثفل کو دوبارہ دو سیر کھولتے ہوئے آب مقطر مین برابر ۱۲ گھنٹہ تک بھگو کر نچوڑ لین اور دونو عرقون کو ملا کر پانی کی بھاپ پر بقدر خشک کرین کہ لُواب سا رہجاوے اور سرد ہونے کے بعد ایک رطل شراب مقطر داخل کرکے برابر ایک گھنٹہ تک رکھہ چھوڑین اور منجمد ہونے کے بعد چھان لین اس سیال عرق کی مقدار کل ایک رطل ہونی چاہیے۔

فوائد سیال آرگٹ کی نفث الدم مین نہایت مفید ہے **نسخہ حبوب** سلفٹ آف کونین ایک ڈرام۔ اکسٹراکٹ آف آرگٹ ۲۰ گرین۔ دونون کو ملا کر ۱۲ حبوب بنائین اور دن مین ۳ دفعہ ایک ایک حب کھانے کو دین اگر مرض بیخ بادین رب آرگٹ ایک حصہ اور گلیسرین دو حصہ ملا کر مقام ماؤف پر لیپ کیا جاوے اور اوپر سے کارباٹک آئل کا لیپ کر دیا جائے تو درد اور جلن اور سوزش کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اور پانچ چھہ روز مین قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سٹا صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اگر عظم طحال مین ۱۵ گرین رب آرگٹ اور چار گرین سلفٹ آف کونین کو ملا کر مریض طحال کو برابر چند روز تک صبح شام کھلایا جاوے تو از بس فائدہ ہوتا ہے مگر اثنائے استعمال مین مقام طحال پر اس مرکب کی بطور طلا لگانا ضروری ہے **نسخہ طلا** آیوڈین مرہم بلاڈونا اور لینولاین ہر ایک نصف ڈرام سب کو ملا کر مقام طحال پر طلا کرین۔ نفث الدم وغیرہ سیلان خون کے امراض مین زراقہ کے طور پر اسکو استعمال کرنا از بس مفید ہے

نسخہ زراقہ ۱ بوند رب رقیق آرگٹ یا ۳ گرین آرگوٹین۔ گلیسرین ۵ بوند آب مقطر ۱۵ بوند سب کو ملا کر جلد سینہ یا بازو پر حسب دستور پچکاری کرین۔ اگر رعاف کسی دوا سے بند نہو تو ۱۵ بوند رب رقیق آرگٹ باؤ یا ؤ گھنٹہ کے بعد پلانا خون نکسیر کے بند کرنے مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے

خوراک ۱۰ سے ۳۰ بوند تک **قیمت** فی اونس ۱۲

مرکب دوم الفیوزن آف آرگٹ

جسکو لاٹن مین انفیوزم آرگوٹی کہتے ہین۔

ترکیب دو ڈرام آرگٹ نیم کوفتہ کو سوا پاؤ کھولتے ہوئے آب مقطر مین داخل کرکے برابر نصف گھنٹہ تک بند برتن مین بھگو[illegible]

اور استعمال مین لاوین۔

استعمال وضع حمل کے وقت چار چار ڈرام نصف نصف گھنٹہ کے بعد صرف تین دفعہ دینے سے پورا پورا فایدہ ہو جاتا ہے اور مرض سوزاک مین اسکی پچکاری سے کامل فایدہ ہوتا ہے **خوراک** ایک سے دو اونس تک۔ اسکے ایک اونس مین ۔ اگرین ارگٹ ہوتا ہے۔

مرکب سوم ٹنکچر آف ارگٹ

اسکو لاطین مین ٹنکچرا ارگوٹی کہتے ہین۔

ترکیب پانچ اونس ارگٹ نیم کوفتہ کو ڈھائی پاؤ پروف اسپرٹ مین داخل کرکے ۴۸ گھنٹہ تک بند برتن مین رکھین اور اس اثنا مین کبھی کبھی ہلا دیا کرین بعد ازان حسب دستور مقطر کرین اور ڈھائی پاؤ سے جسقدر کم ہو اوسی قدر اور شراب ثقیل مین ڈال کر بخوبی نچوڑین اور دونون کو شامل کرکے استعمال مین لاوین

خوراک ۵ سے ۳۰ بوند تک۔ جسکے فی اونس مین ۹۔۱۰ گرین ارگٹ ہوا کرتا ہے۔ وجع مفاصل کے لیے ایک ڈرام دے سکتے ہین

مرکب چہارم ارگوٹین جو ہر ارگٹ (

اسکو لاطین مین ارگوٹینم کہتے ہین اور بان جنیس ارگوٹین کے نام سے بھی مشہور ہے۔

ترکیب چار اونس سبتیق ارگٹ کو ا...

مثل شیرہ کی غلیظ القوام کرکے سرد کرین بعد ازان چار اونس شراب مقطر مین برابر نصف گھنٹہ تک ہلاکر چھان لین زان بعد دھیمی آنچ پر قدرے خشک کرین

استعمال مرض غلظ طحال مین مقام ماوف پر اسکی پچکاری کی جاتی ہے جس سے فایدہ تو بیشک ہو جاتا ہے مگر ورم اور درد شدید کے باعث مریض کو حد سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے چنانچہ **ڈاکٹر آکیارام صاحب** اپنا تجربہ بیان کرتے ہین کہ ایک مریض کی طحال بڑھکر جگر تک پہونچ گئی تھی اور ارگوٹین بقدر ۲ سے ۶ بوند تک آب مقطر کی آمیزش سے مقام ماوف پر پچکاری کی گئی جس سے طحال کو فایدہ ہوا مگر ورم کے ہو جانے سے پیپ پڑ گئی اور زخم بڑی مشکل سے اچھا ہوا اس بعد بخوف تکلیف کسی بیمار پر یہہ عمل نہ کیا گیا۔

نسخہ زراقہ اور یہہ مرکب ہیپوڈرمک انجکشن آف ارگوٹین کے نام سے مشہور ہے۔

ایک سو گرین ارگوٹین کو دہ سو قطرہ عرق کافور مین حل کرکے ۳ سے ۱۰ بوند تک بذریعہ زراقہ استعمال مین لاوین۔

تکمیل البحرین

یہہ خاکسار کی تصانیف جدیدہ مین سے ہے اسمین سر سے پانون تک کی تمام بیماریان بیان کی ہین اور اونکے معالجات بتلائے ہین اسکا نام خود شہادت دیتا ہے کہ اسمین یہی بیان کا وہی سلسلہ ہے جو معمول اطبا مین ہے یعنی بالمقابل انگریزی کے عربی نام دیئے ہین اور طریق علاج بہی اوسی طرح بتایا ہے یعنی انگریزی یونانی اور ہندی نسخے دیئے ہین جو تینون قسم کے طبابت پیشہ اصحاب کے لئے مفید ہین اسباب امراض مفصل بیان کیئے ہین علامات واضح دئیے ہین علامات فارقہ بہی بتادی ہین جنسے تشخیص مرض مین نہایت ہی سہولت ہوگئی ہے علاج بہی مجرب بتایا ہے۔ ابتدا مین طب کا علمی حصہ بیان کیا ہے جسمین وہ کلیات بیان کئے ہین جنکے جانے کے بغیر طبیب طبیب نہین بن سکتا نبض و قارورہ کی بحث پڑہنے ورد لیے ہے اگر اسکو ذہن نشین کر لیا جائے تو طبیب تشخیص کی غلطی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسمین اعلے درجہ کی خوبی یہہ ہے کہ کئی ایسی بیماریان بیان کی ہین جنکا یونانیون نے کہین ذکر ہی نہین کیا یا کیا ہے تو بہت ہی مختصر گویا اونکے نزدیک بہت ہی خفیف و حقیر بیماری تہی جو توجہ کے لایق نہ تہی ایسی بیماریون کا علاج و بیان بالتفصیل کیا ہے کئی بیماریان ہین جنکو یونانیون نے ایک عضو سے منسوب کیا ہے اور ڈاکٹرون نے کسی دوسرے عضو سے کئی بیماریان ہین جنکو یونانی مستقل مرض سمجہتے ہین اور ڈاکٹر کسی دوسرے مرض کی علامت قرار دیتے ہین۔ ان سب امراض کو بالتشریح بیان کیا ہے تشریح کے متعلق بہت سی مسایل ہین جو یونانیون کے نزدیک مسلم ہین مگر ڈاکٹر اونکو تجربہ و مشاہدہ کے رو سے باطل قرار دیتے ہین علے ہذا القیاس کئی بیماریون کے اسباب و محل کی تعیین و تشخیص مین جانبین کے بیان مین اختلاف ہے ان سب پر مدلل محاکمہ کیا گیا ہے اور یہہ محاکمہ کثرت کے ساتہ واقع ہوا ہے یقین ہے فریقین کے منصف مزاج اطبا اس محاکمہ کو بنظر استحسان ملاحظہ فرماکر خاکسار کی تحقیق و تدقیق کی داد دینگے۔ جابجا انگریزی اصول و قواعد بیان کئے ہین مگر انگریزی الفاظ استعمال نہین کیئے اگر ضرورةً کوئی انگریزی لغت آگیا ہے تو اوسکی تشریح کردی ہے طرز تحریر ایسا ہے کہ ڈاکٹر اسکو ڈاکٹری کتاب تصور کرتے ہین اور یونانی اپنی جانتے ہین۔ اسکا پہلا حصہ چہپ چکا ہے وسعت بیان کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہہ حصہ چار سو صفحہ مین ختم ہوا ہے اور فقط دماغ کی بیماریان مذکور ہوئی ہین قیمت مع محصول

المشتہر زبدة الحکما حکیم احمد علی خان مصنف۔ لاہور متصل کوتوالی

اردو پڑھنے والون طبیبون بیدون ڈاکٹرون کی مجبوری اور اوسکی تدابیر

ہر کوئی چاہتا ہے کہ ادنے بیماری مین تو ڈاکٹر کو فیس نہ دینی ہو اور طبا کی خوشامد نہ کرنی پڑے چنانچہ اسی غرض سے اکثر اردو خوان طبی کتابین لیکر مطالعہ کرتے ہین لیکن ڈاکٹری کتابون مین جب لمبے چوڑے لاطینی و انگریزی الفاظ اور امرت ساگر و علاج الغربا بیدک و طبابت کی کتابون مین ادویہ کے مدارج اور امراض کے اخلاط کا جھگڑا دیکھتے ہین تو مجبور ہو جاتے ہین۔

آج کل ہمارے ملک کے بید و طبیب ڈاکٹری کتابون کے پڑھنے کے شائق ہین لیکن غیر مانوس ڈاکٹری اصطلاحات کو دیکھکر گھبراتے ہین۔

اکثر ڈاکٹر اوسوقت مجبور ہوتے ہین کہ انگریزی دواون کی مزاولت کے سبب دیسی دوا یاد نہ آئے اور ایسی جگہ علاج کرنے کا موقع ملے جہان انگریزی دوائین موجود نہون یا مریض مذہبی تعصب یا خیال باطل کے سبب انگریزی ادویہ کو پسند نکرتا ہو یا بوجہ مفلسی کے میڈیکل ہال مین نسخون کی گران قیمت دینے کا متحمل نہو پس ان دقتون کو رفع کرنے کے خیال سے جناب **سید غلام حسین** صاحب ڈاکٹر مستعفی نے وقتاً فوقتاً اٹھارہ برس محنت کرکے ڈاکٹری کی بیسیون کتابین و رسالے پڑھکے ایک کتاب عام فہم اردو زبان مین لکھی ہے جسکا نام **طبیب الغربا** ہے۔ اسمین مختصر قواعد حفظ صحت تشریح و افعال الاعضا۔ علم ادویہ۔ کلیات طب لکھکر تین سو تیرہ بیماریون کا مجمل بیان اور پھر علاج اون تدابیر و دیسی ادویہ سے لکھا ہے جو آسانی سے قصبات مین بھی مل جائین۔ امراض کا بیان و علاج سب ڈاکٹری اصول پر ہے مگر انگریزی الفاظ بالکل نہین امید ہے کہ ڈاکٹر و طبیب و بید و خاص و عام اس سے ضرور فایدہ اوٹھا سکینگے اور ایسے وقت مین کہ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ صاحبون کا خیال اپنے ملک کی دواون کی طرف مایل ہے اس کتاب کی طرف ضرور توجہ کرینگے۔

قیمت اسکی ایکروپیہ۔ محصول چار آنے — کتاب کے ملنے کا پتہ یہہ ہے

سید محفوظ حسین و برادران مطبع گلزار صحت پواڑی ضلع گوڑگانوہ

تکمیل الحکمہ کے اغراض و قواعد
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض
یہ ہین (۱) حفظ ما تقدم کیمیا
افعال الاعضا تشریح صحت کی تدابیر سے
عوام کو آگاہ کرنا یہ مضر صحت اسباب کا
دفعیہ یہ محکمہ حفظان صحت پنجاب کی
تحقیقات دیسی و انگریزی طریق علاج

تندرستی ہزار نعمت ہے

تکمیل الحکمۃ

لاہور

حکمی میگزین سننے کے تجربے
قدیم و جدید طب پر مدلل بحث
قیمت رسالہ ہذا
عام خریدار
بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ
مع محصول
نمونہ کا رسالہ

جلد ۱۸ | مطبوعہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۷ء | نمبر ۹

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمہ بعض اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرما دین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین رقم واجب الادا بھی بھیجدین تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پراپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین ٹکٹ ہون تو آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ بھیجین اجرت اشتہارات فی سطر ۲ر فی صفحہ للعہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

معمول احمدیہ

یہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہے یہہ مبتدیوں کیلئے مستقل درسی کتاب ہے اور منتہیوں کیلئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونون طریقہ سے علاج بتایا گیا ہی ہر ایک عضو کی تشریح و افعال بیان کئی ہین علامتین ایسی عام فہم ہین کہ ایک کم استعداد بہی بآسانی مرض کی تشخیص کر سکتا ہی ہر ایک مرض مین پہلے مستند انگریزی نسخہ دئیے ہین پھر یونانی و ہندی جو کہ کبھی حسال سے تجربہ مین آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کیلئے بہی ایسی مفید ہی جیسی کہ یونانی اور یونانیون کیلئے ہر ایک کا فرع عمل ہے

تصویرین بہی دیگئی ہین انگریزی الفاظ بسہی قرار کیا گیا ہے اسکے مفید ہونے کی کئی ڈاکٹرون و مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین درج ہی قیمت حصہ اول ۱ر حصہ دوم ۱ر حصہ سوم ۱ر کل ۳ر محصول ذمہ خریدار
المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

علم تصوف مین یہہ ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو مین کوئی ایسی کتاب تصنیف نہین ہوئی جسمین مسائل ضروری کل علم تصوف پر حاوی ہوا مین وہ اسرار مخفیہ ہین جو مشائخ سلاسل کی تکمیل کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کیلئے ضروری ہی انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کرکے اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی سے ہے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور انسان وہ رتبہ حاصل کرے یہی علم ہے جس سے یہہ سب نتائج حاصل ہین اور انسان فرشتون کے رتبہ سے بہی بڑہ جاتا ہے
قیمت حصہ اول ۱ر حصہ دوم ۱ر محصول ذمہ خریدار

عمد حیات

یہ ۱۶۰ صفحہ کی کتاب علم حفظان صحت مین ہے اسمین ایک تمہید اور دس مقالے ہین جسقدر اصول و فروع اسمین بیان
سماعی و قیاسی نہین بلکہ تحقیقی ہین کچھہ حکماء یورپ کی تحقیقات ہی اور کچھہ اپنی ذاتی تحقیقات جو اپنے شہر مین اور دور دراز
مقامات کے سفر سے حاصل ہوئی الغرض بہی رسومات سے ثابت کیا ہی کہ علم حفظان صحت کی تحصیل ضروری ہے اسمین یہ
خوبی ہے کہ کل مسایل اختصار کے ساتھہ درج کردیے ہین عبارت بہی سلیس ہے بچے اور عورتین بہی بآسانی سمجہہ سکتی ہین
عمد حیات ہندوستانیون کی حالت کے مطابق ہے اور انکی صحت قایم رکہنے کے لئے اکسیر اسکے اخیر مین ہیضہ کا بہی
بیان ہے اور اسکے تمام اسباب و علامات مشرح بیان کئے ہین ایام ہیضہ مین یہہ ایک عمدہ طبیب کا کام دیتا ہے اسکا
مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے اس سے علم حفظ صحت حاصل ہوتا ہے جس سے انسان کی زندگی امن
و آسایش سے بسر ہوتی ہے صحت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اگر یہہ نہین تو کچھہ بہی نہین پس لازم ہے کہ عمد حیات
کی قدر کرو وہ تمہین شاہراہ صحت کی ہدایت کریگی قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

قرابادین احمدیہ حصہ اول

اسمین ادویات مفردہ کی شناخت اور انکے مرکبات مین تبدیل کرنے کے طریقے بتائے گئے ۔ آجکل لوگون کے دو فریق
ہین ایک انگریزی ادویات کو پسند کرتا ہے دوسرا یونانی کو پس ڈاکٹرون اور طبیبون کا فرض ہے کہ دونون قسم کی
ادویات سے ماہر ہون الغرض ان خیالات سے لوگون کو فایدہ نہ پہنچا سکین چنانچہ بعض اصحاب کی درخواست پر یہہ
کتاب لکہی ہے جو شایق ہین کہ دونون قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ اور انکی ساخت کی ترکیب سے آگاہی حاصل
کرین اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارسیی دوا سازی کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی
اوزار موجود نہون تو ایک ماہر دوا ساز اپنے ٹوٹے پہوٹے ٹہیکرون مین ایسی ہی دوا تیار کرسکتا ہے جیسی
انگریزی ہین اسکے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈہنگ سے بیان کیا ہے کہ پہلے ہندی
نام دیا ہے پہر عربی فارسی انگریزی اور لاطینی نام ہے اسکے بعد اوسکے انگریزی و لاطینی مرکبات
خاص و عام پہر ہر ایک مرکب کی ذیل مین نامی گرامی ڈاکٹرون کے ڈاکٹری [illegible] نہایت مفید نہایت سریع
تعلیم یافتہ دیے ہین بعد اسکے اونکے یونانی و ہندی نسخے تحریر کئے ہین جنکو دیسی طبیب سراً مخفیہ
طور سے تعبیر کرتے ہین اور انگریزی اصطلاحات کو اپنی زبان کے سریع الفہم الفاظ مین تبدیل کردیا ہے
اکثر دواؤن کے جوہر اڑانے کی ترکیبین با تصویر لکہی ہین اپنے تجربات کشتہ وغیرہ اور حسب ضرورت کار آمد
شعبدات و طلسمات بہی درج کئے ہین اخیر مین ایک ایسی فہرست دی ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ کونسی دوا کس مرض
کے لئے مفید ہے قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

علاج

جب فقط غشاے بلغمیہ کے اندر خراش ہو تو اسپیکیولم داخل کر کے دیکھین کہ خراش اور ورم غشاے بلغمیہ مین ہے۔ کبھی اس خراش کا زخم ایسا باریک ہوتا ہے کہ محسوس نہین ہو سکتا لیکن جب کاسٹک نقرہ محلول آب و سیر لگا دیوین اگرچہ کاسٹک نقرہ محلول باب رحم مین لگانے سے ہمیشہ رنگت مین سفید رہتا ہے کیونکہ نمک جو رحم کے اندر ہے اوسکی رنگت کو بدلنے نہین دیتا مگر محل زخم پر اوسکی سفیدی زیادہ تر محسوس ہوتی ہے اس سے یقین ہو جاتا ہے کہ زخم ضرور ہے اس حالت مین کاسٹک نقرہ محلول باب زخم پر لگا کرین تیز زنک سلفاس اور شب یمانی بریان ہر آہین ایک ایک اونس و ٹانک ایسڈ دو اونس ایک سیر سادہ پانی مین حل کر کے رکھہ چھوڑین اور اسمین سے بیس اونس پانی لیکر اسپیکیولم داخل کرنے کے بعد زخم مین بذریعہ زراقہ محل زخم پر پہونچائین۔ اگر اس دوا کے استعمال سے دو تین روز مین فایدہ ظاہر نہو اور فم رحم کا ورم باقی ہو تو آلہ مذکور کے داخل کرنے کے بعد ایک دو جونکین لگا دین یا باریک نشتر سے چھوٹے چھوٹے شگاف دیدین تاکہ قدرے خون خارج ہو کر ورم برطرف ہو جاوے

اگر زخم عمیق ہو تو اصل کاسٹک اوسپر پھیر دین اس سے زخم جلدی تنگ اور خشک ہو جائیگا اور یہہ عمل تیسرے دن کر دیا کرین۔ لیکن اس عمل سے زخم کے گرد سختی ضرور باقی رہجاتی ہے اسکے لئے یہہ تدبیر بہت مفید ہے کہ پلمبائی آیوڈائیڈ وہلک وغیرہ کا شیاف بنا کر رحم مین رکھین اور اغذیہ جیدہ کھلائین اور ادویہ باضمہ غذا و مقوی معدہ مثلاً پیپسن و روبرب و کنین و منرال ایسڈ کسی تلخ دوا مثلاً جنشین و قصب الذریرہ و سنکونا جب سنا کے ساتھہ ملا کر پلائین تاکہ ہاضمہ کو تقویت ہو اور غذا کے ہضم ہو جانے سے بدن مین خون جید پیدا ہو۔ اس حالت مین روغن جگر ماہی پلانا بہت مفید ہے

ورم بیضتین زن

بیضتین زن کو انگریزی مین اووری کہتے ہین اور انکے ورم کو اووا ریٹس۔ یہہ بھی شاید اکثر دو قسم ہوتا ہے مزمن اور حاد۔ مزمن عام ہے خواہ ابتداہی سے مزمن پیدا ہو یا حاد سے مزمن بنجاوے۔ اور حاد قسم کا ورم کمتر پایا جاتا ہے۔ اور یہہ ورم دونون جانب آن واحد مین کمتر عارض ہوتا ہے اور بیضہ جانب

ہمین کی نسبت بہ نسبت جانب یسار مین زیادہ
عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب ہنوز متحقق
نہین ہوا مگر ممکن ہے کہ یہہ کہا جاوے کہ
خصیۃ الرحم یسار کے نیچے معاے مستقیم
واقع ہے اور وہ ہمیشہ فضول برازیہ سے مملو
رہتی ہے خصوصاً قبض وسدہ کی حالت مین
خصیۃ الرحم پر اوسکا دباؤ پہونچے اور خصیہ اوس سے
متاذی ہوکر ادنےٰ سبب سے متورم ہو جاتا ہے

اسباب

کبھی صدمۂ ضرب وسقوط سے کبھی کوئی
حاد دوا فم رحم پر رکھنے سے ہو جاتا ہے اور کبھی
اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے درد
حیض بعد جریان کے دفعۃً بند ہو جاتا ہے
یعنی سوزاک سے اور کبھی ورم عفل سے ابتدا ہوکے
جسکی تہ کے نیچے خصیۃ الرحم پایا جاتا ہے
یہہ ورم حاد پیدا ہو جاتا ہے

علامات

چونکہ اس ورم کی تمام علامتین ورم رحم کی علامتوں
کے ساتھہ قریب قریب ہین اسلیئے علامات
فارقہ بیان کی جاتی ہین - اور وہ یہہ ہین
ورم خصیۃ الرحم مین فم رحم پر ورم نہین ہوتا
اور نیز جب ورم خصیۃ الرحم مین ورم کو دبایا
تو اوسکے درد کا اثر فم رحم پر ظاہر نہین ہوتا
لیکن جب پہلو سے رحم کو جو فرج کی دیوار ہے
انگلی سے دبایا جاوے تو مقام خصیۃ الرحم
مین درد محسوس ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ ورم خصیۃ الرحم ہے ورم رحم نہین -
نیز جب باہر کی طرف سے عانہ پر دباؤ تو اوسی جانب
محل خصیۃ الرحم کے مقابل درد محسوس ہوتا ہے
اور سختی بھی پائی جاتی ہے - اگر مریضہ دبلی
پتلی ہو تو عانہ کے اوپر سے بھی دبانے کے وقت
معلوم ہو جاتا ہے کہ خصیۃ الرحم مین ورم ہے
ایضاً اس ورم مین کبھی درد مستمر رہتا ہے
اور کبھی ادوار کے ساتھہ شدت کرتا ہے -
ایضاً اکثر علامات ورم رحم مثلاً درد کمر و جانب
و ساقین لاحق ہوتی ہین پیشاب بار بار آتا ہے
اور قے و تہوع و تہیج موجود ہوتی ہے خصوصاً
جس جانب کے خصیہ مین ورم ہوتا ہے اوسی
جانب درد و سختی محسوس ہوتی ہے - اگرچہ پاخانہ
کے وقت کونتھنے سے عموماً تمام شکم کے اندر
ورم مین اذیت ہوتی ہے کیونکہ خصیۃ الرحم
شکم کے دونون جانب مشتمل ہوتے ہین لیکن
جب ورم جانب یسار مین ہوتا ہے تو تبرز
کے وقت سخت اذیت ہوتی ہے علی الخصوص
اوس حالت مین کہ قبض ہو اور براز بطور سدہ
کے سخت ہوگئے اسکی وجہ یہہ ہے کہ خصیۃ الرحم

پہلے ہی متورم ہوتا ہے سدہ کے دباؤ سے
اوسکو زیادہ تر اذیت ہوتی ہے اس ورم کے
ساتھ حمی حاد شامل ہوتا ہے جیسا کہ ورم
رحم میں ہوا کرتا ہے کبھی اس ورم میں پیپ
پیدا ہو جاتی ہے اور یہہ ورم دبل بنجاتا ہے
اس حالت میں حمی بطور حمی دق ہر روز
آتا ہے۔ اور یہہ ورم کبھی جانب معاء مستقیم
اور کبھی بجانب فرج منفجر ہو کر ان اعضا میں
اپنی ریم گراتا ہے اور یہہ بہتر ہے اور اس سے عوارض
میں خفت ہو جاتی ہے کبھی غشاء آبدار کی
طرف منفجر ہو کر اوسمیں اپنی ریم گراتا ہے اس
وقت حمی و عوارض شدید ہو جاتے ہیں اور آخر کار
مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے

علاج

مریضہ کو آرام تمام پلنگ پر لٹائے رکھیں
اسکے بعد غور کریں کہ مرض کا سبب کیا ہے
اگر خون حیض کے بند ہو جانے سے ہو تو فم
رحم پر ایک دو جونکیں لگا کر قدرے خون نکال
دیں اور نیز باہر عانہ اور محل خصیۃ الرحم پر آٹھہ
دس جونکیں لگا دیں اور پہر روز تین مرتبہ
۲۰ منٹ سے نصف گھنٹہ تک گرم پانی
میں بٹھلا دیں اور خارج سے بھی گرم پانی کی
ٹکور کریں اور لعوقات اور ملا ذوقاً کا شیاف

بخار رحم میں نہیں اگر اس سے درد
کم نہو تو افیون خالص ایک حصہ دو گرین تک
ہر تین یا چار گھنٹے کے بعد کہلا دیں اگر ریم
پیدا ہو گئی ہو تو اوسکے خود بخود منفجر ہونے
کی منتظر رہیں اور نشتر لگانیکی جرات نکریں
کیونکہ اکثر نشتر کے زخم میں ہوا کے ہمراہ
آجاتی ہے اور ایک نئی آفت برپا ہو جاتی ہے
پس نشتر لگانے سے اجتناب ضروری ہے مریضہ
کو سبک غذا دیں مثلاً دودھ چاول یا نان پاؤ
اور دودھ دیں لیکن گوشت دینا جائز نہیں
اگر اس علاج سے مرض بالتمام زائل نہو تو
جان لینا چاہئے کہ مرض مزمن ہو گیا ہے
پس مزمن کا علاج کرنا چاہئے

دستور العلاج ایک فاضل ڈاکٹر صاحب

ورم خصیۃ الرحم حاد کی نسبت جسمیں حمی و
درد شدید بھی شامل تھا اپنا تجربہ یوں
ارقام فرماتے ہیں کہ ورم خصیۃ الرحم حاد
میں مریضہ حمی و شدت درد سے نہایت
ہی بیتاب تھی یہاں تک کہ اوسکا درد
ورم اربطون کے ساتھ مشابہ تھا ہاتھ
لگانے سے اوسکو نہایت اذیت ہوتی تھی
اور چلا چلا کر کہتی تھی کہ ہائے میرا پیٹ
پھٹا جاتا ہے اور وہ بیٹھ سکتی تھی نہ سو

درد کمر سے جو چھیچتی تھی پہلے اسکو شدت کے لحاظ سے میگنیشیا سلفاس سلوشن انٹیمونی اور برومائیڈ کا اسہال دیا گیا۔ اسکے بعد کنین کہلائی گئی مگر کنین قے کے ساتھہ دفع ہو گئی۔ لہذا پہلے اس نسخہ کی گولیان بناکر کہلائین نسخہ۔ اکسٹراکٹ بلاڈونا ششم حصہ گرین۔ مارفیا ہشتم حصہ گرین۔ اکسٹراکٹ ہائیوسائیمس دو گرین اسی مقدار کی گولیان تین تین گھنٹہ کے بعد کہلائین۔ چوتھی دفعہ انکے ساتھہ دو گرین کنین کہلائی جو ہضم ہو گئی اور قے کم ہو گیا لیکن باوجود اسہال کے قے بدستور باقی رہا۔ اسلئے محل ورم پر آٹھہ جونکین لگائی گئیں اس سے بہی خفت ہوئی تو آب مطبوخ پوست خشخاش کی تکمید کرائی گئی اور ہدایت کی گئی کہ السی کے آٹے کا پولٹس تین گھنٹہ کے بعد لگائین اور ایک گرین افیون اور ایک گرین کنین کی گولی بناکر کہلائی۔ اس سے درد مین تخفیف ہو گئی لیکن اتفاقاً اسیوقت خون حیض جاری ہو گیا اور رحم کے خون سے ممتلی ہو جانے کے باعث بار دیگر ورم و درد شدید ہو گیا۔ ہرناچار اس طریق سے علاج کیا گیا کہ ایک ایک روپیہ کے برابر دو ٹکڑے کپڑے کے کاٹکر اوسپر آبلہ انگیز پلاسٹر بچھایا اور دونون طرف محل خصیۃ الرحم پر چسپان کر دیے اور آٹھہ گھنٹے لگے رہنے دیے اور آبلے نکل آئے پہر اسی عرض و طول کے دو اور ٹکڑے کپڑے کے پتے کے کاٹکر روغن کنجد سے چرب کیے اور گرم کرکے محل ورم پر ہر دو جانب لگا دیے۔ اس عمل سے آبلے بخوبی اوٹھہ آئے۔ اسکے بعد آبلے قطع کرکے اونپر مرہم مارفیا بیس بیس گرین زخمون پر لگا دیا۔ نسخہ مرہم مارفیا مارفیا سیواس آٹھہ گرین ایک اونس موم روغن مین حل کرکے استعمال مین لائین اور یہہ دوا پینے کو دی نسخہ برومائیڈ پٹاسیم ۵ گرین۔ اکسٹراکٹ کنیس انڈیکا نصف گرین آب کافور ایک اونس یہہ ایک خوراک ہے یہہ نسخہ چار چار گھنٹہ کے بعد دیا گیا۔ اور مرغ جوان کی گاڑہی یخنی بقدر نیم پاؤ تین تین گھنٹے کے بعد پلائی گئی۔ اگر مرغ کی یخنی کسی وجہ سے استعمال نہ کی جاوے تو ساگودانہ شیر گاؤ مین پکاکر دے سکتے ہین اس عمل سے چند روز مین صحت ہو گئی۔

قسم ثانی یعنی مزمن۔ یہہ کبھی ابتدا ہی سے مزمن ہوتا ہے اور کبھی حاد سے مزمن ہوجاتا ہے اگر ابتدا ہی سے مزمن ہو تو اسکے اکثر سبب

یہ ہوتے ہین زنان نوعروس کو شوہر کے
ساتھہ بار بار مقاربت کا اتفاق پڑنا۔
ورم رحم۔ ورم فرج جریان حیض کا بطرح بند ہوجانا
کہ جسم سیفیادی خصیۃ الرحم کے اندر رہجاوے
اور خارج نہو۔ یہہ سب اسمرض کے اسباب ہین

علامات

محل خصیۃ الرحم اور کمر وقطن اور ساقین اور
حالبین مین درد خفیف محسوس ہوتا ہے
اور درد حیض قلت و دشواری کے ساتھہ
ہوتا ہے اور مباشرت کے وقت درد زیادہ
محسوس ہوتی ہے۔ کبھی تہوع و قے عارض
ہوجاتی ہے اور رطوبت سفید بھی رحم سے
جاری ہوتی ہے اور دورہ اختناق الرحم کی طرح
بیہوشی و بیعقلی پیدا ہوتی ہے کبھی ثدیین
مین درد و ورم پیدا ہوجاتا ہے جس وقت
خصیۃ الرحم مین ورم ہوتا ہے عانہ پر انگلی کے
ساتھہ دبانے سے اوسی جگہ درد محسوس ہوتا ہے
اگر فرج مین انگلی ڈالکر رحم کے پہلوؤن کو
دبا دین تو جس جانب کے خصیۃ الرحم مین ورم
ہوگا اوسی طرف درد محسوس ہوگا اور پاخانہ
کے وقت کونتنے سے درد ہوتا ہے اور حیض
کی حالت مین یہہ درد زیادہ ہوتا ہے کیونکہ
فضلہ حیض کے خارج ہونے کے وقت خصیہ

کو مزاحمت دیتے ہین اسمرض مین اختلال
عقل مین مریضہ کا حال صاحب مالیخولیا کے
حال سے مشابہ ہوتا ہے

علاج

پہلے مریضہ کو تقویت دینے کی کوشش کرین
کیونکہ اسمرض مین کمزوری ہمیشہ رہتی ہے
اسلیے ہر قسم کی مقوی غذائین دینی چاہئین
اور ایسے تیزاب دین جو ہاضمہ کے معین و
مددگار ہون مثلاً سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ
یا ہیدروکلورک ایسڈ ڈائلوٹ۔ نیز بارک کونین
جنشین یا دین لیکن مرکبات آہن نہ دین
کہ یہہ مضر ہین۔ روغن جگر ماہی تنہا یا پیپسین
کے ہمراہ دینا بہتر ہے۔ مریضہ کو صاف ہوا
مین ٹہلانا انسب ہے مگر گاڑی بگھی مین نہین
بلکہ پیدل یا پالکی مین سوار کرکے۔ اگر درد
زیادہ ہو تو دو مرتبہ ورنہ ایک مرتبہ ہر روز
یا ایک دن کا وقفہ دیکر مریضہ کو گرم پانی
مین بٹہلائین اور سرد پانی سے اجتناب
کرین اور شیاف بلیسابی آیوڈائیڈ دہاک کا
استعمال اسمرض مین بہت مفید ہے
کلورائیڈ آف پٹاس بیس بیس گرین روزانہ
تین بار پلانا مفید و مجرب ہے۔ کبھی یہہ
مرض اوسوقت ہوتا ہے جبکہ مادہ آتشک خون

مین موجود ہو پس اگر ایسا ہی گمان ہو تو آیوڈائیڈ پٹاس ہمراہ مطبوخ عشبہ یا سارساپریلا و نقوع قصب الذریرہ چند روز پلا دین تاکہ آتشک کا زہر خون سے خارج ہوجاوے۔

ایضاً برومائیڈ پٹاسیم دس دس گرین روزانہ تین بار سادہ پانی کے ساتھ پلاوین۔ اگر تھوڑے آیوڈائیڈ پٹاسیم بھی اسکے ساتھ شامل کرلیا جاوے تو شاید زیادہ مفید ہو۔ اگر درد و اذیت زیادہ ہو تو آبلہ انگیز پلاسٹر لگا کر آبلے پیدا کرین اور آبلون کے زخم کو چند روز جاری رکھین تاکہ اذیت ظاہر سے اذیت باطن رفع ہوجاوے۔ اگر درد و اذیت کم ہو تو ٹینکچر آیوڈین لگانا کفایت کرتا ہے۔ اور جب ورم کہنہ ہوجاوے تو یہہ مرہم صبح و شام محل ورم پر لگا دین

نسخہ مرہم انگوانیٹم وری ٹریا (مرہم خربق ابیض) چار ڈرام - کنتھارڈس اینٹمنٹ (مرہم ذراریح) دو ڈرام - آیوڈائیڈ پٹاسیم اینٹمنٹ ۴ ڈرام - تینون مرہمون کو کھرل مین ڈال کر خوب حل کرین تاکہ یکذات ہوجاوے پھر کپڑے پر لگا کر استعمال مین لاوین چونکہ یہہ مرہم تین مرہمون سے مرکب ہے اسلیئے ہم تینون مرہمون کے جداگانہ نسخے تحریر کرتے ہین تاکہ علاج مین سہولت ہو

نسخہ مرہم ورٹریا خربق ابیض جسکو ہیلی بور کہتے ہین) خربق ابیض سائیدہ ۸ گرین صاف چربی خواہ کسی حیوان کی ہو ایک اونس روغن کنجد نیم ڈرام چربی و روغن کو آگ پر پگھلا کر سفوف خربق اوسمین حل کرکے مرہم تیار کرین

نسخہ مرہم آیوڈائیڈ - آیوڈائیڈ پٹاسیم ۴۶ گرین - پٹاس کاربناس ۴ گرین - دونون کو دسٹلڈ واٹر یعنی آب کشیدہ مین حل کرکے رکھ چھوڑین بعدہ چربی کو پگھلا کر اوسمین حل کرکے مرہم تیار کرین۔

نسخہ مرہم ذراریح موم زرد ایک اونس روغن کنجد چھہ اونس دونون کو نرم آنچ پر پگھلا کر سفوف کنتھارڈس ایک اونس اوسمین حل کرکے مرہم تیار کرین۔

اجتماع المادہ فی خصیتی الرحم

یہہ مرض اجتماع المادہ فے خصیتے الرجال کے ساتھ مشابہ ہے دونون مین فرق باعتبار سبب کے ہے اسکو انگریزی مین اووریٹس ہیومر یعنی سلعہ بیضہ خصیتہ الرحم کہتے ہین۔

اسباب

اسکا سبب یہہ ہے کہ جسم سیاوی جو عورت کے خصیہ مین پیدا ہوتا ہے اور بعد بڑا ہوکے

اندرون جرم خصیۃ الرحم سے جو اوسکا قعر ہے
خصیہ کی جلد کے نیچے اگر شق ہوجاتا ہے
اور جلد خصیہ کے شق ہوجانے کے بعد غشائی
جسم بیضاوی بھی شق ہوجاتا ہے اور جسم
بیضاوی سے سفیدی و زردی خارج ہوکر
بذریعہ مجرے فلوپین ٹیوب رحم میں آتی
ہے اور مرد و زن کی منی کے اجتماع سے رحم میں
حمل مستقر ہوجاتا ہے اگر مرد و زن کی منی
کا اجتماع نہو تو رحم سے خارج ہوکر باہر نکل جاتی
ہے یہہ تو اسکی طبیعی حالت ہے - لیکن کبھی
یہہ جسم بیضاوی خصیۃ الرحم میں بڑا تو ہوجاتا
ہے مگر پھٹتا نہیں بلکہ رفتہ رفتہ اوسکی مقدار
کبیر ہوتی جاتی ہے اور اوس میں مائیت اسقدر
بڑھجاتی ہے کہ نشانہ کبیر آب کے برابر
ہوجاتا ہے اور تمام شکم میں منبسط ہوکر دوسرے
خصیۃ الرحم تک پہونچ جاتا ہے اسکو انگریزی
میں اوویرین سسٹ کہتے ہیں یعنی
خریطہ خصیۃ الرحم - اور خریطہ اسلئے کہتے ہیں
کہ جب اس مرض میں نشتر دیکر پانی نکالا جاتا
ہے تو خصیۃ الرحم مثل خریطے کی باقی رہجاتا ہے
اور اس خریطہ بیضاوی میں مثل سریش و لیس ا
کی گاڑھا پانی مجتمع ہوتا ہے اور یہہ مائیت لیج
کی بھی ہوتی ہے جیسے سریشیں ممزوج بہ شیر

یا سریشیں ممزوج بحیوان - یا سریشیں ممزوج
با پیپ - اور کبھی مائیت مذکورہ میں انسان
کے بعض اعضا مثلاً بال - دانت - یا استخوان بھی
پائے جاتے ہیں - ان اجسام کے پائے جانے
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تکوین جنین کا
مادہ موجود تھا لیکن خراب ہوگیا ہے اور
خلقت کامل نہیں ہوئی بلکہ بعض اجزا مستعد
ہوگئے ہیں اور باقی خراب ہوگئے ہیں اور
یہہ مرض دختران کو چاہئے عجائز کو لاحق نہیں
ہوتا بلکہ صرف جوان عورتیں اس مرض میں
مبتلا ہوتی ہیں اور جوانوں میں بھی وہ جو
تیس سے چالیس برس کی عمر کی ہوں اور
سب سے زیادہ زنان شوہردار کو یہہ مرض ہوتا
ہے اور کبھی رانڈ کو بھی یہہ مرض ہوجاتا ہے
- اس مرض میں مریضہ ابتدا میں علاج کی
طرف توجہ نہیں کرتی کیونکہ خیال کرتی ہے
کہ عانہ کی مقدار کی زیادتی کثرت ریاح کے
سبب سے ہے کبھی یہہ خیال ہوتا ہے کہ عورت
فربہ ہوگئی ہے اور شوہردار عورت کو گمان ہوتا
ہے کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے اور یہہ گمان اوسکو
یقین کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے جبکہ درد و
حیض بند ہوجاتا ہے کیونکہ کبھی مرضات میں
درد حیض بند بھی ہوجاتا ہے - مگر یقین جانا

مہینے کے بعد ایک جانب کے خصیۃ الرحم مین
سختی و زیادتی مقدار محسوس ہوتی ہے
اور جب خصیۃ الرحم چھوٹے بچے کے سر کے برابر
ہو جاتا ہے تو اوسوقت مریضہ متردد ہوتی
ہے اور حیران ہوتی ہے کہ یہہ کیا بات ہے اوسوقت
طبیب کی طرف رجوع کرتی ہے - اور طبیب
دیکھتا ہے کہ ایک طرف محل خصیۃ الرحم پر کوئی
مدور شئے ہاتھ کے نیچے حرکت کرتی ہوئی
محسوس ہوتی ہے - اور کبھی مریضہ ایسے وقت
طبیب سے رجوع کرتی ہے جبکہ خصیۃ الرحم کبیر و
منبسط ہو کر دوسری جانب کے خصیۃ الرحم
تک پہونچ جاتا ہے اسوقت مرض کی صورت
حمل کے مشابہ ہوتی ہے

علامات

ابتدائے مرض مین محل خصیۃ الرحم پر زیادتی
مقدار محسوس ہوتی ہے اور جب مرض اخیر
درجہ کو پہونچ جاتا ہے تو خصیۃ الرحم تمام
شکم مین منبسط ہو جاتا ہے لیکن اسکی صورت
مدور ہوتی ہے برخلاف حمل کے کہ اسمین
رحم کی صورت سفرجل کی سی ہوتی ہے جو
اوسکی خاص صورت ہے - دوسرے یہہ کہ
حمل کی صورت مین خاص مقام رحم پر سختی
ہوتی ہے اور اوسکے گرداگرد لینت ہوتی ہے

اور اسمرض مین تمام عانہ مین سختی عام
ہوتی ہے - حمل کی حالت مین جب عانہ کو
ٹھونکین تو سوائے رحم کے چارون طرف
ہوا کی آواز سنائی آتی ہے اور اسمرض
مین تمام عانہ سے جسم مصمت کی آواز آتی
ہے - نیز اسمرض مین جب انگلی سے بتدریج
عانہ کو تحریک و تغمیز کرین تو مشک پر آب
کی طرح لینت محسوس ہوتی ہے جسکو انگریزی
مین فلکچوایشن یعنی بہین وسیار
مین حرکت آب کہتے ہین کیونکہ خصیۃ الرحم
مین آب مجتمع ہوتا ہے اور حمل مین حرکت
آب محسوس نہین ہوتی - بالجملہ ابتدائے
مرض مین کبھی بجز زیادتی مقدار کے اور
کوئی علامت محسوس نہین ہوتی اور کبھی
جملہ علامات ورم خصیۃ الرحم جو سابق
مین لکھی گئی ہین موجود ہوتی ہین
اور اکثر اسمرض مین ورود حیض وقت
معینہ پر ہوتا ہے کیونکہ خصیۃ الرحم ثانی
جو صحیح ہے اپنا کام کرتا ہے مگر جب مریضہ
شدت مرض سے کمزور ہو جاتی ہے تو
ورود حیض مین کبھی کمی اور کبھی بالکل
احتباس ہو جاتا ہے اور خصیۃ الرحم کی
مقدار زیادہ ہو جانے سے تنفس مین

تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی مثانے سے مستقیم پر
اوسکا دباؤ پہونچنے سے قبض شکم پیدا
ہوجاتی ہے۔ کبھی مثانہ متغیر ہوکر تھوڑا
تھوڑا بول باربار دفع کرتا ہے اور مثانہ مین
بول ضبط کرنے کی طاقت نہین رہتی
کبھی عنق مثانہ اوسکے نیچے دب جاتا ہے
اسوجہ سے حبس بول عارض ہوجاتا ہے
اور مثانہ مین بول مجتمع ہوجاتا ہے۔
اس حالت مین دو موذی جمع ہوجاتے ہین
ایک زیادتی مقدار خصیۃ الرحم دوسری زیادتی
مقدار مثانہ جسمین بول جمع ہوجاتا ہے
اس صورت مین مریضہ کو تنفس مین کمال
اذیت ہوتی ہے۔ کبھی خصیۃ الرحم کی زیادتی
سے گردہ پر دباؤ پہونچتا ہے جس سے گردہ بول کم
پیدا کرتا ہے۔ اور بول کے کم پیدا ہونے اور انتشار
شریان کبیرہ و ورید عظیم کے دبانے سے ان مین خون
لالی اوراون سے لے جاتی ہے آمدورفت
خون کی بدشواری ہوتی ہے اسوجہ سے خون
سے آب کثیر جدا ہوکر غشائے خانہ دار مین
مجتمع ہوجاتا ہے اسوقت بدن لاغر ہوجاتا
ہے اور غذا ہضم نہین ہوتی نیند نہین آتی
اور رفتہ رفتہ کمزوری انتہا کو پہونچ جاتی ہے
اگر مناسب تدبیر نہ کی جاے تو مریضہ
ہلاک ہوجاتی ہے۔

علاج

اس مرض مین ادویہ مسہلہ و مدرہ سے کچھ
فایدہ نہین ہوتا۔ لیکن اگر مریضہ ابتداے
مرض مین طبیب کی طرف رجوع کرے تو
البتہ امید ہوسکتی ہے کہ ایسی ادویات سے
فایدہ ہو اور ترقی مرض رک جاوے جو مادہ
کو عروق مین جذب کردیتی ہین مثلاً
رسکپور، آیوڈائیڈ پٹاسیم۔ کلورائیڈ آف
پٹاس مگر فی الواقع دواؤن سے اس مرض
مین کچھ فایدہ ظہور مین نہین آتا۔ پس اگر معلوم
ہو کہ استعمال ادویہ کے بعد بھی مرض ترقی کر رہا
ہے تو دوا کا استعمال ترک کرکے مریض کو
اوسکی حالت پر چھوڑ دینا کہ مرض ترقی
کرجاے اور تمام شکم مین عام ہوجاے اور
تنفس مین دشواری ظاہر ہو۔ اس حالت
مین جلد شکم کو بقدر ضرورت شگاف دیکر
ٹروکار کینیولا (انبوبہ نقرہ) شکم مین داخل
کرکے پانی نکال دین اور جب پانی خارج ہوجاے
تو انبوبہ کو واپس نکالنے سے پہلے جلد شکم
کو ہاتھ سے مضبوط پکڑ لین اور احتیاط کہین
کہ خارجی ہوا شکم کے اندر داخل ہونے پاے
ورنہ ورم غشاے آبدار یادہ شکم مین پیدا

ہوجاویگا۔ اور مریضہ ہلاک ہوجاویگی۔ بعد صاف اور خشک کپڑے کا ٹکڑا لیکر زخم پیت رکھین اور اوسپر ہشگن کی پٹی لگادین یا زخم کے دونون کنارے ملاکر اشگن کی پٹی لگادین اور اسکے اوپر اسقدر چوڑی پٹی باندہ دین جو تمام شکم پر آجاوے تاکہ شکم حرکت سے محفوظ رہے۔ یہہ تدبیر کبھی تو ایسی کارگر ہوجاتی ہے کہ مرض بالکل زایل ہوجاتا ہے لیکن اکثر یہہ کہ مرض بار دیگر عود کرتا ہے اور پہر پانی مجتمع ہوجاتا ہے اور بار دیگر پانی نکالنے کے واسطے عمل کرنا پڑتا ہے مگر بار بار عمل کرنے سے مریضہ ازبس کمزور و لاغر ہوجاتی ہے لہذا ضرور ہے کہ انسداد اجتماع آب کی تدبیر کی جاوے۔ اور وہ یہہ ہے کہ پانی نکالنے کے بعد اس سے پیشتر کہ انبوبہ واپس نکالین اسی انبوبہ کے توسط سے خصیۃ الرحم مین ٹنکچر آیوڈین کی پچکاری کردین اور چند سنٹ اندر رکھکر اسی انبوبہ کی راہ سے ٹنکچر باہر نکال دین۔ اس عمل سے یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ٹنکچر آیوڈین سے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور خریطہ بیضیہ جو پانی سے خالی ہوگیا ہے منضم و یکذات ہوجاتا ہے اور بار دیگر پانی مجتمع نہین ہوتا کیونکہ محل اجتماع آب ہی باقی نہین رہتا لیکن یہہ جان لینا چاہیئے

کہ مردون مین یہہ عمل اندیشہ ناک نہین البتہ عورتون مین نہایت پرخطر ہے کیونکہ اس سے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور یہہ ورم غشائے آبدار تک پہونچ جاتا ہے تو عورت ہلاک ہوجاتی ہے۔ لہذا بہتر یہہ ہے کہ شکم کو زیر ناف سے استخوان عانہ تک چاک کرکے خصیۃ الرحم کو ننگا کرین اور انبوبہ بشقبی ڈالکر قدرے پانی نکال دین تاکہ خصیۃ الرحم کی سختی اور اوسکی مقدار کم ہوجاوے پہر خصیۃ الرحم کو کھینچکر دہانہ زخم کی راہ سے باہر نکال لین اور اوسکی جڑ کو ریشمی تاگے سے مضبوط باندہکر کاٹ ڈالین اور زخم کے کنارے ملاکر تاگے سے ٹانکا لگادین اور جبتک صحت نہو آب کاربالک یا روغن کاربالک اوسپر چھڑکتے رہین۔

ورم غشای آبدار عانہ

انگریزی مین اسکو پلویک پرٹی ٹونٹ اِٹیس کہتے ہین۔ اسمرض مین خون لزج اس غشا کی عروق سے نکلکر غشائے مذکور پر اور نیز اوسکے تحت و فوق مین مجتمع ہوجاتا ہے چونکہ مادۂ مذکور شیرہ سرشف کی طرح چسپندہ و لزج ہے اسلئے اوسکی چسپیدگی سے غشائے مذکور ارتباط عرضیہ رحم کے ساتھ

جو رحم سے نکلکر غشائے مذکور کے ساتھ
مرتبط ہوتے ہین اور نیز اغشیہ آبدار مثانہ
ورحم و خصیۃ الرحم و سعائے مستقیم و دیگر
اربطہ کے ساتھ جو اوس سے متصل ہین
چسپان ہوکر ایک ذات ہوجاتا ہے اور جو
ہے اوسکی مقدار و صلابت زیادہ ہوجاتی
ہے اور نیز اس چسپیدگی کے سبب ان
اعضائے مذکورہ بالا کا فعل تبدیل ہوجاتا ہے۔

اسباب

اسکا سبب اکثر ورم رحم۔ ورم خصیۃ الرحم بیضہ
اور اسقاط حمل یا ارادہ قابلہ ہوتا ہے۔
کبھی سقوط حمل بطور مرض و ولادت طبیعی
کا بل۔ احتباس حیض اور اسباب ورم رحم
جو ورم رحم مین مذکور ہوچکے ہین اس ورم
کے اسباب واقع ہوتے ہین

علامات

اکثر پہلے قشعریرہ و لرزہ ہوتا ہے بعدہ
تپ عارض لاحق ہوتی ہے اور درد شکم پیدا
ہوتا ہے اور یہہ درد کبھی خفیف ہوتا ہے
اور درد کمر و ساقین بھی موجود ہوتا ہے
جیسا کہ ورم رحم و ورم خصیۃ الرحم مین ہوا
کرتا ہے اور بول کبھی بدشواری آتا ہے
اور کبھی بند ہوجاتا ہے قبض بھی اکثر

اور زیر ناف شکم کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے
اور ناف کے اوپر ابھا ہوا زیادہ بھرجاتی
ہے اور ٹھونکنے سے ناف کے نیچے جسم مصمت
کی آواز آتی ہے جسم پر ہوا کی آواز نہین
آتی اکثر اسمرض مین قے و تہوع بھی ہوتا
ہے اور مریضہ چت لیٹی رہتی ہے اور بازون
شکم کی جانب سکیڑے رکھتی ہے اس
ہیئت سے اوسکو راحت حاصل ہوتی ہے
اور درد کچھہ کم ہوجاتا ہے ملاحظہ کرنے
سے فم رحم کے گرد اور دیوارہائے فرج مین
سختی معلوم ہوتی ہے اور دبانے سے
اوسمین درد محسوس ہوتا ہے اور دبانے
سے رحم متحرک نہین ہوتا اور زیر و بالا و
یمین و یسار حرکت نہین کرتا بلکہ اپنی جگہ
پر قایم رہتا ہے کیونکہ اسکے رباط اس
حالت مین کھنچے ہوئے ہوتے ہین کبھی ایک
جانب کو کھنچا ہوا نظر آتا ہے اور دوسری
جانب کو حرکت نہین کرتا۔

علاج

مریضہ کو آرام سے پلنگ پر لٹا دین اور تمام
عانہ پر تخم کتان کا یا تخم کتان و برگ
عنب الثعلب سبز کا پلٹس باندہین اور
تسکین درد کے واسطے دو دوائین دین

گھنٹہ کے بعد افیون خالص ایک سے دو گرین
تک کھلائیں اور ہر مرتبہ افیون کے ہمراہ
ایک دو گرین کیلومل بھی دیں اگر اس تدبیر
سے ۲۴ گھنٹہ میں فایدہ ظاہر نہو تو پولٹس
اتار دیں اور چہہ سے دس تک جونکیں عانہ
پر لگائیں اور دو جونکیں عنق رحم پر بذریعہ
اسپکیولم چسپان کریں اور جب جونکون کے
زخمون کا خون بند ہو جائے تو عانہ پر پھر
پولٹس لگائیں اور افیون ملا دونا کا شیاف
بنا کر فم رحم میں رکہیں۔ اگر قبض ہو جو اس
مرض میں ضرور ہوا کرتی ہے تو مسہل
ہرگز ندیں بلکہ اسکے عوض دو تین اونس
روغن بیدانجیر و روغن کنجد لیکر حقنہ کریں
ایسی حالت میں تین چار اونس آب گرم کا
حقنہ دینا ہی جایز ہے احتقان کے بعد کچھہ
دیر تک دوا کو شکم کے اندر ضبط رکہیں تاکہ
براز نرم ہو کر خارج ہو جاوے اگر بول میں
عسر ہو تو قاثاطیر سے نکال دیں اگر
ادخال قاثاطیر ممکن نہو تو گرم پانی میں
بٹھلا دیں تاکہ بول بسہولت خارج ہو جاوے
اور جب حدت مرض کے عوارض برطرف
ہو جائیں تو آیوڈائڈ پٹاسیم ہمراہ آب قصب
الذریرہ یا کسی اور تلخ دوا کے ہمراہ پلائیں
تاکہ مادہ خون منجمد جو عروق سے خارج ہو کر
اعضا پر گرا ہے عروق میں واپس بہیجدے
اس مرض میں غذا سبک مثل شیر شوربا برنج
اور آرد گندم کی چپاتی کھلاوین مگر غذا اگر گرم
نکھلاوین بلکہ ٹھنڈی کرکے۔ اور ایسی چیزیں
بھی دیں جو بارد بالفعل ہوں مثلاً آب سرد
آشجو جو آب لیموے کاغذی سے ترش اور برف
میں سرد کی گئی ہو پلا دیں اور برف کے ٹکڑے
مریضہ کے منہ میں رکہیں۔ اس سے دو فائدے
حاصل ہوتے ہیں ایک تو پیاس کو تسکین
ہوتی ہے دوسرے برف منہ میں رکھنے سے
قے و تہوع بند ہو جاتے ہیں۔ زوال کلی مرض
کے بعد تندرستی کا علاج کریں

احتباس طمث

اس مرض کو انگریزی میں امینوریا کہتے ہیں
یعنی حیض معتاد ہر ماہ کا معدوم ہو جانا۔
ہرچند لفظ احتباس کا اطلاق عدم حیض و قلت
حیض دونوں پر ہو سکتا ہے لیکن یہاں یہہ
مراد ہے کہ حیض مطلق نہ آوے اور یہہ تین
قسم ہے ایک یہہ کہ مادہ حیض مطلقاً پیدا نہو
یعنی خون رحم و خصیۃ الرحم میں جمع ہی نہو
دوسری یہہ کہ خون رحم میں آوے اور مجتمع ہو

لیکن خارج نہو۔ تیسری خون رحم میں آوے اور
مجتمع بھی ہو اور خارج بھی ہو اور حیض میعاد
کے موافق آکر پھر کسی سبب سے بند ہو جاوے
ہر ایک قسم کی حالت جداگانہ ہے چنانچہ
قسم اول جسمیں ابتدا سے کبھی حیض آتا ہی نہو
بہت کم دیکھی جاتی ہے اور اسکا سبب
کبھی یہہ ہوتا ہے کہ اعضاے مختصہ زنان
میں سے کوئی عضو ناقص ہو مثلاً رحم یا
خصیۃ الرحم یا اندام نہانی موجود نہو یا اعضا
مذکورہ شمار میں پورے ہوں لیکن ادھورے
ہوں جیسا کہ دوسرے اعضا میں یہی کیفیت
پائی جاتی ہے مثلاً کسی کا ایک ہاتھ یا ایک
پاؤں یا کوئی انگلی یا سر چھوٹا ہوتا ہے۔
اسی طرح رحم یا خصیۃ الرحم یا اندام نہانی چھوٹے
ہوں اور اوسی حیثیت پر رہیں جیسے کہ شکم
مادر یا ایام طفلی میں تھے اور دوسرے اعضا
کے ساتھ حد کمال کو نہ پہنچیں کبھی سب
اعضا پورے اور بمقدار طبیعی پیدا ہوتے ہیں
اور باوجود اسکے درد حیض نہیں ہوتا۔

قاعدہ جریان حیض

جریان حیض کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ بارہ
سال سے ۴۲ سال کی عمر تک حیض جاری
ہو جاتا ہے لیکن کبھی حیض جلد جاری ہو جاتا
ہے اور کبھی تاخیر سے یعنی اٹھارہ سال یا اس سے
بھی زیادہ گزر کر درد ظہور میں آتا ہے پس اگر
درد میں تاخیر ہو جاوے تو اسکو قسم اول میں
داخل نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ درد کا منتظر رہنا
چاہیئے۔ یہی حال دانتوں کا ہے کہ کبھی چھٹے
پانچویں مہینے نکل آتے ہیں کبھی سال دو سال
کے بعد نکلتے ہیں۔ بالجملہ تجربہ سے ثابت ہو چکا
ہے کہ جبتک حیض نہ آوے وہ باردار نہیں ہوتی
قسم دوم جسمیں اعضاے مختصہ عورات میں خون
آتا ہے اور مجتمع بھی ہوتا ہے لیکن درد نہیں ہوتا
کبھی کبھی دیکھی جاتی ہے اسکا سبب کبھی انسداد
اندام نہانی ہوتا ہے جیسا کہ امراض اندام نہانی
میں لکھا جا چکا ہے۔ کبھی اندام نہانی اپنی ہیئت
پر کشادہ ہوتا ہے لیکن فم رحم بند ہوتا ہے
خواہ اس بندش کا سبب یہہ ہو کہ اوسکا غشا
بالغمیہ اول فطرت سے زیادہ وہ متصل ہو خواہ یہہ
ہو کہ فم رحم کا زخم اچھا ہونے کے بعد رحم کا منہ
بند ہو گیا ہو چنانچہ بعد ولادت طبیعی یا اسقاط
حمل کے زخم کا اسی طرح بند ہو جانا ممکن ہے
کہ اوسکے سبب التصاق کا احتمال ہے
قسم ثالث جسمیں درد کے بعد جریان حیض
بند ہو جاوے اکثر دیکھی جاتی ہے اسکا سبب

تاثیر کیفیات نفسانیہ مثلاً غیظ و غضب اور فرط سرور و فرط خوف و فور غم و اندوہ ہوتا ہے کیونکہ یہہ امور دماغ پر موثر ہوتے ہیں اور قوت کو بدل دیتے ہیں۔ کبھی بدن کو سردی لگنا۔ تپ دق۔ کمزوری خون اور ہر قسم کی بیماری جسمین خون کم اور بدن ضعیف ہو جاوے اسکا سبب ہوتا ہے۔ مرض البیوسن یوریا مین بھی جسمین سفیدہ بیضیہ خون سے بول کے ہمراہ زیادہ دفع ہوتا ہے حیض بند ہو جاتا ہے اور اس حالت کا زیادہ مشاہدہ تپ دق مین جبکہ مادہ دانہ دار خون مین گرتا ہے اور نیز مرض البیوسن یوریا مین جو برائیٹ صاحب کے مرض کے نام سے مشہور ہے کیا گیا ہے۔ لیکن ان امراض اور ایسے ہی دوسرے امراض مین انعدام خون بتدریج ہوتا ہے یعنی پہلے کم ہوتا ہے اور یہہ کمی بتدریج انعدام کی طرف رجوع کرتی ہے اور بعد ورم خصیۃ الرحم کے بھی یہہ مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی باکرہ کو پہلی دفعہ حیض آتا ہے اور پھر چندہا ماہ تک نہین آتا۔ اسی طرح جب عورت کدخدا ہو کر اپنے شوہر سے ہم بستر ہوتی ہے تو اسکے بعد بھی چند ماہ خون حیض نہین آتا۔ ممکن ہے کہ پہلی صورت مین سبب فور شرم و حیا کے جو کیفیات نفسانیہ سے ہے حیض بند ہو گیا ہو۔ اور دوسری صورت مین نیز قوت کے کم ہو جانے اور جماع کے سبب اعضائے مخصوصہ زنان کے متاذی ہونے کے سبب حیض بند ہو گیا ہو۔ حالت حمل مین بھی اکثر حیض بند ہو جاتا ہے۔ لیکن یہہ تینون اخیر سبب داخل مرض نہین ہین اور انمین علاج کی حاجت نہین پڑتی۔

علامات

عمدہ علامت یہی ہے کہ جریان حیض بند ہو جاتا ہے دوسری کسی علامت کے بیان کرنے کی ضرورت نہین

علاج

قسم اول قابل علاج نہین۔ قسم ثانی مین سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کرین مثلاً اگر اندام نہانی بند ہو گیا ہو تو اوسکے کھولنے مین وہی تدابیر عمل مین لاوین جو اندام نہانی کے امراض مین لکھی گئی ہین۔ اگر فم رحم غشائے بلغمیہ سے بند ہو گیا ہو تو نشتر یا پروب سے کھول دین بعدہ روغن کنجد یا السی اور روغن شیرین بادام سے فتیلہ تر کرکے فم رحم مین رکھین تاکہ زخم کے کنارے باہم چسپان نہ ہو جائین۔ اگر کسی زخم کے اچھا ہو جانے

کے سبب فم رحم بند ہو گیا ہو اور نشان رحم موجود ہو تو انبوبہ منقبی سے اوسکو کھول دیں اور روغن آلود فتیلہ اوسمین رکھدین کبھی بعض عورتون مین رحم و خصیۃ الرحم موجود ہوتے ہین لیکن اندام نہانی نہیں ہوتا اس حالت مین چونکہ رحم فرج سے دور اور سعلے مستقیم کے ساتھ متصل ہوتا ہے اسلئے سعلے مذکور کے اندر سے انبوبہ منقبی ڈالکر اوسکے سر کے سے رحم کو کشادہ کریں روغن آلود فتیلہ اوسمین رکھین اور جبتک کہ عورت حیض جاری رہنے کے لایق رہے ہمیشہ فتیلہ اوسمین رکھا کرے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ تدبیر صرف اخراج خون حیض کے واسطے مفید ہے مگر اس علاج سے عورت اکثر زندہ نہین رہسکتی قسم ثالث مین اگر دفعتہً حیض بند ہو جاوے اور عورت سمینہ و فربہ ہو تو مسہل دین اور مسہل اس قسم کا دین کہ خون و صفرا کو جگر سے پاک کرے اور رحم کو اخراج خون مین مدد دے مثلاً گولی ہائیڈراج و ایلوز یا پلوفلن و ایلوز یا پلو پل رات کو کھلا کر صبح کو مگنیشیا سلفاس پانی مین حل کر کے پلائین۔ اور بہتر یہہ ہے کہ یہہ مسہل اوسوقت دین جبکہ

جریان حیض کے ایام مثنا و قریب ہون اور مسہل سے فارغ ہونے کے بعد گرم پانی مین بٹھلاوین اور دو تین دن یا برابر یہہ عمل کرین اور گرم پانی کا زرافہ بھی کرین واضح ہو کہ قوت و فربہی سے احتباس حیض کمتر ہوتا ہے اور کمزوری سے زیادہ اور اکثر مشاہدہ ہوتا ہے۔ اگر دق و البیومن یوریا کے سبب سے احتباس ہو تو پہلے ان امراض کا علاج کرین جب ان سے صحت ہو جائیگی تو حیض خود بخود جاری ہو جائیگا۔ ان امراض مین احتباس حیض سے کچھ ضرر کا اندیشہ بھی نہین کیونکہ جب بے اندازہ مادہ بڑھ جاتا ہے تو نفث الدم و نقص الدم مین خون جو حیض کا مادہ ہے خارج ہو جاتا ہے اور البیومن یوریا مین سفیدہ بیضہ (البیومن) خون سے بول مین خارج ہوتا ہے جسکے سبب سے خون کی مقدار آناً فاناً کم ہوتی جاتی ہے اگر اسوقت اجرائے حیض کی تدبیر کی جاوے تو جریان حیض سے ضعف کثیر و مضرت زاید پیدا ہو جائیگی۔ اگر احتباس محض کمزوری کے سبب سے ہو تو مرکبات آہن حسب مناسب دین مکسچر فرائی نصف سے ایک اونس تک پلاوین ایضاً ٹانک سب پلاوین

ایضاً سرپ فیرائی آیوڈائیڈ پلاوین اسی ترکیب
مین ہیراکسیس بہت مفید دوا ہے - ان ادویات
کے ہمراہ مدرات حیض بھی دین مثلاً روغن
پودینہ جسکو آئل ریوز مبری کہتے ہین دو دو قطرہ
یا اولیم روٹا دو دو قطرہ پلائین یا اولیم سابینا
دین پانچ قطرہ اور اسپرٹ ناٹیٹرک ایتھر
ایک ڈرام سے دو ڈرام تک ادرار کے واسطے
دین اور اسپرٹ جونی پر نیز ایک سے دو ڈرام
تک یا ٹنکچر ارگٹ ۲۰ قطرہ سے نیم ڈرام تک
پلاوین اگر ارگٹ کو بطور حب یا سفوف کے
دین تو اسکی مقدار ایک دو گرین ہونی چاہیے
اور بہتر یہہ ہے کہ ارگٹ ایک گرین سے دو گرین
تک ہمراہ اولیم روٹا یا اولیم سابینا ہمراہ صمغ
عربی محلول یا آب یا گلیسرین ملا کر گولی بنا کر
دین اگر احتباس کے ہمراہ ادوار اختناق الرحم
(ہسٹیریا) بھی ہون تو وہ ادویات ہمراہ دین
جو اختناق الرحم کے لئے مفید ہون مثلاً مرکبات
آہن مین سے فیرائی ویلیرین آس دو تین گرین
دین اگر اس مرض مین مسہل دینے کی ضرورت
پیش آوے تو ایسا مسہل دین جس سے ایک دو
بار اجابت ہو جاوے کیونکہ زیادہ دست اسہال
موجب ضعف و کمزوری ہے - چونکہ مریضہ
ضعیف ہوتی ہے اسلئے اغذیہ جیدہ مثلاً
شیر گاو - زردہ بیضہ مرغ و لحم جید وغیرہ مقویات
دین - قرب ایام معتادہ حیض مین کمزور اور
دبلی پتلی مریضہ کو گرم پانی مین نہلاوین -

عسر دور حیض

اسکو انگریزی مین ڈس منوریا یعنی حیض
کا دشواری سے آنا کہتے ہین اور دشواری سے
مراد یہہ ہے کہ دورہ سے پہلے درد ہوتا ہے
مین بعد حیض جاری ہوتا ہے اور یہہ مرض
کثیر العروض ہے مگر مختلف صورتون مین ہوتا
ہے چنانچہ کسی کو اول دورہ سے اخیر وقت
تک درد کے ساتھ دورہ ہوا کرتا ہے اور کسی کو
اوایل اور شروع دورہ مین درد ہوا کرتا ہے
مگر کدخدائی یا ولادت کے بعد برطرف ہو جاتا
ہے کسی کو ولادت یا ازدواج کے بعد درد
شروع ہوتا ہے - اگرچہ مقتضائے صحت یہہ
ہے کہ دورہ حیض بغیر درد کے ہو مگر دورہ بے درد
کمتر دیکھا جاتا ہے - اور یہہ عسر تین قسم ہے
ایک یہہ کہ ضعف و اذیت اعصاب کے سبب
سے ہوتا ہے جیسا کہ دوسرے اعضا مین درد
عصبی ہوا کرتا ہے اسکو نورالجیا کہتے ہین
دوسری یہہ کہ اعضائے مختصہ نسوان کے
اورام سے ہوتا ہے مثلاً ورم رحم و ورم

خصیۃ الرحم یا ورم عضلات آبدار جو خصیہ کے
اوپر ہے یا ورم غشاے بلغمیہ رحم اسکے
باعث ہین

قسم سوم یہ کہ فساد وضع رحم کے سبب
بغیر اسکے کہ اوسمین ورم ہو مثلاً رحم یا جانب
پیچھے یا جانب یسار مائل ہو یا تحت کی طرف
سرنگون ہو یا رحم کا دہانہ صغیر ہو کہ وضع
مین فساد ہو۔ اب تینون اقسام کا جداگانہ
بیان کیا جاتا ہے

قسم اول اکثر اچھار ضعاف لاغر و کمزور
کو عارض ہوتا ہے

اسباب

کمزوری و ضعف قوت عصبیہ اس مرض کا سبب
ہوتا ہے

علامات

درد حیض سے دو تین روز پہلے درد شروع ہوتا
ہے اور محل کمر و رحم و صلب و ساقین تک
ممتد و محسوس ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ قی
ودرد سر بھی ہوتا ہے اسکے بعد حیض جاری
ہوتا ہے اور جون جون خون خارج ہوتا ہے
طبیعت چاق و تندرست ہوتی جاتی ہے
اور درد کم ہوتا جاتا ہے۔

ایضاً اس قسم مین پہلے خون خارج ہو کر
محتبس ہو جاتا ہے اور بعد اس کے بعد
یکبارگی مقدار مین زیادہ آتا ہے اسوقت
درد زیادہ ہوتا ہے اور رحم مین خون دفع
کرنے کے واسطے رحم مین تشنج انقباضی
کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ پیچش
مین محسوس ہوا کرتی ہے بیمار سمجھتی ہے
کہ دباو سے کوئی چیز دفع ہو رہی ہے۔ اس
اسوقت عوارض اختناق الرحم مثلاً خفقان
اختلاج قلب غشی اور تشنج ظاہر ہوتے ہین
اور نیز علامات مالیخولیا مثلاً دلتنگی و غم و ہم
بلا وجہ و سکوت و قلق و انضجار موجود
ہوتی ہین۔

علاج

جسوقت درد شروع ہو مریضہ کو روزانہ
دو تین بار آدھ گھنٹہ تک گرم پانی مین
بٹھلایا کرین۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو اس
گرم پانی مین آب مطبوخ پوست خشخاش بقدر
دو سیر سوڈا کاربناس ایک اونس ملالین
اس سے درد کو کمال فائدہ ہوتا ہے۔ اگر
پوست خشخاش موجود نہو تو افیون خالص
۱ گرین اور سوڈا کاربناس گرم پانی مین
حل کرکے اوسمین بیمار کو بٹھلاوین۔
تنبیہ نیم باد و پوست خشخاش مین ہے

دو سیر تک آب مطبوخ نکال سکتے ہین -
اگر گرم پانی سے نکال لینے کے بعد مریضه کو زنک
اوکسائیڈ ۲ گرین - اکسٹرکٹ بلاڈونا ۵ گرین
روغن کوکو یا چربی یا روغن کنجد گداختہ مین
ملا کر شیاف بنا کر اندام نہانی مین رکھواتین
اگر اس تدبیر سے فائدہ تام حاصل نہو تو
ٹنکچر کنتبس انڈکا یعنی ٹنکچر برگ قنب سبز
۲۰ قطرہ ہمراہ اسپرٹ نائیٹرک ایتھر جو مقدار
مین نیم ڈرام ایک ڈرام تک ہوا کرے دو
اونس تک سادہ پانی ملا کر پلاوین اگر
اس نسخہ مین ۲ ڈرام اسپرٹ جونی پر جو
ایک قسم کی شراب ہے اضافہ کرکے دین تو
کمال نافع ہے - اگر یہہ دوا بہی میسر نہو تو
افیون خالص ایک دو گرین تنہا یا نیم اونس
سے ایک اونس تک جن شراب ملا کر پلاوین
ایضاً ہسکی شراب نیم اونس سے ایک اونس تک
لیکر اسی قدر پانی ملا کر پلا دین اس سے فوراً
حیض جاری ہو جاتا ہے - جو مریضه شراب
مجتنب ہو اوسکو وہی نسخے دین جو شراب
سے پاک ہون اور جو اجراے حیض محتبس مین
لکہے گئے ہین ایضاً ایمونیا کاربناس ۵ گرین
ایک اونس آب نقوع پودینه سبز مین حل
کرکے پلائین تو عل دیگر اکسٹرکٹ ہائی

سابینس ۳ گرین اکسٹرکٹ بلاڈونا نیم گرین
ہمراہ اکسٹرکٹ جینشین یا اکسٹرکٹ الکمی
آمیز کرکے حب بناوین ویسی گولیان
روزانہ تین بار کہلائین - ایضاً بوریکس
یعنی سہاگہ صاف - ۱ گرین ایک اونس آب
نقوع پودینه مین حل کرکے روزانہ تین بار
پلاوین تو عل دیگر اولیم سابینا ہمراہ
بوریکس یا صمغ عربی محلول تا ب آمیز کرکے
حب بنا کر کہلائین تو عل دیگر ارگٹ
دو گرین بوریکس ۵ گرین سفوف ایرو
میٹک ایک گرین باہم ملا کر چار چار گہنٹہ
کے بعد پلا وین - اس سے خون حیض جاری
ہو کر صحت ہو جائیگی -
قسم دوم - اسکے سبب کی تشخیص بہت
مشکل ہے کیونکہ قرب حیض کے وقت خون
کثیر جمیع اعضاے مختصہ نسوان مین جمع
ہو جاتا ہے اسوجہہ سے یہہ تشخیص کرنا دشوار
ہوتا ہے کہ ورم رحم مین ہے یا اوسکے غشاے
بلغمیہ مین یا خصیۃ الرحم مین یا غشاے آبدار
مین - پس اسوقت ہر واحد کی علامات پر
خوب غور کرکے تشخیص کرین -

اسباب

اسکا سبب ورام اعضاے مختصہ نسوان خصوصاً

درم رحم ہوتا ہے۔

علامات

جب اسپکیولم اندام نہانی میں داخل کر کے
دیکھیں تو رحم میں زیادتی مقدار ورم
معلوم ہوتا ہے اگر انگلی سے دباویں تو
فم رحم پر درد محسوس ہوتا ہے اور نیز رحم
کے گرد اوسکے خصیوں کے مقامات پر درد
محسوس ہوتا ہے اور عانہ میں ثقل پایا جاتا
ہے رحم میں دفع مواد کے واسطے تشنج
انقباضی کی کیفیت پائی جاتی ہے اور اس
قسم خاص میں درد حیض سے ایک ہفتہ پیشتر
درد پیدا ہو جاتا ہے اور حیض ہی اسکے ہمراہ
ہوتا ہے اور عانہ میں ٹیس ہوتی ہے اور قے
واقع بھی ہوتی ہے اور مریضہ نہایت بیتاب
ہوتی ہے اور کمر رحم اور اصول سافین کے
مقام پر درد پایا جاتا ہے اکثر اسکے ہمراہ
بواسیر بھی شدت کرتی ہے کبھی اسکے ہمراہ
خروج مقعد بھی ہوتا ہے۔ درد حیض کے بعد
عوارض میں خفت ہو جاتی ہے لیکن خون حیض
برابر نہیں آتا بلکہ پہلے تھوڑا سا آکر بند ہو جاتا
ہے پھر یکبارگی زیادہ مقدار میں آتا ہے۔
اسوقت غشائے ملغمیہ رحم کے ٹکڑے بھی
چھل چھل کر آتے ہیں۔ جب حیض آنا بند ہو جاتا
ہے تو رحم کے غشائے ملغمیہ سے سفید رطوبت
زیادہ آتی ہے اور علامات ورم غشائے ملغمیہ
رحم موجود ہوتی ہیں۔

علاج

پہلے سبب دریافت کریں اور جس قسم کا ورم
ہو اوسکا علاج کریں جیسا کہ سابق میں بیان
کیا گیا ہے۔ خاص اذیت کے وقت یہی تدابیر
عمل میں لاویں جو قسم اول میں تسکین درد کے
واسطے لکھی گئی ہیں لیکن اس قسم میں کوئی
ایسا نسخہ استعمال نہ کریں جسمیں شراب
جوئی ہو یا اسپرٹ یا ٹنکچر ایتھر وغیرہ ہو کیونکہ
اس قسم میں شراب بہت مضر ہے بلکہ علاج
بارد از قسم تعلیق علق و مسہل بارد از قسم
میگنیشیا سلفاس وغیرہ کریں۔ چونکہ اس
قسم میں امعاء مقعد میں اذیت زیادہ ہوتی
ہے اسلئے گرم پانی کا حقنہ اسمیں بہت نافع
ہے اس سے امعاء و رحم کو آرام پہنچتا ہے
اور بلمبائی آیوڈائڈ ایکسٹراکٹ ہملاک کا روغن
کوکو میں شیاف بنا کر فم رحم پر رکھنا
نہایت مفید ہے۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو
بلمبائی آیوڈائڈ ۔ اگرین ایکسٹراکٹ بلاڈونا
۲ سے ۵ گرین تک کا شیاف روغن کوکو
یا چربی محلول یا روغن کنجد میں بنا کر رکھیں

قسم سوم جو فساد وضع رحم کے سبب سے ہوتا ہے اسمین حد سے زیادہ اذیت ہوتی ہے

اسباب

اسکا سبب ناف کا ٹل جانا ہے خواہ یمین یا یسار کو ٹل جائے یا پیچھے کی طرف جھک جائے - یا یہ سبب ہوتا ہے کہ ناف تو اپنی جگہ پر قایم و مستقیم ہوتی ہے مگر اوسکا منہ چھوٹا ہوتا ہے -

علامات

معاینہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ رحم کس طرف کو جھکا ہوا ہے اور اپنی اصلی جگہ پر ہے یا اوسکا منہ تنگ و صغیر ہے - نیز جب درد حیض کا وقت قریب ہوتا ہے اور خون مجتمع ہوتا ہے تو تحت کمر و عانہ مین درد پیدا ہوتا ہے اور جب درد ظاہر ہو جاتا ہے تو خون بہت قلیل آتا ہے اور جبتک درد جاری رہتا ہے درد بھی بدستور قایم رہتا ہے جیسا کہ پہلے تھا -

علاج

جس وقت درد شروع ہو تو تسکین درد کے واسطے وہی تدابیر عمل مین لاوین جو قسم اول مین بیان کی گئی ہین اور جب درد حیض منقطع ہو تو رحم کو اپنی جگہ پر لائین - اسکے بعد انٹرا یوٹرین پیسری کو جو ٹلی ہوئی ناف کے سیدھا اور درست کرنیکے واسطے ایک خاص سلائی ہے فم رحم مین ڈالکر بطن رحم تک پہونچا دین اس سلائی کا سرا باریک ہوتا ہے اور اسکا قاعدہ موٹا ہوتا ہے - باریکی کے سبب سرا رحم کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور قاعدہ موٹائی کے سبب فم رحم کے اندر نہین جا سکتا اس سے رحم مستوی ہو جاتا ہے اس پیسری کے رحم مین داخل کرنے کے بعد اسکے قاعدہ پر پلمبائی آیوڈائیڈ ڈاکسٹرالنٹ کا شیاف بنا کر رکھدین تا کہ سلائی داخل کرنے کی اذیت سے جو حدوث ورم کا خوف ہوتا ہے اوس سے امنی ہو جائے - ان دونون عملون کے بعد مریضہ کو پلنگ پر چت لٹا دین -

ہرگاہ رحم کا منہ صغیر ہو اور یہ صغر کبھی اس حدتک ہوتا ہے کہ اوسمین آلپین بھی جو مشہور سوئی ہے داخل نہین ہو سکتی، تو ایسا فتیلہ بنا کر رکھین جو خشکی کی حالت مین باریک ہو اور بھیگ کر موٹا ہو جائے ایسا فتیلہ اسپنج ٹینٹ ہے - یہ اسفنج کا بنایا جاتا ہے - اسکی ترکیب یہ ہے کہ

اسفنج کا ایک ٹکڑا کاٹ کر پانی میں تر کرتے ہین اور اوسپر چاندی یا لوہے کا تار لپیٹتے ہین اور اوسکے اوپر ریشمی تاگا باندھتے ہین پھر اسکو سکہاتے ہین خشک ہونے کے بعد اسکی مقدار صغیر ہوجاتی ہے اسوقت اسکے سب بند ہین کھول دیتے ہین اور یہہ اسوقت سلائی کی صورت پر باقی رہجاتی ہے اسکو آہستہ آہستہ رحم مین داخل کرتے ہین۔ یہہ رحم کی رطوبت سے منتفخ ہوکر کبیر الحجم ہوجاتا ہے اور اسکی موٹائی سے فم رحم بھی کبیر و وسیع ہوجاتا ہے۔ سمندر کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے جسکو انگریزی مین سی ٹانگول کہتے ہین اسکا خاصہ یہہ ہے کہ خشک ہوکر بھچک جاتا ہے اور تر ہونے پر کبیر و ضخیم ہوجاتا ہے اسکی لکڑی بھی توسیع فم رحم مین کامل اعانت دیتی ہے۔ ہندوستان مین بھی ایک درخت ہے جسکی شاخ و چوب سے زیور بنا کر کانون مین پہنتی ہین اسکا خاصہ بھی یہی ہے کہ خشک ہوکر بھچک جاتا ہے اور تری کی حالت مین کبیر و ضخیم ہوجاتا ہے اگر اسکا فتیلہ بنا کر رکھا جاوے تو توسیع دہان رحم بہت ممد و معاون ہوتا ہے۔ کبھی یہہ ہین

صغیر کبیر ہونے کے بعد پھر منضم ہوکر تنگ ہوجاتا ہے اسکا تدارک یہہ ہے کہ ڈاکٹر سمسن صاحب کے نشتر جو خاص اسی کام کے واسطے تجویز کیا گیا ہے دہن رحم کو شگاف دین ازان بعد فتیلہ روغن آلودہ اوسمین رکھین تاکہ زخم خشک ہوکر اندمال کامل پاوے

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

آرنیکا روٹ

(پہاڑی تمباکو)

اسکو لاٹن مین آرنی سی ریڈکس کہتے ہین اور اسکے پودے کا نام آرنیکا سن ٹانا ہے اور اسکی پیدائش جنوبی یورپ کے کوہستان مین ہوتی ہے جسکی گرہ دار جڑ کو خشک کرکے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہین

شناخت جڑ کی شاخین ایک سے دو انچ تک طویل اور تین لائن موٹی ٹیڑھی بینگی ہوتی ہے۔ پتون کے جھڑ جانے سے اسکی سطح کھردری دکھائی دیتی ہے اور زیرین جانب مین بہت سے لمبے پتلے ریشے سوت کے طور پر لگے ہوتے ہین ذائقہ مین قدرے تلخ چرپرا فلفل گرد کی طرح

ہوتا ہے اور اسمین عجیب قسم کی بو پائی جاتی ہے
اجزا لطیفہ روغن تلخ رال اور ارگٹ ہوتا ہے
فوائد اندک مقدار مین مخدر مفرح محرک در معرق ہے۔ اور زیادہ مقدار مین مقی اور مسہل ہے فائیدہ پہنچ مفرح اور معطر ہے۔ بیرونی استعمال مین مسکن اوجاع اور مفتح مسام ہے اور بہت زیادہ مقدار مین زہر قاتل ہے
استعمال مرض فالج اور پٹھون کے امراض مین اسکے کہلانے سے از بس فایدہ ہوتا ہے سیچش اور تپ محرقہ مین بہی مفید ہے۔ درد سر اعصابی پہیلے ہوئے مقام۔ سوج اور وجع مفاصل مزمن کے درد پر اسکا ٹنکچر لگانے سے فورا نمایان فایدہ ہوتا ہے۔ اگر تیل ملا کر مالش کیجاے تو زیادہ تر مفید ہے **نسخہ مالش** ٹنکچر آرنیکا ایک اونس پانی ۱۹ اونس دونون کو ملا کر مقام ماؤف کو اس سے تر رکہین اس سے ضرب کا سیاہ داغ بہی دور ہوجاتا ہے
خوراک ۵ سے ۱۰ گرین تک **نسخہ** ٹنکچر آرنیکا جسکو لاٹن مین ٹنکچورا آرنیکا کہتے ہین ترکیب ایک اونس پہنچ آرنیکا کو ڈہائی پاؤ شراب مقطر مین بہگو کر مثل ٹنکچر ارگٹ کی تیار کرین
استعمال گرامین پانی ملا کر کیجائے ہوئے مقام کو کچہہ عرصہ تک تر رکہا جاوے تو از بس

فایدہ ہوتا ہے خوراک ایک سے دو ڈرام

آلو بخارا

اسکو انگریزی مین پروان۔ لاٹن مین پرونم اور عربی مین اجاص کہتے ہین اسکے درخت کو پرونس ڈومسٹکا کہتے ہین کابل اور بخارا مین بکثرت پیدا ہوتا ہے مگر بخارا مین سب سے عمدہ ہوتا ہے اسیوجہ سے بخارا کی جانب منسوب ہے۔ جنوبی یورپ مین بکثرت بویا جاتا ہے جسکا خشک کیا ہوا پہل دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
شناخت پہل کی شکل بیضوی ایک انچ طویل و عریض پر شکن سیاہی مایل ہوتا ہے ذائقہ مین شیرین ترشی مایل یا کہٹ مٹہا۔
اجزا شکر۔ میلک ایسڈ۔ صمغ اور پکٹین
فوائد ملین۔ مسہل صفرا۔ مزلق۔ دافع صداع حار۔ مطفی حدت حرارت دافع قی صفراوی اور مانع عطش مفرط ہے
استعمال خیسانده کے طور پر بخار صفراوی سرسام اور صداع حار مین دینا زیادہ تر مفید ہے
نسخہ خیسانده آلو بخارا۔ عناب و لاسپتی ہر ایک ۷ عدد۔ سپستان ۱۱ عدد۔ گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی نیمکوفتہ گل سرخ خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ تمر ہندی ۲۳ تولہ سب کو ڈیڑہ پانی مین

حسب دستور بھگو کر کچھ عرصہ کے بعد دست مال
کرکے پلائیں۔ اگر تلیین طبع مطلوب ہو تو
انسی خیسانده مین شیرخشت حل کرکے دین
شربت آلو بخارا الیین گل سرخ کاسنی
گل نیلوفر ہریک ۳ تولہ گل بنفشہ شاہترہ تخم
خیارین ہریک ۲ تولہ سپستان ۲۴ عدد
اصل السوس گاؤزبان ہریک یکتولہ۔
عناب ولایتی ۳۰ عدد آلو بخارا ۶۰ عدد
تمرہندی ۹ تولہ سب ایک سیر عرق گلاب مین
رات بھر بھگو رکھین اور برگ سنا مکی کوفتہ
۳ تولہ پوٹلی باندھکر اسمین ڈالین اور علی الصباح
قدرے جوش دیکر صاف کرین بعد ازان ترنجبین
اور قند سفید بالمناصفہ سمو ران دو سیر
داخل کرکے دوبارہ صاف کرین اور دھیمی
آنچ پر قوام شربت کرین ۔ ازان بعد سقمونیا
۹ ماشہ عرق گلاب مین حل کرکے داخل
شربت کرین اور آگ سے اتار کر صبح شام
بقدر دو تولہ پلاوین دیگر نقوع مجرب
جس سے بخار محرقہ اور شدت تشنگی کو از بس
فایدہ ہوتا ہے اور نیز امراض دموی کو از بس
مفید ہے نسخہ عناب ولایتی آلو بخارا ہریک
۱۰ عدد گل نیلوفر کاسنی مکوفتہ ہریک ۹ ماشہ
سب کو عرق نیلوفر یا پانی مین بھگو دین
اور کچھ عرصہ کے بعد صاف کرین بعد ازان
تخم خیارین مغز کدو تخم کاہو ہریک ۶ ماشہ
سب کو آب مذکور مین رگڑ کر شیرہ نکالین اور
شربت نیلوفر سے شیرین کرکے چند مرتبہ پلائین
تاثیر مین حکم اکسیر کا رکھتا ہے دیگر معجون
آلو بخارا جس سے تنقیہ خون و تسکین حدت
صفرا نہایت زبس فایدہ ہوتا ہے نسخہ عناب
ولایتی آلو بخارا ہریک ۳۰ عدد تمر ہندی ۶ تولہ
شاہترہ سر پھوکہ ہریک دو تولہ چرائتہ بلیلہ
آملہ اصل السوس زرشک ہریک یکتولہ سب
کو رات بھر پانی مین بھگو رکھین اور علی الصباح
صاف کرکے نصف سیر نبات سفید ڈالکر
قوام معجون تیار کرین بعد ازان طباشیر الایچی
ہریک یکتولہ کاہو ڈیڑھ تولہ خشخاش چوبچینی
ہریک دو تولہ برنج کشنیز ۳ تولہ سب کو باریک
کرکے داخل کرین اور بخوبی آمیز کرکے آگ سے
نیچے اتار کر استعمال مین لاوین خوراک
ایک تولہ صبح ایک تولہ شام۔ قی اور غثیان
کو بھی اس سے فایدہ ہوتا ہے
شدت تشنگی مین آلو بخارا کو منہ مین رکھنا
پیاس کو فرو کرتا ہے **مضرات** اسکے زیادہ
استعمال سے نفخ شکم اور پیچش کا احتمال ہے اور
مرغہ بھی ہوجاتا ہے **مصلح** نبات کوزہ۔

گلقند اور شہد سے اسکی اصلاح ہو جاتی ہے
معجون سنا مین آلو بخارا داخل کیا جاتا ہے
جس سے سنا کی اصلاح ہو جاتی ہے اور اسکے
کہانے سے پیچش وقوع مین نہین آتی
خوراک ۵ ادانہ سے دو اونس تک

آئیس لینڈ ماس

قسم کاہی سے ہے جسکو لاٹن مین سٹریا
کہتے ہین یہہ ایک قسم کی گہاس ہے جسکو
دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اکثر یورپ
کے شمال مین پیدا ہوتی ہے
شناخت پتے کے طور پر گوشہ دار یلدار گری
کی مانند سخت ہوتا ہے۔ رنگت مین اوپر کی
جانب سے سفید خاکی مایل اور نیچے سے پہیکے
رنگ کی ہوتی ہے جسپر چہوٹے چہوٹے سفید
نقطے پائے جاتے ہین۔ ذایقہ مین تلخ۔
اور لعابدار ہوتا ہے جسکا جوشاندہ سرد ہونے
کے بعد فالودہ کی طرح جم جاتا ہے۔ اسمین بو
مطلق نہین ہوتی
اجزا نشاستہ۔ سٹریک ایسڈ۔ شکر گوند
فوائد مرطب مقوی ہے
استعمال پہنپہڑہ اور امعا کے غشائے
بلغمیہ مین جب سوزش ہوتی ہے تو اسکے
دینے سے اکثر فایدہ ہوتا ہے خصوصاً بدہضمی
پیچش اور اسہال مین اور مرض سل مین
اسکا مربا نہایت سریع التاثیر ہے
نسخہ مربا آئیس لینڈ ماس اور آیرش ماس
ہر ایک ڈہائی تولہ کو سیر بہر دودہ مین ۱۵ منٹ
تک جوش دین بعد ازان کپڑے سے چہانکر
ڈیڑہ چہٹانک قند سفید کو ڈہائی تولہ کمپوند
ٹنکچر آف کینین مین حل کرکے داخل کرین
فی خوراک ۲ ڈرام دن مین چار دفعہ دین
ازبس فایدہ مند ہے۔ زکام مزمن اور دیگر
امراض بلغمیہ مین بہی فایدہ کثیر دیتا ہے اور
غذا کے طور پر بہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکی
تلخی کو جوش دیکر نکال دیتے ہین مگر اس
طریق سے تقویت معدہ کا فایدہ دور ہو جاتا
ہے **نسخہ خیساندہ** اول ایک اونس
آئیس لینڈ ماس کو آب سرد سے دہوکر پہر
آب مقطر مین برابر دس منٹ تک بند
برتن مین جوش دیکر کچہہ عرصہ تک کہہ
چہوڑین بعد ازان دست مال کرکے بخوبی
نچوڑین اور استعمال مین لا دین۔
خوراک خیساندہ ایک سے دو اونس
تک۔

تکمیل المجربین حصہ اول

جس طرح زمانہ کی رفتار آجکل بوقلمون ہے اسی طرح زمانہ کے حالات بھی مختلف و گوناگون ہین پرانی لکیر کے فقیر یونانی طب کو حرز جان سمجھتے ہین ایجاد پسند طبیعتین اسکو تقویم پارینہ سمجھکر طب انگریزی پر جان دیتے ہین لیکن انصاف یہ ہے کہ ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست - مین ہرگز یہہ کہنے کی جرات نہین کر سکتا کہ یونانی طب بالکل ناکارہ ہے - اسمین شک نہین کہ کسیقدر آلات و ادوات کی مدد سے جو اہل یورپ کے ایجاد ہین فن طب نے نہایت ہی فروغ و عروج پایا ہے یہان تک کہ اس سے بڑھکر ترقی کرنا میرے قیاس سے باہر معلوم ہوتا ہے - لیکن انصاف اس امر کا مقتضی نہین کہ یونانی طب کو بالکل نظر انداز کر دیا جاے کیونکہ ایجاد کا سہرا اسی کے سر پر ہے اور یہہ ہمارے ملک مین سستی بھی ہے اور اسکی دوائین بھی سستی ہین یہہ کہنہ صدیون سے مانوس طبایع ہے خواہشمند طبیعتین اب بھی اسپر جان دیتی ہین یہہ امر بھی مسلم ہے کہ ایک شے کو ترقی دینے والا بسا اوقات اسکے موجد پر سبقت لیجاتا ہے - ایجاد کا فخر بیشک یونانیون کو ہے لیکن اہل یورپ کی جانفشانیونکو فراموش کر دینا بھی بعید از انصاف ہے متاع نفیس جس دکان سے ملے بسر و چشم قبول کر لینی چاہیے - یہی وجوہات تھین جنہون نے مجھے تکمیل المجربین کے لکھنے پر آمادہ کیا تاکہ دونون قسم کے لوگون کی خواہشین پوری ہون ڈاکٹری مذاق والونکو اونکے مذاق کے موافق چاشنی ملجاے یونانی اپنی طبیعت کے موافق اس سے شاد کام ہون اس کتاب کے لکھنے مین یہہ التزام کیا گیا ہے کہ پہلے ہر ایک بیماری کا نام عربی مع دیا ہے پھر انگریزی یا لاٹن اور گریک زبانون مین اسکے بعد مرض کی کیفیت تشخیص اسباب انذارات علامات الفارقہ بین المرضین انجام وغیرہ مدارج بیان کئے ہین جس عضو کی کسی بیماری کا بیان کیا ہے پہلے اسکی مطلب خیز تشریح لکھدی ہے سر سے پاؤن تک بالترتیب بیماریونکا ذکر کیا ہے بعض ایسی بیماریان ظاہر کی ہین جنکا یونانیون نے ذکر ہی نہین کیا - یا کیا ہے تو اس انداز سے کہ گویا اونکے نزدیک کوئی بڑی بیماری نہ تھی حالانکہ وہ مہلکات شمار ہوتی ہے - ابتدا مین کلیات و اصول بیان کئے ہین جنکے ذہن نشین کر لینے سے طبیب تشخیص مین ہرگز خطا نہین کر سکتا خصوصاً نبض و قارورہ کی شناخت کے قواعد نہایت ہی عجیب و غریب طریقے سے سہل بیان کر دیا ہے - ہندی و یونانی و ڈاکٹری طب مین باہم محاکمہ کیا ہے - ایسی بیماریون کا بھی ذکر کر دیا ہے جنکو یونانی مستقل مرض سمجھتے ہین حالانکہ وہ کسی مرض کی علامت ہین - غرض یہہ کتاب دونون فرقون کے لئے مساوی طور پر مفید ہے - قیمت مع محصول ۱۴ ہے

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف - لاہور متصل کوتوالی -

رسالہ بنجاہی

یہہ ایک ماہوار رسالہ ہے جسکے ایڈیٹر و پیروائیٹر لالہ ہرسکھ رائے صاحب مہتہ سکرٹری کمیٹی بنجاہی لاہور و مالک مطبع گنیش پرکاش لاہور ہین۔ اسکے چار نمبر ہماری نظر سے گزرے ہمنے اسکو بغور مطالعہ کیا تمام رسالہ قومی محبت سے لبریز اور برادری کی ہمدردی سے بھرا ہوا ہے۔

کھتریون کی قوم مین کئی فرقہ ہین اونمین سے ایک بنجاہی بھی ہے بنجاہی کی بھی کئی شاخین ہین بنجاہیو نمین رفتہ رفتہ یہہ دستور قایم ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ہی برادری مین سے بعض خاندانون کو ادنیٰ اور اونچ سمجھنے لگ گئی ہین اور اونہی خاندانون مین اپنی لڑکیون کا ناطہ دینے کو اپنا فخر سمجھتے ہین یہہ اونچ ایک فرضی امر ہے ورنہ فی الواقع دونون ایک ہی برادری ہین۔ یہہ فرضی اونچی ذاتین اپنی نادانی سے بجاے اسکے کہ بنجاہیون کا شکرگزار ہوتین اپنے اندازہ کی حد سے بڑھ نکلین۔ جبتک ایک بیشقرار رقم جہیز مین لینی پہلے مقرر نہ کرلین ناطہ قبول نہین کرتین۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی تکلیفین یہہ پہنچاتی ہین۔ لڑکی کی کچھہ قدر و منزلت نہین کرتین۔ بضرورت صرف نئے جہیز کے لالچ سے اوپر سوکن ڈال دیتی ہین ایسی ہی اور جسمانی و روحانی تکلیفین بہ پہنچاتی ہین جنکا مفصل بیان اسی رسالہ مین ہے۔ سواے اسکے اپنی لڑکیون کا ناطہ بنجاہیون کو نہین دیتین۔ بنجاہیونکا اسمین یہہ نقصان ہے کہ جو سرمایہ اونکے پاس ہوتا ہے وہ لڑکیون کی شادی کے موقع پر فرضی اونچی ذاتون کی نذر کردیتی ہین اور آپ مفلس قلاش ہوجاتے ہین جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ انکے لڑکے رنڈوے رہجاتے اور لاولد مرجاتے ہین چنانچہ جیسا کہ بموجب رسالہ سے لاہور کی کیفیت معلوم ہوتی ہے) کئی خاندان اسی طرح نیست و نابود ہوگئے ہین بنجاہیون کو بھی موجودہ زمانہ کی روشنی و تعلیم نے اپنی حالت کے موازنہ کرنے پر متوجہ کیا اور اونہون نے اس رسم کے دور کرنے مین جا بجا جلسے کئے اور کمیٹیان قایم کین۔ مگر ان کمیٹیون کی کارروائی بہت دہیمی اور سست ہے۔ رسالہ بنجاہی کا یہہ مقصد ہے کہ قوم کو اور قوم کی پنچایتون کو ہوشیار کرے اور اس بری رسم کے دور کرنے مین کوشش کرے اور قوم کو آمادہ کرے کہ فرضی اونچی ذاتین اگر ناطہ کا باہمی تبادلہ مساوی طور پر منظور نکرین تو اون سے قطع تعلق کرکے اپنی ہی قوم مین ناطہ رشتہ کرو۔ فی الواقع یہہ مقصد بہت ہی سترگ ہے ایسے رسالہ کی اقوام بنجاہی کو بیشک نہایت ہی ضرورت تھی اگر یہہ اپنی کوششو نمین مستقل رہا تو یقین واثق ہے کہ ضرور کامیاب ہوگا اور تمام مخالفون کو پاؤن تلے روند ڈالے گا۔ ایڈیٹر

تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہی اسکے اغراض یہہ ہین (۱) حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح (۲) صحت کی تدابیر سے عوام کو آگاہ کرنا (۳) مضر صحت اسباب کا دفعیہ (۴) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت صفائی وغیرہ (۵) دیسی و انگریزی طریق علاج (۶) علمی مضامین کے نئے تجربے فن حکمت سے انتخاب

تندرستی ہزار نعمت ہے

تکمیل الحکمۃ

(۶) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث

قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

سالانہ	ششماہی	ماہوار	بلا محصول
۲	۱۲	۱۰	
۲	۱۴		مع محصول

روپیہ پیشگی کا ہے

میعاد پیشگی ایک ماہ اسکے بعد ڈیوڑہی قیمت

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء | جلد ۸

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین قیمت واجب الادا بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری رہیگا مطالبہ بدستور قائم رہیگا تمام خط و کتابت بنام حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین ویلیو پے ایبل یا منی آرڈر بھیجین بصورت ٹکٹ آنہ فی روپیہ زیادہ بھیجین اجرت اشتہارات فی سطر ۲ فی صفحہ سے زیادہ کے لئے رعایت

معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہے یہہ مبتدیون کیلئے درسی کتاب ہے منتہیون کیلئے عمدہ دستور العمل ہے ڈاکٹری و یونانی دونون طریق سے علاج بتایا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال اعضا بیان کئے ہین علامتین ایسی عام فہم ہین کہ ہر ایک کم استعداد بھی باسانی مرض کی تشخیص کر سکتا ہے ہر ایک مرض میں پہلے مستند انگریزی نسخے دئے ہین پھر یونانی و ہندی جو کئی سال سے تجربہ میں آچکے ہین یہہ کتاب ڈاکٹرون کے لئے بھی ایسی ہی مفید ہے جیسی کہ ویدون اور یونانیون کیلئے ہر ایک دستور العمل پر تفصیل بیان کی گئی ہے اور اس مین انگریزی الفاظ سے احتراز کیا گیا ہے اسکے مفید ہونیکی کئی ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو کتاب کے آخر مین درج ہے قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۶ حصہ سوم ۸ کل ۱۸ محصول فی خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

علم تصوف مین یہہ ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو مین کوئی ایسی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو جمیع مسائل جزوی و کلی علم تصوف پر حاوی ہو یہہ وہ اسرار مخفیہ ہین جو مشایخ سالہا سال کی محنت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین یہی علم ہے جو علوم متعارفہ شرعیہ کے بعد انسان کیلئے ضروری ہے۔ انسان کو خدا نے بنایا اور اوسکو اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اوسکی شرافت اسی مین ہے کہ اپنے خالق کو پہچانے اور اوسکی توحید کو مانے اور اسمین کامل کا رتبہ حاصل کرے یہی علت ہے جس سے یہہ علو مدارج حاصل ہوتے ہین کہ انسان فرشتون کے رتبہ سے بڑھ جاتا ہے قیمت حصہ اول ۱۳ حصہ دوم ۵ محصول ذمہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی

مطبوعہ مطبع محی الدین پریس لاہور

ممد حیات

یہہ ۱۶ ہم کی کتاب علم حفظان صحت مین ہے - اسمین ایک مہید اور دس مقالے ہین جسقدر اصول فروع اسمین بیان ہوئے ہین سبھی قیاسی نہین بلکہ تحقیقی ہین کچھہ حکماے یورپ کی تحقیقات ہی اور کچھہ اپنی خیالی جو اپنے سفر مین اور نیز دور دراز مقامات کے سفر مین حاصل ہوئی - الغرض ہیی سو بات سے ثابت کیا ہے کہ یہہ سو بصحت ہین اور علم حفظان کی تحصیل ضروری ہے - ممد حیات مین یہہ خوبی ہے کہ اسمین کل مسایل اختصار کے ساتھہ درج کر دیئے ہین عبارت بہی سلیس ہے یہان تک کہ بچے اور عورتین بہی بآسانی سمجھہ سکتی ہین ممد حیات ہندوستانیون کی حالت کے مطابق ہے اور انکی صحت قایم رکھنے کی لئی اکسیر ہے اسکے خیر مین ہیضہ کا بہی بیان ہے اسکے تمام اسباب و علامات بشرح بیان کئے ہین ایام ہیضہ مین یہہ ایک عمدہ طبیب کا کام دیتا ہے اسکا مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے اس سے علم حفظ صحت حاصل ہوتا ہے جس سے انسان کی زندگی امن و آسایش سے بسر ہوتی ہے - صحت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اگر یہہ نہین تو کچھہ بہی نہین پس لازم ہے کہ تم ممد حیات کی قدر کرو یہہ تمہین شاہراہ صحت کی ہدایت کریگی قیمت ۸ محصول ذمہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

قرابادین احمدیہ حصہ اول

اسمین ادویات مفردہ کی شناخت اور انکو باہم ترکیب دینے کے طریقے بتائے گئے ہین آجکل لوگون کے دو فرقے ہین ایک انگریزی ادویات کو پسند کرتا ہے دوسرا یونانی کو - پس ڈاکٹرون اور طبیبون کا فرض ہے کہ دونون قسم کی ادویہ کے ماہر ہون تاکہ مختلف خیالات کے لوگون کو فایدہ پہونچا سکین اطبا کے ہر دو فریق بہی اسی امر کے خواہان ہین مگر اس وجہہ سے معذور ہین کہ انہی دونون زبانون سے واقفیت پیدا کرنے کے سامان میسر نہین انہی اصحاب کی درخواست پر یہہ کتاب لکہی گئی ہے جو شایق ہین کہ دونون قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ اور انکی ساخت کی ترکیب سے آگاہی حاصل کرلین اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارسی لفظ دوا سازی کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی دوا موجود نہون تو بہی ایک ماہر دوا ساز اپنے لوٹے پہوٹے ٹہیکرون مین ایسی دوا تیار کر سکتا ہے جیسی انگریزی ہین - اسکے بعد ہر ایک دوا کو ترتیب حروف تہجی اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پہر عربی فارسی انگریزی اور لاٹن نام ہے - اسکے بعد اسکے انگریزی لاطینی مرکبات بتائے ہین اور ہر ایک کے ذیل مین نامی گرامی ڈاکٹرون کے باخاصیت مفید اور نہایت سریع التاثیر نسخے دیئے ہین جن بعد اسی دوا کے ہندی و یونانی نسخے لکہے ہین جنکو دیسی طبیب اسرار مخفیہ صدریہ سے تعبیر کرتے ہین اور انگریزی مصطلحات کو اپنی زبان کے سریع الفہم الفاظ مین تبدیل کر دیا ہے ڈاکٹرون کے جو ہر اڑانے کی ترکیبین با تصویر لکہی ہین اپنے مجربات کشتہ وغیرہ اور حسب ضرورت کار آمد شعبدات و طلسمات بہی درج کئے ہین آخر مین ایک ایسی فہرست دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کون دوا کس مرض کے لئے مفید ہے قیمت مع محصول ۶ المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

سلعۃ العانہ

انگریزی میں اسکو پلوینک ہیمیٹوسیل یعنی سلعۂ دموی عانہ کہتے ہیں۔ اس مرض کی پیدائش کی یہہ کیفیت ہے کہ حیض کا خون جریان سے باز رہکر غشائے آبدار میں جو رحم اور بیضہ خصیۃ الرحم و مجری خصیۃ الرحم کے اوپر ہے رحم اور بیضہ خصیۃ الرحم کے درمیان اور نیز اسکے پیچھے گرکر مجتمع ہوجاتا ہے اس سے غشائے مذکور میں ورم پیدا ہوجاتا ہے اور اس ورم سے مادۂ خون لزج نکلکر اوس مجتمع خون کے اردگرد جمع ہوکر خریطہ کی صورت بنجاتا ہے۔ اور خون یہاں دو طریق سے آتا ہے۔ ایک یہہ کہ خون حیض بعد جریان کے کسی سبب سے خواہ وہ سبب یہہ ہو کہ فم رحم ورم سے بند ہوجاوے یا فم رحم میں تشنج ہو یا کوئی اور سبب ہو بند ہوجاوے اور مجری خصیۃ الرحم کی جانب جاری ہو چونکہ اس مجری کا دہانہ ہمیشہ غشائے آبدار کی جانب کھلا رہتا ہے اسلئے اس غشا میں گرتا ہے۔ دوسرے یہہ کہ بیضہ خصیۃ الرحم سے مجری خصیۃ الرحم میں ویسیکل کے آنے کے وقت چونکہ بیضہ خصیۃ الرحم شق ہوجاتا ہے اسلئے انشقاق کے وقت اوس سے خون کثیر جاری خارج ہوکر غشائے آبدار میں گرتا ہے

اسباب

اکثر یہہ مرض اوس وقت پیدا ہوتا ہے کہ خون حیض جاری ہوکر کسی وجہ سے دفعۃً بند ہوجاوے۔ کبھی کثرت مقاربت و کثرت مشقت بدنی سے بھی ہوجاتا ہے اور مریضہ کی عمر بھی اسمین معین ہوجاتی ہے کیونکہ اکثر تیس اور چالیس سال کی عمر کے درمیان یہہ مرض حادث ہوتا ہے

علامات

ابتدا میں محل بیضہ خصیۃ الرحم و رحم میں درد پیدا ہوتا ہے اور یہہ درد جانبین کی جانگھہ تک جاتا ہے اور معاء مستقیم میں بھی اذیت پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا معاء مستقیم میں کوئی چیز بھری ہوئی ہے اور نیز رحم کے سامنے مثانہ میں درد محسوس ہوتا ہے خصوصًا بول کرنے کے وقت اور معاء و خولون و معاء صغیر میں حرکت تشنجی پیدا ہوتی ہے اور اس حرکت سے درد شدید حادث ہوتا ہے اور تہوع بھی پیدا

ہو جاتا ہے اور کبھی یہہ نوع سنجیرہ ق
ہوتا ہے اور کبھی ہچکی بھی لگ جاتی ہے
اشتہائے طعام ساقط ہو جاتی ہے کسی
چیز کے کہانے کو جی نہین چاہتا کبھی کبھی
حرارت حمی بھی پیدا ہو جاتی ہے اگر
دایہ اندام نہانی مین انگلی ڈالکر دیکھتی ہے
تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندام نہانی و
رحم مین پیدا ہو گیا ہے کہ اندام نہانی کا
رستہ سلعہ مذکور کے دباؤ سے تنگ یا
بند ہو جاتا ہے اسی طرح جب معاء مستقیم
مین انگلی ڈالکر دیکھا جاوے تو سلعہ مذکوری
کا حجم و مقدار محسوس ہوتا ہے اور اسکی
مزاحمت کے سبب سے پاخانہ بدشواری آتا
ہے اور مریضہ اپنے پاؤن کو شکم کی جانب
سکیڑے رکھتی ہے کیونکہ اس ہیئت سے
عضلات شکم مسترخی ہو جاتے ہین اور
دباؤ کا اثر جمیع عضلے جانہ وعصب پر جو
پاؤن مین آتا ہے کم پہونچتا ہے پس شکم
و فخذ دونون کو آرام ملتا ہے
ایضاً تنفس باعانت شکم کم لیا جاتا ہے
کیونکہ اسمین بہت ہی درد ہوتا ہے اور یہہ ورم
اکثر ایک جانب مین ہوتا ہے اور کبھی جانب
کے دونون جانب ہوتا ہے مگر یہہ علامتین

اوس وقت پائی جاتی ہین کہ خون بہ مشکل
کے ساتھ گرے اگر غشائے مذکور مین خون
زیادہ گرے تو مریضہ کو صدمہ عظیم پہونچتا
ہے جس سے حالت کلاپس طاری ہو جاتی
ہے اور کلاپس اوس حالت کا نام ہے
کہ بدن کے جملہ افعال مین ضعف کثیر
پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ ہیضہ کے اخیر مین
ہو جاتا ہے نیز ورم غشائے آبدار کے
اعراض قوی پیدا ہو جاتے ہین جس سے
مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

اسکے اسلم انجام کی یہہ صورت ہے کہ
غشائے آبدار مین اس انقطاع خون سے
جو ورم مصبوب کے ارد گرد سے ورم پیدا
ہو جاوے اور اس ورم سے خون لیچ کر کر
ورم مصبوب کے گرد خریطہ پیدا ہو جاوے
اور اس خریطہ مین عروق صغار پیدا ہون
اور ان عروق صغار کے ذریعہ سے خون
جذب ہو کر دوران خون مین شامل ہو جاوے
اس صورت مین صحت حاصل ہو جاتی
ہے۔

دوسرا انجام یہہ ہے کہ خون مذکور قدرے
عروق مین جذب ہو جاوے اور باقی
ریم بنجاوے اور پھر یہہ ریم کبھی منفجر ہے

خصیۃ الرحم کے رستے رحم مین آتی ہے اور اوس سے خارج ہو جاتی ہے اور کبھی ہڈ انم (؟) کی دیوار مین دل پیدا کرکے جاری ہو جاتی ہے اور کبھی دیوار معاء مستقیم مین دل پیدا کرکے اوس سے اسہال کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے۔

علاج

مریضہ کو پلنگ پر اس ہیئت سے لٹاویں کہ اوسکو آرام معلوم ہو اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں پھر دیکھین کہ اگر خون ہنوز گر رہا ہے اور مرض کا آغاز ہے اور خون کا گرنا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ورم ہر آن زیادہ ہوتا رہتا ہے تو تدبیر عضو کرین تاکہ خون کم گرے اور تدبیر کے لئے پارچہ سرد پانی مین تر کرکے محل ورم پر رکھین یا برف کا ٹکڑا کپڑے مین لپیٹ کر رکھین اور تسکین درد کے واسطے افیون یا اوسکے مرکبات یا دوسرے مخدرات مناسب حال دین اور جب تراوش خون بند ہو جاوے اور اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ ورم ایک حد خاص پر ٹھیر جاتا ہے تو آب گرم و روغن تارپین کی تکمید کرین اور کیلومل دو دو گرین چوتھائی یا نصف گرین افیون ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد دین اگر مریضہ ضعیف لاغر ہو تو کیلومل کے عوض بلوپل دین تاکہ جوش دہن پیدا ہو جاوے اسکے بعد آیوڈائیڈ پتاشیم کسی تلخ دوا کے ہمراہ پلا دین۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ کیلومل دینے کے بعد دو تین روز کوئی دوا نہ دین اگر ضعف زائد ہو تو مطبوخ بارک دو دو اونس دو تین روز پلاوین اسکے بعد آیوڈائیڈ پتاس مطبوخ عشبہ کے ہمراہ پلاوین اور آیوڈائیڈ کی مقدار دو تین گرین سے زیادہ نہونی چاہیے اگر سیماب کھلانے کے بعد بلا فاصلہ آیوڈائیڈ دینگے تو جوش دہن زیادہ ہو جاویگا۔ درد و دیگر عوارض کے رفع ہونے کے بعد منرل اسیڈ ہمراہ کنین پلا دین۔ اگر پیشاب بدشواری آتا ہو تو کبھی کبھی ربڑ کا قاثیر داخل کرکے نکال دیا کرین اگر پاخانہ کے آنے مین دقت ہو تو سادہ گرم پانی یا اوسمین روغن بید انجیر ملا کر دے کیونکہ اس مرض کے علاج مین شرط یہ ہے کہ مریض پلنگ سے حرکت نکرے اسلئے ضروری ہے کہ اخراج بول و براز کے واسطے بخوبی اعانت کی جاوے۔

ایضاً جب بول براز نہایت دقت و
دشواری سے آوے تو مریضہ کو یہ کہے ہیں
کہ خود بول و براز خارج کرنے کا قصد نکرے
بلکہ قاثاطیر و حقنہ کے ذریعہ دونوں کے
خارج کرنے کا انتظام کریں اور غذا نہایت
لطیف و رقیق دیں جو مفری ہو مثلاً
شوربا سے تھم مصطفے یا آب تخمی یا دودہ
پانی ملاکر تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ پلایا کریں
حصول صحت کے بعد جب حیض کا
زمانہ قریب آوے تو سبب محدث مرض کو
بالضرور دفع کریں تاکہ استعداد طبیعت کے
سبب سے مرض دوبارہ عود نکرے۔

تبصرہ واضح ہو کہ یہ مرض ان امراض
میں سے ہے جو حکماے متاخرین انگلستان
نے بہت تھوڑے عرصہ سے اپنی تحقیقات
سے دریافت کیے ہیں اسلیے کتب طبیہ عربیہ
و کتب قدیمہ انگریزی اس مرض کے بیان سے
خالی ہیں یہ مرض اکثر عورتوں کو عارض
ہوا ہے لیکن اسکی حقیقت دریافت نہ ہونے
کی وجہ سے تشخیص نہیں ہو سکتی تھی اور
نہ کوئی اسکا نام تجویز ہو سکتا تھا حکماے
انگلستان کی تحقیقات سے بڑی کمی ایسے
مرض ظاہر ہو چکے ہیں۔

افراط سیلان طمث

اس سے یہ مراد ہے کہ خون مقدار میں
معتاد سے زیادہ بطور مرض کے آوے۔
یا ایام حیض یا ان خون معتاد سے زیادہ ہوں
پس بعض عورتوں کی جو عادت ہے کہ ایک
مہینے میں کم اور دوسرے مہینے میں زیادہ
خون آتا ہے یا بعض کو ہمیشہ ابتدا ہی سے
خون زیادہ آیا کرتا ہے تو یہ زیادتی بطور
معتاد ہو گی داخل مرض نہ سمجھی جائیگی
اور یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ وقت و
ایام معتادہ میں معتاد سے زیادہ آوے
دوسرے یہ کہ غیر معتاد وقت میں آوے انگریزی میں
پہلی قسم کو منورا جیا یعنی جاری شدن
حیض بشدت اور دوسری کو میٹرورا جیا
یعنی رحم سے خون بشدت و قوت جاری
ہونا کہتے ہیں

اسباب

پہلی قسم اکثر رقت خون سے پیدا ہوتی ہے
جیسا کہ سل و ذات الجنب اور یا ورم طحال
اور کلیتین زرد مرض سفیدی خون یا دیگر
امراض مثل سفیدی خون میں خون رقیق
و سفید ہو جاتا ہے کبھی کبھی پہنچاتا افسانہ

مثلاً غم و غصہ فرح زائد و خوف وغیرہ بھی
اسکا سبب ہوتے ہین اور یہہ اسباب
ایسے ہین کہ بعض اوقات قلت ادرار خون
خون کا سبب واقع ہو جاتے ہین جیسا کہ
احتباس طمث مین بیان کیا گیا ہے
کبھی کثرت جماع اور کبھی قرب سن یاس
و انقطاع حیض مین بھی خون زیادہ آتا ہے
کبھی ورم رحم و ورم خصیۃ الرحم و ورم غشائے
بلغمیہ رحم مین بھی خون زیادہ آتا ہے
اور قسم ثانی اکثر بسبب سرطان الرحم و
بواسیر الرحم فی الواقع لحم کی ایک قسم ہے
بواسیر کی قسم سے نہین اور اسکو انگریزی
مین پالی پس کہتے ہین اور یہہ ایک
بحری حیوان ہے جو مشہور جیلی غذا کے
مشابہ ہوتا ہے کیونکہ یہہ لحم جو رحم یا انف
مین پایا جاتا ہے اسمین خون اور پانی
موجود ہوتا ہے جب اسکا خون اور پانی
نکال کر پانی سے دہو یا جاوے تو جیلی
کی صورت بنجاتا ہے اور یہہ فی الحقیقت
غشائے خانہ دار ہوتا ہے جو غشاء بلغمیہ
سے پیدا ہوتا ہے اور اسکی جڑ غشائے
بلغمیہ کے اندر ہوتی ہے - قریب سقوط حمل
اور کبھی بعد سقوط حمل بھی خون زیادہ
آتا ہے - قریب سقوط حمل کے خون کے
زیادہ آنے کا سبب یہہ ہوتا ہے کہ جب زمانہ
سقوط قریب آتا ہے تو مشیمہ (آنول)
جو غشائے بالائے جنین ہے اور ناف
جنین کا رشتہ اوسکے ساتھہ متصل ہوتا
ہے غشائے بلغمیہ رحم سے جدا ہو جاتا ہے
اس حالت مین عروق جو غشائے بلغمیہ
رحم کے درمیان اور غشائے مذکورہ کے
متصل ہوتے ہین ٹوٹ جاتے ہین انسے
خون تراوش کرکے رحم مین مجتمع رہتا ہے
اور تمام مشیمہ کے جدا ہو جانے کے بعد رحم
سے جاری ہوتا ہے اور یہہ امر طبیعی ہے
لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشیمہ بالکل
جدا نہین ہوتا اور غشائے بلغمیہ رحم
سے یہہ خون جاری ہو جاتا ہے اور یہہ
امر غیر طبیعی اور داخل مرض ہے -
بعد سقوط حمل کے جریان خون کثیر یہہ
سبب ہے کہ کبھی بعد سقوط غشائے مشیمہ کا
کچھہ حصہ رحم مین باقی رہجاتا ہے جسکے
سبب سے رحم کو اذیت ہوتی ہے اور اس
اذیت سے خون کثیر آتا ہے یہان تک
کہ کبھی عورت ہلاک ہو جاتی ہے -
ایضاً کبھی مشیمہ جدا ہے پیدائش جنین کے

فم رحم کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور
یہہ امر غیر طبیعی ہے کیونکہ امر طبیعی یہہ ہے
کہ مشیمہ قاعدہ رحم کے ساتھ متصل ہو
اور فم رحم سے دور رہے۔ بالجملہ جب اس
خاص صورت میں جنین بڑہتا ہے تو
دہن رحم کشادہ و وسیع ہو جاتا ہے
اور مشیمہ غشا کے بلغمیہ فم رحم سے جدا
ہو جاتا ہے جسکے سبب سے ایام حمل میں
بہی خون جاری رہتا ہے۔

علامات

عمدہ اور ظاہر ترین علامات یہہ ہے
کہ خون کثیر آتا ہے اور یہہ خون کبہی قطرہ
قطرہ خارج ہوتا ہے اور کبہی یکبارگی
بمقدار کثیر منجمد ہوکر خارج ہوتا ہے اور
کبہی اسقدر زیادہ آتا ہے کہ مریضہ بیہوش
ہو جاتی ہے اور ماہ بماہ زیادہ خون
آنیکے سبب سے بیحد بہت ضعیف ہو جاتی
ہے اور اس کمزوری کے سبب درد قلت
ہضم غذا و عدم اشتہا و تہوع و قے
و زیادتی ریاح بطن و قبض شکم پیدا ہوتے
ہیں اور مریضہ ایسی کمزور ہو جاتی ہے
کہ ادنے مشقت سے تہک جاتی ہے
اور علامات مالیخولیا مثلاً انفجار و
دل تنگی اور نیز اعراض ہسٹیریا یعنی
اختناق الرحم از قسم خفقان و غشی عارض
ہوتی ہیں

تشخیص کے واسطے یہہ بہترین علامت ہے
کہ مریضہ کو بآرام تمام رکہیں اور دوائے
حابس خون مثلاً گالک ایسڈ پلاویں
اگر اس سے آرام ہو جاوے اور حرکت
کے بعد بہی خون نہ آوے تو جان لینا چاہیے
کہ اسباب غیر ورمیہ کے ہے اگر بعد تدبیر
مذکور کے خفت ہو جاوے مگر حرکت
کرنے سے پہر جاری ہو جاوے تو سمجھ لیں
کہ ورم رحم یا سرطان رحم ہے

علاج

پہلے سبب دریافت کرکے اوسکے ازالہ کی
کوشش کریں کیونکہ اصل علاج ازالہ سبب ہے
عام علاج یہہ ہے کہ گالک ایسڈ ۱۰ گرین
نبات یا شیرہ نبات کے ہمراہ یا ایک ڈرام
روغن دارچینی کے ہمراہ پلاویں اور یہہ
عمل بکرات کرر کریں

نوعلاجگی سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک
۲۰ قطرہ ہمراہ آب سادہ پلاویں۔ اگر یہہ
مفقود ہو تو پلمبائی ایسیٹاس ۵ اسے ۲
گرین سادہ پانی مین حل کرکے روزانہ

ہین ہو رہا ہین۔ اگر اس تدبیر سے بدینوجہ فایدہ نہو کہ رحم مائیہ ہوگیا ہے اور اسکا مُنہ کھلا ہوا ہے تو ایسی دوا دین جو تشنج پیدا کرکے رحم کا منہ مجتمع و منقبض کردے مثلاً آرگٹ دین اسکا بہترین استعمال اس مرض مین یہہ ہے کہ سفوف آرگٹ ۱ گرین گالک اسیڈ ۱ گرین لیکر ہمراہ آب سادہ روزانہ تین مرتبہ دین۔ اگرچہ یہہ نسخہ دونون قسم کے افراط طمث کے واسطے مفید ہے لیکن تشنج پیدا کرنے کی وجہ سے قسم ثانی مین بہت ہی مفید ہے

نوع دیگر سفوف آرگٹ نصف ڈرام۔ سفوف دار چینی کمپونڈ ۸ گرین نبات سفید ۸ گرین سب کو ملا کر ۸ حصے کرین اور ایک ایک حصہ ہر دو دو تین تین گھنٹہ کے بعد کھلا دین۔ یہہ دوا بھی دونون قسمون کے واسطے نافع ہے لیکن قسم ثانی کے واسطے انفع ہے۔ چونکہ یہہ قسم جوان عورتون کو جو مرد کے ساتھہ زیادہ صحبت رکھتی ہین زیادہ عارض ہوتی ہے اسلئے کہ کثرت مجامعت سے انکے اعصاب ضعیف ہوجاتے ہین لہذا ان کو ایام دور حیض سے ایک ہفتہ پیشتر برومائیڈ پٹاسیم ۲۰ گرین روزانہ پلا دیا کرین تاکہ اعصاب کو آرام ملے اور اسقدر حیض میرہ

مبتلا ہون۔ اگر ادویہ موضعیہ کی ضرورت پیش آوے تو بہتر یہہ ہے کہ مثانہ حیوانات مین گرم پانی بھر کر اوسکا منہ باندھ دین اور محل قطن و کمر پر موضع کلیتین کے تکمید کرین۔ ایضاً سرد پانی مین کپڑا تر کرکے رحم کے مقابل عانہ پر رکھین اندام نہانی مین سرد پانی کی پچکاری دین اور برف کا ٹکڑا رکھنا بھی مفید ہے کبھی خوب گرم پانی کی پچکاری کرنے سے بھی خون بند ہو جاتا ہے اور یہ علاج ہے علاج کی ضد ہے ایضاً ٹانک ایسڈ ۲۰ گرین بذریعہ زراقہ اندام نہانی کے اندر پہونچا دین اور مریضہ کو ہدایت کرین کہ نصف گھنٹہ تک سرین اونچے کرکے چت لیٹی رہے اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو ٹانک ایسڈ چربی بز وروغن کنجد یا روغن کوکو مین ملائین اور شیاف بلوطی بنا کر اندام نہانی یا فم رحم مین رکھین۔

کبھی یہہ مرض ایسا صعب ہوتا ہے کہ کسی دوا سے اچھا نہین ہو سکتا اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے اس حالت مین کوئی اور تدبیر کرنی چاہیے۔ اسوقت بہتر تدبیر یہہ ہے کہ صاف لتّے لیکر اندام نہانی

کو خوب زور سے بند کر دین مگر پہلا لتہ سرکہ مین تر کر کے فم رحم مین رکہین بعد خشک ہونے پہر کر بند کر دین یہان تک کہ دروں کی جگہ بند ہو جاوے - پہر مریضہ کو پلنگ پر لٹا دین اور ہر قسم کی حرکت سے باز رکہین - اسوقت بہی گلاب کا عرق ہمراہ نبات سفید یا ایسی دوا جو خون کو بند کرے مثلاً گل ارمنی یا ایسا ہی مرکب بہی ایسے ہی کو بار بار پلا دین اور غذا بارد بالفعل کہلا دین البتہ غذا سے مقوی مثل شیر دستور باکی پلا دین مگر ایسی چیزون سے جو خون مین گرمی پیدا کرین مثلاً لحم دا یا زیر حارہ پرہیز کرین

بدبوے رطوبات رحم

اسکو انگریزی مین فیٹڈ ڈسچارجز یعنی بدبوے رطوبات سا رحم کہتے ہین

اسباب

اسکا اکثر سبب خون حیض کا رکا اور رحم مین باقی رہجاتا ہے خواہ اس کمی و بقیہ کا کوئی ہی سبب ہو کبہی اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ ورم غشاے بلغمیہ مین جو رطوبات ورم خارج کرتے ہین وہ محتبس ہو جاتے ہین یہہ بہی خواہ کسی سبب سے محتبس ہو جائین اور رحم کے اندر رہین کیونکہ عفونت و نتن اوسی رطوبت مین ہوتا ہے جسمین کہ خون مختلط ہو پس جب یہہ رطوبت محتبس ہو جاتی ہے تو اسکے احتباس سے خون متعفن ہو جاتا ہے جسکے سبب سے رطوبات مین تعفن و نتن محسوس ہوتا ہے - کبہی بعد سقوط حمل کے جبکہ مشیمہ غشاے بلغمیہ رحم سے جدا ہو جاتا ہے اور اوسکی غذا جو رحم سے پہونچتی تہی وہ جدا ہونے کے سبب منقطع ہو جاتی ہے تو وہ ملایم و متعفن ہو کر سایل ہوتا ہے اسوجہ سے نتن و عفونت پیدا ہو جاتی ہے - ایضاً ولادت یا سقوط کے بعد جبکہ مشیمہ بہی خارج ہو جاوے لیکن اوسکا کچہہ حصہ رحم مین باقی رہ جاوے تو اوس سے بہی یہہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے - اور نیز بعد ولادت کے جبکہ جریان نفاس نہ ہوتی ہو جاتا ہے فقط تہوڑا تہوڑا گلابی رنگ یا سیاہی مایل باقی رہجاتا ہے تب بہی عفونت پیدا ہو جاتی ہے

جب رحم میں زخم کہنہ یعنی قرحہ ہو یا سرطان ہو تو بھی یہہ مرض حادث ہو جاتا ہے اور ان دونوں صورتوں میں یعنی قرحہ و سرطان کی حالت میں جب خون کی رطوبات رحم کے ساتھہ ممتزج ہوکر احتباس کے سبب رحم یا زخم میں باقی رہجاتا ہے تو متعفن ہو جاتا ہے اگر ان دونوں صورتوں میں احتباس موجود نہو اور خون برابر جاری رہے تو تعفن نہیں ہوتا۔

علامات

جو رطوبات رحم سے خارج ہوتی ہیں وہ متعفن منتن ہوتی ہیں اور اسباب مذکورہ کے موافق اپنی صورت میں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً جو حیض کے بعد آوے سیاہ ہوتی ہے یا آب گوشت کے رنگ پر۔ جو غشاء مخاطیہ رحم کے ورم کے سبب آتی ہے اوسمیں رطوبات کے ساتھہ کبھی ریم کبھی خون آمیز ہوتا ہے اور جو اسقاط حمل یا ولادت طبیعی کے بعد آتی ہے وہ اوس رطوبت کے ساتھہ مشابہ ہوتی ہے جو حیض میں آیا کرتی ہے لیکن اسکے ساتھہ منجمد خون کے لوتھڑے بھی آتے ہیں۔ اور جو زخم رحم + یا سرطان الرحم سے آتی ہے اوسمیں مثل آب گوشت متعفن کی اور کبھی رطوبت تلچھٹ کی طرح مایل بسیاہی ہوتی ہے اور کبھی زرد آب خارج ہوتا ہے۔

فرق درقرحة الرحم وسرطان الرحم

دونوں میں کئی وجہ سے فرق کیا جاتا ہے اول ابخرہ سے۔ قرحہ میں نتن و عفونت مثل گوشت کے ہوتی ہے۔ اور سرطان میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے اور سرطان کی بو اوسی قسم کی ہوتی ہے اور بغیر تداول و تجارب کے معلوم نہیں ہوسکتی۔ خواہ کسی جگہ ہو اسکی بو یکساں ہوتی ہے جس طبیب کی نظر سے بہت سی مریض گزر چکے ہونگے وہ بخوبی اسکی تمیز کرسکے گا۔ دوم رویت سے جب اسپکیولم داخل کرکے دیکھیں تو رحم میں سرطانی ورم و سختی محسوس ہوگی۔ سوم بحیثیت درد۔ سرطان میں ہمیشہ درد قوی ہوا کرتا ہے۔ قرحہ میں درد شدید نہیں ہوا کرتا۔

علاج

عام علاج یہہ ہے کہ ادویہ دافع بدبو استعمال میں لاویں۔ مثلاً کاربالک ایسڈ ایک ڈرام

+ آٹھ اونس آب سادہ میں حل کرکے یا
پٹاسی میگناس نمک سے ۳۰ گرین بیس اونس
سادہ پانی میں بحساب ایک گرین یا نصف
گرین فی اونس پانی میں حل کرکے۔ اور یہ
نسخہ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ یا زنک کلورائیڈ
تین ام۔ ۲۰ اونس پانی میں حل کرکے
یا سیس کلوری ناس ۳ ڈرام بیس اونس
پانی میں خوب حل کرکے صاف کپڑے میں
باندھکر مقطر کرلیں۔ یا لائکر اسوڈی کلوری ناسر
ایک سے دو ڈرام تک حسب زیادتی و کمی بدبو
بیس اونس پانی ملاکر۔ یا سہاگہ ایک سے دو
ڈرام تک بیس اونس پانی میں حل کرکے
یا ٹانک اسیڈ ایک ڈرام و شب یمانی خام ۲ ڈرام
بیس اونس آب سادہ میں حل کرکے۔ غرض
ان نسخوں میں جو مناسب حال ہو پچکاری
کے ذریعہ سے بیس بیس اونس پانی روزانہ
تین چار مرتبہ فرج میں پہنچاویں اور یہ عمل
کئی مرتبہ کریں۔ بعد کامل غور کرکے
مرض کا خاص سبب معین کریں اور اوسکے
رفع کرنے میں کوشش کریں مثلاً اگر قلت
طمث یا مشیمہ مردہ اسکا سبب ہو تو ایسی دوا
دیں جو رحم کو منقبض کرکے خون منجمد و مشیمہ
کو خارج کرے۔ مثلاً ارگٹ۔ اگر میں سہاگہ

۱۰ گرین سادہ پانی ملاکر چھ چھ گھنٹے کے
بعد پلاویں۔ اگر ورم غشاے بلغمیہ رحم کی
وجہ سے ہو تو ورم مذکور کا علاج کریں جو
پیشتر لکھا جا چکا ہے۔ اگر قرحہ و سرطان
اسکا سبب ہو تو وہی علاج کریں جو ان
امراض کے واسطے لکھا جا چکا ہے۔ اور
مریضہ کو غذاے جید و مقوی خون کہلائیں
اور ادویہ مقویہ مثلاً ٹنکچر اسٹیل و کلوریٹ
آف پٹاس و کنین دیں

اکلہ رحم

یہہ بھی زخم و قرحہ کی ایک قسم ہے جو زنان
لخزاد فاحشہ کو لاحق ہوتا ہے۔ لیکن اسکا
کوئی خاص سبب تحقیق نہیں ہوا صرف
اسقدر کہتے ہیں کہ اکثر مادہ آتشک و خنازیر
کے سبب یہہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور یہہ
مرض اکثر عنق و فم رحم میں واقع ہوتا ہے
اور زخم مذکور کے کنارے ناہموار ہوتے
ہیں جیسا کہ چوہے کے کاٹنے سے جو اوس
کے دانتوں کا نشان پڑ جاتا ہے لہذا
اسکو انگریزی میں روڈنٹ السر یعنی
وہ زخم جو چوہے کے دانت کاٹنے سے
ہو جاتا ہے۔ اور یہہ زخم بظاہر خشک اور

درخشان ہوتا ہے۔ کبھی اسمین گوشت نیا نیم
عشا سے یا ہیئت منتفخ کی صورت پر محسوس
ہوتا ہے۔ اس حالت مین اس سے رطوبت
سفید یا مایل بسرخی خارج ہوتی ہے۔ جب
اس زخم کو چھوتے ہین یا دباتے ہین تو عدیم الحس
پایا جاتا ہے اور اسمین درد نہین ہوتا
اور یہہ زخم روز بروز بڑہتا ہے اور عمق
و فم رحم کو کہاتا جاتا ہے یہان تک کہ
اوسکے جرم تک پہونچ جاتا ہے۔ اوسوقت
تک خون نشیف برابر جاری رہتا ہے
اور خون کے آنے سے مریضہ روز بروز ضعیف
ہوتی جاتی ہے چہرہ اُتر جاتا ہے لاغری
غالب ہوجاتی ہے۔

انجام

یا ضعف و کمزوری کے سبب سے مریضہ ہلاک
ہوجاتی ہے۔ یا اخیر مین ورم غشائی امعا
تک پہونچ جاتا ہے اور مریضہ مرجاتی ہے

علاج

علاج دشوار ہے اور دشواری کا زیادہ تر
سبب یہہ ہے کہ اس مرض مین اذیت کم
ہوتی ہے اسیوجہ سے اوایل مرض مین
مریضہ طبیب کی طرف متوجہ نہین ہوتی
اور کوئی ایسی تدبیر کام مین نہین لائی جاتی
جس سے مرض نہ بڑہے اور جب تک کہ
سبب ہذا زیادہ ناقص ہوجاتا ہے تو
اوسوقت طبیب کی طرف رجوع لاتی ہے
لیکن اس حالت مین کام طبیب کے ہاتھ
سے نکل چکتا ہے۔ بہرحال اگر ابتداے
مرض ہو تو اصل نائٹرک ایسڈ لیکن جسمین
کوئی مصلح شامل نہو اور ڈائلیوٹ ہی
نہو۔ اور ایک قلم لیکر اوسپر روئی لگا یا
باندہین اور اوسکو نائٹرک ایسڈ مین
تر کرین اور اسکو قلم داخل کرکے اوسکے
ذریعہ سے قلم مذکور کا عرق آلود سرا زخم
پر رکھین اسکے بعد ٹھنڈے پانی کی
پچکاری کرکے اوسکو دہو ڈالین تاکہ
دواے مذکور کا اثر کسی دوسرے مقام
پر نہ پہونچے۔ یا اصل کاسٹک نقرہ سے
زخم کو جلا دین جیسا کہ زخم رحم کے علاج
مین کیا جاتا ہے اس سے زخم وسیع
ہوجاتا ہے اور جب زخم وسیع ہوجاے
تو تیزابہاے مذکورہ کا استعمال موقوف
کردینا چاہیے ورنہ سخت نقصان ہوگا
بلکہ مرہم و شیاف جو زخم رحم مین لکھے
گئے ہین استعمال مین لائین۔ یہہ مرض
مرض الف کے مشابہ ہے۔ اسمین لاکہ

اُرسنک پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے
اسمرض مین اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیے
روغن جگر ماہی ٹنکچر اسٹیل وکنین وغیرہ ادویہ
مقویہ۔ اغذیہ جیدہ صالحہ دین تاکہ مریضہ
مین طاقت پیدا ہو۔ اگر ورم غشا سے ابدا
پیدا ہو جاوے تو جو کچھ اوسکے علاج مین
لکھا گیا ہے استعمال مین لاوین یہہ مرض
جب طول پکڑ جاتا ہے تو لاعلاج ہو جاتا ہے

حکۃ الرحم

یعنی خارش جو رحم مین پیدا ہوتی ہے

اسباب

کبھی ورم رحم کہنہ یا ورم خصیہ فرجن خصوصًا
جبکہ جسم بیضوی بڑھجائے اور انفجار کی
غرض سے جلد کے قریب پہونچ جائے۔
کبھی خراش غشاے بلغمیہ فم رحم سے ہوجاتا
ہے اور اسکی یہہ صورت ہے کہ رحم سے رطوبت
سفید خارج ہونے کی حالت مین رطوبت
کی حدت کی وجہہ سے غشاے بلغمیہ مین زخم
خفیف پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی سیلان طمث یا
رحم سے اور مین بثور وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین
کبھی اپنی انگلی ڈالنے سے یا کوئی ایسی چیز اندر
داخل کرنے سے یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے
جو آلہ تناسل کے ساتھہ مشابہ ہوتی ہے
چنانچہ بیوقوف یا بدکار عورتین تجرد کی
حالت مین ایسا اکثر کرتی ہین۔ ساحقہ
مین بھی اکثر یہی صورت پیش آتی ہے

علامات

سب سے پہلی علامت خارش ہے جو رحم
مین ہوا کرتی ہے۔ بن بعد اوس مرض
کی علامتین نمودار ہوتی ہین جسکے سبب
سے یہہ مرض حکہ پیدا ہوا۔ اور جو یہہ مرض
مریضہ کے اپنے فعل سے لاحق ہو اوسپر
سبقت فعل خود دال ہوتی ہے اور نیز
اس حالت مین قوت ساقط ہو جاتی ہے
کمزوری غالب آجاتی ہے جیسے کہ اعراض
مالیخولیا مثلاً کثرت فکر و خوف و انضجار
طبع اور کبھی علامات اختناق الرحم مثلاً
تشنج و غفلت و خفقان و دیگر اعراض
امراض عصبیہ وغیرہ موجود ہو جاتے ہین

علاج

پہلے تشخیص سبب کرکے اوسکے دفع کرنے
مین کوشش کرین۔ اگر سبب ورم رحم
یا ورم خصیہ یا خراش یا بثور رحم ہو تو
اورام وسیلان رحم کا علاج کرین جو کہ
خود مسطور ہے۔ اور عام علاج یہہ ہے کہ

کہ ہر روز کئی دفعہ سرد پانی مین بیٹھا رہین
اور فرج مین سرد پانی کی پچکاری کرین یا
مین بعد برومائیڈ پٹاسیم پانی مین حل
کرکے دین اور دوسرے مخدرات کام
مین لائین ۔ ایضاً برومائیڈ پٹاسیم
ہمراہ کلورل ہائیڈریٹ پانی مین حل
کرکے پلائین ۔ ایضاً برومائیڈ پٹاسیم ہمراہ
اکسٹرکٹ کینس انڈیکا پلائین ۔ ایضاً
برومائیڈ پٹاسیم ۲ گرین ٹنکچر کینیبس انڈیکا
۱۰ قطرہ سادہ پانی مین حل کرکے پلائین
لوعدلگو سفوف برگ تیپ تین چار
گرین ہمراہ آب سادہ یا برومائیڈ محلول
آب پلادین اور ایسی غذا دین جو بارد
بالفعل و بالقوہ ہو مثلاً نان بابرنج ہمراہ
شیر گاؤ یا مخیض بقر یا دوغ ترش یا مزورا
بارده دین جو بارد بالفعل ہون لیکن
گوشت سادہ و نمرده بیضا اور تیز ایسی غذا
سے پرہیز کرین جسمین توابل حارہ ہون ۔
اور جہان مرض اپنے ہاتھ کا پیدا کیا ہوا
ہو اوسمین مریضہ کو کسی کام مین مشغول
رکھین مثلاً تعلیم علوم یا سینے پرونے کے
کام مین لگا دین تاکہ وہ اس برے
خیال سے رک جائے ۔

فریسموس زنان

اور وہ یہہ ہے کہ بظرہ استادہ رہتا ہے
جیساکہ مردون کا قضیب استادہ رہتا ہے
اس استادگی کا سبب وہی ہے کہ جسم عضلی
جو مردون کے قضیب مین ہے عورتون
کے بظرہ مین بھی موجود ہے اس جسم
عضلی مین خون زیادہ آجاتا ہے اور یہی
استادگی کا سبب ہے ۔ یہہ عضو بعض عورات
مین صغیر اور بعض مین کبیر ہوتا ہے
جب اسکو مالش کی جاوے یا حرکت
دیجاوے جیسے کہ حلق مین کی جاتی ہے
تو اسمین خون زیادہ آتا ہے جو استادگی
کا موجب ہے

اسباب

اسکا سبب کبھی حکہ فرج اور کبھی حکہ رحم
ہوتا ہے چنانچہ کبھی اسی کی اذیت سے
حکۃ الرحم پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی اسکا
سبب یہہ ہوتا ہے کہ اسکو زیادہ مالش کیجاتی
ہے جیساکہ بعض عورتین بدعا و لذت
کے واسطے ایسا ہی کرتی ہین کبھی یہہ
عضو بقدر طویل ہو جاتا ہے کہ فرج سے
باہر نکل کر خشک کے ساتھ رگڑ کھاتا ہے

اور ریگر کھانے مین استادہ ہو جاتا ہے اور کبھی اتنا کہ سوتے مین چہنے کا کپڑا اپنا ہاتہہ کا ہاتہہ دیر تک نطفہ پر رکہا رہتا ہے اور نطفہ اوس سے گرم و ستاذی ہو کر استادہ ہو جاتا ہے۔ کبھی مساحقہ مین بھی جو کثر بدکار عورتین کیا کرتی ہین نطفہ استادہ ہو جاتا ہے یہان تک کہ کبھی عورتین اپنا نطفہ دوسری کی فرج مین داخل کر دیتی ہین

علامات

نطفہ کی استادگی علامت کامل ہے

علاج

سبب دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کرین اگر کوئی ایک یا متعدد امراض اسکا سبب ہون تو پہلے اونکا علاج کرین اگر مریض اپنے ہاتہہ سے پیدا کرنے کی عادت ہو تو کسی حکمت عملی سے مریضہ کو ترک عادت پر مجبور کرین اسکے بعد مسلم علاج وہی ہے جو کہ رحم مین لکھا گیا ہے یعنی مخدرات مثلاً بردیا بڈیٹاس وغیرہ پلاوین تاکہ حس کم ہو جاوے اور استادگی و اذیت برطرف ہو جاوے۔ اگر نطفہ مقدار مین بڑہ گیا ہو اور کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے اذیت و استادگی پیدا ہوتی ہو تو نطفہ کو کاٹ سے کاٹ نہ البتہ جیسا کہ مردون مین ختنہ کر دیا جاتا ہے اس عمل سے مرض برطرف ہو جائیگا۔

انقلاب الرحم

اسکو انگریزی مین انورشن آف یوٹرس کہتے ہین ہندی مین اسکو ناف دلٹ جانا۔ دھرن پڑ جانا کہتے ہین۔ انقلاب سے یہ مراد ہے کہ قعر رحم و قاعدہ رحم اپنے باطن کی جانب سے جنبش کرکے فم رحم سے باہر نکل آتا ہے جیسا کہ درزی کپڑے کا تیاری کرکے اسکو الٹا لیتا ہے۔ اس حالت مین فندس (قعر رحم) سامنے کی طرف نکل آتا ہے اور فم رحم پیچھے کو چلا جاتا ہے اس انقلاب کے درجے مختلف ہین کبھی فندس یعنی قاعدہ رحم بالتمام باہر نکل آتا ہے اور کبھی اوسکا کچھہ حصہ نکل آتا ہے لیکن فم رحم بجائے خود رہتا ہے۔

اسباب

کبھی بعد ولادت کے یہہ مرض ہو جاتا ہے جبکہ ولادت قوی تشنج کے ساتھہ واقع ہوتی ہے جس سے فم رحم اور فرج زیادہ کشادہ

ہوجاتا ہے اور قوت تشنج اور عصبیت کبدکی
مدافعت سے قاعدہ الرحم ہی بچہ کے ہمراہ
باہر نکل آتا ہے اوسوقت بھی یہہ مرض
لاحق ہوجاتا ہے بلکہ جنین کے ہمراہ مشیمہ خارج
ہو اور رحم کے ساتھہ لگا یا جزءً معلق رہے
اور اوسکے نکلنے کے واسطے دایہ
قوت زاید صرف کرکے اوسکو نکالے اس
حالت مین مشیمہ کے ہمراہ قاعدہ رحم بھی تمام
رحم کے رستہ سے باہر نکل آتا ہے۔ کبھی سلعہ
غشائے بلغمیہ رحم بھی اس مرض کا سبب ہوتا
ہے اس رسولی کو انگریزی مین پالی پس
کہتے ہین جب یہہ رسولی بڑہکر فم رحم تک
آجاتی ہے اور اذیت دیتی ہے تو رحم اوسکے
دفع کرنیکے واسطے مجتمع و منقبض ہوجاتا
ہے اور اوسکے دفع کرنے کے ساتھہ ہی
قاعدہ رحم بھی باہر نکل آتا ہے اور رحم کبھی
بالتمام منقلب ہوجاتا ہے اور کبھی اوسکا
کچھہ حصہ۔

علامات

سے اوپر سے رحم فرج مین معلوم ہوتا ہے
اپنی اصلی جگہ پر نظر نہین آتا کبھی دہن فرج
کے قریب پایا جاتا ہے مگر یہہ مرض
ولادت کے بعد حادث ہوا اور فوراً دیکھا جائے

تو رحم کی مقدار رسولی کی طرح بڑی نظر
آئیگی۔ اگر اس حالت پر چند روز یا ایک
مہینہ گزر جاوے تو اوسکی مقدار کم ہوجاتی
ہے۔ اور مقعد مین انگلی ڈالکر دیکھنے سے
معلوم ہوگا کہ رحم اپنی اصلی جگہ پر نہین ہے
ایضاً جب عانہ پر جو محل رحم ہے انگلی
سے ٹھونک کر آواز سنی جائے تو ٹھس
آواز نہین آویگی۔ اگر رحم اصلی جگہ پر
ہوگا تو آواز ٹھس آویگی نیز رحم منقلب
کی ہیئت مثل سفرجل کی ہوتی ہے یعنی
اوسکا قاعدہ غلیظ دہن فرج کی جانب
ہوگا اور اوسکا راس صغیر داخل عانہ
کی جانب۔ اگر سلائی ڈالکر اوسکے دریہ
گھماوین تو رحم کا منہ پایا جائیگا بلکہ اوپر
جگہ پایا جائیگا جہانکہ وہ لپٹے اور منقلب
ہوئے ہے یہان سلائی دہن منقلب رحم
کی مزاحمت کی وجہ سے بند ہوجائیگی اور
اوپر نہ جاسکے گی۔ اس حالت مین عانہ
کی دو جانب درد بھی ہوتا ہے اور یہہ درد
سرین و کمر اور ساقین تک جاتا ہے
اور یہہ درد تمدد و تشنج کے ساتھہ ہوتا ہے
اور غشائے بلغمیہ رحم سے خون بہت
خارج ہوتا ہے جیسا کہ افراط طمث مین

آیا کرتا ہے۔ اس سے مریضہ نہایت
ضعیف و نزار ہو جاتی ہے اور چہرہ کا
رنگ زرد ہو جاتا ہے اور سانس
بدشواری آتا ہے جیسا کہ فصد کے بعد بھی
یہی حالت طاری ہو جایا کرتی ہے کیونکہ
خون کم ہو جاتا ہے اور قوت ضعیف
ہو جاتی ہے۔ اور جب رحم باہر نکل آتا ہے
تو اوٹھکر کھڑے ہونا اور چلنا پھرنا
دشوار ہو جاتا ہے۔

علاج

اگر ولادت کے بعد یہہ حالت عارض
ہوا اور فوراً اطلاع ہو جاوے تو اسکی
تدبیر سہل ہے اور وہ یہہ ہے کہ ایک ہاتھ
شکم پر رکھکر عانہ کو زور سے دبا دیں
اور اسقدر زور لگا دیں کہ رحم اوپر کو
کھنچ جاوے اور دوسرا ہاتھ رحم منقلب پر
رکھکر زور سے اوسکو اندر کی جانب
دھکیلیں تاکہ قاعدہ رحم اپنی جگہ پر چلا آوے
اگر انقلاب پر مدت دراز گزر گئی ہو تو
اس حالت میں البتہ تدبیر دشوار ہے کیونکہ
جس جگہ انقلاب کے بعد رحم کا تنہ اٹکا رہتا
ہے وہ جگہ تنگ ہو جاتی ہے اور پھر کھلتی
نہیں ہو تاکہ قاعدہ رحم اوسکے اندر
چلا جاوے ایسی صورت میں بہتر یہہ ہے کہ
پہلے مریضہ کو کلوروفارم یا ایتھر سنگھا دیکر
پھر قاعدہ رحم منقلب کو انگلیوں کے پپوٹوں سے
خوب زور سے دبا دیں اور فشار دیں
تاکہ خون و رطوبت جو اوسمیں موجود
ہو خارج ہو جاوے اور قاعدہ مذکورہ
خالی ہو کر لاغر و منفعل ہو جاوے پھر اوسکو
انگلی سے یا سلائی کے ساتھ اوسکی اپنی
اصلی جگہ پر لے جانے کی کوشش کریں
اگر یہہ عمل ایک روز میں سرانجام پذیر
نہو سکے تو متعدد ایام میں کریں تاکہ
انقلاب کی طرف ہو جاوے۔ کبھی رحم کے
رباط اسقدر سخت ہو جاتے ہیں اور ضخامت
و سختی فم رحم یہاں تک بڑھ جاتی ہے
اور غشائے مخاطیہ رحم کے زخم ایسے شدید ہو جاتے
ہیں کہ تدبیر مذکورہ بالا بھی کارگر نہیں
ہو سکتی اور اس تدبیر کا اجرا دشوار ہو جاتا
ہے اس حالت میں ناچار دفع اذیت کے
واسطے جو موت سے بدتر ہے یہہ تدبیر
اختیار کریں کہ اوس مقام پر جو فم رحم کے
قریب ہے ایک ڈورا باندہ دیں اور
دوسرے روز قاعدہ رحم کو چہری سے کاٹ
دیں اگرچہ یہہ تدبیر خوفناک ہے لیکن اسکے

نتو و خروج رحم

اسکو انگریزی میں پرولیپسس یعنی رحم کا اپنی جگہ سے نکلکر فرج میں آجانا کہتے ہیں اور رحم کا کبھی ایک حصہ خارج ہوتا ہے اور کبھی تمام تر

اسباب

سبب واصلہ استرخائے رباط رحم ہے جس سے رحم اپنی جگہ پر قایم نہیں رہ سکتا یا رحم کا زیادہ ثقیل ہوجانا جیسا کہ ورم رحم میں ہوا کرتا ہے اس حالت میں رباط رحم رحم کو اپنی جگہ محفوظ نہیں رکھ سکتے ہیں اور اسکے اسباب بعیدہ کئی ایک ہیں ان میں سے کثیر الوقوع یہ ہیں عورت ولادت کے بعد بہت جلد پلنگ سے اٹھکر کاروبار خانگی میں مشغول ہوجاے نیز زیادت ولادت چنانچہ (ولود زن بعقر شایستہ) اکثر اسمیں مبتلا ہوجاتی ہے - وہ عورتیں بھی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جو ہمیشہ محنت شاقہ کرتی ہیں اور سر پر بوجھ اوٹھاتی ہیں رحم پر گرنا یا کسی صدمہ پہنچنے سے مثلاً سعال وعطسہ قوی یا کودنے سے جو تیز رکھنے کے وقت اکثر اتفاق پڑتا ہے ہوجاتا ہے - صدمہ ضرب وسقوط ثقیل چیز اوٹھانا بھی اسکا سبب ہے ضعف و کمزوری فرج جیسے کہ ورم مزمن فرج میں ہوتا ہے یا استرخاے فرج خواہ کسی سبب سے ہو اسکا باعث ہوجاتے ہیں جب عمیق رحم و دیگر میں طول ہو جاتے ہیں جیسا کہ ورم مزمن رحم یا دیگر امراض رحم میں ہوا کرتا ہے یہ مرض ہوجاتا ہے -

علامات

کمر سرین اور ساقین میں درد ہوتا ہے - درد تشنجی کیفیت انقباضی رحم میں پائی جاتی ہے جیسا کہ ولادت کے وقت پائی جاتی ہے - چونکہ رحم اپنی جگہ سے جنبش کرکے اعضای مستقیم و مثانہ کی [illegible]ت کرتا ہے اسلئے کبھی براز اور کبھی بول بند ہوجاتا ہے یا دشواری سے آتا ہے اور مباشرت نامکن ہوتی ہے اسلئے کہ نزول رحم کی وجہ سے دخول میں درد شدید ہوتا ہے اکثر رطوبات سفید پانی رحم سے جاری رہتی ہیں جیسے کہ ورم عشاے بلغمیہ رحم میں ہوا کرتا ہیں اور دوران حیض کے وقت خون بکثرت آتا ہے - چلنا پھرنا اور کھڑا ہونا دشوار ہوتا ہے - کپڑے یا خشک کی رگڑ سے فم رحم متورم یا مجروح ہوجاتا ہے

علاج

مریضہ کو چت لٹاکے رکھیں اسکے بعد رحم کو اپنی جگہ پر لانے کی کوشش کریں اور

مریضہ کو حرکت کرنے سے باز رکھیں اور بعد
اوسکی تقویہ قابضہ غشاے بلغمیہ مثلاً آبپاشی
اسپنداس یا ہلیلہ رحم تک پہونچائیں
فرج میں تب سرکی پچکاری یا مفید ہے اسکے
بعد باریک کپڑا یا پھیہ تیلوں فرج میں رکھیں
سب سے بہتر یہ ہے کہ ربڑ کی ارلی بناکر جسکو
پیسری کہتے ہیں فرج میں فم رحم کے قریب
رکھیں تاکہ فرج اپنی جگہ پر قایم رہے اور کھسکنے
نہ پاوے ایضاً ربڑ کا طوق بناکر اندام
نہانی میں اس طرح رکھیں کہ فم رحم اوسکے حلقہ
کے اندر آجاوے اور رحم باہر نکلنے نہ پاوے۔
اگر یہہ دونوں چیزیں میسر نہو سکیں تو جانہ
پر ایسی بندش لگائیں کہ بندش کا اثر دونوں رحم
کے اوپر کے حصہ پر موثر ہو بلکہ نیچے کے حصہ
پر ایسا مضبوط اثر کرے کہ اوسکو کھسکنے نہ
دے فرج پر لنگوٹ بھی باندھ دیں جیسا کہ درد
حیض کے وقت باندھا کرتے ہیں تاکہ فرج سے
رحم باہر نہ نکل سکے اگر عنق رحم طویل ہوجاے
تو زائد حصہ کو کاٹ دیں اور زخم پر ٹنکچر
اسٹیل ملا کریں کہ خون بند ہوجانے اور
روغن میں فتیلہ تر کرکے فم رحم میں رکھیں
تاکہ حالت اندمال میں منہ بند نہو جاوے
کبھی [illegible] یا ظہور اندام نہانی دونوں

ایسے ضعیف و سست ہوجاتے ہیں اور رحم
اسقدر ثقیل ہوجاتا ہے کہ ایک دفعہ چڑہا
دینے کے بعد پھر اوتر آتا ہے اور اپنی جگہ
پر ٹھہر نہیں سکتا اس صورت میں بہتر یہہ
ہے کہ فرج کو حتی الامکان تنگ کردیں اور اسکی
تدبیر یہہ ہے کہ اوسکے غشاے بلغمیہ کو نیچے
کی جانب سے قدرے خراش کرکے سوئی
سے سی دیں تم فرج تنگ ہوکر رحم کو باہر آنے
سے روکیگا اگر اسمرض میں اتفاقاً
مریضہ باردار ہوجاوے تو لازم ہے کہ ولادت
کے بعد تین ہفتہ تک برابر پلنگ پر لٹائے
رکھیں اور کچھ حرکت نکرنے دیں اور اس
ولادت کو غنیمت سمجھیں اس سے رحم اپنے
مقدار و محل طبیعی پر خود بخود آجاویگا اور
بعد صحت کے تندرستی کا علاج کریں یعنی
بدن و خون کو تقویت دیں تاکہ رباط قوی
ہوکر رحم کو ملنے نہ دیں

میلان و نگون شدن رحم

یہہ دو قسم ہے ایک یہہ کہ رحم خلاف قاعدہ
رحم سامنے سے مستقیم ہوجاکر اوسکو دباوے
اور اوسکا منہ مثانہ پر اگر مثانہ کو دباوے
اوسکو اگر [illegible] درد [illegible]

یعنی پیچھے کی طرف ہو جانا۔ دوسرا ایک
بیرونی ہے یعنی قاعدہ رحم مثانہ پر پہونچکر
اوسکے اوپر دب جاوے اور اوسکا منہ مہبل میں نیچے
پر جاکر اوسکو دباوے۔ اسکو انگریزی میں
انٹی ورشن یعنی آگے کی طرف نگون
ہو جانا کہتے ہیں اور ان دونوں صورتوں
میں مجرے اندرونی رحم یعنی اوسکا بطن
راست ہوتا ہے جسکی وجہ سے جریان
حیض کے وقت اذیت کمتر ہوتی ہے اور
ممکن ہے کہ اس حالت میں عورت باردار بھی
ہو جاوے کیونکہ استقامت رحم کی وجہ سے
مرد کی منی کا رحم کے اندر داخل ہو جانا
ممکن ہے۔

اسباب

اسکا سبب اول ثقل رحم ہے خواہ کسی
وجہ سے ہو اسی وجہ سے رحم آگے پیچھے ہو جاتا
ہے دوسرا سبب استرخائے رباط ہے جو رحم
کو سیلان سے باز نہیں رکھ سکتا

علامات

اسپیکولم اندر داخل کرکے دیکھیں اگر قاعدہ
رحم مہبل کی سمت مستقیم پر چلا گیا ہوگا تو رحم کا منہ
مثانہ کے پیچھے مشکل معلوم ہو سکیگا اگر
اس حالت میں اگر مہبل سے مستقیم میں انگلی
داخل کرکے دیکھا جاوے تو قاعدہ رحم کی
صلابت مثل سلعہ کے محسوس ہوگی اگر فم
رحم مہبل سے مستقیم پر اور قاعدہ رحم مثانہ پر
لگیا ہوگا تو اس حالت میں مثانہ پر دباؤ ڈالنے
سے قاعدہ رحم کی سختی مثانہ میں محسوس ہوگی
اور اسپیکولم کے ذریعہ دیکھنے سے فم رحم
مہبل سے مستقیم پر محسوس ہوگا

علاج

رحم کو سیدھا کریں لیکن اگر ورم غشائے
آبدار سیلان کا سبب ہوگا تو اس صورت
اوسکا سیدھا کرنا مشکل ہوگا کیونکہ رحم
غشائے مذکور کے ساتھ مربوط ہے جیسا
کہ تشریح میں بیان کیا گیا ہے تاہم رحم کو
سیدھا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ
بار بار کی تحریک سے جو رحم کو اپنی جگہ پر لانے
میں کی جاتی ہے کبھی ورم غشا کو بھی فائدہ
ہو جاتا ہے۔ اگر انگلیوں کے ذریعہ سے رحم
اپنی اصلی جگہ پر نہ آسکے اور ورم کے سبب
اپنی اصلی جگہ سے منحرف ہو گیا ہو تو اس
حالت میں خاص سلائی ہے جو اس کام
کے لئے مخصوص ہے رحم کو سیدھا کریں اور
جب رحم اپنی جگہ پر آجاوے تو اوسکے اپنی جگہ
پر مستقر و محفوظ رکھنے کے لئے وہی تدابیر

قبول کرنے پر مستعد ہو جاوے۔ اگر سبب معلوم ہو تو معدہ پر رائی کی پٹی لگا کر ایک گرین اس سے ایپکاکوانا کی ۳۰ گرین تک بخوبی ہضم ہو سکتی ہے اور اسکے کہانے سے تین چار گہنٹے پہلے اور پیچھے کوئی شئے کہانے کو ندین۔ اسکے سفوف کی نسبت تین چار گولیان بنا کر یا کاغذ مین لپیٹ کر کہانا نہایت فایدہ مند ہے اور بوقت خواب کہلانا اور بہی مفید ہے۔ اس طرح دینے بہی اگرچہ بعض اوقات مریض صبح کو قے کر دیتا ہے مگر چونکہ اسکا اثر خون مین جذب ہو جاتا ہے اسلئے تین چار دفعہ کے استعمال سے اسہال خونی اور آنو موقوف ہو جاتے ہین اور درد معدہ بہی جاتا رہتا ہے اور حسب ضرورت افیون کی پچکاری زیر جلد کرین اور درد مین ستا شربت آب سنبہ بہی کہانے کو دیتے۔ غرض شروع بخار مین تہرتے سیلوں کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہین۔ سوزش جگر صفرا صبیبان اور مرض بند لقمہ وصا اوقت نوبت اسکے دینے سے فوراً افاقہ ہو جاتا ہے خواہ مریض کیسا ہی تکلیف مین مضطرب ہو۔ بعض اوقات اس سے دست بہی آتے ہین تہوڑی مقدار

مین اسکے بار بار دینے سے مجری الہوا ریہ کی بلغم تراوش پاکر با آسانی دفع ہو جاتی ہے۔ سرفہ سیاہ مین ڈوورس پوڈر ایک سے دو گرین تک یا وائین اپیکاکیوانا ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک دینا فایدہ مین اکسیر کا حکم رکہتا ہے۔ بدہضمی امراض جگر اور اسہال پیچش مین نہایت مفید ہے خصوصاً پیچش حاد مین بقدر ۳۰ گرین خوشبودار سفوف کے ہمراہ پانچ پانچ گہنٹہ کے بعد دینا زیادہ تر مفید ہے۔ اگر قے ہو جانے کا احتمال ہو تو حسب ہدایت مندرجہ بالا پہلے فم معدہ پر رائی کی پٹی لگاوین اور بقدر دو گرین افیون کہلا دین یا ٹنکچر اوپیم کے ہمراہ دین تاکہ معدہ کو اسکی برداشت ہو جاوے اور بوقت ضرورت ۸ گہنٹہ کے بعد پہر مقدار مذکورہ دوبارہ دین اس سے آنو اور خون کے بدلے پتلے پتلے دست آتے ہین اور درد و پیچش کو آرام ہو جاتا ہے بعض اوقات بیماری کے دو تین درجہ تیز منتقل ہونے سے آنتو نمین زخم ہو جاتے ہین اور آنون کے ساتھہ گندہ باس نکلتا ہے تاہم زیادہ مقدار کے دینے سے بند ہون تو یہ جوب تین تین گہنٹہ کے

بعد دیں۔ **نسخہ حبوب** ایپکا کیوانا ۱۲ گرین افیون ایک گرین۔ پاپوپل ۵ گرین سب کو ملا کر ۴ حبوب بنا کر استعمال کریں

اگر پیچش مزمن کی شکایت سے مریض کو سخت تکلیف ہو تو بوقت صبح دو تولہ روغن بید انجیر پلا دیں اور ۱۲ بجے دن کے ایپکا کیوانا ۲ گرین۔ سوڈا ۵ گرین ملا کر پوڈر بنا دیں اور دن میں دو تین مرتبہ دیں

دیگر مجرب سفوف ایپکا کیوانا ایک ڈرام۔ لاڈنم ایک ڈرام۔ ٹنکچر لونڈر ٹنکچر الائچی ہر ایک ڈرام۔ پانی ایک اونس سب کو ملا کر بقدر دو ڈرام گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیں اور مریض کو آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں تاکہ اسہال زور نہ پڑے۔ **دیگر مجرب** سفوف ایپکا کیوانا ۸ گرین پانی ۸ اونس دونوں کو ملا کر بقدر ایک اونس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیں اس سے حاد اور مزمن پیچش دونوں کو فائدہ تامہ ہوتا ہے۔ زکام کی شکایت میں یہ مرکب بس مفید ہے۔ **نسخہ** افیون ایپکا کیوانا ہر ایک ۸ گرین قلمی شورہ ایک ڈرام سب کو ملا کر بقدر ۹ گرین بوقت شب گرم پانی یا دودھ کے ساتھ کھلا دیں

اگر سرفہ سے مریض کو تکلیف ہو تو یہہ حبوب بنا کر منہ میں رکھیں اور [illegible] میں چوسیں فوراً آرام ہو جائیگا۔ **نسخہ حبوب** کلورائیڈ آف امونیا ۴۰ گرین سفوف ایپکا کیوانا ۴ گرین سفوف [illegible] ایک گرین ربالسوس ڈائی ڈرام شربت کو باریک کر کے حب [illegible] ۳۰ حبوب بنائیں خوراک ایک حب بوقت خواب۔ کیٹ مالکم صاحب کا بیان ہے کہ اکثر دل [illegible] دکاربکل خرابی فعل جگر اور فساد خون پیدا ہوتا ہے۔ اگر ابتدائی حالت میں ایپکا کیوانا کے ایک گلیسرین میں ملا کر دل مذکور پر لگا دی جاوے اور ۵ گرین ایپکا کیوانا ½ حصہ گرین مارفیا ملا کر مریض کو کھلایا جاوے تو فوراً ضعف اور فعل جگر درست ہو جاتا ہے اور سوزش [illegible] وغیرہ شکایتیں رفع ہونے سے ایک معمولی قسم کا پھوڑا بچ جاتا ہے اور عمل [illegible] ہے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اگر اثنائے استعمال میں کیموصہ سے قے ہونے لگے تو دوا ایپکا کیوانا بقدر ایک بوند ایک ایک گھنٹہ کے بعد دیں اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے افیون اور معرق ادویہ کے ہمراہ ایپکا [illegible]

پسینا کھل کر آتا ہے۔ اگر اسکے باریک سفوف
کی چربی اور روغن زیتون کے ہمراہ جسم پر
مالش کی جاوے تو امالہ کی تاثیر ظاہر ہوتی
ہے **خوراک** مقی کے طور پر ۵ سے ۳۰
گرین تک۔ اگر ایک گرین ٹارٹرشیا انٹی منی
اور ۲۰ گرین سفوف ایپکاکیوانا کے ہمراہ کھلا
دیا جاوے تو خوب کھلکر قے آتی ہے۔ اگر
بچہ کو مقی کے طور پر استعمال کرانا منظور ہو تو
ایک سے ۱۰ گرین تک۔ اور غثیان کے
طور پر دفع بلغم کے لئے نصف سے دو گرین تک
اور مصفی خون کے طور پر یا مقوی ہضم میں نصف
گرین

مضرات ایپکاکیوانا ڈاکٹر سید
محفوظ حسین صاحب پیس شہنہ خاص اپنا
تجربہ بیان کرتے ہیں کہ عصبی مزاج وغیرہ
خاص طبیعت کے آدمی کو اسکے کھاتے ہی
پہلے خشک کھانسی دق کرتی ہے بےچینی
گھبراہٹ اور بے کلی زیادہ ہوتی ہے نبض
کمزور جسم سرد پڑ جاتا ہے کبھی غشی بھی ہو جاتی
ہے پھر سفید رنگ کا لیسدار بلغم نکلتا
شروع ہوتا ہے آنکھ اور ناک سے پانی آتا
ہے۔ پھیپھڑے الہوا کے عضلاتی ریشوں میں
تشنج کے ہونے اور سینہ کے جکڑے جانے
سے تنفس بہت دقت سے ہوتی ہے کیونکہ ہوا
میں مریض سانس لینا چاہتا ہے مگر تنفس
بڑی دقت سے ہوتی ہے اور پھیپھڑوں میں
کافی ہوا کے نہ پہنچنے سے خون خوب
صاف نہیں ہوتا اور طبیعت اوسکے
نکالنے کی کوشش کرتی ہے تمام جسم پر
خارش کثرت ہوتی ہے چھپاکی کے طور
سے مریض بیقرار ہو جاتا ہے اور بعض
گھبرا جاتا ہے اور بعض اوقات متعلقین
مریض کی جان سے مایوس ہو جاتے ہیں
غرض دوا کی تاثیر اور خاصیت طبیعت کے
موافق کیفیت مذکورہ کئی گھنٹے تک رہتی
ہے۔ بعد ازاں شدت تکلیف رفتہ رفتہ
کم ہوتی جاتی ہے صرف اعضا شکنی اور
زکام و خراش حلق باقی رہ جاتے ہیں
پھر انمیں بھی بہت جلد تخفیف ہو کر صحت
ہو جاتی ہے

علاج مضرت افیون۔ ایتھر اسپرٹ
امونیا۔ اروماٹک۔ انگوزہ۔ سنبل الطیب
مشک وغیرہ دافع تشنج ادویات استعمال
میں لاویں۔ قہوہ پلاویں۔ پنڈلیوں پر
رائی کی پٹی لگا دیں۔ کلوروفارم سنگھائیں
دمہ کے جیسے دھتورہ کی پتی چلم میں رکھکر پلائیں

اطلاع ضروری

چند ادویہ مفیدہ مقویہ معمولہ اطبا جنکے خواص سے ہر ایک طبیب ماہر ہے اور جسکی تعریف و توصیف سے مستغنی ہیں ہمارے دواساز کے ہان چند ماہ کی بنی ہوئی تیار ہیں اور اجزا سے جیدہ و اوزان صحیح سے بڑی احتیاط کے ساتھہ تیار کی گئی ہیں یہہ اس قسم کی ادویات ہیں کہ جبتک کم سے کم ترکیب دیئے چند ماہ گزر نجاویں فایدہ میں قوی الاثر نہیں ہو سکتیں ایسی کہنہ اور صحیح الترکیب بیش قیمت دوائیں عام دوا فروشوں کے ہان ہرگز نہیں مل سکتیں تازہ تیار کرنیمیں علاوہ خرچ کثیر کے سر دست مفید نہیں ہو سکتیں اطبا اور دولتمند نشاط پسند صحت دوست اصحاب کو یہہ موقع غنیمت سمجھنا چاہئے کہ ایسا بیش بہا گنجینہ کوڑیوں کے مول ہاتھہ آتا ہے تفصیل ادویہ

انوشدارو ی لولوی علوی خانی دی دل دماغ و جگر و معدہ دافع سودا مقوی بصارت مبہی و مقوی باہ ہاضم طعام مشتہی و مفرح فی تولہ ایک روپیہ آٹھہ آنہ فی رطل ۵۰ روپیہ فی سیر ۔۔ روپیہ

مفرح یاقوتی بو علی سینا تقویت قلب و تفریح طبع میں بینظیر ہے اور ہر ایک عمر و مزاج کے موافق ہے حکماے یونان کا مفرحات و مقویات میں شراسی یاقوتی پر دار و مدار ہے فی تولہ ۱۲ روپیہ رطل ۔۔ روپیہ

مفرح زمردی امراض حارہ کے واسطے نہایت مفید ہے بخار سوداوی کو دفع کرتا ہے تعدیل مزاج جگر و اعضاے رئیسہ میں بینظیر ہے نزلات حارہ کے لئے نہایت نافع ہے فی تولہ ایک روپیہ فی رطل ۔۔ روپیہ

یاقوتی جامع الجواہر یہہ نسخہ صدریہ مخفیہ مجربہ ہے جسمین کل انواع جواہر مثلاً یاقوت سرخ و سفید و سیاہ و زرد و زمرد و لعل بدخشان و فیروزہ و لاجورد و عقیقین و لاجورد و قادزہر حیوانی و مروارید وغیرہ کافی مشک عنبر ورق طلا ورق نقرہ وغیرہ یہہ سب اشیا مقوی و مفرح ہیں یہہ یاقوتی نشاط اور سرور بخشنے میں لاثانی ہے مقوی اعضاے رئیسہ مہیج باہ ممسک منی مصفی خون مصفی رنگ دافع سوزاک بدن و گردہ و سنگ بو و کمزور دافع ضعف طعام دافع فکر و وسواس و توحش مقوی حافظہ حافظ شباب جوان کنندہ مشائخ دافع خفقان و ضعف دل و جگر و گردہ و دماغ ہے اسکے علاوہ اور بیشمار فواید رکھتا ہے بیان مجمل فواید بیان کئے گئے ہیں امتحان کرنے پر اسکے کل فواید ظاہر ہونگے فی تولہ چار روپیہ فی پاؤسیر ۔۔ روپیہ فی رطل ۱۴۰ روپیہ

جوارش عنبری مقوی دل و دماغ و معدہ دافع ریاح مقوی باہ فی تولہ ایک روپیہ فی پاؤسیر ۹ روپیہ فی رطل ۔۔ روپیہ

مفرح مسیحی دل و دماغ و جگر و معدہ کے لئے نہایت مفید ہے قوت کو نہایت مضبوط کرتی ہے اور زرد و کمزور کو درست کرتی ہے مقوی گردہ و ہاضم طعام اعلی درجہ کی منعظ و مہیج و مقوی باہ و مشتہی ہے فی تولہ دو روپیہ آٹھہ آنہ فی دس تولہ ۲۲ روپیہ فی پاؤسیر ۴۳ روپیہ فی رطل ۸۰ روپیہ

جوارش مشکی معدہ کی برودت کو دور کرتی اور اسمین حرارت پیدا کرتی ہے مقوی جگر و اشتہا دافع خفقان و غشی و مزید حرارت غریزی ہے فی پاؤسیر ۱۰ روپیہ فی رطل ۱۵ روپیہ

معجون عافیت یہہ دوا ہمارے خاندان کی معمولہ مجربہ مخفیہ صدریہ ہے بڑے بڑے امراض مزمنہ لا علاج مثلاً اوجاع مفاصل و نقرس و وبا و ذونک و عرب و قوبا وغیرہ جو کسی دوا سے شفا نہ پا سکیں حکما و یقینیا چند ہی روز میں شفا دیتی ہے قیمت فی وزن جو ایک ماہ یا اس سے زیادہ ایام کے لئے کفایت کریگی ۵۵ روپیہ

حب حیات بخش یہہ نسخہ بھی ہمارے خاندان کا صدریہ مخفیہ مجربہ معمولہ ہے قوت باہ اور امساک کے لئے بینظیر ہے دو دفعہ کے طلا سے نقطہ قوی ہوتا ہے امتحان پر موقوف ہے زیادہ لکھنا فضول ہے آٹھہ وزن سے کم باہر نہیں بھیجی جاتی قیمت آٹھہ وزن چار روپیہ آٹھہ آنہ

حب ہوشیاری جس کسی کو نزلہ اور زکام ستاتے ہوں اور ضعف دماغ و اعصاب کی شکایت ہو اسکے لئے اکسیر ہے

حب نقیض الحمی ہر قسم کی تپ کے واسطے بلا خوف بے ضرر ہر وقت دیئے جا سکتے ہیں ۹ حب کے استعمال سے تپ و بخار زائل ہو جاتا ہے فی ۹ حب ایک روپیہ چار آنہ

انکے علاوہ کل جواہر و جواہر مہرہ و خمیرہ جات مروارید و حب مروارید و اقراص و شربت و معاجین و مفرحات قویہ ہر وقت تیار رہتے ہیں جس دوا کی ضرورت ہو بذریعہ خط و کتابت معلوم کر سکتے ہیں

المشتہر

پیر صاحب والا مناقب پیر حکیم ابو الیقا مظہر الدین شاہ اوصلہ اللہ الی ما یتمناہ

درگاہ شریف اسٹیشن ۔۔ روڈ ۔۔ سندھ

مطبع فخرالمطابع لاہور

تکمیل الحکمتہ کی اغراض و فوائد
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکی اغراض یہ ہیں حفظ ما تقدم کیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا مضر صحت اسباب کا دفعیہ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ صحت و صفائی۔ انگریزی علمی میگزینوں کے تجربے فن حکمت کی انتخاب۔ قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

تکمیل الحکمتہ
لاہور

قیمت رسالہ ہذا
عام خریدار
بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ
محصول
روسا و سرکار
میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ اسکے بعد بعد ادائی

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء | جلد ۱۹

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمتہ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جسکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں قیمت واجب الادا بھی بھیجیں۔ تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد الدین شاہ ایڈیٹر و پروپرایٹر کے نام لاہور مستقل کو توالی کیمبرج کے ...ی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲ ہے زیادہ اشاعت کے لیے رعایت ہوگی۔

حفظ صحت کی منظور حکمی دوا ئین مفید قابل انعام کتب طبیہ

فہ صلہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب آنریری ممبر پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا للہ ... دہلی کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید میر بادشاہ صاحب لکچرار و ہوس سرجن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ میو ہسپتال لاہور و جناب ایم اے ان حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ بی حکیم غلام مصطفے صاحب پروفیسر یونانی اورینٹل کالج و میڈیکل کالج لاہور

معمول احمدیہ یہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے جسمیں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے موافق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں معہ تصاویر اس سے عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور لایق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ہے حصہ دوم عہ حصہ سوم عہ

محمد حبات اس کتاب کے مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست رہ سکتا ہے الاعضا جسم و حالات تہلکہ اور کثیر الاولاد ہو کر عمر طبعی کو پہنچتا ہے زن و مرد بچے جوان اور بوڑھا سب اس سے یکساں فائدہ اوٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں قیمت ...

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست ازقسم... ہم پیکل بہ پیمانہ مشرقی سیماب ہڑتال سم الفار گوگرد ... دیگر ...ی اشیا و دھاتوں کے کشتہ کرنے

کی ترکیبیں بالخصوص قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ زنان و مردان اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند و نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع التاثیر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنی ذاتی تجربے بکثرت تحریر کئے ہیں تعویذات و طلسمات بھی ہیں انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے۔ اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بتائے ہیں نیز کل یونانی ڈاکٹری اور ویدک کی ادویات کی ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۱۲ آنہ

تکمیل البحرین حصہ اول یہہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب لب لباب ہے۔ ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جنسے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی۔ اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق قارورہ و نبض ہیں۔ تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح افعال الاعضا اسباب مرض اور تینوں طبوں کے موافق نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے جواہرات کے ہم پلہ ہیں۔ انگریزی و یونانی طب میں جا بجا محاکمے اور بہت سی ایسی شدید بحثیں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں ہیں قیمت ۱۲

اسرار التصوف ۔ اس متبرک کتاب میں وہ حقایق عجیبہ و نکات غریبہ ہیں جو بدلائل عقلی و نقلی ہیں جو اہل تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور گوناگوں مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے۔ جمیع مسایل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے۔ حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲

تکمیل الحکمت ۔ یہہ ماہوار رسالہ ہے جسمیں حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح دیسی و انگریزی طریق علاج نئی نئی تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ روسا و امرا سے صہ ہے

ادویات

روغن عنبر خوشبوئیں عطریات سے غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو مقتضائے عمر تک قایم رکھتا ہے بالوں کے شرائط میں بے نظیر اور دافع قمل ہے فی شیشی ۱۲

شہوت پٹی مالش کا تیل ۔ یہہ تینوں رگوں پٹھوں کے نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرنے میں بے نظیر ہے بشرطیکہ مادرزاد نہوں قیمت ہر شیشی ہے

حبوب ملین عشبہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کیلئے یہہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک و غیرہ جلدی امراض کے لیئے اختناق الرحم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان الجولیا القوہ فالج رعشہ خفقان وجع مفاصل نقرس و دیگر اوجاع مزمنہ عسیر العلاج کو برء الساعۃ ہے حمیات امتلائیہ نفخ شکم امراض معدہ طحال جگر و دماغ کے لیئے سریع الاثر قیمت ۲۴ حبوب عا۔ انکے علاوہ ہر ایک مرض کی دوائیں موجود ہیں

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان لاہور متصل کوتوالی

حمی دماغیہ و نخاعیہ ۔ (سیریبرو اسپینو فیور) سری برو یعنی دماغ اور اسپینو یعنی نخاع یعنی اس بخار کا ظہور دماغ اور نخاع کے ماؤف ہونے سے ہوتا ہے اور خون میں زہر کی آمیزش سے جملہ حمیات لازمہ اور امراض متعدیہ سے شمار کیا جاتا ہے جس سے بہت سے لوگ مبتلائے بخار ہو جاتے ہیں۔ فساد خون اور دماغ و نخاع کے متورم ہونے سے حمیات کے اقسام سے نہایت بد اور مہلک ہے مریض ۲۴ گھنٹہ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر مریض ایک ہفتہ تک یا اس سے زیادہ زندہ رہے تو شکم اور فخذین کبھی منہ پر بثور بکثرت نمودار ہو جاتی ہے ؛

اسباب ۔ اصل سبب کے بخوبی نہ معلوم ہونے سے فساد ہوا کو داخل اسباب کیا جاتا ہے۔ اور خاصکر آدمیوں کے جمع ہونے سے زیادہ پیدا ہوتا ہے ؛

علامات ۔ عین صحت کی حالت میں قدرے لرزہ معہ سردی معلوم ہوتا ہے۔ غثیان اور قے کے زیادتی سے دوران سر اور پیشانی درد کرنے لگتی ہے۔ خصوصاً خلو معدہ کے وقت درد کی شدت ہوتی ہے یہاں تک کہ بیمار اور لواحقین کو زہر خورانی کا شبہ کامل ہو جاتا ہے۔ اور کسی دوا سے صورت آرام کی نمایاں نہیں ہوتی اسی اثنا میں دماغ کے اندر خون کے جمع ہونے سے قدرے بخار۔ ضعف دماغ اور کمزوری بدنی پیدا ہو جاتی ہے۔ غشائے دماغ اور نخاع کے متورم ہونے سے پیٹھ اور کمر خصوصاً مقام فقرات زیادہ درد کرتا ہے۔ اور بتدریج تمام بدن درد کرنے لگتا ہے۔ درد کی اذیت سے مریض پلنگ پر سے کود پڑتا ہے۔ فریاد اور دردمند آواز نکالتا ہے۔ ورم دماغ کے سبب اعصاب شرکیہ زیادہ تر متاذی ہو جاتی ہیں۔ جس سے صدمہ برق اور سوئی چبھنے کے طور پر اذیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی اذیت خصوصاً شکم میں زیادہ اور بار بار ہوتی ہے۔ اور بدن کا جلد بھی درد کرتا ہے۔ بعض اغشیہ دماغ کی ورم سے خود دماغ بھی متورم ہو جاتا ہے۔ سر کے جمیع اجزا میں درد شدید ہونے لگتا ہے۔ عضلات عنق کے سخت ہونے سے خاص صورت گراز کی پائی جاتی ہے۔ غفلت کی زیادتی ہذیان اور اختلال عقل کی علامات پیدا ہو جاتے ہیں دماغ اور نخاع کے ضعیف و بیکار ہو جانے سے اعصاب شرکیہ بھی اذیت کے زیادتی

سے ضعیف اور مسترخی ہو جاتی ہیں بعد ازان عام بدن میں استرخا کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض مانند مردہ کے پڑا رہتا ہے۔ بول و براز خود بخود خارج ہو جاتا ہے اور ۲۴ گھنٹے میں مریض مرجاتا ہے۔ چونکہ ورم کے سبب دماغ اور نخاع دونوں نرم ہو جاتی ہیں کبھی ورم سے پانی یا خون سرخ نکل کر صورت ریم کی ہو جاتا ہے۔ دماغ اور نخاع کو دباتا ہے۔ اور یہ تمام صورتیں موجب خارج کی ہیں۔ اگر علامات مذکورہ چندان شدید نہ ہوں تو مریض دوسری اور پانچوین روز کے مابین مرتا ہے اگر مریض ان ایام سے متجاوز کرے تو پانچوین اور آٹھوین روز کے درمیان تمام بدن پر بثورات مثل حصبہ کے نمایاں ہوتے ہیں رنگ جلد بدن کا مائل بہ رصاصیت ہو جاتا ہے۔ یا بثور ٹائیفس فیور کے موافق پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے بخار کو سریبرو اسپینیو ٹائیفس بھی کہتے ہیں۔ اور کمزوری خون کے باعث عروق سے خون خارج ہو کر جلد بدن کے نیچے جمع ہو جاتا ہے۔ جس سے تمام جلد بدن پر آثار ضربہ اور صدمہ کے معلوم ہوتی ہیں اور یہ آثار کبھی صغیر کبھی کبیر اور مدور ہوتی

ہیں خصوصاً شکم اور فخذین پر بکثرت پائی جاتے ہیں۔ اور حبیبات حادہ کی صورت میں جو بثورات شفتین۔ ناک اور رخسارہ پر نکل آتے ہیں۔ اسی کی مشابہ منہ پر بھی بثورات نمایاں ہوتے ہیں جنکو انگریزی میں ہرپس یعنی آبلہ خورد کہتے ہیں اور کبھی خون میں زہر کی آمیزش سے زندین اور ہاتھ وغیرہ دیگر اعضاء جلد پر سرخ رنگ کے مدور دانے نکل آتے ہیں کبھی اس حمی کے ہمراہ ورم ریہ۔ سرفہ ورم غشائے قلب ورم امعا اور ورم گردہ بھی پیدا ہو جاتی ہیں جس سے اسکو حمی مرکب کہا جاتا ہے۔

بالجملہ اس بخار کے علامات مہلکہ یہ ہیں۔ نبض زیادہ تر ضعیف ہو جاتی ہے۔ عضلات عنق کے سخت ہونے سے سر پیچھے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور صرع کی مانند عام بدن میں تشنج ہوتا ہے۔ مریض کے بیہوش ہونے سے بول براز بے اختیار خارج ہو جاتا ہے۔ سفیدی بیضہ بول میں بکثرت آتی ہے۔ بدن کا رنگ رصاصی ہو جاتا ہے۔ مریض کو نہ خوف مرنے کا ہوتا ہے۔ اور نہ امید حیات کے۔ اور عضلات حلق کے استرخا

سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور آنکھ اسقدر بے حس ہو جاتی ہے۔ کہ اگر انگلی کو مقلہ پر لگایا جاوے تو دفع اذیت کے لیئے پلک کو حرکت نہیں دے سکتا زیادہ بیہوشی کی صورت میں اوُر غطیط کی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب اعراض شدیدہ مذکورہ سے مریض بچکر پانچویں یا آٹھویں روز سے مرض تجاوز کرے تو اعراض میں خفت ظاہر ہونے لگتی ہے۔ جس سے امید صحت کی پائی جاتی ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قلت زہر کے باعث دماغ اور نخاع کو اذیت کم پہنچی ہے۔ جب اس قسم کا مہلک بخار پھیلنا شروع ہوتا ہے۔ تو زہریلہ مواد کی زیادتی سے فی صدی ۷۰ اور ۸۰ کے مابین مریض ضائع ہوتے ہیں۔ کبھی متوسط درجہ کی شدت میں فی صدی ۵۰ مریض ہلاک ہوتے ہیں زہریلا مواد کی قلت میں فیصدی ۳۰ سے ۴۰ بیمار مرتے ہیں ٭

تشریح بعد وفات۔ جو مریض ۴۰ گھنٹہ میں مرا اور اس کی لاش کا ملاحظہ کیا گیا تو صرف دماغ اور نخاع میں ورم کے آثار پائے جو مریض ۴۰ روز کے بعد مرا تو اسکی بطون دماغ اور نخاع کو ریم و خون سے ممتلی پایا اس سے زیادہ دنوں کی لاش کا دماغ اور نخاع مثل دوغ کے بالکل نرم دیکھا گیا

علاج۔ مرض کی زیادہ حدت میں مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور قصیر المدت مرض کے باعث نوبت علاج تک نہیں پہنچتی۔ اگر علاج کا موقع دستیاب ہو جاوے تو ابتدا میں مریض کی فوراً فصد لیں۔ بعد ازاں اپیکاکوانا دیکر قے کرادیں۔ کیا لومل سفوف جلپ کمپونڈ یا میگنیشیا سلفاس کے استعمال سے مسہل کرادیں۔ اور مسہل کے بعد بغل پس گوش اور کنج ران میں مرہم سیماب کی مالش تجویز کریں تاکہ خون میں سیماب داخل ہو کر مانع ورم دماغ ہووے۔ کیونکہ اس قصیر المدت مرض میں کیا لومل کے کھانے سے اسقدر جلدی فائدہ مترتب نہیں ہوتا جس قدر کہ اعضاے رخوہ مذکورہ سے ہوتا ہے۔ اگر ورم سے مواد زہریلا نکل کر اغشیہ دماغ اور نخاع میں جمع ہو جاوے تو نقوع پارک کے ہمراہ ایوڈائڈ آف پٹاس کھلادیں تاکہ مواد کے خارج ہونے سے دماغ صاف ہو جاوے اور دماغ کو قدرے آرام ملے لیکن

ایوڈائیڈ کی استعمال اور مرہم سیماب کی مالش
کے بعد فوراً گھبیر الملت مریض کے باعث
جلانے ناخبر اور انتظار نہ کریں کمزوری اور
ضعف کی صورت میں نفوع مذکور کے
ہمراہ کاربونٹ آف ایمونیا شامل کریں
ہذیان اور توپ وغیرہ علامات مانیا کے
ظہور میں برومائڈ اف پوٹاسیم کو ہمراہ ٹنکچر
ہائیوسائمس دینا فائدہ میں سریع الاثر
ہے تشنج گرازی اور درد عصبی کی شدت
میں دافع تشنج اور مسکن وجع ادویہ دیں
اور اس مرکب سے فائدہ کثیر ہوتا ہے
نسخہ۔ مارفیا اسیٹاس ۱ گرین۔ اٹروپیا
سلفاس ایک گرین آب سادہ ایک ڈرام
سب کو ملا کر بقدر دو قطرات ۶-۶-۸-۸
یا ۱۲، ۱۲ گھنٹہ کے بعد بذریعہ ذراقہ سوزنی زیر جلد
کریں۔ مرکب مذکور کی عدم موجودگی میں یہ
حبوب بنا کر دیں ....

نسخہ حبوب۔ افیون ۸ گرین بلاڈونا
ایک گرین۔ دونوں کو ملا کر ۱۲ حبوب بناویں
اور حسب ضرورت مریض کو ۶-۶ یا ۸-۸
یا ۱۲-۱۲ گھنٹہ میں ایک ایک حب کھلاویں
دیگر مکسچر۔ لایکوار مارفیا ۲ تا ۳ قطرات
برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۵ تا ۲۰ گرین آب سادہ

ایک اونس سبکو ملا کر مریض کو پلا دیں
اور تسکین عطش کے لئے برف کے ٹکڑے
کو مریض کے منہ میں رکھیں اور نیز مثانہ
میں برف ڈال کر مریض کے سر نخاع
اور فقار صلب پر رکھیں۔ اگر اس سے
تشنج گرازی شروع ہو تو برف کے استعمال
کو موقوف کریں اور صرف منہ میں برف
کے رکھنے پر اکتفا کریں۔ اس سے
قے اور غثیان کو بھی از بس فائدہ ہوتا
ہے۔ اور نیز دافع عطش نسخہ جات مندرجہ
ٹائیفس فیور استعمال میں لاویں اور غذا
کے طور پر دودھ یا آب گوشت حسب
ضرورت مریض کو بار بار یا یکدفعہ دیں اگر
ضعف اور کمزوری زیادہ پائی جاوے
تو ایک ڈرام شراب برانڈی میں دو عدد
زردی بیضہ مرغ لت کریں اور نبات
سے قدرے شیریں کر کے مریض کو پلا دیں
لیکن عدم کمزوری اور ضعف کی صورت
میں شراب اور ایمونیا کا دینا مناسب نہیں
ہے۔ ورنہ جوش خون کے دوبارہ ہو جانے
کا احتمال ہے۔ اگر قے کی شدت سے
غذا کی قسم معدہ میں ٹھہر نہ سکے تو غذا کو بذریعہ
حقنہ پہنچا دیں اور نیز نفیس غذا دیں۔

ترکیب غذائے نفیس ۔ نصف سیر گوشت بز کو سادہ پانی سے دہوویں ۔ بعد ازاں پاتیلہ میں داخل کرکے ایک سیر پانی ڈالیں اور پکائیں جب پاؤ بھر پانی رہجاوے تو آگ سے نیچے اُتار کر دست مال کرکے صاف کریں بعد ازاں آب مذکور ہی آدھ پاؤ بالائی شیر ۲ تولہ شراب برانڈی ۴ ڈرام سے ایک اونس تک داخل کرکے حل کریں اور بذریعہ حقنہ معا میں داخل کریں اور اس قسم کی غذا ۲۴ گھنٹہ کے مابین دو تین دفعہ دیں اگر اس سے دست آویں تو شوربا مذکور میں قدرے افیون حل کرکے حقنہ کریں تاکہ شکم میں غذا کے باقی رہنے سے بدن کو قوت حاصل ہو ۔

حمّی دائرہ (ری لیپسنگ) ری بمعنی مکرر و دُر لیپسنگ بمعنی افتادن یعنے بخار زائل ہونے کے بعد دوبارہ عود کرتا ہے ۔ اور ری کرنٹ بازلین دوندہ کے نام سے بھی مشہور ہے کبھی کبھی اس کو حمّی خمس اور حمّی سبع بھی کہتے ہیں ۔ کیونکہ پانچویں اور ساتویں روز میں یہ بخار اکثر ظہور کرتا ہے ۔ چونکہ عود صحت کے بعد مریض دوبارہ اس بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے اسلیئے اسکو ری لیپسنگ فیور کے نام پر نامزد کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ اس قسم کا بخار ہندوستان میں کم پایا جاتا ہے اور بلاد بارده میں بکثرت وقوع میں آتا ہے خصوصاً ایام قحط سالی میں مفلس اور غریب آدمی ٹائیفس فیور کے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں ۔

اسباب ۔ جب قحط سالی ۔ اور تنگی معاش کے سبب قلیل المقدار اور ناموافق غذا کہائی جاتی ہے تو خون میں خرابی و فساد کے وقوع سے اس بخار کا ظہور ہوتا ہے اور متعدی ہونے کے سبب ایک مریض کے مبتلا ہونے سے عام بلاد میں پھیل جاتا ہے ۔

علامات ۔ جمیع حمیات کی ماننا اول مریض کو لرزہ اور سردی ہوتی ہے پیشانی اور بدن کے عضلات درد کرتے ہیں ضعف اور کمزوری نمایاں ہوتی ہے بعد ازاں تپ نہایت شدید ہوجاتی ہے نبض کے سریع الحرکت ہونے سے اوسکی ضربات کا شمار بمشکل ہوجاتا ہے اور فی منٹ ۱۴۰ بار حرکت کرتی ہے جوش خون سے مقیاس الحرارت میں سیماب کا درجہ ۱۰۵ تک پہونچ جاتا ہے اس اثنا میں علامات مذکورہ نہایت شدت پر ہوجاتی ہیں پیاس زیادہ لگتی ہے ۔ نیز روز قے کی شکایت شروع ہوجاتی ہے جسمیں غذا خارج ہونے کے بعد صفرائے سبز نکلتا ہے اور زیادہ حدت کے باعث بھی ہذیان (ڈیلیریم) بھی شروع ہوجاتا ہے قبض زیادہ پائی جاتی ہے سرخ یا زرد رنگ کا بول آتا ہے کبھی یرقان بھی ہوجاتا ہے بعض اوقات حمی مطبقہ متزائدہ یا حمی مطبقہ متناقصہ کی مانند بثورات شکم ۔ اور فخذین پر نمایاں ہوجاتی ہیں جب پانچویں یا ساتویں روز اعراض کی شدت

ہوتی ہے۔ تو دفعتہً مثل بحران کے بکثرت آتا ہے جس میں جملہ اعراض کے خفیف ہونے سے فوراً تپ زائل ہوجاتی ہے اور جوش خون کے کم ہونے سے مقیاس الحرارت میں سیماب کا درجہ ۹۶ تک ہوجاتا ہے جو صحت کے درجہ سے کم ہے اور تین روز کے بعد سیماب ۹۸ درجہ پر ہوجاتا ہے۔ چوتھے روز پھر تپ دفعتہً عود کرتی ہے اور تین چار روز کے بعد پسینہ کے آنے سے بخار زائل ہوجاتا ہے۔ مگر اس دوبارہ عود کی صورت میں اعراض کی شدت اور مدت کی حالت میں نسبت نوبت اولے کی بہت کمی ہوتی ہے اور اکثر دورہ ثالث کی صورت کم وقوع میں آتی ہے اگر بر تقدیر ہو بھی جاوے تو دورہ ثانی کی نسبت شدت اور مدت میں از بس کمی پائی جاتی ہے۔ کبھی ذات الریہ سرفہ وجع المفاصل اور اوجاع عضلات کے ہمراہ یہ بخار مرکب ہوجاتا ہے کبھی اس میں گردن اور زیر گوش کی غدد متورم ہوجاتی ہیں۔ اور جسم کے مختلف حصہ میں بھی دانہ نکل آتے ہیں اور بخار کی شدت سے حاملہ عورت کا حمل ساقط ہوجاتا ہے۔

علاج ابتدائی صورت میں اپیکاکوانا دے کر قے کرادیں۔ بعد ازاں مگنیشیا سلفاس سلفٹ آف سوڈا وغیرہ ادویہ باردہ مسہل دیں اور اسہال کے بعد فاسفورک ایسڈ۔ نیز اگر ایک میوریاٹک ایسڈ۔ نائٹرو میوریٹک ایسڈ وغیرہ ادویہ حامضہ میں سے لے کر اس قدر پانی پلادیں کہ ذائقہ میں پانی ترشی مائل ہوجاوے اور اس قسم کے پانی کو پیاس کے وقت پلادیں اور منہ میں برف کا ٹکڑا رکھا دیں آب برف پلادیں اور بخار کی زیادہ حاد صورت میں قطعہ برف کو شکم اور دماغ پر رکھیں اور آب سرد میں چادر کو تر کر کے اس میں مریض کو لپیٹ دیں تسکین جوش خون کے لیئے مریض کو حوض سے پر آب میں بٹھادیں جیسا کہ حمی مطبقہ متناقصہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر مسہل کے بعد قے کی شکایت باقی رہے تو سیڈلیٹز پوڈر بقدر نیم وزن ہمراہ آب سادہ پلادیں

دیگر مجرب۔ بائی کاربونیٹ آف پوٹاس بقدر ۲۰ گرین پانی میں حل کریں اور سائٹرک ایسڈ بقدر ۱۲ گرین علیحدہ پانی میں حل کرکے دونوں کو جمع کریں اور مریض کو پلادیں۔ اگر مذکورہ بالا تدابیر سے قے کی شکایت دور نہ ہو تو مقام معدہ پر رائی کا پلستر لگادیں اور ڈائلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ بقدر ۳ قطرات پانی میں ملا کر پلادیں تسکین درد سر کے لیئے سرکہ اور پانی میں کپڑے کا لتہ بھگو کر یا قطعہ برف سر پر رکھیں۔ اگر اس سے درد کو افاقہ نہ ہو تو صدغین پر چند جونکیں لگادیں یا گردن کے پیچھے حجامت بے شرط کریں تاکہ بجانب مخالف خون

جذب ہو جاوے اور نیز شورہ قلمی بقدر ۱۲ اگرین پانی میں حل کر کے مریض کو پلاویں۔ درد سر کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ اگر یرقان کی شکایت خود بخود رفع ہو تو نائیٹرومیوریاٹک ایسڈ ڈائیلوٹ کو پانی میں ملا کر دیں۔ **شورہ قلمی** پوٹاسیم اسیٹاس وغیرہ مدر بول ادویہ پلا دیں۔ درد اعضا کے دفعیہ میں افیون یا **کلورل ہائیڈریٹ یا برومائیڈ آف پوٹاسیم** حسب ضرورت اور موافق طبع مریض دیں۔ لیکن اس قسم کے بخار میں کونین کے استعمال سے کبھی فائدہ نہیں ہوتا۔ البتہ آخر مرض میں تقویت کے غرض پر دیجاوے تو شاید مفید ہو۔

غذا کے لیے شیر گاؤ۔ شوربائے لحم یا ارا روٹ سریع الہضم اور لطیف اشیا دیں۔ زیادہ ضعف کی صورت میں امونیا کاربوناس یا شراب برانڈی یا پورٹ وائین بقدر مناسب ہمراہ غذا دیں۔

حمیٰ زرد

(یلو فیور) خون میں زہر کی آمیزش سے بخار کا ظہور ہوتا ہے ہندوستان۔ بلاد مغربیہ اور شمالیہ میں کم پایا جاتا ہے اور نہ سرد ممالک میں مگر بنادر۔ ممالک افریقہ اور امریکہ وغیرہ بحر اعظم کے قرب و جوار بلاد میں بکثرت نمودار ہوتا ہے خصوصاً نشیب جگہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور کیپ

سیام میں بھی بکثرت ہوتا ہے اور مال ذو سیام کے نام سے بھی مشہور کرتے ہیں۔

مال بمعنے مرض یعنے مرض ملک سیام اور نیز ملک حار میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اسکے مواد کو حرارت سے ترقی اور برودت سے زوال ہوتا ہے۔

اسباب

اصل سبب ہنوز نامعلوم ہے البتہ فضول حارہ میں بکثرت پایا جاتا ہے اور فضول باردہ میں نیست و نابود ہو جاتا ہے اور حمیات متعدیہ میں سے ہے اور قوت تعدیہ کے سبب نو وارد شخص اس میں بہت جلد مبتلا ہو جاتا ہے

علامات

ابتدا میں برابر ایک روز سقوط شہوات طعام درد سر۔ درد اعضا وغیرہ علامات منذرہ حمیات عامہ ظہور میں آتی ہیں۔ بعد ازاں جسم کے دفعتاً سرد ہونے سے لرزہ پیدا ہوتا ہے اور بخار کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ جسقدر سردی اور لرزہ کم ہوتا ہے اسی کے موافق حرارت کم پائی جاتی ہے زیادتی بخار کے وقت بخش خون کا درجہ ۱۰۶ اسے ۱۰۷ تک پایا جاتا ہے تعداد نبضیاں کی زیادتی بھی ہوتی ہے جس سے اعضا میں درد زیادہ ہوتی ہے۔ درد سر کی

بھی شکایت خصوصاً سردرد ابرو پر زیادہ ہوتی ہے اور آنکھوں میں سرخی پائی جاتی ہے۔ اور نیز آنکھوں کے گرد سرخ رنگ کا حلقہ معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ظہور حلقہ مذکور کے وقت بخار دور ہو جاتا ہے۔ اگر حدکے ظاہر ہونے سے بخار کی شدت ترقی پر ہو تو قے سیاہ رنگ کی آتی ہے۔ مثل یرقان کے بدن کی رنگت زعفرانی شدید الصفرت ہو جاتی ہے۔ بول قلیل المقدار نہایت سرخ بار بار آتا ہے اور محل قلب پر ثقل کے وقوع سے مریض کا چہرہ مضمحل اور خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ قلق اور اضطراب کی زیادتی سے مریض کو آرام نہیں آتا اور تین چار روز کے بعد علامات مذکورہ خفیف ہو جاتی ہیں جس سے مریض پلنگ پر سے اٹھ بیٹھتا ہے۔ بعد ازاں دوبارہ بخار میں حدت ہو جاتی ہے اور عین شدت میں پسینہ کے زیادہ آنے سے اعراض حمے پھر رفع ہو جاتی ہیں کبھی دوسری حمیات کی قسم سے ہو جاتا ہے جس میں ضعف زیادہ زبان خشک نبض سریع الحرکت اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ لبیں اور مسوڑے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ سیاہ رنگ کی دانہ دار قے دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ اصل میں یہ دانہ دار قے معدہ کے غشاء بلغیہ کا خون ہے جو معدہ کی عفونت سے تلف ہے ہضم ہو کر صورت خوراک

ناشتہ کے خارج ہوتا ہے۔ بعد ازاں معدہ کی بڑی رگوں میں سے کوئی رگ شق ہو جاتی ہے اور خون خالص کثیر المقدار قے یا براز کے ہمراہ اخراج ہوتا ہے اور کمزوری خون کے باعث۔ بدن کی جلد سرد اور تر ہو جاتی ہے اور عروق صغار سے خون نکل کر جلد کے نیچے منجمد ہو جاتا ہے جس سے جسم پر جابجا سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے داغ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آخر مرض ہیضہ میں ہوتا ہے۔ ضرر دماغ کے باعث ہذیان کی شکایت اور حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ نبض اور بدن کا ضعف آناً فاناً زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ آخر اسی حالت میں مریض مر جاتا ہے۔ کبھی ہیضہ شدید کی مانند قلب اور معدہ کے مقام پر ثقل کی زیادتی سے قے سیاہ رنگ کی آتی ہے اور مریض مر جاتا ہے کبھی خون کی زہر کا اثر زیادہ تر قلب یا معدہ پر ہوتا ہے۔ کبھی زبان اور نبض بحالت صحت پائی جاتی ہے۔ قے اور غثیان کی شکایت مطلقاً نہیں ہوتی لیکن قلب یا معدہ کے محل پر اذیت کے وقوع سے سیاہ رنگ کی قے آتی ہے اور کمزوری کی حالت میں ظہور تشنج کے بدول مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے

علاج

بعض معالجین کی رائے اس امر پر ہے کہ قے خود بخود

آنیسی پہلے ادویہ مخرجہ صفرا سے مسہل کیا جاوے اور وہ یہ ہیں۔ پوڈوفلن۔ کیالومل۔ مگنیشیا سلفاس سفوف جلپ کمپونڈ۔ برگ سنا مکی۔ اور مسہل کے بعد کونین کثیر المقدار ۱۵ سے ۳۰ گرین تک دن میں ۳ دفعہ دیں تاکہ خون میں تقویت آوے بعض مجربین کی رائے زیادہ تر روغن تارپین کے استعمال پر ہے۔ جس کے استعمال کے طریق مختلف ہیں

اول۔ ایک اونس روغن تارپین کو ۲۰ اونس اشنجو میں ملاکر حقنہ کریں

دویم۔ ایک اونس روغن تارپین ۱۰ اونس روغن کنجد ۲۰ گرین کافور کو ۲۰ اونس اشنجو میں حل کرکے حقنہ کریں۔ اگر اس سے اسہال حسب مراد بفراغت نہ آویں تو آٹھ دس گھنٹہ کے بعد اسی طریق پر دوبارہ حقنہ کریں۔ تاکہ شکم بخوبی صاف ہو جاوے

سویم۔ ۲۰ قطرات روغن تارپین کو آب پودینہ میں حل کرکے روزانہ تین چار دفعہ پلادیں ازبس فایدہ مند ہے اور بعض طبیب تپ یل ہکان کے بعد اعراض موذیہ کا دفعیہ مقدم رکھتے ہیں۔ چنانچہ قبض کی صورت میں کیالومل یا سفوف جلپ کمپونڈ یا مگنیشیا سلفاس دیا کرتے ہیں۔ بعد ازاں تقویت خون کے لئے کونین بقدر ۲۰ گرین ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل کرکے دیتے ہیں۔ جوش خون کی موجودگی میں چادر مرطوب میں مریض کو لپیٹ دیتے ہیں۔ یا حوض پر آب سی میں مریض کو آبزن کراتے ہیں۔ جب طریق مذکورہ سے حدت خون کم ہو جاتا ہے تو ۹۵ درجہ کے گرم پانی میں مریض کو برابر ۲ گھنٹہ تک بیٹھاتے ہیں۔ اس سے مسامات کے ذریعہ قدرے پانی خون میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور خون کو کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے۔ اس بخار میں مرض ہیضہ کی مانند عشائے بلغمیہ معدہ پر خون کی مائیت باربار ترشح کر کے قئی اور اسہال کے ہمراہ خارج ہوتی ہے۔ بلکہ اشیاء نوشیدنی سے بڑھکر مائیت نکلتی ہے اور خون میں پانی کی عدم موجودگی سے پانی کی مانگ زیادہ تر ہوا کرتی ہے اور مذکورۃ الصدر تدبیر سے خون کو پانی خاطر خواہ پہنچ سکتا ہے اور ازالہ دردسر کے لیے سر پر سرد پانی رکھیں یا صدغیں پر چند جونکیں لگاویں۔ ڈاکٹر ڈیک صاحب کا تجربہ ہے کہ دردسر کی صورت میں کھانی آہنی کو سر پر باندھا جاوے جس سے شریان صدغین کو دباؤ پہونچے۔ اس سے شدت وجع اور جریان کو ازبس فایدہ ہوتا ہے۔ کبھی [illegible] کے پشت اور گردن کے پیچھے [illegible] بلاسٹر لگانا

درد سر کے لیئے نہایت فائدہ مند ہے اور قے کی زیادتی میں کلورافارم ہمراہ نبات سفید دیں یا مارفیا اور بلاڈونا بقدر ۱/۴ گرین حبوب بنا کر چار چار گھنٹہ کے بعد دیں تاکہ قے کی آمد رک جاوے اور جس قے کے لیئے ڈائسلیوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ کا استعمال ہرگز نہ کریں کیونکہ اس سے دل زیادہ ضعیف ہو جاتا ہے اگر پیشاب کم آوے یا اس میں سفیدی بیضہ پائی جاوے تو افیون کا استعمال ہرگز نہ کریں کیونکہ اس سے پیشاب کی قلت ہوتی ہے بلکہ کلوروفارم کو ہی مکرر سہ کرر استعمال میں لاویں اور آب برف تنہا یا ہمراہ سوڈا واٹر یا سائٹرک ایسڈ اور بائی کاربونیٹ آف پوٹاس وغیرہ مواد ہوا استعمال میں لاویں۔ اس سے قے فوراً رک جاتی ہے بکروزی اور بیہوشی کی صورت میں رائی کا پلستر پس گردن اور پنڈلیوں پر لگا دیں اور زیادہ ضعف کی صورت میں شراب شامپین شراب ہسکی اور شراب برانڈی پلا دیں۔ اگر بول قلیل آوے یا گردہ اپنی معمولی فعل سے معطل ہو جاوے تو شراب ہسکی میں پانی ملا کر دیں اور اس بخار میں خون کے اندر امونیا بکثرت ہوتا ہے۔ اسلیئے امونیا کا دینا مناسب نہیں ہے اگر شراب کے استعمال سے پرہیز ہو تو عرق کافور پلا دیں یا ڈائسلیوٹ فاسفورک ایسڈ یا ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ یا ڈائسلیوٹ میوریاٹک ایسڈ وغیرہ ادویہ حامضہ پلا دیں۔ اور کہانے کو شنجو رقیق دیں یا شیر گاؤ میں آب آہک ملا کر پلا دیں یا آب گوشت پلا دیں۔ ارا روٹ یا مطبوخ چاہ کو برف سے سرد کر کے پلانا فائدہ میں سریع الاثر ہے۔ اور تا حصول صحت مریض کو پلنگ سے اٹھنے کی اجازت نہ دیں ورنہ غشی کے عاید ہونے سے احتمال ہلاکت کا ہے۔ اور نیز مریض کو ہوادار مکان میں رکھنا اشد ضروری ہے

انٹرمٹنٹ فیور

(حمے دایئرہ) اس قسم کے بخار کا ظہور خون میں زہر نباتی کی آمیزش سے ہوتا ہے اور زہر نباتی کی آمیزش خون کو نقصان اور ضرر رساں ہوا کرتی ہے۔ اور خون کا نقصان یا فعل کیمیاوی کے طور پر ہوتا ہے یعنے خون میں زہر مذکور وغیرہ کی آمیزش دیگر ضرر رساں اجسام آمیزش سے اعضا اور خون کا فعل طبعی اور انار منافع مبدل بفساد ہو جاتی ہیں اور کمزوری خون کے باعث اعضا اپنی غذا اچھی بخوبی حاصل نہیں کر سکتی انٹر بمعنے وسط اور مٹنٹ بمعنے انفصال ہیں یعنے دورہ سے آنا اس بخار کا خاصہ ہے۔ زبان فرانسیسی

میں اسکو (ریگلیو فیور دونده لیعت) کہتے ہیں اور زبان انگریزی میں مارش فیور کہتے ہیں اور مارش اوس زمین پر بولا جاتا ہے کہ جہاں پانی کی موجودگی سے کیچڑ بکثرت ہو اور قدم انسان کا اوسپر بخوبی نہ چل سکے اور لاٹن زبان میں (پالوڈل فیور) یعنے نمناک زمین کہتے ہیں کہ جہاں پانی اور گھاس پایا جاوے۔ اسی قسم کی زمین سے بخارات زہریلا نکل کر موجب بخار ہوتے ہیں۔ غرض سردی سے یہ بخار شروع ہوتا ہے اور پسینہ کے آنے سے اوتر جاتا ہے اور وقت معین پر شروع ہو کر آمد پسینہ سے فرو ہوتا ہے اور اکثر دو تین نوبت کے بعد صحت تامہ حاصل ہو جاتی ہے اس کے تین قسم ہیں۔

اول حمی دایرہ یومیہ

(کوٹیڈین) یہ بخار ہر روز بلا ناغہ دن کے آخر وقت اکثر آتا ہے اور رفتہ رفتہ دورہ میں تناقص واقع ہو جاتا ہے کبھی غب خالص میں تبدیل ہو جاتا ہے کبھی اعراض کے خفیف ہونے سے بالکل زایل ہو جاتا ہے۔ اگر دن میں دوبارہ دورہ کرے تو اس کو ڈبل کوٹیڈین کہتے ہیں

دویم حمی غب خالصہ

(ٹرشیان) یہ بخار تیسرے روز میں قریب نصف النہار دورہ کرتا ہے کبھی دورہ کے اوقات مقدم اور موخر بھی ہو جاتے ہیں۔ تقدیم کی صورت میں رفتہ رفتہ حمی دایرہ یومیہ کے دورہ پر شروع ہوتا ہے اور شدت اعراض کی وجہ سے منتقل یہ دایرہ ہو جاتا ہے ——— اور تاخیر کی صورت میں تخفت اعراض کی وجہ سے حمی ربع میں منتقل ہو جاتا ہے یا بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ کبھی زہریلا مواد کی زیادتی سے درمیانہ روز راحت میں بھی شامل جسم ہو جاتا ہے اور غب ثنا اسکو (ڈبل ٹرشیان) کہتے ہیں اور اس صورت میں حمی دایرہ یومیہ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن حمی دایرہ یومیہ اپنے وقت اور ساعت کا پورا پابند ہوتا ہے اور یہ مختلف اوقات میں آتا ہے چنانچہ اول شروع روز میں ۱۲ بجے دوسرے روز چار بجے تیسرے روز ۸ بجے اور چوتھے روز پر ۱۲ بجے آتا ہے

سویم حمی ربع

(کوارٹن) اسکا دورہ چوتھے روز شام قریب آیا کرتا ہے اعراض کی شدت میں رفتہ رفتہ غب خالصہ اور دایرہ یومیہ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت اعراض میں شدت اور مرض میں قوت زیادہ تر ہو جاتی ہے کبھی زہریلا مواد کی کمی میں پانچویں اور چھٹے روز دورہ کرتا ہے آخر اسی میں زایل ہو جاتا ہے کبھی یہ بخار مرکب ہونے کی صورت میں مکرر دورہ کرتا ہے اس کو ربع مضاعف

(ڈبل کوارٹن) کہتے ہیں۔ یعنے دو ربع ملکر دورہ کرتے ہیں۔ اس صورت میں غب خالصہ کے ساتھ زیادہ تر مشابہت پائی جاتی ہے اور دونوں میں فرق اسطور پر کیا جاتا ہے کہ اکثر غب نصف النہار کے قریب آتا ہے اور یہ بھی ربع اپنے وقت پر آتا ہے اور ہر ایک ربع کا دورہ جدا جدا ہوتا ہے اکثر نہار کے اول وقت کبھی شام کے وقت آتا ہے

اسباب

کثرت مشقت بدنی اور مسافت سفر سے جب بدن میں ماندگی اور اعیا پیدا ہوتا ہے تو بخار کے عنوان پیدا ہو جاتے ہیں۔ شب بیداری غم وہم وغیرہ کیفیات نفسانیہ بھی موجب بخار ہیں کیونکہ یہ جملہ امور مورث ضعف بدن ہیں اغذیہ ناموافق طبع کا استعمال کرنا جو موجب بدہضمی کا ہے شراب کا بکثرت پینا لباس رطب کا پہنا پہننا اور فقرات ظہر پر گرمی آفتاب کا پہونچنا موجب حدوث بخار کا ہیں۔ تجربہ سے یہ امر ثابت ہے کہ فقار ظہر پر گرمی کے پہونچنے سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے اور پیٹھ پر سردی کے رسیدسے تمام جسم میں سردی محسوس ہوتی ہے اور مریض یکبارگی مستعد بخار کا ہو جاتا ہے۔ اور ہوائی رطب فاسد کی مس سے بخار پیدا ہو جاتا ہے بعض طبیب تجربہ کار ابتدائے شہر قمری کو بھی سبب حدوث کے ہیں شمار کرتے ہیں۔ شروع ماہ میں تپ کی زیادہ شدت ہوتی ہے اصل سبب بخار مذکور کا ماالیریا (فساد ہوائے مرطوب) ہے جو زمین سے خروج کرتی ہے لیکن ہوا مطلق کی طرح یہ ہوائے فاسد بھی حس بصر میں نہیں آتی۔ اور ہوائے مذکور میں اجزائے مائی اور ہوائے کاربانک الیسڈ کی موجودگی سے عمل کیمیاوی کے توسط فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور نیز ہوای کبریتی۔ ہوای فاسفورس ہوای ہائیڈروجن اور ہوای ایمونیا سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ اشیا اور اجسام کلہم نباتات کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتی ہیں جو خاص پانی کے مجمع میں پائی جاتی ہیں اور اکثر ہوائے فاسد کے ہمراہ اجسام صغار جدیدہ جو نباتات کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتی ہیں پائی جاتی ہیں جب اجزائے مذکورہ خون میں داخل ہو کر پرورش پاتی ہیں تو رفتہ رفتہ زیادہ ہو کر خون کو ضعیف اور کمزور کر دیتی ہیں جس سے خون قابل تغذیہ اعضا نہیں رہتا اور کمزوری کے باعث خون بھی غذا کم حاصل کرتا ہے اور لحظہ بلحظہ خون بدن میں ضعیف زیادہ ہوتا جاتا ہے اور تعفن کی علت فاعلی آفتاب کی حرارت ہی ہے جو زمین نمناک اور مجمع پانی پر پڑتی ہے۔ جہاں اشجار

کثیرہ قریب قریب موجود ہوں جیسا کہ بلاد حارہ میں فصل بارش کے بعد پایا جاتا ہے۔ کہ زمین کے نباتات آب بارش اور تموزت آفتاب سے متعفن ہو جاتی ہیں۔ اور ابخرات فاسدہ زمین سے نکل کر تنفس کے ذریعہ پھیپھڑہ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں زہر مذکور خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ابخرات فاسدہ بذات خود چار پانچ منٹ سے زیادہ زمین سے بلند صعود نہیں کرتی۔ البتہ ہوائے خارجی کے ذریعہ زیادہ بلند بھی ہو جاتی ہیں۔ اور زیادتی تصاعد کے حدود بلدان۔ جبال اور فجر کے غبار پر مختلف ہوتی ہیں۔ اور نیز جب تالاب یا ظروف وسیع الراس میں نباتات وغیرہ خس و خاشاک جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اس میں ہوائے فاسد نفوذ کر کے پانی کو خراب کر دیتی ہے اور بوقت استعمال آب زہر مذکور خون جسم میں سرایت کر جاتی ہے ہوائے فاسد کے لیئے آب مجتمع زیادہ تر مالوف طبع ہوتا ہے جس سے اسمیں بہت جلد نفوذ کر کے اوسے خراب کر دیتی ہے۔ اسلیئے مجتمع آب کے آس پاس جو نباتات ہوتی ہیں بہت جلد اثر فساد کا قبول کرتے ہیں۔ اور نیز اس قسم کی زمین سے ابخرات بکثرت خارج ہوتے ہیں۔ پس جملہ اجسام زہریلہ متصاعد ہو کر ہوائے خارج میں مل جاتے ہیں۔ اور دور دراز اطراف میں مواد زہریلہ کا اثر بسرعت تمام پھیل جاتا ہے اور جو لوگ زمین کے قریب مکانات زیریں میں رہائش رکھتے ہیں۔ ہوائے فاسد کے امراض میں زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں۔ بالاخانہ اور بلند مکانات کے رہائش والے لوگ اسکی ضرر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور ہوائے فاسد کی پیدائش اس زمین مرطوب اور دلدل سے زیادہ ہوتی ہے کہ جہاں درختوں اور نباتات کی کثرت سے شعاع شمس کا اثر بخوبی نہیں پہنچ سکتا اس قسم کے زہریلے مواد کا زور رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ اور جو جو آفتاب بلند آتا ہے آفتاب کی حرارت سے زہر مذکور منتشر ہو جاتا ہے پس مسافر راہ رواں کو چاہیے کہ ایسے خطرناک مقامات پر رات کے وقت رہائش نکرے تا کہ ہوا کی سمیت سے محفوظ رہے جب زہر ہوائے مرطوب فاسد کی کثرت سے بخار عام پھیل جاتا ہے جیسا کہ موسم برسات میں اکثر بلاد ہندوستان میں پایا جاتا ہے تو رات کے وقت صحن خانہ وسیع میدان اور آسمان کے نیچے نہ سویا کریں۔ اور مکانات کے اندر رہائش رکھیں اور جب تک آفتاب کی حرارت سے مرطوب ہوا منتشر نہ ہو جاوے مکان سے قدم باہر نہ نکالیں۔

علامات

حدوث حمے کے پہلے اعیا۔ کمزوری قلت اشتہا۔

حلق درد سر وغیرہ منذرہ علامات وقوع میں آتی ہیں
بعد ازاں دفعتہً بخار ظہور میں آتا ہے لیکن اسکا
دورہ ابتدا سے اختتام تک تین درجہ میں ختم ہوتا ہے

اول درجہ برودت۔ شروع میں مریض
کو خمیازہ اور فازہ کی کثرت سے سردی زیادہ معلوم
ہوتی ہے خصوصاً خفا ظہر پر۔ لرزہ اور قشعریرہ بھی
شامل حال ہوتا ہے۔ قوی مریض کے شدید لرزہ سے
مریض کا پلنگ بھی حرکت کرتا ہے۔ نبض دقیق
سریع الحرکت کبھی دقیق بطی اور کبھی ضعیف ہو
جاتی ہے جسم پر قشعریرہ خشونت اور خشکی ظاہر ہوتی
ہے۔ ناخن اور سر گوش کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے
تنفس بسرعت آتا ہے صدر اور معدہ کے مقابل
مریض کو اذیت معلوم ہوتی ہے۔ اکثر زبان مثل صحت
کے صاف ہوتی ہے۔ اشتہائے طعام زائل اکثر
غثیان کی شکایت پائی جاتی ہے۔ کبھی قے بھی
ہوتی ہے پیشاب بار بار قدرے رنگین اکثر پانی کی طرح
آتا ہے۔ تمددین اور فقار الظہر درد کرتے ہیں مضمحل
طبع کے باعث کوئی شے خوش نہیں آتی بعض
اوقات کلام میں ہذیان پایا جاتا ہے۔ یہ حالت
صرف پانچ چھ منٹ تک رہتی ہے۔ بعد ازان
درجہ ثانیہ شروع ہوتا ہے۔

دویم درجہ حرارت۔ بدن پر پہلے گرمی
ظاہر ہوتی ہے پھر سردی محسوس ہوتی ہے پھر
بعد بار بار گرمی اور سردی پائی جاتی ہے۔ ہر بار
میں گرمی کا زمانہ زیادہ چند لمحہ تنہا حرارت باقی
رہجاتی ہے اور سردی بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن ابتدا
بہ گرمی کا احساس زیادہ اور سردی کا احساس کم ہوتا
ہے۔ اور رفتہ رفتہ گرمی کے غالب ہونے سے
سردی کا احساس بالکل معدوم ہو جاتا ہے۔ اسی
اثنا میں بدن کی جلد زیادہ تر حار اور یابس ہو جاتی
ہے۔ رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں۔ تشنگی کی
زیادتی سے حلق اور دہن خشک ہوتا ہے جوش خون
کے باعث زبان خشک آلودہ خاکستر مائل ہو
جاتی ہے۔ جوش خون کی صورت میں زبان کا
مکدر ہونا اسلئے ہے کہ زبان کی قدیمی غشائے بلغمیہ
کے مردار ہو جانے سے صفائی زائل ہو جاتی ہے
اور اسکی جگہ نئی جھلی پیدا ہو جاتی ہے اور نیز مختلف
اشیا کے کہانے سے مردار غشائے بلغمیہ متاثر
ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ متلون برنگ خاکستر
ہو جاتی ہے۔ غذا کے استعمال سے کمال نفرت اور
رطوبات جسمانی کے کم پیدا ہونے سے پیشاب کم آتا ہے
مگر حرارت کے باعث نہایت رنگین ہوتا ہے
پسینہ اور لعاب دہن بھی کم پیدا ہوتا ہے البتہ اس
درجہ میں صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن مرارہ
میں زیادہ تر بند رہتا ہے اور امعا کیطرف کم رفع
ہونے کے سبب قبض بکمال رہتا ہے۔ اور معدہ

کیجانب زیادہ گرنے سے غثیان اور قے کی تحریکات بکثرت پائی جاتی ہے جس سے درد سر زیادہ اور جوش خون کی کثرت ہوتی ہے بعض اوقات صفرا کے زیادہ پیدا ہونے سے ہذیان بھی ہوجاتا ہے۔ تنفس غلیظ اور سریع الحرکت تنفس میں عسرت ہوتی ہے مگر درجہ اولے سے کم جب اعراض کی شدت انتہا کے درجہ پر ہوتی ہے تو درجہ ثالث شروع ہوتا ہے۔

سوئم درجہ عرق۔ اول پیشانی پر پسینہ کے آثار نمودار ہوتے ہیں جس سے اعراض میں قدرے خفت پائی جاتی ہے رفتہ رفتہ تمام بدن پسینہ سے تر بتر ہوجاتا ہے۔ بخار کے اتر جانے سے بدن سرد ہو جاتا ہے اور آرام کی وجہ سے مریض پر نیند غالب آجاتی ہے۔ جب بیدار ہوتا ہے تو اپنے آپ کو صحیح و سالم پاتا ہے۔ اگر درجہ حرارت کی شدت اعراض اور زاید تکلیف سے مریض زیادہ کمزور اور ضعیف ہوجاوے تو نبض ضعیف ہوجاتی ہے حلقہ چشم کے گرد سیاہی پھیل جاتی ہے۔ انحراط وجہ وغیرہ علامات مرض ہیضہ وبائے کی ظہور میں آتی ہیں۔

فایدہ جلیلہ

اکثر اقسام حمیات ثلثہ کے ادوار میں فرق پایا جاتا ہے چنانچہ حمی دایرہ یومیہ کا دورہ ہر روز آٹھ دس گھنٹہ تک رہتا ہے اور غب خالصہ کا دورہ چھ سے آٹھ گھنٹہ تک پایا جاتا ہے اور حمی ربع کا دورہ چار سے چھ گھنٹہ تک اور نیز درجات ثلثہ کے ادوار میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ درجہ برودت کا غب اور ربع میں بہ نسبت دایرہ یومیہ کے زیادہ تر طویل ہوتا ہے اور درجہ حرارت کا دایرہ یومیہ میں بہ نسبت دیگر دونوں قسموں زیادہ تر پایا جاتا ہے اور غب میں درجہ حرارت کا بہ نسبت ربع کے زیادہ طویل ہوتا ہے۔ نیز غب اور یومیہ مریض میں درجہ حرارت کا زیادہ قوی اور حاد ہوتا ہے جوش خون کی وجہ سے مریض قوی ہیں چرک آلود زبان بھی زیادہ ہوتی ہے۔ خصوصاً دایرہ یومیہ میں۔ کیونکہ یہ قسم دیگر دونوں اقسام سے زیادہ تر قوی ہے۔ اور مریض بھی قوی ہے۔ پس دو سبب قویہ کے جمع ہونے سے زبان چرک آلود ہوجاتی ہے۔ کبھی حمیات مذکورہ کا دورہ اپنی مقررہ صورت پر نہیں آتا۔ چنانچہ درجہ برودت پایا جاتا ہے۔ اور حرارت و عرق کا درجہ ظہور میں نہیں آتا۔ کبھی ابتدا میں ہی درجہ حرارت کا پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے پہلے سردی بالکل نہیں ہوتی۔ کبھی برودت اور حرارت کا درجہ پیدا نہیں ہوتا۔ صرف عرق کا درجہ نمایاں ہوتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو حمے مخفیہ یا مشکلہ فیوتی

کہتے ہیں۔ پس درجات ثلثہ کے بخوبی نہ ظاہر ہونے سے بخار کی شناخت میں اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے لیکن وقت معین پر ادوار ثلثہ کی موجودگی سے جو دیگر اعراض پیدا ہوتے ہیں اون سے بھی دایرہ کی تشخیص بخوبی ہوجاتی ہے جملہ اعراض میں سے ایک یہ ہے کہ جب بدن میں حرارت بہت کم پائی جاوے تو سر میں اجتماع خون کے سبب گرمی بخوبی معلوم ہوتی ہے اور درد سر ثقل راس کی زیادتی آنکھیں سرخ اور کانوں میں دوی اور طنین وغیرہ مختلف آوازیں مسموع ہوتی ہیں اور غلبہ خواب سے مریض بدشوار بیدار ہوتا ہے۔ یہ جملہ اعراض جو دماغ میں خون کے اجتماع سے عارض ہوتے ہیں قایم مقام درجہ حرارت کے ہیں۔ اگر بمحل قلب شریان اورطہ اور پھیپھڑہ میں خون کے اجتماع سے وقت معینہ پر سینہ میں ثقل۔ سانس کی درازی نبض دقیق اور سریع الحرکت پائی جاوے تو اسکو قایم مقام درجہ برودت کا سمجھا جاتا ہے اگر معدہ میں اجتماع خون سے تہوع کی شکایت ظہور میں آوے نیز قے اور اسہال جاری ہوجاویں تو اسکو قایم مقام درجہ عرق کا تصور کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مریض مبتلائے بخار علاج کرنے سے صحت پاجاتا ہے لیکن کبھی وقت معین پر علامات اجتماع خون کے ظاہر ہوجاتے ہیں۔ جو سر یا دل یا شریان اورطہ یا ریہ یا معدہ میں دورہ کے وقت ہوا کرتی ہیں۔ پس اس قسم کے اعراض آب و ہوا کی تبدیل سے دور ہوجاتی ہیں۔ لیکن اغذیہ ناموافقہ کے استعمال مشقت بدنی کی زیادتی اور لباس مرطوب کی پوشش وغیرہ اسباب معینہ مرض کے وجود سے فوراً خاص مرض کا اعادہ ہوتا ہے اس موقع پر بھی تشخیص میں اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے۔ لیکن جب اعضائے مذکورہ میں علامات اجتماع خون کے معین وقت پر موجود ہوجاتی ہیں تو بھی دایرہ کی تشخیص بخوبی ہوجاتی ہے۔

انتباہ

جب نباتی زہریلی ہوا جو مولد حمی ہے خون میں مل جاتی ہے تو دل دماغ اعصاب خصوصاً عصب شرکیہ میں پہونچتی ہی انکو دباتی اور ضرر رساں ہوتی ہے جس سے درجہ برودت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ اذیت اور کثرت دباؤ سے دل زیادہ کمزور ہوجاتا ہے اور ابتدائی دورہ میں غشی کی طاری ہونے سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ امر شاذ و نادر وقوع میں

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

بقیہ رسالہ نمبر ۱۱ جلد ۱۹

سفوف کیمیائے عشرت جس سے قوت باہ اور امساک کو از حد فایدہ ہوتا ہے۔ نسخہ کنی کا پھل۔ قرنفل۔ دارچینی۔ مازو پھل۔ ریگ ماہی عاقرقرحا۔ کشتہ قلعی ہر ایک ۹ ماشہ۔ زعفران۔ افیون۔ مشک۔ تخم بھنگ۔ لودہ پٹھانی ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کرکے بقدر ایک ماشہ ہمراہ شیر گاؤمیش استعمال کریں اور دو گھنٹہ کے بعد کار خود مشغول ہوں۔

بیان الاچی

(کارڈیمیس cardamama) جکولاٹن میں کارڈیموماہی عربی میں قاقلہ صغار کہتے ہیں۔ اور اس کا درخت ایلی ٹاریا کارڈی موممم کے نام سے مشہور اور ملیبار میں بکثرت بویا جاتا ہے اور اسکے پھل کے دانہ کو دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

شناخت:۔ بیج کی شکل بیضوی سہ گوشہ رنگت میں بھوری سرخی مائل اور اندر سے سفید ہوتی ہے۔ (ذائقہ کر) لذیذ خوشبودار خوشگوار ہوتا ہے۔ اور پوست سمیت الاچی سہ گوشہ سفید زردی مائل اور ریشہ دار ہوتا ہے۔

اجزا خوشبودار لطیف روغن۔

فوائد

کاسر ریاح مفرح محرک بالطف محلل اور مفطر دہن کاسر الریاح ہے

تنہا کے طور پر بہت کم مستعمل ہے اور دیگر ادویہ کے ہمراہ عمدہ بنتی ہے خصوصاً جلاب کے ہمراہ دینے سے پیچش نہیں ہوتی۔ مرض قولنج نفخ شکم اور فتور ہاضمہ کے لئے زیادہ تر مفید ہے مقوی قلب کے طور پر خفقان وغیرہ امراض قلبی میں و نیز مضبوطی لثہ کے لئے منجنوں میں ڈالتے ہیں جس سے بدبو دہن دفع ہو جاتا ہے ، د ردسر میں بھی کو مفید ہے اگر الاچی معہ پوست بریاں کرکے پانی میں جوش کرکے مرض ہیضہ متلی اور قے میں دیا جاوے تو فائدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکو دیسی حکما کئی طرق سے استعمال کرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹری میں زیادہ تر مروج صرف ایک ہی مرکب ہے۔

کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈی میمس

(مرکب ٹنکچر الاچی) جکولاٹن میں کالڈی مومائی کمپیازی ٹا کہتے ہیں۔

ترکیب:۔ سفوف الاچی دانہ سفوف زیرہ ہر ایک دو ڈرام مویز منقی ۲۔ ۱ اونس سفوف

دار چینی ۳ ڈرام - کوچی نیل (کرم دانہ) ایک ڈرام سب کو نیم کوفتہ کر کے ڈائلیوٹ پروف اسپرٹ میں برابر ۷ روز تک بھگو دیں بعد ازاں چھان کر تھوڑ ٹنکچر ارگٹ تیار کریں۔

استعمال اسکو مرض نقرس میں دیا کرتے ہیں جس سے مرض رک جاتا ہے اور سرخ رنگ کی ریگ گردہ میں بھی دیا کرتے ہیں خصوصاً ہر مرکب سے ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ ۳:- سالسیلیٹ آف لیتھیا ایک ڈرام کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈیمس ۲ ڈرام - پانی ۱۰ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دس اونس سوڈا واٹر کے ہمراہ ہر صبح غذا سے پہلے دیں اور سرخ ریگ کی مرض کو اس مرکب سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ ۴:- ڈائیلوٹ نائیٹرک ایسڈ ۱۲ ڈرام - کمپونڈ ٹنکچر آف دی مس ۱۰ ڈرام سرپ ۳۰ اونس - پانی ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دیں - ان سے سرخ ریگ کو بھی فائدہ ہوتا ہے اگر نفخ شکم کی شکایت پائی جاوے تو یہ مرکب بنا کر دیں۔

نسخہ ۵:- اسپرٹ ایتھر اسپرٹ کلورافارم ہر ایک ۲ ڈرام سٹرپ جالسفل ۲ ڈرام کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈیمس ۶ ڈرام روغن زیرہ ۱۲ قطرات - لعاب گوند کتیرا ۱/۲ اونس اور

عرق پودینہ ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں دو دفعہ پلاویں۔ اگر بدہضمی کی وجہ سے خفقان قلب کی شکایت پائی جاوے تو اس مرکب کو تیار کر کے دیں۔

نسخہ - کمپونڈ ٹنکچر کارڈیمس ۶ ڈرام - کاربونیٹ آف میگنیشیا ۳۰ گرین - خیساندہ ریوند چینی ۴ اونس - سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۲ دفعہ دیں - اگر بدہضمی کی وجہ سے نفخ شکم کی شکایت پائی جاوے تو یہ مرکب بنا کر استعمال کراویں۔

نسخہ ۶:- کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈیمس ۴ ڈرام ٹنکچر زنجبیل ۲ ڈرام - ارومانک اسپرٹ آف امونیا ۲ ڈرام - ڈائیلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ ۱۰ بوند عرق اجوائن ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام دن میں دو دفعہ دیں۔ مقوی معدہ ہاضم غذا - اور ہاضمی کے طور پر اس قہوہ کو پلایا جاوے تو ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ قہوہ:- الائچی خورد ۱۰ عدد - قرنفل ۳ عدد بادیان خطائی ۱ ماشہ - چائے خطائی ۳ ماشہ سب کو ملا کر پانی میں جوش دیں اور صاف کر کے گرما گرم استعمال کریں۔ ازبس مفید ہے۔

بیان الڈر فلاورس

(Elder flowers) جبکولاٹن

ہیں سمیم بیوسائی فلورس کہتے ہیں۔ اس کا
پیٹر انگلستان میں بہت چھوٹا سا ہوتا ہے جسکے
سفید رنگ کے گچھوں میں چھوٹے چھوٹے خوشبودار
پھول ہوتے ہیں۔ اور انمیں ایک قسم کا لطیف
روغن ہوتا ہے۔

فوائد :- مفرح محرک اور محلل اورام
جسکو تکمید کے طور پر لوپری اور مراہم میں استعمال
کیا جاتا ہے اور اسکے عرق کو بدرقہ کے طور دوا وں
کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

نسخہ عرق
(الڈر فلاورس واٹر)

لاٹن میں اکو اسم بیوسائی کہتے ہیں۔

ترکیب :- اسکے ۵ سیر تازہ پھولوں کو دو سیر
پانی میں بھگو کر حسب دستور سر وفہ ۵ سیر عرق
کشید کریں اور خوشبو کے طور پر استعمال میں
لاویں۔

خوراک
ایک سے دو اونس تک

بیان
الیس ٹونیائی اسکالی ریس

اکثر اس پیٹر کی چھال کو دوا کے طور پر استعمال
کیا جاتا ہے

فوائد :- مقوی دافع امراض نوبتی اور

قاتل الدیدان ہے۔

استعمال :- مقوی طور پر کمزوری میں
استعمال کرنا مفید ہے پیچش اور اسہال
مزمن میں بھی دیا کرتے ہیں اگر اپیکاک اور اب
خطیانہ کے ہمراہ دیا جاوے تو زیادہ تر فائدہ
مند ہے۔

خوراک :- ۳ سے ۵ گرین تک۔ اس کے
دو مرکب ہیں۔

مرکب اول ٹنکچر آف الیس ٹونی

جسکو لاٹن میں ٹنکچرا الیسٹونی کہتے ہیں۔

ترکیب :- ڈہائی اونس اسٹونیا کی چھال کو
ڈہائی پاؤ بروف اسپرٹ میں بھگو کر حسب دستور
ٹنکچر ارگٹ تیار کریں

خوراک :- ایک سے دو ڈرام تک

مرکب دویم انفیوزن اسٹونیا

(خیسانده اسٹونیا) جسکو لاٹن میں انفیوزم اسٹونی
کہتے ہیں۔

ترکیب :- ۴ ڈرام اسٹونیا کی چھال کو ۱۰
اونس کہولتے ہوئے پانی میں داخل کر کے برابر
نصف گھنٹہ تک بند برتن میں بھگو دیں۔ بعد
ازاں صاف کر کے استعمال میں لاویں۔

خوراک :- ایک سے دو اونس تک دن میں تین دفعہ

بیان السی (النڈ)

جسکو لاٹن میں [illegible] لائی نائی سیما عربی میں کتان کہتے ہیں - یہ دوا ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتی ہے اور انگلنڈ میں بھی بوئی جاتی ہے - اور اس کا تخم دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے -

شناخت :- بزر کتان چھوٹے چھوٹے بادامی شکل میں مسطوی گرد کنارے چھوٹے تیز اور چکنے ہوتے ہیں پر چھلکے ہیں - اندر سے سفید سبزی مائل ہوتے ہیں -

فوائد - مرطب باہ اور محلل اورام ہے

استعمال - مرض زکام پیچش امراض گردہ پتھری کی شکایت میں دیا کرتے ہیں - اگر تخم کتان تخم خطمی اور حلبہ خارخسک حب قرطم کے خیساندہ کو نبات سے شیریں کر کے مریض گردہ کو پلاویں اور کتان خطمی حلبہ کو سائیدہ کر کے روغن کنجد میں چرب کریں اور مقام درد پر ضماد کریں تو از بس فایدہ ہوتا ہے - اگر قروح معدہ کے سبب درد زیادہ ہو اور خون آلودہ دست بھی آویں تو اس ضماد کو گرم گرم مقام درد پر باندھیں فوراً صورت فایدہ کی نمایاں ہوتی ہے -

نسخہ - گل بنفشہ - بابونہ - اکلیل الملک - حلبہ تخم کتان - برگ خطمی - ہر ایک ۲ تولہ - گل خطمی گلخیرو کا نفوذ ہر ایک یکتولہ سب کا سب حسب دستور ضماد تیار کریں

اور روغن کنجد میں چرب کریں - اور نیم گرم کی حالت میں سفیدی بیضہ داخل کر کے لگادیں - نہایت مفید ہے -

ضماد مسکن درد بواسیر اور مقعد - بابونہ - اکلیل الملک - گل خطمی تخم کتان حلبہ - گل بنفشہ ہر ایک ۳ درم - مغل ۲ درم - افیون زعفران ہر ایک درم سب کو باریک کر کے زردی بیضہ مرغ میں لت کر کے استعمال کریں - غشائے بلغمیہ صدر اور اعضائے تناسل کی سوزش میں بھی استعمال کرتے ہیں -

شربت چار تخم - جس سے سرفہ بلغمی کو و دمے کو نہایت فایدہ ہوتا ہے -

نسخہ - بادیان حلبہ تخم کتان - تخم صرف اصل دوس گاؤزبان - ہر ایک چار تولہ - سپستان سویز منقے ہر ایک ۳۰ عدد - انجیر ولایتی ۱۰ عدد زوفا خشک - بورہ صندل سفید خشخاش ہر ایک ۳ درم نبات سہ چند - ادویہ حسب دستور شربت تیار کریں اور ۲ تولہ صبح اور ۲ تولہ شام پلاویں -

لعوق جس سے کو تاہی کو فایدہ ہوتا ہے بزر کتان بریاں مغز بادام ہر ایک ۲ تولہ اکر سنگی نشاستہ خشخاش مغز چلغوزہ - کتیرا ہر ایک یکتولہ شہد خالص ۵ تولہ سب کو حسب دستور تیار کر کے

بقدر ایک تولہ صبح و شام کھلادیں

قرزجہ جس سے ورم رحم کی تحلیل ہوتی ہے
اور نیز درد رحم کو فائدہ ہوتا ہے

نسخہ تخم کتان نشاستہ گل خطمی۔ اسپغول سبز
گلقند سرخ ہر ایک دو درم۔ زعفران درم عنب
الثعلب ۳ درم۔ نرگسی مقل ازرق ہر ایک یکدرم
موم سفید ۶ ماشہ روغن گل یکتولہ سب کو تیار کر کے
اوٹھاویں اور تخم حلبہ تخم کتان گل خطمی گل بنفشہ۔
تخم مرو کو باریک کر کے بھیگوار کے پانی میں مقام
زہار پر ملا کر کے برگ پان باندہیں اور آرد جو انجیر
تخم کتان اکلیل الملک کے ضماد سے نیز فائدہ
ہوتا ہے اور بزر کتان کو لیبری کے طور پر
دیا جاوے پر گرما گرم باندہنا از بس مفید ہے۔

ضماد محلل اورام گل خطمی گل بنفشہ بابونہ حلبہ
تخم شبت کتان اکلیل الملک کنجد مساوی الوزن
لے کر بھیگوار کے پانی میں تیار کریں اور دنبہ میں چند
مرتبہ گرما گرم باندہیں۔ دنبل کے پکانے میں بہت ہی لاثانی
ہے

ضماد دیگر جس سے ورم مثانہ اور رحم کو فائدہ
ہوتا ہے گل خطمی چار ماشہ عنب الثعلب ۶ ماشہ
آرد جو بزر کتان اکلیل الملک مرزنجوش
ہر ایک چار ماشہ سب کو باریک کر کے نیم باؤ
شیر گاؤ میں پکائیں بعدہ روغن گل ۲ تولہ

سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد شامل کر کے اندرون
اور بیرون استعمال کریں۔ ورم صلب جگر اور طحال
کو اس ضماد سے فائدہ ہوتا ہے بعض اوقات
استسقاء لحمی کو نیز فائدہ کرتا ہے۔

نسخہ ضماد گل بنفشہ گلسرخ۔ اکلیل الملک بابونہ
تخم کتان حلبہ عنب الثعلب تیتک مزہر ایک
یکتولہ مصطگی زنجبیل الخ تایخ زیرہ سیاہ ہر ایک
۶ ماشہ۔ موم سفید ۱ تولہ سرکہ انگوری حسب ضرورت
لے کر تیار کریں اور مقام ماؤف پر لگاویں
اگر درد گوش کی شدت میں اس مرکب کو بطور
انکباب استعمال کیا جاوے تو درد میں فوراً
تسکین ہوتی ہے۔

نسخہ انکباب تخم کتان تخم حلبہ تخم شبت
بابونہ اکلیل الملک گل خرد عنب الثعلب افتیمون
ہر ایک یکتولہ برگ نیم ۵ تولہ سب کو پانی میں
جوش دے کر استعمال کریں بعدہ لعاب حلبہ
تخم کتان تخم مرو کو شیر دختران میں ملا کر نیم گرم کر کے
ٹپکاویں۔

ضماد محلل خنازیر وغیرہ اورام صلبہ
تخم حسن تخم تربت تخم سپنجہ جو سرشف تخم کتان
مالیوں آنبہ ہلدی سب کو مساوی الوزن لے کر
باریک کریں اور دوغ میں تیار کر کے بکاویں اور
خناق کی صورت میں اس مرکب کو بطور غرغرہ

کے استعمال کریں فوراً صورت آرام کی نمایاں ہوگی۔

نسخہ غرغرہ تخم کتاں اکلیل الملک کشنیز اصل السوس سوبت کا ہر ایک ۹ ماشہ۔ عنب الثعلب ۷ ماشہ۔ کوکنار ۲ عدد فلوس خیار شنبر ۱۰ تولہ عدس ۲ تولہ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں اور نصف رہجانے پر حسب دستور غرغرہ کریں۔

مرہم داخلیون اور یہ مرہم تحلیل اورام صلبہ کے لیئے نہایت عمدہ سریع الاثر ہے اور حکمائے یونانی تنکچر آیوڈین کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

نسخہ تخم خطمی اسپغول تخم مرو تخم حلبہ تخم کتاں ہر ایک ۷ درم سب کو رات بھر پانی میں بھگو دیں اور صبح لعاب غلیظ القوام علیحدہ کریں بعد ازاں ۴ درم روغن زیتون یا روغن کنجد میں ۷ درم سفوف مردار سنگ داخل کرکے جوش دیں۔ اور بار بار ہلا دیں اور روغن کے سیاہ ہو جانے پر ۹ ماشہ زنگار اور ایک تولہ موم صاف اور ۱ تولہ سفیدہ داخل کرکے آگ سے نیچے اتاریں اور قدرے سرد ہونے پر مرکبات مذکورہ شامل کریں۔ ۱۰ پھر آگ پر رکھکر قوام مرہم بنا دیں اور استعمال میں لاویں۔ ڈاکٹری میں اکثر لنٹ مرکب استعمال کیئے جاتے ہیں

تکمیل الحکمہ

لاہور

جلد ۱۸ — مطبوعہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ع — نمبر ۱۲

تکمیل الحکمہ کی اغراض و قواعد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح (۲) حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا (۳) مضر صحت رسائل کا دفعیہ (۴) محکمہ حفظ الصحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی و غیرہ (۵) دلیسی و انگریزی طریق علاج (۶) انگریزی حکیمی ہیکمینوں کے تجربے فن حکمت سے انتخاب (۷) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

قیمت رسالہ ھذا

	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریدار بلا محصول		۱۲	۶؏
مع محصول		۱؏	۲؏
روسا و سرکاری سے			۶؏

میعاد پیشگی قیمت ۱۰ ماہ اسکے بعد ڈیوڑھی

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمہ بعض اصحاب کیخدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو ہفتہ کے اندر مطلع فرما دین ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں تو قیمت واجب الادا بھیجدین تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں۔ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ٹکٹ ہوں تو آدہ آنہ فی روپیہ زیادہ بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر ۲ر فی صفحہ ہے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت

معمول احمدیہ ہر سہ حصہ

یہ ایک طبی کتاب ہے فن جراحی کے متعلق تین حصوں میں منقسم ہے مبتدیوں کے لئے درسی کتاب ہے اور منتہیوں کے لئے عمدہ دستور العمل ڈاکٹری و یونانی دونوں طریقہ علاج بتایا گیا ہے ہر ایک عضو کی تشریح و افعال اعضا بیان کئے ہیں علامتیں ایسی عام فہم ہیں کہ ہر کم استعداد بھی آسانی سے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے ہر ایک مرض کا پہلے مستند ڈاکٹری نسخے لکھے ہیں پھر یونانی و ہندی جو کہ سالہا سال کے مجرب ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے جراحی ڈاکٹری اور ایسے ہی ہندی کتابوں کی ضرورت نہیں رہتی ... اور وید کو انکے لئے ہر ایک موقع عمل میں مقصود پر انگریزی الفاظ بھی درج کیا ہے اور بعض مجربات و نسخہ جات کے ہر ایک عضو کی شکل بذریعہ نقشہ کا خاص طور سے درج کیا ہے جو نہایت مفید ہے۔

قیمت حصہ اول ۱؏ حصہ دوم ۱؏ حصہ سوم ۱؏ کل ۳؏ محصول ذمہ خریدار۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف

اسرار التصوف

علم تصوف میں یہ ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو میں کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو جمیع مسائل جزوی و کلی تصوف پر حاوی ہو اسمیں وہ اسرار مخفیہ ہیں جو مشائخ سالہا سال کی محنت کے بعد مریدوں کو تلقین کیا کرتے ہیں یہی علم ہے جو علوم شرعیہ کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے انسان کو خدا نے بنایا اور خلعت عقل سے مزین کر کے اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اور شکل شرافت اسی سے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اسکی توحید کو جانے اور انسان کا مرتبہ کمال یہی ہے اسی علم سے یہ سب حاصل ہوتا ہے انسان کا مرتبہ بڑہ جاتا ہے قیمت حصہ اول ۱۲ جس میں ... المشتہر زبدۃ الحکما

مطبع ... الدین پریس

ممد حیات

یہہ ۲۶۴ صفحہ کی کتاب علم حفظان صحت مین ہے اسمین ایک تمہید اور دس مقالے ہین جسقدر اصول درج اسمین بیان کئے ہوئے ہین سماعی و قیاسی نہین بلکہ تحقیقی ہین کچہہ حکماے یورپ کی تحقیقات ہین اور کچہہ اپنی ذاتی تحقیقات ہین اپنے شہرمین اور نیز دور دراز مقامات کے سفر مین حاصل ہوئی اکثر ہمیں سوبات سے ثابت کیا ہے کہ علم حفظان صحت کی تحصیل ضروری ہے اسمین یہہ خوبی ہے کہ کل مسایل اختصار کے ساتھہ درج کردیے ہین عبارت ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتین بھی بآسانی سمجھہ سکیتی ہین ممد حیات ہندوستان کی حالت کے مطابق ہے اور انکی صحت قایم رکہنے کے لئے اکسیر اسکے اخیر مین ہیضہ کا بھی بیان ہے اور اسکے تمام اسباب و علامات مشرح بیان کئے ہین ایام ہیضہ مین یہہ ایک عمدہ طبیب کا کام دیتی ہے اسکا مطالعہ کرنا ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے اس سے علم حفظ صحت حاصل ہوتا ہے جس سے انسان کی زندگی امن و آسایش سے بسر ہوتی ہے صحت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اگر یہہ نہین تو کچہہ بھی نہین پس لازم ہے کہ ممد حیات کی قدر کرکے وہ تمہین شاہراہ صحت کی ہدایت کریگی

قیمت ۱۲؍ محصول ذمہ خریدار۔ المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف۔ لاہور متصل کوتوالی

قرابادین احمدیہ حصہ اول

اسمین ادویات مفردہ کی شناخت اور مفردات کو مرکبات مین تبدیل کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہین آجکل لوگون کے دو فرقے ہین ایک انگریزی دوایات کو پسند کرتا ہے دوسرا یونانی کو۔ پس ڈاکٹرون اور طبیبون کا فرض ہے کہ دونون قسم کی ادویات سے کام لین تاکہ مختلف خیالات کے لوگون کو فایدہ پہونچا سکین چنانچہ انہی احباب کی درخواست پر یہہ کتاب لکہی گئی ہے جو شایق ہین کہ دونون قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ اور انکی ترکیب کے طریق سے آگاہی حاصل کرین اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارسی دوا سازی کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہون تو ایک ماہر دواساز اپنے لوٹے پہوٹے ٹہیکرون مین بہی ہر دوا تیار کرسکتا ہے جیسی کہ انگریزی ہین اسکے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈہنگ سے بیان کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پہر عربی فارسی انگریزی اور لاطین نام ہے۔ اسکے بعد اسکے انگریزی و لاطینی مرکبات بتلائے ہین اور ہر ایک مرکب کے ذیل مین نامی گرامی ڈاکٹرون کے بالکل مفید اور نہایت سریع التاثیر نسخے دیئے ہین من بعد اسی دوا کے یونانی و ہندی مجرب نسخے دیئے جنکو دیسی طبیب بڑا بخفیہ صدریہ بہیر کرتے ہین کہی طرح کے معالی خطوط تبلائے ہین جو فنا کے واسطے قدیم اطبا استعمال کرتے ہین انگریزی اصطلاحات کو اپنی زبان کے سریع الفہم الفاظ مین تبدیل کردیا ہے الترزنانون کے جوہر لینے کی ترکیبین باتصویر لکہی ہین اپنے مجربات نسخہ وغیرہ اور حسب ضرورت کار آمد شعبدات و طلسمات بہی درج کئے ہین ہر ایک دوا کے فواید نظم و نثر مین بیان کئے ہین۔ اخیر مین ایک ایسی فہرست دی ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کونسی دوا کس مرض کے لئے مفید ہے۔ قیمت مع محصول ۵؍

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی۔

اور یہ چھوٹے چھوٹے سیل جو اس بعد متصل
ہو جاتے ہیں انکے اتصال سے شرائین و عروق
پیدا ہوتے ہیں جو ساکن اور کبار ہیں اور مچیل
دل کی طرف آمد و رفت کرتے ہیں اسی طرح
غشائے ثالث سے بھی سیل پیدا ہو کر متصل
ہو جاتے ہیں ان کے اتصال سے معدہ
امعا۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ حلق۔ دہن۔ ریہ۔
حنجرہ اور مری معدہ پیدا ہوتے ہیں پھر اسی
تیسرے غشا سے ایک شاخ پیدا ہوتی ہے
جو غشا کی قسم سے اور بطور مجرے غشا کی ہوتی
ہے اور دراز ہو کر اوس جگہ پہونچتی ہے جہاں
جسم بیضاوی موسوم بہ گرافین ویسیکل غشائے
بلغمیہ رحم کے ساتھ مماس و مرتبط ہوتا ہے
اور اس شاخ میں بہت سی رگیں ہوتی ہیں پھر
پس یہ شاخ بھی غشائے بلغمیہ رحم کے ساتھ
مماس و متعلق ہو جاتی ہے اور جہاں یہ جسم
کے ساتھ متصل ہوتی ہے وہاں ایک جسم پیدا
ہوتا ہے جسکو ہندی میں آنول اور لاٹن میں
پلاسنٹا کہتے ہیں۔ پلاسنٹا ایسے جسم کو کہتے
ہیں جو قرص نان کی طرح مدور ہو چونکہ اس جسم
کی شکل بھی مدور ہوتی ہے اسلیے اسکا یہ نام
رکھا گیا۔ اسوقت تک گرافین ویسیکل کو غشائے
بلغمیہ رحم سے غذا حاصل ہوتی ہے اور جب یہ

شاخ پیدا ہو جاتی ہے تو جسم گرافین ویسیکل
کی غذا اس مجرے کے عروق کے ذریعہ سے
عروق رحم سے آتی ہے لیکن اسوقت تک
شکم کھلا اور غیر مسطح رہتا ہے اور اس حالت
کے بعد غشائے بالائی جسمیں دماغ پیدا ہوتا
عریض و وسیع ہو کر اوسمیں وہ پیدا رہے اور
جمیع اعضا اور شکم پر پھیل جاتا ہے اور اونکے
ساتھ چسپاں ہو جاتا ہے جس سے شکم بند
اور مسطح ہو جاتا ہے اور اس چسپیدگی کی جگہ
ایک ناف (سرہ) کی صورت پیدا ہو جاتی ہے
جسمیں شاخ مذکورہ رہتی ہے اس بعد اس شاخ
غشائے ثالث میں جو رحم کے ساتھ متصل
اور جنین غیر کامل الخلقت (ادہورا) کے شکم
سے باہر ہے ایک خریطہ پیدا ہوتا ہے جو
اوس خریطہ کی مانند ہوتا ہے جو اسی بنا کے شکم
اندرونی حصہ میں جو شکم کے اندر ہے پیدا ہو
باسم مثانہ موسوم ہوتا ہے پس اس خریطہ
میں جو بیرونی حصہ میں از شکم ہے امر پیدا ہوا
ہے اور جسکو انبلیکل ویسیکل یعنی خریطہ
جو ناف سے الگ رہتے ہیں دو جسم سفید
پیدا ہوتے ہیں اور جنکو جنین شکم سے اندر
[illegible]
[illegible]

سے ظاہر ہوئے ہین اور یہہ شاخ شکم کے اندر
شکم کے مسدود ہو جانے کے بعد اپنی اصلی حالت
سے بہت صغیر ہو جاتی ہے یہان تک کے جنین
کامل الخلقت مین پیدایش کے بعد تشریح کرکی
دیکھی جاوے تو مثل رباط کی اوسکا نشان
پایا جاتا ہے اس نشان کو یوریکس یعنی مجرٰی
بول کہتے ہین۔ سن لیہہ شاخ مذکور کا وہ حصہ
بھی جو خارج شکم ہے صغیر ہو جاتا ہے اور
اسکو ہندی مین یا ہمنین نال کہتے ہین اور اس نال
کے سرے کو جو رحم کے ساتھہ متصل ہے آنول
کہتے ہین۔ لیہہ اس شاخ غشاے مذکور مین جو
خارج شکم ہے شرائین اور اوردہ پیدا ہو کر مقام
جگر جنین پر پہونچتی ہین اور خون کو اوسکے جگر
مین پہونچاتی ہین۔ یہہ فقرہ جو ہمنے بعد اس
شاخ غشاے ثالث مین جو رحم کے ساتھہ
متصل اور جنین غیر کامل الخلقت ہے لکھنے شروع
ہوا ہے ذرا زیادہ تشریح کا محتاج ہے اسلیے
ہم کچھہ اور بیان کرنا چاہتے ہین۔ واضح ہو
کہ جب شاخ مذکور بطن جنین سے جو ہنوز غیر
کامل الخلقت ہے نکل کر رحم تک پہونچتی ہے
تو اوسمین دو خریطے پیدا ہوتے ہین ایک
بطن جنین کے بند و مسدود ہونے سے پہلے

[illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible] اصلی پیدایش
کا مقام حصہ بیرونی شکم ہوتا ہے اس خریطہ
سے دو جسم صغیر پیدا ہوتے ہین جو شکم اور سینہ
قایم مقام گردہ کے ہوتے ہین اور جنکو ولفین
باڈیس کہتے ہین اور یہہ خریطہ خریطہ ثانی النشأت
کبیر ہوتا ہے اور اسی کو اپلنٹائیکل ویسیکل کہتے
یعنی خریطہ جو ناف سے نکلا ہے۔ مین لیہہ خریطہ
ثانی جو پہلے کی نسبت چوڑا ہوتا ہے اوسی شاخ
سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ پہلے کی نسبت سے زیادہ
بلند اور محل ناف سے قریب تر ہوتا ہے لیکن
دونون خریطون کے مجاری شاخ مذکور مین ایک ہی
جگہ ہوتے ہین جہان مقام مذکور شکم کے غشاے اول
سے مستور ہونے کے بعد شکم مین آتا ہے۔ یہہ
حصہ اندرونی شکم کے تمام سے ہے جو موسوم بہ [illegible] ہے
اور یہہ خریطہ ثانی مثانہ ہے اور اسکے [illegible] کا نام
یوریکس ہے جو گردہ تک پہونچتا ہے اور یہہ خریطہ ثانی
شکم کے غشاے اول سے مستور و بند ہو جانے
کے بعد شکم کے اندر آجاتا ہے اور خریطہ اول
شکم جنین کے باہر محل سرہ کے قریب رہتا ہے
لیکن خریطہ اول اور اوسکا مجرٰی یوریکس یعنی مجرٰی
بول کا اور ہر دو جسم صغیر جو اوسکے اندر ہین
جبتک کہ مثانہ و گردہ جنین کے شکم مین پیدا
ہو کر اپنا کام نہین کرتے خریطہ اول مثانہ

کا کام کرتا ہے اور اوسکا مجری برنج کا کام
اور اجسام وسفیرہ گردہ کا کام دیتے ہین اور
بعد پیدا ہوجانے مثانہ و گردہ و برنج کے اور انکے
شکم کے اندر داخل ہوجانے کے بعد جبکہ ان
اعضا کی جو شکم کے باہر ہے حاجت نہین رہتی
تو یہہ ہیولی اعضا بیکار ہوجاتے ہین اور
رفتہ رفتہ منجذب ہوجاتے ہین اور خریطہ
مذکورہ مین جو پانی ہوتا ہے وہ خریطہ مذکور کے
شق ہوجانے کے بعد مشیمہ کے خریطہ مین
جو جنین کے گرد ہوتا ہے چلا آتا ہے اور خریطہ
اور دل کا مجرے بھی جو شاخ مذکور کے حصہ اندرونی
شکم مین تھا جنین کے کامل الخلقت ہونے تک
چھوٹا ہوتے ہوتے مثل رباطی ہوجاتا ہے
اور اوسکا نشان برائے نام باقی رہجاتا ہے
جو صرف اوسوقت دکھائی دیتا ہے جبکہ جنین
کامل الخلقت کی ہیت کی تشریح کی جاتی ہے۔
بعد غشای اول جو عریض و وسیع ہوکر شکم پر
محیط ہوگیا تھا مقام سرہ پر مجتمع ہوکر غشای
ثالث کی اس شاخ پر دراز و منبسط ہوجاتا ہے
اور یہان سے محل مماس شاخ مذکورہ بر غشای
غشای بلغمیہ رحم پر یعنی جسکو ہندی مین آنول کہتے
ہین پہونچ جاتا ہے اور یہان تک پہونچکر پھر
منعطف ہوجاتا ہے اور اوس سے ایک اور

پیدا ہوتا ہے جو جنین کے اوپر محیط ہوتا ہے
اور یہہ غشا تمام جنین پر مشتمل و محیط ہوجاتا
ہے اور اس غشا مین آب کثیر پیدا ہوتا ہے
جسمین یہہ مضغہ یا دہ تکون جنین اور خود جنین
رہتے ہین اور اس حالت تک ہنوز انسان کی
صورت پر نہین آتا بلکہ نشان اعضای معدودۃ
الاسما اوسمین موجود ہوتے ہین چنانچہ
چالیس روز تک سوائے سر کے جو بڑا ہوتا ہے
دوسرے اعضا کا فقط نشان ہی نشان
پایا جاتا ہے اور تیسرے مہینے تک رتہ یا
ہرطرف سے مضغہ پر مماس و محیط نہین ہوتا
بلکہ صرف اوسی جانب مضغہ پر مماس ہوتا ہے
جس جانب کہ الانتین ویسیکل متعلق ہوا تھا
مگر نہ مہینہ کامل کے بعد جبکہ خلقت انسانی
تمام ہوجاتی ہے باطن رحم ہرطرف سے
جنین پر مشتمل و ملصق ہوجاتا ہے اور جبکہ
خلقت کامل انسان کی مدت جو تین ماہ ہے
پوری ہوجاوے کوئی شخص حکم نہین لگا
سکتا کہ شکم مین لڑکا ہے یا لڑکی البتہ جب
تین مہینے گزرکر انسانی صورت کامل ہوجاتی ہے
تو کہسکتے ہین کہ جنین ہے یا طفل
طفل سہ ماہہ بحساب اوسط پانچ سے چھ انچہ
طویل اور چار اونس تک وزن میں ہوتا ہے

عورتون کے دنون مین جمیع اعضا کی نسبت بہت
سر بڑا ہوتا ہے اور تین مہینے گزر جانیکے بعد
جب دوسرے اعضا بھی موجود ہو کر بڑے
ہو جاتے ہین تو سر کی زیادتی چندان محسوس
نہین ہوتی تین مہینے گزر جانے کے بعد جنین
کی آنکھون کو جب دیکھا جاتا ہے تو پہلے پلکین
آبگینہ رقیق کی طرح نظر آتی ہین اور اسکے پیچھے
آنکھین ایسی نظر آتی ہین جیسے کہ باریک کاغذ
کے پیچھے کوئی رنگدار جسم ہوتا ہے لیکن پلکین
بند رہتی ہین اسکے بعد محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ
کے اندر عنبیہ ہے اور غشا سے رقیق ہے جس سے
عنبیہ ڈھکا ہوا ہے جنین کی انگلیونپر ناخون
بھی نظر آتے ہین جنمین سختی نہین ہوتی بلکہ
غشا کی طرح نرم ہوتے ہین اسوقت بخوبی
محسوس ہو جاتا ہے کہ جنین نر ہے یا مونث
چوتھے مہینے مین جنین کا طول اور وزن بڑھ
جاتا ہے اور اس مہینے کے اخیر مین ساڑھے
پانچ سے ساڑھے سات انچ تک طویل ہو جاتا
ہے اور نو اونس تک ثقیل اور اس مہینے مین سر
کی ہڈیون مین سے استخوان پیشانی و استخوان قائمہ
سر چوڑی ہوتی ہے اور دونون کے مابین فاصلہ
زیادہ ہوتا ہے اور یہہ محل فصل عظام سے خالی
ہوتا ہے اور اس محل فصل کو انگریزی مین فنٹنیل

مین کہتے ہین یعنی وہ محل فصل جو عظام سے
خالی ہے اور ہر دو عظام قحف کے درمیان
ایک جگہ بہت کشادہ اور عظام سے خالی
ہوتی ہے اور اس خالی مقام کو انگریزی مین
سوچر یعنی درز کہتے ہین یا یون کہو کہ
عظام قحف کی دونون عظام کا درمیانی فاصلہ
اور یہہ فاصلہ بتدریج کم ہوتا جاتا ہے یہان
تک کہ عظام ایک دوسرے سے متصل ہو جاتی
ہین اور انکے مفصل روز بروز پیدا ہو جاتی
ہین اور اسی مہینے مین جلد سر و بدن پر
بال اگنے شروع ہو جاتے ہین اور جلد کے
نیچے چربی پیدا ہونے لگتی ہے اور جنین حرکت
کرنے لگتا ہے اور اکثر اسی مہینے مین حاملہ کو
جنین کی حرکت محسوس ہونے لگتی ہے اور
کبھی نہین بھی محسوس ہوتی لیکن تجربہ سے
ثابت ہو کہ اکثر اسی ماہ مین حرکت محسوس
ہونے لگتی ہے کیونکہ جب اس مہینے مین حمل
ساقط ہو جاتا ہے تو جنین مین حرکت زیادہ
محسوس ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
جنین کی حرکت اسی مہینے مین شروع ہو جاتی
ہے ۔ پانچوین مہینے مین جنین آٹھ سے دس
انچ تک طویل اور دس سے بارہ اونس تک
ثقیل ہو جاتا ہے ۔ چھٹے مہینے مین گیارہ سے

ساڑھے بارہ انچ تک طویل اور سوا اونس (نصف سیر) ثقیل ہوجاتا ہے اور اسی مہینے میں پلکوں اور بھوؤں کے بال اگتے ہیں اور ناخونوں میں کسیقدر صلابت آجاتی ہے ساتویں

مہینے میں ۱۳ سے ۱۴ انچ تک طویل ہوجاتا ہے اور اس مہینے میں وزن آناً فاناً بڑھتا ہے کیونکہ اس مہینے میں جگر و دیگر اعضا جلد پیدا ہوکر بڑے ہوجاتے ہیں اور اس مہینے میں طول میں زیادتی کم اور عرض و وزن میں زیادہ ہوتی ہے اور اس مہینے میں استخوانہائے سر جو جدا جدا تھے دراز و کبیر ہوکر باہم متصل ہوجاتے ہیں اور انکے اتصال سے درز پیدا ہوجاتے ہیں اور غشا جو تیسرے مہینے میں عنبیہ پر دکھائی دیتا ہے اور عنبیہ کو مستور رکھتا ہے اس مہینے میں معدوم ہوجاتا ہے اور پلک جو تیسرے مہینے بند تھی اس مہینے کھل جاتی ہے اور خصیتین جو قریب گردہ کے تھے نیچے آجاتے ہیں۔ آٹھویں مہینے جنین سترہ انچ طویل اور چار پونڈ سے ساڑھے پانچ پونڈ تک ثقیل ہوجاتا ہے اور اس مہینے میں جلد کا رنگ زرد ہوجاتا ہے اور اوپر رونگٹے پیدا ہوجاتے ہیں یا جبڑات کی طرح جلد پر سفیدی ظاہر ہوجاتی ہے اور اس مہینے میں ایک خصیہ خریطہ خصیہ میں اتر آتا ہے اور شاید کہ یہ خصیہ

جانب یمین کا ہو۔ نویں مہینے میں انیس سے چوبیس انچ تک جنین طویل ہوجاتا ہے اوسط سات یا ساڑھے سات پونڈ ثقیل ہوجاتا ہے اس مہینے میں ناخونوں میں بقدر صلابت و غلظت ظاہر ہوجاتی ہے اور جلد بدن کے نیچے چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور بقدر زیادتی و کمی شحم کے وزن میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے اور کبھی اس مہینے میں بعض جنین ۱۲ پاؤنڈ (۶ سیر) ثقیل دیکھے جاتے ہیں لیکن یہ امر نادر ہے اکثر بحساب اوسط وہی وزن ہے جو ہم لکھ چکے ہیں لیکن جو بچہ ولادت کے وقت ۵ پونڈ (ڈھائی سیر) سے زیادہ نہ ہو اوسکی زندگی کی امید کمتر ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جنین مذکر وزن مونث کی نسبت ہمیشہ زیادہ ہوا کرتا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ جس روز جنین پیدا ہوتا ہے اوسی روز اگر وزن کیا جاوے اور دوسرے روز بھی وزن کیا جاوے تو دوسرے روز پہلے کی نسبت وزن کم ہوگا شاید اسکا سبب یہ ہوگا کہ ولادت کے بعد اوسکے بدن کی چربی کم ہوجاتی ہے کیونکہ یہ کی لنفیمین میں صرف ہوجاتی ہے

ہوتا ہے کہ آٹھ پہر تک اوسکو غذا نہین
دیجاتی اور کبھی مسہل بھی دیتے ہین جس سے ورم
کم ہو جاتا ہے۔
نوین مہینے جنین ماں کے شکم مین ایسی ہیئت
پر ہوتا ہے کہ اوس سے بیٹھا وہی صورت
حاصل ہوتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس ہیئت
سے رحم تمام وکمال اوسپر محیط ہو جاتا ہے
اور وہ ہیئت یہہ ہے کہ جنین کا سر رحم کی طرف
ہوتا ہے اور سرین قاعدہ رحم کی جانب۔
چونکہ فقار ظہر منحنی ہوتے ہین اسوجہ سے
جنین کا محل زنخ سینہ تک پہونچ جاتا ہے
اور ساق کبیر (ران) شکم سے لگ جاتی ہے
اور ساق صغیر (پنڈلی) ساق کبیر کی جانب
مایل اور اوس سے قریب ہو جاتی ہے اور
دونون ہاتھ سینے سے اس طرح چسپان ہوتے
ہین کہ ایک زند دوسرے زند کے اوپر ہوتا ہے
اور مرافق غرض شکم کے اندر ہوتے ہین اور
اوس سے خارج نہین ہوتے اور قدمین مفصل
کعب (ٹخنے کا جوڑ) سے ایک دوسرے کے
اوپر کیے ہوتے ہین سو مین سے ننانوے
بچے شکم مادر کے اندر اسی ہیئت پر ہوتے ہین
اس باب مین بڑی طویل بحث ہے کہ جنین
کا سر نیچے کی طرف کیون ہوتا ہے اور کسلیے
اوپر نہین ہوتا۔ اقرب الصواب یہہ ہے
کہ یہہ ہیئت یا تو رحم کی تحریک سے ہوتی ہے
یا یہہ سبب ہے کہ جنین کو اس ہیئت سے آرام
حاصل ہوتا ہے۔

علامات حمل

جسوقت حمل قرار پذیر ہو جاتا ہے اور گرینین
وسیکل رحم کے کسی کنارہ سے متعلق ہو
جاتا ہے تو اس کو انگریزی مین اُقّو وشم
(حمل) کہتے ہین اور اسوقت رحم مین تھوڑا
تغیر واقع ہو جاتا ہے اور تغیر کی صورت یہہ
ہوتی ہے کہ اوسمین خون کثیر آتا ہے اور رحم
آناً فاناً بڑھتا ہے اور قاعدہ رحم قدرے
آگے بڑھکر مثانہ کے اوپر آجاتا ہے اور فم رحم
بہت نیچے چلا جاتا ہے جس سے اندام نہانی
کی دیوار قدرے کشیدہ اور سخت محسوس ہوتی
ہے اور عنق رحم کا کچھہ اثر مثانہ پر پہونچتا ہے
اسکی وجہ یہہ ہے کہ قاعدہ رحم مثانہ کے اوپر
آجاتا ہے اور یہہ استقرار حمل کی پہلی علامت
ہے مگر یہہ علامت حاملہ کو معلوم نہین ہوتی
وہ صرف یہی جانتی ہے کہ کبھی بے اعتدالی
کی وجہ سے بدشواری بول آتا ہے یا بار بار
آتا ہے لیکن جو علامات حمل کی حاملہ کو معلوم

ہوسکتی ہے وہ احتباس طمث ہے لیکن یہہ
کوئی خاص اور لازمی علامت نہین اسلیے
کہ احتباس طمث کے کئی اور اسباب بہی ہین
علاوہ اسکے یہہ بہی ہے کہ کسی کو حمل کی حالت
مین ابتدائی دو تین ماہ تک اور کسی کو چہہ مہینے
تک اور کسیکو آخر مدت حمل تک سرخ پانی آیا
کرتا ہے کسی کی یہہ حالت ہوتی ہے کہ کتخدا
ہونیکے بعد دو تین مہینے تک اذیت رحم
کے باعث حیض نہین آتا اور من بعد جاری
ہوجاتا ہے اور کبہی کسی مرض کے سبب جریان
حیض بند ہوجاتا ہے اور کبہی حیض آنیکی
نوبت ہی نہین پہونچتی اور حمل قرار پذیر ہوجاتا
ہے کبہی ایام ارضاع مین جبکہ اکثر حیض بند
رہتا ہے عورت باردار ہوجاتی ہے پس
علامت احتباس حیض کو دوسری علامتون
کے ساتہہ ملاکر دلائل حمل کی معین سمجہنا چاہیے
مستقل دقوی علامت حیض کا آنا نہ آنا
حمل پر کامل استدلال نہین ہے
تغیرات مین سے یہہ بہی ہے کہ استقرار حمل کے
بعد معدہ مین بسبب ہمدردی رحم فساد پیدا
ہوجاتا ہے جس سے سب سے پہلے تہوع وقے
عارض ہوتے ہین خصوصاً صبح کے وقت اور
یہہ علامت کبہی آغاز حمل سے دو تین مہینے یا

پانچ چہہ مہینے اور کسیکو خاتمہ حمل تک رہتی ہے
بعض عورتون مین یہہ علامت صرف پہلے
حمل مین پائی جاتی ہے۔ دوسرے تیسرے
حمل مین نہین پائی جاتی۔ لیکن قاعدہ یہہ
ہے کہ چار پانچ ہفتے یہہ علامت ضرور پائی
جاتی ہے اور جب قاعدہ رحم محل استخوان
عانہ سے اوپر چلا جاتا ہے تو قے ساکن ہو
جاتی ہے۔ کبہی شاذ ونادر یہہ علامت ایک دو
ہفتہ موقوف ہوکر پہر عود کرتی ہے۔ کبہی
محل معدہ پر سوزش محسوس ہوتی ہے اور
جب عورت نیچے کو سر جہکاتی ہے تو آب کثیر
لگاتار منہ سے خارج ہوتا ہے کبہی آروغ
ترش آتے ہین کبہی اغذیہ معتادہ سے تنفر
ہوکر اغذیہ ردیہ فاسدہ کی طرف طبیعت رغبت
کرتی ہے کبہی یہہ علامتین پہلے حمل مین
پائی جاتی ہین اور دوسرے تیسرے حمل مین
نہین پائی جاتین کبہی منہ مین لعاب زیادہ
پیدا ہوتا ہے جیسا کہ قلاع مین ہوا کرتا ہے
اسکو بہی ہمدردی رحم کا سبب سمجہنا چاہیے
کبہی یہہ حالت ہوتی ہے کہ جب حاملہ کا بول
صاف شیشہ مین بہر کر رکہہ چہوڑین اور
روز دیکہین تو غبار روز کے وسط مین جسم
سفید غریب مثل ضباب یا جبن منعقد دکہائی

دکہائی دیتا ہے اور جب اسی بول کو پہر تیسرے
روز دیکہین تو جسم مذکور بول پر تیرتا ہوا نظر
آتا ہے اور جب چھٹے روز دیکہین تو
تیرنے والا جسم بول تہ نشین ہوتا ہے اسکو
انگریزی مین کیسٹین یعنی مشابہ بہ پنیر
کہتے ہین اس حالت مین بول کے نیچے رسوب
ابیض پایا جاتا ہے جب یہہ جسم غرقاب
بالتمام تہ نشین ہوجاتا ہے تو اوسکے بعد
ایک اور جسم سفید بول کے اوپر آجاتا ہے اگر
اس جسم کو خوردبین سے دیکہا جاوے تو
ریزہ ہاے فاسفیٹ آف لایم کی طرح معلوم
ہوتا ہے۔ اسکے بعد بول فاسد متعفن و کدر
اور خراب ہوجاتا ہے اور قابل استدلال
نہین رہتا۔ لیکن یہہ علامت ہی کبہی
پائی جاتی ہے اور کبہی نہین۔ اگر پائی جاتی
ہے تو تیسرے یا چوتہے مہینے تک۔

حاملہ کے پستان مین بہی تغیر پیدا ہوجاتا ہے
مثلاً حاملہ کبہی اپنے پستان مین اذیت کبہی درد
اور کبہی مقدار مین زیادتی محسوس کرتی ہے
اگر جب استقرار حمل کو دو تین ماہ گزر جاتے ہین
تو پستانون مین قدرے صلابت آجاتی
ہے اور ظہور قدرے محسوس ہوتا ہے۔ چار
مہینے گزر جانے پر شیر بہی پستانون مین
ظاہر ہوجاتا ہے اور دیکہنے والون کو بہی
یقین ہوجاتا ہے کہ حمل رہ گیا ہے لیکن اس
علامت پر بہی وثوق نہین کرنا چاہیے۔
بلکہ اسکو بہی معینات مین سے شمار کرنا
چاہیے کیونکہ پستان مین دودہ کا ظہور حمل کے
ساتہہ مخصوص نہین بلکہ شیر کبہی پستان
ابکار و عجایز مین اور کبہی مردون کے پستان
مین بہی دیکہا جاتا ہے۔

حلمہ ثدی (دہٹنی) مین بہی تغیر واقع
ہوجاتا ہے مثلاً حلمہ کا رنگ قوی ہوجاتا
ہے اور حلمہ کے گرد ایسا رنگ ظاہر ہوجاتا
ہے جو سیاہی مایل ہوتا ہے اور حمل سے پیشتر
ویسا نہین ہوا کرتا۔ پانچوان مہینا گزر جانے
کے بعد حلقہ رنگین پر جو حلمہ کے گرد ہوا کرتا
ہے ایسے نشان ظاہر ہوتے ہین کہ گویا پانی
کی چہوٹی چہوٹی بوندیان پڑی ہوئی ہین
اور جہان یہہ نشان پائے جاتے ہین وہان
کا رنگ خفیف ہوجاتا ہے۔ اس علامت
کو حمل کی قوی علامات مین سے شمار کرنا
چاہیے۔ حاملہ کے عانہ پر فرج سے لیکر ناف
تک ایک سیاہ خط پیدا ہوجاتا ہے اور کبہی
یہہ خط تمام شکم تک پہنچ جاتا ہے۔ اور تمام
بدن کے اصلی رنگ مین بہی تغیر ظاہر ہوجاتا
ہے یعنی جا بجا قدرے سیاہی کے دہبے نظر
آتے ہین خصوصاً آنکہون کے گرد اور رخسارہ

پر یہہ کیفیت زیادہ تر نمایان ہوتی ہے یہان تک کہ مرض کلاہ گردہ مین مبتلا ہونے کا گمان ہوجاتا ہے اور یہہ دبیے وضع حمل کے بعد خود بخود دور ہوجاتے ہین

فرق درحمل و مرض

چونکہ حمل اکثر امراض کے ساتھہ ملتبس ہوتا ہے لہذا دونون مین فرق کرنا ضروری ہے واضح ہو کہ حمل کی حالت مین ہر چند کبیر ہوجاتا ہے لیکن حمل مین اوسکی صورت سفرجل کی سی ہوتی ہے برخلاف اورام خصیۃ الرحم واورام مثانہ یا استسقا کہ ان امراض مین رحم سفرجل کی صورت پر نہین ہوتا البتہ خود رحم کے بعض امراض مین اوسکی صورت حمل کے ساتھہ مشابہ ہوتی ہے مثلاً اجتماع آب و ہوا در رحم یا احتباس طمث مین رحم بڑا ہوجاتا ہے اسوقت مرض رحم اور حمل مین تفرقہ ضروری ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگر رحم مین ہوا مجتمع ہو تو ٹھونکنے سے جسم پر ہوا کی آواز سنائی دیگی حمل مین یہہ بات نہین اسمین جسم مصمت کی آواز مسموع ہوتی ہے - اگر حمل اور اجتماع آب در رحم یا اورام رحم مین اشتباہ ہو تو چہتا مہینا گزرجانے پر ایک ہاتھہ خارج سے رحم پر رکھکر دبادین اور دوسرے ہاتھہ کی انگلیون سے رحم کو حرکت دین اگر رحم مین جنین ہوگا تو اس تحریک سے اوسمین اضطراب ظاہر ہوجاویگا - اور اورام رحم و اجتماع آب کی صورت مین یہہ حالت نہین ہوگی - امتحان کا دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ زن باردار کو چہہ مہینے کے بعد پلنگ پر اگر دن بٹہلا دین اس طرح کہ پیٹہہ اور گردن زیادہ تر پلنگ کی طرف مایل رہے یعنی قاعد و مستلقی کے درمیان بیٹہنے کی حالت ہو - پہر دایہ کو ہدایت کرین کہ فرج مین انگلی ڈالکر عنق رحم تک پہونچا دے اور انگلی کے سرے سے جنین کا سر اوپر کو دہکیلے - چونکہ جنین شکم کے اندر ہمیشہ پانی مین رہتا ہے اسلیے تہوڑا سا زور کرنے سے اوپر کو چلا جائیگا اور پہر جلد تر نیچے اوتر آئیگا

ایضاً دایہ سر انگشت سے بچہ کا سر اوپر کو دہکیلے اور دوسرا ہاتھہ حاملہ کے عانہ پر رکھکر جنین کو اوپر سے نیچے کی طرف لاے چونکہ جنین ہمیشہ پانی مین رہتا ہے اسلیے دونون متضاد تحریکون سے بسہولت گولی کی طرح اوپر نیچے حرکت کریگا - ایسکے

ثقل کے سببسے دایہ کو فوراً معلوم ہوجاویگا کہ کوئی ثقیل چیز ہے جو اوپر نیچے آتی جاتی ہے اور یہہ خاص علامت حمل کی ہے بدون حمل کے سوا نہین پائی جاتی۔

چونکہ جنین کی حرکت کو حاملہ چوتھے مہینے کے بعد محسوس کیا کرتی ہے لہذا اسوقت حرکت جنین حمل پر دال ہوگی لیکن کبھی اسمین بھی اشتباہ ہوجاتا ہے کیونکہ کبھی اوہام کے سبب بھی جو مرض اختناق الرحم کے لازمہ ہین عورت کہدیا کرتی ہے کہ مجھے جنین کی حرکت محسوس ہورہی ہے حالانکہ فی الواقع کچھہ بھی نہین ہوتا۔

الغرض حرکت جنین کا احساس چوتھے مہینے کے بعد ہوا کرتا ہے اگر کوئی اس سے پیشتر احساس کرے یا کرنے کا دعوے کرے تو قابل اعتماد نہین مگر اوس وقت قابل اعتماد ہے کہ قابل دایہ موافق ہدایت کے عمل کرکے حرکت کو دریافت کرے۔

سب سے زیادہ قوی دلیل وجود حمل کی یہہ ہے کہ آلہ مقیاس الصوت مقام قلب جنین پر رکھکر قلب جنین کی حرکت کا استماع کرین اور اس حرکت کی آواز چوتھے مہینے کے بعد سے آخر مدت حمل تک برابر سنائی دیتی ہے مگر کبھی عانہ کے جانب راست سے اور کبھی جانب چپ سے یعنی جسطرف دل ہو اوسی طرف سے سنائی دیتی ہے اور یہہ آواز چھوٹی گھڑی (واچ) کی آواز کی طرح بہت ہلکی اور دہیمی ہوتی ہے اور حرکت نبض حاملہ کی نسبت قلب جنین کی حرکت بہت سریع و متواتر ہوتی ہے مثلاً اگر مادر جنین کی نبض کی حرکت فی منٹ ستر ہے تو حرکت قلب جنین ایکسو چالیس یا ایکسو ساٹھ فی منٹ ہوگی۔

الحاصل جو علامات حمل کی اوپر بیان کی گئی ہین اونمین سے تین علامتون پر زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے اور انکے موافق حمل یا عدم پر حکم لگا سکتے ہین۔ سب سے پہلی استماع حرکت قلب جنین ہے۔ دوسری مشاہدہ حرکت طفل جبکہ تجربہ کار دایہ عانہ پر ہاتھہ رکھکر اور جنین کی حرکت کو دریافت کرکے وجود حمل کا اقرار کرے اوسوقت قابل اعتماد ہے تیسری جبکہ قابلہ عنق رحم مین انگلی داخل کرکے جنین کو اوپر کو دہکیلے اور عانہ پر ہاتھہ رکھکر نیچے کو لاوے اور حرکت جنین دریافت کرکے وجود حمل کا اقرار کرے اسکا بیان قابل اعتماد ہوگا

مدت حمل انسان

مدت حمل انسان یکسان نہین ہوتی کوئی زیادہ ایام لیتا ہے کوئی کم لہذا تجربہ کار حکما مین تعیین ایام حمل کی نسبت بہت اختلاف ہے اور ہر ایک اپنے غالب تجربہ کے موافق تعیین مدت کرتا ہے لیکن اکثر یہہ ہے کہ دوسو ہتر روز حمل انسان کی غالب مدت ہے اسمین اگر کمی بیشی ہو جاے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ابتداے ایام حمل کے شمار مین سہو ہو گیا ہے اگر والدین جنین کو انعقاد نطفہ کی ٹھیک تاریخ و روز یاد ہو تو حساب مین کوئی دقت نہین ہوتی لیکن جب استقرار حمل کے روز و تاریخ معین کرنے مین دقت ہو تو اسکا حساب اس طرح لگاتے ہین کہ عورت جس روز حیض سے پاک ہو اور طہر شروع ہو جاے اوسی روز سے ابتداے حمل قرار دیتے ہین لیکن ممکن ہے کہ حیض سے ایک ہفتہ پیشتر حمل قرار پذیر ہو گیا ہو یا انقطاع حیض سے ایک ہفتہ کے اندر حمل نہ رہا ہو بلکہ اوس ہفتہ مین استقرار پذیر ہوا ہو جو جریان حیض سے ایک ہفتہ پیشتر اور ایک ہفتہ بعد جریان حیض ہے کیونکہ ممکن ہے کہ خون طمث تین چار مہینے اگر منقطع ہو گیا ہو اور اوس ہفتہ مین جو جریان حیض کا ہفتہ ہے عورت مرد کے ساتھ ہم بستر ہو اور حمل رہجاے۔ اور اسی طرح ممکن ہے کہ انقطاع حیض سے تیسرے ہفتہ مین جو جریان حیض سے پیشتر کا ہفتہ اور گرافین ویسیکل کی زیادتی کا وقت ہے استقرار حمل ہوا ہو پس ان اسباب کی وجہ سے زیادتی و کمی ایام مین خطاے حسابی واقع ہوتی ہو جسکا نتیجہ یہہ ہو کہ ایام حمل کبھی ۲۸۰ اور کبھی ۲۹۰ محسوب کیے جاتے ہین اس خطا کے رفع کرنے کے واسطے تجربہ کارون نے حساب کا ایک اور طریقہ مقرر کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب چوتھے مہینے کے بعد قاعدہ رحم عانہ سے اوپر چلا جاتا ہے تو جنین کی حرکت اوسکی ماں کو محسوس ہوتی ہے پس حرکت جنین کا پہلا دن اوسکی ماں سے دریافت کرکے اوس کو تقریباً نصف مدت حمل قرار دین اور اوسپر پہلے حساب کو منطبق کرین یقیناً یہہ حساب پہلے حساب کے قریب ہوگا اور مدت حمل انسانی ۲۷۳ یا ۲۸۰ روز سے زیادہ ہوگی۔ اگر اوس دن سے ابتداے حمل

قرار دیجاتی ہے جو روز بتفاوت مرد و زن ہے اور وہ روز زیادہ بھی ہے تو بھی غالباً ۲۸۰ روز سے زیادہ ہوگی اور اسی مدت پر وضع حمل واقع ہوگا۔

اعراض حوامل و معالجات آنہا

منجملہ اعراض کے جو باردار عورت کو لاحق ہوتے ہین تہوع و قے ہے اور یہہ جبتک اعتدال پر ہین اونکو سمجھہ لینا چاہیے کہ حاملہ عورتون کے امور طبیعیہ و عادیہ مین سے ہین اور انکے علاج کے درپے ہونا چاہیے اگر یہہ بھی موجب نقاہت بدن ہے مگر جب زیادہ ہو کہ مطلقاً طعام معدہ مین ٹھیر نہ سکے یا صفرا بھی قے کے ہمراہ خارج ہو اور ہوا سے دہن متعفن ہو جاوے کیونکہ شدت گرسنگی اور خون کو غذا نہ پہونچنے کے سبب عفونت پیدا ہوجایا کرتی ہے۔ کبھی انکے معدہ مین درد شدید بھی پیدا ہو جاتا ہے اسوقت اسکا علاج واجب ہو جاتا ہے لیکن علاج حوامل مین دوا سے واحد و تدبیر واحد پر اکتفا نکرین بلکہ تفنن انتہا کرین کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جس طرح حاملہ عورتون کے حالات اور مزاج خواہشین و شکایتین مختلف ہوا کرتی ہین اسی طرح ادویات سے اونکے فایدہ اوٹھانے کی صورتین بھی مختلف ہوا کرتی ہین کسی کو کوئی دوا فایدہ دیتی ہے کسی کو کوئی۔ یہہ ضرور نہین کہ سب کے لیے ایک ہی دوا مفید ہو کسیکو دوائے تلخ مثلاً کلمبا یا جنشین سے فایدہ پہونچتا ہے کسیکو نہار منہ گرم چاے پینے سے کسیکو طعام حار بالفعل کہانے سے آرام ہو جاتا ہے کسیکو بارد بالفعل کہانے سے کسی کی شکایت برف کا ٹکڑا کہانے سے رفع ہو جاتی ہے پس تجربہ کرکے مناسب حال اشیا دین اگر ادویات کی ضرورت پیش آوے تو انہین سے جو مناسب سمجہین دین مثلاً النسخہ تیمتہہ آٹہہ سے دس گرین تک۔ پانی مین حل کرکے روزانہ تین مرتبہ دین ایضاً اپکاکوانا ۱/۲ گرین آب سادہ مین ملا کر پلاوین ایضاً سفوف کلمبا و سوڈا کاربناس ۵ سے ۱۰ گرین تک دین ایضاً ہائیڈرو سیانک ایسڈ ڈایلوٹ دو تین قطرہ سادہ پانی مین ملا کر دین ایضاً روغن کرایزوٹ دو قطرہ ہمراہ اکسٹراکٹ جنشین دین ایضاً آب ولایتی (سوڈا واٹر) دینا مفید ہے کیونکہ اسمین کاربانک ایسڈ یعنی تیزاب غال ہوتا ہے ایضاً (رحم نہایت مجرب ہے)

سالیشیلک ایسڈ یعنی تیزاب لیموں کا غذی ۳۶
گرین شربت نبات ایک اونس پانی دو اونس
دونون کو ملاکر ایک بوتل مین بہر دینا
اور بوتل پر اس دوا کا نام لکھدینا کہ
غلطی واقع نہو- پہر پٹاس پانی کاربناس
۴۰ گرین تین اونس آب سادہ مین حل
کرکے دوسری بوتل مین بہر دین اور اس
دوا کا نام بہی اوسپر لکھدین پہر پہلی دوا
مین سے نصف اونس پی لین پہر فوراً دوسری
دوا مین سے اسیقدر پی لین- ان دونون
کی آمیزش سے معدہ مین کاربانک ایسڈ
پیدا ہوگا اور فوراً فایدہ ظاہر ہوجاویگا
اگر حاملہ شراب سے مجتنب نہو تو ایک دو اونس
شام مین شراب پلاوین یا برانڈی ایک دو
درام دو تین اونس ولایتی پانی مین ملاکر دین
اگر قے کے ساتہہ قبض شکم بہی ہو تو یہہ مسہل
دین نسخہ مگنیشیا سلفاس دو درام
مگنیشیا کاربناس ۵ ایسے- ۲ گرین دونون
کو آب سادہ مین حل کرکے دین- اگر کم غذا
کہائی جاوے اور وہ ہضم ہوجاوے مگر منظور
یہہ ہو کہ اشتہا بڑہے تو پپسین ایک دو
گرین غذا کہانے کے بعد کہالیا کرین-
شیر مادہ گاؤ آب ایک مین ملاکر پلانا بہی بہتر ہے

اگر کبہی طعام معدہ مین ٹہیر نہ سکے تو آشجو
پلاوین اسکو معدہ قبول کرے گا اگر آشجو
کو آب لیموں کے کاغذی مین ترش کرکے
پلاوین تو زیادہ تر مفید ہے- آب گوشت
رقیق پلانے سے بہی معدہ کو قوت و آرام
حاصل ہوتا ہے اسکے بعد اگر کسی اور
قسم کی غذا بہی کہائی جاویگی تو معدہ ضرور
قبول کرے گا لیکن لازم ہے کہ غذا تہوڑی
تہوڑی کہاوین تا کہ معدہ ہضم کرے اور
قے کے ساتہہ خارج نہو جاوے- اور جب
طعام معدہ مین مطلقاً نہ ٹہیرے اور
حاملہ ضعیف و کمزور ہوجاوے تو شوربا کے
قسم کی غذا حقنہ کے ذریعہ امعا مین پہونچاوین
اور بدن پر تیل کی مالش کرین اگر روغن جگر
ماہی میسر ہوسکے تو اوسکی مالش زیادہ تر
مفید ہے- کبہی شدت عوارض سے حاملہ
کی حالت اس درجہ کو پہونچ جاتی ہے کہ یقین
کرنا پڑتا ہے کہ کسی دوا یا تدبیر سے فایدہ
نہین ہوگا اور جبتک جنین شکم مین ہے
شکایت برطرف نہوگی اور حاملہ یقیناً
جانبر نہوگی اسوقت اطبا مین اختلاف ہے
کہ اسقاط جنین جایز ہے یا نہین اس اختلاف
سے ثابت ہوتا ہے کہ اسقاط بہی ایک قسم کا

علاج ہے۔ پس اگر حفاظت جان جنین کے
واسطے اسقاط کردین تو کچھہ مضایقہ نہین
کبھی حاملہ کو اغذیہ مرغوب الطبع سے نفرت
ہو جاتی ہے اور اشیاے ردیہ غیر ماکولہ کے
کھانے کی طرف طبیعت رغبت کرتی ہے
اور کبھی غذا سے مطلقاً متنفر ہو جاتی ہے
اور جیدیاردی کچھہ بھی نہین کھاتی۔ اس حالت
مین ادویہ مشہیہ مثلاً ادویہ تلخ یا از قسم
منرال ایسڈ مثلاً میوریاٹک ایسڈ ڈائلوٹ
تنہا یا پیپسین ملا کر دین یا پیپسین
غذا کے بعد کھلاوین۔ اگر طعام ردیہ کی
خواہش کرے اور وہ اوسکی حالت و طبیعت
کے موافق ہو یعنی مولد دم ہو تو جسقدر
مانگے دیتے جاوین کیونکہ یہہ اوسکے مفید
مطلب ہے اگر یہہ ردی غذا طعام کے
قسم سے نہو بلکہ کچھہ اور ہی ہو مثلاً
بورہ عاج یا کاغذ یا مٹی وغیرہ تو ہرگز ندین
اگر معدہ مین درد ہو تو ادویہ دافعہ درد
معدہ مثلاً بسمتھہ وکلمبا دین تنہا دین یا
قدرے افیون شامل کرکے تاکہ حس بھی
کم ہو جاے۔ اگر اس سے درد کو تسکین نہو
تو کنتھار دس کا پلاسٹر ایک سکے برابر کتر کر
محل درد پر لگائین اور آبلہ اوٹھنے کے بعد

اوسکو کاٹکر زخم پر مرہم مارفیا لگائین

نسخہ مرہم مارفیا

مارفیا نیم گرین آیک ڈرام سوم روغن مین
حل کرین۔ اور کبھی ترشی معدہ کے سبب
معدہ مین سوزش و آروغ ترش پیدا ہوجاتے
ہین تو ڈن نفورڈ مگنیشیا یعنی مگنیشیا
کا مرکب جو ڈن نفورڈ صاحب کا ایجاد
کیا ہوا اور ایک مشہور مرکب ہے ایک سے دو
ڈرام تک پلاوین۔ کلمبا و سوڈا و پٹاس
بائی کاربناس فرداً یا مجموعاً دینا بھی مناسب ہے
کبھی حاملہ کو قبض شکم زیادہ ہوتی ہے جسکے
دو سبب ہین ایک یہہ کہ معاے مستقیم پر
جنین کا بوجھہ پڑتا ہے اور وہ دب جاتی ہے
اور جو کچھہ اوسکے اندر ہوتا ہے خارج
نہین ہو سکتا۔ دوسرا یہہ کہ کبد ضعیف
ہو جاتا ہے اور صفرا پیدا نہین کر سکتا اور
اسکی شناخت براز کے رنگ سے ہو سکتی ہے
کیونکہ کافی صفرا پیدا نہونے کی حالت مین
براز خاکستری رنگ کا ہوتا ہے پس اگر
قبض کا سبب معا پر جنین کا ثقل ہو تو حقنہ
ملینہ دین مثلاً سادہ پانی یا دودہ کا حقنہ
کرین اگر روغن بیدانجیر کا پلانا ممکن ہو
یعنی اسکے پینے سے قے نہو اور ہضم ہو جاے

توبقدر ضرورت پلادین اگر اسکا سبب ضعف جگر ہو تو پل ہیڈراج ۵ گرین رات کو سونے کے وقت کھلائین اور صبح قدرے روغن بید انجیر پلادین - اگر حاملہ کو اسہال کی شدت ہو تو سٹور اکرشیا دو اونس تنہا یا نیمدرام اسپرٹ کلارافارم ملاکر دین اسپرٹ کلورافارم تنہا یا ٹنکچر کینو یا ٹنکچر کنکیو نصف ڈرام باہم ملاکر پلادین - اگر اسہال مین سدے بھی ہون تو پہلے روغن بید انجیر پلادین اور سدون کے خارج ہوجانے کے بعد ادویہ مانع اسہال پلادین -

امراض حاملے مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ آب دہن بہت جاری ہوتا ہے اور یہہ حالت اکثر اوسوقت عارض ہوتی ہے جبکہ استقرار حمل کو ایک دو ہفتے گزرجاتے ہین اور دو مہینے گزرنے پر یہہ شکایت برطرف ہوجاتی ہے اور کبھی زیادہ دیر بھی رہتی ہے - اسکا سبب بھی ہمدردی ہے اسکا

علاج

یہہ ہے کہ آب نیم تہندی یا آب صمغ عربی [illegible]

امراض حاملے مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ بول بدشواری آتا ہے اور یہہ اذیت کبھی ابتداے حمل مین بھی ہوتی ہے لیکن مثانہ کے دب جانے کے سبب اواخر ایام حمل مین زیادہ تر ہوا کرتی ہے

علاج

اگر ابتداے حمل مین ہو تو محتاج علاج نہین خودبخود دفع ہوجاتی ہے اگر آخر زمانہ حمل مین ہو تو البتہ شدید دشوری اور لائق تدارک ہوتی ہے اور اوسکا علاج یہہ ہے کہ حاملہ کو ہدایت کرین کہ اکڑون بیٹھے اس طرح کہ کہنیان اور گھٹنے زمین پر ٹیک دے اور اور سرین اونچے رکھے تاکہ قاعدہ رحم پر بوجھ پڑے اور مثانہ بوجھ سے سبکدوش ہوکر منتفع ہوجاے اور بول خارج کرے - اگر اس تدبیر سے بھی بول نہ آوے تو اسی ہیئت پر ٹھیکر حانہ پر بطور کمر بند کے ایک لمبی پٹی باندہین تاکہ حمل کا بوجھ اس پٹی پر رہے اور مثانہ بوجھ سے ہلکا ہوکر بول کو دفع کرے اگر اس تدبیر سے بھی بول جاری نہو تو جان لینا چاہیے کہ بوجھ کے سبب مثانہ مین تشنج پیدا ہوگیا ہے اس حالت مین مجبوراً قاثاطیر داخل کرنا پڑتا ہے لیکن قاثاطیر لگانا یا جاری کا مناسب نہین ہے بلکہ رہر کا بہتر ہے کیونکہ اسوقت مثانہ کی گردن بہری ہوا کرتی ہے

منجملہ عوارض حبالی یہہ بھی ہے کہ اوسکے ساق
و قدمین پر اور کبھی تمام جسم پر ورم ہو جاتا ہے
اور اسکے دو سبب ہوتے ہین ایک انفشار عروق
جو حمل کے سبب مقدار رحم کے بڑھجانے سے
ہوا کرتا ہے اس انفشار کی وجہ سے خون پاؤن
کی طرف سے بدشواری اوپر کی جانب جاسکتا ہے
اور عروق رجلین مین زیادہ رہتا ہے جس کے
غشا سے عروق کمزور ہو جاتا ہے اور بعض مین
پانی کی تراوش زیادہ کرتا ہے - دوسرا سبب یہہ
ہے کہ البیومن یوریا مرض برائٹ صاحب جیسے
پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اسوقت گردہ بھی اپنا کار
یعنی بول پیدا کرنا ہے کم کرتا ہے جس سے یہہ بیماری
پیدا ہو جاتی ہے اور جب ورم کا سبب کمی فعل
گردہ ہو تو اسکی علامت یہہ ہوتی ہے کہ بول
قلیل و سرخ رنگ آتا ہے اور محل گردہ پر شدید
درد محسوس ہوتا ہے اور کبھی دوران سر بھی ہو
جاتا ہے اور یہہ اگر زیادہ ہو تو صرع کی طرح تشنج بھی
ہو جاتا ہے جسکی وجہ یہہ ہوتی ہے کہ جو ہر یوریا
جو حالت صحت مین زیادہ خارج ہوا کرتا تھا
اسوقت کمتر خارج ہوتا ہے اور خون مین زیادہ
بند رہتا ہے اور اس سے فساد خون پیدا ہو جاتا
ہے جس سے دوران سر و تشنج حادث ہوتے ہین
اس حالت مین ورم تمام بدن پر عام ہو جاتا ہے

خصوصاً رخساروں پر اور آنکھوں کے گرد
زیادہ معلوم ہوتا ہے اور اس کیفیت کا نام
انگریزی مین یوریمیا ہے یعنی خون مین
یوریا کا زیادہ رہنا اس حالت مین اگر بول
کا امتحان کیا جاوے یعنی شیشہ مین ڈالکر
آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے تو سفیدہ بیضہ
بول سے زیادہ جدا ہوتا ہے اور یہہ کبھی اسقدر
زیادہ ہوتا ہے کہ منجمد ہوکر مثل غشا کے ہو جاتا
ہے اور اس حالت مین بول کے اندر سفیدہ بیضہ
اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ امتحان کے واسطے
جوش دینا کافی ہوتا ہے نائٹرک ایسڈ کے ملانے
کی کچھہ ضرورت نہین پڑتی جیسا کہ البیومن
یوریا کے دوسرے مریضوں مین ہوا کرتی ہے
کیونکہ یہان سفیدہ بیضہ زیادہ ہوا کرتا ہے
اور جب اس بول کو خوردبین سے دیکھا جاتا
تو اوسمین مجاری صغار گردہ پائے جاتے
ہین کیونکہ غشا سے بلغمیہ مجاری صغار اسوقت
بول کے ہمراہ خارج ہوتا ہے اور مثل غلاف
کے نظر آتا ہے - یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ
ایام حمل مین حاملہ عورتون کے بول مین سفیدہ
بیضہ ہمیشہ زیادہ ہوا کرتا ہے مثلاً فی صدی
۲۳ - اسی حالت مین مبتلا ہوا کرتی ہین بلکہ
اسکے ہمراہ برائٹ صاحب کا مرض بھی ہوتا

اور یہ صورت کے لئے کوئی خوف و خطر کا مقام ہوتا ہے۔ اگر جب بول کے امتحان سے مجاری صغار گردہ کی صورت پائی جاوے تو دوران سر اور تشنج اور ورم رخسارہ اور ورم گرد چشم غالباً ہوتا ہے اسکے ساتھ ورم ساقین بھی ہوا کرتا ہے اس صورت مین جان لینا چاہیے کہ ضرور برائٹ صاحب کا مرض ہے

علاج

جو ورم انغماز عروق کی وجہ سے ہو وہ چندان محتاج علاج نہین چت لٹا دینا اور پانوٴن پھیلا کر اونکو اونچا رکھنا کافی علاج ہے۔ اگر دونون ہاتھ کسی روغن مین چرب کر کے ساق و قدمین پر مالش کرین اور ہاتھون کو مالش کے وقت اسفل سے اعلے کو لیجاوین تو بھی مفید ہوگا کبھی صرف روغن بید انجیر پلانا یا اوس سے حقنہ کرنا کافی ہوتا ہے اس سے معاے مستقیم فضول سے پاک ہوجاتا ہے اور عروق پر غم کا اثر کم پڑتا ہے۔ مگر اسکا سبب التہاب مین پوریا ہو اور محل گردہ پر درد بھی ہو اوس سے یقین کرلینا چاہیے کہ گردہ پر قدیمی ورم ہے اس حالت مین جب قوت مریض چند جونکین لگا دین اور زخم اچھے ہوجانے کے بعد گردہ کے گرد گرم پانی کی تکمید کرین اور آدہ گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک کرتے رہین یہان تک کہ درد رفع ہو جاوے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس حالت مین ادویہ مدرہ حارہ سے کمتر فایدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ حالت صرف ورم گردہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور ادویہ مدرہ حارہ گردہ مین اجتماع خون پیدا کرتی ہین مثلاً روغن تارپین اور اسپرٹ نائٹر ایتھر و اسپرٹ جونی پر وغیرہ سخونت پیدا کر کے حرکت قلب و خون کو تیز کرتے ہین اور ادرار پیدا کرتے ہین مگر اس فعل سے گردہ مین اجتماع خون زیادہ ہو جاتا ہے جو گردہ کے لئے مضر ہے کیونکہ وہ پہلے ہی سے متورم ہے اسلئے ایسی ادویات سے کم فایدہ ہوتا ہے۔ مگر مدرات باردہ اس حالت مین زیادہ فایدہ دیتے ہین اسلئے کہ یہ قلب کو مسترخی اور دوران خون کو سست کرتے ہین اور گردون مین خون کم جاتا ہے جس سے گردہ کے ورم اور اجتماع خون مین خفت پیدا ہوتی ہے اور بول جاری ہو جاتا ہے چونکہ ان ادویات سے گردہ مین خون کا اجتماع زیادہ نہین ہوتا لہذا یورک اسیڈ کو بول کے ہمراہ خارج کر دینے مین مفید ہوتی ہین۔ ادویہ مدرہ باردہ جو اسوقت زیادہ تر فایدہ دیتی ہین بٹاس بائی ٹارٹراس و بٹاس ایسیٹاس و [illegible] کو پانی مین حل کر کے پلاوین حکما کا قول ہے کہ جب یوریا خون مین زیادہ ہوتا ہے تو

امیونیا پیدا ہو جاتا ہے اور اسکی اذیت سے دوران بھر تشنج حادث ہوتا ہے اسلئے بنزوائک ایسڈ جو قاتل امیونیا و تیز مدر بول ہے دینا چاہیئے تاکہ امیونیا پر غالب آکر اوسکو بول کے رستے خارج کر دے اور جملہ اعراض جو امیونیا سے پیدا ہوئے تھے رفع ہو جاوین باقی رہگیا تشنج جو اس حالت مین پیدا ہوا کرتا ہے سو اسکی تدبیر ہم اوس موقع پر بتلاوینگے جبکہ حبالے کے اون امراض کا ذکر کرینگے جو بعد ولادت کے واقع ہوتے ہین وہی تدبیر یہان بھی موثر وکارگر ہے۔

امراض حبالے مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ کبھی انکے بول مین جسم سفید آتا ہے اور یہہ جسم بول کو جوش دینے سے بھی زایل نہین ہوتا البتہ نائیٹرک ایسڈ ملانے سے زایل ہو جاتا ہے۔ یہہ جسم فے الواقع فاسفیٹ ہوتا ہے جو کمزوری سے پیدا ہوتا ہے

علاج

منرال ایسڈ مثلاً میوریاٹک ایسڈ ڈایلوٹ یا نائیٹرک ایسڈ ڈایلوٹ وغیرہ مین سے جو مناسب سمجھین پلاوین۔

امراض حبالی مین سے ایک درد شکم بھی ہے جو کبھی رحم کے جانب مین ربیار رباط رحم کے تنگ ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی جابجا عضلات شکم مین ہوتا ہے اور اسکا سبب تشنج ہے جو انقباض سے پیدا ہوتا ہے یا ہمدردی و مشارکت عصب شکمی اسکا سبب ہے اور کبھی یہہ درد ساقین مین ہوتا ہے جسمین تشنج ساقین بھی شامل ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ اعصاب جو نخاع سے پیدا ہوکر شکم مین منتشر ہوتے ہین اور شکم سے ساقین مین آتے ہین اونپر اذیت غیر کا اثر پہنچتا ہے

علاج

اسکے علاج کی طرف زیادہ توجہ نکرین کیونکہ بسا اوقات اس قسم کے درد بیدون وضع حمل کے زایل نہین ہوتے لیکن تقلیل اذیت کے واسطے گرم پانی مین ٹہلا وین اور روغن بیدانجیر کا خفیف مسہل دیا کرین یا حقنہ دین مگر اس قسم کے دردون مین افیون و دیگر مخدرات کا استعمال کم کرین مگر جب درد کی شدت ہو تو دو گرین افیون یا مارفیا چہارم حصہ گرین سے نصف گرین تک لیکر روغن کوکو یا موم و روغن مین ملا وین اور اوسمین پنبہ آلودہ کرکے شیاف بنائین وہ رکھا جاوے مستقیم مین کہین یا نیند آجانے کی غرض سے سونے کے وقت ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ایک دو درام سادہ پانی ملا کر پلا وین یا مارفیا چہارم حصہ گرین پلا وین مگر بغیر شدید

ضرورت کے مخدرات نہ کہلاوین اور خاص
علاج یہہ ہے کہ آب صابون مع آب افیون ملاکر
محل درد پر مالش کرین یا بلاڈونا کا پلاسٹر
بناکر محل درد پر لگاوین اگر افیون یا مارفیا کا
کہانا مزاج کے موافق نہو تو قدرے مارفیا
پانی مین حل کرکے بذریعہ زرافہ سوزنی پیڑو
کے بیمار کی طرف دہشی جانب مین زیر جلد
پچکاری کرین کبہی اس قسم کے درد بطور
قولنج کے ایسے شدید ہوجاتے ہین کہ
کلورل ہائیڈریٹ کے پلانے کے سوائے
چارہ ہی نہین ہوتا پس مجبوراً اسوقت کلورل
ہائیڈریٹ ۲۰ سے ۳۰ گرین تک دین اور یہہ
درد اکثر نوبتی ہوتے ہین

امراض حاملہ مین سے ایک سیلان طمث بہی
ہے جو ایام حمل مین بعض اوقات ہوجاتا ہے
واضح ہو کہ استقرار حمل اور حیض کے بند ہوجانے
کے بعد چوتہے مہینے کبہی قدرے خون
آجایا کرتا ہے جس سے سقوط حمل کا خوف ہوتا
ہے اسکا اکثر سبب مقاربت وجماع ہوتا ہے
کبہی ضربہ سقطہ سے ہی ہوجاتا ہے کبہی مسہل
قوی فرنخ کہانے سے ہی ہوتا ہے کبہی نہین
زیادہ مقدار مین مثلاً پندرہ بیس گرین کونین
کہالینے سے ہی یہہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے
کبہی کودنا پہاندنا یا ایسی مشقت کرنا ہی اسکا
سبب ہوتا ہے جس سے رحم پر دباؤ پہونچے
کبہی بوجہہ اوٹہانا اور کبہی فساد سوزاک ہی
اسکا موجب ہوتا ہے کیونکہ اکثر سوزاک زنان
اکثر اندام نہانی ہی مین ہوا کرتا ہے اور اندام نہانی
سے رحم مین اذیت پہونچتی ہے کبہی امراض
دموی مثلاً حصبہ وحمی سرخ جسمین تمام بدن
سرخ ہوجاتا ہے اور نیز وہ امراض اسکا سبب
ہوتے ہین جنسے حاملہ ضعیف وکمزور ہوجاتی
ہے۔ کبہی کیفیات نفسانیہ مثلاً خوف وغیرہ سے
ہی یہہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ اسکا اصل سبب
کمزوری رحم ہے خصوصاً وہ عورت اس مرض مین
زیادہ مبتلا ہوتی ہے جسکو آتشک ہو

علامات پہلے رحم وکمر وساقین مین درد
معلوم ہوتا ہے جیسا کہ وضع حمل کے وقت
ہوا کرتا ہے اور یہہ درد کبہی کم کبہی زیادہ ہوتا
ہے لیکن درد رگ کے ساتہہ حادث ہوتا ہے
یعنی اسمین شدت وخفت پائی جاتی ہے جیسا کہ
تشنج مین ہوا کرتی ہے کیونکہ یہان ہی درد
کا سبب تشنج ہوا کرتا ہے بعد قدرے
آب سرخ آتا ہے بعدہ خون خالص جاری ہوجاتا
ہے۔ اگر اس حد تک پہونچکر خون خودبخود یا علاج
سے بند ہوجاوے تو فہو المقصود اور اگر علاج

سے بھی بند ہووے تو سقوط حمل کا خوف ہے اس حالت مین سقوط سے بیشتر درد شدید ہوتا ہے اور متواتر بہتا جاتا ہے اور بول و براز مین اذیت پیدا ہو جاتی ہے اور حاملہ بار بار بول و براز کے واسطے اوٹھتی ہے اور خون کثیر آتا ہے اسی حالت مین حمل ساقط ہو جاتا ہے کبھی بول یا براز کے واسطے بیٹھتی ہے اور ساتھ ہی حمل بھی خارج ہو جاتا ہے۔

کبھی حمل صغیر یعنی یکماہہ یا دوماہہ ہوتا ہے اور رحم سے خارج ہو کر اندام نہانی مین آجاتا ہے اور وہین ٹھیرا رہتا ہے۔ جب اذیت برطرف ہو جاتی ہے تو تشنج موقوف ہو جاتا ہے جس سے درد و سیلان الدم بھی بند ہو جاتا ہے لیکن جنین اندام نہانی مین فم رحم کے قریب باقی رہتا ہے اور بعد چند سے متعفن و فاسد ہو جاتا ہے اور رطوبت متعفن بدرنگ جو مایل بخاکستری و نیز مایل بسرخی ہوتی ہے اوس سے جاری ہو جاتی ہے کبھی اس فاسد کی سمیت حاملہ کے خون مین بھی سرایت کر جاتی ہے اور اوس سے حمی لاحق ہو جاتا ہے اور جلد بدن پر سرخ داغ پڑ جاتے ہین کبھی سقوط حمل کے بعد اوس کے متعلقات مین سے مثلاً اغشیہ وغیرہ رحم مین باقی رہجاتا ہے جس کے سبب سے رحم مین اذیت ہو کر بار بار تشنج ہوتا ہے اور اوس کے تشنج سے خون کثیر خارج ہوتا ہے اور کبھی اس جریان خون کی کثرت اس حد کو پہنچ جاتی ہے کہ حاملہ کو خفقان و غشی لاحق ہو جاتی ہے کبھی کثرت جریان دم کے سبب حاملہ مر جاتی ہے۔ بعض عورتون کا حمل رحم اور اندام نہانی دونون سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اوس کے بعض اغشیہ رحم مین باقی رہجاتے ہین اور تشنج فم رحم کے سبب سے خارج نہین ہوتے اور اوسی جگہ فاسد و متعفن ہو جاتے ہین اور متعفن رطوبت جاری ہو جاتی ہے اس حالت مین کبھی غشاے بلغمیہ رحم بھی متورم ہو جاتا ہے الغرض جب اس طرح سقوط حمل ہوتا ہے تو اس سے اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ کہین آیندہ کے لئے سقوط حمل کی عادت نہ ٹھیر جاوے

علاج

پہلے اس مرض مین حاملہ کو آرام سے پلنگ پر لٹا رکھین اور ہدایت کرین کہ بالکل ہاتھ پاؤن نہ ہلاوے بعد ایسی دوا دین جو رحم کو آرام پہونچاوے اور تشنج کو جو سبب درد ہے رفع کرے اس مطلب کے واسطے تا حال کوئی دوا افیون یا مارفیا سے بہتر معلوم نہین ہوئی

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ اول

ترکیب سفوف ایپکاکوانا ۱۸۰ گرین مصفا
شکر سفید ۵-۲۵ اونس سفوف صمغ عربی ۱/۴
اونس لعاب صمغ عربی دو اونس پانی
حسب ضرورت سب کو ملا کر خمیر کرین اور
۲۵ قرص تیار کر کے اوسط درجہ کے گرم ہوا دار
مکان مین خشک کرین اور سر بند ظرف مین
رکھین بالغ کو ایک سے تین قرص تک۔ اسکے ایک قرص مین ۱/۴ گرین
ایپکاک ہے۔

مرکب پنجم ایمی ٹائین جوہر ایپکاک

یہہ جوہر پانی۔ ایتھر۔ الکوہال۔ کلوروفارم اور
ہر ایک روغن مین بخوبی حل ہو جاتا ہے اور
اسکے عرق کی پچکاری زیر جلد کرنے سے
ہر قسم کا درد دور ہو جاتا ہے البتہ مقام
سوزن زدہ پر قدرے چنچناہٹ باقی رہتی
ہے۔ قابل دار بنا بوٹے کے ریشہ عضلات
(سلیولر ٹشو) مین اسکی بہت بڑی مقدار یعنی
۲ گرین تک بھی برداشت کر سکتا ہے اور کسی
قسم کی خرابی وقوع مین نہین آتی نسخہ نمبر ۴
خالص ایمی ٹائین ۳ گرین ایسڈ سلفیورک
ایسڈ ۳ بوند آب مقطر ۴۸ بوند سب کو ملا کر
صاف کرین بقدر ایک بوند استعمال
مین لاوین اگر سفی طور پر استعمال کیا جاے

تو ۱/۴ گرین سے ۱/۲ حصہ گرین تک پانی مین
حل کر کے زیر جلد پچکاری کرنے سے عمدہ
فایدہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ڈاک ورتھ صاحب
۱/۴ حصہ گرین تک کی ہی اجازت دیتے ہین
اور ڈیرہ گرین یا اس سے زیادہ وزن کی بابت
فرماتے ہین کہ اس سے فوراً جلن پیدا ہو جاتی
ہے۔ بھوک کثرت آتا ہے۔ جی متلاتا اور قے
ہوتی ہے جس سے پہلے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی
ہے اور بعد ازان کم۔ بعض اوقات اسہال بھی
آتے ہین جسم پسینے سے تر بتر ہو جاتا ہے۔
ایک گرین جوہر کی طاقت ۴۰ گرین ایپکاک کے
برابر ہے

اتیس

(اٹیس) جسکو لاطین مین اکونائی ٹم ہی ٹی
روفائی لم کہتے ہین۔ یہہ ایک چھوٹا سا پیڑ
ہوتا ہے جسکی پیدایش کوہ ہمالیہ اور کدارناتھ
کے پہاڑ اور ہندوستان کے دوسرے کوہی
اضلاع مین ہوتی ہے۔ اسکی جڑ دوا کے طور
پر استعمال کی جاتی ہے۔ اکثر چھوٹی انگلی کے
برابر موٹی گاؤ دم۔ ایک سے ڈیڑہ انچ تک
طویل رنگت مین سفید خاکی یا ہلا اور توڑنے
سے سفید ہوتی ہے۔ ذائقہ مین نہایت تلخ

شناخت پنج اتیس کو توڑ کر ملاحظہ کریں اگر اندر سے سفید نہ نکلے ذایقہ میں فرق پایا جاوے اور چبانے سے لب اور زبان سن ہو جاوین اور کہجلی معلوم ہو تو اس قسم کے اتیس کو ناقص اور ردی سمجہیں

فواید نہایت عمدہ دافع نوبت ہی اور نیز قاطع بلغم اور مقوی ہے

استعمال کمزوری اور ہر قسم کے بخار میں استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً نوبتی بخار میں بوقت راحت ۲۰ سے ۳۰ گرین تک گہنٹہ گہنٹہ کے بعد دین اور دوسری قسم کے حمیات مین ۵ سے ۱۰ گرین تک دیتے ہین زکام اور کثرت اسہال مین بہی دیا کرتے ہین سرفہ اطفال مین بہی اسکے دینے سے فایدہ ہوتا ہے - **نسخہ** کاکڑ سنگی شکر تیغال زنجبیل اتیس دانہ الایچی سفید رب السوس - کتیرا خشخاش سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شہد مین بطور چٹنی تیار کرکے بقدر ایک ماشہ کہلاوین - اس مرکب کے دینے سے خون بواسیر بند ہو جاتا ہے **نسخہ حابس دم بواسیر** کہربا - گل مختوم (کہربا شمعی) رسوت - طباشیر اتیس زرکچور ہر یک یکتولہ کشتہ مرجان ۱ ماشہ صمغ جلتہ الملیثہ تخم بکاین تخم نیم تخم سرس ہر یک ۶ ماشہ

سب کو باریک کرکے بقدر دو ماشہ صبح و شام کہلاوین اگر کثرت ادرار حیض و استحاضہ سے مریضہ بے تاب ہو تو یہہ مرکب تیار کرکے دین از بس مفید ہے **نسخہ** تال کہانہ بریان - پہٹکری بریان مازو مائین - کاکڑ سنگی - سنگ جراحت - اقاقیا - گلنار صمغ عربی - کتیرا - طباشیر - دم الاخوین - رال کتہہ سفید - گل لیتہ - لودہ پٹہانی ہر یک ۶ ماشہ اتیس رسوت ہر یک یکتولہ - سپاری چہالیہ ۴ عدد سندروس ۹ ماشہ - سب کو باریک کرکے بقدر ۴ ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت انجبار کہانے کو دین اقسام اسہال کے لئے یہہ نسخہ زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** اتیس نشاستہ بریان مصطگی موچرس کتہہ سفید مغز خستہ انبہ - نانخواہ ہر یک ۱۲ ماشہ - حب الآس رال سفید - مغز بیل گری زیرہ سفید بریان - گل ارہنی - طباشیر - کشنیز بریان ہر یک ۹ ماشہ پوست سنگدان خروس ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ شربت حب الآس دین **خوراک** ایک ماشہ -

اجواین دیسی

کیرم اجوان جسکو لاطن مین ٹامی کوٹس اجوان کہتے ہین یہہ دوا ہندوستان مین کثرت پیدا ہوتی ہے اسکا دانہ سونف خشخاش کے

برابر ہوتا ہے سونف کی طرح نباتی ہے اور ذائقہ میں تلخ و تند

فواید مفرح محرک کاسر ریاح دافع تشنج اور دافع عفونت ہے

استعمال بد ہضمی نفخ شکم ہچکی پانی کے ساتھ دینے سے فایدہ ہوتا ہے ہیضہ اور اسہال کے عارضہ میں بھی مفید ہے گرم مسود کے لئے بھی دیا کرتے ہیں ہچکی کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے فرجہ اور زرادہ کے طور پر استعمال کرنا رفع رطوبت رحم کے لئے اکسیر ہے سفید بیاض اور بہیر مرکب نفخ درد قولنج کے لئے زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے **نسخہ** اجواین زیرہ سیاہ انیسون بادیان ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے ہمراہ شیر شتر بقدر نیم سیر استعمال کریں کوتہ دمی کی شکایت میں اس مرکب سے اکسیر فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** نمک لاہوری نمک سانبھر اجواین دیسی برگ اک چونہ بری لوٹہ سجی ہر ایک ۱۰ تولہ قرنفل پھلے تخم اکپانی ہر ایک ۵ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے کوزہ گلی میں ضبط کرکے ۵ سیر پاچک دشتی کی آگ دیں بعدازان باریک کرکے بقدر ایک ماشہ کھلا دیں

خوراک ۹ ماشہ

اسکے دو مرکب ہیں

مرکب اول روغن اجواین (آئل آف اجوان) جس کو لاطین میں ولیم ٹالی کوٹس کہتے ہیں **ترکیب** اسکا روغن کشید کرنے کی ترکیب مشہور ہے **خوراک** ایک سے ۳ بوند تک

مرکب دوم عرق اجواین (اجوان واٹر) جس کو لاطین میں اکوا ٹالی کوٹس کہتے ہیں **ترکیب** ۲۰ اونس اجواین کو دس سیر پانی میں ڈالکر حسب دستور ۵ سیر عرق کشید کریں

فواید نہایت عمدہ ہاضم اور کاسر الریاح ہے اور بدرقہ کے طور پر دیگر ادویہ کے ہمراہ بھی استعمال کیا جاتا ہے

خوراک ایک سے دو اونس تک

اجواین خراسانی

ہائیوسائمس نیگر جس کو لاطین میں ہایوسی ٹالی قولیا اور عربی میں بنج کہتے ہیں بھنگ کے نام سے بھی مشہور ہے ۔ اسکے پتے کو ہایوسی ٹس نائگر کہتے ہیں ۔ یہ اکثر چھوٹا سا پودہ خودرو ہوتا ہے اور بویا بھی جاتا ہے جب اسکے پھول قریب دو تہائی کے کھلتے ہیں تو اسکی شاخون اور پتون کو بھی احتیاط سے توڑ کر خشک کرتے ہیں

شناخت اسکے پتے طول میں مختلف

ہوا کرتے ہین مگر قریبا ۱۰ انچ تک لمبی بیضوی شکل کے قدرے مثلث اور نوکدار کنارے بقاعدہ طور پر دندانہ دار ہوتے ہین بمقابلہ مین ایک دوسرے کے بعد شاخون پر ڈنٹھل اوپر لگے ہوئے ہوتے ہین رنگ چمکیلے سبز اور رونگٹے دار خصوصا پشت کی جانب رونگٹے زیادہ ہوتے ہین اور شاخین بھی رونگٹے دار ہوتی ہین تازہ درخت کی بو تیز اور بدبو ہوتی ہے - ذائقہ مین تلخ اور قدرے خراش دار ہوتا ہے

فوائد دافع تشنج مخدر منوم مسکن اوجاع رادع مجفف اور مانع نزلات ہے اور کاسر الریاح بھی ہے زیادہ مقدار مین کھانے سے آنکھ کی پتلیان پھیل جاتی ہین اور بصارت مین کم و بیش فرق پڑ جاتا ہے ہذیان اور غنودگی طاری ہو جاتی ہے جس سے مریض خوش یا غضبناک معلوم ہوتا ہے زان بعد بیہوشی مطلق ہونے سے مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے

استعمال آنکھ کی پتلی پھیلانے کے لئے اسکے تازہ پھول کا رس آنکھ مین ڈالا جاتا ہے جس سے پتلی بخوبی پھیل جاتی ہے اور دردناک امراض مین منوم کے طور پر دیجاتی ہے اسکے تحریک کی تاثیر مین [illegible] اعضا [illegible] بعض پائی جاتی ہے [illegible] مراض [illegible]

درد دل مین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے گردہ مثانہ وغیرہ آلات البول کے درد مین زیادہ مفید ہے - اور مسہل ادویہ کے ہمراہ دینے سے پیچش وقوع مین نہین آتی - اگر اسکے تازہ پتون کی لوپری بناکر مقام درد پر باندہین تو درد مین فورًا افاقہ ہو جاتا ہے

ناقصات اسکے اثنائے استعمال مین پتاس اور سوڈا کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے

خوراک ۲ ماشہ

اسکے چند مرکب ہین

مرکب اول اکسٹرکٹ آف ہایوسایمس

ادرب اجوائن خراسانی (جسکو لاطین مین اکسٹراکٹم ہایوسی یامی کہتے ہین **ترکیب** ۱۱۲ پونڈ اجوائن خراسانی کے تازہ پتے اور نئی شاخین لیکر ہاون دستہ مین خوب کوٹین اور اسکا رس نچوڑ لین بعد ازان ۱۳۰ درجہ کی دھیمی آنچ دین اور سبز رنگ کی بالائی منجمد کو صافی کے ذریعہ سے علیحدہ کرین اور سیال کو ۲۰۰ درجہ کی آنچ دیکر دوبارہ صاف کرین تاکہ البیومن بھی منجمد ہو کر جدا ہو جاوے - پھر سیال مذکور کو ۱۴۰ درجہ کے گرم پانی کی بھاپ پر شیرہ کے قوام پر لائین بعد سبز رنگ کے اتارے ہوئے ثفل کو ملاکر خشک [illegible] ۱۴۰ درجہ کی

تکمیل البحرین حصہ اول

جس طرح زمانہ کی رفتار آجکل بوقلمون ہے اسی طرح لوگون کے خیالات بھی مختلف و گوناگون ہین پرانی لکیر کے فقیر یونانی طب کو حرز جان سمجھتے ہین ایجاد پسند طبعتین اسکو تقویم پارینہ سمجھکر طب انگریزی پر جان دیتی ہین لیکن انصاف یہہ ہے کہ ہر گلے را رنگ و بوی دیگر است ۔ اس مین ہرگز یہہ کہنے کی جرات نہین کرسکتا کہ یونانی طب بالکل ناکارہ ہے اسمین شک نہین کہ کسٹری و آلات و ادوات کی مدد سے جو اہل یورپ کے ایجاد ہین فن طب نے نہایت فروغ پایا ہے یہان تک کہ اس سے بڑھکر ترقی کرنا حد قیاس سے باہر معلوم ہوتا ہے لیکن انصاف اس امر کا مقتضی نہیں کہ یونانی طب کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے کیونکہ ایجاد کا سہرہ اسی کے سر پر ہے اور یہہ ہمارے ملک مین سستی ہے اسکی دوائین بھی سستی ہین یہہ کئی صدیون سے مانوس طبائع ہے خواہشمند طبعتین اب بھی اس پر جان دیتی ہین یہہ امر بھی مسلم ہے کہ ایک شے کو ترقی دینے والا بسا اوقات اوسکے موجد پر سبقت لیجاتا ہے۔ ایجاد کا فخر یونانیون کو ہے لیکن اہل یورپ کی جانکاہیون کو فراموش کر دینا بھی بعید از انصاف ہے متاع نفیس جس دکان سے ملے بسر و چشم قبول کر لینی چاہئیے ۔ یہی وجوہات ہین جنھون نے مجھے تکمیل البحرین کے لکھنے پر آمادہ کیا اور مجھے جرات دلائی کہ دونون قسم کے لوگون کی خواہش کو پورا کردن ۔ ڈاکٹری مذاق والون کو اونکے مذاق کے موافق چاشنی ملجائے یونانی اپنی طبیعت کے موافق اس سے شیرین کام ہون۔

اس کتاب کے لکھنے مین یہہ التزام کیا گیا ہے کہ پہلے ہر ایک بیماری کا نام عربی مین دیا ہے پھر انگریزی لاطین اور کہین بالون مین اسکے بعد مرض کی کیفیت تشخیص اسباب علامات عامہ علامات فارقہ بین المرضین ۔ انجام وغیرہ مدارج بیان کئے ہین ۔ اسکے بعد انگریزی و یونانی دونون طریقون پر علاج بتایا ہے اور دونون قسم کے معتمد و مجرب نسخے دئیے ہین جس عضو کی کسی بیماری کا بیان کیا ہے پہلے اوسکی مطلب خیز تشریح لکھدی ہے ۔ سر سے پاؤن تک بترتیب کتب عربیہ بیماریون کا بیان کیا ہے بعض ایسی بیماریان ظاہر کی ہین جنکا یونانیون نے ذکر ہی نہین کیا ۔ یا کیا ہے تو اس انداز سے کہ گویا یہہ اونکے نزدیک کوئی بڑی بیماری نہ تہی حالانکہ وہ مہلک ثابت ہوئی ہے ۔ ابتدا مین کلیات کے اصول بیان کئے ہین جنکے ذہن نشین کر لینے سے طبیب تشخیص مین ہرگز خطا نہین کرسکتا خصوصاً نبض و قارورہ کی شناخت کے قواعد نہایت ہی عجیب و غریب طور پر اور سہل بیان کر دئے ہین ہندی و یونانی و ڈاکٹری طب مین جابجا محاکمہ کیا ہے ۔ ایسی بیماریان بھی مذکور ہوئی ہین جنکو یونانی مستقل مرض سمجھتے ہین حالانکہ وہ کسی مرض کی علامت ہین ۔ قیمت مع محصول عہ

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ۔ مصنف ۔ لاہور ۔ متصل کوتوالی

تکمیل البحرین کا ریویو

الحمد لله الحکیم العلیم والصلوٰة علی رسوله محمد وآله الشفعاء لامة الانبیاء۔ اما بعد بر ضمایر خورشید نظایر ارباب دانش وفرہنگ روشن وہویدا باد کہ دریں اوان فیض عنوان کتاب عدیم الجواب جلد اول تکمیل البحرین جامع مسایل علمیه وعملیه حکمیه من تصانیف حذاقت مآب فضایل انتساب ارسطو فطنت افلاطون زمان جناب زبدة الحکما حکیم احمد علیخان سلمه الله المنان بنظر شد بعد رگزشت اسیلہ بامعت سابان نظر دیدم و گوناگون گلہا و لطافت ازیں نظارہ چیدم۔ درحقیقت کتابیست نایاب وسفینه مطلب الطبا بهر اولی الالباب بیتا بلا تکلف جناب مصنف داد حکمت داده ابواب حصول مقاصد برروی طالبان کشاده طریق علاج یونانی و ڈاکٹری تشریح اعضای و تحقیق آنها باحسن وجوه باندراج آورده دادویات انگریزی داویات یونانی باترتیب تشخیص آمده سماجین یونانی وانگریزی با شبت نموده جزاه الله خیر الجزاء وانتفع بهذا التالیف سایر الطلباء

حرره احقر الاطبا انام غلام مصطفی خان پرائیوٹ سکرٹری آنریبل نواب شیخ علیخان قدم قرلباس رئیس اعظم لاہور

پریس

کوئی کارخانہ وعدالت و آفس و دفتر و محکمہ وغیرہ بلکہ ہر شخص اہل قلم کو اس نادر و ضروری چیز سے محروم نہ رہنا چاہئے بہت ہی عمدہ اور بڑے فایدہ والی اور کار آمد چیز ہے۔ ترکیب بہت آسان ہے آسانی سے جس زبان میں چاہو معمولی کاغذ پر تحریر کرکے چھاپ کر دینے سے سب حروف برابر نمودار ہو جاوینگے فوراً ۱۲ دستہ تک ایک ہی کاغذ چلا آ صاف حروفوں چھاپ لیجئے یہ ولایتی پریس قابل تعریف ہے قیمت للعہ محصول ڈاک ذمہ خریدار **نوٹ** جو حضرات فقط اپنا پتہ نشان لکھکر روانہ کرینگے ایک فہرست انکو مفت روانہ کی جاویگی

المشتہر باین لقب شفیع عالم پی بی کمپنی مقام ممبئی محلہ کماٹی پورہ۔ پہلی گلی بھائی کھلہ

جناب منشی حکم چند صاحب وکیل لاہور کی مشہور نادر سالانہ ڈایری سنہ ۹۸ء

اس میں اپریل کے علاوہ جنتری کے فوائد بھی موجود ہیں نہ کہ نئے ڈیلی کا کیلنڈر چھپتے ہیں تاریخہای انگریزی ہندی مفصل اور اسلامی و تعطیلات بھی درج ہوتی ہیں اسکے دو صفحوں پر چار تاریخیں ہیں وکلا کے لئے واسطے درج ارتیے مقدمات کے دیگر ہر ایک کاروباری کہ خواہ وہ بیوپاری ہو یا بنیا یادداشتوں کے لکھنے کے واسطے نہایت صحیح درج ہے اس میں ہر صنف کی نسبت کی تو اسی آسانی سے ہر سال ایک نقشہ ایزاد کیا گیا ہے جو پچھلے اور سال کی جنتری کا کام دیتا ہے قرآن سنی ہر وقت بار بھی داخل طلبانہ مفید چیز گواہان وغیرہ درج کیجئو بہت سود کا حساب بھی لکھا ہے قیمت مجلد ولایتی کپڑا جلد کے ساتھ کا غذہے اور خریدار کا نام سنہری حروف میں کندہ ہوسکتا ہے علیحدہ محصول کا ذمہ دار ہوگا المشتہر الجمیع مینیجر بشنو داس وکیل لاہور گومٹی بازار

تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض حسب ذیل ہیں (۱) حفظ ما تقدم کیمیا و افعال الاعضا تشریح (۲) حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا (۳) ... صحت مسائل ... (۴) حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت صفائی وغیرہ (۵) دیسی و انگریزی طریق علاج (۶) انگریزی حکیموں کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۷) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث

تکمیل الحکمۃ

لاہور

قیمت رسالہ ھذا
عام خریدار
بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ
ا۲ ۸ ۱ ۱۲
مع محصول ۲ ۱ ۱۲
رؤسا و سرکار سے
ا ۲ ۸
میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ ہے
اسکے بعد ڈیوڑھی

جلد ۱۹ | مطبوعہ ۲۸ جنوری ۱۸۹۸ء | نمبر ۱

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کے بعد ... بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع فرما دیں نہ خریدار متصور ہو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں تو حسب الا واپس بھیجدیں تمام خطوط و کتابت عمدۃ الحکما حکیم احمد علیخان اڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور ... کو ... پتہ پر کریں و پیڈ ریعہ منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر کالم ... اس سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت حفظ صحت کی بیشتر ... و ... سفید قابل انعام کتب طبیہ مصنفہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا و میٹیریا میڈیکا کالج لاہور جناب رائے بہادر ڈاکٹر ... ایم اے اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب ڈاکٹر خان بہادر سید ... شاہ صاحب لکچرار ... سرجری ... کالج لاہور جناب ایم اول حکیم حاذق و زبدۃ الحکما ...

مولوی فاضل منشی فاضل حکیم غلام مصطفٰے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور و دیگر مصنفین
معمول احمدیہ یہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے جسمیں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے مطابق تشخیص مرض مع سریع التاثیر مجرب نسخہ جات نہایت سلیس اردو میں مع تصاویر درج ہیں اسکے مطالعہ سے عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور لائق بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۶ حصہ دوم ۵ حصہ سوم ۶ کل تین
محد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک تنومند اور کثیر الاولاد ہو کر عمر طبیعی کو پہونچتا ہے زن و مرد بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو یکساں مفید ہے حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ۲۳۲ صفحہ قیمت ۸
قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے

مطبوعہ فخر الدین پریس لاہور

علم کیمیا کے ذریعہ خوبی الاثر جواہرات درست اوڑانے کا دستور العمل بہ وجہ اشرفی سیماب ہڑتال سم الفار وغیرہ ذی مفید ونفیس درج دہاتوں کے کشتہ کرنے کی ترکیبیں با تصویر قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق اور حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربہ سے بکثرت تحریر ہوئے ہیں تشخیصات و علامات بھی درج ہیں انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے۔ اسرار مخفیہ کے مختلف بتائے ہیں غرض ڈاکٹری یونانی اور ویدک کے ادویات کی اصلیت قواعد و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ؏ ۱۲ آنہ

تکمیل التجربین حصہ اول یہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے اور اس میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جن سے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی اسکے بعد نہایت عمدہ سفید اسود متعلق قارورہ و نبض ہیں۔ تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مفید مطلب افعال الاعضا اسباب مرض علامات خاصہ عامہ فارقہ انجام مرض اور تینوں طبوں کے موافق علاج نہایت سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے جواہرات کے ہم پلہ ہیں انگریزی و یونانی طب پر جا بجا حاشیے ہیں اور بہت سی ایسی شدید و مہلک بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں ہیں قیمت ؏ ۸

اسرار التصوف اس متبرک کتاب میں وہ دقایق عجیبہ و نکات غریبہ بدلایل عقلی و نقلی درج ہوئے ہیں جو اہل تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح و روان ہیں ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور گوناگون مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ؏ ۳ دوسرا حصہ ؏ **تکمیل الحکمت لاہور** یہ ماہوار رسالہ ہے جسمیں حفظ ما تقدم کیمیا و افعال الاعضا تشریح انگریزی و دیسی طریق نسخے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ عام ؏ [illegible]

روغن [illegible] عطریات بہ غالیہ خوبی دماغ و بعد دافع زکام و بالوں کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور [illegible] **شربت پیچ مالش** [illegible] کو قایم رکھتا ہے بالوں کے سفید ہونے میں بے نظیر ہے اور دافع نقل [illegible] قیمت فی سیر [illegible] [illegible] مفید ہے بیٹیوں اور بچوں کے نقصان اور طوبت و رقیق کے دور کرنے میں بے نظیر ہے بشر طیکہ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ہے بہی [illegible] خون کی [illegible] ام المرکبین [illegible] قبض [illegible] اور اصفہانی [illegible] خواص [illegible] آتشک وغیرہ [illegible] امراض [illegible] دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان [illegible]

[illegible] علاج [illegible] جملہ [illegible] نفخ شکم درد [illegible]

دیگر امراض [illegible] سریع الاثر قیمت ۱۲ جو بہ ؏ [illegible] علاوہ [illegible] مفید

[illegible] امراض [illegible] علاج [illegible]

یعنی اسوقت اسکی پوری مقدار بار بار دین مثلاً دو دو گرین افیون دو دو یا تین گھنٹہ کے بعد موافق ضرورت وشدت مرض دین اور ایسی دوا بھی دینی چاہئے جو عروق کو تنگ اور خون کو منجمد کرکے حبس دم پر اعانت کرے اس غرض کے لئے گالک ایسڈ وسلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ بہت مناسب ہے۔ اگر ان دونون کو ملا کر دین تو زیادہ انفع ہے۔ غذا نہایت سبک دین جو بارد یا قوہ دیا رد یا لطیف ہو۔ یا پارچہ صاف لیکر خشک اندام نہانی میں فم رحم کے قریب بطور حمول کے رکھیں یا کہ یہ انجماد خون مین علاج کا معین و مفید ہے اگر ثابت ہو جاوے کہ حمل ضرور ساقط ہو جاویگا اور یہ اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ درد زیادہ ہوتا جاوے اور سیلان طمث کثرت سے ہو اور باوجود صحیح علاج و استعمال دوا کے کچھ فایدہ نہو تو ناچار اسقاط کی اعانت کرین ورنہ تاخیر مین اندیشہ ہے کہ حاملہ کثرت سیلان دم سے جو رحم کے تشنج کے سبب سے ہوتا ہے اور شدت درد سے کہین ضعیف یا ہلاک ہوجاوے۔ اسلئے بچہ کی یا ماں کی زندگی کی حفاظت کے واسطے اسقاط حمل کی جلد تدبیر عمل مین لاوین اور وہ تدبیر یہ ہے کہ

ایسی دوا دین جو رحم کو منقبض وجمع اور تشنج پیدا کرکے دفع حمل پر مدد دے اس غرض کے واسطے ارگٹ اور سہاگہ تنہا دین یا ملا کر۔ مگر ملا کر دینا زیادہ تر مفید ہے۔ اگر تنہا دین تو ارگٹ کا سفوف دس بیس گرین دو دو گھنٹہ کے بعد سادہ پانی کے ہمراہ دین۔ اسی طرح سہاگہ بھی اسی مقدار و ترکیب سے دین یا تخم ارگٹ ایک تولہ کو پیسکر چار اونس گرم پانی مین بھگو کر صاف کر لین اور ایک ایک اونس ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلا دین۔ اگر دونون مجموعاً دین تو ہر ایک پانچ پانچ گرین سادہ پانی کے ہمراہ دین۔ اسوقت مریضہ کو پلنگ پر نہ لیٹنے دین بلکہ ہدایت کرین کہ بار بار اوٹھکر پاخانہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ جلد اسقاط عمل مین آوے۔ کبھی اسقاط کے بعد بھی درد و جریان باقی رہتا ہے کیونکہ ارگٹ اور سہاگہ کے اثر سے رحم مین تشنج باقی رہتا ہے اور جبتک تشنج باقی ہے زوال درد و جریان ممکن نہین۔ اس حالت مین گالک ایسڈ اور ڈوورس پوڈر دین یا سلفیورک ایسڈ

ڈالیوٹ ادرسنگچر اوپیم پلا دین اس سے رحم کا تشنج بند ہو کر خون بند ہو جاویگا اگر سقوط حمل کے بعد رحم سے بدبودار رطوبت خارج ہو اور اسکا سبب یہہ ہو کہ حمل اندام نہانی مین رک گیا ہو یا غشا کا کوئی حصہ رحم کے اندر رہ گیا ہو تو اسکا علاج یہہ ہے کہ دایہ فرج مین انگلی ڈال کر دیکھے اگر اندام نہانی مین ہو اور خود خارج نہو سکے تو انگلی یا موچنہ سے پکڑ کر نکال لے یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب حمل اندام نہانی مین رک جاتا ہے تو اوس سے آب کثیر خارج ہوتا ہے جس سے وہ مقدار مین صغیر ہو کر اکثر خود بخود خارج ہو جاتا ہے اگر نہو تو تدبیر کرنی پڑتی ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہین۔ اگر فضلہ رحم مین ہو اور فم رحم پر دکھائی دے تو انگلی یا موچنہ سے کھینچ لیت۔ اگر رحم کے اندر ہو تو آرگٹ کم مقدار مین یعنی دو تین گرین پلا دین تاکہ رحم مین تشنج پیدا کرکے اوسکو خارج کر دے۔ بعدہ ادویہ دافع عفونت جو نمبر مین لکھی گئی ہین یہان بھی بذریعہ زراقہ استعمال مین لائین۔ اگر حمل متعفن ہو کے بعد کا اثر حاملہ کے خون مین یا جنین مین پہنچ گیا ہو تو وہ تدابیر اختیار کرین جو قاتل زہر و مصفی خون ہون۔ اور اس مطلب کے لئے یہہ ادویات بہت عمدہ ہین کلوریٹ آف پٹاس ٹنکچر اسٹیل کینین سلفاس ح امینن سے حسب حاجت ہر ایک لیکر سادہ پانی ملا کر دین نیز صفائی خون کے واسطے ادویہ مسہلہ و مدرہ پلا وین۔ جب عورت کو سقوط حمل کی عادت ٹھیر جاوے تو اوسکو ہدایت کرین کہ ابتدائے مدت حمل سے عادت سقوط کے زمانہ تک ایسے اسباب و حرکات سے پرہیز رکھے جو اس مرض کے مولد ہون اور اپنے تئین بالکل آرام سے رکھے۔

امراض حبالے مین سے ایک مرض **خفقان** بھی ہے۔ اور اسکا اکثر سبب یہہ ہوتا ہے کہ حمل کی حالت مین رحم بڑا ہو جاتا ہے اور معدہ و امعا وغیرہ درازی رحم کے سبب اوپر دبا کر مزاحمت کی وجہ سے اوپر کی جانب چلے جاتے ہین خصوصًا اس حالت مین ہوا قولون مین زیادہ پیدا ہوتی ہے جو قلب کو متغمز کرتی ہے۔ اسکا سبب ہمدردی بھی ہوا کرتا ہے۔ کبھی بچہ شکم

زور سے حرکت کرتا ہے اور اوسکی اذیت کا اثر دل پر پہونچکر خفقان پیدا کر دیتا ہے

علاج

اگر اسکا سبب امعا مین ہوا کی زیادتی ہو تو سلفیورک ایسڈ ڈایلوٹ آف پودینہ سبز ملا کر دین۔ اسپرٹ ایمونیا۔ ایرومیٹک اور کلارک ایتھر بہی اس حالت مین مفید ہوتا ہے۔ چونکہ خفقان کی حالت مین رات کو نیند کم آیا کرتی ہے اسلئے منوم ادویات دین مثلاً بائٹلی سولوشن یعنی لائکر اوپیائی سڈہی ٹیوس پلا دین۔ یا تہوڑی مقدار مین مارفیا دین کبہی عرق ایمونیا سے قوہی کے سونگہنے سے بہی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور خفقان رفع ہو جاتا ہے

کیفیت ولادت جنین

واضح ہو کہ جنین کی ولادت اوسکے اپنے اختیار سے نہین ہوتی جیسا کہ کتب طبیہ عربیہ مین مرقوم ہے بلکہ اسکے اسباب اور ہی ہین۔

سب سے پہلے تشنج ہے جو رحم کے عضلات غیر اختیاری مین پیدا ہوتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیون یہہ تشنج ابتدا یا وسط مدت حمل مین بطور طبعی کے پیدا نہین ہوتا۔ بلکہ نوین دسوین مہینے ہی مین پیدا ہوتا ہے۔ اسکا سبب حکما کے تین گروہون نے مختلف بیان کیا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ جب جنین کامل الخلقت والقوت ہو جاتا ہے تو اوسکو رحم کے ساتہہ سروکار نہین رہتا جیسا کہ ثمر پختہ کو شاخ کے ساتہہ نہین رہتا اور یہہ امر اشمار کا مقتضائے طبعی ہے اور اسکا خارجی سبب یہہ ہے کہ جب ثمر پختہ ہو جاتا ہے تو عروق صدبار جو اوسکو غذا پہونچاتی ہین خشک ہو جاتی ہین مگر یہہ امر رحم مین مشاہدہ نہین کیا جاتا بلکہ جب جنین کامل الخلقت ہو جاتا ہے اور اوسکا سر عنق رحم مین چلا آتا ہے اور اوسکا بیرونی غشا جو برآب ہے سطح داخلی رحم کے ساتہہ متصل ہو جاتا ہے تو رحم مین بہی اوسکی طبیعی حالت سے زیادہ تغیر پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ غلاظ رحم بسبب کثرت تمدد زیادتی مقدار

سیدل بہ رقت ہوجاتا ہے اور اوسکی
صورت مین بھی فرق آجاتا ہے مثلاً
خریطہ کی صورت کا ہوجاتا ہے اور
اوسکا منہ کھل جاتا ہے۔ اگر چند روز یہی
کیفیت رہے کہ اوسکی مقدار بڑھتی اور
اوسکا جرم رقیق ہوتا جاے تو اوسکے
پھٹ جانے کا اندیشہ ہے بس غشاء
پر آب جو رحم کے گرد محیط ہے اور سطح
رحم کے ساتھ متصل فم رحم کی جانب
ہے جو کھلا ہوا ہوتا ہے اور کوئی دیوار
اوسکی مزاحم نہین ہوتی قدرے دراز
ہوکر فم رحم کے اندر چلا آتا ہے۔
اس حالت مین رحم کے اندر کرب و اذیت
پیدا ہوتی ہے اور اوسمین تشنج شروع
ہوجاتا ہے اور جبتک جنین خارج
نہوجاے یہہ تشنج رفع نہین ہوتا۔
دوسرے گروہ کا قول ہے کہ ہمیشہ
خون سیاہ سے رحم مین تشنج ہوتا
ہے اسکی دلیل یہہ ہے کہ اگر کسی حیوان
کا حنجرہ اس طرح بند کردین کہ اوسمین
مطلق ہوا نہ جاسکے تو حیوان کے بدن
کا خون سیاہ ہوجاتا ہے۔ اور خون کے
سیاہ ہوتے ہی اوسکے رحم مین تشنج

پیدا ہوجاتا ہے۔ اور جب گلا چھوڑ دیں
اور ہوا کی آمد و رفت سے خون سرخ
ہوجاے تو تشنج رحم بھی بند ہوجاتا
ہے۔ علے ہذا القیاس جب جنین کامل
الخلقت ہوجاتا ہے تو عروق رحم
مین خون زیادہ مجتمع ہوجاتا ہے۔
کیونکہ اسوقت چونکہ جنین بڑا ہوتا ہی
اور اوسکی پرورش کے واسطے خون
کثیر کی ضرورت ہوتی ہے بس جسقدر
خون سرخ ہوتا ہے وہ جنین کی غذا
بنجاتا ہے اور سیاہی مائل خون عروق
رحم مین جمع رہتا ہے اور خارج اسلیے
نہین ہوتا کہ اوسکے دفع کرنے کا کوئی
ذریعہ نہین موجود ہوتا۔ اور جب یہہ
خون سیاہ مجتمع ہوجاتا ہے تو پہلے
رحم اوسکے دفع کرنے کے لئے متشنج
ہوتا ہے۔ اور جب چند بار اوسمین
حادث ہوجاتا ہے تو غشاے پر آب
جو جنین پر محیط ہے تشنج و اجتماع رحم
کے سبب قدرے رحم کے اندر سے
سامنے آکر دہن رحم مین آجاتا ہے
اس حالت مین رحم کا تشنج زیادہ ہوجاتا
ہے یہانتک کہ عضلات رحم سے

تشنج سے جنین خارج ہوجاتا ہے۔

تیسرے گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ جب جنین کامل الخلقت ہوجاتا ہے تو خصیۂ زن چاہتا ہے کہ اپنے کام مین جو ایجاد گراافین ویسیکل یعنی جسم بیضاوی پیدا کرتا ہے مشغول ہو کیونکہ ابتدا ے استقرار حمل سے کمال تخلق و تکون جنین کے زمانہ تک وہ اپنے کام سے معطل تھا جب جنین کامل الخلقت ہوگیا تو وہ پہر اپنے کام مین مشغول ہونا چاہتا ہے پس بذریعہ عصب سمپتہیٹک (؟) نخاع کو خبر پہونچ جاتی ہے کہ خصیۂ زن اپنے کام مین مشغول ہونا چاہتا ہے پس نخاع اعصاب رحم کو قوت حس و حرکت پہونچاتا ہے اور جب ریشہ ہاے اعصاب نخاعیہ کے ذریعے رحم خصوصًا فم رحم مین حس زیادہ ہوجاتی ہے تو رحم متاذی ہو جاتا ہے اور اسکی اذیت سے رحم مین تشنج واقع ہوجاتا ہے اور اسکے تشنج سے جنین خارج ہوجاتا ہے۔

ولادت مین دوسرا سبب یہہ ہوتا ہے کہ عضلات شکم تشنج پیدا کرتے ہین مدد دیتے ہین۔ اسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب صدمہ تشنج رحم سے غشاے آب جو جنین پر محیط ہے شق ہوجاتا ہے اور اوس سے پانی خارج ہوتا ہے تو عضلات اختیاریہ شکم مادر جنین کے ارادہ سے مجتمع ہوکر رحم پر دباؤ ڈالتے ہین جس سے رحم قوی ہوکر جنین کو خارج کردیتا ہے۔

سبب سوم امور نفسانیہ مثلًا خوف وغم بہی اس باب مین مداخلت رکھتے ہین کیونکہ اکثر دیکہا گیا ہے کہ جب شدت دردزہ کے وقت دایہ آجاتی ہے تو حاملہ مطمئن ہوجاتی ہے اور درد و تشنج فورًا ساکن ہوجاتا ہے اور جب وہ کلمات خوف انگیز سنائے جاتے ہین تو پہر درد کی شدت ہوجاتی ہے بجلی کی کڑک اور بندوق کی آواز سے بہی بچہ فورًا باہر آجاتا ہے

اب یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہہ تشنج کس طرح شروع ہوتا ہے۔ پس واضح ہو کہ پہلے تشنج فم رحم سے شروع ہوتا ہے اور یہان سے عنق تک اور عنق سے قاعدہ رحم تک دوایر کی صورت مین

بذریعہ عضلات بے اختیاریہ رحم جو رحم
کے عرض مین اوسکے دور پر آتے ہین
متصاعد ہوتا جاتا ہے اور قاعدہ رحم
پر پہونچتا ہے تو درد کی شدت قوی
ہوجاتی ہے۔ پھر قاعدہ رحم پر پہونچکر
عضلات طولانی رحم مین قاعدہ
رحم کی جانب سے شروع ہوکر تا فم
رحم آتا ہے اور جو تشنج عضلات
عرضیہ رحم سے شروع ہوکر متصاعد
ہوتا ہے اور قاعدہ رحم تک پہونچ جاتا
ہے عضلات طولی کے تشنج کے ہمراہ
نیچے کو آتا ہے۔ یہان تک کہ فم رحم
مین پہونچ جاتا ہے اسی حالت مین
جنین متولد ہوجاتا ہے اسکے بعد تشنج
مرتفع ہوتا ہے۔ اس تشنج کی حالت مین
عضلات طولی فم رحم کو قاعدہ رحم
کی طرف کھینچتے ہین۔ اور عضلات عرضی
رحم کو مجتمع کر لیتے ہین۔ اسی کشاکش
مین رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور اسکے
کھل جانے کے بعد پہلے غشاے پر آب
دہن رحم سے باہر آجاتا ہے جسکے
سبب سے دہن رحم وسیع ہوجاتا ہے
یہان تک کہ دہن رحم و اندام نہانی
دونون یکسان ہوجاتے ہین
اسوقت غشاے مذکور شق ہوجاتا
ہے اور اوس سے پانی خارج ہوکر
ہوجاتا ہے پس خروج آب کے بعد
جنین رحم کے اندر آجاتا ہے اور
بچہ کی حرکت ذاتی بند ہوجاتی
ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ
بچہ اپنی ذاتی حرکت سے باہر آتا ہے
قابل اعتبار نہین کیونکہ جب بچہ
کی حرکت بند ہوجاتی ہے تو اوسکا
اپنی حرکت سے خارج ہونا ہرگز
متصور نہین

عقر یعنی عورت کا باردار نہونا۔ یا بانجھہ ہونا

اسکو انگریزی مین انسٹرل ایٹی
یعنی عورت کا باردار نہونا کہتے
ہین اور یہہ مرض کبھی عورت کی
کی طرف سے اور کبھی مرد کی طرف
سے ہوتا ہے۔ اسکے بعض اسباب
امراض مردوزن مین پیشتر لکھے گئے
ہین۔ یہان وہی اسباب درج کئے
جاتے ہین جو مخصوص بزنان ہین

اسکا اصلی سبب یہی ہے کہ منی مرد وزن کا رحم مین امتزاج نہین ہوتا یا دونون کی منی مین ضعف وکمزوری ہوتی ہے اور یہہ کبھی اندام نہانی مین اور کبھی رحم مین اور کبھی خصیہ زن مین ہوتا ہے مثلاً اندام نہانی مین پردہ بکارت ایسا سخت ہوتا کہ ذکر کو دخول سے مانع ہوتا ہے خواہ اوسمین جریان حیض کے واسطے ثقبہ کوچک ہو یا مطلقا بند ہو اور ثقبہ ہووے ہی نہین اور ثقبہ کا نہوتا اس طرح جانا جاتا ہے کہ حیض بند ہوتا ہے پس یہہ پردہ مرد وزن کی منی کو رحم مین ممتزج ہونے سے باز رکھتا ہے۔ کبھی شاذ ونادر اسی ثقبہ کوچک کی راہ سے رحم مین پہونچکر باعث استقرار حمل ہوجاتا ہے۔ اور کبھی خود اندام نہانی معدوم ہوتا ہے مثلاً فرج موجود ہوتا ہے اور قدرے اندر جاکر معدوم ہوجاتا ہے۔ غالباً اس صورت مین رحم اور خصیۃ الرحم ہی نہین ہوتے اور یہہ نقصان فطری ہے جیسا کہ

کسی مین بعض انامل اور کسی مین ایک ہاتھ یا ایک پانون نہین ہوتا۔ کبھی ورم رحم کے بعد اور کبھی ولادت کے بعد غشاء ہی بلغمیہ اندام نہانی جدا ہوکر مجبریٰ اندام نہانی باہم وتصل ہوجاتا ہے اور اوس سے اندام نہانی کا رستہ بند ہوجاتا ہے۔ کبھی فطری طور پر اندام نہانی ایسا تنگ ہوتا ہے کہ اوس سے فقط سیلان طمث ہوتا ہے منی رحم مین داخل نہین ہوسکتی کبھی اندام نہانی مین حس اسقدر تیز ہوتی ہی کہ جب مرد جماع کا قصد کرتا ہے تو عورت اوس سے متاذی ہوجاتی ہے اور دخول کے وقت اندام نہانی مین اسقدر درد وتشنج حادث ہوتا ہے کہ عورت کو مقاربت کی تاب نہین رہتی اس صورت مین کبھی فم اندام نہانی پر ثبور یا چھوٹے چھوٹے مسے ہوتے ہین اور اونکے مس کرنے سے عورت کو ایذا ہوتی ہے اور فریاد کرتی ہے۔ کبھی ثبور ومسے کچھ بھی نہین ہوتے لیکن کسی خاص جگہ مین حس ایسی قوی ہوتی ہے کہ اوسکے لمس کرنے

سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے اور یہہ حالت اکثر ایسی عورت مین پائی جاتی ہے کہ ولادت کے وقت اوسکے اندام نہانی مین زخم آجاتا ہے اور جب یہہ زخم مندمل ہوجاتا ہے اور اوسپر گوشت سخت پیدا ہوتا ہے تو حس قوی ہوجاتی ہے کیونکہ ریشہ ہائے اعصاب حس جو غشائے بلغمیہ مین آتے ہین اوس سے ریشہ عصب محلل موصوف اس زائد گوشت مین سخت محتبس ہوجاتا ہے اور احتباس اور مفید ہونے ریشہ مذکور کے سبب سے عورت ہمیشہ اوسکے سبب سے متاذی ہوجاتی ہے۔

عقر کا سبب فساد رطوبت اندام نہانی بھی ہے کہ زیادہ غلیظ و لزج ہوکر مرد کی منی کو رحم مین نفوذ کرنے سے مانع ہوتی ہے۔ ہرگاہ رحم مین ترشی اسقدر زیادہ ہو کہ مرد کی منی کو فاسد کردے۔ فرج اور اندام نہانی کو بار بار ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مرد کی منی کو کمزور کرکے عقر پیدا کردیتا ہے۔ جو اسباب قلت یا احتباس حیض اور اسباب عسر خروج حیض اور درد کے ساتھ حیض آنے اور اسباب افراط سیلان حیض مین اسباب عقر واقع ہوتے ہین۔ جب سیلان رطوبت سفید رحم مین غلظ آجاوے اور تیزاب جو رحم کے اندر رہے زیادہ ہوکر عورت عقر ہوجاتا ہے کیونکہ اس حالت مین بھی مرد کی منی فاسد ہوجاتی ہے۔ مقاربت بیوقت بھی موجب عقر ہے کیونکہ جو شخص طالب اولاد ہو اوسکے لئے مقاربت وقت حیض آنے سے ایک ہفتہ پیشتر اور ایک ہفتہ حیض آنے کے بعد ہے۔ اگر ان دونون ہفتون کے اندر مقاربت کرے تو مقاربت بیوقت اور ضعف رحم ہوگی اور اس سے عقر پیدا ہوجاویگا۔ زیادہ مقاربت بھی موجب عقر ہے۔ بعض عورتین فرج مین انگلی داخل کرکے فرج کو حرکت دیتی ہین۔ جلق مردان کی مانند یہہ بھی جماع کی ایک صورت ہے جو موجب عقر ہے۔ اسیطرح ہر ایک چیز کو جو غیر ذکر ہو فرج مین داخل کرے

جماع کی صورت پیدا کرتی ہیں یہ بھی
موجب عقر ہے - کیونکہ زیادہ تر
آرام طلبی و ترک ریاضت بھی موجب عقر
ہے - اگر یہی صورت ہو تو شاید اسکا سبب
چربی اور زیادہ غذا کھانا اور کم مشقت
کرنا ہو جسکے سبب سے کہ انڈین ویسیکل
حمل پیدا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ
کم مایہ عورتیں و مزدوری پیشہ صاحب
اولاد کثیرہ ہوتی ہیں - فربہی و زیادتی
شحم و شکم و بدن بہت ہو عقر پیدا کرتی
ہے - آتشک بھی اکثر عقر کا سبب ہوتا
ہے کیونکہ آتشک سے خون فاسد ہو جاتا
ہے اور اگر انڈین ویسیکل یا اووم زائدہ
جسمیں حمل پیدا ہوتا ہے ضعیف و کمزور
ہو تو بچہ اور غالباً چند ہفتہ یا چند ماہ کے
بعد ساقط ہو جاتا ہے پس یہ بھی ایک
قسم کا عقر ہے جسمیں اولاد نہیں ہوتی

علاج

حالت و اسباب مرض میں غور کامل
کریں اور جو لائق علاج ہو مثلاً انضمام اندام
نہانی و خصیۃ الرحم اوسمیں مجبوری ہے
باقی اسباب بجز از قسم امراض بہت بہتر
علاج امراض مذکورہ کریں مثلاً تنگی نقبہ
اندام نہانی بند اوسکو دستکاری سے
وسیع کریں خواہ انگلیوں سے یا غلیظ و
ضخیم قلم اسفنجی لگانے سے - اگر تشنج راہ
اندام نہانی اسکا سبب ہو تو بضرورت دستہ نو
کو چاک کر کے کاردیا مقراض کو چاک سے یا آلہ
کاشنے نقرہ سے داغ دیکر نکال دیں اور
جو اذیت احتباس طمث سبب سے ہو وہاں غشاء
ملتہب کے زاید گوشت کو چھری سے کاٹ دیں
اور ادویہ مخدرہ مثلاً افیون و بلاڈونا پانی
میں ملا کر ضماد کریں اور نیز نطول بھی مخصص
کریں کہ غالباً اسکے ہمراہ اذیت رحم یا آفت
خصیۃ الرحم بھی ضرور ہوگی - پس اگر ثابت
ہو جاوے تو ان اعضا کی اذیت کے
دور کرنیکی تدبیر کریں اور اس حالت کے
ہمراہ اکثر سٹیریا (اختناق الرحم) بھی ہوا
کرتا ہے - اگر کسی دوسرے مرض کے باعث
ہو تو اوسکا دفعیہ کریں (اغلب ہر ایک امر
کا علاج اوسکے ہم لکھ چکے ہیں - اور یہ
خلط رطوبات اندام نہانی یا اوسمیں تری
کی زیادتی سے یا سرد پانی کے ساتھ بار بار
آبدست کرنے سے ہو اوسمیں ہدایت کریں
کہ گرم پانی سے آبدست کیا کرے کہ ہر دو اس
قسم کی شکایتوں کے لئے مفید ہے اور اسکے

بعد سیلان رطوبت کا علاج کریں جو اپنے
موقع پر لکھا گیا ہے جو فقط رطوبت رحم
سے ہو اوسمیں سیلان رحم کا علاج کریں
اگر مقاربت بیوقت سبب ہو تو ہدایت
کریں کہ ہفتہ قبل حیض او ہفتہ بعد جریان حیض
مقاربت کرے ان اوقات کے سوا جماع کا
نام نہ لے - اگر زیادتی جماع سے ہو تو اوسکو
کم کر دیں - اگر اوقال جسم بغیر سبب عقر ہو
تو اس ناجائز فعل کے ترک کی تاکید کریں اور
جو تن آسانی و ترک ریاضت سے ہو اوسمیں
ریاضت کرائیں او چند روز فاقہ کرادیں -
اگر زیادتی شحم سے ہو تو یہہ اگرچہ لاعلاج ہے
لیکن اقتدیہ سے اسکا شحم کم کر دینے سے شاید حمل
ہو جاسے یعنی اشیاے لعابی و جلا دہی
دشحمی و زوعن دار ضرورت سے زیادہ نہیں
آرتیک ہو تو اوسکا علاج کریں

استقرار حمل ثانی بالای حمل اول

گرافین ویسیکل کے بیان میں لکھا گیا ہے کہ
اوسکا تعدد باعث تعدد حمل ہے اس سے مستفاد
ہوتا ہے کہ یکبارگی متعدد حمل مستقر ہو جائیں
مگر بیان استقرار حمل ثانی بالاے حمل اول کا
وجہ بیان کرنی ضروری ہے

واضح ہو کہ ممکن ہے کہ جبتک مادہ تخلیق
جنین جو گرافین ویسیکل [illegible] سے اسوقت
رحم میں مستقر ہو کر اسنا بڑا ہو جاسے کہ
تمام بطن رحم کو پر کر دے دوسرا حمل مستقر
کرے - اگرچہ قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ
خصیۃ الرحم بعد استقرار حمل دوسرا گرافین ویسیکل
پیدا نہیں کرتا لیکن ممکن ہے کہ شاذ و
نادر پیدا کرے جیسا کہ بعض حاملہ کو حیض
اخیر ایام تک جاری رہتا ہے اسی طرح
گرافین ویسیکل بھی پیدا ہو جاسے - نیز
جاننا چاہیے کہ رحم میں دو جوف ہوتے
ہیں اور بطن رحم کے درمیان طول میں
ایک پردہ ہوتا ہے جس سے رحم دو جوف
میں منقسم ہو جاتا ہے اور یہہ پردہ کبھی
اندام نہانی تک بھی پہنچ جاتا ہے جسکے
سبب سے اندام نہانی بھی ذات التجویفین
ہو جاتا ہے - اور یہہ امر بعض حیوانات
مخصوصا ایک قسم کے غزال میں اکثر ظاہر
ہوتا ہے اور انسان میں کمتر - پا بجملہ
زن ذات التجویفین کبھی ایسہ رحم کے
ایک جوف میں حاملہ ہوتی ہے اور بعد
مدت کے دوسرے جوف میں حمل
مستقر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے حمل

ایک حمل وقوع پذیر ہوجاتا ہے لیکن یہہ انکار
استقرار حمل ثانی بالا سے حمل اول دو ماہ ہے
کیونکہ مدت دو ماہ ختم ہونے تک مادہ
جنین اسقدر بڑا ہو جاتا ہے کہ تمام بطن کو
بھر لیتا ہے اور اسکے بعد خصیۃ الرحم تر
ویسیکل کا رحم مین آنا اور نیز مرد کی منی کا
رحم مین داخل ہونا ممکن نہین ہوتا البتہ
مدت دو ماہ کے ختم ہونے سے پیشتر قدرے
کشادگی فم رحم مین ہی باقی رہتی ہے اور
رحم کے اندر بھی اسقدر وسعت باقی رہتی
ہے کہ اوس وسعت کے کسی نہ کسی مقام مین
ویسیکل کا متعلق ہونا ممکن ہوتا ہے

ہر چند یہہ امر نادر ہے لیکن ہمارے مشاہدہ
مین آچکا ہے کہ ایک عورت کو دو حمل تھے
اور منشا ہر ایک کا علیحدہ تہا ساتوین
مہینے انمین سے ایک ساقط ہو گیا اور
دوسرا اسقاط سے چوتھے مہینے بعد پیدا
ہوا سمجھنے والے کہتے تھے کہ دو حمل جدا
جدا تھے لیکن ممکن ہے کہ دونون یکبارگی
قرار پذیر ہو گئے ہون مگر سقوط و ولادت
مین اختلاف وقت ہو گیا ہو الحاصل اس
امر کا یقین کرنا کہ دونون حمل یکبارگی مستقر
ہوئے تھے یا جداگانہ بہت مشکل ہے

حساب کی غلطی ہے اگر خلاف واقع ہوا
کرتا ہے ممتحن کو چاہیے کہ جنین کو دیکھ
کر کہ کامل المدۃ ہے یا نہین اگر کامل المدۃ
کی صورت ہو تو حمل بالا سے حمل محسوب
کرے ورنہ سمجھ لے کہ حساب کی غلطی ہے
الغرض جب شکم مین دو حمل ہوتے ہین تو
اوسکی علامت یہہ ہے کہ رحم کی صورت و
ہیئت مین ضرور فرق آجاتا ہے مثلاً شکم
کا عرض بڑہ جاتا ہے اور سب سے عمدہ علامت
یہہ ہے کہ جب مدت حمل کو ساڑہے چار مہینے
گزر جائین اور جنین حرکت کرنے لگے تو
آلہ مقیاس الصوت کانہ کے ہین دیا رکھ
جہان جنین رہتا ہے لگا کر جنین کے دل
کی آواز سنین اگر دونون جانب سے آواز
قوی و یکسان آوے یا عدد دفعات مین
فرق پایا جاوے مثلاً ایک جانب مین
ایکسو ۴۰ مرتبہ فی منٹ قلب کی آواز سنی
جاوے اور دوسری جانب سے ایک سو
یا ایک سو ۵۳ فی منٹ غرض خواہ تھوڑی ہی
تفاوت ہو جان لینا چاہیے کہ دو جنین ہین
اور اگر ایک جانب حرکت قوی ہو اور دوسری
جانب ضعیف جیسا کہ دور کی آواز ہوتی ہے
تو جان لینا چاہیے کہ ایک جنین ہے۔

علامات قرب وضع

واضح ہو کہ جب ولادت مین ہفتہ دو ہفتے باقی رہجاتے ہین اور حمل کی مدت طبعی تمام ہوجاتی ہے تو رحم بالائی شکم سے حالت زیرین آجاتا ہے اور حاملہ کے تنفس کی اذیت کم ہوجاتی ہے اور تنفس مین کشادگی محسوس ہونے لگتی ہے اور بجائے تکلیف تنفس کے عوض بول کے آنے مین تکلیف شروع ہوجاتی ہے نیز برازکے وقت بھی درد و اذیت ہوتی ہے مثلاً بار بار آتا ہے یا نہین آتا کیونکہ معاے مستقیم منضغط ہوجاتا ہے اگر حاملہ بواسیر کی معتاد ہو تو اذیت بواسیر کرتی ہے بعد تھوڑا تھوڑا درد شروع ہوجاتا ہے اور یہ درد تشنج کے سبب ہوتا ہے اسکو درد کاذب کہتے ہین اسلیئے کہ یہ درد قاعدہ رحم مین نہوا کرتا ہے اور فی الواقع یہ درد یا بسبب ضغطہ معدہ یا معاے مستقیم یا معاے قولون کے جبکہ وہ ریاح سے پر ہوکر قاعدہ رحم کو دباتے ہین یا اسوجہ سے کہ جب خون سیاہ رحم مین مجتمع ہوجاتا ہے تو اسکے سبب قاعدہ رحم متشنج ہوجاتا ہے بخلاف درد صادق کے کہ معدہ سے شروع ہوتا ہے اور قاعدہ رحم تک جاتا ہے۔ اور

یہ درد کبھی شدید اور کبھی خفیف ہوتا ہے اور یہ کبھی بہ زیادتی اور کبھی بانتظام کبھی ہے اس سبب حاملہ سمجھتی ہے کہ وضع کا وقت قریب آگیا ہے مگر درد سے وضع نہین ہوتا اور درد قائم رہتا ہے بلکہ کبھی ہوتا ہے اور کبھی موقوف ہوجاتا ہے مین ابتدا حمل درد صادق کا آنا یہ ہے کہ شروع ہوکر قاعدہ رحم تک جاتا ہے اور بغیر رحم دہانے کے کھلنے کے شروع ہوتا ہے اور انتظام کے ساتھ بطور دورہ اور اسکی شدت و خفت ظاہر ہوتی ہے اور غشاے بلغمیہ اندام نہانی و دہن رحم پر بلغم پیدا ہوتا ہے جسکے سبب سے غشاے بلغمیہ اندام نہانی و رحم سست ہوجاتے ہین اسوقت یہ اپنے کام مین خوب سرگرم ہوتا ہے جب یہان تک پہونچ جاتی ہے تو ولادت کا کام شروع ہوجاتا ہے اور اس کام تین درجے ہین درجہ اولے یہ ہے کہ رحم کا منہ کہل جاتا ہے دوسرا درجہ وقت انفتاح فم رحم سے ولادت جنین تک ہے تیسرا درجہ یہ ہے کہ بعد ولادت کے مشیمہ خارج ہوجاتا ہے اور رحم سمٹتا

جاتا ہے

بیان درجہ اول

اس درجہ کی ابتدا کی تشخیص دشوار ہے کیونکہ درد کاذب و صادق دونوں مخلوط ہوتے ہیں اسوجہ سے تفرقہ دشوار ہوتا ہے۔ لہذا جاننا چاہیئے کہ اصل درد زہ صادق فم رحم سے شروع ہوکر قاعدہ رحم تک پہونچتا ہے اور قاعدہ رحم سے فم رحم تک پھر واپس آتا ہے اور نیز یہ درد صادق کاذب کی نسبت شدید ہوتا ہے اور ادوار و نظام کے ساتھ ہوتا ہے۔ مثلاً دس پندرہ منٹ ساکن ہوکر پھر شروع ہو جاتا ہے اور شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ نیز جب درد صادق شروع ہوتا ہے دہن رحم قدرے کشادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ غشا سے جنین دکھائی دینے لگتا ہے۔ اسوقت اگر انگلی ڈالکر دیکھیں تو غشا کو مشیمہ جو جنین کے اوپر ہے محسوس ہوتا ہے۔ برخلاف درد کاذب کے کہ اس میں نہ انفتاح فم رحم ہوتا ہے اور نہ غشا انگلی سے محسوس ہوتا ہے۔ اگر حاملہ کو پلوٹھی بار اول کا حمل ہو تو اوسکے فم رحم کے کنارے

رقیق اور کشیدہ معلوم ہوتے ہیں اور اگر چند بار زادہ ہو چکی ہو تو فم رحم کے کنارے غلیظ و ضخیم مثل سر خرفہ محسوس ہوتے ہیں۔ جب درد صادق و تشنج کے چند دورے منقضی ہو جاتے ہیں تو غشا سے جنین جو پانی سے مملو ہوتا ہے قدرے سامنے آجاتا ہے۔ اسکے سامنے آنے پر پلوٹھی کی حاملہ کے فم رحم کے کنارے بھی جو پہلے رقیق اور تنے ہوئے نظر آتے تھے اب وہ بھی غلیظ نظر آتے ہیں جیسے کہ بار بار بچے والے کی ہوا کرتے ہیں اور جب درد ساکن ہو جاتا ہے تو پانی جو غشا میں بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا سمجھے کہ چلا جاتا ہے اور غشا پانی سے خالی نظر آنے لگتا ہے اسوقت اگر انگلی سے امتحان کریں تو غشا کے نیچے جنین کا سر محسوس ہوتا ہے تشنج و درد کی شدت کی حالت میں جنین کا سر نیچے دبا جاتا ہے اور پانی سامنے آکر غشا کو نیچے سے جھلکتا ہے اور غشا کو پر آب منتفخ ہو کر آگے آجاتا ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں فم رحم زیادہ وسیع ہو جاتا ہے۔ اسی وسعت کی حالت میں حاملہ عضلہ عریضہ رحم کو کھولا چاہتا ہے کے سبب

لرزہ آتا ہے جیسا کہ ہر ایک عضو کے کھلنے
کے وقت بھری آیا کرتی ہے خواہ یہ لرزہ
برانز کے وقت ہو جبکہ سدہ غلیظہ خارج
ہوتے ہین یا بول کے وقت جبکہ سنگریزہ
کبیر خارج ہوتا ہے۔ دلائل اسکو علامات
قرب وضع ہین سے قوی علامت جانو
ہین۔ بس بعد تشنج درد قوی ہوتا ہے
اور عشاے پر آب شگافتہ ہو جاتا ہے اور
اوس سے رطوبتین جاری ہوتی ہین اور
یہ درجہ اول کی آخری حالت ہے۔
اس درجہ کی مدت دریافت کرنی مشکل ہے
کیونکہ درد کاذب و صادق دونوں ملے جلے
ہوتے ہین لیکن اکثر تشنج درد صادق
کے شروع ہونے سے چھہ گھنٹہ تک مدت
ہوتی ہے مگر پلوٹھی کی حاملہ مین اس درجہ
کی مدت ۲۴ گھنٹہ تک ہوتی ہے کبھی
عشاے پر آب صدمہ تشنج کی شدت کے
سبب فم رحم کے کھلنے سے پیشتر پھٹ
جاتا ہے اور اوس سے پانی جاری ہو جاتا
ہے اور بچہ کا سر فم رحم کے متصل ہو جاتا
ہے اس حالت مین بھی اس درجہ کی مدت
طویل ہو جاتی ہے کیونکہ فم رحم کا کھولنا
عشاے پر آب کا کام تھا چنانچہ بچہ کا سر اسکا
کھولنے کیلیے موضوع نہین ہوا تھا علاوہ
اسکے جنین کے مر جانے یا بیہوش ہو جانے
کا خوف بھی ہوتا ہے۔

اہل تجربہ کا قول ہے کہ جب درجہ اولی طویل
المدت ہو تو دوسرے درجات قصیر المدۃ
ہوتے ہین کیونکہ درجہ اولی کی طول مدت
سے اندام نہانی بخوبی کشادہ ہو جاتا ہے
اور ولادت کے واسطے مہیا ہو جاتا ہے
اور اس سے ولادت مین سہولت پیدا
ہو جاتی ہے اور جب درجہ اولے قصیر
المدۃ ہو تو دوسرے درجات طویل المدۃ
ہوتے ہین کیونکہ اس صورت مین درجہ
اولے مین عضاے سافلہ رحم مثلا اندام
نہانی و فرج بخوبی کشادہ اور ولادت کے
واسطے مہیا نہین ہوتے۔ الحاصل جب
درجہ اولے تمام ہو جاتا ہے تو دوسرا درجہ
شروع ہوتا ہے

بیان درجہ دوم

اس درجہ مین درد برخلاف درجہ اولی کے
ہوتا ہے کیونکہ درجہ اولے مین ہرگاہ درد
شدید ہوتا ہے حاملہ دہیمی اور زور کی آواز
سے فریاد کرتی ہے اور اس درجہ مین بڑی
بھاری آواز سے چیختی ہے تاکہ وہ زور لگا کر

چلاتا اخراج جنین کو مدد دے۔ اس درجہ مین جنین کا سر بار بار فم رحم مین آتا ہے اور جب ذرہ درد تھم جاتا ہے تو جنین کا سر پیچھے ہٹ جاتا ہے اس بار بار کی آمد و رفت مین انضغاط کے سبب استخوان قحف سر جنین قدرے ایک دوسر کے اوپر نیچے آجاتے ہین جنکے سبب اوسکی مقدار چھوٹی ہو جاتی ہے اور جلد سر سرخی ہو جاتی ہے اور اسوقت جبکہ انگشت دست سے امتحان کرین تو جنین کے سر کی جلد سخت معلوم ہوتی ہے۔ اور استرخا سے جلد کا سبب بھی اوپر نیچے آجانا استخوان قحف کا ہے جس سے کہ اسکا سر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ سر ایک نوبت درد کے بعد بچہ کا سر آگے آجاتا ہے یہانتک کہ اندام نہانی مین اور اندام نہانی سے فم فرج تک آجاتا ہے اور اوسکا ثقل عجان پر جو فرج اور مقعد کی درمیانی وسعت ہے اور جسکو ہندی مین سیون کہتے ہین پڑتا ہے اور اوس سے سیون وسیع ہو جاتی ہے اور معا سے مستقیم اسقدر منضغط ہو جاتا ہے کہ مقعد کو بند کر لیتا ہے اسوقت جنین کا منہ

سیون کی طرف ہوتا ہے اور پشت سر بجانب اعلے فرج ہوتی ہے یہانتک کہ تشنج و درد متواتر سے ہر دفعہ جنین کا سر قدرے قدرے فرج سے باہر آتا ہے اور آخر تمام و کمال نکل آتا ہے اور جب تک تمام و کمال باہر نہ آجاوے سر جنین اپنے شکم پر رہتا ہے اور باہر نکلتے ہی فوراً جنین کا سر ساق یمین یا ساق یسار کی جانب مائل ہو جاتا ہے اور کروٹ پر ہو جاتا ہے کیونکہ اس ہیئت سے خروج منکب سہل ہو جاتا ہے۔ پس پہلے ایک منکب نکلتا ہے پھر دوسرا۔ جب دونون منکب نکل چکتے ہین تو دوسرے اعضا کی ولادت سہل ہو جاتی ہے۔

یہہ بھی یاد رکہو کہ جب سر طفل فرج مین آتا ہے تو پہلے درد شدید ہوتا ہے کہ حاملہ کمال ہی بیتاب ہو جاتی ہے اور اوسکی حالت مثل مجنونہ کی ہوتی ہے۔ اگر ایک درد ایسا ہی اور آجاوے تو فوراً سر تمام و کمال باہر آجاتا ہے لیکن اس حالت پر پہونچکر درد قدرے ساکن ہو جاتا ہے اور پھر شدت کرتا ہے۔ اور مصلحت الٰہی یہہ ہے کہ وقفہ کی حالت مین دہن فرج

کشادہ ہو جاوے اگر اسکی کشادگی کے بغیر
شدت تشنج سے سر نکل آتا تو دہن رحم میں
انشقاق پیدا ہو جاتا۔ اگرچہ پوٹھی کی ولادت
میں کبھی فرشیت و پرینیم (سیون) بھی
شگافتہ ہو جاتے ہیں۔ جب جنین کی برآمد
کا وقت آتا ہے تو خروج سر کے وقت
رستہ سے بھی زیادہ درد شدید ہوتا ہے۔
اسکے بعد جنین بالتمام باہر آجاتا ہے
اور اسکے ساتھ رطوبت سائل جو باقی
تھی اور غلاف مشیمہ کے رحم سے جدا ہونے
کے وقت خارج ہے (?) باہر نکلتا
ہے اور پھر درد ساکن ہو جاتا ہے اور عورت
کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے کہ گویا
بہشت میں آرام کی نیند سو لیتی ہے اسوقت
رحم میں صرف غشا سے جنین باقی رہ جاتا
ہے اور رحم سکڑ جاتا ہے اور جب جانہ (?)
پر ہاتھ رکھ کر عضو احساس کرتے ہیں
تو رحم مدور یا صلابت محسوس ہوتا ہے
اور یہ درجہ ثانیہ کی اخیر حالت ہے
کبھی مشیمہ بھی بچہ کے ساتھ خارج
ہو جاتا ہے اسوقت درجہ ثانیہ میں
درجہ ثالثہ بھی شریک ہو جاتا ہے۔

درجہ ثالثہ

درجہ ثالثہ یہ ہے کہ اسمیں مشیمہ
خارج ہو اور اس درجہ کی ابتدا میں ۱۰
۲۰ منٹ تک تشنج رحم واخراج جنین
کے واسطے ہوا تھا ساکن ہو جاتا ہے
میں بعد پھر تشنج شروع ہو جاتا ہے
لیکن اسکی شدت درجہ ثانیہ کے تشنج
کی طرح نہیں ہوتی لیکن یہ تشنج باعث (?)
ہوتا ہے (?) کہ غشا جو طفل پر چپکے
تھا اور ابتک رحم کے اندر باقی رہ گیا ہے اور
تیز پلاسنٹا رحم سے خارج ہو کر اندام نہانی
میں آجاتے ہیں۔ اور اسکے بعد کبھی
مدت دراز اندام نہانی میں رکا رہتی (?)
اور اسمیں تھوڑی دیر رکھ کر اندام نہانی
میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور غشاء
مذکور اوس سے بھی خارج ہو جاتا ہے
اور کبھی اسکے اخراج کے واسطے دستکاری
کی حاجت پڑتی ہے۔ غشائے مذکور اور
پلاسنٹا کے خارج ہونے کے بعد رحم درجہ
درجہ کی نسبت زیادہ صغیر اور صلب محسوس
ہوتا ہے

وضع ولادت

اسکو انگریزی میں پارٹوریشن کہتے ہیں اسکے

معنی ہین طفل کا بطن مادر سے جدا ہونا
ولادت ایک طبیعی امر ہے حیوان کے واسطے
اور ہمیشہ بطور مرض کے نہین ہوا کرتا اور ہمیشہ
حضور طبیب کا محتاج نہین ہوا کرتا بلکہ تجربہ کار
دائیان جو کچھ کارروائی اس باب مین
کرلیتی ہین وہ کافی ہے - لیکن جب غیر
طبیعی طور پر ولادت واقع ہو یا قابلہ موجود
نہو - یا موجود ہو مگر ناقص و ناتجربہ کار ہو
تو اسوقت ناچار طبیب کی طرف رجوع کرنے
کی ضرورت پڑتی ہے -

فن قابلہ آجکل دایہ گری کے جابجا
اسکول کھلے ہوئے ہین جن سے دائیون کی ایک
کافی تعداد ہر سال سند حاصل کرکے نکلتی
اور صوبہ کے مختلف حصص مین جابجا پھیل
جاتی ہے - دایہ گری کے خاص ہسپتال بھی
موجود ہین اور بکثرت ہوتے جاتے ہین اور
امید قوی ہے کہ اس سلسلہ کو آیندہ کے واسطے
خاطرخواہ ترقی اور قیام ہوگا اور یقین ہے رفتہ
رفتہ دیسیون کی وہ وحشت و نفرت بھی دور
ہوجائیگی جو انگریزی دائیون سے اسوقت
نظر آرہی ہے جیسا کہ انگریزی ہسپتالون کے
علاج سے نفرت دور ہوچکی ہے بلکہ عنقریب
وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تعلیم یافتہ دائیان
سرکاری بھی سند حاصل کرکے بغیر ملازمت سرکاری
کے ہر ایک شہر و قصبہ مین دایہ گری کا پیشہ جاری
کرینگی - جیسا کہ اسسٹنٹ سرجن اور ہاسپٹل اسسٹنٹ
عمل کر رہے ہین - پس کچھ ضرورت نہین کہ ہم
اس بیان کو بیفایدہ طول دین کیونکہ یہہ تحصیل
حاصل ہے لیکن چونکہ یہہ ایک طبی بیان ہے
اور طبیب کامل وہی ہے جو ہر ایک فن مین دستگاہ
رکھتا ہو اور ضرورت کے وقت کسی کام سے
عاجز اور بیدل نہ رہے اور ہر ایک کام کو دلیری
و چستی و چالاکی سے انجام دے لہذا ہم تدبیر
ولادت کا بھی بیان مختصر ذکر کرتے ہین تاکہ
تعلیم مین کوئی نقص نہ رہے -

واضح ہو کہ جب مدت طبیعی حمل تمام ہوجاے
اور زمانہ قرب وضع ظاہر ہو تو واجب ہے کہ
حاملہ کی تلیین طبع کا بخوبی لحاظ رکھین تاکہ
مجاے مستقیم ولادت کے وقت سے خالی
رہے - اگر طبع قبض ہو اور اجابت بدشواری
و قبض ہو تو حقنہ آب گرم یا بیدانجیر کا دین یا
کم مقدار مین بیدانجیر پلا دین جس سے
ایک نرم اجابت ہوجایا کرے - اس حالت
مین روغن بیدانجیر سب مسہلون سے افضل
ہے

ایضاً حاملہ کو ہدایت کرین کہ اپنے تئین بار بار

کے زمرہ مین خیال کرکے پلنگ پر نہ لیٹی رہا کرے بلکہ تندرستون کی طرح اوٹھکر چلے پھرے اور کاروبار خانگی مین مصروف رہے کیونکہ اس حالت مین رحم اوپر سے نیچے کو آجاتا ہے اور بدن سبک ہوجاتا ہے اور حرکت کرنی دشوار نہین ہوتی اور حرکت کرنے اور امور خانہ داری مین مشغول ہونے سے اوسکا دل خیالات و خوف اذیت ولادت سے باز رہتا ہے۔ اور جب درد کاذب جو انضغاط معدہ و کثرت ریاح قولون و غمز معاے مستقیم سے ہوتا ہے شروع ہو تو حقنہ کرین اس سے یہ درد موقوف ہوجائیگا اور آرام آجائیگا۔ اگر حقنہ کرنے اور امعا کے صاف ہوجانے کے بعد بھی یہ درد کاذب باقی رہے تو افیون خالص یا مارفیا چاولون کی بھوسی مین حل کرکے بطور زراقہ کے شکم کے اندر پہونچا دین اس سے درد بھی موقوف ہوجائیگا اور نیند بھی آجاویگی اور جب درد صادق شروع ہو تو پرستاران حاملہ کو چاہیے کہ فیتہ یا رشتہ قوی اور مقراض یا کارد تیز ہو اور آب گرم اور آب سرد اور

چادر جو زچہ کے شکم پر باندھنے کے کام دے اور چند چھوٹے رومال موجود رکھین اور جب طبیب طلب کرے قاثاطیر ہومی جسکو انگریزی مین ایلاسٹک کاتیتھر کہتے ہین اور افیون اور مارفیا اور قدرے آرگٹ مہیا رکھین پھر درد صادق شروع ہونے کے قدرے روغن بید انجیر پلا دین یا اوسکا حقنہ دین تاکہ امعاے مستقیم صاف ہوجاے اگرچہ اس سے پہلے معمولی پاخانہ آ چکا ہو۔ اس تدبیر سے دو فائدے حاصل ہونگے۔ اول صفائی جسکے سبب سے ہمراہ ولادت طفل براز خارج نہین ہوتا جو دیکھنے والون کے لیئے تنفر اور گھن کا موجب ہے۔ دوم اس سے بچہ کا سر نکلنے کے وقت معاے مستقیم مزاحمت نہین کرتی اور ولادت سہل ہوجاتی ہے۔ تصفیہ معاے مستقیم کے بعد پہلے اندام نہانی مین انگلی ڈالکر فم رحم پر احساس کرین کہ اعضاے جنین مین سے کونسا عضو پہلے محسوس ہوتا ہے سر یا پیر یا ہاتھ یا پہلو۔ اگر سر پہلے سامنے آیا ہو تو انگلی کے نیچے جسم مدور و عظام کاسہ

محسوس ہونگے اس سے معلوم ہو جائیگا کہ ولادت بطور طبعی ہے اور اسمین کوئی اندیشہ کا مقام نہین ہے صرف قابلہ اسکی نگرانی کے لیئے کافی ہے۔ اگر کوئی اور عضو محسوس ہو تو ڈاکٹر دستکار کے حاضر رہنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

غرض جب دیکھین کہ ولادت سر کی طرف سے ہونیوالی ہے تو بچہ کی مان کو تسکین اور دلاسا دیا دینی چاہیئے کہ کسی قسم کا اندیشہ نہین تاکہ اوسکا دل قوی ہو اور خوف بر طرف ہو جائے پھر اوسکو ہدایت کرین کہ جبتک درد کی شدت زیادتی باقی ہے پلنگ پر نہ بیٹھے بلکہ کمرے مین ٹہلتی اور ہمجولیون سے بات چیت کرتی رہے اور دل بہلتا رہے اور درجہ اولے منقضی ہو جائے۔

بیعلم دایان جنکو کسی طبیب کی صحبت حاصل نہین ہوتی حاملہ کو ہدایت کرتی ہین کہ اپنا منہ اور سانس بند کرکے شکم کو خوب تنگ نیچے کی جانب دبائے اس درجہ مین یہ فعل مضر و ناجائز ہے کیونکہ یہ درجہ رحم کے کھلنے کا ضرور ہے مگر وہ آپ ہی اپنی قوت سے کھلتا ہے اور جنین کی قدرت کو اسمین کچھ دخل نہین۔ چونکہ اس درجہ مین ٹھیر ٹھیر کر ہوا کرتا ہے بعض نا تجربہ کار خیال کر لیتے ہین کہ پٹرین بند ہو گئین اسلیئے تجویز کرتے ہین کہ ارگٹ یا کوئی اور دوا دینی چاہیئے جو تشنج پیدا کرکے جنین کو خارج کرے یہہ عمل ہی سخت مضر ہے کیونکہ جب جنین انفتاح رحم سے پہلے صرف بقوت تشنج رحم باہر آویگا تو فم رحم ضرور اوس سے شق ہو جائیگا۔ بلکہ اسکے عوض صرف گرم پانی کا حقنہ معاے مستقیم مین دینا بہتر ہے اس سے درد و تشنج متواتر پیدا ہوگا۔ حاملہ سے دریافت کرین کہ بول کیا ہے یا نہین اگر نکیا ہو تو بول کرنے کی ہدایت کرین اور بار بار بول کراوین تاکہ مثانہ ہر وقت خالی رہے۔ اگر خود بول نہ آوے تو قاثاطیر موی سے نکالین۔

کبھی درجہ اولے کے اخیر مین کش ران کے اندر ایسا قوی و سخت درد ہوتا ہے کہ اوس سے عورت بیتاب ہوکر چلاتی اور فریاد کرتی ہے۔ اس حالت مین بھی گرم پانی کا حقنہ کرنا اور پھر چاولونکی پیچ مین افیون یا مارفیا ملکے معاے مین پہنچانا

باعث زوال یا تسکین درد ہے اور کبھی صرف ہاتھ کی مالش سے اس درد کو تسکین ہو جاتی ہے زچہ کو تسلی دیتے رہنا چاہیے کہ ولادت کے ساتھ سب تکالیف رفع ہو جاینگی اور ولادت کے آثار نیک ہین کبھی اس درجہ کے اخیر مین لب زیرین رحم جو اوسکے لب بالائی کی نسبت ہمیشہ قدرے دراز ہوتا ہے باوجود اپنی صحت کے جو اوسنے فی الحال تشنج اور غشا کی جنین کے آنے کے سبب پیدا کی ہے درمیان سر طفل و عظم عانہ آجاتا ہے اور اوسکے سبب سے سر کو ضغط کرکے اوسکے نکلنے کا مانع ہوتا ہے۔ اگر یہہ صورت ہو تو قابلہ کو ہدایت کرین کہ انگلی سے لب مذکور کو قدرے اوپر کو اوٹھادے تاکہ وہ سر اور عظم عانہ کی درمیان حایل نہ رہے اور ولادت سہل ہو جاوے کبھی اس درجہ مین دہن رحم کے کھل جانے کے بعد غشا سے پر آب جنین دہن رحم سے نکل آتا ہے مگر شق نہین ہوتا۔ حالانکہ اوسکا شق ہونا ضروری ہے کیونکہ ولادت کا کل کام اوسی کے پھٹنے پر منحصر ہے:

اس حالت مین نہایت چالاکی و احتیاط سے سفر افش یا کارد کا سر انگشت سبابہ کے نیچے اس طرح رکھین کہ سر انگشت سے آگے سر قدرے نیچے ہو تاکہ اندام نہانی اور قعر رحم کو اوس سے صدمہ نہ پہونچے پھر بڑی احتیاط سے غشا مذکور کو شق کردین کبھی اس درجہ مین رحم ایسا سخت ہوتا ہے کہ باوجود متواتر تشنج کے وسیع وکشادہ نہین ہوتا اور اوس سے حاملہ کو سخت اذیت ہوتی ہے اور ولادت کا کام رک جاتا ہے اس حالت مین فقط ٹارٹار ایمیٹک گرین کا سولھوان حصہ پانی مین حل کرکے پلادین یا اوسکے ہمراہ بلاڈونا بھی ہنگرین پلاوین تاکہ عضلات عریضیہ کے تشنج کو کم کرے اور رحم سستی ہوکر وسیع ہو ان دونون دواؤن کو مجموعاً کھلانا منفرداً دینے سے بہتر ہے۔ یا کلوروفارم سنگھادین کہ اس سے رحم بھی لینت ہوتا ہے اور درد کو بھی تسکین ہوتی ہے حکماے ولایت اکثر اسی پر عمل کرتے ہین کلورل ہائیڈریٹ پلانا بھی مفید ہے۔

جب رحم کا منہ کھل جاے اور جنین کا سر پرنیم (دسیون) تک پہونچ جاوے تو یہہ درجہ ثانیہ کے شروع ہونیکا وقت ہے

ادویات و نسخجات

(ماخوذ از قرابادین احمدیہ)

(سلسلہ کے لیئے دیکھو رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۸)

فوائد اجواین خراسانی دافع قولنج سنوم مسکن اوجاع وغیرہ

استعمال رعشہ اختناق الرحم وغیرہ عصبی امراض میں دیا کرتے ہیں۔ خصوصاً اس کے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اکسائڈ آف زنک۔ اکسٹراکٹ ہائیوسائمس ہر ایک ۱۲ گرین سب کو ملا کر ۶ حبوب بنا دیں اور ہر روز تین دفعہ دیں ان حبوب کے استعمال سے شراب کی عادت بھی چھوٹ جاتی ہے۔ اگر مرض دمہ اور دم کشی سے زیادہ تکلیف ہو تو یہ حبوب بنا کر چار چار گھنٹہ کے بعد دیں فایدہ میں سریع الاثر ہیں **نسخہ حبوب** رب بہیتورہ ۲۵ گرین رب اجواین خراسانی ۴۰ گرین اکسٹراکٹ آف ہاپ ۸ گرین سب کو ملا کر ۲۴ حبوب بنائیں اور جبتک صورت آرام کی نمایاں نہو برابر دیتے جاویں **دیگر ٹنکچر** جس سے ضیق النفس کو کمال فایدہ ہوتا ہے۔

ٹنکچر جوز ماثل ۲ ڈرام۔ ٹنکچر اجواین خراسانی ۴ ڈرام۔ ٹنکچر زداسچ ایک ڈرام۔ اسپرٹ کلورافارم ۳ ڈرام۔ پانی آٹھ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں تین دفعہ دیں اگر ضیق النفس کے باعث نیند نہ آوے اور قبض کی شکایت بھی موجود ہو تو یہ حبوب بوقت خواب کھلا دیں ازبس فایدہ مند ہیں۔

نسخہ حبوب رب بہیش رب اجواین خراسانی ہل ہیابی کمپونڈ ہر ایک ۱۲ گرین سب کو ملا کر ۸ حبوب بنائیں اور استعمال میں لا دیں۔

قبض اور بیخوابی کی حالت میں یہ حبوب بھی زیادہ تر مفید ہیں **نسخہ حبوب** رُب اجواین خراسانی ہل ہائیڈارجرائی ہر ایک ۱۲ گرین۔ ایپکاک پوڈر ۴ گرین سب کو ملا کر حبوب بنائیں اور سونے کے وقت ایک حب کھلائیں **دیگر حبوب** بنشوم گرین آیوڈائڈ آف مرکیوری ۱۲ گرین رب افیون ۶ گرین رب اجواین خراسانی ۴۸ گرین سب کو ملا کر ۸ حبوب بنا دیں اور بوقت خواب ایک حب کھانے کو دیں اس سے نیند بخوبی آجاتی ہے۔ عصبی اوجاع کو اس عرق کے استعمال سے ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ عرق** ڈائلوٹ الکحال چار اونس روغن دار چینی ۴ بوند برومائڈ آف پٹاسیم ۵ ڈرام رب اجواین خراسانی ۵ ڈرام سب کو ملا کر ایک سے ۲ ڈرام

تک استعمال کریں اور سرفہ شدید میں
اس عرق سے فایدہ کثیر ہوتا ہے نسخہ
عرق ٹارٹار ایمیٹیک ۱/۴ گرین رب
اجوائین خراسانی ڈیڑہ گرین - کلورائڈ
آف امونیا ۸ گرین شربت سادہ ڈیڑہ اونس
ہالی ہار اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام
دو دو گھنٹہ کے بعد دیں - اگر رب اجوائین
خراسانی ۷ گرین ڈہائی اونس آب مقطر
اور ۴ ڈرام شربت سادہ میں ملا کر بقدر ۱/۲
ڈرام دو دو گھنٹہ کے بعد دیا جاوے تو بھی
سرفہ شدید کو نہایت فایدہ ہوتا ہے -
سوزاک کی ہر ایک قسم میں یہ حبوب نہایت
مفید ہیں اور نیز ہر ایک مزاج کے آدمی کو
موافق آتی ہیں اور تین چار مرتبہ کھلانے
سے فایدہ کلی ہوتا ہے نسخہ حبوب سفوف
کباب چینی ڈیڑہ اونس روغن ملیسان ۲ ڈرام
رب اجوائین خراسانی ۳۰ گرین کافور ۳ گرین
سب کو ملا کر شیرہ نبات میں تیار کریں اور بقدر
۶ گرین کھلا دیں - خوراک ۵ سے ۱۰ گرین تک

مرکب دوم ٹنکچر ہایوسایمس
(ٹنکچر اجوائین خراسانی) جسکو لاٹن میں ٹنکچرا
ہایوسی ہائی کہتے ہیں - **ترکیب** ڈہائی اونس
ورق البنج خشک نیم کوفتہ کو ڈہائی پاؤ پروف
اسپرٹ میں بہگو کر حسب ترکیب ٹنکچر ارگٹ تیار
کریں **استعمال** دفع سوزش کے واسطے
سوزاک میں دیا جاتا ہے جس سے از بس
فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** لائیکوار پٹاسی ۲ ڈرام
ٹنکچر اجوائین خراسانی ۲ ڈرام - نائیٹرک ایتھر
ڈیڑہ ڈرام - عرق کافور آٹھ اونس سب کو
ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں
خوراک ۳۰ بوند سے ڈرام تک

مرکب سوم جوس آف ہایوسایمس
(عصارہ اجوائین خراسانی) جسکو لاٹن میں
سکس ہایوسی ہائی کہتے ہیں
ترکیب تازہ ورق البنج اور اوسکی ملایم
شاخیں بقدر ۷ پونڈ لیکر خوب کوٹیں اور رس
کو نچوڑیں اور بقدر ثلث شراب مقطر ملا کر رکھ دیں
اور ۷ روز کے بعد صاف کرکے سرد جگہ پر
بحفاظت تمام رکہیں **خوراک** ۳۰ بوند سے
ایک ڈرام تک

مرکب چہارم ہایوسائی ماین
(جوہر اجوائین خراسانی) اسکو لاٹن میں
ہایوسائی ہائینا کہتے ہیں **شناخت**
اسکی قلمیں نہایت قیمتی ہوتی ہیں اور سفوف
کے طور پر بھی ہوتا ہے مگر غیر خالص ہونے
کی وجہ سے ارزان ہوتا ہے قلمیں سفید

رنگ کی چھوٹی چھوٹی بے بو ہوتی ہیں شراب میں بخوبی حل ہو جاتی ہیں اور تیزاب گندھک کے ساتھ ملانے سے سلفیٹ آف ہائیو سایمس بنجاتا ہے **فوائد** دافع تشنج منوم اور مسکن الاوجاع ہے

استعمال

منوم کے طور پر دیوانگی میں اور نیز غضبیت کے مریضوں کو اسکا استعمال کرانا از بس مفید ہے اور جلد کے نیچے اسکی پچکاری کرنے سے بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ زراقہ** سلفیٹ آف ہائیو سایمیانیا ایک گرین کو ایک ڈرام آب مقطر میں حل کرے ایک سے ۴ بوند تک بطور زراقہ استعمال کریں۔ درد عصبی۔ رعشہ سیمابی۔ فالج مع رعشہ اور ریگ گردہ میں اسکا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے شرابیوں اور زچہ کے جنون کو بھی اس سے بہت فایدہ ہوتا ہے اس سے قولنج بھی کھل جاتا ہے **خوراک** جوہر قلمدار ۱/۱۲۰ سے ۱/۶۴ حصہ گرین تک اور سخت دیوانگی میں ۱/۳۲ حصہ گرین تک بھی دے سکتے ہیں۔ اور جوہر غیر قلمدار ۱/۱۹۰ سے ۱/۳۰ حصہ گرین تک قدرے آب نیز تیزاب میں حل کرکے دیں۔

نسخہ جات مخصوصہ صدریہ یونانیہ

حبوب برائے رفع عظم طحال جس سے چند روز کے استعمال سے از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سہاگہ خام۔ اجوائن خراسانی۔ کلونجی ثابت۔ نوشادر۔ لونگ سجی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور گھیکوار کے رس میں کھرل کرکے حبوب بقدر نخود بناکر استعمال میں لاویں۔ **دیگر سفوف مجرب** جس سے درد معدہ و طحال کو فایدہ ہوتا اور نیز ہاضم غذا بھی ہے **نسخہ** اجوائن خراسانی۔ تخم کرفس نمک دریا۔ نمک سونچل۔ اجمود۔ دارفلفل۔ جوکھار زنجبیل ہر یک ۴ درم۔ انگوزہ بریان ایک درم سب کو باریک کرکے سہانجنہ کے رس میں کھرل کریں اور تیار رہنے کے بعد بقدر ۴ ماشہ صبح و شام کھاویں **عرق اجوائن** جس سے صلابت طحال نفخ شکم درد و امراض شکم و معدہ کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زنجبیل اجوائن دیسی ہر یک پاؤ بھر اجوائن خراسانی آدھ پاؤ۔ عاقرقرحا۔ دارچینی قرنفل بادیان ہر یک ایکدام کھمکنی نیم دام سب کو نیکوفتہ کرکے رات بھر پانی میں بھگو دیں اور حسب دستور عرق کشید کریں خوراک ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام پلادیں۔ **دیگر برائے بخار نوبتی** مع سیاہ مرچ العلیم انھیں تینوں کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں

اور ادرک کے رس میں کہرل کرکے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ شربت بنفشہ کہانیکو دیں ازبس مفید ہے۔ **دیگر حب شفا** جس سے تپ صفراوی دموی وغیرہ امراض حارہ کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** صندل سرخ۔ صندل سفید۔ بذرالبنج ہر ایک ۵ درم طباشیر سفید۔ نشاستہ ہر ایک ۵ درم۔ کافور۔ زعفران۔ تخم خوزبا ثل ہر ایک ۲ درم۔ افیون نیم درم۔ سب کو باریک لعاب بہدانہ میں حبوب بمقدار نخود بنا دیں **دیگر حبوب مجرب** جس سے ہر قسم دقیہ کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زعفران ایک دانگ۔ افیون۔ بذرالبنج ہر ایک نیم مثقال۔ گل ارمنی۔ مغز تخم کدو مغز تخم تربوز۔ بیخ کشنیز۔ صمغ عربی۔ طباشیر خرنوب ہر ایک دو مثقال۔ خشخاش مغز تخم خیارین ہر ایک ۳ مثقال سب کو باریک کرکے لعاب اسبغول میں حبوب بمقدار نخود تیار کریں اور بوقت صبح خرفہ خیارین۔ کاسنی کے شیرہ کیا شربت نیلوفر سے شیر کرکے ۴ حبوب کہلا دیں **دیگر حبوب** چونکہ جہازی سفر میں نقل اسعاکے بگڑ جانے سے قبض زیادہ ہو جاتی ہے جس سے متلی اور قے ہوتی ہے پس ایسے موقع پر ان حبوب کا استعمال کرنا ازبس مفید ہوتا ہے **نسخہ** تخم کاہو۔ بذرالبنج ہر ایک ۳ ماشہ تخم خیارین۔ کاسنی۔ کشنیز ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے شربت خشخاش میں حبوب بناکر استعمال کریں **دیگر عرق اجواین**۔ بذرالبنج۔ زنجبیل دارچینی۔ خولنجان۔ الائچی دانہ۔ قرنفل اسارون ہر ایک ۱ تولہ۔ زرنباد۔ پودینہ ہر ایک پاؤ بہر۔ جوزبوا ۵ ماشہ۔ زعفران ۷ ماشہ۔ سب کو پانی میں بہگو کر عرق کشید کریں۔ خوراک ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام پلاویں۔ اس عرق سے درد معدہ کو ازبس فایدہ ہوتا ہے اور ہاضم غذا بھی ہے۔ اور معدہ پر یہہ ضماد بناکر لگاویں **نسخہ ضماد** عاقرقرحا۔ کابہل اجواین خراسانی۔ زنجبیل۔ نرکچور سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور روغن بید انجیر میں ملاکر ضماد استعمال کریں۔

باقی آیندہ

تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے
یہ ہیں تحفظ ما تقدم کیمیا افعال الاعضا
حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس
کو آگاہ کرنا مضرت صحت اسباب کا
دفعیہ محکمہ حفظان صحت پنجاب کی
تحقیقات دیسی و انگریزی طریق علاج
انگریزی علمی میگزینوں کے ترجمے
قدیم و جدید طب [illegible]

تکمیل الحکمۃ

لاہور

قیمت رسالہ ہذا
عام خریدار
[illegible] ماہوار ششماہی سالانہ
مع محصول [illegible]
[illegible]
[illegible]
اسکے بعد ڈیوڑھی

نمبر ۶ | ۲۸ جولائی [illegible] عیسوی | جلد ۱۹

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا
جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیویں نہ خریدار
تصور ہونگے جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں [illegible]
بھی بھیجیں تمام خطوط کتابت بنام زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان ایڈیٹر رسالہ
کے نام [illegible]
اشتہارات فی سطر [illegible] زیادہ اشاعت کے لئے [illegible]

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائیں اور مفید قابل درس کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار
پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری
سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید بشیر شاہ صاحب
اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا [illegible] کالج لاہور جناب رائے
بہادر ڈاکٹر بھیم رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر [illegible] میڈیکل کالج لاہور
جناب خان بہادر سید سردار شاہ صاحب [illegible] سرجن [illegible]
کالج لاہور جناب [illegible] حکیم حاذق زبدۃ الحکما [illegible]

فاضل منشی فاضل حکیم غلام مصطفی صاحب پروفیسر عربی اورینٹل
کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور وغیرہم

معمول المعالجہ یہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اسمیں
ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے مطابق
تشخیص مرض معہ سریع التاثیر و مجرب نسخجات نہایت سلیس زبان
مع نقشہ دیئے ہیں اس سے عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر و لائق طبیب بن سکتے
ہیں قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible] حصہ سوم [illegible] کل حصہ [illegible]

مسمل چھپا [illegible] ہے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست
قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہوتا ہے [illegible] طبیب کو
پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان اور بوڑھے کو یکساں مفید ہے حفظ
صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی قیمت [illegible]

قرابادین [illegible] مفردات و
مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست [illegible]
کا [illegible]
[illegible] کشتہ کرنے کی ترکیبیں [illegible]
قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ [illegible]

[illegible] الدین پریس لاہور چھپا

کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے
اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر ہوئے ہیں شعبدات و طلسمات بھی ہیں انگریزی مصطلحات
کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بتائے ہیں غرض ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی ادویات کی
ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے۔ اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی قیمت عہ
تکمیل التجارب حصہ اول ۔ یہہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے۔ انبیاء ابن کار آمد تو عہ
و معمول صحیح ہیں جیسے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی۔ اسکے بعد نہایت عمدہ امور متعلق قارورہ و نبض ہیں
تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح افعال الاعضا اسباب مرض علامات عامہ تفاصیل فارقہ۔ انجام مرض
اور تینوں مرضوں کے موافق علاج نہایت سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونیکی وجہ سے جواہرات میں تولنے
کے لایق ہیں۔ انگریزی و یونانی طب پر جا بجا محاکمے ہیں اور بہت سی ایسی شدید بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ میں نہیں
ہیں قیمت ۸؍ **اسرار التصوف** اس متبرک کتاب میں وہ دقایق عجیبہ و نکات غریبہ بدلایل عقلی و نقلی درج ہیں جو اہل
تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد کی مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور گونا گوں
مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے
قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم عہ **تکمیل الحکمۃ لاہور** یہہ ماہوار رسالہ ہے جسمیں حفظ ما تقدم کیمیا۔ افعال الاعضا
تشریح دیسی و انگریزی طریق علاج نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوتے رہتے ہیں قیمت سالانہ عام ہے رسالہ دار اسے للعہ
روغن عنبر خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور
انکی سیاہی کو تقاضای عمر تک قایم رکھتا ہے بالوں کے بڑھانے میں بے نظیر اور دافع قمل ہے فی سیر للعہ **شربت بیٹی**
مالش کا تیل یہہ تینوں ہر گون پٹھوں کے نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرتے ہیں بشرطیکہ مادر زاد نہو قیمت
ہر سہ عہ **حبوب ملین عشبہ** سب جانتے ہیں کہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے
قبض کشائی اور صفائی خون کے لئے یہہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک و غیرہ جلدی امراض اختناق الرحم احتباس حیض و
دیگر امراض مخصوصہ زنان و مردان مالیخولیا خفقان رعشہ لقوہ فالج وجع مفاصل نقرس و دیگر امراض مزمنہ عسیر
العلاج کو بسرعت الساعۃ ہے حمیات امتلائیہ نفخ شکم امراض معدہ و جگر و طحال و دماغ و چشم کے لئے سریع
الاثر قیمت ۴۰ حبوب عہ انکے علاوہ اور بیماریوں کے لئے بھی ادویات موجود ہیں کیفیت معلوم ہونے
پر علاج ہو سکتا ہے۔ محصول ہر ایک ذمہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان۔ لاہور متصل کوتوالی

اس بخار مین اعضاے ظاہری یا باطنی مین
سے کسی ایک عضو مین اجتماع خون ضرور ہوا
کرتا ہے مثلاً کبھی غشاے آبدار رحم مین
ورم ہوتا ہے اور یہان سے باریطون مین
پہونچکر عام شکم مین پہیل جاتا ہے اور کبھی
خاص رحم مین ورم ہوتا ہے کبھی غشاے
پہلو مین جسکو پلورا کہتے ہین ورم ہوتا ہے اور
اوس سے ذات الجنب ہو جاتا ہے کبھی عضلات
بدن مثلاً قلب و جگر و گردہ مین دمل ہوتا ہے
کبھی دماغ کے اندر اوسکے کسی غشا مین ورم ہوتا
کبھی استخوان دست و پا کے جوڑون پر ورم
پڑجاتا ہے اور اسمین ریم پیدا ہو جاتی ہے اور
یہہ ورم غشاے آبدار رحم یا خود رحم مین [illegible]
پیدا ہوتا ہے اسکا اصل ایسی ورم کے ظہور
سے مریضہ کا حال اور بہی پتلا ہو جاتا ہے
اور مرض شدت پکڑتا جاتا ہے جب کہ رحم یا
غشاے آبدار رحم بہت ورم ہوتا ہے تو مذکورہ
بالا علامات کے علاوہ اس ورم کی علامات
بہی موجود ہوتی ہین جو ان امراض کے بیان مین
مرقوم ہو چکی ہین اور اس تپ مین اسہال
بے اختیار اور متواتر جاری رہتے ہین اور روز
بروز ضعف ترقی کرتا جاتا ہے یہان تک کہ
مریضہ بالکل صاحب فراش ہو جاتی ہے اور

بستر پر ہی بول و براز کرتی ہے اور نبض بہت
سریع اور ایسی ضعیف ہوتی ہے کہ بمشکل محسوس
ہو سکتی ہے اور ہاتھ پاؤن کے بعض عضلات
مین بے اختیار تشنج ہوتا ہے جسکو ارتعاد
کہتے ہین اور لقط زئبر جو سرسام مین مذکور
ہوا یہان بہی موجود ہوتا ہے۔ اس سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ دماغ و نخاع مین مرض
کا زہر سرایت کر گیا ہے اور یہہ دونون
بیکار ہو گئے ہین۔

علاج

اسکے علاج مین حکما مختلف الراے ہین
بعض کی راے ہے کہ فصد یا تعلیق علق کے
ذریعہ خون زیادہ نکال دینا چاہیے بعض اس سے
انکار کرکے کیلومل و افیون دینے پر اصرار کرتے
ہین بعض کہتے ہین کہ امونیا کاربوناس
اور بارک کے سوا کچھ دینا ہی نہین چاہیے
ایک گروہ کہتا ہے کہ روغن تارپین کہلانا نافع
ہے۔ دوسرے گروہ کا قول ہے کہ ہایپو سلفیٹ
آف لایم ۲۰ گرین ایک اونس پانی مین حل
کرکے دین۔ یہہ ایک خوراک ہے چار چار
گہنٹہ کے بعد ایک ایک خوراک دینی چاہیے
بعض کی راے یہہ ہے کہ سلفیورک ایسڈ اس
ترکیب سے دین کہ سلفیورک ایسڈ پانی مین

استعمال دین کہ پانی ترش ہو جاوے جو دوا السڈ پانی بیس یا پندرہ قطرہ ملانے سے ہو سکتا ہے۔ جب پیاس لگے یہی پانی دین انکے پاس قوی دلیل یہہ ہے کہ کیمیائی تجربہ سے ثابت ہے کہ سلفیورک ایسڈ خون کی عفونت کو دور کر دیتا ہے۔

اسقدر اختلاف کی وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اسمرض کے کئی درجے ہین جبکو خون اکثر خارج کرنے سے فایدہ معلوم ہوا شاید اسکو کوئی قوی مریضہ ہاتھ آگئی ہوگی اوسنی سب پر یہی حکم لگا دیا لیکن اصل بات یہہ ہے کہ جب نبض ضعیف ہو اور اسہال و عرق جاری ہون اور شکم منتفخ ہو اور کمزوری کے آثار نمایان ہون تو فصد کا خیال ہرگز نکرین سب سے بہتر علاج یہہ ہے کہ جسوقت تپ شروع ہو تو پہلے خفیف مسہل دین مثلاً مگنیشیا سلفاس یا سلفیٹ آف سوڈا پانی مین حل کرکے پلائین یا فقط گرم پانی کا حقنہ کرین اسکے بعد تخم کتان کو پانی مین خوب پیسکر تمام شکم پر بطور پولٹس کے لگا دین۔ اگر قولنج مین ہوا زیادہ ہو اور شکم مین درد و نفخ زیادہ ہو تو روغن تارپین و آب گرم کی تکمید کرین اسکے بعد کمی و زیادتی درد کے موافق اوپر دو

گرین افیون اور اسیقدر کنین اور کافور ہے انگریزی کمسیکر باہم آمیز کرکے حبوب بنا لین اور اسی مقدار کی گولیان چار چار گھنٹہ کے بعد دین اس دوا پر زیادہ تر اعتماد ہے۔ امونیا کاربناس اور ٹنکچر سنکونا یا نقوع سنکونا باہم ملا کر زیادتی ضعف و کمزوری کی حالت مین دین اور جب اسہال کی شدت ہو تو اوسکو بند کرین بعض کہتے ہین کہ اسوقت مسہل دین مگر بہتر یہہ ہے کہ ایسی دوادین جو قاطع اسہال نہو بلکہ قدرے رکاوٹ پیدا کرنے والی ہو مثلاً مسٹوری گریٹیا۔ اسپرٹ کلوروفارم۔ اسپرٹ امونیا ایروماٹک وغیرہ۔ اگر فم رحم یا اندام نہانی مین زخم ہو تو روغن کاربالک اور گرم پانی کا زراقہ دین تا کہ زخم صاف ہو جاوے اور محل زخم پر روغن کاربالک ڈایلوٹ طلا کرین اور غذا جید و سریع الہضم از قسم شیرہ شوربا گوشت تنہا یا چپاتی یا چاول کے ساتھ دین۔ جو ورم اس تپ کے ہمراہ ہو اوسکا علاج اوسی کے موافق کرین جو انکے اپنے موقع پر لکھا گیا ہے

ہدایت برای قابلہ

دایہ کو ہدایت کرین کہ جب کسی ایسی مریضہ کی خدمتگاری کرتی ہو جو زچگی ہو یا تپ نفاس

یا کلائی کے ورم میں مبتلا ہو تو دوسری
نوزائیدہ عورت کے پاس غسل کر کے اور لباس
صاف پہنکر آوے تاکہ مریضہ کے بدن کا
زہر تندرست عورت کے بدن میں سرایت
نہ کرے۔ اس قسم کا بخار ایسا قوی و تیز ہوتا ہے
کہ اگر قابلہ ایسی عورت کی خدمت کر کے کسی
دوسری تندرست نوزائیدہ عورت کے پاس
جاوے تو اوسمیں مرض کا زہر ضرور سرایت کر جاتا ہے
گو قابلہ کتنا ہی بدن و لباس اور سر کے بالوں
کے صاف کرنے میں مبالغہ کرے جبتک سر
کے بال بھی منڈوا نہ دے ممکن نہیں کہ زہر کا
اثر زایل ہو جاوے۔ پس قابلہ کو لازم ہے کہ اگر
ایسی مریضہ کی خدمت کرتی ہو تو چند ماہ تک
کسی دوسری زچہ کی خدمت نہ کرے تاکہ اوسکے
بدن سے زہر کا اثر بالکل زایل ہو جاوے۔ پریشان
اور خدمتگاروں کو بھی ہدایت کر دیں کہ جسوقت
دایہ خدمت کے واسطے آوے اوسکے ہاتھ
سادہ پانی اور روغن کاربالک یا ایلوٹ سے
ضرور دہلوا دیا کریں تاکہ اگر اوسکے ہاتھ میں
کسی قسم کا زہر ہو تو زچہ کے بدن میں اثر
نہ کرنے پائے۔

ملک فیور (امی لبن)

نفاس کے امراض میں سے ایک ملک فیور
ہی ہے اور یہ وہ بخار ہے جو بعد ولادت
کے چھاتیوں میں دودھ اترنے کے ؟
لاحق ہوتا ہے۔ اکثر یہ قاعدہ ہے کہ
ولادت کے بعد چھاتیاں بڑی ہو جاتی ہیں
اور اونمیں خون زیادہ آتا ہے کیونکہ اسوقت
تربیت جنین کا کام رحم کے عوض پستانوں
کو کرنا پڑتا ہے پس انکی اذیت سے قدرے
دردسر اور خفیف سا بخار لاحق ہوتا ہے
اور یہ حالت ولادت سے تیسرے روز کے
بعد ہوتی ہے اسکے بعد دودھ جاری ہو جاتا
ہے اور صحت حاصل ہو جاتی ہے لیکن
کبھی پستانوں میں خون کثیر مجتمع ہو جاتا ہے
اور بعروق وغدد پستان متاذی ہو جاتے
ہیں اور ولادت سے تیسرے روز درد
شدید ہوتا ہے اور لرزہ اور جاڑا لگتا ہے
اسکے بعد جلد بدن میں حرارت زیادہ
ہو جاتی ہے اور سخت پیاس لگتی ہے
کچھ عرصہ کے بعد پسینا آتا ہے اور پسینے
کے ساتھ ہی دودھ بھی جاری ہو جاتا ہے اور
صحت حاصل ہو جاتی ہے

علاج

جب بخار موجود ہو تو ایسی دوائیں دیں
جو حرارت و جوش خون کو کم کریں مثلاً

میگنیشیا سلفاس یا سلفیٹ آف سوڈا
یا سڈلیٹز پوڈر یا روغن بید انجیر بقدر
حاجت دین اسکے بعد معرق دوا دین
اس حالت مین لائکر امونیا اسیٹیٹس سے
بہتر کوئی دوا نہین اور جب پستانون مین
اجتماع شیر کے سبب تمدد (تناؤ) واذیت
زیادہ ہو تو جس حیلہ سے ممکن ہو پستانون
کو دودہ سے خالی کردین - شیر پستان
کے خارج کرنے کے واسطے سب سے بہتر آلہ
بریسٹ پمپ ہے - اگر یہہ موجود نہو تو
بیبی کی بوتل ہے اگر یہہ نہو تو کوئی عام
بوتل گرم پانی سے نصف تک بھر دین تاکہ
نصف حصہ مین گرم پانی کی بھاپ بھری
رہے - پھر اس بوتل کو گرم پانی سے خالی
کردین اور بوتل کا منہ حلمۃ الثدی پر رکھکر
بوتل پر ٹھنڈا پانی چھڑکین تاکہ پانی کی ٹھنڈ
سے بخار جو شیشہ مین ہے تکاثف و صغیر
المقدار ہو جاوے اور دودہ بوتل مین
منجذب ہو جائے - اگر یہہ تدبیر بھی ممکن
نہو تو کسی دوسرے تندرست بچے کو دودہ
پلا کر پستان خالی کرین اور اخراج شیر کے
بعد پستانون پر ہمین کپڑا رکھین اگر یہہ نہ
اور گرم کپڑا رکھینگے تو اوسکی گرمی سے
بار دیگر پستانون مین زیادہ خون مجتمع ہو جائیگا
اگر باوجود اسکے تبرید شی کی حاجت ہو تو
امونیا میوریاس محلول آب یا لائکر امونیا
اسیٹیٹس مین پارچہ تر کرکے رکھین اگر
پستان مین کسی خاص جگہ پر سختی محسوس ہو
تو روغن کنجد یا روغن کا[illegible] یا گلیسرین
سے ہاتھ کو چرب کرکے آہستہ آہستہ سختی کے
مقام پر مالش کرین اور جبتک سختی زائل ہو کر
لینت پیدا ہو جاوے مالش سے باز نرہین
ورنہ سختی کے مقام پر دمل پیدا ہونے کا اندیشہ
ہے - اگر پستانون کی گرانباری سے اذیت ہو
تو ایک طویل کپڑا لیکر دونون پستانون کے
نیچے سے نکالین اور کپڑے کے دونون
سرون کو گردن کے پیچھے لیجا کر گرہ دیدین
اس سے بھی عمدہ تدبیر جو ہندوستانیون مین
مروج بھی ہے یہہ ہے کہ پارچہ کپڑے کی ڈھیلی
انگیا پہنا دین - اکثر عورتین پستانون کو
دودہ سے خالی کرنے کے واسطے یہہ تدبیر کیا
کرتی ہین کہ بچہ کو بار بار دودہ پلاتی ہین
اسمین دو نقصان ہین ایک یہہ کہ بار بار
دودہ پلانے سے دودہ زیادہ پیدا ہوتا ہے
اور اوس سے مان زیادہ ضعیف و کمزور ہو جاتی
ہے - دوسرے یہہ کہ بار بار دودہ پلانے سے بچہ

کو بدہضمی ہو جاتی ہے غرض بچہ کے واسطے
بدہضمی کا اندیشہ اور ماں کے لئے ضعف و
کمزوری کا خوف ہے۔ اسکے علاوہ پستانوں
کی بھی خرابی متصور ہے اسلئے کہ زیادہ رطوبت
رہنے سے حلمۃ الثدی شق ہو جاتا ہے۔
ایام ارضاع میں حلمۃ الثدی یا کسی اور مقام
پر دمل پیدا ہو جاوے تو اوسکا علاج وہی ہے
جو امراض ثدی میں لکھا گیا ہے۔

انتفاخ شکم

نفاس کے امراض میں سے ایک انتفاخ شکم
بھی ہے جو کبھی کبھی ولادت کے بعد ہو جایا
کرتا ہے اور یہاں انتفاخ سے مراد وہ انتفاخ
ہے کہ بدون ورم و دیگر امراض کے ہو کیونکہ
ورم رحم و ورم غشائے آبدار وغیرہ امراض
رحمیہ میں بھی شکم منتفخ ہو جاتا ہے مگر یہہ
انتفاخ امراض مذکورہ کی علامت ہوتا ہے اور
اسکا علاج اصل مرض کا علاج ہوتا ہے
مگر یہاں محض انتفاخ بطن ہوتا ہے جسکا
سبب اکثر ضعف قولون یا اذیت غشائے
مخاطیہ معدہ و قولون ہوتا ہے جس سے ریاح
پیدا ہو کر شکم منتفخ ہو جاتا ہے

علاج

افیون مقدار میں قدرے زیادہ کہلا دیں
مثلاً ٹنکچر اوپیائی تیس قطرے پلائیں
یا ٹنکچر کیمفر کمپونڈ دو تین ڈرام دیں یا
سلفیورک ایسڈ ہمراہ ٹنکچر اوپیائی پلائیں
اگر اس تدبیر سے رفع نہو تو شکم پر روغن
تارپین کی مالش کریں اور نیز آٹھہ دس اونس
گرم پانی۔ ایک اونس روغن تارپین اور
نیم اونس روغن بید انجیر کو ملا کر حقنہ کریں

سقوط حمل و تدبیر آن

سقوط کو انگریزی میں ابورشن (سقوط حمل)
کہتے ہیں۔ انعقاد حمل کے پہلے دن سے
ایام ولادت طبیعی کے اخیر وقت تک سقوط
کا وقوع ممکن ہے لیکن ابتدائی دو مہینوں
میں سقوط کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے
خصوصاً اوسوقت جبکہ حیض بدشواری
آیا کرتا ہو کیونکہ اس زمانہ میں جسم بیضاوی
کا تعلق غشائے باطنیہ رحم کے ساتھہ
ضعیف ہوتا ہے

اسباب

اسکا سبب کبھی حاملہ کی جانب سے ہوتا
ہے اور یہہ اوس حالت میں ہوتا ہے جبکہ
انعقاد حمل کے بعد عوارض مثلاً قے و کثرت
لعاب دہن و سقوط اشتہا وغیرہ بکثرت

شدت ہوں اور غذا مطلق ہضم نہو جسکے
سبب سے ضعف کمزوری غالب ہو جاوے
اسی طرح ممکن ہے کہ حاملہ کسی حاد یا مزمن
مرض میں مبتلا ہو مثلاً تپ سرخ (اسکارلیٹینا)
یا جدری یا حصبہ ہو گیا ہو یا نہیں ہے کوئی
مرض تنہا جنین کو ہو گیا اور مادر جنین
کو عارض نہوا ہو اور فقط اوسکے خون کی
سمیت سے جنین کو عارض ہو گیا۔

یہہ مسئلہ ذرا دقیق ہے کہ ماں کسی حاد مرض
کے اثر سے محفوظ رہے اور جنین اوسمیں
مبتلا ہو جاوے اسلئے ہم اوسکی کچھہ وضاحت
کرنا چاہتے ہیں۔

حکیم مطلق کی عجائب صنایع میں سے ایک یہہ بھی
ہے کہ کئی امراض ساریہ مثلاً جدری۔ حصبہ
تپ سرخ وغیرہ جو ایک خاص زہر سے پیدا
ہوتے ہیں ایک بدن سے دوسرے کے جسم
میں سرایت کر جاتے ہیں یہانتک کہ
جنین تک بھی شکم مادر کے اندر لاحق ہو جاتے
ہیں حالانکہ مادر جنین ان امراض سے
محفوظ ہوتی ہے۔ اسکا سبب یہہ ہے
کہ امراض مذکورہ کا زہر حاملہ کے خون میں
موجود ہوتا ہے اور جنین اوس سے متاثر
ہو کر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ اسکا

ثبوت یہہ ہے کہ سقوط کے بعد مریض کے
جسم پر مرض کے خاص نشان موجود رہتے
ہیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ جنین جدری
یا حصبہ یا لال بخار میں مبتلا تھا۔ غالباً
اسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حاملہ کو
کسی گذشتہ زمانہ میں جدری یا حصبہ ہوا ہوگا
یا چیچک کے ٹیکے کا عمل اوسپر کیا گیا ہو جسکے
سبب سے اس مرض کا زہر جو اوسکے خون
میں موجود تھا کمزور ہو گیا اور اوسکے بدن
پر ظاہر نہو سکا مگر جنین کمزوری اور سیلان
طبع کی وجہ سے اوسمیں مبتلا ہو گیا۔ دوسرا
سبب یہہ ہو سکتا ہے کہ جس زمانہ میں ہوا
فاسد ہو جاتی ہے اور اوسمیں کوئی نباتی
یا حیوانی زہر سرایت کر جاتا ہے جس سے
لال بخار یا جدری یا حصبہ وغیرہ عام ہو جاتے
ہیں اور بذریعہ استنشاق یہہ زہریلی ہوا
سب حیوانات کے خون میں اثر کرتی ہے
جن لوگوں کے بدن میں مادہ فاسد موجود ہوتا ہے
وہ اس زہر کو قبول کرکے اوسکی پرورش کرتا ہے
اور یہی زہر پختہ ہو کر مرض کی صورت میں
ظاہر ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں
مادہ فاسد موجود نہیں ہوتا اونکے یہہ زہر
عدم تربیت کے سبب ضعیف ہو کر فنا ہو جاتا ہے

یہی حال حمل کے زمانہ مین حاملہ کا ہے کہ وہ
اپنی عدم استعداد کے سبب مرض سے
محفوظ رہتی ہے اور جنین اپنی استعداد
کی وجہ سے اس بیماری زہر کو جو بذریعہ
استنشاق اوسکی مان کے خون مین آ
گیا قبول کر کے مریض ہو جاتا ہے۔ بہر حال
مشاہدہ و تجربہ سے ثابت ہے کہ جنین تنہا
ایسے امراض مین مبتلا ہو جاتا ہے خواہ
اسکا سبب کوئی ہو۔ اور یہہ امراض باعث
سقوط حمل ہین۔ یہہ تپ سرخ۔ جدری ح
حصبہ کی تین مثالین جو ہمنے دی ہین
تینون حاد ہین۔ مرض مزمن جو موجب
سقوط حمل ہے آتشک کہتے ہے اور یہہ دوسرے
اسباب کی نسبت قوی تر وزود اثر ہے
کیونکہ اسکا زہر جنین مین بہی سرایت کرجاتا
ہے یہی وجہ ہے کہ جنین ابتدائے خلقت
مین نحیف ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ سقوط حمل
کے اور بہی کئی اسباب ہین مثلاً امراض
اعضاء خاص جیسے بدہضمی۔
اسہال۔ پیچش۔ دیدان کبار شکم اور اذیت
ثدی۔ حمل کی حالت مین دوسرے بچہ
کو دودہ پلانا۔ فم رحم پر کوئی تیز دوا لگانا
کسی چیز کا فتیلہ رحم مین رکھنا کہ اس سے

رحم متشنج ہوتا ہے۔ اذیت خصیۃ الرحم
خصوصاً ایام معتادہ درد حیض مین اور
بالخصوص اون عورتون مین جنکو حیض
بدشواری آیا کرتا ہو حمل ساقط ہو جاتا ہے
اذیت جسم سقاوی بہی اسکا سبب ہے
خواہ یہہ جنین کی کسی بیماری کی وجہ سے
ہو۔ یا غشائے محیط مین زیادتی
کی وجہ سے۔ یا غشائے مشیمی کے نقصان
کی وجہ سے۔ اور وہ نقصان یہہ ہے
کہ غشائے ملغمیہ رحم سے جدا ہو۔ یا
آنول مین کوئی مرض ہو۔ مثلاً چربی
پیدا ہو گئی ہو جسکے سبب سے اپنی غذا
حاصل نہ کرسکتا ہو۔ یا مجرے سر مین
کوئی مرض ہوا ور وہ یہہ ہے کہ اوسمین
گرہ یا گلجہٹی ہو جسکے سبب سے بطن جنین
مین غذا نہین پہونچ سکتی یا مجرے
مذکور اپنے طول کی زیادتی کی وجہ سے
جنین کی گردن مین لپٹ جائے جسکے
سبب سے جنین کی حالت مخنوق کی سی
ہو جائے۔ کبھی ارگٹ اور سہاگہ کے
کہانے سے بہی یہہ حالت ہو جاتی ہے
کیونکہ یہہ عضلات رحم مین تشنج پیدا
کرکے سقوط حمل ہو جاتے ہین کبھی

ادلیمیم سا بینا وغیرہ ادویہ قویہ مدرّہ حیض کے کہلانے سے حمل ساقط ہوجاتا ہے۔ کاربانک ایسڈ (تیزاب فحم) کا سونگھنا بھی سقوط حمل ہے کیونکہ اس سے خون سیاہ ہوجاتا ہے اور ولادت کے بیان میں لکھا جاچکا ہے کہ خون کی سیاہی تشنج پیدا کرتی ہے اور تشنج موجب سقوط ہے کیفیات نفسانیہ مثلاً غم غصہ خوف بھی سقوط حمل ہیں۔ وضع رحم کا تغیر بھی حمل ساقط کر دیتا ہے اور تغیر سے مراد یہ ہے قاعدہ رحم آگے یا پیچھے کی طرف یا یمین یا یسار کی جانب مائل ہوجاتا ہے اور اوس سے اتساع رحم میں نقصان آیا وے اور اتساع کے سبب حمل ساقط ہوجاوے ضربہ سقطہ بوجہ اوٹھانا۔ یا حرکات عنیفہ کے ساتھہ جماع کرنا بھی باعث سقوط حمل ہیں کیونکہ انکا صدمہ حاملہ و جنین دونوں کو محسوس ہوتا ہے۔ کبھی عادت سقوط حمل سے بھی حمل ساقط ہوجاتا ہے

علامات

سب سے پہلی علامت درد ہے۔ اگر زمان انعقاد قریب تر ہو تو درد قلیل ہوتا ہے اور تقریباً ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اکثر عورتوں کو درد حیض کے وقت ہوا کرتا ہے اسکے بعد خون جاری ہوتا ہے لیکن بہ نسبت طمث کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اگر دن زیادہ گزر گئے ہوں اور جسم بیضاوی بڑہ گیا ہو تو درد زیادہ ہوتا ہے اور اسکے بعد خون جاری ہوتا ہے کبھی سب سے پہلے جاڑے اور لرزہ کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ نوبتی تپ میں ہوا کرتا ہے کبھی خفقان پہلے ہوتا ہے اور پاؤں ٹھنڈے پڑجاتے ہیں اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاجاتا ہے اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقہ نمودار ہوتا ہے غرض کوئی علامت پہلے ظاہر ہو ظہور علامت کے بعد استخوان عانہ کے اوپر سردی محسوس ہوتی ہے اور جنین کے مرجانے سے عانہ بھاری معلوم ہوتا ہے اور کبھی فقار قطن میں درد زیادہ ہوتا ہے اور مثانہ کی اذیت سے بول بار بار آتا ہے اور ہتھیلیاں جو نقصان حمل کی وجہ سے پیدا ہوا تھا موقوف ہوجاتا ہے اور بعض اوقات پستان جو بڑہ گئی تھی نامرد مضمحل ہوجاتی ہے رحم و شیر میں جو ہمدردی ہے اوس کی وجہ سے شیر جاری ہوجاتا ہے اسکے بعد ضعف غالب

ہوجاتا ہے۔ کبھی سقوط کی علامات مثلاً درد و جریان موجود ہوتی ہین اور باوجود اسکے سقوط نہین ہوتا۔ مگر جب استخوان عانہ پر سردی محسوس ہو اور آنکھون کے گرد حلقہ پڑجاوے اور پاؤن ٹھنڈے ہوجائین اور جاڑے اور تپ سے سقوط کی ابتدا ہو اور درد بتدریج ترقی کرے اور انگلی کے ساتھہ امتحان کرنے سے فم رحم کشادہ معلوم ہو اور دہن رحم کے کشادہ ہونے کے بعد غشاء پر آب شق ہوکر اوس سے پانی خارج ہوجاے تو جان لینا چاہیئے کہ حمل بالضرور ساقط ہوجائیگا۔ اگر درد قلیل ہو اور بے درپے ہو اور خون بھی کم کم آوے تو امید ہوتی ہے کہ علاج سے سقوط رک جائیگا

یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب پہلی سہ ماہی مین سقوط حمل ہوتا ہے تو جسم بیضاوی بالتمام خودبخود خارج ہوجاتا ہے اور خون کم آتا ہے کیونکہ رحم کے ساتھہ اوسکا تعلق ضعیف ہوتا ہے اور اسکے ضرر کا خوف کم ہوتا ہے اگر تیسرے مہینے کے بعد سقوط ہو تو پہلے جنین خارج ہوتا ہے اور آنول وغیرہ رحم مین رہتے ہین اور بڑی دشواری کے بعد خارج ہوتے ہین کیونکہ اسوقت رحم کا تعلق انکے ساتھہ قوی ہوتا ہے اور قرب ایام ولادت مین چونکہ طبیعی طور پر خود رحم سے جدا ہوتا ہے اسلئے سہولت کے ساتھہ خارج ہوجاتا ہے مگر برخلاف اسکے سقوط مین بدشواری تمام خارج ہوتا ہے اور اوسکے خارج کرنے مین رحم کو قوی تشنج کرنے پڑتے ہین۔ اسوجہ سے خون کثیر خارج ہوتا ہے جس سے حاملہ ضعیف ہوجاتی ہے بلکہ کبھی ہلاک بھی ہوجاتی ہے کبھی آنول سقوط سے آٹھہ دس روز بعد تک رحم کے ساتھہ متعلق رہتی ہے اور چونکہ اوسکو غذا ملتی رہتی ہے اسلئے متعفن نہین ہوتی مگر اکثر یہہ ہے کہ دو تین روز کے بعد متعفن ہوجاتی ہے اور تعفن کی علامت یہہ ہے کہ خون کے ساتھہ جو رطوبت خارج ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور کبھی غشاء کے متعفن ٹکڑے خون کے ہمراہ آتے ہین۔ اسکے متعفن ہوجانے سے یہہ خوف ہوتا ہے کہ اوسکا زہر ادرحنبر کے خون مین ملکر فساد خون پیدا کریگا اور سرخ نشان جلد بدن پر یا دوسرے عوارض ظاہر ہونگے۔

علاج

جب سقوط کی علامات ظاہر ہوں تو تحفظ کرنا چاہیئے کہ شاید سقوط رک جاوے۔ اسوقت حاملہ کو ہدایت کریں کہ پلنگ پر چت لیٹی رہے اور ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دے اور جو سبب سقوط کا پایا جاوے اوسکا علاج کریں مثلاً اگر اسہال ہوں تو اونکے روکنے کی تدبیر کریں اگر مرض کے ساتھ ہمبستری کا شبہہ ہو تو اوس سے باز رکھیں اور افیون بمقدار کثیر یعنی دو تین گرین دیں یا لائکر اوپیائی سڈیٹیوس تیس پینس قطرہ آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد دیں اور ایسی تین خوراکیں دیں تاکہ تشنج موقوف ہو جاوے۔ کبھی ٹنکچر اوپیائی ایک ڈرام ایک اونس چاولوں کی پیچ میں ملا کر بذریعہ زرقہ حقنے مستقیم میں پہونچاتے ہیں مگر یہہ تدبیر اوسوقت کی جاتی ہے جبکہ افیون کا کھلانا ناممکن ہو۔ نیز اسوقت کلورل ہائیڈریٹ ۱۵ سے ۳۰ گرین تک سیر لودنیہ کا پانی ملا کر دو دو گھنٹہ کے بعد دینا مفید ہے۔ اگر پہلی سہ ماہی میں حمل سقوط کے قریب ہو تو ادویہ حابسہ دم کے دینے سے فایدہ ہوتا ہے۔ مثلاً پلمبائی ایسیٹاس پانچ سے دس گرین تک ہمراہ آب سادہ یا پانی میں افیون حل کرکے پلائیں یا سلفیورک ایسڈ تنہا یا گالک ایسڈ کے ہمراہ دیں یا گالک ایسڈ تنہا یا افیون کے ہمراہ دیں اور اگر سہ ماہی اول کے بعد علامات سقوط ظاہر ہوں تو حابسات دم سے کوئی فایدہ بہتر نہیں ہوتا بلکہ اسقاط کی اعانت بہتر ہوتی ہے اور اعانت یہہ ہے کہ ارگٹ یا بورکس تنہا یا مجموعاً پلا دیں تاکہ رحم میں تشنج پیدا ہو۔ بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ ارگٹ یا بورکس دینے سے پہلے روغن تارپین میں سادہ پانی ملا کر معاے مستقیم میں زرقہ کریں لیکن ارگٹ کے دینے سے جو تشنج پیدا ہوتا ہے اسمیں خون کثیر خارج ہوتا ہے اور ہنوز فم رحم کھلنے نہیں پاتا کہ جنین خارج ہو جاتا ہے اس حالت میں مفید تدبیر یہہ ہے کہ اگر چھہ ماہ نہ گزرے ہوں تو اسفنج کا ٹکڑا موافق وسعت اندام نہانی کا ٹکر سرکہ میں تر کریں اور اندام نہانی کے اندر فم رحم کے مقابل رکھیں کیونکہ جب خون آئیگا تو اوس سے اسفنج تر ہوکر ضخیم ہو جائیگا اور خون منجمد کے سبب سخت ہو جائیگا۔ پس سرکہ

اور ضخامت اور سختی کے سبب خون
کو جریان سے باز رکھے گا اور فم رحم پر مثل
سد دروازے کے ہو جائیگا اور جب جنین
رحم کے اندر سے باہر آویگا تو اوسکے ساتھہ
یہہ اسفنج بھی خارج ہو جاویگا - یہہ تدبیر اگرچہ
ہر ایک حالت مین مفید ہے لیکن ایسے حمل
مین جو چہ ماہ سے کم کا ہو خصوصیت کے
ساتھہ مفید ہے - اگر چہ مہینے کے بعد آثار سقوط
ظاہر ہون تو اسکو انگریزی مین پریماچور
لیبر کہتے ہین یعنی بے وقت اور سرعت
کے ساتھہ رحم سے جنین کا خارج ہونا
خواہ خود بخود خارج ہو یا کسی مسقط تدبیر سے -
اسوقت جو غشا فم رحم مین پایا جاوے
اوسکو انگلی سے چھید کر اوسکا پانی نکال
دین تاکہ جنین فم رحم پر آجاوے اور
اوسکے سبب سے خون بند ہو جاوے - اگر
بند نہو تو تدبیر اسفنجی جو اوپر مذکور ہوئی ہے
یہان بھی عمل مین لاوین - اگر آنول جنین
کے ہمراہ خارج نہو تو انگلی کے ساتھہ رحم سے
جدا کرکے نکال لین - اگر اس طرح نہ نکلے تو
ارگٹ پلاوین - اگر آنول وغیرہ جنین کے ہمراہ
بالتمام خارج ہو گئے ہون تو مریضہ کو پلنگ
پر لٹا دین اور تا جریان خون حرکت سے

باز رہین - اگر سقوط کے بعد کثرت جریان
خون سے خون مین ضعف و کمزوری
آگئی ہو مثلاً غشاے ملتحمہ چشم و لب
سفید ہو گئے ہون تو تقویت و تولید
خون کی تدبیر کرین اغذیہ جیدہ دین اور
ٹنکچر اسٹیل فیری ایٹ - کنین سائٹریٹ اور
دیگر مقویات دین اور سلفیورک ایسڈ
ڈائلوٹ اور سیوراٹک ایسڈ ڈائلوٹ
فرداً فرداً دین تاکہ ہاضمہ قوی ہو - اور
جو سقوط حمل کی معتاد ہو اوسکو ہدایت
کرین کہ قرب عادت سقوط کے وقت
پلنگ پر لیٹی رہے اور کوئی مشقت نکرے
اور شوہر کے ساتھہ مقاربت نکرے اور
ایک مہینا اسی حیثیت سے گذارے
اگر ایک ماہ گذرنے پر بھی حمل ساقط
ہو جاوے تو آئندہ حمل مین اس مہینے
مین بھی یہی احتیاط کرے - بلکہ یہان
تک احتیاط کرے کہ ولادت کامل
وقت آجاوے - اگر آتشک کے سبب
حمل ساقط ہو گیا ہو تو والدین کو ہدایت
کرین کہ ایام خلو حمل مین مقاربت سے
چند روز پیشتر دونون کیلومل کہائین یہان
تک کہ قدرے جوش دہن پیدا ہو جاے

اسکے بعد مقاربت کرین۔ اور جب حمل ٹہر جاوے تو حاملہ کو چاہیئے کہ ایام حمل مین ہر مہینے ایک ہفتہ یا عشرہ آیوڈائیڈ آف پوٹاس دو تین گرین ہمراہ نقوع عشبہ یا سارسا پریلا روزانہ پیا کرے۔ اس طرح مدت حمل سلامتی سے گزر جاویگی اور بچہ طبیعی ولادت پر پیدا ہوگا

تدبیر اسقاط حمل

اگر یہہ تدبیر انعقاد حمل سے ساتوین مہینے کے بعد اختیار کی جاوے تو اسکو انگریزی مین پریمیچور لیبر کہتے ہین)

واضح ہو کہ کبھی حفظ حیات حاملہ کے واسطے اور کبھی حفظ حیات جنین اور کبھی دونون کی حفاظت جان کے لئے اسقاط کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو تنہا مادر جنین کی حفاظت کی واسطے اسقاط کیا جاتا ہے اوسکا وقت روز انعقاد سے ساتوین مہینے تک ہے کیونکہ مولود اس مدت مین بعد اسقاط کے زندہ نہین رہ سکتا پس اوسکی جان کی حفاظت بیفایدہ ہے۔ الحاصل جب حمل منعقد ہو جاوے اور اوسکے بعد ثابت ہو کہ فضاے عانہ مادر جنین کم ہے۔ اگرچہ کمی فضاے عانہ مادر جنین کے کئی درجے ہین لیکن ہماری غرض یہان اوس کمی سے ہے کہ جب جنین مان کے شکم مین قرب ولادت کے وقت فضاے عانہ مین آنا چاہے تو تنگی جگہ کے سبب اوسمین داخل نہو سکے اور طبیعی طور پر پیدا ہوکر زندہ رہ سکے۔ اس حالت مین جسقدر جلد ممکن ہو اسقاط کی تدبیر کرنی چاہیئے اور یہہ ضرورت اسلیئے واقع ہوتی ہے کہ رحم حالت حمل مین چوتھے مہینے کے بعد فضاے عانہ سے نکلکر اوپر چلا جاتا ہے اور قریب ایام ولادت طبیعی مین پہر فضاے عانہ مین آجاتا ہے اگر فضا کم ہو تو ممکن نہین ہوتا کہ جنین کے بڑہ جانے کے بعد رحم فضاے عانہ مین آجاوے اور ولادت طبیعی طور پر واقع ہو۔ اس صورت مین یقینی طور پر بچہ و زچہ دونون ضایع ہو جاتے ہین لہذا ایسے موقع پر اسقاط کا مناسب زمانہ ساتوین مہینے تک قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس عرصہ تک جنین بہت بڑا نہین ہوتا اور اختیار رہتا ہے کہ ابتدا سے لیکر ساتوین مہینے تک جسوقت چاہے اسقاط کرے۔ اور یہہ ایک سبب اسقاط کا ہے جو مادر جنین کی حفاظت کی واسطے کیا جاتا ہے

اور ایسے اسقاط کو آبرو شن کہتے ہین
دوسرا سبب یہہ ہے کہ انعقاد کے بعد
قے اس کثرت سے آتی ہے کہ مادر جنین
کی ہلاکت کا خوف یقینی ہو جاتا ہے
اسوقت اسقاط واجب ہوتا ہے ورنہ
دونون ہلاک ہو جاینگے - تیسرا
سبب یہہ ہے کہ جب آنول فم رحم کے
قریب ہو اور رحم کے روز بروز وسیع
اور غشاے بلغمیہ رحم سے آہستہ آہستہ
جدا ہونے کے سبب اوس سے خون
زیادہ آتا ہے اس حالت مین بہی اسقاط
فورًا واجب ہے ورنہ مدت حمل پوری
ہونے تک حاملہ کثرت جریان دم سے
ہلاک ہو جائیگی - چوتہا سبب یہہ ہے
کہ حاملہ کسی ایسے مرض مین مبتلا ہو جو
موجب ضیق وتنگی تنفس ہو مثلاً
غشاے آبدار شکم مین یا غشاے پہلو
مین اجتماع آب ہو اور اسی حالت مین
حاملہ ہو جائے تو یقینی ہے کہ رحم کی
مقدار زیادہ ہو جانے سے ضیق نفس
بہی زیادہ ہو جائیگا اور خوف ہلاکت
بہی یقینی ہوگا پس اوسوقت بہی اسقاط
واجبات سے ہے - پانچوین مرض

استسقا یعنی عسر نفس مین بہی اسقاط کیا جاتا
ہے اور کبہی امراض قلب مثلاً غشاے قلب
مین پانی کا بہر جانا یا امراض شریان مثلاً
اینورزم مین بہی اسقاط ضروری ہو جاتا ہی
جو اسقاط حفظ جنین کے واسطے بنایا جاتا
ہے کہ ایک عورت کی عادت ٹہیر جاتی ہے
کہ وہ ہر ایک حمل مین مردہ بچہ جنتی ہے - اسکا
سبب یہہ ہے کہ آنول مین چربی زیادہ ہوتی
ہے جسکے سبب سے غذاے جیدہ ہواے سرخ
ایام ولادت کے قریب جنین کو مان کے شکم سے
پہونچ نہین سکتی اور آخر کار جنین ہلاک ہو جاتا
ہے اس حالت مین قرب ولادت کے وقت
اسقاط کی ضرور تدبیر کرنی چاہئے تاکہ بچہ رحم سے
زندہ پیدا ہو اور آیندہ بہی جیتا رہے
جو اسقاط جنین اور مادر جنین کی حفاظت کے
واسطے کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ جب جنین
کی ولادت بدون مدد آلات تولد کے ممکن نہو
مثلاً فضاے عانہ طبیعی حالت سے ذرا
چہوٹا ہو تو ساتوین اور آٹہوین مہینے کے درمیان
اسقاط کر دیتے ہین - اسقاط کی صورت یہہ ہے
کہ بچہ کا پانون پکڑ کر نیچے کہینچ لیتے ہین اس سے
زچہ اور بچہ دونون زندہ رہ سکتے ہین - اس
تدبیر کو بہی بریما چور لیبر کہتے ہین کیونکہ اسمین

جھلیوں اور مادر جھلیوں دونوں زندہ رہتے ہیں ۔

قدمانے جو اسقاط حمل کی تدبیریں بتائی ہیں وہ یہہ ہیں - حمام گرم فصد لینا - مسہل قوی دینا - ادویہ قویہ مدرہ حیض دینا - لیکن یہہ تدبیریں نقایص سے خالی نہیں - حمام سے کبھی غشی پیدا ہو جاتی ہے - فصد سے کمزوری لاحق ہوتی ہے - مسہل قوی سے ورم امعا لاحق ہوتا ہے - اور ادویہ مدرہ کی تاثیر اوسیوقت تک ہے جبکہ زمان انقطاع حیض قریب ہو یعنی ایک دو مہینے کا حمل ہو - البتہ ارگٹ پلانا معین اسقاط حمل ہے کیونکہ یہہ تشنج پیدا کرتا ہے - لیکن اسکا اثر اوسیوقت قوی ہوتا ہے جبکہ ولادت طبیعی قریب ہو - اوائل حمل میں اسکا کچھہ اثر نہیں ہوتا مگر بمقدار کثیر دینے سے - اسمیں یہہ نقص ہے کہ ارگٹ کی مقدار کثیر ورم رحم پیدا کرتی ہے - پس انسب یہہ ہے کہ جب پہلی دفعہ حیض اپنے معتاد وقت پر نہ آوے اور شبہہ ہو کہ حمل رہگیا ہے تو مدرات حیض کے ہمراہ ارگٹ پلاویں یا جن یا ہسکی شراب پلاویں اسقاط کے واسطے کافی کرتی ہیں انسے حیض جاری ہوجاتا ہے - اور اسکے ساتھہ جسم بیضاوی خارج ہوجاتا ہے - جب مدت حمل تین ماہ سے تجاوز کر جاتی تو مندرجہ بالا تدبیروں سے کوئی کام نہیں نکلتا بلکہ اسوقت مفید تدبیر یہہ ہے کہ ریکا قلم لیکر جسے انگریزی لکھتے ہیں اوسکا ایک سرا تیز نوکدار بنادیں اور بڑی احتیاط کے ساتھہ ہمراہ انگشت سبابہ رحم کے اندر داخل کرکے تیز سرے سے غشائے جنین کو شق کردیں مگر اس عمل کے واسطے بڑی احتیاط اور تجربہ درکار ہے کیونکہ ساتویں مہینے سے پیشتر عنق رحم طویل ہوتی ہے اور اس طوالت کے سبب اونگلی اور ریکا کا سرا غشا تک پہونچانا دشوار ہوتا ہے اور ذرا بے احتیاطی کی وجہہ سے کبھی قلم سے عنق رحم زخمی ہوجاتا ہے - اگر ساتواں مہینا گزرجانے کے بعد یہہ عمل کیا جاوے تو چونکہ فم رحم کشادہ نہیں ہوتا اسلیے غشا کے شق ہوجانے اور پانی خارج ہوجانے کے بعد سر جنین فم رحم پر آجاتا ہے اور دشواری کے ساتھہ خارج ہوتا ہے اور زچہ و بچہ دونوں کے ہلاک ہوجانے کا خوف غالب ہوتا ہے لیکن اگر ان کے شکم میں یا اوسکے غشا کی پہلو میں پانی زیادہ مجتمع ہو تو اس تدبیر سے

فوراً اور جنین کو آرام حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ اسوقت رحم چھوٹا ہو جاتا ہے۔ دوسری تدبیر یہہ ہے کہ فم رحم مین انگلی ڈالکر آہستہ آہستہ اوسکو وسیع کرین اور غشاے محیط جنین کو اوسکے منہ سے جدا کرین مگر کمال احتیاط کے ساتھہ تاکہ اوسمین شگاف نہ آجاوے۔ اس عمل سے پیشتر اپنی انگلیون کے ناخون تراش لینے چاہئین اور جب غشا جدا ہو جاوے تو اوسکو اسی حالت مین چھوڑ دین تاکہ تھوڑی دیر کے بعد رحم مین تشنج پیدا ہو اور جنین بطور ولادت طبعی کے پیدا ہو۔ سوم قلم اسفنجی یا چوب ہندی جسکو چیچ کہتے ہین اور ہندوستان کی عورتین اوسکا زیور بناکر کانون مین پہنتی ہین۔ بھیگنے سے اسکی مقدار بڑہ جاتی ہے فم رحم مین رکہین تاکہ وہ رطوبت رحم سے تر ہو کر پہول جاوے اور فم رحم کو وسیع کردے۔ یا مجرے جرم سوئی جسکو برر کہتے ہین اور بارنس صاحب کا ایجاد کیا ہوا ہے رحم کے اندر رکہین چہارم قاثاطیر جرم سوئی کو اسٹیلیٹ سے (یہہ ایک آہنی تار ہوتا ہے جو قاثاطیر کو صاف رکھنے کی غرض سے اوسکے اندر لگا دیتے ہین) خالی کرکے گرم پانی مین تر کرکے خوب ملایم کرین اور اس طرح رحم کے اندر داخل کرین کہ دیوار رحم و غشاے آبدار کے درمیان آجاوے اور تھوڑی دیر یونہی رہنے دین تاکہ رحم متاذی ہو کر متشنج ہو جاوے۔ رحم مین کپڑے یا اسفنج کا فتیلہ رکھنے سے اور نیز آب گرم کا دس سے پندرہ منٹ تک زراقہ کرنے سے جسکا اثر فم رحم پر ہو رحم مین تشنج پیدا ہو جاتا ہے اس عمل مین بعض ڈاکٹرون کا قول ہے کہ پہلے پانچ منٹ سرد پانی سے زراقہ کرین پہر دس منٹ تک گرم پانی کا زراقہ کرین تاکہ رحم سردی گرمی سے متاثر ہو کر تشنج پیدا کرے اور بچہ خارج کردے۔ پنجم جو آلہ پستان سے جذب شیر کے واسطے مخصوص ہے حمل کی حالت مین اوسکو پستان پر لگا کر شیر کو جذب کرین اور یہہ کشش مکرر سہ کرر کرین تاکہ پستان کو اذیت پہونچے اور اوسکی ہمدردی سے رحم متاذی ہو کر تشنج پیدا کرے اور حمل ساقط ہو جاوے۔ ششم زنجیر برقی کو رحم و فقار قطنی پر رکھنا اور دونون مقامون پر اوسکا اثر پہونچانا بہی حمل ساقط

کر دیتا ہے۔ یہ قسم سب سے بہتر تدبیر ڈاکٹر بارنیس صاحب کی ہے اور وہ یہہ ہے کہ صاحب موصوف پہلے قاثاطیر جرم موی کو جسکے استعمال کی ترکیب پیشتر بیان کر چکے ہیں دیوار رحم و غشاء پر آب کے درمیان لگاتے ہیں اس سے تھوڑا تھوڑا رحم کا منہ کہلتا ہے اور کسیقدر غشا فم رحم میں آجاتا ہے۔ پہر غشا کو شق کرکے اوسکا پانی نکالتے ہیں جس سے رحم کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ پہر ایک طویل پارچہ کی عانہ پر بمقدار ٹپ بندش لگاتے ہیں جس سے جنین کا سر نیچے آجاتا ہے اور اوپر نہیں جاسکتا پہر اپنے بتائے ہوئے انبوبہ کو جسکا ذکر ولادت غیر طبیعی میں آچکا ہے فم رحم میں ڈالکر اوسکے ذریعہ بار بار ایک ایک گہنٹہ کے وقفہ سے رحم میں پانی پہونچاتے ہیں جس سے ہر دفعہ رحم کا منہ کہلتا ہے اور رفتہ رفتہ اسقدر کہل جاتا ہے کہ جنین اوس سے بسہولت خارج ہو سکے۔ اس تدبیر سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

اگر ان تدابیر سے مقصود حاصل نہو تو الآت کی امداد سے جنین کو شکم سے خارج کریں۔ پس اگر سر جنین ولادت کے لائق ہو مگر حالت کہ فضاء عانہ کی قدرے کمی کے باعث باہر نہ نکل سکے یا رحم کی کمزوری کی وجہ سے ولادت میں تاخیر ہو جاوے تو آلہ فارسپس سے بچہ کا سر پکڑکر نکال لیں اگر جنین مردہ ہو اور خود نکل نہ سکے تو حکیم بقراط کے بتائے ہوئے آلہ موسومہ بہ دیات کلس (قاتل یا کشندہ) سے کہینچکر باہر نکالیں۔ کبھی اس آلہ کا اندر کا سرا کتارد کی طرح تیز ہوتا ہے اوس سے یہہ فایدہ ہوتا ہے کہ جب جنین ہاتھ اور پہلو کے بل نکلنا چاہے تو اوسکا سر قطع کر دیتے ہیں اور پہر وہ آسانی سے نکل آتا ہے کبھی جنین کے سر میں پانی بہر جاتا ہے اور سر کی مقدار بڑی ہو جاتی ہے اسوقت آلہ ٹروکا سے سر میں شگاف دیکر پانی نکال دیتے ہیں کبھی آلہ کرینیوٹمی (تقبیہ پیدا کرنے والا) سے کام لینا پڑتا ہے اور یہہ اوس موقع پر استعمال کیا جاتا ہے کہ سر یا سینہ مقدار میں بڑہ گئے ہوں انکی مقدار کم کرنے کے واسطے اس آلہ کے ذریعہ سر سے دماغ یا سینہ سے ریہ نکال لیتے ہیں اگر باوجود اس عمل کے بہی بچہ کا سر بسبب سختی و بزرگی استخوان سر و صغر فضاء عانہ باہر

تو آلہ موسوم بہ کرینی اٹمی (سوہان یا ریتی) سے استخوان کا سر کو ریت کر مثل سفوف کی باریک کردین تاکہ ولادت آسان ہو جاوے

منع حبل

جب معلوم ہو جاوے کہ فضائے عانہ کے صغیر ہونے یا دوسرے امراض سے جو فصل سابقہ مین مذکور ہوئے ہین اگر عورت حاملہ ہو جاوے تو ہلاک ہو جائگی تو منع حمل کی تدبیر عمل مین لائین اور اسکی اصل تدبیر تو یہہ ہے کہ شوہر کی صحبت ترک کر دیجاوے اگر شوہر اسکو قبول نکرے تو چاہیئے کہ اون ایام مین جبکہ گرافین ویسیکل موجود نہوون (اور یہہ ایام طہر سے ایک ہفتہ گزرنے کے بعد شروع ہوتے ہین اور جریان حیض مین ایک ہفتہ باقی رہے تو ختم ہو جاتے ہین) یا یون کہو کہ ایک ہفتہ جریان حیض سے پیشتر اور ایک ہفتہ جریان حیض کے بعد شوہر کے ساتھہ مقاربت نکرے اور ان دو ہفتون کے مابین جماع ناجایز ہے۔ اگر ان ایام ممیز جنمین ایسی عورت کے واسطے جماع ممنوع ہے ہم بستری کا اتفاق ہو جاوے تو فارغ ہو کر فوراً فرج و اندام نہانی مین بذریعہ زراقہ اس طرح سرد پانی پہونچاوے کہ فم رحم تک پہونچ جاوے اور نیز فرج کو آب سرد سے دہو دے کہ سرد پانی سے مرد کی منی مردہ ہو جاتی ہے۔ یا سرد پانی مین شب یمانی نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک حل کرکے فرج و اندام نہانی مین زراقہ کرے یا پلمبائی ایسیٹاس پانچ سے دس گرین تک ۱۲ سے ۱۶ یا ۲۰ اونس تک پانی مین حل کرکے بذریعہ زراقہ اندام نہانی مین فم رحم تک پہونچاوے تاکہ رحم منقبض و مجتمع ہو کر اپنی رطوبت کو دفع کر دے اور منی بہی خارج ہو جاوے

ایضاً منع حبل کے واسطے ملک فرنستان مین یہہ تدبیر مشہور عام ہے۔ اسفنج کے ٹکڑے مین تاگا پرو کر جماع سے فارغ ہونے کے بعد اندام نہانی مین فم رحم کے متصل رکہتے ہین اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ وہ رحم کی سب رطوبتون کو جذب کر لیتا ہے پہر تاگے کو کہینچ کر اسفنج نکال لیتے ہین اور جو نازک مزاج عورتین اسفنج رکہنے سے بہی نفرت و کراہت کرتی ہین وہ اپنے شوہر کو حکم دیتی ہین کہ قضیب پر فرنچ لیٹر لپیٹ کر مجامعت کرے۔ اور

فرینچ لیٹر ایک رقیق لفافہ یا غلاف ہے جو کہ فرانس مین چند اشیا کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے اور یہہ نہایت رقیق اور نازک اور لدن الجوہر ہوتا ہے اور اسکو جماع سے پیشتر آلہ تناسل پر لپیٹ کر جماع کرتے ہین اور یہہ کمی بیشی قضیب کے ساتھہ کم وبیش ہوتا رہتا ہے پس جس عورت کے حق مین حمل مضر ہوتا ہو اوسکے ساتھہ جماع کرنے کے وقت یہہ لفافہ قضیب پر چڑھا لینا چاہیے تاکہ منی خارج ہوکر اسی مین گرے اگر یہہ لفافہ میسر نہو تو مثانہ بز بھی استعمال کر سکتے ہین - اگر اتفاقاً جماع مع انزال واقع ہوا اور انعقاد حمل کا اندیشہ ہو تو ایام حیض کے قریب جریان حیض سے پیشتر دو تین روز نہار منہ عورت کے شکم پر مالش کرین اور ادویہ مدرہ حیض پلا دین تاکہ حیض جاری ہو اور اگر قنین ویسکل اوسکے ہمراہ خارج ہو جاوے اور ادرار حیض کے واسطے جو دوا دین ارگٹ اوسکے ساتھہ ضرور شامل کرلین اس سے عضلات رحم کو ضرور نفع خاص حاصل ہوتا ہے اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو جان لینا چاہیے کہ حمل ٹھیر گیا ہے اس صورت مین اسقاط کی تدبیر کرین جو اس سے پہلی فصل مین بیان ہو چکی ہے -

امراض طرفیہ

یہہ کئی بیماریان ہین ہر ایک کا جداگانہ بیان کیا جاتا ہے -

فتق

اسکو گریک زبان مین ہرنیا کہتے ہین اسکے معنی ہین شاخ درخت اور ہر ایک عضو جو اپنے فضا خانہ و محل مین ہو مثلاً دماغ جو کاسہ سر مین رہتا ہے اور ریہ و دل جو فضاے صدر مین رہتے ہین اور معدہ و کبد و امعا و مثانہ جو فضاے شکم مین رہتے ہین جب اس قسم کے اعضا اپنی جگہ سے حرکت کرکے دوسرے محل مین چلے جاوین تو انپر بھی ہرنیا کا اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ یہہ بھی شاخ درخت کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے گئے ہین لیکن یہان ہرنیا کے اصطلاحی اور خاص معنی یہہ ہین کہ امعا یا اونکا بالائی پردہ جسکا نام پیریٹونیم ہے اپنی جگہ سے دوسری جگہ چلا جاے - اس تعریف کے رو سے ممکن ہے کہ یہہ دونون عضو جس جگہ دیوار شکم سے

باہر آدین اوسکو ہرنیا کہا جاوے۔ لیکن اکثر یہہ ہے کہ انکا خروج اوسی جگہ ہوتا ہے جو ازروے فطرت ضعیف ہو مثلاً ناف کے گرد یا عانہ کے نیچے اربیہ کے قریب۔ اور فی الحقیقت فتق یا ہرنیا ایک خریطہ کا نام ہے جسمین عضو خارج ہو مثلاً خریطہ معدہ و جگر و طحال و مثانہ و رحم و امعا اور یہہ سب خارج ہو سکتے ہین کیونکہ تشریح احشا مین لکھا گیا ہے کہ غشاے آبدار جس طرح ان کل اعضا کے اوپر تنا ہوا ہے اوسی طرح ہر ایک کے جرم مین داخل ہو کر اوسکے نیچے بہی اور اوپر بہی گھرا ہوا ہے اور اعضاے مذکورہ مین سے اس غشا کے اندر ایسا رہتا ہے کہ گویا خریطہ کے اندر ہے اور خروج کے وقت بہی ہر ایک اپنے خاص خریطہ مین جو غشاے مذکور ہے خارج ہوتا ہے۔ لیکن خاص اطبا کی اصطلاح مین جسکو فتق کہتے ہین اوس سے اکثر مراد یہی ہوتی ہے کہ امعا یا غشاے امعا یعنی غشا رالبطن اپنی جگہ چہوڑ کر دوسری جگہ چلے جائین۔

الغرض اس خریطہ کی عنق فتق جدید مین ہمیشہ باریک ہوا کرتی ہے اور طول مین کبہی طویل اور کبہی قصیر ہوتی ہے مگر اکثر طویل ہوتی ہے اور اسکا بطن وسیع و عریض ہوتا ہے اور جب فتق مزمن ہو جاتی ہے تو عنق خریطہ بہی ثقل امعا کی وجہ سے سابق کی نسبت غلیظ و عریض ہو جاتی ہے۔ کبہی غلظ عنق خریطہ کا سبب انصباب مواد ہوتا ہے جو ورم منعقد سے اوسمین ٹپکتا ہے اور کبہی غلظ کا سبب یہہ ہوتا ہے کہ دوسرے غشا جو اسکے گرد رہتے ہین اسکے ساتہہ چپان ہو جاتے ہین اور ان غشاؤن سے مواد بہی اسمین گرتا ہے جو موجب غلظ ہو جاتا ہے اور خریطہ مذکورہ غشاے آبدار ہوتا ہے جیسا کہ پیشتر بیان ہو چکا ہے اور اس خریطہ کی صورت کبہی مدور کبہی سفرجل کی شکل کی ہوتی ہے کبہی طویل مع الاستدارہ ثمر خیار شنبر یا شمع کی طرح ہوتی ہے اور اوسکی مقدار کبہی قلیل آلوی بخارا کے برابر اور کبہی زیادہ یہان تک کہ انسان کے سر کے برابر ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ اندرون شکم انسان کے جملہ اعضا باہر آ جاوین مگر لیلیہ باہر نہین آ سکتا کیونکہ اسکے بندہن قوی ہوتے ہین۔ اور سب سے زیادہ معاے صغیر اور اونمین سے بہی خصوصاً (ایلی ایم)

معاسے دقاق زیادہ خارج ہوتی ہے
اور قولون کمتر خارج ہوتی ہے اگر
ہوتی بھی ہے تو اسکا ایک خاص حصہ
خارج ہوتا ہے جسکو سیکم (معاء اعور)
کہتے ہین اور اومینٹم (غشاے بطن)
اکثر خارج ہوتا ہے تنہا یا مع امعاے
صغار

اسباب

اسکا اصل سبب دیوار شکم کی کمزوری
ہوتا ہے خواہ یہہ کمزوری کسی جگہ ہو۔
خواہ یہہ کمزوری طبیعی ہو یا غیر طبیعی جو
کسی مرض کے سبب لاحق ہوئی ہو مثلاً
دیوار شکم کی کسی خاص جگہ مین دبل
نکل آیا ہو جس سے مقام مذکور ضعیف
ہو گیا ہو اور محل ضعیف طبیعی مجری
سرہ ہے کیونکہ یہہ مجری اگرچہ بعد ولادت
کے مسدود و مضموم ہو جاتا ہے لیکن
اسکا التحام والتیام ضعیف ہے ممکن
ہے کہ ادنے سبب سے کھل جاے۔ نقبہ
بھی جسمین رسن خصیہ مردان ہوتا ہے
محل ضعیف طبیعی ہے۔ یہہ بھی اگرچہ
رسن مذکور سے مملو و مسدود ہے
لیکن ممکن ہے کہ ثقل کثیر گرنے سے کھل جاے

اور کبھی سن طفولیت مین یہہ دونون مجری سے جلد
سرے نیچے غشا کے اندر کشادہ رہتے ہین اور کبھی
بوجھ اوٹھانے یا وثوب قوی یا سرفہ شدید
یا تنخیر قوی سے جو براز کے واسطے ہو یا بول
کرنے کے لئے جیسا کہ تنگی مجری بول کی حالت
مین ہوا کرتا ہے فتق ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک
فربہ شخص کسی مرض کے سبب سے دفعۃً لاغر
ہو جاتا ہے نہ بتدریج اور اوسکے عضلا مین
ضعف آجاتا ہے اس وجہ سے محل سرہ و مجری
رسن خصیہ مین اکثر فتق واقع ہو جاتا ہے

علامات

فتق کی علامت یہہ ہے کہ مقامات مذکورہ مین
سے کسی جگہ چھوٹی یا بڑی رسولی محسوس ہوتی
ہے اور اوسکی ہیئت ہیآت ثلاثہ مذکورہ مین
سے کسی ایک کی سی ہوتی ہے اور جب مریض
کھڑا ہوتا ہے یا کھانستا یا اپنا دم بند کرتا ہے
یا کسی چیز کے اوٹھانے مین زور لگاتا ہے تو
یہہ جسم جو رسولی کی صورت کا ہے اپنی مقدار
مین بڑہ جاتا ہے برخلاف اسکے لیٹنے کی حالت
مین دبانے سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے کیونکہ
شکم کے اندر چلا جاتا ہے اور پھر کھڑا ہونے مین
زیادہ معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ حالت قیام
مین شکم زیادہ باہر آتا ہے

ادویات و نسخہ جات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

افیون

(بقیہ نمبر ۴ جلد ۱۹)

خوراک نصف سے دو گرین اور زیادہ سے زیادہ ۵ گرین تک۔

علاج زہر مسموم افیون کی موت دم گھٹ جانے سے ظہور میں آتی ہے اور فعل دماغ کے معطل ہونے سے تنفس کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے۔ گردوں اور قلب کے دائیں جوف میں خون مجتمع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا مسموم جب زیر علاج ہو تو فی الفور زراقہ معدہ (اسٹمک پمپ) لگا کر معدہ کو صاف کریں اور جبتک کہ معدہ کے پانی سے افیون کی بو دور نہ ہو پمپ کے عمل کو جاری رکھیں۔ اگر زراقہ معدہ موجود نہ ہو تو سلفیٹ آف زنک یا نمک یا رائی یا نیلا تھوتھا پانی میں حل کر کے مریض کو پلاویں اور حلق کو پر سے کھجاویں تاکہ قے کھلکر آجاوے۔ اگر مریض بالکل بیہوش ہو تو اوسکے سر اور چہرہ اور گردن پر سرد پانی چھڑکتے رہیں بلکہ سر پر دھار باندھکر چھوڑیں اور منہ پر زور زور سے سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ بالوں جیں - ہتھیلی و تلووں کو کھجا دیں اور ادھر ادھر سہارا دیکر سکانیں ٹہلا دیں اور سونے نہ دیں اور چلا چلا کر بات چیت کرتے رہیں کیونکہ اس قسم کے مریض کے حق میں نیند نہایت مضر ہے بلکہ اچھا ہو جانے کے بعد بھی شراب وغیرہ منوم دوا نہ دیں۔ جب کسیقدر ہوش آجاوے تو بدن کو خشک کر کے خشک کپڑے پہنا دیں اور کافی چاے یا ترو کا کاڑہا جوشاندہ پلادیں - عرق امونیا یا کاربونیٹ آف امونیا - ارومائک اسپرٹ آف امونیا گرم پانی ملا کر پلا دیں - مشک یا کافور کھلا دیں - بیہوشی کی وجہ سے قے کرانا یا تدابیر مذکورہ بالا میں سے کوئی تدبیر عمل میں لانا ممکن نہ ہو تو ہائڈروکلوریٹ آف اپومارفیا کی پچکاری زیر جلد کریں اس سے فوراً قے شروع ہو جاتی ہے - کامل بیہوشی کی حالت میں مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قایم کریں یا سینہ پر بجلی لگا دیں یا امونیا سنگھا دیں - اگر دماغ کی طرف خون کا رجوع زیادہ معلوم ہو تو صدغین

جونکین لگاوین سلفیٹ آف اٹروپیا بقدر نصف گرین بذریعہ زیر جلد پہونچائین اور یہہ عمل گہنٹہ مین دو مرتبہ کرین

تدابیر ترک افیون

ابتدائی حالت مین کسی خاص غرض سے افیون وغیرہ منشی اشیا کا استعمال کم مقدار مین کیا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ طبیعت کے عادی ہوجانے پر نشہ کم آتا ہے اور حصول سرور کے لیے روزمرہ کی خوراک مین زیادتی کرنی پڑتی ہے اور زیادہ عرصہ تک افیون کہانے سے معدہ اور معدہ کی اندرونی سطح اور اوسکے پرورشی اعصاب کی حالت ایسی خراب ہوجاتی ہے کہ اگر افیون کو یک لخت چہوڑ دیا جاوے تو طبیعت پر سخت اثر پڑتا ہے صحت مین خلل آجاتا ہے امعا کے مفلوج ہوجانے سے دست لگ جاتے ہین جس سے جان کے لالے پڑجاتے ہین - البتہ بتدریج کم کرکے چہوڑنے مین کوئی حرج نہین ہے چنانچہ ۲ رتی افیون کے عادی کو پہلے آدہی یا ایک رتی کی کمی پر کچہہ عرصہ مداومت کرنی چاہئے اور جسقدر معتاد افیون مین کمی ہو یعنی ایک یا آدہ رتی اوس سے دو چند کنین زیادہ کرکے کہانی چاہئے - اسی طرح کنین بڑہاتے اور افیون کم کرتے کرتے آخرکار یک لخت چہوڑنے پر قادر ہوجائینگے جب افیون اقل درجہ پر آجاوے اور کنین کی مقدار بڑہ جاوے تو کچہہ دنون تک کنین کا استعمال جاری رکہین اور پہر اسکو بہی رفتہ رفتہ کم کرکے یک لخت چہوڑ دین - اگر مریض کو دو تین روز تک برانڈی کا استعمال کرائین تو بہی افیون بآسانی چہوٹ سکتی ہے اور مریض کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا اگر ترک افیون کے زمانہ مین یہہ حبوب کہلائے جائین تو افیون کا عمدہ معاوضہ ہوسکتا ہے نسخہ حبوب رب کچلہ ۸ گرین رب اجوائن خراسانی ۴۰ گرین کنین ۲۰ گرین سب کو ملاکر ۱۰ حبوب بناوین اور افیون کے معتاد وقت پر کہلاوین اور افیون کے چہوٹ جانے پر ان حبوب کی مقدار مین بہی بتدریج کمی کرتے جاوین دیگر ٹنکچر کچلہ ایک ڈرام - ڈائیلوٹ فاسفارک ایسڈ ۲ ڈرام - شربت آرنشائی تین اونس سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دن مین تین مرتبہ دین ایضاً برومائیڈ آف پوٹاشیا ڈیڑہ ڈرام ٹنکچر سنکونا

ڈیڑھ ڈرام - شربت سادہ تین اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں تین مرتبہ دیں - اگر اثنا ء ترک میں بیچینی اور اعضا شکنی ظہور میں آوے تو برومائڈ آف پوٹاسیم دیں آب گرم سے غسل اور سہل خوری کرائیں اور مقام نخاع پر تار بجلی کا استعمال کریں اور سوم کے طور پر رات کو ہائیڈریٹ آف کلورل دیں - اور اسہال کی صورت میں مارفیا کا شیاف کریں اور مختلف قابضات کھلاویں نسخہ ایکاک ۲۰ گرین اور مائک پوڈر آف چاک اینڈ اوپیم ۶ گرین دونوں کو ملاکر ۸ حبوب بناویں اور تین تین گھنٹہ کے بعد ایک حب کھلاویں دیگر مجرب ڈائلوٹ سلفیورک ایسڈ ۴ بوند ٹنکچر کیپسی کم ایک ڈرام پانی ایک اونس دن میں چار مرتبہ دیں دیگر مجرب اوکسائڈ آف زنک ۴ گرین سنکونا ۲ گرین لعاب صمغ عربی میں حب بناکر ٹنکچر کیپسی کم یا ٹنکچر کا ہو کے ہمراہ دیں غرض اوکسائڈ آف زنک - سنکونا - کنین - لیمونارنگی اور انگور وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال کریں - دودھ شوربا وغیرہ مقوی و محرک غذا کھانے کی ہدایت کریں - اگر قے آتی ہو تو فم معدہ پر رائی کی پٹی لگائیں اور کریازوٹ کے حبوب کھلائیں نسخہ حبوب ۲ ہار زوٹ

کریازوٹ ۱۶ گرین رب جنطیانہ ایک ڈرام دونوں کو ملاکر ۸ حبوب بناویں اور دن میں تین دفعہ دیں - اور بیمار کو افیمچیوں کی صحبت میں نہ جانے دیں مختلف مشغلوں اور کھیلوں میں مشغول رکھیں بعض حکما جو یکدم افیون چھوڑا کر اوسکے عوض کنین وغیرہ ادویات کھلاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اسمیں مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے

تصعید افیون (مسی ٹی گی لاڈ اوپیم)

افیون کے برابر کوئی دوا عمدہ اور سریع الاثر نہیں ہے مگر زہریلے اثر کی وجہ سے کمزور بیمار - حاملہ عورت - اور خرد سال اطفال کو اسکا دینا مناسب نہیں ہے البتہ صاف کر لینے کی حالت میں دے سکتے ہیں - اور صاف کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ سو تولہ افیون کو ایک اونس آب مقطر میں حل کر کے ۲۰۳ درجہ کی حرارت دیں اور بتدریج ۲۱۲ درجہ تک بڑھاویں تاکہ پانی خشک ہو جاوے بعد ازاں اتار کر سرد کریں - اس سے افیون کا زہریلا اثر کم ہو جاتا ہے اور فایدہ میں کسی قسم کی کمی ظہور میں نہیں آتی

افیون کے کئی مرکب ہین

مرکب اول اکسٹراکٹ اوپیم

(رب افیون) جسکو لاٹن مین اکسٹراکٹم اوپیائی کہتے ہین

ترکیب ایک رطل افیون کوفتہ کو سوا سیر آب مقطر مین بہگو کر ۲۴ گھنٹہ کے بعد مقطر کرے سہ بارہ سوا سیر پانی مین ثفل کو ۲۴ گھنٹہ تک بہگو کر صاف کرین - ان تینون مقطرات کو باہم ملاوین اور پانی کی بہاپ پر حسب منشا غلیظ القوام کرین

استعمال قابضات کے طور پر اسہال شدیدہ مین کاسٹک نقرہ کے ہمراہ دینے سے کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** نائٹریٹ آف سلور ۸ گرین - اکسٹراکٹ اوپیم ۳۲ گرین سب کو ملا کر ۱۶ حبوب بناوین اور ایک صبح اور ایک شام کہانے کو دین - جب مریض سل کو اسہال شروع ہوجایئن تو یہ مرکب بنا کر دین از بس مفید ہے **نسخہ** اکسٹراکٹ آف اوپیم دو گرین شربت آرنشانی ۵ ڈرام - خیسانده کلمبا ۱/۲ ۱ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دو دو گھنٹہ کے بعد دین دیگر مجرب بسمتھ سب نائٹراس ۳۰ گرین - اکسٹراکٹ آف اوپیم ۳ گرین دونون کو ملا کر دس حبوب بناوین اور تین تین گھنٹہ کے بعد دین - اگر گردہ مقعد اور رحم کے امراض مین یہہ شیاف بنا کر استعمال کیا جاوے تو از بس مفید ہے **نسخہ شیاف** اکسٹراکٹ آف اوپیم ۹ گرین - بلاڈونا ۱/۲ ۱ گرین آیل تہیوبروما ایک ڈرام سب کو ملا کر تین شیاف بناوین اور مقام ماؤف مین داخل کرین - اگر مرض آتشک وغیرہ شدید امراض مین درد کی وجہ سے نیند نہ آوے تو منوم کے طور پر یہہ حبوب کہلاوین از بس فایدہ مند ہین **نسخہ**

حبوب منوم رب مشیش رب افیون ہر ایک ۸ گرین پلمرس پل ۲۴ گرین سب کو ملا کر ۸ حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب کہلا دین - اگر نفث الدم کے مرض سے مریض لاچار ہو تو یہہ مرکب بنا کر استعمال کرین نہایت مفید ہے **نسخہ** اسی ٹیٹ آف لیڈ ۲۰ گرین - رب افیون ایک گرین دونون کو گلقند مین ملا کر ۴ حبوب بناوین اور صبح و شام ایک حب ایسٹک ایسڈ ۲ ڈرام پانی ۶ ڈرام کے ہمراہ کہلائین اگر سوزاک مین سوجن کی وجہ سے درد زیادہ ہو تو مقام درد پر یہہ قرص گہسکر لگاوین دیگر او ڈرام مولمہ کو بہی

افسون

کہان ہین مہذب پارٹی کے ناول دیکھنے والے۔ اس تاریخی سچے ناول کو ضرور پڑہیے۔ خود بھی پڑہیے اور اپنے
بی بچون کو پڑہائیے اور لطف کے ساتہہ وقت گزارنے کے علاوہ استقلال۔ وفاداری۔ عصمت۔ عفت اور
ہمت کا ایسا سبق سکہاتے کہ پتہر کی لکیر ہوجائے۔ اسمین ایک صاحب بہادر کا زخمی ہونا۔ اونکی بیٹی کا نانا اور
کرحکم سنگہ کا بیٹو پنجاب کے پہاڑون کو جانا اور با عصمت رہنا۔ اوسکے بہائی کا ایک سپیرے کی مدد سے اژدہا اور
ترائی کے لق ودق جنگلون سیلون ٹیلون۔ اور وحشی قومون مین پہنسنا۔ سانپون کا تماشا دکہا کر روٹی
کمانا۔ مصیبت مین پہنسکر عقل دوراندیش کی مدد سے صاف نکل جانا۔ منصوری پہاڑون پر پہونچنا۔ وہان سے
بندر پور جانا اور لڑکی کو با عصمت بڑی جان جوکہون سے نکالکر کشتی مین بہاگنا۔ وغیرہ۔ آخر مین باپ بیٹے
اور بیٹی کا کامیابی کے ساتہہ ملنا ایسا دلچسپ سین ہے کہ ہرگز قلم اوسکی پوری پوری تصویر نہین کہینچ سکتا
یہہ کتاب معلومات کا ذخیرہ اور اعلی یورپین لٹریچر کا عمدہ نمونہ ہے۔ ایک دفعہ ضرور پڑہیے ہرگز پڑہکر نہ پچہتائیگا
فرانسیسی زبان مین اول یہہ کتاب لکہی گئی اوسنے ایسی قبولیت عام حاصل کی کہ ایک لیڈی نے اوسکا انگریزی
مین ترجمہ کیا۔ اب مولوی سخاوت حسین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول بلندشہر نے سمپسن
اینڈ کو سوداگران لندن کی تحریری اجازت سے با محاورہ دلچسپ اردو لباس پہنایا اس فسانہ کے بڑے ہیرو
مالی سپیرا۔ میا بندر نچانے والا۔ اندڑی فرانسیسی۔ اور اوسکی بہن بریتہا۔ ان سب کی گفتگو کو اونہی کے محاورہ
مین ادا کیا ہے اور اونکی دلی جذبات نے خیالات کا ہوبہو نقشہ کہینچا ہے گویا یہہ سب خود اپنی زبان سے بول
رہے ہین یہہ سچی سرگزشت اور بالکل تاریخی فسانہ مطبع مطلع العلوم مین چہپکر تیار ہوگیا ہے چہپائی لکہائی
نہایت عمدہ ہے قیمت ۸؍ اور مالک اخبار نیر اعظم مرادآباد سے ملسکتی ہے۔

مفید عام عرف معین الحکیم

مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ سلمہ اللہ تعالے

اسمین تمام امراض مردوزن برنا وپیر طبی وجراحی حاملہ وغیرہ کا علاج ایسی معقول و مدلل طریق پر بیان کیا ہے
کہ اوس سے زیادہ ترقی فی زمانہ متصور نہین ہوسکتی ہر مرض کا حال زمانہ حال کے نامی گرامی مصنفان ڈاکٹری
یونانی و ہندی مین پڑہکر اونکا لب لباب درج کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہر ایک دوا کے افعال و استعمال نہایت
وسعت کے ساتہہ لکہی گئے۔ علاج معالجہ کے متعلق نظام برقی پانی و ہوائی طریقے حالی خفقان صحت علم

وجراحی وغیرہ کے کسی عملی ضرورت کو فروگذاشت نہین کیا۔ مشہور و معروف یونانی و ویدک ادویہ اور تمام یورپ و امریکا کی دوائین اسمین درج ہین ہر ایک دوا و مرض کا نام انگریزی فارسی اردو اور عربی مین دیا گیا ہے اور چونکہ یہہ کتاب لغت کی ترتیب پر ہے اسلئے اگر کسی صاحب کو ایک مرض یا دوا کا نام کسی بانمین معلوم ہو تو وہ فورًا اور لغات کی طرح اسمین بآسانی معلوم کر سکتے ہین۔ بلحاظ علاج معالجہ یہہ کتاب ایک کتبخانہ کے برابر ہے کیونکہ اسمین امراض الرجال امراض النسا امراض الصبیان امراض قابلہ امراض جراحی امراض العین امراض الاذن امراض الانسان غرض کل امراض کا علاج کامل درج ہے اور تمام ادویہ یورپ و امریکا و ہندوستان کے افعال و تاثیرات نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھے گئے ہین۔ ڈاکٹرون کو حکمت سے اور حکیمون کو ڈاکٹری سے جو تنفر ہے اسکے دور کر دینے کا عمدہ آلہ ہے۔ ہر فرقہ کے طبیب اس سے بخوبی مستفید ہو سکتے ہین۔ ڈاکٹر سکاٹ صاحب انچارج اس کتاب پر اپنی راے ظاہر کرتے ہین کہ مجھے اس بات کو ظاہر کرنے مین نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے کہ مینے ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب کی کتاب معین الحکیم کے اصل مسودہ اور نیز طبع شدہ اوراق کو دیکھا اور مین سچے دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ مینے ایسی کتاب نہ اردو نہ انگریزی آجتک دیکھی ہے جو ہر مرض کا علاج اور ادویہ کے خواص اس کمال اور خوبی کے ساتھ بیان کرے یہہ کتاب ایسی جامع اور قابل اعتبار اور مفید ہے کہ اسکی کوئی نظیر نہین جس جس طریق اور انداز سے یہہ کتاب تمام امراض و ادویہ کا حال بیان کرتی ہے اعلے درجہ کے ہین یہہ کتاب عام تعلیم یافتون کے لئے اعلے درجہ کی مفید اور اس ملک کے تمام حکیمون ویدون ڈاکٹرون اور اسسٹنٹ سرجنون کے واسطے ایک قابل اعتبار رفیق اور معاون ہے ہر ایک گھر اور ہر ایک کتبخانہ مین اس کتاب کی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے۔ اس کتاب مین زمانہ حال کے تمام ادویات تمام نو ایجاد اصول علاج جو یورپ اور ہندوستان مین رائج ہین درج ہین اسمین ہزارہا نہایت قیمتی دیسی نسخجات بھی درج ہین جو ڈاکٹرون اور عوام الناس کو معلوم نہوتے اگر یہہ کتاب شایع نہوتی۔ اسکی ترتیب خاص مصنف کی تجویز کردہ اور علمی بنا پر ہے اور اسکی عبارت نہایت ہی صاف اور سہل الفہم ہے اصطلاحی الفاظ سے حتے الوسع احتراز کیا گیا ہے ہر ایک شخص معمولی استعداد کا بھی اسکو سمجھ سکتا ہے اسلئے مصنف نے یہہ کام نہایت عمدہ کیا ہے اسکی قیمت کچھ بھی نہین صرف دس روپیہ قریبًا نو سو صفحہ کی کتاب کی قیمت ہے مصنف کا مدعا کریمانہ ہے کہ اسکی مدد سے گھرون کی صحت عمدہ رہ سکے اور مصیبت زدہ نوع انسانی کو آرام مل سکے اردو زبان کے لئے یہہ کتاب ایک نعمت ہے۔ عوام الناس کو اسکی ایک ایک جلد اپنے گھر مین ضرور رکھنی چاہئے اور ایک خانگی طبیب کے طور پر اس سے کام لینا چاہئے۔ مجکو اس کتاب پر کامل اعتبار ہے اور مین ان لوگون سے اسکی سفارش کرتا ہون جو قابل اعتبار کتاب کے خواہشمند ہین

تکمیل الحکمت کی اغراض و قواعد

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہہ ہیں حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا مضر صحت اسباب کا دفعیہ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی ۔ دیسی و انگریزی طریق علاج ۔ انگریزی حکمی ہسپتالوں کے تجربے فن حکمت کے انتخاب قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

تکمیل الحکمۃ

لاہور

قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ

مع محصول ...

رؤساء و نوابوں سے ...

میعاد پیشگی ... ماہ

اسکے بعد ڈیوڑھی

نمبر ۷ | مطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۸۹۸ء | جلد ۱۹

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے ۔ جو صاحب اپنے نام رسالہ منگوانا چاہیں قیمت حسب الاطلاع بھیجدیں تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں و پیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ... کالم ۳ تک زیادہ اشاعت کے لئے ... ہوگی۔

حفظ صحت کی بینظیر حکمی و ایت مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی بلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور میڈیکل کالج جناب رام بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید سردار شاہ صاحب لکچرار و ہوس سرجن میڈیکل کالج لاہور جناب ایم اے ایل حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ پی حکیم غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور وغیرہ۔

معمول احمدیہ یہہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے جسمیں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی تینوں طبوں کے مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں معہ تصاویر اس سے عام لوگ بھی خود ڈاکٹر اور لایق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۱ حصہ دوم ۱ حصہ سوم ۱ کل ۳

محمد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہو کر عمر طبعی کو پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان بوڑھا سب اس سے یکسان فایدہ اوٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں قیمت ...

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل ...

کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ستا اوڑانے کا دستور العمل روپیہ اشرفی سیماب ہڑتال سم الفار وغیرہ ذی روح وغیر ذی روح دہاتون کے کشتہ کرنے کی ترکیبین یا تقویت قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹرون کے نہایت سریع الاثر مجربات و تجربہ کار حاذق حکیمون کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر کئے ہوے ہین شعبدات و طلسمات بھی ہین انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ مین بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے متعلق خطوط بتلائے ہین غرض ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی ادویات کی ماہیت خواص و استعمال کو آسان نظم و نثر مین ادا کیا ہے ایسے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین رہتی۔ قیمت ۸ **تکمیل البحرین حصہ اول** یہہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے۔ ابتدا مین طب کے کارآمد قواعد و اصول درج ہین جنسے تشخیص امراض و علاج مین کبھی غلطی نہین ہوسکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید اور متعلق نادرہ و نبض ہین۔ تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح افعال الاعضا اسباب مرض علامات خاصہ ہر ایک تمام مرض اور تینون طبون کے موافق علاج نہایت سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے جواہرات مین تلنے کے لایق ہین۔ انگریزی و یونانی طب پر جابجا محاکمے ہین اور بہت سی ایسی شدید مہلک بیماریان ہین جو کتب طبیہ عربیہ مین نہین قیمت ۸

اسرار التصوف اس متبرک کتاب مین دقایق عجیبہ و نکات غریبہ مدلایل عقلی و نقلی درج ہین جو اہل تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح و روان ہین ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور گوناگون مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف جا دی فرقان و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ۱۳ا حصہ دوم ۸

تکمیل الحکمۃ پیارا ہوا رسالہ ہے جسمین حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح دیسی و انگریزی طریق علاج نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہین قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ و رؤسا و امرا سے للعہ ہے۔

روغن عنبر خوشبو مین عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام بالون کی جڑون کو مضبوط کرتا ہے اور اونکی سیاہی کو مقتضائے عمر تک قایم رکھتا ہے بالون کے بڑہانے مین بےنظیر اور دافع قمل ہے فی سیر للعہ **شربت بیتی بالتش کا تیل** یہہ تینون گون ٹھہون کے نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرنے مین بےنظیر ہین بشرطیکہ نادرزاد نہو قیمت ہر سہ شئے ۸ **حبوب طلیین عشبہ** بعض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کے لئے یہہ گولیان اکسیر ہین آتشک و جذام جلدی امراض اختناق الرحم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان مالیخولیا لقوہ خفقان عشیۃ وجع مفاصل نقرس و دیگر اوجاع مزمنہ عسیر العلاج کو برباد کرتی ہین حمیات مثلاً الاثہ نفخ تشکل امراض معدہ و جگر و طحال و دماغ و چشم کے لئے سریع قیمت ۱۲ ا حبوب ۸ انکے علاوہ ہر ایک بیماری کے لئے دوا

اور جب مریض بستر پر لیٹتا ہے تو جسم مذکور
ناپدید ہو جاتا ہے اور خود بخود یا دبانے سے
ظاہر بدن سے ناپدید ہو کر پیٹ کے اندر چلا
جاتا ہے اور پھر کھڑا ہونے کی حالت میں
ظاہر ہو جاتا ہے اور کھانسنے کی حالت میں
بھی قدرے باہر نکل آتا ہے اور بعض تو بھی
کی طرح سر اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اگر فتق
خیط امعا میں ہوگا تو اوسپر انگلی رکھنے
سے جسم مستوی السطح محسوس ہوگا اور برابر
ارتفاع و انخفاض نہ ہوگا اور جب اسکو دبا دینگے
یا ٹہوکینگے تو اس سے ہوا اور قراقر کی
آواز سنائی دیگی۔ اور جب تاریک کمرے
میں خصیہ کے پیچھے چراغ روشن کر کے
دیکھینگے تو دوسری طرف سے چراغ
کی روشنی دکھائی دے گی جیسا کہ مرض نزول
الماء فی الخصیتین میں دکھائی دیتی ہے
بشرطیکہ معا براز سے خالی ہو۔ اس حالت
میں فتق نزول الماء کے ساتھ ملتبس
ہو جائیگی اسوقت ان دونوں میں آواز
کے ذریعہ تفرقہ کیا جائیگا کیونکہ نزول الماء
میں جسم مصمت کی آواز آتی ہے اور فتق
اور نزول المعا میں ایسے جسم کی آواز آئیگی
جو ہوا سے مملو ہوگا۔ اور اگر فتق نزول

المعا سے ہوگا تو دبانے سے فوراً شکم میں
چلا جاویگا اور اسکے ساتھ ہی قراقر کی آواز
آویگی اگر پردہ غشاء بطن فتق میں نکل
آوے تو اسمیں ہاتھ رکھنے سے ارتفاع
و انخفاض پایا جاتا ہے اور اوسکی لینت مثل
لینت اسفنج کے ہوتی ہے یا نرم گندھے ہوئے
آٹے کی طرح ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ
اس پردہ میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور اسپر
غمز کا اثر بھی زیادہ دیر تک رہتا ہے جب
اسکو دباکر اندر کی طرف دھکیلیں تو بتدریج
شکم میں چلی جاتی ہے اور اسکے ساتھ قراقر
کی آواز نہیں ہوتی مگر اسوقت قراقر کی
آواز آتی ہے جبکہ اسکے ساتھ امعاء بھی
بھی نکل آئے ہوں لیکن پہلے یہہ امعاء صفعا
دفعۃً شکم میں چلے جاتے ہیں اور اسکے بعد
یہہ پردہ بدون آواز قراقر کے آہستہ آہستہ
شکم میں جاتا ہے۔ غشاء بطن کی فتق
اطفال میں کم دیکھی جاتی ہے کیونکہ انمیں
یہہ پردہ بہت صغیر ہوتا ہے۔ البتہ جوانوں
میں یہہ فتق زیادہ دیکھی جاتی ہے خصوصاً
جانب یسار میں کیونکہ اس طرف یہہ پردہ
زیادہ نیچے کو جھکا ہوا ہوتا ہے۔

علاج

فتق تین قسم کی ہے ایک فتق والج اسکو
انگریزی مین ریڈیوسیبل ہرنیا کہتے ہین
یعنی اندر چلے جانے والی فتق۔ دوسری
غیر والج اسکو انگریزی مین ارریڈیوسیبل
ہرنیا کہتے ہین یعنی فتق جو کسی تدبیر سے
شکم مین نہ جا سکے اس قسم مین خریطہ
بیضہ مین کوئی فساد نہین ہوتا اور نہ
اس سے ہضم غذا مین کوئی نقصان لاحق
ہوتا ہے بلکہ وہی حالت بدستور رہتی ہے
جو شکم کے اندر رہنے کے وقت تھی یعنی غذا
شکم مین جا کر ہضم ہو جاتی ہے اور اوسکا
فضلہ قولون مین جا کر دفع ہو جاتا ہے۔
تیسری فتق محتبس جو رستہ مین محتبس ہو جاتی
ہے نہ شکم مین جانے کی قابلیت رکھتی ہے اور
نہ پیچھے سے پھر واپس آسکتی ہے اسکو
انگریزی مین اسٹرانگولیٹڈ کہتے ہین
یعنی فتق جو کسی جانب سے مختنق ہو جاوے
اس قسم مین بھی کبھی غذا اوسکے اندر رہ سکتی
ہے لیکن دفع براز ممکن نہین ہوتا اور کبھی
وصول غذا بھی ناممکن ہوتا ہے اس حالت
مین عدم وصول غذا کی وجہ سے اوسمین فساد
پیدا ہو جاتا ہے اور مردار ہو جاتی ہے
فتق والج مین ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ

دلوج و دخول کے بعد پھر باہر نہ نکلے اور وہ
تدبیر یہ ہے کہ فتق داخل کرنے کے بعد
لوہے کی کمانی جو مشہور ہے اوسکے اوپر
لگا دین لیکن اس کمانی کے باندھنے مین
احتیاط درکار ہے اسکو فراموش نکرنا چاہئے
ورنہ کمانی لگانے کے بعد اگر کھڑا ہونے کی
حالت مین اگر معا نیچے اوتر آئیگی تو کمانی کے
دباؤ سے متاذی ہو کر متورم ہو جائیگی اور
اس سے کئی آفتین لاحق ہونگی۔ پس کمانی
لگانے کا طریقہ مع شرائط یہ ہے کہ
صبح کو بستر خواب سے اوٹھنے سے پیشتر
دیکھے اگر معا نیچے نہ اُتری ہو تو فبہا ورنہ
اوسکو شکم مین داخل کر کے کمانی لگا دے
پھر پلنگ سے اوٹھے اور جبتک بیٹھا یا
کھڑا رہے کمانی کو جدا نکرے ورنہ فوراً
معا نیچے اُتر آویگی جب سونے کے واسطے
پلنگ پر لیٹے تو کمانی کھولدے اور اس
طریقہ پر یہانتک التزام کرے کہ پھر کبھی
معا نیچے نہ اوترے کیونکہ امید قوی ہے
کہ اس التزام سے بچون اور جوانون مین
جو سن نو سے متجاوز نہون معا کے اُترنے
کا رستہ بند ہو جاویگا اور اس تدبیر سے زیادہ
اسی عمر کے لوگ مستفید ہو سکتے ہین
اور جو لوگ سن نو سے متجاوز ہو گئے ہون

اونکو اس تدبیر سے کلی فایدہ نہیں ہو سکتا اونکو مدت العمر کمانی کا استعمال کرنا چاہیے اگر بڑی عمر کے آدمی فتق سے محفوظ رہنا چاہیں تو اونکے لئے ایک اور مفید تدبیر ہے اور وہ یہہ ہے کہ پہلے معا کو داخل کریں اسکے بعد ثقبہ میں جس سے عنق خریطہ خارج ہوتی ہے ورم پیدا کر دیں تاکہ ورم کے سوا دے ثقبہ کی دیواریں باہم چپان ہو جائیں اور رستہ بند ہو جائے۔ لیکن یہہ علاج اوسوقت مفید ہوتا ہے جبکہ فتق تازہ و جدید ہو مگر جب کہنہ ہو جائے اور عنق خریطہ غلیظ و عریض ہو گئی ہو جسکے سبب سے ثقبہ بہت وسیع ہو گیا ہو تو یہہ تدبیر بھی کچھہ فایدہ نہیں دیتی بلکہ اس تدبیر سے یہہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ورم غشاے آدار پیدا ہو کر مریض ہلاک ہو جائے۔

فتق غیر والج کی تدبیر یہہ ہے کہ مجوف کمانی فتق پر لگا کر باندہ دیں تاکہ فتق جو خارج ہو چکی ہے کمانی کے جوف اور خالی جگہ کے اندر آجاوے اس سے فتق صدمات بیرونی سے محفوظ رہے گی اور جسقدر خارج ہو چکی ہے اوس سے زیادہ نہ بڑھے گی۔ اگر کمانی موجود نہو تو ہدایت کریں کہ ہمیشہ لنگوٹ باندہے رہا کرے اس سے بوجہ بھی کم محسوس ہوتا ہے اور فتق بھی بڑھنے نہیں پاتی۔ اگر غشاے بطن خارج ہوا ہو اور اندر نہ جا سکتا ہو تو اس حالت میں کبھی آیوڈائیڈ پٹاس کھلانے سے فایدہ ہو جاتا ہے کیونکہ غشاے بطن کی چربی اس سے منجذب ہو جاتی ہے اور غشا کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ اذیت نہیں پہونچا سکتا

قسم ثالث یعنی فتق محتبس کی کیفیت یہہ ہے کہ جب معا میں براز ہوتا ہے اور اسکے سبب سے خریطہ کا جسم وسیع ہو جاتا ہے یا معا میں ہوا زیادہ ہو جاتی ہے یا ہوا و براز دونوں مجتمع ہو جاتے ہیں اور معا میں بڑھہ جاتی ہے اور اسکے بڑھنے سے معا زیادہ وسیع و عریض ہو جاتی ہے اور اسکے وسیع ہونے سے فتق کا خریطہ بھی وسیع ہو جاتا ہے پس خریطہ اپنی زیادتی مقدار کی وجہ سے شکم میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ ثقبہ جس سے یہہ خریطہ پُر معا نکلا تھا تنگ ہوتا ہے اور اسکی تنگی خریطہ کو شکم میں واپس آنے سے روکتی ہے چونکہ معا شکم سے باہر رہتی ہے لہذا غذا طور پر فضلات اوسمیں پہونچ نہیں سکتا اور

جو قدرے قلیل پہونچتا ہے وہ معاودت تام
نہین کر سکتا کیونکہ ثقبہ کی تنگی اسکی معاودت
کی مانع ہوتی ہے اور خریطہ کی گردن پر
مخنوق کو خنق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے
اور دوران خون بند ہو جاتا ہے اور دوران
خون کے بند ہونے سے اوسمین ورم
زیادہ ہو جاتا ہے اور اس ورم کے سبب سے
آب کثیر اور اوسے جدا ہو کر جرم امعاء و جرم خریطہ
مین اور امعاء و دیوار خریطہ کے درمیان اور
نیز خصیہ کے دوسرے غشیہ مین تراوش
کرتا ہے اور اس تراوش سے مقدار خریطہ
امعاء و خریطہ خصیہ جسمین خریطہ امعاء اتر آتا
ہے بڑی ہو جاتی ہے اور نیز یہہ پانی خریطہ
امعاء سے ثقبہ مین جس کی راہ سے یہہ خریطہ
خارج ہو کر اتر آتا ہے پہونچتا ہے اس سے
بہی ثقبہ مذکور تنگ ہو کر متورم ہو جاتا ہے
ان اسباب کے اجتماع سے امعاء کو غذائے
جدید نہین پہونچ سکتی آخر الامر امعاء مردار و
متعفن و فاسد ہو جاتی ہے اور اس فساد سے
ورم غشائے آبدار پیدا ہو کر مریض ہلاک
ہو جاتا ہے۔

علامات

ثقبہ مین درد محسوس ہوتا ہے اور یہہ درد
ایسا ہوتا ہے جیسا کہ عضو کے اینٹھہ جانے
سے یا ورم حبل الانثیین مین ہوا کرتا ہے
اور اسکا سبب نفخ التقیہ غشائے آبدار کا
اینٹھہ جاتا ہے اور یہہ علامت ہی ہے کہ
جو شے خصیہ مین نازل ہوتی ہے اوسکی
مقدار و صلابت مین زیادتی محسوس ہوتی
ہے اور کسی تدبیر سے شکم مین نہین جا سکتی
نہ دبانے سے اور نہ چت لیٹنے سے۔ براز
کا آنا اور ریاح کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے
جس سے درد زیادہ ہو جاتا ہے اور جو علامات
قولنج کی قسم ایلاوس مین پائی جاتی ہین
یہان بہی موجود ہوتی ہین مثلاً قے و
انتفاخ بطن و شدت درد شکم اور قے کے
ساتہہ براز کا خارج ہونا۔

علاج

پہلے فتق کے شکم مین داخل کرنے کی تدبیر
کرین اور وہ یہہ ہے کہ مریض کو چت
لٹا دین اور اوسکے پائون پیٹ کی ساتہہ
لگا دین تاکہ شکم مسترخی ہو جاوے اور
ہاتہہ کی انگلیون سے آہستہ آہستہ دبا دین
تاکہ شکم مین چلی جاوے اگر یہہ تدبیر کارگر
ہو تو گرم پانی مین بٹہا دین تاکہ بدن

ستر حی ہو جاوے پہر تدبیر موسوم بہ
ٹاکسس عمل مین لاوین لشکے یعنی
ہیں نازل شدہ شے پر دباؤ ڈالنا اس
طرح کہ وہ شکم مین چلی جاوے اگر اس سے
بہی فتق واپس نہ جاوے اور مریض قوی
ہو تو گرم پانی مین بٹہانے کے وقت
فصد لین اور ۲۰ سے ۳۰ اونس تک خون
نکالین تاکہ غشی طاری ہو کر بدن سست
ہو جاوے اسوقت خون بند کرکے بار دیگر
تدبیر ٹاکسس (عمل غمز) عمل مین لائین
اور عمل غمز قدیم سے اور ہر جگہ اور ہر حالت
مین اسکا بسر آنا ممکن ہے۔ آجکل آسان
تدبیر یہ ہے کہ کلورافارم سنگہا کر بیہوش
کرین اور استرخاے بدن کی حالت مین
تدبیر ٹاکسس عمل مین لاوین۔ اگر اس
تدبیر سے بہی فایدہ نہو تو جان لینا چاہیے
کہ معا مین ہوا زیادہ ہے۔ اس حالت
مین اگر آس پاس ہیپٹر کی سوئی معا مین
چبہو کر اوسکی ہوا کو جذب کر لین تاکہ حجم
کی مقدار کم ہو جاوے اسکے بعد پہر عمل
غمز کرین۔ اگر معا مین براز ہو تو نقبہ کو جو
خریطہ کے نکلنے کا رستہ ہے نشتر سے کہول
دین اور پہر عمل غمز سے شکم مین داخل

ہوا کا نکالنا اور نقبہ کا کشادہ کرنا دونون
دستکاری سے متعلق ہین اور اسکو جراحی
کہ بری احتیاط و ہوشیاری سے ان کو
عمل مین لائے۔ اگر فتق خروج و نزول سے
قریب العہد ہو یعنی تازہ و جدید ہو مثلاً
نزول کو فقط دو تین گہنٹے گزرے ہون
اور ورم پیدا ہونے تک نوبت نہ پہونچی
ہو تو اسوقت بہتر یہ ہے کہ دو تین گرین
افیون کہلاوین یا کلورافارم سنگہاوین
تاکہ خوب گہری نیند آجاوے کیونکہ بعض
اوقات حالت خواب مین خود بخود فتق
چڑہ جایا کرتی ہے۔
کتب طبیہ عربیہ مین جو فتق ریحی و فتق مائی
و فتق لحمی کا بیان مرض فتق کی ذیل مین
کیا گیا ہے اوسکو ہم امراض خصیہ مین
لکہ چکے ہین اور اسی طرح نتو سرہ کا ولادت
طبیعی مین بیان کر چکے ہین۔ اگر ضرورت
ہو تو وہان ملاحظہ کرین

حدبہ و رباح الافرس

اسکو انگریزی مین رکٹس یعنی فقار ظہر
کا کج ہونا کہتے ہین اور اسکو لاطین مین اک
ٹہیسس کہتے ہین یعنی ورم فقار ظہر اسم

انگریزی لاٹن کی نسبت بہتر ہے اسلیئے کہ
ورم ہمیشہ نہین ہٹتا کبھی آخر مرض مین
پیدا ہوتا ہے — فی الواقع یہہ مرض امراض
اطفال میں سے ہے جسمین استخوان بدن عدم
دستیابی غذاے جید خاص سے نرم ہو جاتے
ہین اور یہہ غذا آہک وگل ہے جس سے
استخوان قوی ہوتے ہین یہہ استخوان
کج ہو جاتے ہین خواہ اپنے ہی بوجہہ سے
کج ہو جائین یا بدن کے بوجھہ سے یا ہواے
خارجی کے بوجہہ سے یا عضلات کی اینٹھن
سے مثلاً استخوان ترقوہ اپنے ہی بوجہہ سے
کج ہو جاتا ہے اور استخوان فقار ظہر اپنے
بوجہہ سے اور عضلات بدن کی کشش سے
کج ہو جاتے ہین اور عظام ساق بدن کے
بوجہہ سے کج ہو جاتے ہین اور استخوان
اضلاع ہوا کے بوجہہ سے کج ہو جاتے ہین
جسکی وجہہ سے عظام صدر و پشت آگے
کو نکل آتے ہین۔

اسباب

اسکا سبب بعید اطفال مین غذاے جیدہ
کا بہم نہ پہونچنا ہے مثلاً بچہ کا ماں یا دایہ
سے لبن صالح حاصل نہ کرنا بلکہ اوسکی عوض
غذاے نا موافق میسر آنا مثلاً بچون کے
لیئے غذاے صالح لبن ہے اوسکے عوض
غذاے یابسہ جو جوانون کی غذا ہے کھلائی
جاوے — بدن کو سردی لگنا بھی اسکا سبب
ہے۔ اکثر غربا یا غیر محتاط لوگون کے بچے جو
سردیون مین گرمیون کا لباس پہنتے ہین نیز
اس مرض مین مبتلا پائے جاتے ہین
اور نیز رطوبت زمین و مکان اور نیز
دیوارون سے گھرے ہوئے تنگ مکان کی ہوا
کیونکہ ایسے مکان کی ہوا خود صاف نہین
ہوتی اور نہ خون کو صاف کر سکتی ہے
مکان کے اردگرد قاذورات کا موجود
ہونا اور مکان کی اندرونی صفائی کا
نہونا جس سے ہوا بگڑ جاتی ہے۔ فطری
کمزوری جو والدین کے کثیر الجماع ہونے
سے لاحق ہوتی ہے اور جسکے سبب سے
جنین ضعیف پیدا ہوتا ہے اور نیز جب
صغیر السن ہون یا بوڑھے یا بڑھاپے
کے قریب ہون یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے

علامات

سب سے پہلے طفل مین رخاوت و کمزوری
پیدا ہوتی ہے اور زیادہ روتا ہے
اور کبھی کبھی قدرے نرم بخار ہو جاتا ہے
سونے کے وقت پیشانی پر پسینہ آتا ہے

اور جب بچہ کو گود مین اوٹھاتے ہین تو روتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مفاصل یا عظام بدن مین کہین درد ہوتا ہے جو گود مین لینے سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہہ حالت چند ہفتہ یا چند ماہ رہتی ہے اسکے بعد شکم قدرے منتفخ ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی دست آتے ہین جو بدہضمی یا پیچش کے اسہال کے ساتھہ مشابہ ہوتے ہین پھر مفاصل کی مقدار قدرے زیادہ ہوجاتی ہے اور انمین درد محسوس ہوتا ہے اور جب بچہ کھڑا ہوتا ہے یا حرکت کرتا ہے تو استخوان ساقین مقوس معلوم ہوتے ہین اور قیام کے وقت دونون زانو ایک دوسرے سے دور یا باہم متصل ہوجاتے ہین اسکے بعد عظام صدر اندر کو جہک جاتی ہین جس سے سینہ کا عرض کم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح استخوان اضلاع بھی دب جاتے ہین اور عظم قص مرتفع ہوکر آگے کو نکل آتی ہے اور فقار ظہر جانب خلف یا جانب یسار یا جانب یمین مین منحنی ہوجاتے ہین اس حالت کو انگریزی زبان مین پیجین بریسٹ یعنے کبوتر کا سینہ کہتے ہین۔ اور فقار ظہر کبھی کمر کے قریب آگے کو جہک جاتے ہین جسکے سبب سے

نخاع منقبض ہوجاتا ہے اور نخاع کے دب جانے سے التفات دماغ کے موافق استرخاے رجلین یا ضعف حرکات رجلین پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی سر کی مقدار فی الحقیقۃ زیادہ ہوجاتی ہے۔ کبھی زیادہ نہین ہوتی مگر زیادہ دکھائی دیتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ استخوان پیشانی زیادہ عریض ہوجاتا ہے اور آنکھین چمکیلی ہوجاتی ہین اور چہرہ چھوٹا نکل آتا ہے چونکہ چہرہ کی نسبت سر کی مقدار زیادہ دکھائی دیتی ہے اسلیے حکم لگا دیتے ہین کہ سر بڑا ہے۔ ایسے مریض کے بول مین فاسفیٹ آف لائم (آہک و گل) زیادہ خارج ہوتا ہے اور اسکے زیادہ خارج ہونے سے کبھی بچہ مرض سنگ مثانہ مین مبتلا ہوجاتا ہے۔

الغرض یہہ علامات جو مرقوم ہوئی ہین مرض کامل کی علامات ہین۔ مگر کبھی مرض اسدرجہ تک نہین پہونچتا بلکہ بعض علامات پیدا ہوکر علاج کرنے سے رفع ہوجاتی ہین مثلاً نفخ شکم تک پہونچکر علاج سے آرام ہوجاتا ہے یا عظام ساقین بہمہ تقوس پیدا ہوکر مرض رک جاتا ہے۔ کبھی استخوان صدر کی کجی اور استخوان قص کی بر آمدگی اس

حد تک پہونچ جاتی ہے کہ استسقاء بیرونی پیدا ہو جاتی ہے اور دل جانب یسار صدر سے جانب یمین مین آجاتا ہے اور یہان تک پہونچکر مرض متوقف ہو جاتا ہے اور اسکے بعد عظام مین قوت آجاتی ہے اور مریض اسی ہیئت پر مدت دراز زندہ رہتا ہے۔ مرض کا متوقف ہو جانا مرض کے نیک انجام کی دلیل ہے اور کبھی عظام کے کج ہو جانے کے بعد اسہال بکثرت جاری ہو جاتے ہین اور حمے تیز ہو جاتا ہے اور روز بروز شدید ہوتا جاتا ہے اور سر مین آب کثیر پیدا ہو جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے یا رفتہ رفتہ ضعف و کمزوری بڑہتی ہے اور لاغری ترقی کر جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے یا انتہائے زیادتی ضعف مین کوئی اور مرض مثلاً برنکائیٹس (سرفہ) یا سل پیدا ہو جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے اور یہہ بد انجامی مرض کی دلیل ہے

علاج

اول زیادہ تر بچہ کی غذا کا اہتمام کرین مثلاً شیر صالح پلا دین اگر بچہ بہت چھوٹا ہو تو دس یا بارہ مہینے تک اپنی مان یا دایہ کا دودہ پلا دین اگر شیر انسان میسر نہو تو اس عرصہ تک شیر مادہ خر سادہ یا شیر بز یا شیر گاو آب سادہ یا آب آہک ملا کر پلا دین اور جب بچہ ایک سال کا ہو جاوے تو ہمراہ شیر اراروٹ یا ساگودانہ یا ٹپیوکا یا آب مطبوخ انگلش پرل بارلی یا کارن فلاور (ذرہ جوار کلان کا میدہ جو امریکا مین تیار ہوتا ہے) یا لیبگس فوڈ وغیرہ ہمراہ شیر یا تنہا ہمراہ آب نبات تیار کرکے کہلا دین۔ اور شیر و آب مطبوخ انگلش پرل بارلی باہم مناصفہ دینا بہتر ہے اور جب بچہ کی عمر ۱۵ ماہ سے دو سال تک ہو جاوے تو دودہ کے علاوہ شوربا سے لحم بہی تنہا یا قدرے نان گندم یا برنج پختہ کے کہلایا کرین لیکن شرط یہہ ہے کہ جو کچہہ کہلاوین اوسمین ۳ حصہ شیر اور ایک حصہ دوسری غذا ہو۔ اگر اس احتیاط کے بعد بہی قدرے مرض باقی ہے تو دو بر برس تک دوسری غذاؤن کی نسبت دودہ زیادہ دین اور یہہ اخیر غذا عموماً ہر ایک بچہ کے لئے دس سال تک مفید ہے۔ دوسری تدبیر یہہ ہے کہ بچہ کی جلد بدن کو مالش اور غسل سے صاف کہین تاکہ جلد اپنا فعل بخوبی انجام دے اور سرد موسم مین گرم لباس پہنا دین خصوصاً

فلالین کا چست لباس پہننا بہتر ہے اور خشک و
ہوادار مکان میں سکونت رکھنی چاہیے ۔ اگر پیچش
یا اسہال یا پیچش وغیرہ کے قسم سے کوئی مرض
موجود ہو تو حسب دستور علاج کریں ۔ خاص اس
مرض کے واسطے پارشیس کیمیکل فوڈ دو سال کے
بچہ کو دس قطرے دیں اسکے بعد حسب سال
۵ قطرے بڑہاتے جاویں یہہ غذا کے بعد
پانی ملا کر دینا چاہیے یہہ بہت ہی مفید ہے
اس سے خون و استخوان دونوں کو تقویت ہوتی
ہے ۔ اگر انتفاخ شکم ہو تو کالشیم ہیپوپاس ہیوید
۵ سے ۱۰ گرین تک پانی ملا کر روزانہ تین بار
دینا مفید ہے ۔ روغن جگر ماہی بہی کم مقدار
مین غذا کے بعد بچہ کو دینا بہت مفید ہے ۔
اگر اسہال و فساد معدہ ہو تو مرکبات آہن
مثلاً ٹنکچر اسٹیل ۔ فیری پیلفاس ۔ فیری اٹ
کنین سہائٹر اس تنہا یا کنین کے ہمراہ دینا
بہت فایدہ دیتا ہے ۔ اگر ایسے بچہ کو مسہل
دینے کی ضرورت پیش آوے تو ریوند یا نقوع سنا
یا روغن بید انجیر عرق مسہل گرم حسب مناسب
دیں اور سنکنیشیا وغیرہ مسہلات باردہ سے
اجتناب کریں کہ یہہ خون کی مائیت کو خراب
کر کے خون کو کمزور کر دیتے ہیں اور نیز ادویہ مسہلہ
یا غیر مسہلہ جنہیں سیماب شامل ہو جیسا کہ

ہیڈ راج گمکر بیتا ہے ہرگز نہ دیں کیونکہ
یہہ استخوان کو نرم کرتی ہیں اور جس چیز
کی بچہ خواہش کرے اگر وہ اوسکے حق میں
نافع ہو جیسا کہ شیرہ بے شک دیدیں
اور اگر نافع نہو لیکن طعام کی قسم سے ہو
تو تہوڑی مقدار میں دیں ۔ مرغوب
اشیا کے کہانے سے بچہ میں طاقت
زیادہ آتی ہے کیونکہ بخوبی ہضم ہو جاتی
ہے اور جو استخوان ٹیڑہی ہوگئی ہیں
کی ہیئت کی موافق اوسے کہانی باندہنا
تا کہ بوجہ کے کم ہونے سے سیدہی ہو جاوے
مگر یہہ دستکار کا کام ہے اوس سے
امداد لینی چاہیے ۔

نرمی و شکستگی استخوان

اسکو انگریزی میں مولسٹیس آسیم
کہتے ہیں اسکے معنی ہیں نرم ہو جانا
یا ٹوٹ جانا استخوان کا ۔ یہہ مرض بہی
حد بہ و ریاح الافرسہ ہی ہے لیکن دونوں
میں فرق یہہ ہے کہ یہہ جوانوں کو جنکا
سن پچیس سال سے متجاوز ہو عارض
ہوتا ہے ۔ بچے اس سے محفوظ رہتے
ہیں ۔ دوسرا یہہ کہ اس مرض ہیں کبھی

ہڈی خود بخود ٹوٹ جاتی ہے جسطرح
بچون کے استخوانون مین فاسفیٹ
آف لایم کم ہوتا ہے اسمرض مین بھی
کم ہوتا ہے ایسے مریض کے بول مین
سفیٹ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ استخوان
مین کم رہتا ہے اور استخوان سے بول
مین زیادہ خارج ہوتا ہے۔

اسباب

اصل سبب ہنوز مخفی ہے لیکن اکثر
دیکھا گیا ہے کہ وجع المفاصل کے اسباب
سے مشابہ ہوتا ہے اور نیز مردون کی
نسبت عورتون کو زیادہ ہوتا ہے
خصوصًا حمل کی حالت مین۔ اس مرض
کی مریضہ عورتون سے دریافت کیا گیا
تو اکثر یہی معلوم ہوا کہ پہلے انکو آتشک
تھی کبھی ہوا نہین اسمرض مین مبتلا ہو
جاتے ہین خصوصًا اصحاب مانیا
کہ انکے اضلاع کے بعض استخوان خود بخود
ٹوٹ جاتے ہین

علامات

اول تمام بدن مین مثل وجع المفاصل
کی درد ہوتا ہے لیکن وجع المفاصل
کی نسبت شدید ہوتا ہے۔ اور دیرتک
باقی رہتا ہے اور علاج سے اسمرض مین فایدہ
کم ظاہر ہوتا ہے اور دونون مریضون کی بول
مین بھی فرق ہوتا ہے کیونکہ اس مریض کے
بول مین فاسفیٹ آف لایم زیادہ ہوتا ہے
اور وجع المفاصل کے مریض کے بول مین لاکٹک
ایسڈ زیادہ ہوتا ہے اور یہہ ایسڈ شکر سے جو
دودھ مین پائی جاتی ہے پیدا ہوتا ہے اور یہہ
بچون مین زیادہ پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ
انکے پسینے اور لباس سے کھٹی کھٹی بو زیادہ آیا
کرتی ہے۔ ایسا بیمار روز بروز زیادہ ضعیف
لاغر ہوتا جاتا ہے اور جب ضعف لاغری حد
کمال کو پہونچ جاتی ہے تو استخوان مین کجی
ظاہر ہوتی ہے اور ادنے سبب سے ہڈی ٹوٹ
جاتی ہے اور شکست استخوان کے بعد انکی ہڈی
مین چونا نہین پیدا ہوتا جیساکہ تندرستون
مین پیدا ہوا کرتا ہے اسیواسطے انکی ہڈی کی
شکست درست نہین ہو سکتی اور اکثر یہہ مرض
روز مرہ ترقی کرتا ہے اور ضعف لاغری بھی
روز مرہ بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ بیمار ضعف
مفرط سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ کبھی علاج
قدرے فایدہ ہو جاتا ہے اور مرض متوقف
ہو جاتا ہے خصوصًا وضع حمل کے بعد۔ علاج
سے جسقدر فاسفیٹ آف لایم استخوان مین

زیادہ رہتا ہے اور بول مین کم خارج ہوتا ہے اوسی قدر استخوان مین قوت زیادہ آتی ہے مگر جو کجی پیدا ہو چکتی ہے وہ بحال رہتی ہے اور انجام یہہ ہوتا ہے کہ حمل کے ایام مین مرض بار دیگر ترقی کرتا ہے اور بیمار ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

مناسب یہہ ہے کہ جب یہہ مرض حادث ہو تو ادویہ مقویہ مثلاً روغن جگر ماہی ٹانک سرپ وسرپ فاسفیٹ آف لایم دین اور تندرستی قایم رکھین شیر - لحم صالح - زردہ بیضہ مرغ وغیرہ اغذیہ جیدہ صالحہ دین جو زود ہضم دین انگریزی ڈاکٹر شب یمانی کی بڑی تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شب یمانی خام تین تین گرین سادہ پانی کے ہمراہ روزانہ تین مرتبہ دین کہ یہہ نہایت فایدہ بخش ہے اگرچہ قیاس تو چاہتا ہے کہ اسکا استعمال ناجایز ہے اسلیے کہ یہہ قاتل فاسفیٹ و ملین عظام ہے اور اسوجہ سے شاید مضر ہو لیکن چونکہ اہل تجربہ کی شہادت متواتر ہے اور کوئی دوسری دوا بالخاصیت اسکے لیے مفید ثابت نہین ہوئی اور مرض بھی مہلک ہے لہذا چند روز دیگر امتحان کرین اگر فایدہ ہو تو بھی دیتے رہین اسمرض مین تعلیل اوجاع بدن کے واسطے دو دوائین بہت مفید ہین اول افیون یا مارفیا حسب مناسب دینا - دوسرا کلورل ہایڈریٹ بار بار دینا - زراقہ سوزنی کے ذریعہ سے مارفیا پانی مین حل کرکے زیر جلد پہونچانا بھی مفید ہے۔

دوالی

اسکولاٹن مین ورانکمیش اور انگریزی مین واریکوسس وینس کہتے ہین یعنی ورید کا خمدار و پرگرہ ہونا سو فی الواقع یہہ ورید کا مرض ہے جسمین ورید اپنے طول و عرض مین بڑھ جاتی ہے اور اسکا غشا بثقل کے سبب سے زیادہ ضخیم و دبیز ہو جاتا ہے اور یہہ ثقل اوس خون کی وجہ سے ہوتا ہے جو ورید مین بکثرت داخل ہوتا ہے چونکہ ورید طول مین بڑھ جاتی ہے لہذا سانپ کی طرح خم بخم و پرگرہ ہو کر اپنے طول کو کم کرتی ہے اور طول ساق وغیرہ مین رہتی ہے۔

واضح ہو کہ ورید مین ایک جسیم مدور رقیق غشائی الجوہر ہے جو اوسکے غشاء داخل سے پیدا ہو کر ورید کے عرض مین رہتا ہے اور یہہ جسیم ہر ایک ورید مین

کبھی ایک انچ اور کبھی دو انچ کے فاصلہ پر اور کبھی ایک انچ کے فاصلہ میں دو دو یعنی نصف انچ کے فاصلہ پر رہتا ہے اور ورید کے اندر ہوتا ہے اور اسکو انگریزی میں والف کہتے ہیں یعنی مجریٰ کو بند کرنیوالا۔ اور یہہ جسم مدور رقیق ایک جانب سے دیوار ورید کے ساتھہ متصل ہوتا ہے اور دوسری سمت سے کسی کے ساتھہ متصل نہیں ہوتا جسوقت خون ورید سے صاعد ہوکر قلب میں جاتا ہے تو یہہ جسم مجریٰ سے دور ہوکر اوسکی دیوار کے ساتھہ متصل ومتعلق ہوجاتا ہے اور جب خون گزر چکتا ہے تو اپنی اصلی جگہہ پر آجاتا ہے خون لوٹنے سے اسفل کی طرف واپس آنے سے رکتا ہے۔ چونکہ اس مرض میں ورید زیادہ وسیع و عریض ہوجاتی ہے تو یہہ جسم اپنی کوچکی کے سبب بیکار ہوجاتا ہے اور دونوں دیواروں کے ساتھہ متصل نہیں ہوتا اور ورید کے رستہ کو جو زیادہ عریض ہوگیا ہے بند نہیں کرتا اسلئے حکمت الٰہی اس امر کی مقتضی ہوتی ہے کہ دریا پیچ کی طرح پیچ در

خمدار ہوکر والف کا کام دے اور جبتک یہہ مرض ترقی نہیں کرتا اس سے کسی قسم کی تکلیف اور اذیت نہیں ہوتی۔ مگر ترقی کی حالت میں غشاے ورید متورم ہوجاتی ہے اور جو خون ورید کے خم وپیچ میں ہوتا ہے وہی منجمد ہوکر ورم پیدا کرتا ہے پس دوران خون کے بند ہونے اور نیز ورم سے آب کثیر جمع ہوکر غشا کے خانہ دار میں مجتمع ہوجاتا ہے اور اوس سے جلد میں ورم زیادتی مقدار پیدا ہوتی ہے اور اس ورم میں چمک اور درد زیادہ ہوتا ہے بعد یہہ ورم شق ہوجاتا ہے اور اوسمیں زخم پڑجاتا ہے اور کبھی اسکے سبب سے ورید شق ہوجاتی ہے اور اس سے خون کثیر جاری ہوتا ہے۔ ہر چند ممکن ہے کہ یہہ مرض بدن کی ہر ایک ورید میں عارض ہوجاے لیکن اکثر وریدوں میں جو رجلین میں ہے اور خون کو اسفل سے قلب میں لیجاتی ہے دیکھا جاتا ہے اسی طرح ہاتھونکی وریدوں میں اور وریدوں میں جو حبل الانثیین میں آتی ہے اور اون وریدوں میں بھی جو غشاے خانہ دار میں جلد مستقیم کے غشا کی تہہ کے نیچے دہن ہاے گرد مقعد اور اوسکی اخیر میں واقع ہیں پیدا ہوجاتا ہے۔ بواسیر حقیقی یہی ہے

اسباب

جو شے خون کو قلب کی طرف جانے سے روکتی ہے وہی اس مرض کا سبب ہے مثلاً امراض جگر یا امراض طحال ثقل حمل جسکے سبب رحم پر دباؤ پڑتا ہے۔ زیادتی قبض شکم کثرت مشقت حالی زیادہ قیام جیسا کہ ملوک کے سامنے ہوا کرتا ہے جس سے پاؤں خون کا کثیر رجوع کرتا ہے۔ کبھی استعداد خاندانی اسکا سبب ہوتا ہے کیونکہ اس سے رگلیں خلقی ضعیف ہوتے ہیں کبھی سوا کے ضعف و کمزوری دیوار ورید کے کوئی اور سبب نہیں پایا جاتا جیسا کہ اون شخصوں کا حال دیکھا جاتا ہے جو طویل القامت ہوتے ہیں یا جنکے اعضا بلغمی مزاجوں کی طرح خلقی طور پر سسترخی و ضعیف ہوتے ہیں کبھی بتقاضائے سن بھی اسکا سبب ہوتا ہے کیونکہ ۲۰ سال کی عمر سے پہلے یہہ مرض حادث نہیں ہوتا اسکے بعد ۴۰ سے ۵۰ کی عمر تک زیادہ پیدا ہوتا ہے اس زمانہ کے بعد کمتر عارض ہوتا ہے کیونکہ اسوقت خون کم پیدا ہوتا ہے اور مشقت بھی کم کرنی پڑتی ہے۔ انگلستان میں اور ایسے ملکوں میں جہاں عورتیں زیادہ مشقت کرتی ہیں مردوں کی نسبت عورتوں زیادہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اسکے برخلاف دیکھا جاتا ہے

علامات

جس وریدین میں یہہ مرض ہوتا ہے اوسکے طول و عرض میں زیادتی و کجی و خم پیچ ہے اور خارج میں اکثر رنگ ارغوانی ہو جاتا ہے اور اوس جگہ عقود کی طرح پائی جاتی ہیں جنمیں درد ہوتا ہے تراوش آب کے سبب ورم بھی معلوم ہوتا ہے اور کبھی ورم ورید کے سبب غشاے خانہ دار میں تراوش آب کے باعث تمام قدم متورم ہو جاتا ہے اور اُسکے سبب پاؤں ثقیل و ضعیف ہو جاتا ہے چلنا دشوار ہو جاتا ہے اور یہہ حالت کبھی مدت دراز تک رہتی ہے کبھی تھوڑے عرصہ کے بعد ورم و عقود کے مقام پر سوزش حاد پیدا ہو جاتا ہے اور جلد میں برآمدگی و تمدد و درخشندگی پیدا ہو جاتی ہے اور چھونے سے درد ہوتا ہے آخر اوسمیں تقیح پیدا ہو کر ریم جاری ہو جاتا ہے اور یہہ زخم خود بخود زائل نہیں ہوتا اور زیادہ مشقت اور چلنے پھرنے سے بڑھتا ہے اور سکون و راحت سے کم ہوتا ہے اور

بعض بستین مین بھی ممکن ہے بلکہ ملک بنگالہ مین
بعض بستین مین زیادہ دیکھا جاتا ہے اور
جب یہہ مرض مستحکم و مزمن ہو جاتا ہے
تو مریض کا پاؤن ضخیم و غلیظ ہو جاتا ہے
اور اوسکے اوپر خشونت پائی جاتی ہے اور
یہہ ساق مین کسی جگہ ارتفاع اور کسی جگہ
انخفاض زیادہ ہوتا ہے اور نیز سیاہی و
شگاف بھی پائے جاتے ہین جیسے کہ فیل
کے پاؤن پر ہوتے ہین اسیوجہ سے اسکو
دار الفیل و فیل پا کہتے ہین۔ اس مرض
کی ماہیت یہہ ہے کہ بدن مین غدود ہین جنکو
مین لمفاٹک گلانڈ کہتے ہین اور عربی مین
سحوم غددیہ اور یہہ جلد کے نیچے غشاے
خانہ دار مین رہتی ہین اور اربیّہ مین کش
ران کے اندر محسوس ہوتی ہین اور ان
غدون کے اندر اعضا سے مجاری داخل
ہوتے ہین جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
پانی پہونچاتے ہین اور یہہ مجاری ہر جگہ
بدن مین وریدون کی طرح پھیلے ہوئے
ہین اور انکا کام یہہ ہے کہ جمیع اعضا
خون سے اپنی غذا حاصل کرتے ہین اور
اغتذا کے بعد جو مائیت حاجت سے زیادہ
اعضا مین رہتی ہے اوسکو یہہ مجاری
جذب کرکے ترقوہ کے قریب لیجاتے ہین اور
ورید کبیر مین جو ترقوہ کے قریب ہے پہونچا
دیتے ہین یہہ مجاری ان غدون مین
داخل ہوتے ہین اور گردش کرکے اون سے
خارج ہوکر اوپر کو جاتے ہین اور رجلین کی
مائیت کو اوپر لیجاتے ہین۔ جب یہہ مجاری
رجلین سے مائیت جذب کرکے اوپر کو جاتے
ہین تو یہہ مائیت پہلے ان غدود مین داخل
ہوتی ہے پھر انہی غدون کے ذریعہ اوپر جاتی
ہے۔ اگر کسی سبب سے ان غدود مین یہہ حالت
پیدا ہو جاوے کہ انکا جریان آب رک جاوے
تو آب مذکور مجاری مذکورہ مین مجتمع رہتا ہے
اور ان مجاری کے غشا سے پانی تراوش کرکے
غشاے خانہ دار مین مجتمع ہو جاتا ہے جس سے
یہہ غشا غلیظ و متورم ہو جاتا ہے۔ اسوجہ سے
ساق و قدم کی مقدار غلیظ و کبیر ہو جاتی ہے

اسباب

اصل سبب تا حال متحقق نہین ہوا لیکن
مرطوب ملک مین اسکی کثرت سے قیاس
کیا جاتا ہے کہ شاید ہواے مرطوب کو
بھی اسکے احداث مین کچھہ دخل ہے لیکن
ڈاکٹر لوئیس صاحب اپنے مشاہدہ سے بیان
کرتے ہین کہ خوردبین کے ذریعہ سے اس

مریض کے خون میں اور اوس شخص کے خون میں جسکے بول میں کیلوس آتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد بول میں ایک ایسی چیز منجمد ہو جاتی ہے جو شکل جادر کی ہوتی ہے کرم کو جو دیکھے ہیں جو صوف کے رشتہ کے مشابہ تھے اور یہہ کرم انسان و حیوان دونوں کے جسم میں پیدا ہوتے ہیں اسکولاٹن میں فلیریا سانگوینس ہامِ انس کہتے ہیں یعنی کرم مشابہ بخیطِ ابیض جو انسان کے خون میں پیدا ہوتا ہے۔ شاید یہی کرم غدہ مذکور میں پیدا ہوگیا ہو اور اوس سے ورم پیدا ہوکر مجاری مذکورہ اپنے فعل سے باز رہ گئے ہوں

علامات

اسکی پیدایش دو طرح پر ہے ایک یہہ کہ ساق کی مقدار میں زیادتی مع ورم حار کے ہوتی ہے اور اسکے ساتھ تپ بھی ہوتی ہے خواہ حاد ہو یا لین اور یہہ ورم حار مجاری آب پرندہ کے گرد اونکے غشا میں بھی ہوتا ہے اور اس ورم کا اثر اربیہ تک جو غدہ ہا کے مذکورہ کا محل ہے پہونچتا ہے۔ کبھی یہہ ورم حار اوراق کے گرد پھیلا جاتا ہے اور دو تین روز کے بعد تپ اور درد جو اس ورم کے سبب سے پیدا ہوگئے تھے زایل ہوجاتے ہیں مگر ساق کی مقدار سابق کی نسبت کسیقدر کم ہوکر بدستور قایم رہتی ہے اور چند روز کے بعد پھر ورم حار و تپ و درد عود کرتا ہے اور مثل سابق دو تین روز کے بعد برطرف ہوجاتا ہے اور ساق کی مقدار کسی قدر زیادہ ہوکر قایم رہتی ہے اسی طرح ہر دورہ کے بعد ساق کی مقدار بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ ساق پاے فیل کا مصداق بنجاتی ہے۔ اگر یہہ مرض کیسہ خصیہ میں ہو تو اوسکی مقدار کی زیادتی بلحاظ وزن نصف من تک پہونچ جاتی ہے

قسم دوم یہہ ہے کہ اوسمین جسے دورہ حار و درد نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ مقدار بڑہتی ہے اور مثل پاے فیل کے ہوجاتی ہے اور کبھی پانون مقدار میں بڑھکر اپنی زیادتی مقدار پر متوقف ہوجاتے ہیں اور پھر ہمیشہ اسی مقدار پر رہتے ہیں کم و بیش نہیں ہوتے مگر یہہ کیفیت اوسوقت ہوتی ہے جبکہ پانون کی جلد پھٹ جاتی ہے اور اوس سے پانی جاری رہتا ہے اور کبھی اس مرض میں ساق پر مختلف مقدار کے دانے ظاہر ہوجاتے ہیں اور کبھی جلد سا... جا بجا

ارتفاع و انخفاض و تقشر پیدا ہو جاتا ہے اور جلد کے ارتفاع و انخفاض کے درمیان زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس مرض میں جبتک بالون کی مقدار بہت زیادہ نہیں ہوتی اور درد و حمی بھی نہیں ہوتا بمقدار زیادہ نہیں ہوتی کہ مریض کو شکایت کا موقع ملے مگر جب حمی و درد و ورم پیدا ہو جاتے ہیں تو مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے اور جب زخم ہو کر خون و ریم جاری ہو جاتی ہے تو خون کمزور ہو جاتا ہے۔ اطبای کاملین کی راے اس باب میں مختلف ہے کہ اس مرض میں بخار ورم کے سبب سے ہوتا ہے یا بخار کے سبب ورم ہو جاتا ہے لیکن اقرب بصواب یہہ ہے کہ ورم حار بخار کا سبب ہے اوسکے زایل ہونے سے یہہ بھی زایل ہو جاتا ہے یہہ نہیں کہ بخار کے سبب سے ورم پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ورم و زیادتی مقدار موجود ہوتی ہے مگر بخار نہیں ہوتا پس بخار مرض کا جزو نہیں۔

علاج

اگر بخار موجود ہو تو مسہل بارد دین جو مائیت کو خارج کرے اور مریض کو آرام سے پلنگ پر ایسی طرح لٹاے رکھین کہ اوسکے پیر اونچے رہین اور ساق متورم پر پارچہ صاف سرکہ آمیز پانی یا صرف سرد پانی میں یا ایسے پانی میں جسمین امونیا یا پوٹاس محلول ہو تر کرکے باندھ دین اور جب ورم حار زایل ہو جاے اور صرف زیادتی مقدار باقی رہجاے تو ورم پر بندش لگا دین یا عرض حمے سے پہلے ورم پر بندش لگا دین اگر پیر کی بندش ہو تو بہتر ہے کیونکہ بندش کے دباؤ سے ساق کی مقدار کم ہو جاتی ہے ادویہ ماکولہ میں سے سیوریٹ آف امونیا اور کالشیم سیوریاس بمقدار مناسب جدا گانہ دین اور دونون میں سے جس سے فایدہ ہو اوسپر مداومت کرین اور وقت ضرورت عمل جراحی کرین اور وہ یہہ ہے کہ شریان کبیر جو شکم سے نکلتی ہے اور قلب سے رجلین میں خون لاتی ہے شکم کے قریب اوسکے سر کو بندش لگا دین تاکہ رجلین میں خون کم آوے اور غذا نہ پہنچنے کے سبب اونکی مقدار کم ہو جاوے کبھی شریان مذکور کے سر سے پر بندش نہیں لگاتے بلکہ اوسکے عوض خارج میں محل شریان پر کمانی لگا دیتے ہیں۔

اس سے شریان پر دباؤ پہونچتا ہے اور
پانو مین خون کم آتا ہے لیکن یہہ دونون
تدبیرین موجب ایذا ہین مریض انکی برداشت
نہین کرسکتا۔ تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے
کہ جب جلد ساق مین شگاف آجاتا ہے
اور اوس سے پانی جاری ہوتا ہے تو مرض
متوقف ہوجاتا ہے لہذا اگر خود بار یک
نشتر سے طول ساق مین جابجا چھوٹے چھوٹے
شگاف پیدا کردین تو اون سے پانی جاری
ہوکر مرض متوقف ہوجائیگا۔ تبدیل ہوا
بلند مسکن سے بہی اس مرض مین فایدہ ہوتا
ہے کیونکہ اس سے بہی ازالہ سبب ہوتا ہے
ڈاکٹر لیوایس صاحب و دیگر ڈاکٹران جدید
العصر کا قول ہے کہ ایسے مریض کو بہت
کم مقدار مین مثلاً نصف گرین تک دوا
سانٹونائین روزانہ تین بار ایک ہفتہ برابر
دین تاکہ جرم مذکور جو خون مین ہے مرجاے
بعد آیوڈائیڈ پٹاس یا کالشیم مہوریا ہین
پہر چند روز پلاوین تاکہ غدہ ہاے مذکور
صاف ہوجائین اور مواد جو اونکے اندر ہے
ان ادویات کے اثر سے خوب منحل ہو
اور غدون کا ورم برطرف ہوجاے
اور جس طرح تندرستی کی حالت مین مجاری
مین پانی جاری ہوتا تہا اب بہی جاری ہوجاے

اوجاع اعضای طرفیہ

وجع المفاصل

اسکو انگریزی مین روماٹیزم کہتے ہین اور
یہہ اسم قدیم ہے جو گریک زبان سے لیا گیا
ہے اور اسکے معنی ہین بدن مین جریان آب
چونکہ قدما کے نزدیک اس مرض کا سبب یہی
جریان آب تہا لہذا اس نام سے موسوم
کیا گیا۔ مگر تحقیق حال سے جو کچھہ ثابت ہوا
ہے وہ یہہ ہے کہ خون مین کوئی چیز پیدا
ہوکر موجب اس مرض کا ہوتی ہے جسکے
سبب سے خون اپنی طبیعی حالت سے منحرف
ہوجاتا ہے اور اوسمین لزوجیت (فائبرین)
زیادہ ہوجاتی ہے اور خون مین حدت و
جوش زیادہ ہوجاتا ہے جسکے سبب سے اعضا
مین ورم پیدا ہوجاتا ہے خصوصاً غشاے
ریشہ دار مین جو عضلات اور مفاصل کے
اوپر اور خریطہ قلب کے اندر ہے ورم زیادہ
حادث ہوتا ہے

اسباب

سبب بعید خون کا خاص فساد ہے جو

اوپر بیان کیا گیا ہے اور سبب قریب
اکثر بدن کا بھیگنا اور سردی لگنا ہے۔
کبھی غذا کم کھانا اور موسم کے موافق لباس
نہ پہننا ہوتا ہے جیسا کہ کم مایہ اور مزدوری
پیشہ لوگوں میں دیکھا جاتا ہے۔ کبھی حادثی
اثر سے اور کبھی سوزاک کے بعد ہو جاتا ہے
اور یہ مرض تین قسم کا ہے۔ حاد
حاد مزمن۔ مزمن و خفیف الاعراض۔
قسم اول یعنی حاد ہندوستان میں کم عارض
ہوتا ہے اور سرد ملک میں اور ایسے مقامات
میں جہاں سردی و بارش باران زیادہ ہو
جیسا کہ کوہستان ہے زیادہ حادث ہوتا
ہے۔ اس قسم کا نام وجع مفاصل حاد یا
حمی وجع مفاصلی ہے

علامات

اکثر دوسرے اعراض سے پیشتر بدہضمی
اذیت محسوس ہوتی ہے اسکے بعد بخار
آتا ہے اور چوبیس گھنٹہ کے بعد چند یا کل
مفاصل بدن میں قدرے درد و سختی
محسوس ہوتی ہے جس سے حرکت میں
دشواری ہوتی ہے۔ اسکے بعد بخار قوی
و تیز ہو جاتا ہے اور درد اعضا میں شدت
آ جاتی ہے یہاں تک کہ کسی جوڑ پر انگلی
لگانے یا کپڑا رکھنے کی بھی برداشت نہیں
ہو سکتی۔ پھر مفاصل پر ورم و سرخی ظاہر
ہوتی ہے اور انکی تحریک مطلقاً دشوار
ہو جاتی ہے بلکہ اگر کوئی اوسکے پلنگ کو
حرکت دے تو اوس سے بھی متاذی ہو کر
چلاتا ہے۔ گورے رنگ کے آدمیوں کے
چہرے پر سرخی نمودار ہو جاتی ہے جیسا
تپ سرخ میں ہوا کرتی ہے اور جلد بدن
گرم و عرق آلودہ ہوتی ہے لیکن پسینہ آنے
سے تپ میں کمی نہیں ہوتی اور پسینہ
میں کھٹی بو آتی ہے کیونکہ اس مرض میں
خون میں ترشی زیادہ ہوتی ہے اور زبان
میں سفیدی اور سفیدی میں خاکستری
رنگ نمایاں ہوتا ہے اور طبیعت میں
قبض پائی جاتی ہے۔ اگر آلہ مقیاس
الحرارت بیمار کی بغل میں رکھ کر جوش
خون کا امتحان کیا جاوے تو پارہ
ہمیشہ سو درجہ سے زیادہ ہوتا ہے اور
کبھی ایک سو پانچ درجہ تک پہونچ جاتا ہے
اور جو بیمار بسبب جوش خون کے آخر
میں مرجاتا ہے اوسمیں پارہ ایک سو نو
سے ایک سو دس درجہ تک ہوتا ہے
اور جب اس حد تک پہونچ جاوے تو یقین

اور تشنگی اس مرض مین نہایت غالب ہوتی ہے اور بول کم آتا ہے۔ اور ٹھنڈا ہو جانے کے بعد بول کے نیچے یوریٹ ایمونیا یا یورک ایسڈ یا دونون تہ نشین ہو جاتے ہین۔ یہہ حالت دس بارہ روز تک رہتی ہے۔ اسکے بعد اعراض مین خفت ہو جاتی ہے کبھی ایک مہینے تک اعراض شدید موجود رہتے ہین کبھی اعراض کی شدت زایل ہو کر دوبارہ عود کرتی ہے۔ کبھی درد و ورم ایک جوڑ مین ہوتا ہے اور چند روز کے بعد اسکو چھوڑ کر دوسرے جوڑ مین شدت کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی مفاصل سے غشاے قلب مین جا پہونچتا ہے اور یہہ خطرناک ہے

علاج

کبھی یہہ مرض خود بخود زایل ہو جاتا ہے اور علاج کی حاجت ہی نہین پڑتی جیسا کہ جدری و دمامیل اور کئی اور امراض خود بخود زایل ہو جاتے ہین یہی وجہ ہے کہ اکثر اشخاص مختلف تدابیر کے مفید ہونے کا دعوے کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ اس تدبیر سے فایدہ ہوا ہے دوسرا کہتا ہی کہ یہہ علاج مفید پڑا ہے اور ممکن ہے کہ مرض خود بخود زایل ہوا ہو چنانچہ کتب طبیہ عربیہ مین اسکے علاج مین فصد پر زیادہ اعتماد ہے حالانکہ فصد سے خون مین لزوجت زیادہ آجاتی ہے پھر ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ فصد سے فایدہ ہوا۔ اسلیئے ہمارا تدبیر پر اعتماد کم کر لینا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ماہ گزرنے کے بعد مریض خود بخود تندرست ہو گیا ہو۔ ایک حکیم کامل سے کسی شخص نے سوال کیا کہ وجع المفاصل کے واسطے سب سے زیادہ تر مفید تدبیر کونسی ہے۔ حکیم نے تامل کے بعد جواب دیا کہ سب سے بہتر علاج تین ہفتہ کی مدت گزر جانا ہے۔ قابل اعتماد وہی تدبیرین ہین جنسے اکثر اشخاص کو یکسان نفع ہوا ہو اور انکے استعمال سے ایک دو ہفتہ مین فایدہ تامہ حاصل ہو اور چھہ ہفتہ گزرنے کا انتظار نکرنا پڑے۔ ایسی تدابیر مین سے ایک یہہ ہے کہ دردمند جوڑ سے قدرے نیچے اور قدرے اوپر یعنی مقام درد کے جانبین پر کچھہ فاصلہ دیکر آبلہ انگیز پلاسٹر لگائین اور خیال رکھین کہ یہہ دوا خاص مفصل پر نہ لگنی پاوے آبلہ پیدا ہونے کے بعد فوراً تپ و درد دفع ہو جاتا ہے

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

بقیہ رسالہ نمبر ۶ جلد ۱۹

(اوپیم)

مرکب دوم لکویڈ ایکسٹراکٹ آف اوپیم
(رب رقیق افیون) جسکو لاطینی میں اکسٹراکٹم اوپیائی لیکویڈم کہتے ہین
ترکیب ایک اونس رب افیون کو رطل پانی میں برابر ایک گھنٹہ تک بھگو رکھیں اور بار بار ہلاتے رہیں بعد ازان چار اونس شراب مقطر ملا کر صاف کریں۔
خوراک: ۱ سے ۴ بوند تک - اسمین فی اونس ۲۲ گرین افیون ہے۔

مرکب سوم اوپیم پلاسٹر (افیون کی لوبری) جسکو لاطینی میں امپلاسٹرم اوپیائی کہتے ہیں
ترکیب اول ۱۲ اونس رزن پلاسٹر کو پانی کی بھاپ پر پگھلا کر ایک اونس باریک سفوف افیون بتدریج داخل کریں اور استعمال میں لاویں
استعمال تسکین الوجع کے طور پر وجع مفاصل وغیرہ مقام درد پر کپڑے کے ذریعہ سے لگایا جاتا ہے جس سے اثر زیادہ ہوتا ہے - اسکے سو حصہ میں ایک حصہ افیون ہے۔

مرکب چہارم ٹنکچر آف اوپیم (لاڈنم) جسکو لاطینی میں ٹنکچورا اوپیائی کہتے ہیں
ترکیب ۲ ڈرام نیم کوفتہ افیون کو سوا پاؤ پروف اسپرٹ میں برابر سات روز تک بھگو رکھیں اور اسعرصہ میں کبھی کبھی ہلا دیا کریں بعد ازان صاف کرکے استعمال میں لاویں۔
فوائد نہایت عمدہ مسکن الاوجاع ہے اگر شیر خوار بچہ کو شدت درد میں یہہ مرکب بنا کر دیا جاوے تو ازبس فایدہ ہوتا ہے
نسخہ ٹنکچر اوپیم ایک بوند - ریوند چینی ۲ ڈرام لعاب صمغ عربی - عرق شبت ہر یک ۲ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دن میں دو بار دیں
اگر عادی شراب کو نیند نہ آوے تو بوقت شب یہہ مرکب بنا کر دیں نسخہ سوم ٹنکچر اوپیم اکسٹراکٹ ہایوسائمس کلورل ہائیڈریٹ برومائیڈ آف پٹاسیم ٹنکچر کیپسیکم ہر یک نصف ڈرام ٹنکچر اکونائیٹ ۵ بوند پیپر منٹ واٹر چار اونس سب کو ملا کر سونے کے وقت ایک اونس پلاویں - اگر موسم برسات کے بثورات و دیگر قروح کہنہ سے رطوبت

بکثرت خارج ہو تو اس عرق مین کپڑا بھگو کر زخم کو تر رکھین بہت جلد فایدہ ہوگا۔ نسخہ عرق شوگر آف لڈ۔ لاڈنم ہر یک ۱ ڈرام پانی ڈہائی پاؤ۔ سب کو ملا کر استعمال کرین۔

مرض اسہال مین اس مرکب سے ازبس فایدہ ہوتا ہے نسخہ ٹانک ایسڈ ۳۰ گرین لاڈنم ۴۰ بوند۔ گلیسرین ۴ ڈرام عرق پودینہ ساڑہے تین اونس سب کو ملا کر چار چار گہنٹہ کے بعد بقدر ۴ ڈرام دین کثرت اسہال مین اس مرکب کی پچکاری سے بہی فایدہ ہوتا ہے نسخہ زراقہ اسی ٹیٹ آف لڈ ۸ گرین چاولون کی پیچ دو اونس لاڈنم ۳۰ بوند سب کو ملا کر استعمال کرین۔ پیچش مین نیز شدید اسہال اور محرقہ بخار کے دستون مین یہہ مرکب دینا زیادہ تر مفید ہے اور فایدہ فوراً ظہور مین آتا ہے نسخہ پھٹکری ۱۲ گرین ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۲ بوند۔ سرپ آرنج پیل ۲ ڈرام۔ لاڈنم ۴ بوند۔ پانی ڈیڑہ اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام دین دیگر مکسچر قابض جس سے اسہال کو ازبس فایدہ ہوتا ہے نسخہ لاڈنم ۵ بوند ٹنکچر کہتہ ۲۰ بوند۔ چاک مکسچر ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۳ مرتبہ دین

اگر قولنج تشنجی کی وجہ سے معدہ پہول جاوے اور درد سے ازحد تکلیف ہو تو یہہ مرکب بنا کر دین نسخہ۔ لاڈنم ٹنکچر انگوزہ ٹنکچر زنجبیل ہر یک یکڈرام۔ سلفیورک ایتہر ڈہائی اونس عرق پودینہ ۱۰ اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام پلا دین۔ اگر اسہال اور قے کی شکایت پائی جاوے تو یہہ مرکب دین اس سے کمال فایدہ ہوتا ہے نسخہ ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۲۰ بوند۔ لاڈنم ۱۰ بوند۔ پیپرمنٹ واٹر ایک اونس سب کو ملا کر استعمال کرین ابتدائے مرض ہیضہ مین اس مکسچر کے استعمال سے ازبس فایدہ ہوتا ہے نسخہ مکسچر لاڈنم ٹنکچر زنجبیل ہر یک یک فلوئڈ ڈرام۔ ارومائک پوڈر آف چاک ایکڈرام ٹنکچر کہتہ ۲ ڈرام۔ کاربونیٹ آف امونیا ۴ گرین۔ پیپرمنٹ واٹر چہہ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس ہر دو گہنٹہ کے بعد دین۔ اگر اسمین فی خوراک ۱ بوند کلوراڈاین بہی شامل کر لیا جاوے تو نہایت سریع الاثر اور قوی الفایدہ ہو جاتا ہے۔

اگر بچہ ہیضہ مین مبتلا ہو تو اوسکو یہہ مرکب بنا کر دین نہایت سودمند ہے نسخہ نائیٹریٹ آف سلور ۱/۴ گرین۔ ڈائیلوٹ

ٹانیٹرک ایسڈ ڈہائی بوند - لاڈنم ڈہائی بوند - لعاب صمغ عربی ۴ ڈرام - شربت سادہ ۴ ڈرام عرق دارچینی ایک اونس تین تین گھنٹہ کے بعد بقدر دو ڈرام ایک سالہ بچہ کو دین -

درد دندان کے لئے یہہ عرق سریع الاثر ہی ہین ہے درد فوراً رفع ہوجاتا ہے مگر کرمخوردہ دانت کو سلائی سے صاف کرنا ضروری ہے اگر سوراخ نا معلوم ہو تو صرف مسوڑون پہ لگا دین نسخہ لائکوار امونیا اور ٹنگچر اوپیم دونون مساوی الوزن لیکر استعمال کرین خوراک ۱۰ سے ۴۰ بوند تک - اسکے ۴ قطرات مین ایک گرین افیون ہے -

مرکب پنجم واین اوپیم (شراب افیون) جسکو لاٹن مین وانیم اوپیائی کہتے ہین ترکیب ایک اونس یک افیون ۵۰ ۷ گرین سفوف قرنفل ۵ ۷ گرین سفوف دارچینی کو ڈہائی پاؤ شراب شیرین مین داخل کرکے برابر ۷ روز تک بند برتن مین بھگو رکھین اور کبھی کبھی ہلا دیا کرین بعدازان صاف کرکے حسب ضرورت اور شراب شیرین داخل کرین تاکہ ڈہائی پاؤ پورا ہوجاوے خوراک ۱۰ سے ۴۰ بوند تک - اسکے چودہ قطرات مین ایک گرین افیون ہے -

مرکب ششم امونی ایٹڈ ٹنگچر آف اوپیم - اسکو لاٹن مین ٹنکچورا اوپیاے امونا سے ٹا کہتے ہین

ترکیب سفوف افیون سو گرین - سفوف زعفران ۱۸۰ گرین - بنزوایک ایسڈ ۱۸۰ گرین روغن بادیان ایک ڈرام - اسٹرانگ سلوشن آف امونیا چار اونس سب کو ملاکر ۱۶ اونس شراب مقطر مین برابر سات روز تک بند برتن مین بھگو رکھین اور کبھی کبھی ہلا دیا کرین بعدازان نچوڑ کر صاف کرین اور چار اونس یا بقدر ضرورت اور شراب مقطر شامل کرین تاکہ ڈہائی پاؤ پورا ہوجاوے خوراک ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک - اسکے ایک اونس مین ۵ گرین افیون ہے

مرکب ہفتم اینما آف اوپیم (حقنہ افیون) - اسکو لاٹن مین اینما اوپیاسی کہتے ہین

ترکیب دو اونس لعاب نشاستہ مین ۳۰ بوند لاڈنم ملاکر عمل مین لاوین -

فواید مسکن اوجاع و دافع تشنج ہے -

استعمال سہال پیچش - تقطیر البول اور درد حیض وغیرہ امراض معاے مستقیم و اندام نہانی مستورات مین بطور حقنہ کے

استعمال کیا جاتا ہے

مرکب ہشتم لینی منٹ آف اوپیم (طلاء افیون)
جسکو لاطین مین لینی منٹم آف اپائی او ای کہتے ہین

ترکیب لاڈنم اور لینی منٹ آف سوپ کو مساوی الوزن لیکر ملا دین

فواید نہایت عمدہ مسکن الاوجاع ہے۔

استعمال موچ اور کچلے ہوئے مقام پر اور وجع مفاصل کے درد مین مالش کے طور پر استعمال کرنا از بس مفید ہے۔ اسکے ایک اونس مین ۴ ڈرام افیون کی مقدار ہونی چاہیئے۔

مرکب نہم اوپیم لازنجر (قرص افیون)
جسکو لاطین مین ٹراکی سائی اوپیائی کہتے ہین

ترکیب رب افیون ۲۷ گرین ٹنکچر ٹولو ½ ڈرام قند سفید ایک طل۔ سفوف صمغ عربی دو اونس رب السوس چہ اونس۔ سب کو باریک کرکے حسب ضرورت آب مقطر مین خمیر کرکے ۲۲۷۔ اقراص بناویں اور اوسط درجہ کے گرم مکان مین خشک کرین

خوراک ایک سے دو قرص تک۔ اسکے دس قرص مین ایک گرین با افیون ہے

مرکب دہم کمپونڈ پوڈر آف اوپیم
(مرکب سفوف افیون) جسکو لاطین مین پلوس اوپیائی کمپازیٹس کہتے ہین۔

ترکیب سفوف افیون ڈیڑھ اونس سفوف مرچ سیاہ دو اونس سفوف زنجبیل ۵ اونس سفوف زیرہ ۶ اونس سفوف کتیرا ½ ڈرام سب کو ملا کر صاف کرین اور دوبارہ کھرل کرکے بند بوتل مین رکھدین

خوراک ۲ سے ۵ گرین تک۔ اسکے ۱۰ گرین مین ایک گرین افیون ہے

مرکب دوازدہم کنفکشن آف اوپیم
(معجون افیون) جسکو لاطین مین کن فکشیو اوپیائی کہتے ہین

ترکیب ایک اونس شربت خشخاش مین ۱۹۲ گرین سفوف مرکب افیون ملا کر استعمال کرین

خوراک ۵ سے ۲۰ گرین۔ اسکے ۴۰ گرین مین ایک گرین افیون ہے

مرکب دوازدہم کمپونڈ پل آف سوپ
(حبوب افیون صابونی) جسکو لاطین مین پلولا سیپونس کمپازیٹا کہتے ہین

ترکیب ۴ ڈرام سفوف افیون اور دو اونس سخت صابون کو باریک کرکے حسب ضرورت گلیسرین مین خمیر کرکے ۳ گرین کی مقدار حبوب بناوین

استعمال یہ حبوب مرض ذیابیطس کیلیے حکم اکسیر کا رکھتے ہین۔ سوزش معا کے لئے بھی مفید ہین

خوراک ایک سے ۲ حب تک۔ ایک حب مین نصف گرین افیون ہے۔

مرکب سیزدہم بلیک ڈراپ (سیاہ عرق افیون) یہ اسی نام اوپیائی کے نام سے بھی مشہور ہے

ترکیب افیون ۵ اونس جایفل ایک اونس

زعفران ڈہائی ڈرام ـ شکر سفید ۸ ـ اونس سب کو ۲۳ ـ اونس ڈایلوٹ اسپرٹ (ٹنکچر اسٹیڈ مہر کر انگوری) برابر دو ہفتے بہگو دین بعد ازان صاف کرکے سیال کو پورا سوا سیر کرلین یہہ نہایت عمدہ مسکن اوجاع ہے ـ

خوراک ۵ سے ۱ اونس تک ـ

(باقی دارد)

اشتہار

معلم نسوان

یہہ نامی رسالہ جسکے ۴۶ صفحہ ہوتے ہین ہر ماہ قمری مین ایک بار شایع ہوتا ہے ـ اسکے ایڈیٹر مولوی محب حسین صاحب مترجم کتب "امیر علی ٹہگ" "میرا پہلا جرم" وغیرہ ہین اور جناب مولوی عبد الحلیم صاحب شرر مالک رسالہ "دلگداز" کے بزور مضامین بہی اسمین درج ہوتے ہین ـ اسمین عورتون کی ہر ایک اخلاقی اور تمدنی حالت سے بحث کی جاتی ہے اور عورتون اور مردون دونون کو اسکا مطالعہ فایدہ بخشتا ہے قیمت سالانہ مع محصول چار روپیہ ہین نمونہ کا رسالہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بہیجا جاتا ہے اور گذشتہ سالون کی جلدین دو روپیہ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہین

میرا پہلا جرم ـ یہہ کتاب ایک عجیب و غریب ناول کے پیرایہ مین لکہی گئی ہے جیرمنی ناولون مین یہہ آپ اپنی نظیر ہے ـ قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ہین

المشتہر

مہتمم مطبع معلم النسوان ـ گوشہ محل ـ حیدرآباد دکن

ہمارا سیر و سفر

میرے کرمفرما منشی محمد برکت علی صاحب شوکت مالک اخبار شوکت ہند جالندہر کے بہائی بیمار ہین منشی صاحب موصوف کی استدعا سے بندہ کو اونکے معالجہ کے واسطے جالندہر جانے کا اتفاق ہوا منشی صاحب کی تحریک سے وہانکے اکثر عمایدین سے ملاقات ہوئی سب صاحبان خلق و مدارات سے پیش آئے خصوصًا جالندہر کے رئیس اعظم جناب سردار سوجیت سنگہ صاحب بہادر کے اخلاق حسنہ و خیالات فیاضانہ خاص ذکر کے قابل ہین آپ مہاراجہ فتح سنگہ صاحب بہادر سرگروہ منشی والی کپورتہلہ کے سب سے بڑے شہزادے ہین اور مہاراجہ حال کے جد امجد ـ آپ نہایت مربیانہ اخلاق سے پیش آئے ـ معلوم ہوا کہ یہہ جناب کے اخلاق عمیم مین داخل ہے اہل علم و فن کے اعلے درجہ قدردان ہین روسا جالندہر مین آپ ہی کا خاندان مشار الیہ ہے ـ کیونکہ ہوا خیر مین بہی مین برنس اور فرمانروایان آہلوو الیہ کی عمدہ یادگار ـ

پورا ایک ہفتہ اس سفر مین صرف ہوا اسلیے اکثر

تکمیل الحکمہ کی اغراض و فوائد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہین۔ حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا مضر صحت اشیا کی دفعیہ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی۔ دیسی و انگریزی طریق علاج۔ انگریزی حکمی ہیگزینون کے تجربے۔ فن حکمت کی انتخاب قدیم و جدید طب پر مدلل بحث

نمبر رجسٹری ایل ۱۰۰

تکمیل الحکمہ

لاہور

قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ

۳ ۲ ؍ عہ ؍ ۱۲ ؍

مع محصول ۳ عہ ؍ [illegible]

روسا و سرکار سے

[illegible]

میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ

اسکے بعد ڈیوڑھی

نمبر ۱۰	مطبوعہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ع	جلد ۱۹

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمت بعض اصحاب کی خدمتمین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ ورنہ خریدار متصور ہونگے۔ جو صاحب اپنی نام رسالہ بند کرانا چاہیں تمام واجب الادا بھی بھیجدیں تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کرین۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲ ؍ زیادہ اشاعت کے لیے رعایت ہوگی

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائین مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور خانبہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خانبہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور ویٹرنری کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خانبہادر ڈاکٹر سید نادر شاہ صاحب لکچرار ویٹرنری کالج لاہور جناب ایم اے ایل حکیم حافظ زبدۃ الحکما ایم آر اے ایس حکیم غلام مصطفی صاحب پروفیسر عربی اورنٹیل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور وغیرہ **معمول احمدیہ** یہ کل جراحی کی کتاب ہے خصوصیت یہ ہے کہ انگریزی یونانی اور ویدک کی طبیں کی گئی تینوں طبوں کے مطابق تشخیص علاج بیان کیا ہے مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں ہیں جو عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور لائق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سوم ۱۲ ؍ کل ۲ ؍

مہمات حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہوکر عمر طبعی کو پہونچتا ہے۔ زن و مرد بچہ جوان بوڑھا سب اس سے یکسان فائدہ اوٹھا سکتے ہیں حفظ صحت مین اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں قیمت عہ۔

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمین کل معدنیات

کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے
ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست اور انکے کا دستور العمل
رجیہ شنگرفی سیماب ہڑتال سم الفار وغیرہ ذی روح
و غیر ذی روح دھاتون کے کشتہ کرنے کی ترکیبین
باتصویر تقویت باہ و دیگر امراض مخصوصہ مردان زنان اور
ہر ایک عضو کے امراض متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹرون
کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیمون کے
اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربہ سے بکثرت تحریر کیے ہوئے نسخہ
نسخہ جات درج کیے ہیں انگریزی مصطلحات کو سریع
الفہم الفاظ مین بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط
بتائے ہین غرض ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی ادویات
کی ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر مین ادا
کیا ہے جسکے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت
نہین رہتی قیمت ۱۲ آنہ **تکمیل البحرین حصہ اول**
یہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ مجموعہ ہے
دیباچہ میں ابتدا مین طب کے کارآمد قواعد و اصول
لکھے ہین جنکے سمجھنے سے امراض و علاج مین کبھی غلطی نہین
ہو سکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق قارورہ
و نبض بیان ہوئے ہین تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب
خیز تشریح افعال الاعضا اسباب مرض علامات خاصہ عامہ انجام
مرض و تینون طبون کے موافق علاج نہایت سریع
الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے
جواہرات مین تلنے کے لائق ہین۔ انگریزی یونانی
طب پر جابجا حاشیے ہین اور بہت سی ایسی مفید مطالب
زیادہ ہین جو کتب طبیہ عربیہ مین نہین قیمت ۱۲ آنہ

اسرار التصوف اس متبرک کتاب مین وہ دقائق
عجیبہ و نکات غریبہ بدلائل عقلی و نقلی درج ہین
جو اہل تصوف کی جان اہل عرفان کی روح رواں
ہین ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور
گوناگون مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی
منکشف ہوتی ہے جمیع مسائل تصوف حامی قرآن
و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ۱۲ آنہ حصہ دوم عہ
تکمیل الحکمۃ یہ ماہوار رسالہ ہے جسمین حفظ ماتقدم
کیمیا افعال الاعضا تشریح دیسی و انگریزی طریق علاج
نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہین قیمت سالانہ
عام سے تین روپیہ رؤسا و امراء سے للعہ ہے۔
روغن عنبر خوشبوین عطریات پر غالب مقوی دماغ
و بصر دافع زکام بالون کی جڑون کو مضبوط کرتا ہے
اور انکی سیاہی کو مقتضا ہے عمر تک قائم رکھتا ہے بالون کو
بڑھانے مین بے نظیر اور دافع قمل ہے فی شیشہ صہ **بعضرب**
پٹی مالش کا تیل یہ تینون رنگون چھوٹون کے نقصان
اور بد اطوار سستی کو دور کرتا ہے بے نظیر ہے فی شیشہ
یا درزادہو قیمت ہر شیشہ للعہ **حبوب سلیمانی** فی شیشی عہ
اکثر خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض
کشائی اور صفائی خون کیلیے یہ گولیان اکسیر کا حکم رکھتی ہین
مفید جملہ امراض اختناق الرحم سیاہ داغ و دیگر امراض
مخصوصہ مردان و زنان مالیخولیا نقرس خفقان و ضعف قلب
نقرس و دیگر اوجاع غرضیکہ عیب العلاج کو بڑا ساتھ ہے
مسہلیا نسخہ تشکیل امراض معدہ و دیگر و کمال دماغ و قسم
ایسیہ سریع الاثر قیمت ۴ آنہ حبوب عقد الکلیا وغیرہ

جب مرض ترقی پر ہوتا ہے تو زبان پر میل اور خاکستری رنگ غالب ہو جاتا ہے اور لب و لثہ پر اور دانتوں کے اندر کی گوشت پر سیاہی غالب ہو جاتی ہے اور کمزوری کے سبب نیند زیادہ آتی ہے اور کلام میں ہذیان زیادہ ہوتا ہے لیکن اگر مریض کو آواز دیں اور جھنجھوڑیں تو کچھ کچھ جواب دیتا ہے مگر پھر بیہوش ہو جاتا ہے اور فرط ضعف سے ایسا کمزور ہو جاتا ہے کہ اسے حرکت سے اوسکو غش آ جاتا ہے اور جب مرض ازدیاد و کمال کو پہونچ جاتا ہے تو زبان سیاہ ہو جاتی ہے اور سیاہی جو لب و لثہ وغیرہ پر ہوتی ہے بدرنگ و بدبودار ہو جاتی ہے کیونکہ غشاے بلغمیہ فضلے مذکور متعفن و فاسد و خراب ہو جاتا ہے مریض بہت بیہوش ہو جاتا ہے اور چت لیٹا رہتا ہے چشم و دہن کھلے رہتے ہیں اور سر بالنے سے نیچے گر پڑتا ہے اور اعضاے مریض میں ارتعاد ظاہر ہوتا ہے اور کبھی انگلیوں کے پوروں سے اپنے ہونٹوں کو پکڑتا ہے اور کبھی سینہ اور شکم پر انگلیاں مارتا ہے گویا کچھ ڈھونڈتا ہے کہ اگر کچھ ملجاے تو اوسکو پکڑ لے۔ غرض دماغ و حواس کی خرابی کے آثار موجود ہوتے ہیں اس حالت میں کبھی بول و براز بے اختیار بستر پر نکلجاتا ہے اور کبھی عضلہ مثانہ کے تشنج سے بول بند ہو جاتا ہے اور نبض ایسی سریع و ضعیف ہوتی ہے کہ محسوس ہی نہیں ہوتی اور تنفس کمال آہستگی سے صادر ہوتا ہے۔ آخر اسی حالت میں مرجاتا ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہہ ہے کہ اس سے نجات کی دو صورتیں ہیں ایک یہہ کہ دسویں روز سے گیارہویں روز تک زبان مرطوب و مسترخی ہو جاتی ہے اور تپ میں خفت آجاتی ہے اور عوارض رفتہ رفتہ خفیف ہو کر زائل ہو جاتے ہیں دوسری یہہ کہ کبھی دسویں روز سے اکیسویں روز تک دفعۃً بحران ہو جاتا ہے اور بحران سے وہ نہیں جو یونانیوں کی اصطلاح میں مقرر ہے بلکہ اس سے یہہ مراد ہے کہ مادہ یکبارگی خارج ہو جاوے خواہ اسہال یا ادرار یا عرق کے ذریعہ خارج ہو یا کسی مقام سے خون جاری ہونے سے اس حالت میں دفعۃً صحت ہو جاتی ہے۔ جانبر نہونے والا مریض کبھی ۲۴ گھنٹہ کے اندر مرجاتا ہے مگر یہہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اکثر یہہ ہے کہ بارہویں روز سے بیسویں روز تک مرتا ہے چونکہ اس مرض میں خون کے اندر زہر ہوتا ہے اسلئے دوسرے

دوسرے امراض بھی مثلاً سرفہ۔ ورم ریہ ذات الجنب پیدا ہو جاتے ہین۔ کبھی ریہ مین جو ہر کل پیدا ہو جاتا ہے۔ الغرض بوافق استعداد خاندانی اکثر مرض پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ریہ تمام و کمال متعفن و فاسد ہو جاتا ہے کبھی ہاتھہ یا نونکی جلد ہستورم ہو جاتی ہے اور اکثر ورم دماغ ہو جاتا ہے لیکن جب تپ کے ساتھہ دوسرے امراض شامل ہو جائین تو مریض کی زیست کی امید نہ رکھنی چاہئے۔

علاج

اس مرض مین علاج سے یہ غرض ہے کہ مرض اپنی انتہا کی مدت کو پہونچکر زایل ہو جاوے اور ساتہی مریض کی قوت بھی قایم رہے اور اعراض سے مریض کو زیادہ تکلیف برداشت نکرنی پڑے کیونکہ یہہ مرض جبتک اپنی حد کو نہ پہونچ جاے اور اپنے دور کی مدت پوری نکرلے علاج سے زایل نہین ہوتا پس اوایل مین قے و اسہال خفیف سے شکم کو صاف کرین۔ اس مرض مین بہترین مقویات ایپیکاکوانا اور اوسکا سفوف ہی۔ پہلے دین ایپیکاکوانا نیمگرم پانی ملاکر دین اسکے بعد کثیر المقدار نیمگرم پانی پلادین یا سفوف ایپیکاکوانا اور ایمونیا کاربناس بیس بیس گرین دو تین اونس نیمگرم پانی مین حل کرکے پلائین اسکے بعد نیمگرم پانی زیادہ پلائین تاکہ قے کھلکر آجاوے یا مطبوخ گل یا بونہ بمقدار کثیر پلائین اور جب قے آچکے اور طبیعت ٹھکانے ہو جاوے تو خفیف مسہل از قسم روغن بید انجیر یا میگنیشیا سلفاس یا سلفیٹ آف سوڈا یا سیدلیٹز پوڈر یا سفوف جیلپ کمپونڈ دین اور اسکے بعد ادویہ حامضہ دین کیونکہ اس حالت مین مریض ترشی پسند کرتا ہے اور نیز اطبا کا قول ہے کہ اس تپ مین خون کے اندر امونیا زیادہ ہو جاتا ہے اور حموضت اوسکی دافع ہے۔ ترشی سے امونیا خون مین کم ہو جاتا ہے اور خون صاف ہو جاتا ہے اس مطلب کے لئے میوریاٹک ایسڈ ڈائلوٹ یا سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ۔ یا سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ ایرومیٹک۔ یا نائٹرومیوریاٹک ایسڈ ڈائلوٹ۔ یا فاسفورک ایسڈ ڈائلوٹ جو کچھ میسر ہووے دیوین۔ سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ ایرومیٹک اور فاسفورک ایسڈ ڈائلوٹ سب سے بہتر ہے اسکے ۲۰ سے ۳۰ قطرہ تک تین چار اونس سادہ پانی ملاکر اسیقدر روزانہ تین چار مرتبہ دین۔ اگر مریض ترشی کی زیادہ خواہش کرے تو مندرجہ ذیل دو نسخون مین سے جو مناسب سمجھین دیوین صفحہ میوریاٹک ایسڈ

ڈائیلوٹ دو ڈرام ۔ کلورایٹ آف پوٹاس ۳ ڈرام ۔ شربت سکنجبیل ایک آونس آشجور رقیق ۰۴ آونس ۔ باہم ملاکر بیمار کے پاس رکھدین جسقدر چاہے کہاتے پیئے ۔ اس سے تسکین وتغذیہ دونون حاصل ہوتے ہین اگر ارادہ ہو تو اوس مین بجاے شربت سکنجبین کے شربت نارنگی یا شربت لیموے کاغذی یا شربت تمرہندی دین تو بہتر ہے ایضاً فاسفورک ایسڈ ڈائیلوٹ ۳ ڈرام ۔ گلیسرین ایک اونس آشجور رقیق ۰۴ اونس باہم ملاکر نسخہ سابقہ کی طرح استعمال کرائین ۔ لیکن واضح رہے کہ یہ نسخہ ذیابیطس کے واسطے ترکیب دیاگیا ہے لہذا اسمین بجاے شربتون کے گلیسرین شریک کیاگیا ہے اور چونکہ اس مرض مین بھی نافع ہے لہذا اگر بجاے گلیسرین شربت لیموے کاغذی یا شربت تمرہندی شریک کرلین تو کچھ مضائقہ نہین ۔ تسکین جوش خون کے واسطے ہر روز تین چار مرتبہ سرد یا نیمگرم پانی مین اسفنج یا کپڑا تر کرکے بدن پر پھیرین اگر جوش خون کم ہوگا تو اس عمل سے فایدہ ہوجائیگا اگر زیادہ ہو تو فراخ چادر پانی مین تر کرکے نچوڑلین اور تمام بدن پر اوڑہادین اور جبتک جوش خون کم نہو جاے اس عمل

کو برابر جاری رکہین اور آب سرد و سرکہ و سیلوریٹ آف امونیا ملاکر سر پر لگادین اگر سیلوریٹ آف امونیا ایک دو ڈرام ۔ اسپرٹ رکٹیفائڈ تین چار ڈرام آٹھہ دس اونس پانی مین حل کرکے باریک کپڑا بھگوکر سر پر رکہین تو بہتر ہے ۔ سرکہ اور آب سادہ بھی سر پر رکہنا کفایت کرتا ہے ۔ کبھی بیمار مرض اذیت بیخوابی و جوش خون سے نہایت تکلیف دہ ہوجاتا ہے اسلیئے تجربہ کار حکما کی راے ہے کہ مریض کو آب گرم مین جسکی گرمی دو تین درجہ تک ہو تین چار گہنٹہ بٹھلاے رکہین اور اس عرصہ مین سر پر سرد پانی ڈالین چونکہ اس مرض مین ضعف زیادہ ہوتا ہے اور مدت مرض طویل ہوتی اور علاج سے اصل مقصود یہ ہے کہ مریض کی قوت بھی باقی رہے اور اوسکی زندگی کو اس حد تک قایم رکہین کہ زوال مرض کا وقت قریب آجاوے پس تغذیہ و تقویت مریض اس مرض مین نہایت ضروری ہے مگر غذا سہل الانہضام کہلادین تاکہ باوجود شدت عوارض و جوش خون کے ہضم ہوجاے ۔ پس اسوقت شیر و شوربا گوشت سے بہتر کوئی غذا نہین لیکن ہر گہنٹہ مین دودہ ایک دو سیر پلادین اس طرح کہ تین تین چار چار گہنٹہ کے بعد تہوڑا تہوڑا دین تاکہ ہضم بھی ہوجاے اور قوت بھی قایم رہے اس مرض

مین دوسرے اعضا کی نسبت ضعف قلب زیادہ ہوتا ہے اسلئے دودہ بہت مفید ہے اگر مریض دودہ سے نفرت کرے تو اسی طریق سے شوربا دین- واضح ہو کہ اسمرض مین شوربا وہ قابل استعمال ہوتا ہے جو سیر گوشت مین سے دس چھٹانک نکالا جاوے اور جب نبض سے معلوم ہو کہ ضعف زیادہ ہے تو کوئی شراب یا برانڈی شراب یا ہلکی شراب دین ہلکی سب سے بہتر ہے اور اسکو امونیا کارب یا اس یا آب سادہ یا شوربے سے ملا کر دین اس ترتیب سے کہ اگر ضعف زیادہ ہو تو ایک ایک گھنٹہ کے بعد ورنہ دو دو تین تین گھنٹے کے بعد دین اور ضعف کا حال نبض سے معلوم کرتے رہین- اگر ان ادویات کی استعمال سے ہذیان و اختلال زیادہ ہو یا مریض کے منہ سے گھنٹہ سے زیادہ شراب کی بو آتی رہے تو سمجھ لیا جاویگا کہ یہ ادویہ مقدار مین زیادہ دی گئی ہین پس مقدار مین تاخیر اور وزن مین تقلیل ضروری سمجھین- اگر بول کم آتا ہو یا بول مین سفیدہ بیضہ ہو تو اس حالت مین ہر قسم کی شراب کا استعمال مضر ہے خصوصاً ہذیان و اختلال زیادہ ہوجاتا ہے لہذا انکی بجائے ادویہ مدرہ بول دین اور ادرار کے لئے پٹاس سائٹراس و پٹاس نائٹراس سے کوئی دوا بہتر نہین-

واضح ہو کہ دوسرے امراض مین مریض کو خواب سے بیدار نکرین لیکن چونکہ اس مرض مین ضعف زیادہ ہوتا ہے اور فرط ضعف سے کبھی مریض عالم خواب ہی مین مرجاتا ہے پس لازم ہے کہ شدت ضعف کے وقت خواب سے بیدار کرکے ادویات مقویہ مذکورہ دین- اگر غذا کا وقت ہوگیا ہو تو غذا دین- اسمرض مین اعراض موذی کا تدارک ضروری ہے تاکہ مرض کی اذیت کم ہو جاوے اور سب سے بیخوابی ہے پس اگر خواب نہ آوے تو افیون کھلائین اس طرح کہ پہلے دن کو چار چار گھنٹے کے بعد نصف نصف گرین دین پھر رات کو ایک یا ڈیڑہ یا دو گرین دین یا افیون و ہائی سائمیس ملا کر دین- اگر لائیکر اوپیائی سڈی ٹیوس ۱۲ قطرہ اور ٹنکچر ہائی سائمیس ۳۰ قطرہ سادہ پانی ملا کر دین تو بہتر ہے بعض تجربہ کارون کا قول ہے کہ ٹنکچر ہائی سائمیس سے بہتر کوئی دوا نہین پس اگر تنہا دین تو سو قطرہ سے دو ڈرام تک کافی ہے- کلورل ہائیڈریٹ بھی مفید ہے مگر احتیاط کے ساتھ اسے کام

تک تین تین گھنٹہ کے بعد سادہ پانی ملا کر دین۔ لیکن برومائیڈ آف پٹاسیم ہرگز نہ دین کہ یہہ قوت دماغ کو کم کرتا ہے۔ اس مرض مین مریض کو آواز سننے سے اذیت ہوتی ہے اسلئے لازم ہے کہ مریض کو شور وغل سے دور رکہین اور اوسکے کانو مین روئی بہر دین اور جب اختلال و ہذیان زیادہ ہو تو برف کے ٹکڑے گوسفند کے مثانہ مین بہر کر مریض کے سر پر رکہین اور یہہ نسخہ دین جو طبیب کامل ڈاکٹر گرنفس کا ایجاد ہے منفتہ سلوشن ٹارٹر ایمیٹک ۲۰ قطرہ ٹنکچر اوپیائی ۲۵ قطرہ۔ آب کافور ایک سے ڈیڑہ اونس یہہ نسخہ دوا دو دو یا تین تین گھنٹہ کے بعد دین۔ اور جب ارتعاد یدین و لقط زہبر اور بند جامہ وغیرہ کو انگلیون سے پکڑنا عام بیہوشی مین زیادہ ہو تو اس حالت مین بہی یہہ نسخہ نہایت مفید ہے۔ اور جب بیہوشی وغشی زیادہ ہو تو پہلے بلسٹر کانون کے پیچہے لگا دین۔ اگر اس سے فایدہ نہو تو سر کے بال منڈوا دین اور تمام سر پر بلسٹر کا پلاسٹر لگا دین اور آٹہہ دس گہنٹہ تک لگا رہنے دین تاکہ بخوبی آبلہ پیدا ہو جاوے اس تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہے۔ عالم بیہوشی مین

اکثر پیشاب نہین آتا یا قطرہ قطرہ آتا ہے اور مثانہ بول سے پر رہتا ہے اس سے مریض کو کمال اذیت ہوتی ہے۔ اسوقت انگلیون کے ساتھہ ٹہونک کر مثانہ کا امتحان کرین اگر پری بول کی آواز مسموع ہو تو قاثاطیر سے نکال دین۔ اگر اس تپ مین ورم ریہ یا ذات الجنب یا سرفہ بسبب ورم مجاری تنفس عارض ہو تو ایسا علاج نکرین جو مسقط قوت ہو بلکہ تقویت و تغذیہ مریض ہر صورت مین ملحوظ رکہین اس غرض کے واسطے شراب برانڈی پلاوین اور شیر و شوربا سے تقویت دین اور امراض مذکورہ کے واسطے روغن تارپین کپڑے پر چہڑک کر سینہ پر اوس جگہ رکہین جہان فساد موجود ہو یا خردل کا پلسٹر سینہ پر لگاوین مگر رائی کا پلسٹر افضل ہے۔ چونکہ اس مرض مین ضعف ولاغری غالب ہوتی ہے اور بیمار ہمیشہ چت لیٹا رہتا ہے اسوجہ سے اکثر قریب سرین اور قطن اور ظہر پر زخم پڑ جاتے ہین اور اون بیمار کو نہایت اذیت ہوتی ہے اسلئے مریض کا ہر وقت نگران حال رہنا چاہئے جہان کہین مقامات پر سرخی نمودار ہو فوراً نرم بستر مثلاً بستر ہوائی یا بستر آبی جو ولایت مین بنایا جاتا ہے لٹائین کہ محل سرخی نشیب مین ہو اور تندرست مقام پر دباؤ پہونچے اور سرخ مقام دباؤ سے

محفوظ رہے اور جہان سرخی پیدا ہو چکی ہو اوس پر سرکہ و آب سادہ یا شراب برانڈی و آب سادہ بار بار جلد پر طلا کرین تا کہ جلد مین قوت آجاوے اگر زخم ہو گئے ہون تو اونپر سفیدہ روغن مرہم سادہ ہے - یا مرہم اوکسائڈ آف زنک لگا کر ادہیسو اشکن کی پٹی لگا دین -

واضح ہو کہ اس مرض مین شدت ضعف سے اکثر مریض کی یہہ حالت ہو جاتی ہے کہ یقین ہو جاتا ہے کہ اب خاتمہ ہے مگر صعوبت اعراض و زیادتی ضعف سے اندیشہ نکرین اور علاج سے دست کش نہون اور جبتک جسم مین جان ہو زندگی کی امید منقطع نکرین اور تدبیر و علاج سے دست کش نہون کیونکہ بسا اوقات مریض جان بلب ہو کر اوٹھ بیٹھتا ہے اور اسکے بدن مین قوت آجاتی ہے ہذیان برطرف ہو جاتا ہے اور زبان نرم اور اوسکے کنارے صاف ہو جاتے ہین اور بتدریج عوارض برطرف ہو کر صحت ہو جاتی ہے -

انٹرک فیور (حمی مطبقہ متناقضہ)

حمی مطبقہ متناقضہ کو قدیم زمانہ مین ٹائیفڈ فیور کہتے ہین یعنی تپ مشابہ ٹائیفس فیور - مگر فی الحقیقۃ اوسکے مشابہہ نہین چنانچہ ذکر اسباب و علامات سے واضح ہو جاویگا ٹائیفس فیور کے ساتھہ اسکی عدم مشابہت تیس سال سے ظاہر و ثابت ہے پس اسوقت یہہ نام نامناسب ہے - اور کبھی اسکو ابڈومنل ٹائیفس کہتے ہین یعنی بطن کا ٹائیفس کیونکہ ابڈومنل بمعنی شکم ہے - چونکہ اس تپ مین اذیت و شدت اعراض شکم مین زیادہ ہوتی ہے اسلئے اس نام سے موسوم ہوا - کبھی اس تپ کا نام پیتھوجنیک فیور کہا جاتا ہے یعنی تپ جو عفونات و اشیاء عفنہ سے پیدا ہوتا ہے مگر انٹرک کا نام انٹرک فیور سب سے اولے ہے کیونکہ اس تپ مین ورم و فساد امعا ضرور ہوا کرتا ہے یورپ کے موجودہ ڈاکٹر بھی اسکو انٹرک فیور ہی کہتے ہین یعنی تپ جو غشاے بلغمیہ امعا کے فساد سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین زیادہ تر زہر کا اثر انہی غشا پر ہوا کرتا ہے بالجملہ انٹرک فیور وہ تپ ہے جو ہمیشہ لازم ہوا اور اوسکے ہمراہ درد شکم بھی ہو خصوصًا سرا ستخوان ورک کے قریب اور اوسکے مقابل شکم مین ورایے ہوا کی آواز عندالغمز محسوس ہوتا ہے اور نیز اس تپ کی ہمراہ اسہال بھی ہوتے ہین و غشائے بلغمیہ

امعاے صغار کے غدہ ہاے صغار مین ورم پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً غدہ موسوم باے پرس گلانڈ مین ضرور ورم ہوتا ہے اور اس تپ مین آٹھوین اور بارہوین روز کے مابین سینہ و ہر دو پہلو اور شکم پر بثور ظاہر ہوتے ہین اور کبھی اطراف پر بھی پائے جاتے ہین اور یہہ بثور روز ظہور سے تین چار روز رہکر زائل ہو جاتے ہین اور انکی جگہ دوسرے پیدا ہوتے ہین اور شاید کہ حمی مطبقہ متناقصہ مصطلحہ یونانئین سے یہی تپ مراد ہو

اسباب

اسکا سبب خفیف زہر حیوانی کی سرایت ہے جو بذریعہ آب و طعام یا ہوا بدن مین داخل ہوکر خون مین آمیز ہو جاتا ہے اور اس زہر کی پیدایش کئی صورتون سے ممکن ہے اول تندرست انسان کا فضلہ کہین پڑا پڑا متعفن و فاسد ہو گیا اوس سے یہہ زہر پیدا ہوتا ہے۔ دوم گوشت کا دہوکون یا گوشت کا ٹکڑا کہین پڑا ہوا سڑ جاتا ہے اوس سے یہہ زہر پیدا ہوتا ہے، یہہ دونون ابتدائی پیدایش کی صورتین ہین سوم اس تپ کا مریض کہین براز کرے اور اوسپر پانی گزر کر کنوئین یا چشمہ مین گرے یا مریض براز کے بعد کسی چشمہ مین آبدست کرے اور وہ زہر چشمہ مین آجاوے۔ یا اس مریض کے ظروف جنمین اسکا فضلہ لگا ہوا ہو چاہ یا چشمہ مین دہوئے جائین اور اس پانی کو تندرست انسان پیوے۔ یا پنجم حیوان اوس سے پانی پیوے اور زہر مذکور اسکے دودہ مین آجاوے اور اوس دودہ کو تندرست آدمی پیوے ان دونون صورتون مین تندرست آدمی کے بدن مین یہہ زہر سرایت کر جاتا ہے۔

واضح ہو کہ یہہ مرض نوجوان آدمیونکو زیادہ تر عارض ہوتا ہے اور انکے بعد جوانون مین بکثرت ہوتا ہے اور بوڑہے اور وہ لوگ جو چالیس سال کی عمر سے متجاوز ہو چکے ہین کمتر مبتلا ہوتے ہین۔ انٹرک اور ٹائفس فیور دونون زہریلے بخار ہین مگر دونو مین یہہ فرق ہے کہ ٹائفس مین زہر براہ مسام و عرق بدن سے خارج ہوکر اوس ہوا مین شامل ہو جاتا ہے جو مریض کے بدن کے گرد محیط ہے اور اس سے دوسرون مین سرایت کرتا ہے۔ اور انٹرک مین فقط امعا کی جانب سے بذریعہ براز بدن سے خارج ہوتا ہے لہذا یہہ مرض مریض کے بدن سے تندرست انسان کے بدن مین بو سے براز کے ذریعہ داخل ہوتا ہے کیونکہ

یہہ زہر مریض کے براز سے جدا ہو کر ہوا میں آتا ہے اور ہوا سے تندرست بدن میں جا کر خون میں مل جاتا ہے - ہوائے محیط بدنِ علیل سے تندرست بدن میں داخل نہیں ہوتا جیسا کہ ٹائیفس فیور میں ہوا کرتا ہے

علامات

پہلے علامات منذرہ انہی سہولت وخفت سے شروع ہوتی ہیں کہ مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتیں عوارض اسقدر خفیف ہوتے ہیں کہ کبھی شخص کو اونکا حال بھی معلوم نہیں ہوتا - ابتدا میں مریض کمتر مشقت سے ہی تھک جاتا ہے اور بہیا تعجب کرتا ہے کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میں ادنے مشقت سے تھک جاتا ہوں اور لکھنے پڑھنے اور دیگر کام کرنے سے دماغ کو ایذا ہوتی ہے کام کرنے کو جی نہیں چاہتا قدرے درد سر رہتا ہے اور حالت اعتدال وصحت کی نسبت نبض قدرے مایل بہ سرعت ہوتی ہے بعد عضلات بازو میں ایک قدر درد محسوس ہوتا ہے اور پھر روز بار بار کبھی قدرے گرمی لگتی ہے کبھی قدرے سردی اور پیٹ میں قدرے اذیت محسوس ہوتی ہے اسکے بعد ایک دو مرتبہ اسہال ہوتا ہے جب یہہ علامات منذرہ موجود ہو جاتی ہیں تو بخار ظاہر ہوتا ہے پہلے ہلکا ہوتا ہے اور پھر روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اسکے ہمراہ اسہال بھی زیادہ ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ روزانہ چار سے چھ تک اجابتیں ہو جاتی ہیں اسہال کا رنگ زرد ہوتا ہے اور صفرا بھی اونکے ساتھ خارج ہوتا ہے کبھی خاکستری رنگ کے ہوتے ہیں لیکن اکثر انکی صورت و رنگت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مٹر کی پتلی دال پکائی ہوئی ہے اور اوسمیں مثل دال پختہ کی ایک جسیم محسوس ہوتا ہے اور اسمیں عفونت زیادہ ہوتی ہے شاید یہہ حالت ایک ہفتہ تک رہتی ہے اور اس عرصہ تک مریض نشست و برخاست کے قابل رہتا ہے - دوسرے ہفتہ اعراض میں شدت ظاہر ہوتی ہے اور نبض ایک منٹ میں ایک سو بیس مرتبہ چلتی ہے اور تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو چھ درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور ضعف و کمزوری آناً فاناً زیادہ ہوتی جاتی ہے اور شکم میں نفخ ہو جاتا ہے اور شکم میں سر استخوانِ درک کے مقابل درد ہوتا ہے اور جسم پر آب و ہوا کی آواز مسموع ہوتی ہے اور زبان خشک ہوتی ہے کبھی آئینہ کی طرح زبان پر درخشیدگی ہوتی ہے اور کبھی وسط زبان میں جرگ

اور کنارے اور نوک سرخ ہوتی ہے اور اس
ہفتہ مین آٹھوین اور بارھوین دن کے درمیان
بثور کوچک تمام بدن پر نمایان ہو جاتے
ہین جو تعداد مین بیس سے تیس تک ہوتے ہین
اور سب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہین
اور انکا رنگ گلابی ہوتا ہے اور قدرے ابھرے ہوئے
ہوتے ہین مگر سخت نہین ہوتے جیسا کہ ٹائفس
فیور کے بثور سخت ہوتے ہین دبانے سے فوراً
زائل ہو جاتے ہین اور دباؤ کا اثر زائل ہونے کے
بعد فی الفور نمودار ہو جاتے ہین اور یہہ بثور
تین چار روز کے بعد زائل ہو جاتے ہین اور
دوسری جگہ پیدا ہو جاتے ہین اور یہہ زوال و
ظہور بثور کی حالت آٹھوین روز سے بیسوین یا
اکیسوین روز تک رہتی ہے اور جب تیسرا ہفتہ
شروع ہوتا ہے اور مرض کامل زیادتی کی حد کو
پہونچ جاتا ہے تو لب و زبان و گوشت اندرون
دندان پر سیاہی نمودار ہوتی ہے اس حالت مین
مریض بیہوش پڑا رہتا ہے اور اوسکے کلام مین
اختلال و ہذیان پایا جاتا ہے مگر جب اوسکو
آواز دیکر ہشیار کرتے ہین تو صاف جواب دیتا
ہے اور پانی یا دودہ اگر دین تو لیکر پی لیتا ہے
اور پھر بیہوش ہو جاتا ہے اور یہہ بخار صبح
کو کم اور شام کو زیادہ ہو جاتا ہے لیکن اگر
قریب شام کم ہو اور اول روز زیادہ تو یہہ
علامت بدی اور موت کی نشانی ہے اور
اس مرض مین طحال عظیم و متورم ہو جاتی ہے
اور تیسرے ہفتے نفخ شکم زیادہ ہو جاتا ہے
اور اسہال کثرت آنے لگتے ہین اور اسہال
کے ہمراہ خون بھی آتا ہے اسکی وجہ یہہ ہے
کہ غشاے بلغمیہ امعاے صغار مین خون
کے اجتماع سے کوئی رگ پھٹ جاتی ہے یا
پائی پرس گلانڈ مین کوئی رگ شق ہو جاتی
ہے جس سے یہہ خون آتا ہے۔ خون آنے
اور اعراض کی شدت سے ضعف و کمزوری
و ہذیان زیادہ ہو جاتا ہے اور بیہوشی و
غشی و ضعف نبض آناً فاناً بڑھتا جاتا ہے
اس شدت کی حالت مین یا مریض مر جاتا ہے
یا موت کا منہ دیکھکر باقی زندگی کے دن
کاٹنے کو اوٹھ بیٹھتا ہے یعنی اعراض مین خفت
اور صحت مین ترقی ہونے لگتی ہے۔
یہان تک جو کچھ علامتین بیان کی گئی ہین
اکثر یہہ ہین بعض مریضون مین ان علامات مین
اختلاف بھی پایا جاتا ہے مگر بطور شذوذ و
ندرت۔ بعض مریضونکی زبان صاف اور
مرطوب رہتی ہے۔ کسی مریض مین غثیان و
قے کی شدت ہوتی ہے کسی مین ابتدا ہی

اسہال کی کثرت ہوتی ہے کسی مین اسہال
وقے دونون نہین ہوتے یا بہت کم ہوتے
ہین کسی مین قبض شکم زیادہ ہوتی ہے
کسی مین بثور اسقدر کوچک ہوتے ہین کہ
دکھائی ہی نہین دیتے اور کبھی مطلقاً بثور
پائے ہی نہین جاتے۔ اختلاف علامات کی
درجہ سے یہہ تمیز کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ تپ
ٹیفسٹ فیور کی قسم سے ہے یا انٹرک فیور
اس حالت مین جملہ علامات کو جمع کرکے
غور کرین کہ اگر کوئی علامت موجود نہوگی
تو اوسکی جگہ دوسری پائی جائیگی۔ مثلاً اگر
بثور موجود نہون تو نفخ و درد شکم و آواز
آب و ہوا شکم مین سر استخوان ورک کے
مقابل پائے جائینگے اور اسہال مین
بدبو موجود ہوگی۔ اگر بثور نہونگے تو اسہال
ہونگے اگر اسہال نہونگے تو بثور ہونگے
الحاصل اگر ایک علامت نہو تو دوسری
موجود ہوجاتی ہے جس سے مرض مشخص
ہوجاتا ہے۔ کبھی یہہ مرض ایسا خفیف
ہوتا ہے کہ مریض بخوبی کاروبار کرتا ہے
اور پلنگ پر نہین لیٹتا اور یہہ حالت
اوسوقت ہوتی ہے کہ زہر قلیل ہو۔ کبھی
ہفتہ اول کے ابتدا مین اعراض بشدت

موجود ہوتے ہین اور ہفتہ ثانیہ مین کم ہوجاتے ہین
کبھی ابتدائی ہفتہ مین قلیل و ضعیف ہوتے ہین
اور ہفتہ ثانیہ مین ازید و قوی ہوجاتے ہین
کبھی آٹھوین روز سے چودہوین روز تک خفت
پیش اس مرض مین ظاہر ہوتی ہے اور یہہ بھی
اوسوقت ہوتا ہے کہ زہر قلیل ہو۔ اگر زہر
زیادہ ہو تو بیسوین روز سے تیسوین روز
تک تپ مین خفت ظاہر ہوتی ہے کبھی
اس سے بھی زیادہ مدت شدت مرض مین
منقضی ہوجاتی ہے اور زمان انحطاط طویل
ہوتا ہے اور اعراض آہستہ آہستہ زایل ہوتی
ہین اور مریض بتدریج اور مدت طویل مین اپنے
اعتدال پر آتی ہے اور کبھی زوال مرض کے
بعد ایام نقاہت مین مرض پھر عود کرتا ہے
مگر اس حالت مین اعراض مین خفت اور مدت
مین قلت ضرور ہوتی ہے اور یہہ مرض اکثر
مدت عمر مین ایک دفعہ ہوتا ہے۔ ٹائیفس
فیور بھی مدت العمر مین ایک ہی دفعہ آتا ہے
کبھی اس بخار مین دوسرے مرض بھی پیدا
ہوجاتے ہین اور سب سے زیادہ برانکائیٹس
یعنی سرفہ جو غشاے بلغمیہ مجاری ہوا کے
ورم سے ہو پیدا ہوتا ہے کبھی یرقان بھی
حادث ہوتا ہے اور غالباً اسکا حدوث

بسبب ورم غشائے بلغمیہ معائے اثنا عشری
و نیز غشائے بلغمیہ مجریٰ صفرا آند کے ہوگا
کبھی اس تپ میں ورم غشائے آبدار بطن جو
مثل خریطہ کی جمیع احشا پر محیط ہے پیدا
ہو جاتا ہے - اسکے دو سبب ہیں -

اول یہ کہ امعائے صایم سے غشائے آبدار تک ورم کا ظہور ہوتا ہے -

دوم - جب زخم متثقب کے سبب غدہ پایر پریس گلینڈ پھٹ جاتا ہے تو اوسکے ثقبہ سے براز وغیرہ مائی معا خارج ہو کر غشائے آبدار کے خریطہ میں چلا جاتا ہے - جس سے غشائے مذکورہ متورم اور فاسد ہو جاتا ہے اور اس قسم کی ورم کو لغت انگریزی میں پرفوریشن کہتے ہیں - اور "پرفوریشن" کے معنے سوراخ کے ہیں - اور غدہ مذکورہ میں سوراخ کی صورت اوس وقت ہوا کرتی ہے کہ جب بخار کو تینتیس یا چالیس روز ہو جاویں اور فساد ورم کے سبب غدہ مذکور ملایم اور ضعیف ہو جاوے - اور یہ زخم زیادہ تر عمیق ہوا کرتا ہے - بعض اوقات زہر کے قوی ہونے اور ورم و درد کی زیادتی میں اسہال کے ہمراہ خون کثیر آتا ہے - جس سے آٹھ دس روز میں امعا کے اندر ثقبہ ہو جاتا ہے - اور نیز غشائے آبدار میں ورم پیدا ہو جاتا ہے - کبھی باوجود اعراض کی خفت میں معا کے اندر دفعتاً سوراخ پیدا ہو جاتا ہے اور علامات منذرہ ثقبہ میں سے کوئی علامت ظہور میں نہیں آتی - نہ نفخ شکم کی زیادتی پائی جاتی ہے - نہ معا میں درد زائد ہو جاتا ہے اور نہ اسہال میں خون کثیر آتا ہے - لیکن غشائے آبدار کے شروع ورم میں مریض کی جلد بدن دفعتہً سرد ہو جاتی ہے - ضعف اور کمزوری آناً فاناً غالب ہو جاتی ہے - قی کی شکایت پائی جاتی ہے - انحطاط وجہ بدن - ناخون اور زبان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور آنکھوں کے گرد بھی سیاہی پھیل جاتی ہے اور نفخ شکم کی وجہ سے تنفس کی آمد و رفت سریع ہو جاتی ہے - اور سینہ کے زور مریض سانس لیتا ہے - نہ پردہ شکم کی اعانت سے اور شکم کے ہمراہ ریہ منبسط اور منقبض ہوتا ہے اور شدید درد شکم کی وجہ سے پاؤن کو مریض شکم کے ساتھ سکوڑے رکھتا ہے نبض سریع الحرکت اور تار آہن کی مانند دقیق اور صلب ہوتی ہے ضعف اور کمزوری کی زیادتی سے سرد پسینہ بکثرت

آتا ہے۔ اور اسی حالت مین مریض مرجاتا ہے۔ کبھی مذکورۃ الصدر سوء حالی کے بعد جملہ اعراض خفیف ہو کر صحت کامل ہو جاتی ہے۔

علاج

ابتدا مین وائن ایپکاکوانا۔ یا اسکی سفوف دیکر قے کرا دین۔ اگر قے خود بخود آتی ہو تو مقی اوویات کے استعمال سے احتراز کرین۔ اور بسمتھ۔ ڈائیلوٹ ھائیڈروسیانک تنہا یا مجموعاً بقدر پانچ پانچ کرین۔ دیگر آبد قے کو روکین بسمتھ اور سوڈا۔ کی سفوف سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر مجرّب

جس سے قئے فوراً رک جاتی ہے ڈائیلوٹ ھائیڈروسیانک ۳ بوند۔ بسمتھ ۳ گرین سلوشن مارفیا ۱۰ بوند۔ پانی ۱۲ اونس سبکو ملا کر مریض کو پلاوین۔ اور فراغت قے کے بعد قبض کیصورت مین پانی گرم سے حقنہ کرین۔ اگر اس سے فائدہ ہو۔ تو روغن بید انجیر بقدر ۳ ڈرام یا میگنیشیا سلفاس اونس ایک سے ۱.۱ اونس تک

دیکر مسہل کرین۔ اگر اسہال خود بخود آتے ہین تو انکو ادویہ قابضہ کے استعمال سے بند کرین۔ بعد ازان ٹائیفس فیور کی مانند جوش خون کی تسکین مین کوشش کرین۔ لیکن حمی سطحیہ متناقصہ مین خون کا جوش بہ نسبت ٹائیفس فیور کی بقدر بڑھ جاتا ہے کہ مقیاس الحرارت کا درجہ ۱۰۷ تک ہو جاتا ہے۔ اس صورت مین بدن نہایت گرم ہذیان اور قلق حد سے زیادہ پائی جاتی ہے اور مریض کے ہلاک ہو جانیکا خوف زیادہ تر ہوتا ہے۔ پس ایسے نازک وقت مین بہتر اور سود مند یہ ہے کہ حوض کلان کسی کو ۹۰ درجہ کی گرمی پانی سے پر کر کے مریض کو اس وضع سے بٹھلا وین کہ سر کے سوا تمام بدن پانی مین ڈوب جاوے۔ بعد ازین سرد پانی بتدریج چندان داخل کرین کہ سیماب ۷۰ یا ۶۵ درجہ پر آجاوے۔ اور اس اثنا مین مریض کے سر پر اسقدر سرد پانی ڈالین کہ سردی کی شکایت کرنی شروع کرے۔ یا مریض کی بغل مین مقیاس الحرارت رکھین جب سیماب ۱۰۲ درجہ پر آجاوے۔ تو مریض کو پانی سے باہر نکالکر کپڑے سے

جسم کو خشک کریں اور لباس پہنا کر پلنگ پر سلا دیں۔ اس تدبیر سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض کے جسم کی حرارت رفتہ رفتہ کم ہو کر ۱۰۰ درجہ پر آجاتی ہے اور کبھی اس قسم کی قلت حرارت صرف دو گھنٹہ تک رہتی ہے اور مریض میں ایک گونہ راحت آجاتی ہے۔ اور پھر بخار زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ سے تجاوز نہیں کرتا۔ اگر اتفاقاً ۱۰۴ درجہ سے بخار تجاوز کرے تو دوبارہ پانی مذکور میں داخل کریں۔ اور بعض جرمن کے ڈاکٹر اس قسم کے بخار میں اسے تدبیر اور علاج پر اکتفا کرتے ہیں اور روزانہ دو تین بار اس تدبیر کو عمل میں لاتے ہیں۔ جوش خون کی تسکین کے بعد اعراض سوزیہ کا تدارک کریں۔ اگر قبض کی شکایت پائی جاوے تو کیالومل ۴ گرین سوڈا کاربوناس ۱۰ گرین دونوں کو ملا کر دو تین روز برابر کھلا دیں۔ اس سے اعراض خفیف ہو کر بخار زائل ہو جاتا ہے۔ اگر اسہال کی کثرت میں خراطہ یا خون کی آمیزش پائی جاوے تو ۲ گرین افیون خالص پانی میں حل کریں۔ اور قدری ارا روٹ داخل کر کے حقنہ کریں۔ اگر اسہال کیوقت معائے مستقیم میں درد اور پیچش کی اذیت زیادہ پائی جاوے۔ تو پہلے نصف سیر آب گرم سے حقنہ کر کے معا کو صاف کریں بعد ازاں ادویہ مذکورہ بذریعہ زراقہ داخل مقعد کریں۔ اگر نفخ شکم زیادہ پایا جاوے تو افیون مذکور میں روغن تارپین بقدر ۲۰ یا ۲۵ قطرات اضافہ کریں۔ کیونکہ روغن تارپین کے زیادہ مقدار سے دست آتے ہیں اور کم مقدار سے قبض۔ اگر اس سے صورت فائدہ کے نمایاں نہو تو ادویہ حابس اسہال پلا دیں۔

نسخہ

گیا لک اسڈ ۴ گرین۔ ڈوورس پوڈر ۵ گرین۔ دونوں کو ملا کر صبح و شام کھلا دیں اسہال کے بند کرنے میں اس سے کوئی دوا بڑھ کر نہیں ہے۔

دیگر مجرب

پلمبائی اسیٹاس ۵ گرین۔ افیون ½ گرین ایکسٹراکٹ ریٹہ نیکیس لن ۳ گرین سب کو ملا کر حب بنا دیں۔ اور صبح و شام ایک ایک حب کھلا دیں۔

جب ہذیان وغیرہ علامات مضر دماغ موجود ہوں۔ تو ہر دو نسخہ میں افیون اور دوسراس پوڈر کو نکالدیں۔ کیونکہ اس سے ہذیان زیادہ ہو جاتا ہے اور نیز دماغ میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جس سے دماغ میں خون زیادہ جا کر جمع ہو جاتا ہے اور سینہ اس سے جگر گردہ وغیرہ جب کہ جسم غدوں سے رطوبت کے کم پیدا ہونے سے خون بخوبی صاف نہیں ہوتا۔ اگر دستوں میں خون کی کثرت پائی جاوے تو پارچہ کو سرد پانی میں ترکر کے یا قطعہ برف کو شکم پر رکھیں۔ خصوصاً شکم کی دائیں جانب استخوان ورک کے سر پر کیونکہ غدہ پائی پرس گلنڈ کا یہی مقام ہے اور یقیناً غدہ مذکورہ کے زخم سے خون زیادہ آتا ہے۔ اور پلمبائی اسیٹیٹس یا ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ہمراہ افیون کے استعمال بھی سریع الفائدہ ہے۔

دیگر مجرب

روغن تارپین ۲۰ سے ۳۰ قطرات
اسپرٹ آف نائیٹرس ایتھر ایک درام
پانی ڈیڑھ اونس سب کو ملا کر مریض کو دیں

استعمال خونی کے لیے عظیم النفع ہے اس سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔

اور پیشاب کی قلت مقدار اور سرخ رنگت میں مریض کو زیادہ مدر بول پلاویں۔ مثلاً پٹاس اسیٹاس۔ پوٹاس نائٹراس۔ پٹاس سائٹراس پوٹاس بائی ٹارٹراس جب میسر فرداً یا مجموعاً استعمال کراویں۔ اور نفخ شکم کی زیادتی میں فلا ئن کو گرم پانی میں تر کر کے نچوڑیں۔ اور قدرے روغن تارپین چھڑک کر شکم پر تکمید کریں۔ اور باندھیں۔ اور بقدر ۴۰ گرین حلتیت کو دو اونس پانی میں حل کر کے حقنہ کریں۔ کبھی روغن تارپین میں افیون کو حل کر کے دینا۔ جیسا کہ حبس خون میں تحریر ہو چکا ہے۔ فائدہ مند ہوتا ہے۔ اگر درد شکم کی زیادتی سے ورم غشائی آبدار کا شبہ پایا جاوے تو دو دو گھنٹہ کے بعد خالص افیون ایک ایک یا دو دو گرین۔ حسب ضرورت دیں کہ اذیت شکم دور ہو جاوے۔ اور اس اثنا میں بلاڈونا ۳ گرین۔ افیون ۵ گرین پانی میں حل کریں۔ اور پارچہ باریک تر کر کے شکم پر چسپاں کریں۔ اور اوپر اسکے پولٹس کتان تیار کر کے باندھیں اور کتان کی تکمید بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے اور

رفع بے خوابی کے لیئے جو کچھ ٹائیفس فیور مین تحریر کیا گیا ہے اسمین بھی فائدہ مند ہی اور بروما ئڈ اف پوٹاسیم بقدر ۳۰ یا ۴۰ گرین استعمال کرنا اسمین از بس فائدہ مند ہے - کیونکہ ٹائیفس فیور مین زہر کی تاثیر زیادہ دماغ اور نخاع مین ہوتی ہے - اور اسمین زہر کی تاثیر خون اور غدہ پائی پرس گلنڈ مین پائی جاتی ہے - اسلیئے ٹائیفس فیور مین برو مائڈ اف پوٹاس کا استعمال ناجائز ہے - اور تسکین عطش کے لیے ٹائیفس فیور کے نسخجات استعمال مین لاوین مگر آش جو کے عوض سادہ پانی شامل کرین - کیونکہ آش جو ملین طبع ہے اگر سوڈا یا پوٹاس یا بلمینا ئے اسٹیکس وغیرہ از قسم کھار ادویہ دین تو سالفیورک اسڈ وغیرہ اشیائے حامضہ ہرگز استعمال نہ کرین - اور بخار مذکور مین غذا کا انتظام اشد ضروری ہے کیونکہ تقویت جسم غذا سے حاصل ہوتی ہے - جسمین مریض کی حیات کی امید ہو نہ استعمال ادویہ سے - ہو کر مریض کی حالت بلحظ بلحاظ مختلف حالت مین ہوا کرتی

ہے - اسلیئے خدمتگار کا ہمیشہ موجود رہنا ضروری ہے - تا کہ مریض کے حال کا ہر وقت نگران رہے - پیاس کی زیادتی مین آب سادہ پلاوے اور ضعف کی صورت مین خواہش غذا کے وقت بار بار غذا قدر قدر سے کھلاوے چونکہ اس مرض مین زخم معا کے سبب غذائے غلیظ مضر ہوا کرتی ہے اور غذائے رقیق جسمین اجزائے تغذیہ کم پائی جاوین - تاتاہم ضعف کی نہین ہوتی - اسلیے اس مرض مین سب سے بہتر اور عمدہ دودہ سے بڑہکر کوئی غذا نہین ہے پس اسے کو تا حصول صحت بار بار پلایا کرین - اگر نہ ہضم ہونے کی وجہ سے مریض کو شیر کے پینے سے نفرت ہو یا اوس سے قے اور دست جاری ہو جاوین تو اوسکے عوض صبح و شام آب گوشت یعنی یخنی پلادین - بعد ازان شیر مین آب آہک یا آب ولائتی ملا کر دین اگر ہضم ہو جاوے تو بہتر - ورنہ پھر آب یخنی مین اراروٹ شامل کر کے دین - اور چند گھنٹہ کے بعد پھر دودھ پلاوین کیونکہ صحت کا اعتماد اور

حیاتی کی امید سراسر دودھ پر موقوف ہے۔

فائدہ

بعض آدمیون کو شیر خام موافق مزاج نہین ہوتا اور شیر پختہ کو بخوبی ہضم کر لیتے ہین۔ پس امتحان کے بعد حسب عادت اور موافق مزاج دودھ پلاوین اگر اثنائے جوش نصف سیر شیر مین آمیزن گیلاس بقدر ایک درام داخل کر کے دوبارہ جوش دین اور صاف کرین۔ مریض کو پلاوین۔ تو شیر بخوبی ہضم ہوجاتا ہے۔ اور یہ دوائی غشاء خریطہ آہی کلان کا ہوتا ہے۔ جو فقار ظہر کے نیچے ہوا کرتا ہے۔ جسمین اکثر ہوا رہتی ہے۔ اور طول مین اسکو قطعہ قطعہ کر کے خشک کرتے ہین جو مثل صمغ کے غلیظ القوام ہوجاتا ہے اگر جانور کا لبلبہ خشک کیا ہوا دودھ مین جوش کر کے پلایا جاوے تو تیز اسمین ہضم شیر ہوجاتا ہے۔ علی القیاس اور بھی اسی قسم کی تدابیر عمل مین لاوین تاکہ اسہال بند ہوجاوین۔ زبان صاف اور نیز حرارت جسم کی زائل ہوکے بمعتدل ہوجاوے۔ غذا دودھ چاول یا ہمراہ شوربا مرغ یا ماہی دین اور بتدریج غذائے معتاد پر مریض کو لاوین۔ اور جب تک صحت کلی اور قوت اصلی بدن مین عود نہ کرے مریض کو پلنگ پر لیٹے رہنے کی ہدایت کرین۔ اور زیادہ محنت اور مشقت سے احتراز کرین۔ ورنہ زیادہ ضعف کے ہوجانیکا احتمال ہے اور تقویت بدن کے لیے مطبوخ بارک پلاوین۔ بعد زان ٹنکچر اسٹیل اور کونین دین۔ یا فاسفیٹ ایٹ کونین سائٹراس کی استعمال کرین روغن ماہی کا استعمال زیادہ تر فائدہ مند ہے۔

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمد حصہ دوم

بقیہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۱۹

جب بچہ کو سبز رنگ کے پتلے دست متعدد بکثرت آوین تو اس مرکب کے دینے سے ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ

ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۲ بوند مارفیا سلفاس ۴/۱ گرین برانڈی شراب اور ٹنکچر زنجبیل ہر ایک ۴ ڈرام پانی ۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین۔

خوراک

۱/۴ حصہ گرین سے نصف گرین سفوف افیون کی ۱۰ گرین مین ایک گرین مارفیا ہے

مرکب بست و چہارم ہائپوڈرمک انجکشن اف مارفیا

جسکو لاطن مین انجکشن مارفی ہائپوڈرمیکا کہتے ہین۔

ترکیب

۸۸ گرین ہائڈروکلوریٹ اف مارفیا کو ۲ اونس۔ آب مقطر مین داخل کرکے خفیف حرارت دین تاکہ مارفیا حل ہو جاوے۔ بعدازان عرق ایمونیا اسقدر ملادین کہ مارفیا منجمد ہوکر تہ نشین ہو جاوے اور سیال قدرے کھارا پن پر آجاوے

جاوے اور سرد ہونے کے بعد منجمد کو نکال

چینی کی رکابی مین ایک اونس۔ آب مقطر اور چھانکر خوب بند بوتل مین روشنی سے بچاکر رکھین۔

شناخت

صاف شفاف سیال ترشی برہ ہوتا ہے اور اسکی پچکاری زیر جلد کیجاتی ہے۔ جسکی مقدار ایک سے ۵ بوند تک ہے۔ اور اسکی ۱۲ بوند مین ایک گرین اسیٹیٹ اف مارفیا ہی اور نیز ٹارٹریٹ اف مارفیا کی پچکاری زیر جلد کیجاتی ہے اور اسکا مرکب سفید سفوف کے طور پر ذائقہ مین تلخ ہوتا ہے۔ اور سرد پانی مین حل ہو جاتا ہے۔ جس سے پانی کا رنگ دودھ کی طور پر سفید ہو جاتا ہے۔ مگر آب گرم مین حل کرنا بہتر ہے۔ اور اسکے ۱۲ قطرات مین ایک گرین ٹارٹریٹ اف مارفیا ہوتا ہے۔ اور پچکاری کے لیئے عرق کی مقدار ایک سے دو بوند تک کافی ہے۔ اور اسمین کئی فوائد ہین۔ اول اس سے مقام پچکاری پر خراش نہین ہوتی اور نہ عرصہ تک رکھنے سے عرق خراب ہو جاتا ہے اور تیار بھی آسانی

تو دردمین بھی بہت جلد تسکین ہوتی ہے
اور قبض بھی نہین ہوتی۔

نسخہ

ٹارٹریٹ اف مارفیا۔ اسی ٹٹ اف
مارفیا ۱۰ گرین۔ سلفٹ اف اٹروپیا
۱/۲ گرین۔ پانی ایک ڈرام سبکو ملاوین
اور ایک سے ۳ بوند کی مقدار بذریعہ پچکاری
عمل مین لاوین۔ اسکی ۳ بوند مین نصف
گرین اسی ٹٹ اف مارفیا اور ۱/۲ گرین
سلفٹ اف اٹروپیا ہے۔ اور جب عمل
کرنا منظور ہو تو پوست جلد کو چٹکی کے
ذریعہ سے اوٹھاکر پچکاری کی سوئی کو
جلد کے اندر داخل کر کے سیال کو بتدریج
پہونچاوین۔ اور عمل کے بعد سوئی
کو اوتار کر بحفاظت تمام رکھدین اور عمل
کے وقت پیچ پچکاری سے نصب کرین
اگر سوئی کا باریک سوراخ سیال مطلوبہ
سے بند ہوجاوے تو پلاٹینم دہات کی
تار سی کشادہ کرین۔

نسخجات مجربہ مخفیہ صدریہ یونانی

برشعثا جسکی استعمال سے زکام نزلہ
بلغمی فالج وغیرہ اوجاع عصبیہ کو از بس فائدہ
ہوتا ہے۔

نسخہ

بزرالبنج۔ فلفل سفید۔ فلفل سیاہ
ہرایک ۲۰ مثقال۔ افیون مرکی ہرایک
۱۰ مثقال۔ زعفران ۵ مثقال سنبل الطیب
زنجبیل دارچینی۔ عاقر قرحا۔ کاہو خشخاش
جند بیدستر ہرایک ایک مثقال۔ سبکو
باریک کر کے سہ چند شہد مین حسب دستور معجون
بناوین۔ خوراک ۲ ماشہ۔

حبوب نزلہ

جس سے نفث الدم اور نزلہ بلغمی کو
نیز فائدہ ہوتا ہے۔ اور بچوں کے لیے
نیز مفید ہے۔

نسخہ

بزرالبنج۔ مصطکی۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ کاہو۔
گاؤزبان۔ خشخاش۔ مغز خیارین۔
چوب چینی۔ دارچینی۔ رب السوس۔ الاچی۔ ہر
ایک ۹ ماشہ۔ زعفران ۳ ماشہ ریوند چینی
عاقرقرحا۔ ہرایک ۶ ماشہ افیون ۱ تولہ
سبکو باریک کر کے کوکنار کے پانی مین بقدر
مقدار نخود بناوین خوراک ۲ حب۔

حبوب سرفہ

صمغ عربی۔ کتیرا۔ رب السوس۔ کتھہ سفید ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون۔ خشخاش سفید ہر ایک ۴ ماشہ زعفران ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے حبوب مقدار دانہ نخود بناویں خوراک ایک حب۔

دیگر حبوب

جس سے نفث الدم کو نہایت فائدہ ہوتا ہے

نسخہ

زعفران۔ دارچینی۔ زنجبیل۔ مقل۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ کندر۔ رب السوس مرکی میعہ یابسہ۔ شکر تیغال۔ بسباسہ۔ دم الاخوین خشخاش ہر ایک ۳ ماشہ جوز بوا۔ جدوار ہر ایک ۲ ماشہ افیون ایک تولہ۔ سبکو باریک کرکے حبوب بناویں اور استعمال کریں۔

معجون سعال

جس سے زکام اور سرفہ بلغمی کو فائدہ ہوتا ہے۔ مرکی میعہ سائلہ افیون ہر ایک ۶ ماشہ زعفران رب السوس آرد اصل السوس خشخاش بزرکتان بزر حلبہ زوفا خشک ہر ایک ۳ ماشہ سبکو باریک کرکے سہ چند شہد میں تیار کرکے بقدر ایک ماشہ استعمال کریں۔

سفوف برائے نفث الدم

سندروس۔ گل ارمنی۔ کہربا۔ صمغ عربی کتیرا۔ دم الاخوین۔ طباشیر۔ کاہو۔ زرشک خشخاش۔ اقاقیا ہر ایک ۹ ماشہ۔ افیون کافور۔ سرطان محرق۔ آرد بیضہ دانہ ناریل ہر ایک ۴ ماشہ سبکو باریک کرکے بقدر نصف ماشہ ہمراہ شربت انجبار استعمال کریں

اقراص

جس سے سیلان نزلات کو کمال فائدہ ہوتا ہے۔ رسوت۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ گلنار۔ اقاقیا۔ دم الاخوین۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مرکی صبر سقوطری۔ سک۔ نشاستہ۔ فوفل انزروت۔ ہر ایک ۴ ماشہ افیون زعفران بزرالبنج۔ کافور ہر ایک ۳ ماشہ۔ سبکو باریک کرکے آب کوکنار میں اقراص تیار کریں۔ اور بوقت ضرورت سفیدی بیضہ میں گھسا کر کاغذ سوزن زدہ پر لیپ طلا صدغین پر چسپاں کریں۔

—

دیگر اقراص

جس سے درد شقیقہ اور درد سر کو از بس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ

[illegible]دن مرکی بزر البنج۔ کاہو۔ کاہو ہر ایک ۴ درم۔ کندر۔ انزروت۔ آملہ۔ گل ارمنی [illegible]۔ ہر ایک ۲ درم۔ صمغ عربی ۲ درم سب کو باریک کر کے تیار کریں۔

لزوق مجرب

تخم خشخاش، مرکی ہر ایک ۱ درم۔ کاہو۔ رسوت۔ دم الاخوین۔ ہر ایک ۲ درم۔ افیون زعفران ہر ایک ۳ ماشہ۔ صمغ عربی۔ کتیرا ہر ایک ۴ ماشہ۔ سب کو باریک کریں۔ اور بوقت ضرورت سفیدی بیضہ میں ست کر کے صدغین اور پیشانی پر طلا کریں۔ اس سے درد سر اور شقیقہ کو از بس فائدہ ہوتا ہے۔

طلائے مجرب

جس سے درد سر بخاری کو از بس فائدہ ہوتا ہے۔ مازو۔ گلنار۔ سماک۔ اقاقیا۔ جند بیدستر [illegible] ہر ایک ۳ درم۔ افیون [illegible] زعفران [illegible]

افیون۔ ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے سرکہ انگوری میں حل کریں۔ صدغین اور پیشانی پر طلا کریں۔

سفوف

جس سے پیچش اور اسہال کو از بس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ

کندر۔ مرکی۔ گلنار۔ مائیں۔ ناسپال صمغ عربی۔ حب الآس۔ ہر ایک ۴ ماشہ افیون۔ اجوائن ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے بقدر ۴ سرخ ایک ماشہ تک استعمال کریں۔

روغن

جس سے مرض فالج اور عضو خشک کو کمال فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ

پیہ گوسفند۔ لہسن۔ یک پوتھ ہر ایک نیم سیر۔ روغن کنجد ایک سیر۔ پیپلا مول فلفل سیاہ۔ نرکچور۔ اسگند ناگوری۔ مالکنگنی۔ عاقرقرحا۔ قسط۔ سورنجان تلخ افیون ہر ایک ۴ درم سب کو باریک کر کے [illegible] میں حل کریں۔ اور [illegible]

صرف روغن رہجاوے۔ بعد ازان صاف کرکے مقام ماؤف پر مالش کرین۔ اگر روغن کنجد مین صابون قتیلا۔ پیاز اور افیون جلا کر بطور مرہم مرض نارو اور زکی حوالی پر لگایا جاوے تو ازبس فائدہ ہوتا ہے

حبوب رمد

جس سے سبل وغیرہ امراض چشم کو فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ۔ گیرو پھٹکڑی بریان رسوت ہر ایک ۸ ماشہ افیون ۴ ماشہ صمغ عربی زنجبیل ہر ایک ۱ ماشہ سبکو باریک کرکے آب کو کنار مین حبوب بناوین۔ اور بوقت ضرورت آنکھون پر لیپ کرین۔

کحل مجرب

جس سے سرخی چشم اور سبل وغیرہ امراض چشم کو فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ۔ سرمہ توتیائی ہارونی پھٹکڑی ہر ایک ۱ ماشہ۔ مامیران چینی ۵ ماشہ۔ سنگ بصری ۷ ماشہ۔ اسرب ایک تولہ سیماب ۲ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ اول سرب اور سیماب کو گرہ بناوین بعد ازان جملہ ادویہ باریک کرکے داخل کرین اور کھرل کرکے سرمہ سا بناوین۔

اور استعمال کرین۔

قطور

دردگوش کے لیئے نہایت عمدہ سریع الاثر اور عجیب الخاصیت ہے۔

نسخہ۔ جندبیدستر۔ افیون۔ کافور عصارہ برگ بنگ سبکو مساوی الوزن لیکر مناسب روغن کنجد مین جلاوین اور صاف کرکے استعمال مین لاوین اگر کندر افیون اور کافور بقدر ایک سرخ سا یدہ کرکے بطور سعوط ناک مین چکاوین۔ تو نکسیر کو فوراً بند کرتا ہے۔ اگر دہن رگ کی کھل جانے سے رعاف بند نہو تو آب آملہ سبز آب کشنیز مین صمغ عربی اور افیون حسب مناسب ملاکر استنشاق کرین۔ ازبس فائدہ مند ہے اگر روغن دیودار مین قدرے افیون حل کرکے مرض سوزاک مین پچکاری کیجاوے تو فوراً صورت فائدہ کی نمایان ہوتی ہے۔

حبوب اسرار مخفیہ

جس سے قوت باہ اور امساک کو کمال فائدہ ہوتا ہے بلکہ سرعت انزال کو چند روز تک استعمال کرنا فائدہ مین

حکم اکسیر کا رکھتی ہین۔

نسخہ۔ جوز بوا یا۔ بالنگنی۔ زعفران۔ افیون۔ قرنفل۔ بزر البنج۔ تخم بنگ۔ جند بیدستر دار چینی۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ مصطکی سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین۔ اور شراب مین کہرل کرکے حبوب بمقدار نخود بناوین۔ اور بوقت شام استعمال کرکے دو گھنٹہ کے بعد مشغول بکار خود ہووین۔ اسکا نتیجہ عجیب الاثر ہے مجرّب اور مستعمل مولف ہے۔

اشتہار

مُعلّم نسوان

یہ ماہواری رسالہ جسکے ۴۸ صفحہ ہوتے ہین ہر ماہ قمری مین ایکبار شایع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر مولوی محب حسین صاحب مترجم کتب امیر علی تھگ ہسٹری۔ میرا پہلا جرم وغیرہ ہین اور جناب مولوی عبد الحلیم صاحب شرر مالک رسالہ دلگداز کے پرزور مضامین بھی اسمین درج ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیں عورتون کی ہر ایک اخلاقی اور تمدنی حالت پر بحث کی جاتی ہے اور عورتون اور مردون دونون کو اسکا مطالعہ فائدہ بخش ہے۔ قیمت سالانہ مع محصول چار روپیہ ہین۔ نمونہ کا رسالہ ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

اور گذشتہ سالون کی جلدین دو روپیہ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہین۔

میرا پہلا جرم۔ یہ کتاب ایک عجیب و غریب ناول کے پیرایہ مین لکھی گئی ہے جرمی ناولون مین یہ آپ اپنی نظیر ہے۔ قیمت مع محصولڈاک دو روپیہ ہین۔

المشتہر

مہتمم مطبع معلم نسوان۔ گوشہ محل۔ حیدر آباد دکن

وفات پر ملال

یہ کس کا ماتم ہے آج گھر گھر یہ کون دنیا سے اٹھ گیا ہے
یہ کون زیر زمین چھپا ہے کہ جسکو ہر ایک رو رہا ہے

ہم نہایت رنج والم اور نہایت افسوس سے لکھتے ہین کہ ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۰۵؁ کو مولوی حافظ عمر دراز صاحب بعارضہ فالج نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خداوند کریم مرحوم مغفور کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ حافظ صاحب علم عربی فارسی مین لائق۔ حافظ قرآن شریف اور شاعر وغیرہ مین ملک الشعرا شمار کئے جاتے تھے۔ عبارت آرائی مین ابو الفضل ثانی تھے۔ کاپی نویسی مین بے نظیر تھے۔ بغیر مسودہ کے کتابت کرنا انہی کا کام تھا۔ صدہا بہار وغیرہ کی کتب مترجمہ انکی بکثرت موجود ہین۔ صاحب تصنیف اور تالیف بھی تھے۔ پنجابی اخبار اور آفتاب پنجاب لاہور کے ایڈیٹر رہے دیگر رسالجات کو بھی ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ مرحوم دل سلیم کل ہر دلعزیز بردبار

تکمیل الحکمہ کی اغراض و فوائد

یہ رسالہ ہر مہینہ نکلتا ہی اسکے اغراض یہ ہیں حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا بد صحت اشیا کا دفعیہ حفظ صحت پہنچانیکے متفقہ قواعد دربارہ صحت صفائی انگریزی حکمی اور یونانی کے تجربے فن حکمت کے انتخاب قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

تکمیل الحکمہ

لاہور

قیمت رسالہ ہذا

عام خریداران

بلا محصول ڈاک ماہوار ششماہی سالانہ

سیاح عہ ۸ عہ ۱۲

طلبا سے سہ عہ ۶

ڈاکٹر صاحبان وغیرہ سالانہ

پیشگی ڈیڑھ ماہ کے بعد ڈیوڑھی۔

نمبر ۴	مطبوعہ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء	جلد ۳

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمہ بعض اصحاب کیخدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہی جسکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے۔ جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرنا چاہیں تمام واجب الادا بھی بھیجدیں۔ تمام خط و کتابت بنام حکیم احمد علیخاں ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور مستقل کو لوا کی پتہ پر کریں۔ اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

حفظ صحت کی بمنظر حکمی دوائیں اور مفید قابل العام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور و شیمیسٹری کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر تبلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید میر داد شاہ صاحب سلیم میڈیکل کالج لاہور۔ جناب ایم اے ایل حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ بی حکیم غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور وغیرہ

معمول احمدیہ۔ یہ مکمل جراحی کی کتاب ہے جس میں اس فن کا ہر ایک یونانی اور ویدک کی تطبیق کیگئی ہی اور ہر ایک طبیبوں کے موافق تشخیص مرض سریع التاثیر مجرب نسخہ جات نہایت سلیس اردو میں مع تصاویر عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور اچھے طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سوم عہ

صحت حیات۔ اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہی اور کثیر الاولاد ہو کر عمر طبعی کو پہنچتا ہی زن و مرد بچہ جوان اور بوڑھا سب ایک سا فایدہ اٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں

قرابادین احمدیہ حصہ اول۔ اس میں کل معدنیات مفردات و مرکبات کا بیان علم کیمیا کی ذریعہ سے سریع الاثر مجرب اور مشتبہ

آزمانے کا دستور العمل ۔ روپیہ اشرفی کے حساب سے بتلائی
مسلم الفاظ وغیرہ فرنگی طبی وغیرہ کی شرح درج ہے [illegible]
ترکیب استعمال [illegible] قوت باہ وغیرہ امراض مخصوصہ [illegible]
و مردان [illegible] کے امراض کے متعلق [illegible]
گرامی [illegible] نہایت ہی [illegible]
[illegible]
تجربے [illegible] ہوئے ہیں [illegible]
بھی ہیں ۔ [illegible]
میں بدل جاتی ہے ۔ [illegible]
[illegible] یونانی ڈاکٹری اور ویدک کی
ادویات کی ماہیت فوائد و استعمال کو آسان [illegible]
میں ادا کیا ہے ۔ اس کے ہوتے کسی دوسری کتاب
کی ضرورت نہیں رہتی قیمت [illegible]

تکمیل [illegible] حصہ اول ۔ یہ کتاب طب انگریزی
یونانی و ویدک [illegible] ۔ ابتدا میں
[illegible] اصول ہیں جن [illegible]
و علاج [illegible] نہیں ہو سکتی ۔ [illegible]
[illegible] نام [illegible] امراض کی
کیفیت [illegible] تشریح ۔ افعال الاعضا ۔ اسباب
مرض اور [illegible] کے مطابق لکھے جو اس [illegible]
[illegible] انگریزی و یونانی
طب پڑھا جا سکے اور بہت سی ایسی بیماریاں [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

اسرار التصوف ۔ اس مبارک کتاب میں [illegible]
[illegible] التصوف کی [illegible]

اور اہل فن کی روح و رواں ہیں ہر ایک قسم [illegible]
[illegible] کیفیت اور گونا گوں [illegible]
حقیقت [illegible] مسائل [illegible]
قرآن و حدیث کا لب لباب ہے جس کا [illegible]

تکمیل الحکمت ۔ یہ ماہواری رسالہ [illegible]
کیمیا ۔ افعال الاعضا ۔ تشریح ۔ دیسی و انگریزی طب [illegible]
نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ
عام سے تین روپیہ ۔ روساء و امراء سے پانچ روپیہ ہے ۔

ادویات

روغن عنبر ۔ خوشبو میں عطریات پر غالب ۔ مقوی دماغ
دل و بصر ۔ دافع زکام ۔ بالوں کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور ان کی
سیاہی کو تا عمر قائم رکھتا ہے ۔ بالوں کے بڑھانے میں
بے نظیر اور دافع قمل ہے ۔ فی شیشی [illegible]

[illegible] پالش کا تیل ۔ یہ تیل گردن [illegible]
نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرنے میں بے نظیر ہے
بشرطیکہ بادی زیادہ نہ ہوں قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔

حبوب [illegible] ۔ قبض اور خرابی خون کو [illegible]
ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کے لئے
گولیاں اکسیر ہیں ۔ آتشک وغیرہ جلدی امراض کے لئے اختلاج [illegible]
اعصاب [illegible] امراض مخصوصہ مردان و زنان مالیخولیا ۔ لقوہ
فالج ۔ رعشہ ۔ خفقان ۔ وجع مفاصل ۔ نقرس وغیرہ اوجاع مزمنہ
عسر العلاج [illegible] ۔ حمیات [illegible] نفخ [illegible]
طحال و جگر و دماغ کے لئے سریع الاثر قیمت [illegible] حب [illegible]
[illegible] علاوہ ہر ایک مرض کی دوائیں موجود ہیں ۔

المشتہر زبدۃ الحکماء حکیم احمد علی [illegible] ۔ لاہور متصل کوتوالی ۔

بقیہ

ماشرہ (اری سپلس)

(دیکھو رسالہ مارچ ۱۸۹۹ء)

بخار میں از حد شدت ہوتی ہے جسمیں حرارت کا درجہ ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک ہو جاتا ہے نبض بھی مضبوط اور سریع الحرکت ہوتی ہے جسکی ضربات فی منٹ ۱۰۰ سے ۱۲۰ تک ہوتی ہیں اور اکثر حرارت جسمی کی انتہا تیسرے روز تک ہوتی ہے لیکن سوزش کی ترقی میں حرارت اور بھی بڑھ جاتی ہے چنانچہ ۱۰۶ سے ۱۰۷ درجہ تک ہو جاتی ہے اور صبح کی نسبت شام کو حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ زبان میلی یا خشک بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے کبھی پیشاب میں سفیدی بیضہ اور یوریا زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور کلورائیڈ نمک بہت کم۔ اکثر چہرہ کی ابتدا سوزش سے بوقت شب خیالات کے منتشر ہونے سے بیچینی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہذیان بھی ہوتا ہے۔ سوزش کے پانچویں چھٹے روز بخار کے کم ہو جانے سے سرخی اور سوجن بھی کم ہو جاتی ہے۔ چھلکے اُترتے ہیں لیکن مرض کے دوبارہ عود کرنے یا کسی دوسرے مرض کے شامل ہونے سے مرض کی مدت بڑھ جاتی ہے۔ کبھی یہ مرض چہرہ پر مبتلا ہو کر بہت جلد خود بخود زائل ہو جاتا ہے کبھی مُنہ سے منتقل ہو کر سر میں سرایت کر جاتا ہے۔ بعد میں گردن پر ہوتا ہوا تمام بدن پر پھیل جاتا ہے۔ لیکن سر میں سرایت کر جانیکی حالتمیں زیادہ ہلاکت کا خوف رہتا ہے۔ کیونکہ اس صورتمیں اغشیہ دماغ کے متورم ہونے سے دردسر زیادہ کبھی ہذیان اور بیہوشی ہو جاتی ہے کبھی ہاتھ و پاؤں کے عضلات میں تشنج پڑنے لگتا ہے۔ آخر اسی حالت میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ کبھی غشائے خانہ دار میں ورم حار کی زیادتی سے پیپ پڑ جاتی ہے مگر چہرہ کے ورم میں کم۔ ہاتھ و پاؤں کے ورم میں بھی پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور جو شخص اس مرض کے ہو جانے کی استعداد رکھتا ہے اگر اُسکے بدن خصوصاً چہرہ اور تالو پر تھوڑا سا بھی زخم ہو جائے تو شکایت ماشرا کی ہو جاتی ہے

خصوصاً ٹھیری ہینگی گھاؤ کے کنارہ سے جو لکڑی کی ضرب وغیرہ سے پیدا ہو - اور نیز غشائے ریشہ دار تک زخم کے پہنچنے سے ہو جاتا ہے - اگر تلوار - چھری وغیرہ اس قسم کی اوزار سے زخم کے کنارے صاف اور سیدھے پائے جاویں تو اس مرض کے ہو جانے کا احتمال بہت کم ہوتا ہے غرض زخم ہونیکی صورت میں سرخی کا پھیلاؤ زخم کے کناروں سے ہوتا ہے - یا اس کے قرب وجوار سے کناری گھاؤ کے غلیظ اور سرخ ہو جاتے ہیں اور پیپ جو اس سے جاری تھی بند ہو جاتی ہے - اور بخار رفتہ رفتہ دیگر چڑھ جاتا ہے - اگر مرض کی سرائیت صرف جلد میں ہے تو بخار خفیف طور پر ہوتا ہے اگر ورم اور سرخی کی سرائیت خانہ دار جھلی تک ہے تو بخار حاد اور تیز ہوتا ہے اور ورم کی بھی زیادتی ہوتی ہے - اور انگلیوں کے غمز سے کچھ دیر تک غمزے کا نشان باقی رہجاتا ہے اور سرخی بھی قدرے سیاہی پر ہو جاتی ہے - اگر غشائے خانہ دار میں پانی کا اجتماع زیادہ پایا جاوے یا ورم کی زیادتی سے سختی محسوس

اور درخشندگی پائی جاوے تو اس صورت میں علاج کے نہ کرنے سے سرخی تمام جسم پر پھیل جاتی ہے - جو آٹھویں روز کے بعد خودبخود یا معالجہ سے زائل ہو جاتی ہے اگر اس اثناء میں سرخی دور نہ ہو تو پیپ کے پیدا ہونے سے بخار دوبارہ عود کرتا ہے کبھی پُر آب آبلے نمایاں ہوتے ہیں جنمیں قدرے پیپ بھی معلوم ہوتی ہے جو چند دنوں کے بعد آبلہ پھٹکر گھاؤ پڑ جاتا ہے اور پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے - کبھی جلد اور خانہ دار جھلی گل سڑکر نکل جاتی ہے جسکے نیچے سے اعصاب اور شرائین وغیرہ عروق نمایاں ہو جاتی ہیں اور عضلات کی نسیں بھی دکھائی دیتی ہیں - اس اثناء میں مریض کو دست بکثرت آتے ہیں اور خون میں پیپ کے ملنے سے دل - دماغ اور جگر وغیرہ اعضائے باطنیہ میں دماسل پیدا ہو جاتے ہیں جس سے مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے

ملحقات دماغ اور اسکے اغشیہ میں سوزش کا پھیلنا خطرناک ہے کیونکہ دماغ بہ سوزشی رطوبت کے دباؤ سے مریض

بیہوش ہوجاتا ہے اور ایسی ہی رہتی
تاکہ عدم ہوتا ہے۔ اور حنجرہ کی سوزش
سے دم کے بند ہوجانے کا احتمال ہوتا
ہے۔ مجری الہوا کی سوزش سے کھانسی
ہوجاتی ہے۔ اسہال اور امراض گردہ پیدا
ہوجاتے ہیں۔

تشریحی کیفیت

سوزشِ جلد اور اُس کے نتائج کی علاوہ
شدید مرض میں خون ہمیشہ پتلا اور سیاہ رنگ
ہوجاتا ہے۔ اگر اس صورت میں نکالا جاوے
تو منجمد ہوکر ٹھہرا نہیں بنتا۔ پھیپھڑہ جگر وغیرہ
اعضائے باطنیہ میں خون جمع ہوجاتا ہے
سوزش بھی ہوجاتی ہے۔ دماغ کی جھلی کی
بناوٹ کی باریک شرائین اسبولس پیدا ہو
پھیپھڑہ کی باریک شرائین میں قدرے سبب
پائی جاتی ہے۔ **انجام** یہ ایک قسم کا
شدید مرض ہے خصوصاً جب چہرہ اور سر مبتلائے
مرض ہو جب بائی طور پر مرض ظہور پکڑے
لوزتین متورم ہوجائیں یا دماغ کی طرف
سوزش کا میلان پایا جاوے۔ مقام ماؤف
سیاہ ہوجاوے یا اُس پر نیلے رنگ کے دھبے
نمایاں ہوں۔ پیپ پڑجاوے۔ یا سڑن ہو

مریض ضرور مرجاتا ہے۔ بچہ یا مرض گردہ میں
مُبتلا ہو تو انجام نہایت خراب اور پرخطر
ہوتا ہے۔ **تدابیر حفظ ما تقدم**
طبیب اور تیمارداروں کا انتظام کریں تاکہ
اُنکے ذریعہ سے سمیت کا انتشار نہ ہو۔ اگر اس
قسم کے آدمی زچہ عورت اور مجروح مریضوں
کے پاس جاویں تو دافع عفونیات سے ہاتھوں کو
دھو دیں اور کپڑے بدل دیں اگر مریض کو
دارالشفا میں رکھنا منظور ہو تو ایک علیحدہ
مکان میں رکھیں اور مکان سابق کو صاف ستھرا
کراویں بعد ازاں اُسمیں گندھک وغیرہ
دافع عفونت ادویہ کی دھونی دیں۔
علاج۔ مریض کو سب سے علیحدہ صاف ہوادار
مکان میں ہوا کے رُخ سے بچا کر لٹا دیں۔
اور حفظانِ صحت کے قواعد کا برتاؤ کریں
نمکین مُسہلات سے دست خلاصہ رکھیں
اطبائے قدیم کا قاعدہ ہے کہ کمی ورم کے لئے فصد
ضرور کیا کرتے ہیں مگر خون کے کمزور اور جسم
ضعیف کے ہونے سے آخر الامر نقصان
عظیم ہوتا ہے۔ اسلئے اس مرض میں فصد
لینا قطعی منع ہے۔ اگر فصد کی عوض مُسہل

اور معرقات استعمال کئے جاویں تو کچھ
درجہ بہتر ہے کیونکہ جوش خون کی صورت میں
فصد لینے سے ردی خون کے ہمراہ خالص
خون بھی بکثرت نکل جاتا ہے۔ جو موجب
کمزوری کمال اور مرض کی ترقی کا باعث
ہے۔ مسہل اور معرقات کے استعمال سے
خون کی سمیت اور غلظت ترشح ہو کر جسم سے
خارج ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں خون کے
صاف ہو جانے سے مرض کی شدت میں خفت
ہوتی ہے۔ پس اس موقع پر قاطع حموضت
نمکین مسہل کا استعمال زیادہ تر فائدہ مند
اور افضل ہے۔ مثلاً مگنیشیا سلفاس اور مگنیشیا
کاربوناس کو حسب مناسب لیکر باہم ملا دیں
اور پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ ریوند چینی
سوڈا کاربوناس یا سلفیٹ آف سوڈا اور
سوڈا کاربوناس ملا کر دینا بھی فائدہ میں
سریع الاثر ہیں اگر مریض ضعیف القویٰ
ہو تو اسکو بھی مسہلات مذکورہ میں سے
تھوڑی مقدار میں دیں جسمیں صرف ایک دو
دست آویں۔ اگر اسہال کے بعد بخار
فرو نہ ہو تو دوائین انٹی مونیل یا سلوشن انٹی مونی

یا سفوف انٹی مونیل یا جیمس پوڈر وغیرہ معرق
ادویہ کا استعمال کریں اگر انکے ہمراہ لائیکوار
امونیا اسیٹاس بھی دیا جاوے تو فائدہ توقع
میں سریع الاثر ہے بخار کے اتر جانے یا کم ہو جانے
پر ٹنکچر اکونائیٹ یا ٹنکچر بلاڈونا مریض کو
پلا دیں تاکہ مرض میں زیادتی نہ ہو۔ لیکن نہایت
عمدہ اور فائدہ بخش خاص دوا اس مرض میں
ٹنکچر اسٹیل ہے جسکو زیادہ مقدار میں جلد جلد
دینے سے فائدہ کثیر ہوتا ہے یعنی ٹنکچر اسٹیل
۱۵ سے ۳۰ قطرات سادہ پانی کے ہمراہ گھنٹہ
گھنٹہ یا چار چار گھنٹے کے بعد حسب ضعف
اور قوت مریض پلا دیں اگر قلیل مواد کے
باعث مرض صرف جلد میں محدود ہو تو کم
مقدار میں چار چار گھنٹے کے بعد دیں اگر مرض
کی سرایت خانہ دار جھلی تک ہو جاوے تو زیادہ
۴۰ قطرات پانی ۱۰ آونس میں ملا کر خفیف
مرض میں چار چار گھنٹہ کے بعد اور شدید
حالتیں گھنٹہ گھنٹہ کے بعد پلا دیں۔ اکثر
پہلی دوسری خوراک کے دینے سے فائدہ
معلوم ہوتا ہے سوزش کے رک جانے سے
مقام ماؤف کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے

درد اور سوجن میں کمی ہوتی ہے۔ حرارت
کم ہو جاتی ہے۔ نیند بخوبی آتی ہے اور
جیسے افاقہ کی علامت ظاہر ہو مقدار دوا
کی کم کرتے جاویں۔ زود ہضم ہلکی غذا
کھلاویں مثلاً شیر گاؤ شوربائے لحم رقیق
ارارروٹ اور آشجو رقیق کھانیکو دیں
اور ابتدا ہی سے مریض کی طاقت کو
مقوی اور محرک ادویہ کے ذریعہ سے
بحال رکھیں مثلاً پورٹ وائین یا برانڈی
کو تنہا یا کونین بارک اور امونیا کاربونا
کے ہمراہ دیں اگر شراب کے استعمال سے
پرہیز ہو تو امونیا کارباناس تنہا دیں
اور غذا مقوی اور جید الکیموس کھلاویں
اور ضعف آور دوا ہرگز نہ دیں کیونکہ
کمزوری پہلے ہی سے ہوا کرتی ہے اگر
مریض کے پیشاب میں سفیدی بیضہ پائی
جاوے تو شراب اور امونیا وغیرہ ادویہ
حارہ کا استعمال ہرگز نہ کریں بلکہ اسکے
عوض شوربائے لحم اور ٹنکچر سٹیل پر اکتفا
کریں اور نوم کے لئے ادویہ افیون یا برو
مائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ

بوقت خواب کھلاویں تاکہ مریض کو نیند
بخوبی آجاوے۔ اور دیگر تکالیف کا علاج
حسب مناسب کریں **مقامی علاج**۔
سوزش کے لئے بطور تسکین سرکہ اور سرد
پانی وغیرہ اشیائے باردہ بالفعل مقام ماؤف
پر لگاویں اگر سوزش کا ظہور صرف جلد بدن
پر پایا جاوے تو میدہ گندم یا مگنیشیا کاربوناس
یا ارارروٹ وغیرہ کا سفوف مقام سوزش
پر چھڑک کر روئی سے ڈھانپ دیں کیونکہ
مذکورہ اشیاء کے خشک ہو جانے سے نئی
جلد کا کام نکلتا ہے جس سے آبلہ پیدا نہیں
ہوتا اور نیز گرم اور سرد ہوا کے لگنے سے
مقام ماؤف محفوظ رہتا ہے جس سے درد
کی اذیت کم ہو جاتی ہے اور ورم بھی بتدریج
رفع ہو جاتا ہے۔ دیگر ڈاکٹر ہیبرا صاحب
کو ایک آونس سادہ مرہم یا مکھن میں
ملا کر لگانا فائدہ میں سریع الاثر ہے۔ کلورائیڈ
اور روغن بید انجیر۔ کاسٹک سالیوشن۔ کالا
ٹنن سینٹ یا اکسٹراکٹ بلاڈونا وغیرہ
لگایا کرتے ہیں غلیظ لعاب صمغ عربی کو
موئے قلم کے ذریعہ سے مقام ماؤف پر

لگا دیں اس سے بھی ہوا کا اثر نہیں پہنچ
سکتا۔ کلوڈین جو مرکب کلوڈین کا نام ہے یا
گلیسرین مع مومیٹن قلم کے ذریعہ سے لگانا بھی فائدہ مند
ہے اور ادویہ مذکورہ کی عدم موجودگی میں
صرف روغن کنجد کا استعمال بھی فائدہ مند
ہے۔ اگر خانہ دار جھلی میں ورم کے سرایت
کر جانے سے جلد پر آبلے نکل آویں تو اشیائے
مذکورہ کو ہرگز نہ چھڑکیں ورنہ آبلہ جات کے پھٹ
کے پیدا ہو جانے سے مریض کو
سخت اذیت پیدا ہوتی ہے۔ پس ظہور آبلہ
کی صورت میں مطبوخ کوکنار اور گل بابونہ میں
پارچہ فلالین کو تر کرکے نچوڑیں اور مقام ورم
پر تکمید کریں بعد ازاں روئی سے ڈھک دیں
اگر سرخی اور ورم بڑھتا معلوم ہو تو اس کے
روکنے کی تدابیر اس طرح پر کریں کہ سوزش کے
کناروں سے ذرہ آگے نائیٹریٹ آف سلور کی
بتی سے لکیر کھینچیں تا کہ مصنوعی ورم کے
پیدا ہونے سے خانہ دار ساخت اور جلد
باہم جڑ جاوے اور سوزش کا انتقال دوسری جگہ
پہنچا نہ کرے۔ اگر ۲ ڈرام کاسٹک نقرہ
کو ایک اونس پانی میں حل کرکے موئے

قلم کے ذریعہ ورم کے گرد اونچ بھر بعض خط
کھینچا جاوے تو بھی ورم موجودہ رک جاتا ہے
اگر ورم کا ابتدا سر کی جلد ہی شروع ہو کر نیچے
کی طرف اترتا معلوم ہو تو کاسٹک نقرہ وغیرہ
ادویہ رادع کے استعمال سے مرض کو نہ روکیں
ورنہ اغشیہ دماغ میں ورم کے سرایت کر جانے
سے احتمال ہلاکت کا ہے اور ٹنکچر آیوڈین
کے استعمال سے ورم کو روک دیا جاتا ہے
بلکہ منہ وغیرہ مقامات پر کاسٹک نقرہ کی
نسبت ٹنکچر آیوڈین کا استعمال کرنا زیادہ
افضل اور فائدہ مند ہے کیونکہ بعض اوقات
کاسٹک نقرہ کی سیاہی صحت کے بعد بھی دور
نہیں ہوتی اور ہمیشہ کے لئے عیب قائم رہتا
ہے اور ٹنکچر آیوڈین میں قباحت مذکورہ
نہیں پائی جاتی ہے۔ جب مقام ماؤف میں
پیپ پڑ جاوے یا ورم کیوجہ سے تناؤ زیادہ
ہو تو جلد پر بقدر ربع انچ چوڑے لمبے شگاف
دیکر زخم کریں بعد ازاں مطبوخ کوکنار کی
تکمید کریں تاکہ پانی اور خون بکثرت جاری
ہو اس سے ورم موجودہ کم ہو جاتا ہے
اور نہ پیپ کے پڑنے سے سڑن کی کیفیت

نمایاں ہوتی ہے اگر مقام ورم میں پیپ پڑ جاوے تو جلدی سے شگاف دیکر ریم کو نکالدیں۔ بعدہ میں روغن کاربالک کا استعمال کریں۔ یخنی گوشت۔ زردی بیضہ مرغ۔ امونیا اور پورٹ وائن وغیرہ مقوی اور محرک اغذیہ اور ادویہ کھانیکو دیں تاکہ مریض کی کمزوری رفع ہو۔ اور شکایات کا علاج مناسب صورتیں کریں

حمّی ورمی (انفلامٹری فیور)

جب دماغ۔ پھیپھڑہ۔ معدہ۔ کبد۔ طحال۔ گردہ۔ امعا اور مثانہ وغیرہ کسی عضو باطنیہ میں ورم حار کا ظہور ہوتا ہے۔ تو اس قسم کا بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھ۔ کان اور حلق وغیرہ قوی الحس عضو میں ورم کے ظہور سے نیز بخار ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو انگریزی زبان میں سمپٹم ماٹک فیور (تپ علامتی) کہتے ہیں۔ کیونکہ جب اعصاب اور خون وغیرہ رطوبات بدن میں ورم حار کے سرایت کرنے سے اعراض ظہور میں آتے ہیں تو اس قسم کا بخار پیدا ہو جاتا ہے اور ہمدردی اور شراکت کیوجہ سے سمپیٹیٹک فیور بھی کہتے ہیں بعض اوقات کمی ورم کی صورتیں بخار نہیں بھی ہوتا۔ **اسباب۔** اعضائے بدن میں سے کسی عضو کا ورم حار میں مبتلا ہونا۔ یہ بخار دو قسم کا ہوتا ہے شدید اور خفیف **علامات قسم شدید** (اسٹھنک فیور) قوی جوان آدمی کچھ تھوڑا سا عرصہ سردی میں مبتلا ہوکر گرمی کے درجہ میں آجاتا ہے۔ اور جملہ رطوبات بدن کے کم ہو جانے سے۔ منہ زبان بلکہ جسم کی جلد گرم اور خشک ہو جاتی ہے پیشاب بھی کم نہایت سرخ رنگ کا آتا ہے۔ اور اکثر زبان پر بلغم کی سفید تہ جم جاتی ہے۔ کبھی بخار کی شدت میں زبان کی وسط خاکستری مائل نوک اور کناری سرخی پر ہوتے ہیں جب رطوبات بلغمیہ میں اور رشحی معدہ کی عدم پیدائش پر جو مویدہ ہضم غذا ہیں ہاضمہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے اور رطوبات امعا کے کم پیدا ہونے سے اکثر قبض ہو جاتی ہے۔ اور بدل ما یتحلل کے نہ پورا ہونے سے بھی مریض روز بروز کمزور اور نحیف البدن ہو جاتا ہے

اور نظام عصبی کے خلل پذیر ہونے سے دماغ اور نخاع میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے مقام ریڑھ اور کمر پیدرد ہوتا ہے سر کا درد اور دوران سر رہتا ہے بدن کی قوت اور حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی ہذیان کی شکایت بھی پائی جاتی ہے عصب سماعت کے ماؤف ہو جانے سے شور و غل اور تیز آواز و روشنی کی برداشت بعض کو نہیں ہوتی اور نیند بھی کم آتی ہے نبض قوی اور سریع الحرکت چلتی ہے۔ لیکن جب ورم کا ظہور دماغ۔ پہلو اور مفاصل کی آبدار جھلی یا غشائے ریشہ دار میں ہوتا ہے تو اس صورتمیں نبض صلب۔ سریع الحرکت اور عظیم ہو جاتی ہے اور شکم کی آبدار جھلی میں ورم کے پیدا ہونے سے نبض دقیق اور سخت مثل تار آہن کے ہو جاتی ہے۔ اور غشائے بلغمیہ کے متورم ہونے سے نبض عظیم سریع الحرکت اور لین ہوتی ہے۔ جب سرسام کی صورتمیں مقام ورم مائیت کے جدا ہونے سے دماغ دب جاتا ہے تو مریض پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے نبض عظیم اور بطی الحرکت ہو جاتی ہے اور بخار کی صورت میں اس قسم کے مریض کی نبض معتدل ہوتی ہے۔ یہ جملہ علامات مذکورۃ الصدر قاعدۂ اکثریہ کے اعتبار سے ہیں لیکن اس قسم کا بخار ہندوستان وغیرہ ممالک حارا اور حار المزاج اشخاص کو بلاد بارد کی نسبت چنداں قوی نہیں ہوتا۔ بلکہ سرد موسم میں قوی الجثہ کو نہایت سخت ہوتا ہے اور نیز گرم ممالک میں اسکی خاص حالت یہ ہے کہ جسم پر حرارت قوی ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں چنداں گرم نہیں ہوتے نبض سریع لین اور صغیر ہوا کرتی ہے زبان کی نوک اور کناری زیادہ تر سرخ ہوتے ہیں اور بیچ سے زبان چنداں سفید نہیں ہوتی۔ قبض زیادہ رہتا ہے جو قلیل المقدار دوائی مسہلہ سے چنداں زیادہ نہیں ہوتا۔ اور قوی جلاب سے دست بکثرت آتے ہیں جس سے کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے

علامات قسم خفیف (استھانک فیور) اس قسم کا بخار اکثر ضعیف القویٰ کو ہوتا ہے اور یہ ضعف اصلی ہو یا امراض حادہ کے باعث یا کثرت جماع وغیرہ مضعف اسباب

کے استعمال سے پایا جاوے اور نیز بخار کی
شروع حالت میں گرمی کے آہستہ آہستہ پیدا
ہونے سے بخار خفیف سا ہو جاتا ہے مگر دماغ
پر دباؤ کے زیادہ ہونے سے مریض بے حواس
مخبوط العقل ہو جاتا ہے۔ بات کو پورے طور سے
نہیں سمجھ سکتا۔ نہ سلسلہ وار کلام کر سکتا ہے
ہذیان کی صورت میں اپنے لباس اور گرد و نواح
کی چیزوں کو پکڑتا ہے۔ اور زیادتی ضعف
کی وجہ سے بیہوش بھی ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات
جسم سے سرد پسینہ آتا ہے جیسا کہ ہیضہ وبائی
میں آیا کرتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ نبض بہت
ضعیف۔ صغیر اور لین ہوتی ہے لیکن
فی منٹ ۱۳۰ دفعہ حرکت کرتی ہے۔ زبان
خشک سیاہی مائل۔ لبیں اور دانت بھی
سیاہ ہو جاتے ہیں اکثر اسہال جاری ہو جاتے
ہیں اور قبض کی صورت میں سرد پسینہ بکثرت
آتا ہے اور پسینہ کے بند ہونے سے دست
لگجاتے ہیں۔ اور قریب الموت کی قوت نبض
زیادہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ زبان لب
اور دانت نیز زیادہ تر سیاہی پھیل جاتی ہے
ہچکیاں آتی ہیں۔ سانس نہایت تکلیف

لیا جاتا ہے۔ آخر بیہوشی کی حالت میں بعض
راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر مریض صحت کی لائق
ہوتا ہے تو اعراض میں بتدریج خفت ہوتی
جاتی ہے۔ اور ضعف کے جلتے رہنے سے
نبض قوی اور زبان صاف ہو جاتی ہے رفتہ
رفتہ جسم میں قوت کے آنے سے صحت کامل
ہو جاتی ہے۔ کبھی بعد شدت اعراض کی حالت
میں اسہال یا ادرار یا زیادہ پسینہ کے آنے
یا کسی عضو کے خون کے جاری ہونے سے
صحت ہو جاتی ہے لیکن دیر تک کمزوری
رہتی ہے اور بتدریج قوت آتی ہے
کبھی قسم شدید کی تبدیلی قسم خفیف میں
ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کہ قسم شدید کے
دیر تک رہنے سے جسم میں ضعف زیادہ
ہو جاوے یا ورم ردی الکیفیت سے پتلا متعفن المواد
اور مختلف القوام خارج ہووے اس صورت میں
مواد متعفنہ سے زہریلا پانی نکلکر چھوٹے
چھوٹے عروق میں جذب ہو کر خون کو خراب
کر دیتا ہے۔ جس سے قسم ثانی کے آثار
نمایاں ہوتے ہیں اور نیز علاج کی خطا سے
قسم اول ثانی میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسا

فصد اور اسہال کی کثرت سے بدنی
کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے۔ سیماب
اور ٹارٹار ایمیٹک وغیرہ ادویہ مضعفہ
کے زیادہ استعمال سے صورت مذکورہ
پیدا ہو جاتی ہے۔ **علاج** اس قسم کے
بخار میں فصد کم لیں بلکہ خون کے اخراج
سے قطعی پرہیز کریں۔ اور نہ مسہل قوی
دیں اور جب تک ضرورت قوی نہ ہو مرکبات
سیماب وغیرہ مضعف ادویہ دوائیں بھی
کم دیں بلکہ ہر ایک قسم کے ورم اور حمیات
دمویہ میں فصد کرنے مسہل قوی کے
کھلانے اور مرکبات سیماب کے زائد مقدار
دینے میں ہرگز دلیری نہ کریں جیسا کہ عام
حکما کا طریقہ ہے کہ سرسام۔ ورم غشائی
ریشہ دار اور ورم غشائی آبدار میں فصد
کے ذریعہ سے خون بکثرت نکال لیتے ہیں
مسہل قوی دیتے ہیں زائد مقدار میں مرکبات
سیماب کھلایا کرتے ہیں خصوصاً بلاد باردہ
میں اس قسم کی تدابیر زیادہ کیجاتی ہیں
نہ گرم ممالک میں۔ غرض مرض کے اصل سبب کو
دریافت کر کے اس کے دور کرنے میں

کوشش کریں مثلاً اگر بڑی گہاؤ کے
عفونتی مواد سے ظہور پایا جاوے تو اس کا
علاج مناسب مرہم پٹی سے کریں۔ اگر زخم میں
کوئی سنگ ریزہ وغیرہ غریب شے پائی جاوے
تو اسکو نکالدیں۔ اگر دُمل کے تیار ہونے سے
بخار کی شکایت پائی جاوے تو شگاف دیکر
پیپ کو نکالدیں۔ اگر مقام داخس میں ریشہ دار
جھلی مردہ ہو جاوے تو شگاف دیکر خراب اور
مردار حصہ کو پیپ کے ہمراہ خارج کریں اور
مریض کو ہوادار سرد وسیع مکان میں جسکی
حرارت ۶۰ درجہ پر ہو آرام تمام لٹا دیں
اور قبض کی صورتمیں ملینات کے استعمال سے
طبیعت کو نرم کریں تاکہ صرف ایک دفعہ دست
سدد مرہ آیا کریں اور مریض کی طاقت بھی
بدستور قائم رہے۔ اگر بخار کی شدت اور تیزی
میں پسینہ خود بخود نہ آوے تو لائیکوار امونیا
اسیٹاس۔ پٹاس سیٹاس۔ پٹاس بائی
ٹارٹراس اور پوٹاس سائیٹراس وغیرہ
معرق ادویات کے استعمال سے پسینہ
لادیں اگر ارادہ ادرار کا ہو تو ادویہ مذکورہ
بالفعل سرد کر کے پلا دیں اور ظاہر جسم کو سرد بھی

پہونچاویں اور سنیر لیوپاس بائی ٹارٹراسیر
ٹارٹارک اسڈ - اور سائیٹرک وغیرہ پانی
میں حل کرکے دیں کیونکہ انکے باہم ملانے
سے بالفعل سردی پیدا ہوتی ہے - اور سردی
کی صورتمیں ظاہر بدن کو گرمی دیں اور اشیائے
حارہ بالفعل پلاویں اور پیاس کی شدت میں
ادویہ مسکنہ عطش پلاویں جنکا ہم ٹائفک فیور میں
ذکر کیا گیا ہے - تسکین اوجاع اور نیند لانیکے
واسطے افیون وغیرہ مخدرہ اور منومہ ادویہ کا
استعمال کریں اور قبض کی صورتمیں رفع قبض
کے بعد افیون وغیرہ مخدرہ دوا دیں - اگر
دوسرے قسم میں سے بخار ہو جسمیں کہ عوارضات
تخفیف پا جاویں تو ادویہ کا استعمال کم
کریں اور صرف اغذیہ مقویہ پر اکتفا کریں -
مثلاً شوربائے لحم - آب یخنی - شیر گاؤ - زردی
بیضہ مرغ - تیزاب شورہ - تیزاب گندھک -
پورٹ وائین - شراب برانڈی اور شراب ہسکی
فرداً فرداً یا ایمونیا کاربوناس کے ہمراہ دیں
اگر شراب کے استعمال سے پرہیز ہو تو امونیا
کاربوناس کو ہمراہ عرق پودینہ یا کسی دوسرے

مقوی عرق کے ساتھ دیں - اور اسہال
کی صورتمیں چاک مکسچر - کلورک ایتھر -
ٹنکچر کٹیچو وغیرہ حسب مناسب حال مریض دیں -
لیکن اسمیں دستوں کو قطعی بند کرنا نامناسب
ہے کیونکہ اسہال کی صورتمیں خون کے زہر
کے اخراج سے مرض میں خفت پیدا ہوجاتی
ہے - اگر زیادہ ضعف کا احتمال ہو تو قابض
دوا کے استعمال سے دستوں کی کثرت کو کم
کردیں اِلَّا اَنْ یَصِلَ اِلیٰ حَدِّ الْاِضْعَافِ
وَاِسْقَاطِ الْقُوَّتِ ورم کی ابتدا صورتمیں
سرد پانی یا قطعہ برف یا سرکہ اور سرد پانی وغیرہ
ادویہ باردہ بالفعل مقام ورم پر لگا دیں اور
ورم کی انتہا حالتمیں جب پیپ کی موجودگی
کا احتمال ہو تو مقام ورم پر پولٹس کتان وغیرہ
اشیائے حارہ بالفعل باندہیں یا گرم پانی
میں پارچہ فلانل کو بھگو کر نچوڑیں اور گرم گرم
تکمید کریں یا فلانل کے خشک پارچہ کو آگ
پہ گرم کرکے باندہیں - سبوس گندم یا سفوف
نمک کو گرم کرکے باندہنا بھی فائدہ مند ہے
اگر کسی اعضائے باطنیہ میں ورم کے ظہور کا احتمال

ہو تو اُس کے مقابل ظاہر جلد پر رائی کا
پلستر یا روغن تارپین وغیرہ ادویہ محمرہ جلد پر
لگا دیں یا فرانسیسی کا پلستر لگا کر آبلہ اُٹھا دیں۔

حُمّیٰ دقیہ (ہکٹک فیور)

دق اور ہکٹک کے معنے لاغری اور ذبول ہیں
چونکہ اس مرض میں پسینے کے زیادہ خارج
ہونے سے لاغری بدرجہ کمال پائی جاتی
ہے اسلئے تسمیۃ الشئے باسم لازمہ کے لحاظ
سے اس بخار کا نام دق اور ہکٹک فیور رکھا
گیا۔ کبھی مانند حُمّیٰ دائرہ کے ہر روز اور کبھی
حُمّیٰ لازمہ کے مشابہ بشدت پایا جاتا ہے۔ کبھی اکثر
تپ لازمہ کی مثل ہوتا ہے جسمیں قدرے قلیل کمی
بیشی پائی جاتی ہے۔ اگر حُمّیٰ دائرہ کی صورت
میں ہو تو خفیف اور سلیم ہوتا ہے حُمّیٰ لازمہ کی
حالت میں شدید اور مہلک ہوا کرتا ہے۔ اسباب
اگر حُمّیٰ ورمی کے دیر پا رہنے سے عضو متورم
میں پیپ زیادہ پڑجاوے بعد ازاں جگر طحال
اور پھیپھڑہ وغیرہ اعضائے باطنیہ میں بھی
کسیقدر ورم کی سرایت پائی جاوے تو بخار
مذکور کا دَورہ ہوجاتا ہے شش جگر
کو لہا کے جوڑ وغیرہ میں پیپ کے پڑجانے
سے بھی ہوجاتا ہے۔ کبھی اَورام کے بغیر بھی
یہ بخار پیدا ہوجاتا ہے جیساکہ زیادہ شیر دار
عورت یا عرصہ دراز تک دودھ کے پلانے سے
مبتلائے بخار مذکور ہوجاتے ہیں کبھی
دُمل سرطان کے ظہور سے بدون موجودگی ریم
کے پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی ذیابیطس اور شروع
سل میں جبکہ مادہ ٹیوبرکل کا ترشح پھیپھڑہ
پر کرنا شروع کرے اور ابھی تک ریہ میں ورم
نہ پائی جاوے پیدا ہوجاتا ہے اور کثرت مباشرت
سے بھی ہوجاتا ہے جیساکہ اکثر نوعروسی کے
بعد مستعد خاندانی کو ہوجاتا ہے اور اس قسم
میں پسینہ بکثرت آتا ہے اور کبھی حُمّیٰ نائبہ کے
مزمن ہوجانے سے ہوجاتا ہے اور اس صورت
میں مدت دراز کے باعث کھانے پینے میں
بدانتظامی پیدا ہوجاتی ہے۔ جس سے بدن
میں پوری طور سے بدل مایتحلل کے نہ وارد ہونے
سے صورت بخار کی نمایاں ہوجاتی ہے کبھی
دبیلہ کبد وغیرہ اعضائے باطنیہ کے ورم سے
بخار مذکور پیدا ہوجاتا ہے۔ جب کسی کمزور
آدمی کے کسی حصۂ جسم میں کسی قسم کی خراش

ہوتی ہے تو بھی یہ بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات۔ ہر ایک مریض میں اسکی خاص صورت نہیں ہوتی۔ کبھی شروع بخار میں مریض بہ نسبت صحت کے قدرے لاغر ہو جاتا ہے۔ اور نصف النہار کیوقت یا اسکے بعد نبض میں قدرے سرعت پائی جاتی ہے اور بوقت شام قدرے حرارت بھی بدن پر ہو جاتی ہے تو تین چار گھنٹہ کے بعد رفع ہو جاتی ہے اور بوقت فجر مریض صحیح و سالم معلوم ہوتا ہے اور کسی قسم کی شکایت کے نہ ہونے سے مریض کو اس طرف توجہ مطلقاً نہیں ہوتی تاکہ طبیب کیطرف توجہ کرے لیکن چند دنوں کے بعد نبض کی رفتار قدرے تیز ہو جاتی ہے خصوصاً شام کیوقت حرارت بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے جس سے مریض اور لواحقین کو بخار کا اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اور مرض سل کے شامل ہونے سے نصف رات میں مریض کو پسینہ بھی بکثرت آتا ہے اگر اعضائے باطنیہ میں پیپ کے اجتماع سے ہو تو اسمیں پہلے مریض کو جاڑے سے سردی معلوم ہوتی ہے اور خفیف لرزہ کے بعد جلد گرمی زیادہ ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پسینہ کے زیادہ آنے سے بخار اتر جاتا ہے خفت اور شدت حرارت کے موافق نبض میں بطوء اور سرعت ہوتی ہے خفت کیوقت نبض کی سرعت کم ہو جاتی ہے مگر صحت کی حالت پر نہیں آتی اور بخار کی شدت میں نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ ۹۶ سے ۱۳۰ یا اس سے بھی زیادہ چلتی ہے پیشاب نہایت سرخ ہوتا ہے جسمیں سرخ رنگت کی تلچھٹ تہ نشین ہو جاتی ہے۔ لیکن حمیٰ نائبہ کی صورتمیں بخار کی زیادتی اور اس کا اتر جانا خاص وقت پر ہوا کرتا ہے خصوصاً بوقت شام۔ اور حمیٰ لازمہ کی مشابہ صورتمیں مع زائد شدت کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی مدت کی زیادتی اور شدت کے نہ مقرر ہونے سے رات اور دن میں چند مرتبہ شدت سے آتا ہے اور پسینہ کے آنے سے خفیف ہو جاتا ہے اور اسیطرح مریض کو کسیوقت بخار سے نجات نہیں ملتی اور جسم کی حرارت کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے جس سے مریض گرمی کی زیادہ شکایت کرتا ہے اور کپڑوں کو جسم سے اتار دیتا ہے۔

شروع مرض میں رخسارے نیز سرخ یا اودے

رنگت علقہ روپیہ کی برابر پڑ جاتا ہی خصو
بچہ جلد شش کے مبتلا ہونے سے زیادہ تر
پایا جاتا ہے۔ آنکھ کا قرنیہ زیادہ چمکدار او
ملتحمہ سفید مثل سفیدی مروارید کے نمایاں
ہوتا ہے اور بعض اوقات پسینہ کے نہ آنے
سے جلد بدن خشک اور بے رونق معلوم
ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں اور
طویل المدت میں کمزوری بدن اور رقت خون
کے باعث پاؤں متورم ہو جاتے ہیں اگر اس
صورت میں ہضم معدی کے قوی ہونے سے خواہش
غذا پائی جاوے تو دیر تک بغیر نہ رہ سکتا ہے
جب ہضم معدی کے ضعیف ہونے سے بھوک
کم ہو جاوے تو رفتہ رفتہ مریض نہایت کمزور
اور لاغر ہو جاتا ہے۔ زبان صاف مرطوب اور
سرخ پائی جاتی ہے۔ اور شدت بخار کے
زیادہ ہونے سے تخفیف کا وقت کم ہو جاتا ہے
ہو کر بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی پسینہ کی
زیادتی اور کبھی اسہال کی کثرت ہوتی ہے
اگر اسہال ابتدائی حالت سے ہوں تو اس وقت
ذخیرہ ہو جاتے ہیں آخر کمزوری اور ضعف کی
زیادتی سے ہذیان بھی ہو جاتا ہے اور

اسی میں رئیس جان بحق ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اصل علاج مرض کا اسباب موجب
مرض پر موقوف ہے جس کا دریافت کرنا طبیب کے
لئے ضروری ہے۔ بعد ازاں اس کے ازالہ میں
کوشش کریں اگر دودھ کے زیادہ پینے سے
یا بچہ کو زیادہ مدت تک دودھ پلانے کا موجب
پایا جاوے تو دودھ پلانا چھوڑا دیں۔ بعد ازاں
ادویہ مقویہ اور غذاء جیدہ سریع الہضم
جید الکیموس کھلاویں اگر کثرت مسافرت
کے باعث ہو تو مناسب ہے کہ ترک کرنے کی ہدایت
کریں بعد ازاں مقویات کا استعمال کریں اگر
گھاؤ سے پیپ کی کثرت خارج ہونے کا باعث
ہو تو اس قسم کی تدبیر عمل میں لاویں کہ جس سے
پیپ کم پیدا ہو اور گھاؤ بھی جلدی سے مندمل
ہو جاوے۔ اندمال زخم کے لئے ڈائیلوٹ کاربالک
ایسڈ استعمال کریں جیسا کہ زخموں اور دمامل میں
بیان کیا جاویگا۔ اور کمی ہوا و ہیم کے لئے یہ مرکب
تیار کر کے دیں **نسخہ** سلفائیڈ آف کیلشیم
ایک گرین شربت سادہ ۲ ڈرام پانی ایک
اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو
گھنٹے کی بعد پلاویں اور شب و روز میں اس اندازہ کو

ختم کرکے دوبارہ تیار کریں۔ اور تقلیل حرارت حمی کے لئے یہ مرکب تیار کرکے استعمال کریں

نسخہ۔ کونین ۸ گرین۔ ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ۴۰ بوند پانی ۴۔ آونس سب کو ملاکر بقدر ایک آونس شدت حمی کے پہلے ایک گھنٹہ پلادیں اور بخار کی شدت میں ایک حصہ سرکہ انگوری اور چار حصہ پانی ملاکر جسم پر بتدریج مالش کریں تاکہ جسم کی حرارت کم ہوجاوے گیالک اسڈ۔ ٹانک اسڈ اور تیزاب گندھک آب آمیز وغیرہ مضیق عروق اور سدد مسام ادویہ کی استعمال سے پسینہ کی کثرت کو بند کریں۔ اگر اوکسائڈ آف زنک بقدر ۵ گرین کو اکسٹراکٹ ہائیوسائمس کے ہمراہ حب بناکر پسینہ آنے سے پہلے شام کیوقت کہلائی جاوے تو پسینہ کے بند کرنے میں اکسیر کا حکم رکہتا ہے۔ اگر اسہال بکثرت آویں تو اوکسائڈ آف زنک کے ہمراہ قدرے افیون ملاکر مریض کو کہلادیں اور حتی المقدور بلا تحلل کے طور پر ادویہ مقویہ اور غذیہ جیدیہ مریض کو کہلادیں اور ہاضمہ کی قوی صورتیں روغن جگر ماہی کا استعمال ضرور کرادیں کیونکہ مرتب ہونے کے باعث غذا جیدہ ہی اور اس سے بدن میں خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پس اصل سبب کے زائل ہوجانے سے مریض کی صحت کا احتمال ہے۔ جب آخری درجہ میں مرض پہنچ جاوے اور کوئی تدبیر کارگر نہو تو تادم زندگی علاج سے دست بردار ہوجانا مناسب نہیں ہے۔

حقیقت لون الدم اور دوران خون اور اسکی فوائد اور حرکون کا بیان

خون ایک قسم کا رطب اور سیال جسم ہے اور بدن میں بمنزلہ اعضا کے پایا جاتا ہے جس میں جملہ اعضاء بدن کی غذا موجود ہوتی ہے جس کا دوران قلب سے جاری ہوکر شریانین کے ذریعہ سے تمام اعضاء بدن کو غذا پہنچاتا ہے اور اعضاء کے فضلات کو جذب کرکے بدن سے باہر پہینک دیتا ہے اور خود وریدوں کے ذریعہ بدن سے دورا کرتا ہوا دل کے داہین بطن میں داخل ہوتا ہے صحت کی حالت میں خون کا وزن متناسبہ بحساب اوسط ۱:۵۸ ہوتا ہے مگر فلاع نقرس اور تقلیل الدم

وغیرہ میں کم۔ ذیابیطس، کثرت الدم اور سفید
میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ خون کی حرارت
عموماً ۹۸، ۹۹ درجہ پر ہوتی ہے مگر امراض میں
کم بیش ہو جاتی ہے۔ اور خون کی کیفیت
کھاری ہوتی ہے۔ مگر فاقہ کشی کے زمانہ میں
یہ کیفیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور مرنے کے
بعد تیزابی کیفیت میں بدل جاتی ہے اور
انسان کے جسم میں خون کی مقدار مختلف ہوا
کرتی ہے مگر بحساب اوسط جوان آدمی کے
جسمی وزن کا چودہواں حصہ ہوتا ہے مثلاً
جسم کے ۷۰ سیر ہونے سے خون کی مقدار
پانچ سیر ہوا کرتی ہے۔ اور مختلف فوائد
کی وجہ سے اسکو چند نکات میں بیان کیا جاتا
ہے تاکہ خون کی حقیقت آسانی سے سمجھ میں آ جائے

نکتہ اوّل تولد۔ خون کی
پیدائش تا حال کامل تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی
جس سے حکم کیا جاوے کہ خون کے اجزا
اس طور پر پیدا ہوتے ہیں البتہ خون کے
دانوں اور فائبرن (ریشہ خون) کا حال
بخوبی معلوم ہوتا ہے غرض جب حمل کی
انعقاد صورت میں اغشیہ ثلثہ پیدا ہو جاتے
ہیں جو جنین کے اعضاء کی بنیاد ہیں تو
خون شرائین اور عروق کی پیدائش کیساتھ وسطی
متوسط غشا میں بہت سے کیسے پیدا ہو جاتے
ہیں جنکی کیفیت تولد جنین میں بخوبی وضاحت
لکھی گئی ہے۔ چنانچہ اوّل میں گول سفید
دانے (وہیٹ کارپسکل) مثل ایک نقطے کے
پیدا ہو کر بتدریج بڑے ہو جاتے ہیں
اور مثل کیسہ کے بنکر پھٹ جاتے ہیں۔
جس سے مفرطح اور سرخ رنگ کے دانے
(ریڈ کارپسکل) پیدا ہوتے ہیں اور جبتک
بیضہ مادہ میں رطوبت ماشیہ (زلمت) اور
کیلوس کی موجودگی پائی جاتی ہے تبتک
اس سے متوسط غشا میں غذا پہنچتی ہے
تاکہ بدن جنین میں خون پیدا ہو۔ اور یہ
طریق برابر دو مہینے تک جاری رہتا ہے لیکن
دو ماہ کے بعد جب مادہ جنین کے بدن میں بہت
ماشیہ اور کیلوس کی پیدائش سے خون پیدا
ہوتا ہے تو سفید اور سرخ دونوں قسم کے
دانے بیضہ مادہ میں کم ہو جاتے ہیں بلکہ بتدریج
نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور بسبب مادہ جنین
کی موجودہ رطوبت ماشیہ اور کیلوس کے جو مادہ

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ اول

(بقیہ دوا اوک بارک)

نسخہ جوشاندہ اوک بارک (دکاکشن آف اوک بارک) ترکیب - سو آونس اوک بارک نیکوفتہ کو ڈہائی پاؤ مقطر میں سا بر دس منٹ تک بند برتن کے اندر جوش دیکر صاف کریں بعد ازاں اسقدر اور پانی ڈالیں جسمیں پورا ڈہائی پاؤ ہوجاوے - خوراک - ایک سے ۲ - آونس تک -

ایتھر (سلفیورک ایتھر)

ایک سو اسیر شیشہ کی بہبکہ میں سوا پاؤ تیزاب گندہک اور دو آونس شراب مقطر ملاکر داخل کریں اور سرد ہونے سے پیشتر بہبکہ کو ایک خمدار نلی کے وسیلہ (لی بک صاحب کا کندنسر) سے جوڑکر کشید کریں بعد ازاں اسقدر آنچ دیں کہ جس سے سیال کھولتا ہے اور کشید سیال کی اثناء میں جسقدر کشید ہوکر آتا جاوے اسیقدر قرنبیق میں نلی کے ذریعہ جو ابتداء ہی میں لگائی جاتی ہے اسپرٹ ۳۸ - آونس تک ڈالتے جاویں جب ۴۲ - آونس کی مقدار سیال کشید ہوجاوے تو ایک بوتل میں

اس عرق محصلہ کو بھردیں نشان بعد دس آونس کلورائیڈ آف کیلسیم - ۷ ڈرام ایک آب رسیدہ اور ۳ - آونس آب مقطر کو ملاکر داخل کریں اور خوب ہلاکر برابر ۱۵ منٹ تک رکھدیں تاکہ دردتہ نشین ہوجاوے من بعد شفاف سیال کو نتھار کر دوبارہ کشید کریں مگر عمل کشید کے پہلے بہبکہ میں ایک گولی شیشہ وزنی متناسبہ ۷۳۵ درجہ ڈالدیں اور جب گولی مذکور سیال پر تیرنے لگے تو عمل کشید کو موقوف کردیں - **شناخت** - یہ بیرنگ جلد اڑجانیوالا ہے اور آگ لگانے سے جل جاتا ہے اور ۵ درجہ کی گرمی میں جوش پر آجاتا ہے اور خاص طرح کی بو رکھتا ہے - **فوائد** نہایت عمدہ سریع الاثر دافع تشنج اور مسردہے اور مفرح و محرک ہے اس کے سنگھانے اور باہر لگانے سے مسکن الاجاع کا فایدہ ظہور میں آتا ہے -

استعمال - ہیضہ اور ہر قسم کے حمیات میں نہایت فایدہ مند ہے - ضعف کی صورتمیں تحریک کے طور پر دینا عمدہ سریع الاثر دوا ہے اختناق الرحم نفخ شکم اور قولنج وغیرہ امراض میں زیادہ تر مفید ہے - وجع القلب ودرد ع الحکمت

میں اس کے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ دمہ تشنجی کی عین نوبت میں اسکی کھلانے سے صورت تخفیف کی فوراً نمایاں ہو جاتی ہے جب مجری البول اور مجری صفرا میں سے پتھری کے کنکر گذرتے وقت درد کی شدت ستاوے تو افیون کے ہمراہ دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور ہچکی کے عارضہ میں بھی اسکی دینے سے فائدہ ہوتا ہے غشی کی صورت اور ضعف کمال میں جسمیں دل ڈوبتا معلوم ہو دینا مفید ہے اور اسکے سنگھانے سے حس جاتا رہتا ہے اور کلورافارم کی ایجاد کی پہلے اسی کے ذریعہ سے عمل جراحی کو کیا جاتا تھا بلکہ اب بھی ملک امریکہ وغیرہ بعض ممالک میں اسکا رواج ہے اور اسکو کلورافارم پر ترجیح دیا کرتے ہیں۔ اگر کسی عضو کو شگاف دینا منظور ہو یا کسی عضو کو قطع کرنا ہو تو پہلے اس مقام کو اس سے مرطوب کریں تاکہ وہ مقام سُن ہو جاوے بعد ازاں عمل کی کارروائی کریں۔ اس سے درد مطلقاً معلوم نہیں ہوتا جب فوطہ میں رودہ آکر پھنس جاوے تو فوطہ پر ایتھر کے لگانے سے اس قدر سردی معلوم ہوتی ہے کہ فوطے سکڑ جاتے ہیں جس سے رودہ باآسانی

شکم میں چلا جاتا ہے اور جب دماغ میں اجتماع خون کے ہونے سے درد سر ستاتا ہے تو اسکے لگانے سے سردی پیدا ہوتی ہے اور درد کا عارضہ دفع ہو جاتا ہے اور جیسا کہ اس مقام پر سردی پیدا کرنے کی غرض سے اسکو لگاتے ہیں اور پہلے چھڑکتے ہیں عمل جراحی میں آلہ اسپرے کے ذریعہ سے مقام مطلوبہ پر فوارہ کرنا از بس فائدہ مند ہے دانت کے قلع اور چھوٹی رسولی کے اخراج میں اسکے بخار سے بیمار کو قدرے بیہوش کیا جاتا ہے سریع الانتشار اور مفرح کے طور پر اسکی ۱۰ سے ۳۲ بوند تک بذریعہ پچکاری زیر جلد داخل کیا جاتا ہے اور سرد عمل کے لئے ایک حصہ ایتھر کو ۹ حصہ پانی میں حل کر کے عمل فراغہ کیا جاتا ہے اگر ۱۰ ماشہ کافور کو ایک تولہ ایتھر میں حل کر کے دانت کرم خوردہ کی غار میں لگایا جاوے تو درد میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے داد اور چنبل کی شکایت پائی جاوے تو مرکب بنا کر لگا دیں از بس فائدہ ہوتا ہے

نسخہ خالص الکحال اور ایتھر ہر ایک ۵ ڈرام آیوڈین ۲ گرین کلوڈین ۳۰ ڈرام سبکو ملا کر شیشہ میں بند کریں اور بوقت ضرورت استعمال میں لاویں **خوراک** بوند سے ایک ڈرام

تک چونکہ ایتھر پانی میں کم حل ہوتا ہے اسلئے
اسکا رسپیشن ایتھر استعمال کیا جاتا ہے اسکی
حسب ترکیب یہ ہے کہ الکحل ہم وزن ملا لیں
(خالص ایتھر) ترکیب ایتھر سوا سیر ایک
تانبہ چہار حصہ ۱۰ ڈرام کاربونیٹ آف کیلسیم ۴ اونس
آب مقطر سوا سیر اول ایتھر کو ایک بوتل میں
ڈال کر ڈھائی پاؤ پانی ملا دیں اور ہلا کر کچھ
عرصہ تک علیحدہ رکھ دیں اور ایتھر کے اوپر
آجانے پر نتھار کر باقیماندہ پانی ملا دیں اور ہلا کر
رکھ دیں اور کچھ دیر کے بعد نتھار کر چونا اور
کیلسیم کے ہمراہ قرع انبیق میں ڈال کر برابر ۲۴
گھنٹہ تک پڑے دیں ازاں بعد نرم آنچ پر
کشید کریں۔ **مرکب وم ۲ اسپرٹ**
آف ایتھر اسکو لاطینی میں اسپرٹ ایتھر
کہتے ہیں۔ **ترکیب**۔ ۱۰ آونس ایتھر کو ڈھائی
پاؤ شراب مقطر میں حل کرکے استعمال کریں۔
استعمال۔ چھپاکی اور ریاح شکم میں
اس مرکب کو بنا کر دینا از بس فائدہ مند ہے۔
نسخہ کاربونیٹ آف میگنیشیا ۴۰ گرین
لکویڈ ایکسٹریکٹ آف اوپیم ۳۰ بوند اسپرٹ آف
ایتھر ۳ ڈرام الکوحلی وریڈیس (عرق قسم نودینہ)

۵ آونس سب کو ملا کر بقدر ایک آونس پلاویں
اگر مرض صرع اختناق الرحم اور وجع الاعصاب
وغیرہ اعصابی امراض میں اس مرکب کو دیا جاوے
تو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ**
ٹاٹری پوٹاسیم آف سوڈا ۴۰ گرین اسپرٹ
ایتھر ایک آونس ٹنکچر آف سنبل ۲ آونس۔ اکوا
۳ آونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دو آونس پانی
میں ملا کر دن میں تین دفعہ دیں۔ اگر قلب میں
خون (فائبرین) کے انجماد کا اشتباہ پایا
جاوے یا ذات الریہ کی شکایت ہو تو اس مرکب
دیں **نسخہ** کاربونیٹ آف امونیا ۳ گرین
لکویڈ ایکسٹریکٹ آف اوپیم ۳ گرین اسپرٹ
آف ایتھر ۳ ڈرام جوشاندہ سنکونہ ۸ آونس
سب کو ملا کر بقدر ایک آونس دن میں ۳ دفعہ دیں
اختناق الرحم نفخ شکم اور دیگر امراض ریاحیہ میں
اس مرکب کے دینے سے فائدہ کمال ہوتا ہے
نسخہ۔ آئیل آف کیجی پٹ ۵ بوند کتھا پلو ۱
ڈرام۔ اسپرٹ ایتھر ۲ ڈرام جوشاندہ قرنفل
۱۰ ڈرام سب کو ملا کر مریض کو گاہے گاہے ایسی
خوراک دیں ضعف اور امراض مزمن میں اس
مرکب سے فائدہ کمال ہوتا ہے۔

نسخہ۔ اسپرٹ آف ایتھر ۳ ڈرام برانڈی شراب ۱۲ ڈرام۔ انفیوژن سنکونا ۱۲ آونس سب کو ملا کر ایک آونس ہر گھنٹہ کے بعد دیں۔ اگر وجع القلب دمہ اور ضیق النفس سے مریض نہایت الجھا ہو تو یہ مرکب بنا کر چند بار دیں اس سے نہایت عمدہ فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ**۔ اسپرٹ آف ایتھر ۴ ڈرام ٹنکچر اوپیم ۳ ڈرام پانی ۱۲ آونس سب کو ملا کر بقدر ایک آونس دن میں دو دفعہ دیں۔ اگر مرض ہیضہ میں خصوصاً ابتدا میں اسہال میں مکسچر بنا کر دیا جاوے تو اس سے دست اور قے رک جاتے ہیں۔ ہر ایک قسم کے اسہال بدہضمی اور نفخ شکم کو نیز مفید ہے۔ غرض فائدہ میں مقطر اور سریع الاثر ہونے میں کم تر ہے۔ **نسخہ مکسچر**۔ روغن شبت (ڈائیل آف ڈل) روغن کیجی پٹ۔ روغن چینی ہر ایک ڈیڑھ ڈرام اسپرٹ آف ایتھر ایک آونس۔ سالول نصف ڈرام ٹنکچر اوپیم ایک ڈرام ارومائک سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام۔ کلوروفارم ڈرام ۱۲ آونس سب کو ملا کر اسے ۲۰ بوند تک ۱۰ منٹ کے بعد دیں۔ اور اثناء استعمال میں شیشی کو بخوبی ہلا دیا کریں۔ خوراک ۳۰ سے ۶۰ گرین تک۔

مرکب سوم کمپونڈ اسپرٹ آف ایتھر (ہف انوڈائن) جسکو لاطینی میں اسپرٹس ایتھرس کمپاؤنڈس کہتے ہیں۔ ترکیب ۳ آونس تیزاب گندھک ۵ آونس شراب مقطر میں بتدریج شامل کر کے برابر ۲۴ گھنٹہ تک رکھ دیں بعد ازاں کشید کریں۔ یہاں تک کہ سیال کی رنگت قرع انبیق میں سیاہ ہونی شروع ہو۔ اس کے بعد عرق کشید میں آب آہک اس قدر ملاویں کہ اسکی ترشی دور ہو جاوے۔ پھر بالائی شفاف عرق کو نتھار کر برابر ۲۴ گھنٹہ تک ہوا کے مقابل رکھیں اس جملہ میں سے ۳ ڈرام لیکر ۸ آونس ایتھر اور ۱۶ آونس شراب مقطر شامل کریں اور استعمال میں لاویں۔

فوائد۔ مفرح اور محرک الدم دافع تشنج مسکن الاوجاع اور منوم ہے۔

استعمال۔ رفع درد اور نیند لانیکے لئے زیادہ تر مستعمل ہے۔ تشنجی درد نفخ شکم قولنج اور اختناق الرحم کے مرض میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔ **خوراک** ۳۰ بوند سے ۲ ڈرام تک

مرکب چہارم اسپرٹ آف نائٹرس ایتھر (نائٹرک ایتھر) جسکو لاطینی میں اسپرٹس ایتھرس نائٹروسائی کہتے ہیں۔ ترکیب ڈھائی پاؤ شراب مقطر

تکمیل الحکمت کی اغراض و قواعد رجسٹری ایل نمبر ۱

تکمیل الحکمۃ

لاہور

شمار ۱۰	بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء	جلد ۲

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہی اسکے اغراض یہہ ہیں
حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا
حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس
کو آگاہ کرنا مضر صحت اسباب کا دفعیہ
محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ
صحت و صفائی ولیسی انگریزی طریق
علاج انگریزی حکمی میگزینوں کے
تجربے فن حکمت کے اچھے بقدیم جدید
طب پہر مدلل بحث۔

قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

ماہوار ششماہی سالانہ

طالبعلم ۔ ۔ ۔

روسا و سرکار سے

میعاد پیشگی ڈیڑہ ماہ اسکے بعد پوری

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بیجی
بہیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور ہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں خریدار
متصور ہونگے۔ جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں قیمت
واجب الادا بہیجدیں تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و
پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں روپیہ بذریعہ
منی آرڈر بہیجیں اجرت اشتہارات فی سطر ۳ بار اشاعت کیلئے

حفظ صحت کی بنظر حکمی و انگریزی مفید و قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل
کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خانبہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ
صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا و میٹیریا میڈیکا کالج لاہور
جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر
اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خانبہادر ڈاکٹر سید سردار شاہ صاحب
لکچرار ہوس سرجن میٹیریا میڈیکا کالج لاہور جناب ایم اے اول
حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ بی مولوی فاضل منشی فاضل

غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج لکچرار
طب طبیہ کالج لاہور و دیگر اطبا و حکما

معمول الاحمدیہ یہہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں
ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہی تشخیص جلوہ کی
مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت
سلیس عبارت میں معہ تصاویر جن سے عام لوگ بہی ڈاکٹر اور
طبیب حاذق بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲ کل معہ

مہرحیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ
تندرست قوی الاعضا چست چالاک رہ سکتا ہے کثیر الاولاد ہوکر طبعی عمر
کو پہنچتا ہے مرد بوڑہے جوان کو یکساں مفید ہے حفظ صحت میں اس سے
بہتر کوئی کتاب نہیں شایع ہوئی قیمت ۸

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل معدنیات
کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر
جوہر اور ست اڑانے کا دستور العمل روپیہ اشرفی بنانا
ہرتال سم الفار وغیرہ ذی روح و غیر ذی روح دہاتوں کے
کشتہ کرنیکی ترکیبیں با تصویر قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ

مردان و زنان اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر مجربات اور نیز اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر ہوئے ہیں شعبدات و طلسمات بھی درج ہیں انگریزی مطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے مختلف نسخے بتائے ہیں غرض ڈاکٹری یونانی اور دیدک کی ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکی بہو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں قیمت عمر

تکمیل التجریب حصہ اول یہ کتاب طلبہ اکثر یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب لب لباب ہے جو ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جیسے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی اسکے بعد بہت عمدہ مفید امور متعلق قارورہ و نبض ہیں تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب جز اعمال الاعضا اسباب مرض علامات خاصہ عامہ فارقہ انجام مرض اور بعض طبیبوں کے معافق علاج نہایت سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ جسقدر ہوتی کی وجہ سے جواہرات بیش قیمت کے قابل ہیں انگریزی یونانی وغیرہ جا بجا مجالس اور بہت سی ایسی شدید بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں قیمت عہ

اسرار التصوف اس متبرک کتاب میں دقائق نکات عربیہ بدلائل عقلی صحیح ہیں جو اہل التصوف کی جان اہل عرفان کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد مفصل بیان ہے وجدانی کیفیت اور گونا گوں مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے یعنی مسائل تصوف علوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ۱۲ / حصہ دوم عہ

روغن عنبر خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع نزلہ بالوں کی جڑ درخت کی مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو تقاضائے عمر تک قایم رکھتا ہے بالوں کے بڑھانے میں بے نظیر اور دافع قمل ہے فی شیشی عمر

شربت بیضی مالش کا تیل یہ تیل بعض رگوں اور پٹھوں کی سستی اور رطوبت غیر نقصان دہ دور کرنے میں بے نظیر ہے بشرطیکہ مادرزاد نہو قیمت فی شیشہ ہے

حبوب ملین عشبہ سب جانتے ہیں کہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کی لیئے یہہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک وغیرہ جلدی امراض نیز اختناق الرحم۔ اختباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان مالیخولیا خفقان عشبہ لقوہ فالج وجع مفاصل نقرس وغیرہ اور جانعموضہ عسیر العلاج کو بہرا لسا تیر ہے حمیات امتلا کم بھوک شکم امراض معدہ دیگر و طحال و دافع حشم کے لیئے سریع الاثر قیمت ۴۸ حبوب عہ۔ انکے علاوہ اور بیماریوں کے لئے بھی ادویات موجود ہیں کیفیت معلوم کرنیکا طریق یہ ہے کہ ایک ٹکٹ محصول ہمراہ فہرست خریدار

المشتہر

زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان لاہور بازار سیدمٹھا کوتوالی

بقیہ مضمون ورم حار رسالہ جولائی ۱۸۹۹ء

کبھی یکدم سوزش غائب ہو جاتی ہے اور یہ امر خود بخود رفع ہو جاوے یا علاج سے زائل ہو اس صورت میں اول درد و گرمی رفع ہو جاتی ہے بعد ازان ورم اور مقدار کی زیادتی بھی بتدریج دور ہو جاتی ہے تغیر رنگت کے دور ہونے سے اصلی رنگ آجاتا ہے یہ کیفیت مینڈک اور چمگادڑ کے پاؤن پر بذریعہ خوردبین بخوبی نمایان ہوتی ہے چنانچہ جب عروق شعریہ کے منقبض ہونے سے فاسد منجمد خون خارج ہوتا ہے تو اوسکے عوض خون صالح داخل ہو جاتا ہے جس سے مواد فاسدہ کے متولدہ کیسے رقیق ہوکر خون میں داخل ہو جاتے ہیں نیز سرخ و سفید دانے اور مادہ لزجہ منجمد رقیق ہوکر عروق صغار میں داخل ہو جاتا ہے جس سے عروق کی قوت جاذبہ قوی ہو جاتی ہے اور نیز ان کی غدود جاذبہ اپنے فعل پر مستعد ہو جاتی ہیں اور ایسے حالت کو انگریزی میں -

رزولیوشن (ورم زائلہ) کہتے ہیں کبھی ورم زائلہ کی ناتمام صورت میں قدرے ورم کم ہوکر مابقا مادہ دوسرے عضو میں منتقل ہو جاتا ہے اور اس قسم کی صورت اکثر نقرس اور وجع مفاصل میں مشاہدہ کی گئی ہے اور نیز سوزاک میں دیکھا گیا ہے کہ ورم غشائے بلغمیہ مجری بول کے دور ہونے سے فوراً ورم خصیہ پیدا ہو ہو جاتا ہے کبھی عضو متورم کی ورم پھیل کر گرد نواح کے اعضا میں سرایت کر جاتی ہے - کبھی غشائے خانہ دار کے ورم سے غشائے ریشہ دار اور دیگر اعضا متورم ہو جاتے ہیں اور ان بعد اول ورم زائل ہو جاتا ہے جیسا کہ جب ورم ریہ اور ورم غشائے بلغم چشم کی غشائے ذات الجنب اور [illegible] میں منتقل ہو جاتی ہے تو بعد ازان سابقہ اورام زائل ہو جاتی ہیں لیکن طبقہ ملتحمہ کے متورم ہونے سے جملہ اجزائے عین میں فساد پیدا ہو جاتا ہے جب ورم حار کی صورت میں مخاطہ غشائے آبلہ کے اند

رطوبت جمع ہوجاتی ہے تو قوت جاذبہ کے کم ہونے سے مدت دراز تک وہ رطوبت بیکار رہتی ہے کیونکہ اس غشا میں مادہ لزجہ سرخ اور سفید کیسے کم ہوتی ہیں اکثر اس قسم کی صورت ورم خصیہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے بعض اوقات عضو متورم باہم چمٹ جاتا ہے اور یہ صورت اوس موقع پر وقوع میں آتی ہے کہ جب منجمد خون سے رطوبت نکل کر عروق شعریہ میں منجذب ہوجاتی ہے اور اس کے بعد مادہ لزجہ کیسے بکثرت پیدا ہو کر غشائی خانہ دار کے ہمشکل ہوجاتی ہیں جس سے غشائے آبدار کی ہر دو تہ باہم مل کر ایک ذات ہوجاتی ہیں جیسا کہ ذات الجنب میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کبھی یہ صورت علاج سے از خود کیجاتی ہے جیسا کہ مرض قیلہ میں اخراج مائیت بذریعہ بضعہ کے بعد ٹنکچر ایوڈین اور اور برانڈی وغیرہ دوائی مورمہ کی پچکاری کیجاتی ہے جس سے ورم سخت پیدا ہوجاتا ہے متر شحہ رطوبت کے بعد سفیدی بریشہ سرخ اور سفید ۔ از عروق شعریہ میں منجذب ہوجاتی ہیں بعد ازان مادہ لزجہ کے وسیلہ سے غشائی غلاف کی ہر دو تہ باہم چسپیدہ ہوجاتی ہیں اور عضو متورم بتدریج اپنی اصل مقدار پر آجاتا ہے کبھی رطوبت منصبہ سے غشائی خانہ دار کے عوض غضروف پیدا ہوتی ہے بعد ازان جدید شرائین اور وریدیں اور اعصاب کی پیدائش سے غشائی ریشہ دار پیدا ہوجاتا ہے اور فاسفٹ آف لائم کے انصباب سے غشا اور غضروف مذکور استخوان کی مانند سخت ہوجاتی اور یہ صورت شکستہ استخوان کے وقت ظہور میں آتی ہے

نتائج سوزش سے غشائے خبدی کے کیسے زیادہ پیدا ہو کر بگڑ جاتی ہیں اور بگڑنے کے بعد کبھی جمع رہتی ہیں یا خارج ہوجاتی ہیں دماغ اور جگر کی ساخت سوزش سے بگڑ جاتی ہے بعض اعضا کی ساخت بڑھجاتی ہے بعض کی ملائم ہو کر گل جاتی ہے پس تبدیلی مذکورہ کے سبب

عضو مائوف کا وزن اور قدر بڑھجاتا ہے کبھی کبھی چھوٹا پتلا اور وزن کم ہوجاتا ہے پس مختلف نتائج کی وجہ سے اس کو چار قسم ہیں بیان کیا جاتا ہے **اول متعلق بافت** (فارمیٹیو) سوزش مقام پر چار قسم کی رطوبات کے خارج ہونے سے ایک قسم کی ساخت بن جاتی ہے جو اصلی ساخت کی نسبت کمزور ہوتی ہے مگر بعض سوزش کے بعد یہی ساخت الحاقی مادہ ریشہ دار مادہ جلد چربی لچکدار وہ ہڈی بن سکتی ہے جب عضلات اعصاب سوزش سے خراب ہوجاویں تو ہرگز یہ نہیں بن سکتی کبھی اندمال کی صورت میں کیفیت مذکورہ دانہ دار [illegible] بن جاتی ہے اور آب [illegible] کی سوزش میں بھی وصل بے رقت بھی کیفیت ظہور میں آتی ہے مگر بعض اوقات [illegible] مذکورہ کے بدل جانے سے عضو [illegible] سخت اور دبیز ہوجاتا ہے یا سکڑ کر اطراف کے عضو سے چپک جاتا ہے

اگر پردہ شفاف ہو تو غیر شفاف ہوجاتا ہے اور رطوبات مترشحہ میں سے ایک رطوبت مائیہ (لمف) ہے جو بوقت سوزش خون سے خارج ہوتی ہے اور اس میں جو جزو مادہ لزجہ کی ہے وہ منجمد ہوکر ساخت کی بناوٹ میں کام آتی ہے اور باقی رطوبت خراب ہوکر پیپ میں تبدیل ہوجاتی ہے دوسری مائیت الدم (سیرم) اور اس قسم کی مائیت آبدار جھلی کی سوزش میں بہ نسبت دیگر اعضا کی بکثرت خارج ہوتی ہے اور عرصہ دراز تک اسی حالت میں رہتی ہے اور رفع سوزش کے بعد خون میں منجذب ہوجاتی ہے یا پیپ میں بدل جاتی ہے تیسرا خون جو سوزش کے باعث خارج ہوتا ہے وہ عروق شعریہ [illegible] [illegible] یا خون کے سرخ دانوں کے خارج ہونے سے ہوتا ہے [illegible] رطوبت [illegible] جو غشائی بلغمیہ کی سوزش میں خارج ہوتی ہے ✦

دویم متعلق مواد (ڈسٹرکٹیو) جب مقام
متورم کے مترشحہ رطوبات میں مواد لزجہ کم اور
سرخ و سفید دانے بکثرت پائے جاتے ہیں تو ریشوں
اور کیسوں کے عدم پیدائش سے عروق شعریہ
کی قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے بعد ازاں جس کی
خرابی اور عضو متورم کی کمزوری سے پیپ کی
پیدائش شروع ہو جاتی ہے اور پیپ پڑنا مریض
کی طبیعت - ساخت عضو کی قسم اور سوزش
کی شدت پر موقوف ہے اور ہر ایک جگہ پر پیپ
پڑ سکتی ہے مگر جلد - غشائے بلغمیہ وغیرہ آزاد
سطح کی پیپ تو آسانی خارج ہو جاتی ہے اور حشو دار
غشا میں جمع ہوتی ہے اور عضو کی ساخت میں
پھوڑے کے طور پر محدود رہتی ہے کبھی کل
ساخت میں سرایت کر جاتی ہے پیپ کے
سیال حصہ میں آب خون سفیدی بیضہ نہ
[illegible] لزجہ بکثرت سی کیسے اور نیز سفید کیسوں
کی مانند اسی قسم کی گول کیسے پائے جاتے -
ہیں جنمیں بہت سی دانہ دار چیزیں فرد کے
مطابق پائی جاتی ہیں اور بھی چھوٹے چھوٹے
گول دانے ہوتے ہیں جو اسی ٹک ایسڈ کے
ڈالنے سے [illegible] دکھائی دیتے ہیں اور ہوا کو
لگنے سے سڑ کر متعفن ہو جاتے ہیں اور
خارج نہ ہونے سے انکا سیال حصہ جذب
ہو جاتا ہے اور کیسے سکڑ جاتے ہیں یا چربی
میں تبدیل ہو کر پنیر کی مانند اور کچھ عرصہ
کے بعد مثل معدنی شئے کے ہو جاتی ہیں
ریم طبعی - سیال قدرے غلیظ -
مستوی القوام کثیف نا شفاف سبز یا سفید
زردی مائل بے بو ذائقہ میں شیریں ہوتی ہے
اگر استخوان اور امعا میں سے ریم خارج ہوتا
اسمیں عفونت ہوتی ہے - اور نیز خالص
پانی سے ثقیل الوزن ہوتی ہے تو پانی میں
تہ نشین ہو جاتی ہے اگر پیپ کو کچھ زمانہ
معتدبہ [illegible] کی ظرف میں رکھ دیں تو
اُس پر مائیت آجاتی ہے جسمیں سفیدی
بیضہ قدرے نمک اور فاسفٹ وغیرہ
اجزائے ملحیہ موجود ہوتی ہیں اور استحالی
ریم میں فاسفٹ آف لائیم - بکثرت

ہوتا ہے کیونکہ بدبو میں اس چیز کی زیادتی ہوتی ہے۔ آور آنکے جسم کی رطوبت میں اور لزوجہ کیسی کیسے۔ نہایت خورد و سفید ... لیسہ آور فاسد متعفن گوشت کے سفید نقاط پائے جاتے ہیں آور یہی کیسون کی مقدار تین ہزار حصہ میں ایک حصہ ہوتی آور نیز شکل میں مدور ہوتے ہیں جسکے اطراف میں قدرے کدورت آور وسط میں ایک بڑا نقطہ آور باقی چھوٹے چھوٹے نقاط ہوتے ہیں آور یہ اوصاف مذکورۃ الصدر ریم طبعی مخرجہ جن کے ہیں اگر پیپ مذکورہ کو مینڈک آور چمگادڑ کے جسم پر خوردبین کے ذریعہ ملاحظہ کیا جاوے تو یہی کیسے مثل حیوان کی حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں آور نیز اونمیں قوت جاذبہ موجود ہوتی جس سے دیگر نقاط موجودہ مائیت کو بخوبی جذب کر لیتے ہیں اسی سبب سے نقاط متوسط زیادہ تر کبیر ہو جاتے ہیں آور نیز کیسون کے جانبی نقاط بڑے نقاط

آور جو کیسون کی غذا میں صرف ہوتے ہیں آور کچھ عرصہ کے بعد نقطہ متوسط کیسہ کی شکل ہو جاتا ہے اسی سبب روز بروز پیپ میں زیادتی ہوا کرتی ریم غیرطبعی اگر ریم غیرطبعی کو ملاحظہ کیا جاوے تو اسمیں کیسے مذکور مدور شکل پر نہیں ہوتے بلکہ مختلف اشکال کے ... آور کمزوری کے وجہ سے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں آور غیرطبعی ریم کی بہت سے اقسام ہیں چنانچہ اگر ریم میں ... کی آمیزش پائی جاوے تو اس کو ریم خونی آگین کہتے ہیں رقیق القوام آور گرم کو ریم مائی آور مختلف مثل موج آب آمیختہ کی ہو تو اسکو ریم دوغی اگر پنیر تازہ کی مانند منجمد ہو تو اسکو ریم پنیری اگر پنیر کی نسبت زیادہ غلیظ آور خشک ہو تو ریم شمعی اگر بلغم کی آمیزش پائی جاوے تو اسکو مدہ مخلوط بلغم اگر ریم غشائے

آبدانہ کی جلد پتلی پائی جاوے تو اسکو مدہ
رطوبی کہتے ہیں اور بعض اوقات مدہ غیر
طبعی میں سمیت مثل سم سوزاک کی پائی
جاتی ہے اگرچہ اس قسم کا مدہ مشابہ سم
طبعی کی ہوتا ہے لیکن جب جلد کو چھیل کر
لگائی جاوے تو فوراً ورم پیدا ہو جاتا ہے
اور اسپر لگنے سے صورت بد کی ہو جاتی ہے
جب اعضائے ظاہرہ میں جلد کے قریب
مواد منتشر کی تبدیل پیپ میں ہو
جاتی ہے تو زخم از خود جاری ہو جاتا ہے
جیسا کہ غشائے باطن چشم کی متورم ہونے
سے مرض کی شکل میں مدہ آنکھوں سے بہ
خود بخود جاری ہو جاتا ہے اگر جلد کے
نیچے مادہ غشا میں یا اُس جگہ میں سم کا
اجتماع ہو تو اسے درد پیدا ہو جاتا ہے
ہوتا ہے کہ جب غشائے خاندار
میں ورم پیدا ہوتا ہے تو ورم کے بیچ میں
وسط اور کنارہ میں وہاں خون کے بند
ہونے سے لحمی ریشے گل کر پیپ میں
تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے مدہ روز بروز
زیادہ ہوتا جاتا ہے چونکہ اس صورت میں
احتمال ہے کہ بدن میں سم منتشر ہو کر
دیگر اعضا بھی خراب اور فاسد کر دے
اسلئے طبیعت مدبر بدن باذن خالق
اسکی حفظ کے درپے ہو جاتی ہے کہ عضو
متورم میں مدہ محدود رہے اور وہ
اس طرح پر ہے کہ مادہ لزجہ کے انصباب
سے مدہ کے چوگرد ایک قسم کا غشا پیدا ہو
جاتا ہے جسمیں پیپ محفوظ اور بند رہتی
ہے لیکن تمادی ایام میں مواد کی زیادتی
سے غشائے حاوی اور عضو متورم
تنگ ہو جاتا ہے اور تنگی مقام کے سبب
مواد باہر کو نکلنا چاہتا ہے لیکن جسم
کی طرف اوسکی بیروزی مانع استخوان ہے
اور جوا ہر ورم کی زیادہ سختی ہے حال
مواد کا رجوع قریب بالطبع جلد کی طرف ہوتا
ہے جس سے بتقسیح تج غشا مذکورہ بھی
پتلا ہو جاتا ہے اور خاص جلد کے

نیچے مواد کے آنے سے جلد کی رنگت
سفید ہو جاتی ہے آخر جلد کے پھٹ
جانے سے مواد جاری ہو جاتا ہے
اگر مقام بدن اور غشا پر دمبل خراج
کی قسم کا ہو تو ریشہ دار سخت غشا کی
موجودگی سے مواد کا میلان جلد کی
طرف نہیں ہوتا جس سے عضو اور غشائے
مذکور میں مواد کا پھیلاؤ زیادہ ہو جاتا ہے
اور جب تک نشتر سے شگاف نہ دیا
جاوے مواد جاری نہیں ہوتا اور
اس قسم کے دمل کو خراج سرنگون
کہتے ہیں جب مواد غیر طبعی سے غشائے
خریطہ دملی خالی ہو جاتا ہے تو اندمال
زخم میں طبیعت مشغول ہو جاتی ہے
اور فضائے خالی میں عروق شعریہ جگر کی
غشائے کے ذریعہ مواد صالح مترشح
ہوتے ہیں جس سے خریطہ دملی باہم
چسپیدہ ہو کر صورت اندمال زخم
کی نمایاں ہوتی ہے کبھی کمزوری اور

ضعف کی وجہ سے غشائے مذکورہ
میں اس قسم کی قابلیت پیدا نہیں ہوتی
جو آب مترشحہ عروق کو ریشہ کی صورت
میں تبدیل کرے تاکہ غشائی خریطہ دملی میں
کیفیت چسپیدگی کی حاصل ہو ایسی
صورت میں آب مترشحہ عروق صفائی
دمل سے زخم کی راہ خارج ہوتا ہے
اور زخم کے عدم اندمال سے صورت ناسور
کی نمایاں ہوتی ہے اور اکثر ناسور کی بیچ
خون کی رقت اور لحم کی کمزوری
میں ہوتی ہے کبھی دمل میں شکستہ
استخوان وغیرہ جسم غریب کے موجودگی
سے پائی جاتی ہے اور جب تک جسم غریب
کو دمل سے خارج نہ کیا جاوے زخم کا
اندمال غیر ممکن ہے اور زخم سے آب
رقیق ہمیشہ جاری رہتا ہے کبھی خریطہ
دملی کے نیچے ہی مردار ہو کر ریزہ ریزہ
ہو جاتی ہے جس کے اذیت سے زخم کی
اندمال مشکل ہو جاتا ہے اور صورت ناسور

کی نمایاں ہوتی ہے بہ استثنائی صورت میں
ورمٍ کا پھوٹنا اسفل کی طرف ہوتا ہے
اور اکثر پھٹانے کے وقت زخم کے راہ
گندگی خارج ہوتی ہے اور بغرض
غسل زخم اوس سے آب زرد ہمیشہ
جاری رہتا ہے کبھی مجری بول کا
بسمت خارج کی طرف پھوٹ جاتا ہے
اور بول کے جاری رہنے سے اندمال
زخم کی صورت نمایاں نہیں ہوتی
اکثر ناسور کا ایک منہ ہوتا ہے کبھی
متعدد مگر نہایت باریک اور تنگ
ہوتے ہیں اسباب تولد ریم قوی
ورم میں جب زیادہ عرصہ گزر جاتا ہے
تو لحم کو غذا کے کم یا بالکل نہ پہونچنے
سے ضعف کمال ہو جاتا ہے جس سے ریم
کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے کبھی
متعفن الدم کی صورت میں جب خون
رقیق ہو جاتا ہے یا سرخی کے کمی سے
سفید اجزا خون میں بکثرت ہو جاتے

ہیں تو بھی پیپ کی پیدائش بکثرت
ہوتی ہے نیز زخم میں خارجی ہوا کے
داخل ہونے سے پیپ زیادہ پیدا ہوتی
ہے کیونکہ خارجی ہوا سے [illegible]
کیڑے بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں [illegible]
پیدائش ریم نہیں [illegible]
جو کاربالک ایسڈ کے استعمال کے
موجد ہیں فرماتے ہیں کہ خارجی ہوا
میں ایک قسم کے کرم نہایت
چھوٹے ہوتے ہیں جنکے مس سے
زخم میں ریم پیدا ہوتی ہے اس اصول
کے بموجب اگر زخم کو ہوا سے محفوظ
رکھا جاوے تو پیپ کی پیدائش
نہیں ہوتی جس سے زخم بہت جلد
اچھا ہو جاتا ہے اور اس کام کے
لئے کاربالک ایسڈ زیادہ تر مستعمل
ہوتے ہیں جیسا کہ غشائے خاددار
میں بہ نسبت غشائے آبدار کی پیپ
بکثرت پیدا ہوتی ہے ۔

غشائے خانہ دار آور غشائے بلغمیہ میں جو نسبت غشائے ریشہ دار کی مادہ لزجہ بہت کم آور سفید اجزا بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جس سے اونمیں پیپ زیادہ پیدا ہوتی ہے آور مادہ لزجہ کی کمی سے غشائے محتوی بھی کم پیدا ہوتا ہے کبھی کبھی فساد خون آور کمزوری کی وجہ سے غشائے بلغمیہ کی ورم میں غشا پیدا ہو جاتا ہے جیساکہ سوزش حنجرہ اطفال آور قلاع خبیثہ میں مشاہدہ کیا گیا ہے آور غشائے جنب وغیرہ غشائے آبدار کے ورم میں پیپ کی پیدائش ہوسکتی ہے بعض اورام میں ریم کی پیدائش کا خاصہ ہوتا ہے۔ جیساکہ ورم سوزاک آور رمد اطفال میں تولد ریم کی استعداد زیادہ پائی جاتی ہے آور نیز متعدی ہوتی دمل میں پیدا نہیں

ریم کی مدت اور اسکا اجرا بعد انفجار

ورم حار قوی میں تین روز کے بعد ریم کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے ۔

آور ورم بارد غیر قوی میں مدت تک ریم کا نام و نشان ہی نہیں پایا جاتا اگر دمل اندمال کے لائق ہوتا ہے تو انفجار کے بعد موافق مقدار میں ریم نکلے خارج ہو جانے سے اندمال کی صورت نمایان ہو جاتی ہے آور ناسور میں پیپ کا اجرا عرصہ دراز تک رہتا ہے۔ بدہ۔ دمبل پستان آور غدود عنق وغیرہ غدود کے اورام میں پیپ کا اجرا عرصہ دراز تک رہتا ہے مجاری ہوا کے ورم میں بھی پیپ عرصہ دراز تک جاری رہتی ہے جیساکہ سرفہ مزمن میں ریم آمیز بلغم عرصہ دراز تک جاری رہتا ہے

علامات تولد ریم۔ غشائے بلغمیہ کی اورام میں صرف بلغم ریم آمیز خارج ہوتا ہے اسکے سوا کوئی منذرہ علامت ظہور ریم میں نہیں آتی اگر ورم کا ظہور لحم میں یا کسی غدود جسم میں ہو تو پیدائش ریم کے وقت عضو ماؤف میں درد ٹیس کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے مقدار ورم کے زیادہ

ہو جانے سے عضو ماؤف کی جلد تن جاتی
ہے اگر انگلیوں کی سری سے ورم پر غمز کیا
جاوے تو داخل ورم میں ریم کی حرکت بخوبی
محسوس ہوتی ہے جیسا کہ مشک پر آب
پر غمز کرنے سے تموج پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہونے
ریم کے پہلے ورم کی سطح اسطرح معلوم
ہوتی ہے کہ گویا سریش محلول بآب کا طلا
کیا گیا ہے اور ریم کی موجودہ حالت میں
زیادہ شرچک نمایاں ہوتی ہے اگر ورم
قلیل ہیں ریم کم پیدا ہو تو علامات عامہ
چنداں نمایاں نہیں ہوتیں اگر دبیلہ
کبد وغیرہ اورام میں مواد کا اجتماع زیادہ
پایا جاوے تو بار بار سردی اور گرمی کے
ظہور سے کبھی ورمی پیدا ہو جاتا ہے کبھی
قشعریرہ اور لرزہ ہوتا ہے اور اگر
اگر دبیلہ کبد کا مواد پھیپھڑہ کیطرف جاری
ہو یا خارج میں پیپ کثیر المقدار جاوے
تو اس صورت میں تپ دق ضرور پیدا
ہو جاتا ہے کبھی اسہال مفرط ہو جاتا ہے

اس صورت میں اکثر جگر یا کسی دوسرے عضو
میں پیچ پیچ کی مشابہ رطوبات کا انصباب
بکثرت ہوتا ہے جس سے عضو ماؤف ضعیف
اور کمزور ہو جاتا ہے اور نیز اپنے فعل سے
قاصر پس اس صورت میں مریض بہت جلد
راہی ملک عدم ہوتا ہے سوئم فتح السمیر
ورم حار میں مواد ریمی عروق صغار کے ذریعہ
خون میں جذب ہو جاتی ہیں جس سے عضو متورم
کی مقدار رفتہ رفتہ اصلی مقدار پر آجاتی ہے
لیکن یہ صورت اس موقع پر پیدا ہوتی
ہے کہ جب پیپ نہایت پتلی مشابہ پانی
کی ہو جاتی ہے کبھی مواد کی مقدار کے زیادہ
ہونے سے عضو کی ساخت بتدریج ملائم
ہو جاتی ہے مقام ورم پھٹ جاتا ہے
اور رفتہ رفتہ ذرہ کے طور پر پیپ کے
خارج ہونے سے زخم باقی رہ جاتا ہے۔
کبھی غذا کی عدم وصولیت سے
لحم کے ریشے . . . . . . مردار ہو کر
پیپ کے ہمراہ خارج ہوتی ہیں +

کبھی مقام متورم کے اطراف لحمی ریشوں میں
مواد کا انصباب ہوتا ہے اور دوروں ورم کی
عروق صغار اسکو جذب کر لیتی ہیں
جس سے منجذبہ مقام کی غشائے بلغمیہ اور
جلد میں صورت تفرق اتصال کی پیدا ہو
جاتی ہے اس صورت میں غذا کی عدم
وصولیت سے گوشت پوست وغیرہ
اجزا جلدیہ مردار ہوکر پیپ کے ہمراہ -
خارج ہوتی ہیں جب آبلہ پر آب یا پریم
کے چھید جانے سے مواد مائی جو خارج
ہو جاتا ہے تو بھی صورت زخم کی نمایان
ہو جاتی ہے جب جلد یا غشائے بلغمیہ
میں مادہ جو بر کل کے کثرت انصباب سے
عروق صغار کا دوران خون بند
ہو جاتا ہے تو عضو مذکور کو غذا کے نہ پہونچنے
سے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور مادہ -
جو بر کل سے رقیق کرنے کے لئے خون کی
مائیت کا انصباب زیادہ ہوتا ہے -
اور غشائے بلغمیہ کے بندریج شق ہو

جانے سے جسم غریب خارج ہو جاتا ہے
بعد ازاں صورت زخم کی باقی رہجاتی ہے
اگر رقت خون یا قوت غصبیہ کے ضعف
سے جیسا کہ مرض فالج اور جذام میں ہوا
کرتا ہے کوئی عضو کمزور ہو جاوے تو پہلی
صورت میں مادہ لنزجہ کی کمی اور سفید اجزا
کی زیادتی سے اور دوسری صورت میں
قوت جاذبہ کی کمی سے عضو مذکور میں
خون کی آمد و رفت کم ہو جاتی ہے جس سے -
انفجار و بیلہ کے بعد محل زخم پر جدید غشائے
خانہ دار پیدا نہیں ہوتا اور نہ انگور پیدا
ہوتا ہے جس سے اکثر عرصہ دراز تک مواد
جاری رہتا ہے بعض اوقات مرض
اسکروی میں یا منتقعد خنازیر اور صاحب
جذام کے اعضائے مخصوصہ نہایت
کمزور ہو جاتے ہیں جسمیں ادنی سبب سے
زخم ہوکر مدت دراز تک جلدی نہیں بھرتا
اسکروی ایک قسم کا لثہ دمویہ ہے
جسمیں مسوڑوں کا خون نہایت کمزور

ہو جاتا ہے اور ادنی سبب سے مسوڑھے درد
کرنے لگتے ہیں بن دندان سے خون جاری ہو جاتا ہے
کبھی زخم کے ہو جانے سے پیپ کبھی جاری
ہوتی ہے۔ انگور۔ مادہ دانہ دار کے اتصال
سے اندمال کی صورت اس طور پر پیدا ہوتی ہے
کہ جب دل کے پھٹ جانے سے پیپ کم ہو جاتی
ہے تو کناروں کی صلابت قدرے نرم ہو جاتی ہے
اور زخم کے صاف ہو جانے سے سطح پر ایک قسم کی
سفید رطوبت مثل لعاب صمغ عربی ظاہر ہو
جاتی ہے اور یہ رطوبت اصل میں خون صالح کا
مادہ لزج ہے جس میں طول عرض اور مورب
طور پر ریشے بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں جس سے
چھوٹے چھوٹے خانوں کی شکل نمایاں ہوتی ہے
بعد ازاں مذکورہ خانوں میں مشکوۃ الصدر
ریشے اور محل ورم کے نزدیکین آس اطراف
عروق شعریہ کے شاخیں آنی شروع ہو جاتی
ہیں اور مواد صالح کا انصباب عروق جدیدہ
کے ذریعے سے جاری ہو جاتا ہے اور اس صالح
مواد میں مواد لزجہ کی کمی اور سفید کیسوسی۔

نقاط و سفید کیسوں کی زیادتی ہوتی ہے بعد ازاں
مواد مذکورہ سے دو تہ پیدا ہو جاتی ہیں ایک تہ
یعنی خارجی جو ہوا سے ملاقی ہے اور دوسری
یعنی داخلی۔ اور بار بار عروق کی پیدائش اور
مواد صالح کے انصباب سے تہ جدید پیدا ہو کر
سابقہ تہوں کے ساتھ متصل ہو جاتی ہیں،
اور کثرت تہوں کے پیدا ہونے سے لحم زیادہ ہو
کر زخم کو پر کرتا ہے اور تہ یعنی میں روز بروز
سختی اور خشکی آتی ہے جلد سے خشک ریشہ
قدرے اونچا ہو جاتا ہے اور جلد سے کنارے
مل کر ہموار ہو جاتے ہیں اس حالت مذکورہ
کو انگریزی زبان میں گرانیولیشن اور
انگور اتصالی بھی کہتے ہیں بعد ازاں خشک
ریشہ کے نیچے اور زخم کے کناروں سے جلد کے
کیسے پیدا ہوتے ہیں اور بتدریج جلد پیدا ہو
کر زخم کو ڈھانک لیتی ہے اور روز بروز جلد کے
سکڑنے سے زخم کی مقدار چھوٹی ہوتی جاتی ہے
آخر کار زخم کی تمام سطح پر نئی جلد کے ساتھ ہونے
سے تہ یعنی کا خشک ریشہ ساقط ہو جاتا ہے۔

آور اِس حالت کو انگریزی میں سکاٹ سی زیشن سلانڈمال) کہتے ہیں غرض پہلی صورت میں زخم کو آرام ہوتا ہے اور دوسری میں زخم سکڑتا ہے لیکن بعض عضو میں سکڑنا ایک قسم کا خراب نتیجہ ہوتا ہے **چہارم عفونت و تاکل** ؎ اگر ورم حاد کے سبب مقام ماؤف کے ہیجان ہونے سے خون منجمد ہو جاوے تو وہان کی ساخت گل سڑکر عضو سے علیحدہ ہو جاتی ہے اگر گلا ہوا ٹکڑا چھوٹا ہے تو اسکو سلف آور سٹرا ہے۔ یا کوئی عضو سڑ جاوے تو اسکو گنگرین یا مارٹی فیکیشن کہتے ہیں گنگرین بمعنی زنگ اور گزندہ موچھ ہے جیسا زنگ کے لگ جانے سے لوہا خراب آور سوراخ دار ہو جاتا ہے ویسا ہی اس سے لحم مردہ گوشت صالح سے جدا ہو جاتا ہے اگر لحم کے باریک ریشو کو جو خوردبین کے ذریعہ سے دیکھلائی دیتے ہیں صورت تاکل کی پائی جاوے تو اسکو السریشن کہتے ہیں اگر استخوان کا ٹکڑا بوسیدہ ہو کر استخوان زندہ سے جدا ہو جاوے مگر قدرے اتصال کی صورت پائی جاوے تو اسکو (سیکو لیسٹر) کہتے ہیں غرض عفونت آور تاکل کی صورت ہر مقام پر ممکن الوقوع ہے لیکن بہ نسبت دیگر اعضا کے جلد کے قانہ دار جھلی آور امعا کے لعابدار غشا سے میں زیادہ تر ہوتی ہے **اسباب** جب ورم حار شدید القوۃ آور کثیر الحجم سے التہاب مواد کی زیادتی ہوتی ہے یا ہو دوران خون کے بند ہونے سے عضو متورم کو غذا کم پہونچتی ہے یا بالکل مسدود ہو جاتی ہے جس سے اوسمین کیفیت سڑن کی شروع ہو جاتی ہے۔ جب عضو کمزور کو صدمہ قویہ پہونچتا ہے تو عضو کے مردار ہو جانیکا احتمال پایا جاتا ہے جیسا کہ عضو ماؤف ریل گاڑی کے صدمہ سے کوٹا جاتا ہے آور نہایت کمزور ہو جاتا ہے اگر عصبی کمزوری کی صورت میں شیر یا سگ شکاری کے کاٹنے سے زخم ہو جاوے تو بھی صورت تاکل کی

ہو جاتی ہے اگرچہ ورم کم ہی ہو مگر عفونت
کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے کبھی مرض ذیابطس
وغیرہ خون کی خرابی میں صورت تاکل کی
پیدا ہو جاتی ہے۔ علامات عفونت کی
شروع میں عضو ماؤف کا گوشت مردہ سیاہ
ہو جاتا ہے اور حس لمس میں گوشت مردہ
بہ نسبت زندہ کی سرد معلوم ہوتا ہے اور تیز
بدبودار ہو جاتا ہے۔ اور تاکل میں ساعت
بساعت زیادتی ہوتی جاتی ہے مگر ورم کی
حد سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ ورم کے گرد
دائرہ کے طور پر ایک سرخ خط پیدا ہو جاتا ہے
اور یہ سرخ دائرہ ایک قسم کا جدید ورم ہے جسمیں
تازہ مواد کے انصباب سے ریم پیدا ہو جاتی ہے
اور مردہ گوشت کے ریشوں کو پتلا کر کے خون
میں ملاتی ہے جس سے لحم میت کا اتصال گوشت
زندہ اور عضو متورم سے جدا ہو جاتا ہے اور
گوشت مردہ کے خارج ہونے سے صورت
قرح کی پیدا ہو جاتی ہے بعد ازاں رطوبت

سفید اور مادہ لزجہ کے اخراج سے غشائے
خاندار کے ریشے پیدا ہو جاتے ہیں جسمیں ورم
کی اطراف اور اس کے نیچے سے عروق
صغار کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور مواد
صالح کے انصباب سے تہ لحمی اور تہ ریمی
کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے اور زخم کے
کناروں سے نئی جلد پیدا ہو کر زخم کی سطح
پر سا تر ہو جاتی ہے اور زخم کے پر ہونے
سے خشک ریشہ ساقط ہو جاتا ہے اور صورت
صحت کی نمایاں ہوتی ہے۔ اور یہ جملہ مذکورہ بالا
علامات مخصوصہ بعضو متعفنہ ہیں اور علامات
عامہ میں سے بدن میں حرارت کی زیادتی
ہو جاتی ہے اگر مریض قوی ہیکل اور تنومند ہے
تو حمی ورمی کی شکایت بھی عارض ہو جاتی
ہے۔ اگر مریض ضعیف القوی ہے تو ٹائیفائڈ
فیور پیدا ہو جاتا ہے اقسام ورم حار
مختلف کوائف کی وجہ سے تین قسم میں بیان
کیا گیا ہے۔ اول فلغمونی ازفلگ متن

جب قوی الدم صحیحۃ الجثہ شخص کا عضو متورم ہو جاتا ہے تو اسکا دور مواد لزجہ وغیرہ رطوبات کی اخراج سے سخت ہو جاتا ہے جس سے ورم منتجا ونہیں ہو سکتا اور اوراس قسم کا ورم اکثر غشائے خانہ دار میں خراج اور دمل کے طور پر پیدا ہوتا ہے اور اسمیں ریم بکثرت ہوتی ہے - **دوم ورم منبسط** (ڈفیوز انفلامیشن) اگر کمزوری اور خرابی خون کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاوے تو مواد صالحہ کے عدم انصباب سے ورم کے گرد دائرہ محدودہ پیدا نہیں ہوتا جس سے مواد کا انبساط اور تصاعد ساعت بساعت زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسا کہ مرض ماشرہ میں مشاہدہ کیا جاتا ہے - **سوم ورم سمیہ** (سپٹک انفلامیشن) یہ اکثر یہ ورم منبسط اور غیر محدود ہوتا ہے مگر بلغمونی کی نسبت بہت کم کیونکہ - اس کا اثر زیادہ تر غشائے ریشہ دار - استخوان اور جلد پر ہوتا ہے طبقہ ملتحمہ رباط اور استخوان وغیرہ غشائے ریشہ دار کے مقام پر اسکی پیدائش بکثرت ہوتی ہے اور غشائے خانہ دار میں بہت کم اور اس قسم کے اورام میں مواد بھی کم پیدا ہوتا ہے - مرض نقرس - مرض وجع مفاصل - اور مرض آتشک - کی سمیت کے سرایت سے اعضائے بدن متورم ہو جاتے ہیں

عام تشریح بعد وفات

جب مختلف قسم کی چیزوں سے اعضائے کی بناوٹ پائی جاتی ہے تو انھیں ہر ایک قسم کی سوزش تبدیلی کا ہونا ممکن الوقوع ہے - ورم حاد میں پہلی سرخی اور پھر مختلف قسم کی رنگت ہوتی ہے خون کی زیادہ مقدار کے پہونچنے سے عضو متورم سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے مائیت الدم خارج ہوتی ہے اگر عضو متورم کو تراشا جاوے تو خون کی کثیر المقدار پائی جاتی ہے جب سوزش مزمن ہو جاوے تو عضو متورم میں سکڑنا یا سخت ہونا وغیرہ اس قسم کی

تبدیلی ہو جاتی ہے جو ہمیشہ کے لئے قائم رہتی ہے شدت درد اور مختلف قسم کے سبب ورم حار کی عام تشریح کا بیان کرنا بہت مشکل ہے تاہم چندان اعضاء کی تبدیلی کا حال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے **جلد**

جب جلد میں سوزش کے ظہور سے تبدیلی ہوتی ہے تو وہ مقام حرارت کی زیادتی سے سرخ ہو جاتا ہے۔ وریدون سے ابھار اور سوجن کے سبب سختی ظہور میں آتی ہے اور مائیت خون کے خارج ہونے سے نمی بھی آجاتی ہے اگر مائیت کی تراوش جلد کے نیچے پائی جاوے تو آبلہ پڑ جاتا ہے مانند دار غشائے میں پانی کی تراوش سے تہیج ہو جاتا ہے اگر جلد کے نیچے یا عضو کی ساخت کا ظاہر ہونا جلد کا پھٹنا چھل جانا۔ زخم ہونا۔ پیپ پڑنا اور سڑنا وغیرہ اسی قسم کے عوارض نمایاں ہوا کرتے ہیں **غشائے مائیہ** (سیرس ممبرین)۔ کی چمک سوزش سے جاتی رہتی ہے۔

کم و بیش غیر شفاف اور دبیز ہو جاتا ہے اور سطح پر مختلف قسم کی رطوبت جم جاتی ہے اور جوف میں مائیت کے خارج ہونے سے جب رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ تو غشا باہم یا اطراف کے عضو سے جٹ جاتا ہے اگر سوزش مزمن ہو یا شدید یا مریض کی طبیعت کمزور پائی جاوے تو رطوبت مخرجہ کی تبدیل پیپ میں ہو جاتی ہے مگر عام نتیجہ اسکا۔ بہرحال نیک ہوتا ہے۔

غشائے بلغمیہ۔ کی سوزش میں اگر پیپ پڑ جاتی ہے خون کے اجتماع سے سوجن اور خشکی ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد لعاب دار شئی کثیر المقدار بکثرت خارج ہوتی ہے اور سوزش کی ترقی میں پیپ کی مانند ہو جاتی ہے اور غشائے مذکور کی ساخت میں رطوبت کے اجتماع سے سوجن زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور غشا نے کے چھل جانے سے۔ زخم کے ہونے کا بھی احتمال ہے **غشائے رباطی** اگر دبیز

[illegible]

جاوے تو جلد دبیز ناہموار اور سخت ہو جاتی ہے جسکے کا ادنٹر نا مختلف قد و قامت میں پھنسیوں اور دانوں

اودیات و نسخجات منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

بروم ٹالپس - جس کو لاطن میں اسکوپی
ریائی کی کہتے ہیں اسکا پیڑ چھہ یا آٹھہ
فیٹ تک لنبا ہوتا ہے اور انگلینڈ میں خود رو
ہوا کرتا ہے جسکی نئی تازہ شاخیں خشک
کی ہوئی دوا میں مستعمل ہوتی ہیں **شناخت**
طویل خمدار صاف و سخت چکنی اور کھٹردری
سبز رنگ کی شاخیں ہوتی ہیں ذایقہ میں
تلخ اور متلی ہے اور کاٹتے وقت ایک قسم کی بو نکلتی ہے
جو خشک ہونے سی جاتی رہتی ہے **فواید**
مدر بول ہے اور مقدار زیادہ میں مسہل و مقئی ہے

استعمال - مرض استسقا میں مدر بول
کے طور پر دیگر مدر ادویہ کے ہمراہ دینے سے
از بس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** ٹنکچر سلا
دو ڈرام ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۱۵ ڈرام ٹنکچر ایکوار
امونی اسی ٹیٹس ۱۲ ڈرام جوشاندہ بروم ٹالپس
۱۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس
دن میں تین دفعہ دیں **خوراک** دس سی
تیس گرین تک اسکے دو مرکب ہیں -

مرکب اول ڈیکاکشن بروم ٹالپس
(جوشاندہ) جسکو لاطن میں ڈیکاکشم اسکو
پیریائی کہتے ہیں **ترکیب** - ایک اونس
خشک کی ہوئی بروم ٹالپس کو ڈھائی پاؤ
آب مقطر میں برابر ۱۰ منٹ تک بند برتن
میں جوش دیکر صاف کریں بعد ازاں چھانی
پر اسقدر پانی ڈالیں کہ ڈھائی پاؤ پورا
ہو جاوے **خوراک** - دو سے چار اونس
تک **مرکب دوم جوہر آف بروم**
ٹالپس - (ٹنکچر) جسکو لاطن میں
سکس اسکو پیریائے کہتے ہیں - **ترکیب**
تیس سیر تازہ بروم ٹالپس کی شاخوں
کو کچل کر پتھر کی کھرل میں خوب کھرل کریں
اور نچوڑ لیں بعد ازاں چہارم حصہ شراب مقطر
داخل کر کے برابر ۷ روز تک رکھ دیں
ازاں بعد صاف کر کے سر بند شیشہ میں
محفوظ رکھیں **خوراک** - ایک سے
دو ڈرام تک - **سپچادگالیم**
جسکو عربی میں بزرد کہتے ہیں یہ ایک
قسم کی گوند ہے جسکا درخت ہندوستان
اور ترکستان میں بکثرت ہوتا ہے
شناخت اس گوند کے دانے

[illegible]

بڑی بیدول اور دانہ مٹر کے برابر
ہوتی ہیں اور بہت سی دانے اسمیں
مل کر ڈلیاں ہوجاتی ہیں رنگت
بھوری یا سبزی مائل یا نارنجی بھورا
زردی مائل قدرے شفاف ہوتا ہے
موسم سرما میں سخت اور گرما میں
نرم نہایت بدبودار ناگوار ذائقہ میں
تلخ مانند لہسن کی ہوتا ہے **فوائد**
مفرح محرک الدم اور دافع تشنج ہی قاطع
بلغم اور مدر حیض بھی ہے اور نیز محلل
اورام ہے اور انگوزہ کی نسبت
فائدہ میں قدرے کم موثر ہے
استعمال بمرض اختناق الرحم۔
اور دمہ میں دیا کرتے ہیں جس سے
اس میں فائدہ ہوتا ہے احتباس
طمث وغیرہ امراض رحم میں انگوزہ
اور گوگل کے ہمراہ دینے سے
از بس فائدہ ہوتا ہے اور پلاسٹر کے
طور پر سرطانی غدود اور پھوڑے پھنسی
جو وغیرہ تحلیل اور رحم کے علاوہ
[illegible]

سوزش کی نہ پائی جاویں اور صرف
مزمن میں نیز مفید ہی **نسخہ گال
بی نم پلاسٹر** (ضماد بیرجا) جسکو
لاطن میں (امپلاسٹرم گالبانی) نام سے
کہتے ہیں **ترکیب**۔ بیرجا اور امانکم
ہر ایک ایک اونس کو ملا کر پگھلا دیں
اور صاف کی ہوئی ایک اونس۔
موم زرد۔ اور آٹھ اونس لیڈ پلاسٹر
علیحدہ پگھلا کر دونوں کو اسمیں ملا دیں
استعمال۔ چمڑی پر پھیلا کر
پسلی وغیرہ ابھرے ہوئی مقام
کے اوپر لگایا جاتا ہے جس سے
پڑکر پسلی غائب ہوجاتی ہے
اور سینہ کی امراض مزمن میں
چھاتی پر لگاتی ہیں جب کمر درد کرنے لگی یا
ٹانگیں سست ہو جاتی ہیں تو مقام
کمر پر لگایا کرتے ہیں۔
پک کھارن چرس۔ (عصارہ)
چرس کو لاطن میں رزینا سکنس
کہتے ہیں اسکا درخت رم بنی۔
کنہار طی کس کے نام سے مشہور

جسکے پختہ پھلوں کا رس نچوڑ کر دوا کے
طور پر استعمال کیا جاتا ہے **فوائد**
تیز مسہل ہے جس سے جی متلاتا
اور قے بھی ہوتی ہے اور اس سے
پیچش بھی ہو جاتی ہے۔ **استعمال**
مرض استسقاء النقرس اور وجع مفاصل
میں شربت بنا کر دینا زیادہ تر فائدہ
مند ہے **نسخہ شربت پکھاران**
جوس۔ جس کو لاطین میں سرپن
رہنا کی کہتے ہیں۔ **ترکیب**۔
۱۰ سیر تک پکھاران جوس کو اوٹا
کر ایک سیر ۹ چھٹانک کریں۔
بعد ازاں سقوف سنبل پائی۔
منقیٰ نیم کوفتہ ہر ایک ۳ ڈرام۔
داخل کر کے دھیمی آنچ پر برابر چار
گھنٹہ تک بھگو رکھیں من بعد صاف
کر کے سرد کریں اور ۷ اونس
شراب بقطر شامل کر کے دو روز
کے بعد بالائے عرق کو علیحدہ
کر کے ۲ سیر نبات سفید داخل کر کے
قوام شربت پر لا دیں۔۔۔

خوراک ایک ڈرام۔ **نکم یا**
تھنگ الگ اور جسکو لاطین میں
ہماٹک زائی لانگ نم کہتے ہیں
نکم کے درخت کی لکڑی کا اندرونی
ٹکڑا کام میں آتا ہے جسکو ملک امریکہ
کے کمپی تیانام اور جنگل سے لایا کرتے
ہیں **شناخت** لکڑی وزندار
اور سخت ہوتی ہے جسکی بیرونی رنگت
اودی سرخ سیاہی مائل اور اندرونی
بھوری سرخی مائل ہوا کرتی ہے
بو خفیف خوشبودار ذائقہ میں
شیریں ہے قدرے کسیلا ہوتا ہے
چبانے سے تھوک کی رنگت
گہری اودی یا بنفشی رنگ پکڑ
جاتی ہے **فوائد**۔ نہایت عمدہ
قابض ہے جس کو اسہال مزمن
اور پیچش کہنہ اور بدہضمی۔
میں جوشاندہ نکم یا اسکی رب کو
۱ سے ۳ گرین تک دینے سے
فائدہ کامل ہوتا ہے البتہ سوزش
کی موجودگی میں دینا مناسب

نہیں ہے دیگر مجرب جس سے
استعمال کنندہ کو از بس فائدہ ہوتا ہے
نسخہ - چاک مکسچر ۱۲ اونس رب بکم
دو ڈرام اپیکاکوانا ۲ ڈرام وائین آف
اوپیم ایک ڈرام سب کو ملا کر بقدر
۱/۲ ڈرام دن میں تین دفعہ دیں اور
بچوں کے لئے نہایت عمدہ یہ مرکب
ہے **نسخہ** - رب بکم دو ڈرام شکر
۲ ڈرام شربت سادہ - ۲ ڈرام عرق
دارچینی ۳ اونس سب کو ملا کر تین برس
کے بچہ کو بقدر دو ڈرام دیں اور
سیلان الرحم میں اسکے جوشاندہ
کو پلانا اور نیز اسکی پچکاری کرنا
از بس فائدہ مند ہے اسکے دو
مرکب ہیں **مرکب اول**
جوشاندہ بکم - ڈیکاکشن آف
لاگ اوڈ) جسکو لاطینی میں ڈیکاکٹم
ہیماٹکسلائی کہتے ہیں -
ترکیب ایک اونس بورہ
بکم کو ڈہائی پاؤ آب مقطر میں
برابر ۱۰ منٹ تک جوش دیں
اور آخیر میں ایک ڈرام سفوف
دارچینی کو ملا کر صاف کریں بعد ازاں
ثقل پر اسقدر آب مقطر ڈالیں
کہ پونے ڈہائی پاؤ ہو جاوے -
خوراک ایک سے دو اونس
تک **مرکب دوئم رب**
بکم ایکسٹراکٹ آف
لاگ اوڈ جسکو لاطینی میں
ایکسٹراکٹم ہیماٹکسلائی کہتے ہیں
ترکیب ایک رطل بورہ بکم کو
پانچ سیر کہولتے ہوئے آب مقطر
میں برابر ۲ گہنٹہ تک بہگو کر دیں
دیویں اور نصف رہجانے پر
صاف کریں زاں بعد پانی کی
بہاپ پر اڑا دیں اور لکڑی سے
ہلاتے جاویں تاکہ غلیظ القوام
ہو جاوے مگر اس مرکب کو ظرف
آہنی میں تیار کرنا مناسب نہیں
ہے **خوراک** - ۱۰ سے ۲۰ گرین
تک - **بکو** - جسکو لاطینی میں -
بیوکو کہتے ہیں - یہ ایک چہوٹی سی

جہاڑی کے خشک پتے ہیں جو کپ
آف گوڈہوپ سے آتے ہیں اور یہ تین
قسم کے پودا سے پیدا ہوتی ہیں۔
اول۔ بے روسما بالی ٹیولائی
نا ہی جسکے پتے قریب پون انچ کی طول
بیضوی ہلالی نوک اور بالائے کنارہ
پیچھے کی طرف مڑا ہوا ہوتا ہے اور بعض
میں سخت دندانہ دار آری کی طرح تیز
ہوتا ہے دوئم بیروسما کری
نیولیٹا ئی جسکے پتے قریب ایک
انچ کے طویل بیضوی شکل۔ بے نوک
ہوتی ہیں اور کنارو نپر نہایت
باریک دندانے پائے جاتے ہیں
سوئم۔ بے روسما سری ٹی
فولیا ہے جسکے پتے ایک سے
ڈیڑھ انچ تک طویل چاہیں سے
گاؤدم بہت کم چوڑے ہوتے
ہیں اور چھوٹے چھوٹے تیز دندانے
کنارو نپر پائے جاتے ہیں غرض تینوں
اقسام کے پتے صاف چکنے ہوتے ہیں
جنکی نوکون اور کنارونپر خصوصًا
زیرین طرف تیز دندانے سبز رنگ
زردی مائل ہوتے ہیں ذائقہ میں
خوشگوار تلخی مائل پودنہ کی سا ہوتا ہے
اسمیں بو نہایت تیز پائی جاتی ہے۔
فواید۔ مدر بول معرق اور مقوی معدہ ہے
استعمال اعضائے بول کے لئے
زیادہ تر موثر ہے خصوصًا مزمن۔
امراض گردہ۔ مثانہ۔ اور زائیزہ
کی سوزش میں دیا جاتا ہے۔ جب فتور
ہاضمہ میں پیشاب بہت تھوڑا
آوے اور تہٹک ایسڈ کی آمیزش
بھی ہو تو نہایت ہی مفید ہے۔
اور جلدی امراض میں بھی فائدہ مند ہے
خوراک ۲۰ سے ۴۰ گرین تک اسکے
دو مرکب ہیں۔ مرکب اول
انفیوزن آف بکو (خیساندہ
بکو) ترکیب۔ ۴ ڈرام بکو شگوفتہ
کو سوا پاؤ کہولتے ہوئے آب مقطر
میں برابر ایک گھنٹہ تک بند برتن
کے اندر بھگو کر صاف کرلین
اور استعمال میں لاوین اگر ضعف

سوزاک کہنہ میں استعمال کرنا
منظور خاطر ہو تو یہ مرکب بنا کر دیں
نسخہ۔ ٹنکچر اسٹیل ۳ بوند ٹنکچر۔
اجواین خراسانی ۳۰ بوند۔ لائکوار
پٹاسی ۳۰ بوند خیساندہ بکو ۳ اونس
سب کو ملا کر بقدر ۱ اونس دن میں ۳
دفعہ دیں **خوراک**۔ ایک سے
دو اونس تک **مرکب دوم**
ٹنکچر آف بکو۔ ڈھائی اونس
بکو نیم کوفتہ کو ڈھائی پاؤ پروف
اسپرٹ میں۔ برابر ۷ روز تک
بھگوویں۔ اور مثل ٹنکچر ارگٹ کی
تیار کریں۔ **خوراک** ایک سے
دو ڈرام تک۔ **بلاڈونا**۔ اٹروپا
بلاڈونا کے تازہ پتوں اور شاخوں
کو خشک کر کے دوا کے طور پر استعمال
کیا جاتا ہے جو پھل آنے کے شروع
میں توڑے جاتے ہیں **شناخت**
مقابل میں شاخ پر ایک دوسری
کے بعد پتے لگے ہوتے ہیں۔
اور بالائی جانب میں پتوں کا

جوڑا غیر مساوی ہوتا ہے
اور ۳ سے ۱۰ انچ تک طویل
قدرے چوڑے بیضوی شکل۔
نوکدار کنارے صاف ہوتے
ہیں۔ اسکی خشک کی ہوئی۔
جڑ بھی دوا کے طور پر استعمال
کیجاتی ہے جو ملک جرمنی اور۔
انگلستان سے آتی ہے اور طوالت
میں ایک سے ۱۲ انچ تک اور قطر میں
سے ۳ انچ تک موٹی شاخدار۔
پر شکن ہوتی ہے رنگت میں
سفید قدرے بھوری بیرون پر
ہوتی ہے **فوائد** نہایت۔
عمدہ مسکن اوجاع مخدر دافع
تشنج آور دافع سوزش ہے
مگر بعض اوقات اسکے زیادہ
استعمال سے جسم پر سرخ۔
دانے اسکارلیٹ فیور کے قسم کے
بخارات نکل آتے ہیں۔
استعمال درد شقیقہ۔ درد عصابہ
اور وجع القلب وغیرہ اعصابی
اور تشنجی دردناک امراض میں دیا کرتے ہیں ؎

۱۲- آونس تیزاب گندھک بتدریج ملادیں اور
ہلاتے جاویں۔ بعد ازاں اسی طور سے ڈھائی آونس
تیزاب شورہ داخل کریں۔ ازاں بعد کسی ایسے برتن
آلہ میں بھر دیں کہ جس میں پہلے تانبے کا تار چھوڑ دیا ہو
اور نیز مقیاس الحرارت لگا ہو۔ من بعد اسکے ہمراہ
لیبگ صاحب کا کنڈنسر لگا کر دھیمی آنچ دیکر سیال کو
کشید کریں مگر پہلے ۱۷۰ درجہ کی گرمی سے شروع
کرکے ۱۷۵ درجہ تک بڑھا دیں اور نہایت ۱۸۰
درجہ تک۔ لیکن اس سے زیادہ تیز نہ کریں جب
سیال ۱۲- آونس کی مقدار میں مقطر ہو جاوے
تو آنچ کو ہٹا دیں اور ماحصل عرق کو سرد کی
ہوئی بوتل میں بھر دیں اور جب قرع انبیق کی
باقی اشیاء سرد ہو جاویں تو ڈھائی آونس تیزاب
شورہ دوبارہ داخل کرکے پھر کشید کرنا شروع
کریں۔ جب ۱۵- آونس سیال مقطر ہو جاوے
تو اس میں سوا سیر شراب مقطر ملا دیں اور بند
بوتل میں رکھدیں **شناخت** شفاف
قریب بے رنگ قدرے زردی مائل ہوتا ہے
اس میں خاص قسم کی تند بو مثل سیب کے پائی
جاتی ہے۔ اور آگ لگانے سے جل جاتا ہے
ذائقہ میں تیز اور قدرے شیرین ہوتا ہے۔
فوائد مبرد مدر بول اور معرق ہے۔
استعمال مرض استسقا میں ایسی ٹیٹ
آف پوٹاس۔ اسکویل اور ڈیجی ٹیلس وغیرہ مدرات
کے ہمراہ دینے سے ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

مبرد اور معرق کے طور پر سولیوشن آف ایسی ٹیٹ
آف امونیا اور دیگر ادویہ مدرہ کے ساتھ ہمیشہ
ہی دیا جاتا ہے جس سے فائدہ کمال ہوتا ہے **دیگر
مثال** جس سے خورد سال بچہ کو ازبس فائدہ ہوتا
ہے۔ **نسخہ** شورہ ۲۰ گرین۔ نائیٹرک ایتھر ۲ بوند
شربت بخیل ۲ ڈرام پانی ڈیڑھ آونس سبکو
ملاکر بقدر ۴ ڈرام ۴-۴ گھنٹہ کے بعد پلادیں
اس سے پیشاب بخوبی کھل کر آتا ہے **دیگر
مثال** جسکو بخار کی شروع علامات میں پلایا کرتے
ہیں۔ اور فائدہ کثیر ہوتا ہے۔ **نسخہ** لائیکور
امونیا ایسی ٹی ٹس ایک ڈرام۔ نائیٹرک ایتھر
۲ ڈرام شربت ورد ۴ ڈرام پانی ۳- آونس
سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دو دو گھنٹہ کے بعد دیں
ازبس فائدہ ہوتا ہے۔ **دیگر مثال** اسپرٹ
جونی پر ۲۵ بوند۔ اسپرٹ آف نائیٹرک ایتھر
نصف ڈرام۔ شربت نارنگی ایک ڈرام خیساندہ
بکو دھر آونس سبکو ملاکر بقدر ۴ ڈرام دن میں
تین دفعہ دیں۔ اگر زکام وبائی میں قبض اور بخار
کی شکایت پائی جاوے تو یہ مرکب بنا کر دیں ازبس
فائدہ ہوتا ہے۔ سلفیٹ آف سوڈا سلفیٹ آف
مگنیشیا۔ لائیکور امونیا ایسی ٹی ٹس ہر ایک آدھ
نائیٹرک ایتھر ڈرام پانی ۴- آونس سبکو ملاکر
بقدر ایک آونس دو دو گھنٹہ کے بعد دیں
خوراک ۳۰ بوند سے ۲ ڈرام تک اور مدر
بول کے طور پر ۲ سے ۳ ڈرام تک۔

صُر کب پنجم اسٹاک ایلیکس جسکو لاطینی میں ایتھر اسی ٹی کس کہتے ہیں۔ نسخہ کیب ۳۰۳۔ آونس شراب مقطر میں ہم تک بھگو کر تمام ۳۰۳۔ آونس تیزاب گندھک ملا دیں اور سرد ہونے کے بعد ۱۸۔ آونس اسی ٹیٹ آف سوڈیم کو ملا کر ۱۵۔ آونس کشید کریں بعد ازاں اس مقطر سیال میں ۲۔ آونس تازہ خشک کیا ہوا کاربونیٹ آف پوٹاسیم کو ملا کر بہا جتین روز تک رکھیں۔ اور پھر سیال کو اوپر سے نتھار کر بہا تک کشید کریں کہ باقی صرف ۱۲۔ آونس رہجاوے۔ اور باحفاظت کو بند بوتل میں بھر کر سرد جگہہ پر رکھیں۔

شناخت۔ خوشبودار خوشگوار بیرنگ صاف اور شفاف عرق ہوتا ہے اور شراب میں بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ **فوائد** مفرح مقوی الدماغ اور دافع تشنج ہے۔ **استعمال** اختناق الرحم وغیرہ اعصابی امراض میں اسکا استعمال سے از بس فائدہ ہوتا ہے اور بیرونی مالش سے عمدہ محرک ہے۔ وجع مفاصل نقرس اور مقام ضرب پر لگانے سے زیادہ تر فائدہ مند ہے **خوراک** ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک۔

الائیٹریم

اس کے پودے کو اک کی الیم آنی سی نیرم کہتے ہیں اور اسکے پھل کی رس کو الائیٹریم کہتے ہیں اور پختگی کیجاتی ہیں اس کا پھل خود بخود پھوٹ جاتا ہے۔ بحالت پختگی اس کے پھل کو طول میں

کاٹ کر قدرے دبانے ہیں جس سے رس نکل آتا ہے اور ۲۴ گھنٹہ پڑا رہنے کے بعد تہ نشین ہونا پر بعد ازاں شفاف اور صاف بالائی سیال کو بحالت تمام نتھار کر باقیماندہ ثفل کو خفیف حرارت پر خشک کر لیتے ہیں اور شفاف سیال کی دوبارہ تہ نشینی کا انتظار کرتے ہیں تو خشک کر لیا کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اشتہار

معلم النسوان

یہ نامی رسالہ جسکے ۴۴ صفحہ ہوتے ہیں ہر ماہ قمری میں ایک شائع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر مولوی محب حسین صاحب مترجم کتب "قصہ جیلی ٹوڈ بوگ" "میرا پہلا جرم" وغیرہ ہیں اور جناب مولوی عبد الحلیم صاحب شرر مالک رسالہ "دلگداز" کے عمدہ مضامین بھی اسمیں درج ہوتے ہیں۔ اسمیں عورتوں کی ہر ایک اخلاقی اور تمدنی حالت سے بحث کیجاتی ہے اور عورتوں اور مردوں دونوں کو اسکا مطالعہ فایدہ بخش ہے قیمت سالانہ معہ محصول چار روپیہ ہیں۔ نمونہ کا رسالہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ اور گذشتہ سالوں کی جلدیں عہ روپیہ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

میرا پہلا جرم

یہ کتاب ایک عجیب و غریب ناول کے پیرایہ میں لکھی گئی ہے جو منتخب ناولوں میں سے آپ اپنی نظیر ہے قیمت معہ محصول ڈاک دو روپے ہیں۔

رجسٹر نمبر ۱

تکمیل الحکمۃ

لاہور

تکمیل الحکمۃ کی اغراض و فوائد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اس کے اغراض یہ ہیں۔ حفظ ما تقدم۔ کیمیا۔ تشریح۔ افعال الاعضاء۔ حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا۔ مضر صحت اسباب کا دفعیہ۔ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت وصفائی۔ انگریزی حکیمی میگزینوں کے تجربے۔ فن حکمت کے انتخاب قدیم و جدید طب یونانی۔

قیمت رسالہ ہذا

عام خریداران

بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ

مع محصول

رؤساء و سرکار سے

میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ۔ اس کے بعد ڈیوڑھی۔

نمبر ۵ | مطبوعہ بابت ماہ مئی ۱۸۹۹ء | جلد ۲

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جس کو لینا منظور نہ ہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے۔ جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں قیمت واجب الادا بھی بھیج دیں۔ تمام خط و کتابت زبدۃ الحکماء حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں۔ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲/ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائیں اور مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ خانبہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر علم کیمیا لاہور و ٹیچر میڈیکل کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر مہلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر آف میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید میر اشاہ صاحب کیمسٹ لاہور۔ اسسٹنٹ سرجن و ٹیچر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب ایم اے ایل حکیم حاذق زبدۃ الحکماء ایچ پی حکیم غلام مصطفی صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔

معمول احمدیہ۔ یہ کمل جراحی کی کتاب ہے اس میں انگریزی یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی طبیبوں کے مطابق تحقیق جس میں التشریح سلیس تصاویر۔ اس سے عام لوگ بھی لائق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول مجلد

محمد حیات۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست و توی الاعضا چست و چالاک رہتا ہے اس کا طبعی عمر کو پہنچتا ہے زن و مرد بچہ جوان اور بوڑھا فائدہ اٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کتاب نہیں

قرابادین احمدیہ حصہ اول

مفردات و مرکبات کا بیان ہے

اور بیت اور اسکا دستور العمل - ۸ روپیہ - اشرفی سیماب
ہڑتال سیم الفار وغیرہ فی وزن ۲ روپیہ دہانول
کے کشتہ کرنیکی ترکیبیں مع تصویر - قوت باہ و دیگر امراض
مخصوصہ زنان و مردان اور ہر ایک عضو کی امراض کے متعلق
مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر
مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور
اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر کیے ہیں جن میں شعبدات و طلسمات
بھی ہیں - انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا
ہے - اسرار مخفیہ کی مختلف خطوط بتائے ہیں - غرضکہ یونانی
ڈاکٹری اور ویدک کی ادویات کی ماہیت فوائد و استعمال
کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے کہ اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب
کی ضرورت نہیں رہتی - قیمت ۱۲ عہ

تکمیل التجربین حصہ اول - یہ کتاب طب انگریزی
یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے - ابتدا میں
طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جن سے تشخیص امراض
علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی - اسکے بعد نہایت عمدہ مفید
مستعمل قارورہ و نبض پھر تمام جسمانی امراض کی کیفیت
تشخیص بسبب علامت بجز تشریح - افعال الاعضا - اسباب مرض
پرہیز علاج کے موافق نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہیں نیکی
جواہرات کی بھسم لکھی ہیں - انگریزی و یونانی طب پڑھانیوالا
[illegible]

اسرار اللطائف - اس متبرک کتاب میں وہ دقائق عجیبہ و نکات
غریبہ ہیں جو عقلی و نقلی ہیں جو اہل تصوف کی جان
اور اہل عرفان کا ہم دم ہیں ہر ایک مقصد کے متعلق
مبارک ... ہدایات و تجلیات
کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے - جمیع مسائل
تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے حصہ اول ۱۲
حصہ دوم عہ

تکمیل الحکمت - یہ ماہوار رسالہ حفظ ما تقدم
کیمیا - افعال الاعضا - تشریح - دیسی و انگریزی طریق
علاج نئی نئی تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ
عام سے تین روپیہ - رؤسا و امرا سے پانچ روپیہ ہے -

ادویات

روغن عنبر - خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر
دافع زکام - بالوں کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو
مقتضائے عمر تک قائم رکھتا ہے - بالوں کے بڑھانے میں
بے نظیر اور دافع قمل ہے - فی شیشی للعہ

شربت پٹی مالش کا تیل - یہ تیل گوں
پٹھوں کے نقصانات و رطوبت و سستی کو دور کرتا ہے بے نظیر ہے
بشرطیکہ باقاعدہ ہو - قیمت ہر شیشی ۱ روپیہ

حبوب ملین عشبہ - قبض اور خرابی خون کیوجہ سے
انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون
کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں - آتشک وغیرہ جلدی امراض
کے لئے اختلاف الدم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ
زنان و مردان مالیخولیا - لقوہ - فالج - رعشہ - خفقان - وجع مفاصل
نقرس و دیگر اوجاع مزمنہ عسر العلاج کو بڑا اکسیر ہیں مجربات
استسقا - نفخ شکم - امراض معدہ - طحال جگر و دماغ کے
لئے سریع الاثر قیمت ۱۲ حبوب عشبہ انکے علاوہ ہر ایک
مرض کی دوائیں موجود ہیں -

المشتہر حکیم احمد علی مہتمم تکمیل الحکمت - لاہور متصل کوتوالی -

بقیہ

حقیقت تولد الدم اور دوران خون اور اس کے فوائد اور جزوں کا بیان

(دیکھو رسالہ بابت ماہ اپریل ۱۸۹۹ء نمبر ۴ جلد ۳)

نکتہ دوم مجمع الصدر (تھوریسک ڈکٹ)

یہ پتلی موٹی نالی ہے جسمیں معدہ کمر وغیرہ اعضائے باطنیہ کے عروق جاذبہ رطوبت مائیہ اور نیز تمام رودوں کی عروق ماساریقا آخر ہوتی ہیں۔ علاوہ اِسکے اور بھی باریک باریک عروق جاذبہ کی شمولیت سے دوسرے فقرہ قطن کے سامنے اورطہ بطنی اور ورید الاجوف زیرین کے مابین اور دیا فرغما کے دائیں پاؤں کے قریب ایک قسم کی تھیلی سی بنجاتی ہے بعد ازاں نالی مذکور دیا فرغما کے منفذ اورطہ سے گذر کر فقرات الستون کے مقابل اورطہ اور بڑی ورید مفرد کی بائیں جانب سے عبور کرتی ہوئی چہارم فقرہ صلب کے قریب پہنچتی ہے مِن بعد قدرے بائیں جانب مائل ہوکر محراب اورطہ مری اور تحت الترقوہ شریان کے پیچھے سے ہوکر فقرہ عنق کے قریب جاتی ہے ازاں بعد سامنے کیطرف نیچے اُترکر تحت الترقوہ کے مقام اتصال پر بائیں ورید الوداج الانسی میں آخر ہوتی ہے اور نیز بہت سے مختلف مقامات پر صدر قلب بائیں حصہ شش اور گردن کے عروق جاذبہ کی رطوبت مائیہ اسمیں داخل ہوتی ہیں اور دیگر عروق جاذبہ کے طرح اِسمیں بھی کواڑیاں بکثرت پائی جاتی ہیں اور اسکے خاص دہانہ پر دوہالی کواڑ ہوتے ہیں اور اسکی طوالت ۱۸ سے ۲۰ انچ تک ہے۔

نکتہ سوم خون کے دانوں کی تولید

جب عادت غذا کھائی جاتی ہے تو ترش رطوبت ہاضمہ (گیاسٹرک جوس) غدود معدہ سے پیپسین اور بلغم جو معدہ کی جھلی سے خارج ہوتی ہے۔ صفرا مرارہ جو اثنا عشریہ میں گرتی ہے اور رطوبت بنکریاس (البلیا) کے ملنے سے معدی اور معوی ہضم مکمل ہوجاتا ہے۔ اور انہیں رطوبات مذکورہ کی اعانت سے خلاصہ ماکول غذا کا کشک شعیر کی مانند سفید اور رقیق ہوکر فضلہ سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور اسکو کیموس کہتے ہیں لیکن غلط عام کے

طور پر کیلوس کے نام سے مشہور ہے بعد ازاں کیلوس مذکور کا وہ حصہ جسمیں نشاستہ اور شکر کی آمیزش بکثرت پائی جاتی ہے۔ معدہ اور امعا کی ماساریقا میں داخل ہو کر پہ بواب کے ذریعہ جگر میں جاتا ہے جس کا ذکر عنقریب آویگا۔ اور بقایا کیلوس اور رطوبت مائیہ (لمف) کو جسمیں سفید دانے (روبٹ کیپسکل) بکثرت پائے جاتے ہیں اور کیسو کی آمیزش بالکل نہیں ہوتی ماساریقا جذب کر کے مجری الصدر میں پہنچاتی ہیں اور بتدریج صعود کرتا ہوا ابین بطن قلب میں خون کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اس اثناء حرکت میں نقاط مذکورہ سفید کیسو نمیں بتدریج تبدیل ہو جاتے ہیں اور نیز کیلوس اور رطوبت مائیہ قدرے غلیظ اور سرخ گلابی مائل ہوتے جاتے ہیں اور کیسو کے چھوٹے ہونے سے سرخ دانے تیار ہوتے جاتے ہیں جو خوردبین کے ذریعہ سے بخوبی نمایاں ہوتے ہیں آخر اصل خون میں شمولیت کیوقت کیلوس وغیرہ رطوبات سب کی سب کامل الحمرت خون کے ہمرنگ

ہو جاتی ہیں بعد ازاں دوران خون کی صورت میں جملہ سرخ دانے اپنے معمولی کام سے مستعمل ہو کر زردی بیضا اور خون کی مائیت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پھر دوبارہ حسب دستور سرخ دانے پیدا ہوتے ہیں جس سے خون تازہ پیدا ہو کر قابل تغذیہ جسم ہوتا ہے اور یہی سلسلہ ہمیشہ تا حین حیات قائم رہتا ہے اگر کہا جاوے کہ گندم از گندم بروید جو ز جو کے مطابق دوبارہ سرخ دانوں کی پیدائش پہلے سرخ دانوں سے کیوں نہیں ہوتی جسکے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ فعل الحکیم لایخلو عن الحکمت کیونکہ اگر قول معترض کے مطابق سرخ دانوں کی پیداوار دوبارہ پہلے سرخ دانوں سے ہوتی تو خون کے زیادہ نکل جانیکی صورت میں فوراً ہلاکت ظہور میں آجاتی یا بدن میں فساد عظیم برپا ہو جاتا کیونکہ تولد خون کا اصل مادہ کم یا فانی ہو گیا ہے۔ پس حکیم مطلق حقیقی نے حفظ بقائے بدن کے لئے اس قسم کا سلسلہ انتظام مقرر کیا کہ سرخ دانے سفید دانوں سے پیدا ہوں اور سفید دانے رطوبت مائیہ

وکیلوس سے اور یہ دونوں اشیا غذائی
ماکولات سے یعنی غذا کے کھانے سے کیلوس
اور رطوبت مائیہ پیدا ہوتی ہیں اور ان سے
سفید دانے اور سفید دانوں سے سرخ دانوں
کی پیدائش ہوتی ہے جس سے بدن میں
ہمیشہ خون تازہ بتازہ تیار ہو کر اعضائے
بدن کی غذا ہوتا ہے۔ ہلاکت اور فساد سے
بدن محفوظ رہتا ہے۔ فتبارک اللہ
احسن الخالقین اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ جیسا رطوبت مائیہ اور کیلوس میں کیسوں
کی موجودگی نہیں پائی جاتی اسیطرح لزج مادہ
خون (فائبرن) بھی نہیں ہوتا۔ لیکن
جب رطوبت مائیہ اور کیلوس معدہ اور امعا
سے علیحدہ ہو کر ماسار لیقا کے ذریعہ سے
مجری صدر میں آتا ہے تو صعود کی صورتیں
نقاط سفید بصورت کیسہ اور کیسہ کی تبدیلی
سرخ دانوں میں ہونی شروع ہوتی ہے اسیطرح
لزوجت خون (فائبرن) بھی بتدریج نمایاں ہوتی
ہے اور دائیں بطن قلب میں دخول کیلوس
کیوقت لزوجت تحلیل مکمل ہو جاتی ہے۔ غرض کہ
تحقیقات سے رطوبتِ مائیہ اور کیلوس کے

وسیلہ سے صرف دانوں اور مواد لزجہ
(فائبرن) کی کیفیت پیدائش معلوم ہوتی ہے
لیکن خون کے دیگر اجزا کی کیفیت پیدائش
ابھی تک پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ اور یہ
بھی ثابت کیا گیا ہے کہ دیگر اعضا کی مانند
خون بھی ایک عضو جسمانی ہے جس سے
جملہ اعضائے بدن کو غذا حاصل ہوتی ہے اور نیز
اسمیں قوت جاذبہ بھی ہے جسکے ذریعہ حال
صحت کی ضروریات کو معدہ اور بدن سے حاصل
کرتا ہے چنانچہ زردی بیضہ (البیومن) بنا
اور پتاس کو عروق صغار غشائی بلغمیہ کے ذریعہ
معدہ سے جذب کرتا ہے اور رطوبت مائیہ
کو معدہ سے اور نیز جلد کے ذریعہ بدن سے
کھینچتا ہے اور جس طرح کہ خون اپنی غذا کو
معدہ وغیرہ سے جذب کرتا ہے اسیطرح پھیپھڑے
جگر، گردہ اور جلد بھی ان کی امداد سے اپنی صحت کو
محفوظ رکھتا ہے کیونکہ انہیں اعضا کے ذریعہ
سے خون صاف ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی عضو
ماؤف ہو کر اپنے فعل سے معطل ہو جاوے تو خون
خراب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عضو ماؤف اپنے
غذا معمولہ کو خون سے حاصل کرے تو بھی خون میں

فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً استخوان جب
ناوقت حالتیں اپنی غذا کی فاسفیٹ آف
لائیم کو خون سے بخوبی جذب نہ کریں تو
خون میں حرارت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض
مذکورۃ الصدر امور سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
کہ صحت اور بقائے خون کے لئے تین چیزیں
اشد ضروری ہیں اول معدہ وغیرہ سے خون
اپنی غذا کو بخوبی جذب کرے۔ دوم جن اعضا
کی امداد سے فضول دمویہ خون سے خارج ہوتے
ہیں وہ اپنے معمولہ فعل میں مستعد پائے جاویں۔
سوم جملہ اعضائے بدنی اپنی غذائے معمولہ
کو خون سے بخوبی حاصل کریں پس جب امور
ثلثہ میں سے ایک امر خلل پذیر ہو جاوے
تو خون میں فساد کے لاحق ہونے سے
فوراً ہلاکت ظہور میں آتی ہے۔ اور نیز صحیح
خون کے متعلق تین امور ضروری ہیں۔
اول جملہ اعضائے بدن کو غذا دینے۔ دوم
جملہ اعضائے بدن کو بادنسیم (آکسیجن)
کا پہنچنا اور یہ صورت شریح دانوں۔
(ریڈ کارپسکل) کے ذریعہ سے سرانجام پاتی
ہے کیونکہ دانے مذکور بادنسیم کو عام

ہوا سے جذب کرتے ہوئے سُرخ ہو کر پھول
جاتے ہیں بعدزاں ہوائے مذکورہ کو اپنے
ساتھ لیتے ہوئے جملہ اعضائے بدن میں پہنچاتے
ہیں اور بادنسیم کی زیادہ تر ضرورت اُس
موقع پہ ہوتی ہے کہ جب بافتائے جسما
نیہ کی صورت میں یعنی ریشے وغیرہ اجزائے
جسمانی متغیر یا مُردہ اور سیاہ ہو جاتی ہیں
اور اثناء احتراق میں گرمی کی زیادتی ہوتی
ہے تو بادنسیم کی وصولیت سے اجزائے سوختہ
مذکورہ خون وریدی میں ملکر بدن سے خارج
ہو جاتے ہیں اور اُنکی جگہ نئے ریشے اور
جدید اجزا پیدا ہوتے ہیں غرض جب صرف
اور بدل کے موافق کیمیاوی حرکت میں زیادتی
ہوتی ہے تو احتراق اجزا کے سبب تغیر
بھی بکثرت پایا جاتا ہے جس سے حرارت کی
زیادتی پائی جاتی ہے جیسا کہ حمیات میں
ظاہر ہے اور نیز بادنسیم کی امداد سے
عمل قوت مصورہ کا مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب
حرکات کے ذریعہ سے اعضائے بدن میں
فعل تحلیل کا ہمیشہ جاری ہے تو بدل ما یتحلل
کی ضرورت لازم ہے تاکہ اقطار ثلثہ میں نشوونما

کا فعل حسب دستور قایم رہے ورنہ احتمال ہلاکت کا ہے اور یہ فعل اس طرح پر انجام پاتا ہے کہ جب جملہ اعضا میں خون کی حرارت ہوتی ہے تو ہر ایک عضو کی قوت ہاضمہ اُس کو بخوبی ہضم کرکے مشابہ عضو کے بناتی ہے اور قبول صورت اعضا کے لئے بادنسیم کا وجود اشد ضروری ہے تاکہ بدن میں حرکت کیمیاوی پیدا ہو جس سے اعضا اور ریشے مُتحللہ جدید مترتب ہوتے ہیں اور حرکت مذکورہ موقوف علیہ بادنسیم پر ہی یعنے بادنسیم کے بدون تغیر کیمیاوی غیر ممکن ہے بلکہ بادنسیم کی عدم وصولیت سے بول براز وسخ اور چرک وغیرہ فضلات بدن پیدا ہوتے ہیں نہ عضو کی پیدائش۔ سوم خون کا فعل یہ ہو کہ جملہ اعضائے بدن کے فاسد اور محترق مواد کو جو قابل تغذیہ کے نہیں ہیں اپنی ذات میں جذب کرلیتا ہے بعدہٗ ان فضلات ردیہ اعضائے اربع کے ذریعہ بدن سے خارج کرتا ہے تاکہ صحت قایم رہے پس افعال ثلثہ مذکورہ کے لئے خون میں ہمیشہ دوران ہونا اشد ضروری ہے تاکہ ضروریات سابقہ کیواسطے بادنسیم کو پھیپھڑہ کے ذریعہ سے بخوبی حاصل کرے اور جملہ اعضائے بدن میں پہنچاوے

نکتہ چہارم دورانِ خون

اور یہ تین قسم پر ہے اوّل دوران خون شریانی (سسٹمک سرکولیشن) سسٹمک یعنے انتظام کلی بدن سرکولیشن بمعنے دوران۔ اور یہ دوران دل کے بائیں بطن سے شروع ہوکر شریان عظیم اورطی کی ذریعہ جسکی شاخیں تمام بدن میں پہنچتی ہیں جملہ اعضائے بدن میں پہنچتا ہے بعدازاں عروق شعریہ میں داخل ہوکر لحمی ریشوں اور دیگر اعضا کی غذا ہوتا ہے بعدازاں اعضا کے فضلات کے جذب کرنے سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ من بعد عروق شعریہ وریدی میں داخل ہوجاتا ہے۔ بعدازاں بتدریج بڑی بڑی وریدوں میں صعود کرتا ہوا ورید اجوف زیرین (وینا کیوا) میں داخل ہوکر اذن بطن قلب ایمن میں پہنچتا ہے۔

دوم دورانِ خون ریہ (پلمونری سرکولیشن) پلمونری بمعنے ریہ اور سرکولیشن بمعنے دوران

یعنے دوران منسوب بہ ریہ۔ اور اس دوران میں دائیں بطن قلب سے خون وریدی صعود کر کے بذریعہ ورید شریانی ریہ میں داخل ہوتا ہے۔ چونکہ ورید شریانی جب اصل ریہ کے قریب پہنچتی ہے تو کئی باریک باریک شاخوں میں جو مثل عروقِ شعریہ کے ہیں منقسم ہو جاتی ہے اور عروق شعریہ مجاری الہوا ریہ کے ساتھ ملاقی ہوتی ہیں۔ اسلئے جب خون وریدی گردش کرتا ہوا عروق شعریہ میں داخل ہوتا ہے تو عام ہوائے مستنشقہ سے فوراً بادِ نسیم (ہوائے آکسیجن) کو جذب کر کے باد دخانیہ (ہوائے کاربانک ایسڈ) اور بخاراتِ مائیہ کو مجاری الہوا میں دفع کر دیتا ہے جو تنفس کے ذریعہ بدن سے خارج ہو جاتی ہیں اور یہ ہوائے مضر جو زہریلا قسم کی ہوتی ہے اور تبادلہ مذکور کے اثناء میں جو ایک قسم کی حرارت پیدا ہوتی ہے جسکو حرارت غریزی کہنا مناسب ہے اُس سے خون سرخ ہو جاتا اور نیز ابخرات مائیہ کے خارج ہونے سے خون کا قوام قدرے غلیظ ہو جاتا ہے۔ پس تغیر کیمیاوی کی بعد حرارتِ غریزی اور سرخ خون عروق شعریہ وریدی سے نکلکر عروق شعریہ شریانی میں داخل ہو جاتا ہے چونکہ عروق شعریہ شریانی کے باہم ملنے سے شریان وریدی کی چار شاخیں بنتی ہیں جو ہر دو حصۂ ریہ میں دو دو شاخیں ہوتی ہیں اور بائیں اذن قلب میں ختم ہوتی ہیں اسلئے وہ خون مصفّٰی اور مصلح بائیں اذن قلب میں پہنچکر بائیں بطن قلب میں داخل ہوتا ہے بعد ازاں حسب دستور بالا دوران خون شریانی شروع ہوتا ہے لیکن دورانِ خون شریانی کی ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہے۔ اور دوران کے ختم ہونے پر جب وریدوں میں داخل ہوتا ہے تو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور دورانِ خون ریہ کی ابتدا صورت میں خون سیاہ ہوتا ہے اور دوران کی آخر حالت میں تغیر کیمیاوی کے باعث سرخ رنگ ہو جاتا ہے یعنے ہر دونوں دوران مذکورہ بالا میں خون کی کیفیت بالعکس ہوتی ہے۔

سوم دورانِ خون کبدی (پورٹل سرکولیشن) یعنے دورانِ خون ورید بواب کبد کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور ورید بواب کی بناوٹ معدہ۔ امعا

اور طحال کی وریدوں کی شمولیت سے ہوتی
ہے اور ورید مذکور جگر کے آڑے شگاف میں
جا کر دو شاخیں ہو جاتی ہے ایک شاخ
جگر کے داہنی اور دوسری جگر کے بائیں
مضغہ میں جا کر بہت سی باریک شاخوں میں
منقسم ہو جاتی ہے۔ بعدہٗ ان جگر کی عروق
شعریہ کے جمع ہونے سے ورید کبد
(ہیپاٹک وین) مترتب ہو کر ورید اجوف سفلی
میں آخر ہوتی ہے۔ پس وریدی سلسلہ کی مطابق
رطوبت مائیہ اور کیلوس معدی و معوی جس میں
شکر اور نشاستہ کی آمیزش پائی جاتی ہے
اور یہ شکر و نشاستہ غذا کے طور پر کھایا
جاوے یا لعاب دہن کی آمیزش سے معدہ میں
پیدا ہوا اور نیز اعضائے ثلثہ کا وریدی خون
ورید بواب کے ذریعہ جگر میں جاتا ہی تاکہ
سفیدی بیضہ۔ شکر اور نشاستہ وغیرہ
اجزا جو معدہ امعا میں پوری طور سے
ہضم نہیں ہوتے جگر کے فعل سے ہضم کامل
حاصل کریں تاکہ شکر وغیرہ اجزا خون میں شامل
ہونے کے قابل پائے جاویں پس اس کو تصدیق
امر کے لئے عمدہ ثبوت یہ ہے کہ اگر شکر

حیوان کی ورید بواب سے خون لیکر یا نبات سفید
خارجی کو ذراقہ زیر جلد کے ذریعہ ورید وداجین
میں داخل کریں جس سے خاص دماغی اور چہرہ کا
وریدی خون قلب میں آتا ہے اور جگر سے
کچھ بھی تعلق نہیں رکھتا تو سفیدی بیضہ اور
نبات سفید خارجی غیر منہضم کبدی فوراً بول
کی راہ خارج ہو جاتا ہے اور خون میں ہرگز
نہیں رہتا۔ اگر نبات سفید خارجی کو ذراقہ زیر جلد
کے ذریعہ ورید بواب میں داخل کیا جاوے
تو ہضم کبدی کے سبب خون میں داخل
ہو جاتا ہے اور پیشاب کے راہ ہرگز خارج
نہیں ہوتا اور نیز یا گولہ نبات سفید و نشاستہ
منہضمہ کبدی جسکو گلوکوس کہتے ہیں
ورید الوداجین میں داخل کیا جاوے تو
پیشاب کی راہ خارج نہیں ہوتا اور برابر
خون میں رہتا ہے۔ پس اس امتحان سے
صاف پایا جاتا ہے کہ گلوکوس خون میں برابر
موجود ہوتا ہے اور نبات سفید خارجی غیر منہضمہ
کبدی قابل قبولیت خون کے نہیں ہوتی
جب گلوکوس مذکور ہیمیٹرہ میں جاتا ہے تو
باد نسیم کی ملاقات سے کیمیاوی تغیر کے

باعث فور اُبل جاتا ہے جس سے بادِ دخانیہ اور رطوبتِ مائیہ ریہ میں پیدا ہوتی ہے اور نیز اس سے حرارت غریزیہ کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے سرخ خون میں گرمی بہ نسبت سیاہ خون کے زیادہ پائی جاتی ہے۔ **نکتہ پنجم محرکات دورانِ خون** محرک حرکت

دورانِ خون کا معلوم کرنا ضروری ہے اور یہ چند وجہ پر ہے۔ **اول** سب سے عمدہ وجہ دل کی انقباضی حرکت ہے جس سے خون قلب سے نکلکر شریان میں جاتا ہے دوم۔ عضلاتِ شرایین کی حرکت انقباضی اور غشائے شرایین کی حرکت جو مثل ربڑ کے ہے اور حرکت کے صدمہ سے انبساط کی صورت میں خون آتا ہے اور اثر حرکت انقباضی قلب کے زائل ہونے سے عضلات مذکورہ منقبض ہو جاتی ہیں۔ پس انبساط کی حالت میں خون آجاتا ہے اور انقباض کے موقع پر خون روان ہو جاتا ہے سوم۔ جب حرکاتِ بدنیہ کیوقت جسم کے عضلات حرکت کرتے ہیں تو انقباض عضلات کی صورت میں عروق پر دباؤ پہنچتا ہے جس سے خون کی رفتار شروع ہو جاتی ہے لیکن اس قسم کی حرکت کا اثر وریدوں پر زیادہ تر ہوتا ہے جس سے تمام بدن کا خون وریدی قلب کیطرف بسرعت جاتا ہے چہارم۔ پھیپھڑہ کی حرکت جب استنشاق تنفس کی صورت میں پھیپھڑہ پھیلتا ہے تو دورانِ خون پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی جسم وسیع خالی کیا جاتا ہے تو امتناع خلا کی ضرورت پر وہ جسم ہوا یا پانی سے بھر جاتا ہے اسیطرح انبساطیہ کی صورت میں پھیپھڑہ خارجی ہوا اور خون سے پر ہو جاتا ہے۔ اور انقباض کیوقت ہوا اور خون مدخولہ باہر نکل جاتا ہے پنجم۔ اعضائے بدن کی قوت جاذبہ کیونکہ جملہ اعضائے بدن اپنی غذا کو خون موجودہ عروق سے حاصل کرتے ہیں اور جس قدر اعضا میں بغرض تغذیہ خون منجذب ہوتا ہے اسیقدر دوسرا خون آجاتا ہے تاکہ عروق میں صورت خلا کی لازم نہ آوے۔ پس امور خمسہ مذکورۃ الصدر دورانِ خون کے معاون ہیں جس سے

تادم زیست دوران خون کا سلسلہ قائم رہتا ہے

نکتہ ششم جہت واحد میں خون کا جاری ہونا

یعنی بائیں بطن قلب کے انقباض کی صورت میں شریانی خون شریان عظیم اورطہ میں جاتا ہے اور پھیپھڑہ میں واپس نہیں ہوتا یا جگر اور سر کا وریدی خون دائیں بطن قلب میں جاتا ہے نہ انقباض کی صورتمیں سر اور جگر کیطرف واپس لوٹتا ہے پس اس انتظام کے لئے حکیم حقیقی نے دل کے منافذ اور دروازہ پر گیارہ جھلیاں اس طور پر پیدا کی ہیں کہ بائیں بطن قلب کے منفذ پر دو غشا شکل باب کے قائم کئے ہیں تا کہ خون کی روانگی بائیں اذن قلب سے بطن مذکور میں پائی جاوے اور دائیں بطن قلب کے منفذ پر تین غشا شکل باب کے قائم ہیں جسکی راہ سر اور کبد سے خون دائیں اذن قلب میں داخل ہوتا ہے اور شریان عظیم اورطہ پر تین غشا قائم ہیں جو بائیں بطن قلب سے پیدا ہوتی ہیں اور ورید شریانی پر تین غشا قائم ہیں جو دل سے نکلکا پھیپھڑہ میں جاتی ہے پس انہیں اغشیہ کے ذریعہ سے خون کی رفتار حسب عادت جاری ہے اور پھر خون واپس نہیں لوٹتا۔ کیونکہ اغشیہ مذکورہ دروازہ کے طور پر منفذ پہ لگی ہوئی ہیں۔ اور جب دل میں خون آتا ہے تو کواڑ مذکورہ کھل جاتے ہیں اور دل سے خون کے خارج ہونیکی حالت بند ہو جاتے ہیں تا کہ خون واپس جاوے مثلاً جب بائیں اذن قلب سے بطن مذکور میں خون جاتا ہے تو دونوں غشائی کواڑ کھل جاتے ہیں اور بطن مذکور کی حرکت انقباضی میں بند ہو جاتے ہیں تا کہ خون کی رفتار شریان اورطہ میں پائی جاوے بعد ازاں شریان اورطہ کے تینوں غشائی کواڑ بند ہو جاتے ہیں تا کہ انبساط بطن کی صورت میں موجودہ خون اورطہ واپس نہ آجاوے پس باطن اور خارج کیطرف مختلف ترتیب میں کواڑوں کا کھلنا حسب منشائے حکیم علی الاطلاق کے پایا جاتا ہے اس میں انسان ناقص البنیاد کی عقل نہیں پہنچ سکتی۔ اور اسیطور پر وریدوں میں بھی کواڑ پائی جاتی ہیں

خصوصاً ہاتھ اور پاؤں کے وریدوں میں
بکثرت ہوتے ہیں تاکہ خون وریدی جو موجود
کیحالت میں پیچھے کو واپس لوٹ جاوے
خصوصاً جب حرکت بدنیہ کی صورت میں
عضلاتی دباؤ خون پر پڑتا ہے اور دوران
کے اثناء میں خون موجودہ کے سامنے
کواڑ کھلتے جاتے ہیں اور پیچھے کواڑ بند
ہوتے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے دباؤ
کے وقت خون کی رفتار آگے کو ہوتی
ہے نہ پیچھے کو یہی سلسلہ تا حین حیات
قایم رہتا ہے **نکتہ ہفتم اجزائے**
خون۔ جب مینڈک وغیرہ لطیف الجلد
حیوان کے ایک پاؤں کو مستوی السطح پتھر
پر رکھکر خوردبین سے دیکھا جاتا ہے تو اُنہیں
رطوبت خون (لائکر سان گونس) اور سُرخ
و سفید نقاط بکثرت دیکھے جاتے ہیں۔
جب بدن سے خون نکالکر کسی برتن میں
جمع کیا جاوے تو اُس میں سُرخ اور سفید
نقاط بخوبی نمایاں ہوتے ہیں اور نیز نقاط
کیلوس کے اجسام خورد (لمف کیپسل) پائے
جاتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد اس میں
غلیظ تہ اور کناروں پر آب خون علیحدہ ہو جاتا
ہے اور منجمد صورت میں تہ غلیظ مثل غشائے اور
آبہ کو مثل جلد منقوع کے پانی میں حرکت کرتی
ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور زیادہ تماسک
کیوجہ سے تہ غلیظ مثل سابق کی مقدار میں
کم بھی ہو جاتی ہے اور انجماد کے بعد جو پانی
خون سے جدا ہوتا ہے اس کی صورت سطح
یہ ہے کہ خون وریدی کے خارج ہونے
مادہ لزج از فائبرن بصورت جال کے ریشہ
ریشہ ہو جاتا ہے۔ اور خون کے جملہ نقاط کو
اپنے میں جذب کر لیتا ہے اور نرم لوتھڑا
بنجاتا ہے۔ جب سرد ہوا سے ریشوں میں
تماسک لاحق ہوتا ہے تو نقاط مذکورہ پر
دباؤ کے زیادہ پہنچنے سے انکا موجود فی الجوف
خالص پانی مائیت الکیفیت خارج ہو جاتا
ہے اور اس پانی میں مادہ لزج کی عدم
موجودگی کا باعث سیرم (خالص پانی)
اور موقعی خون کی مائیت کو جس میں مادہ
لزج موجود ہے لائکر سان گونس (رطوبت
مائیہ) کہتے ہیں۔ اصل میں خون ایک صاف
زردی مائل سیال شئے ہے مگر جسم سے

باہر نکلتے ہی پانچ منٹ میں منجمد ہو جاتا
ہے اور سرخ کیسوں کی کثرت سے شرائین
میں گہرا سرخ اور وریدوں میں سیاہی مائل
نظر آتا ہے اور مجمل طور پر بلا عدسہ خون سے
سرخ سفید کیسے چربی اور چند باریک سیاہ
نقاط کی مانند دکھائی دیتی ہیں اور
سرخ کیسے مدور اور مجوف ہوتے ہیں جس میں
سرخ سیال فولادی چیز بھری رہتی ہے
اور بحالت صحت ۵۰۰ سرخ کیسے میں صرف
ایک سفید کیسہ لشبکل بیضاوی ہوتا ہے
مگر غذا کھانے کے بعد کچھ دیر تک
ایام حمل ادھیڑ عمر اور عظم الطحال وغیرہ
میں سفید کیسوں کی کثرت پائی جاتی ہے
اگر حالت صحت میں کیمیاوی طور پر
خون کی تفریق کیجاوے تو فی ہزار تولہ
خون میں ۷۸۴ تولہ پانی ہوتا ہے جس میں
فیصدی تولہ بادنسیم (آکسیجن) ۱۹ تولہ
۲ ماشہ ۳ سرخ ۱ چاول اور ۵ خشخاش یعنے
دو عشر یکتولہ ۔ باد خانیہ (کاربانک ایسڈ)
۱۵ تولہ ۱۰ ماشہ ۶ سرخ ۳ چاول ۱/۲ خشخاش
یعنے ۹ عشر یک تولہ ۔ باد ملوحیہ (نائیٹروجن)

۷ تولہ ۱ ماشہ ۱ سرخ ۲ چاول ۱۰ خشخاش
یعنے ایک عشر تولہ کا ۔ باد شورجب
(نائیٹروجن) ۱۷ تولہ ۴ ماشہ ۶ سرخ ۳ چاول
۱ خشخاش ۔ یعنے ۴ عشر یکتولہ پائی جاتی
ہیں ۔ اور فی ہزار تولہ خون میں سرخ کیسے
خون کے ۱۳۱ تولہ اور مادہ لزجہ (فائبرن)
۲ تولہ ۲ ماشہ ۳ سرخ ۱ چاول ۵ خشخاش
یعنے خمس یکتولہ ۔ اور سفیدی بیضہ (البیومن)
۷۰ تولہ ۱ ماشہ ۱ سرخ ۳ چاول ۶ خشخاش
اور چربی ایک تولہ ۲ ماشہ یعنی قدر کم
ربع تولہ جس میں مارگرین ۔ اولین سیرولین
کولیسٹرین اور فاسفورس کی آمیزش ہوتی
ہے اور معدنیات و نباتات سے جو اغذیہ
کے ذریعہ سے خون میں داخل ہوتی ہیں
ہزار تولہ خون میں نمک (کلورائیڈ اف سوڈا)
۴ تولہ ۷ ماشہ ۱ سرخ ۴ چاول ۶ خشخاش
یعنے ۶ عشر ایک تولہ کا پایا جاتا ہے ۔ اور
کلورائیڈ اف پوٹاسیم ۴ ماشہ ۳ سرخ ۴ چاول
اور ۴ خشخاش یعنی ۳۶ حصہ از صد حصہ یکتولہ
اور سوڈا فاسفیٹ ۲ ماشہ ۳ سرخ ۱ چاول اور
۵ خشخاش یعنے ۲ عشر یکتولہ کا ۔ اور سوڈا الکلائن

۱۰ ماشہ ۵ چاول اور ایک خشخاش یعنے ۴۸ حصّہ
از صد حصّہ یکتولہ - اور سلفیٹ آف سوڈا ۴ ماشہ
۳ سرخ ۶ چاول اور ۱/۲ خشخاش یعنے ۶۲ حصّہ
از صد حصّہ یکتولہ - اور فاسفیٹ اف لائم اور
مگنیشیا کی مقدار ۱۰۰ تولہ میں تین ماشہ یعنے
۲۵ حصّہ از صد حصّہ یکتولہ ہوتی ہے اگر
اس سے زیادہ ہو تو سنگ گردہ اور سنگ مثانہ
پیدا ہو جاتا ہے - اور اوکسائیڈ اف ایرن
و فاسفیٹ اف ایرن کی مقدار ۲ سرخ ۱ چاول
۱/۲ خشخاش یعنے ۵ حصّہ از صد حصّہ

یکتولہ ہوتی ہے اور یہ جملہ مذکورۃ الصدر
اجزا خون کی اصل ترکیب میں پائے
جاتے ہیں اور علاوہ انہیں جرک
صفرا - باد خانیہ یا ہوائے امونیا
وغیرہ اجزائے فضلیہ جو حس میں
نہیں آتے فضلہ کے طور پر خون میں
بقدر ۵ تولہ ۶ ماشہ پائے جاتے ہیں
زیادہ وضاحت کے لیے ایک نقشہ
ذیل میں دیا جاتا ہے تاکہ مذکورۃ الصدر
امور کی بخوبی سمجھ آجائے -

نقشہ اجزائے الدم

نام اجزا	خشخاش	چاول	رتی	ماشہ	تولہ
پانی	٠	٠	٠	٠	۷۵۴
سفیدی بیضہ	۶	۴	۱	۱	۲۰
مادہ لزجہ	۵	۱	۳	۳	۲
وائٹ خون	٠	٠	٠	٠	۱۳۱
چربی	٠	٠	٠	۳	۱
نمک	۶	۴	۱	۷	۳
کلورائیڈ اف پوٹاشیم	۳	۴	۲	۴	٠
سوڈا فاسفیٹ	۵	۱	۳	۲	٠

نام اجزا	خشخاش	چاول	رتی	ماشہ	تولہ
سوڈا کاربناس	۱	۵	۰	۱۰	۰
سلفیٹ اف سوڈا	½	۷	۲	۳	۰
مگنیشیا	۰	۰	۰	۳	۰
فاسفیٹ اف لائیم	۰	۰	۰	۳	۰
اکسائیڈ اف آئرن	۳ ۱/۵	۶	۴	۰	۰
فاسفیٹ اف آئرن	۳ ۱/۵	۶	۴	۰	
فضلات	۰	۰	۰	۶	۵
میزان کل	۱ ۳/۴	۲	۱	۱۱	۹۹

دیگر نقشہ اجزاء الدم

نام اجزا	خشخاش	چاول	رتی	ماشہ	تولہ
بادوخانیہ	۱½	۳	۶	۱۰	۵۱
ہائیڈروجن	۶½	۴	۱	۱	۷
نائیٹروجن	۱½	۳	۶	۴	۱۷
اوکسیجن	۵	۱	۳	۲	۱۹
راکھ	۱½	۳	۶	۴	۴
میزان کل	۰	۰	۰	۰	۱۰۰

اور اکثر یہ فضلات جگر گردہ پھیپھڑہ کے ذریعہ بدن سے خارج ہوتے ہیں مگر خون نکالکر کسی ظرف میں آگ کے ذریعہ پانی کو خشک کیا جاوے تو اسکے ۱۰۰ تولہ میں بادوخانیہ ۵۱ تولہ ۱۰ ماشہ ۶ سرخ ۳ چاول اور ۱½ خشخاش پائی جاتی ہیں یعنے

۵۱ تولہ اور ۹ عشر عشیر تولہ پائی جاتی ہیں
اور مادہ ملوجیہ (مانڈا وجن) ۷ تولہ ۱۱ عشر
عشیر ۲ چاول ۲ خشخاش یعنے ایک عشر عشیر تولہ
اور مادہ تنوجیہ (نائیٹروجن) ۱ تولہ ۱ ماشہ ۵ رتی ۲ چاول
اور ۳ خشخاش یعنی ۲ عشر عشیر تولہ اور پوٹاسیم (کیلشیم)
۱۹ تولہ ۱ ماشہ ۷ رتی ۱ چاول ۵ خشخاش یعنی ۶ عشر عشیر تولہ
اور فاسفورس (فاسفس) ۱ تولہ ۱ ماشہ ۳ رتی ۳ چاول اور ۳ خشخاش
یعنے ۷۹ عشر عشیر تولہ ہوتی ہے اور یہ مرکب اجزاء کے
ملحیہ اور نمکیات کے ہیں مثلاً کلورائیڈ
اف سوڈیم۔ کلورائیڈ اف پوٹاسیم۔ فاسفیٹ
اف سوڈا۔ کاربونیٹ اف سوڈا۔ سلفیٹ
اف سوڈا۔ فاسفیٹ اف لائیم اور میگنیشیا وغیرہ
جن کے باعث خون کے خشک ہو جانے
سے راکھ کی صورت میں پائے جاتی ہیں
اگر تازہ خون کو کسی برتن میں رکھ کر دو
منٹ کے بعد اور انجماد سے پہلے کسی
چوب خشک سے زور جلد جلد ہلایا جاوے
تو خون سے مادہ لزجہ جدا ہو کر لکڑی پر جم جاتا
ہے۔ اگر تازہ خون کو کسی ظرف مختلف السطح
باطن میں ڈالا جاوے تو مقامات خشنہ کے
ارتفاع نکلے ہوئے نقاط کے طور پہ مادہ لزجہ

جما ہوا نظر آتا ہے اور اسی طرح پر انسان کے
بدن میں مجری الدم کے خشنہ مقام پر
جم جاتا ہے۔ مثلاً دل کا اندرونی حجاب
جو خشونت دار ہے اور جسم کی صورتیں خشونت
کی زیادتی پائی جاتی ہے جس سے مادہ لزجہ
کے انجماد کا احتمال زیادہ پایا جاتا ہے
اور قلیل برودت سے بھی خون میں سے
مادہ لزجہ منجمد ہو جاتا ہے جب مرض ہیضہ میں
میں قوت اور حرارت غریزیہ کے کم ہو جانے
سے حرارت کا درجہ ۹۵ یا ۹۶ درجہ پہ ہو جاتا
ہے تو اصل قلب پہ مادہ لزجہ کے جم جانے
سے مریض ہیضہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر
کسی عضو مخصوصہ کا دوران خون رسی سے
بند کیا جاوے تو یا خود شریان متورم (انیورزم)
ہو جاوے تو بھی مادہ لزجہ جم جاتا ہے۔ خون
شریانی (آرٹیریل بلڈ) سرخ اور خون وریدی
(وینس بلڈ) سیاہی مائل ہوتا ہے اور
حکمائے قدیم کا خیال تھا کہ شریان میں ہوا
(روح) زیادہ اور خون کم ہوتا ہے اس مناسبت
کی وجہ سے اس کا نام شریان (جسم پہ ہوا)
رکھنا موزون سمجھا گیا۔

نکتۂ ہشتم - بدن میں خون کے نہ منجمد ہونے کی تدبیر

اگر تازہ خون میں زیادہ برف ڈالی جاوے تو خون منجمد نہیں ہوتا۔ نیز نمک کی قسم کھار - امونیا اور جملہ قسم کے پٹاس کے داخل کرنے سے خون منجمد نہیں ہوتا۔ پس اصول مذکورہ کے موافق جب بدن میں خون کے جم جانے کا خوف پایا جاوے تو امونیا - سوڈا کاربوناس اور جملہ قسم کی پوٹاس کے زیادہ استعمال سے فائدہ کامل ہوتا ہے۔ خصوصاً امونیا کا استعمال سب سے افضل ہے کیونکہ خون میں جذب ہوتے ہی تمام جسم میں بہت جلد پھیل جاتا ہے اسی فائدہ کے لحاظ پر اس کا استعمال جملہ ادویہ پر مقدم ہے۔ بعد ازاں حسب ضرورت دیگر ادویہ بھی وقتاً فوقتاً استعمال کر سکتے ہیں۔

نکتۂ نہم اجزائے دمویہ کے فوائد - اوّل مادہ لزجہ (فائبرن) کی پیدائش سے خون میں صورت جریان کی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ جب زخم لگجاتا ہے بدن سے خون جاری ہو جاتا ہے تو زخم کے منہ پر مادہ مذکورہ کے جم جانے سے خون کا جریان بند ہو جاتا ہے۔ **دوم** فائدہ مادہ زردی بیضہ (البیومن) خون میں زردی بیضہ کی موجودگی سے مادہ لزجہ غشائی خانہ دار غشائے ریشہ دار ناخن بدن کی جلد اور بدن کے جملہ بال پیدا ہوتے ہیں اور سرخ دانوں کے کیسے بھی پیدا ہوتے ہیں اور اس سے جسم کی پرورش بخوبی ہوتی ہے اور مادہ مذکورہ کے کم ہونے سے دبلا پن اور نحیف الجثہ کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ **سوم فائدہ سرخ دانہ خون** (ریڈ گلوبیولز) خون میں باد نسیم کا منجذب ہو کر جملہ اعضا میں دورہ کرنا اسی کے باعث ہے۔ اور نیز دماغ اعصاب اور عضلات بدن کی غذا بذات خود ہوتے ہیں **چہارم فائدہ چربی** کے جل جانے سے جسم کی حرارت غریزی قائم رہتی ہے اور رطوبت کی اعانت سے جملہ اعضائے بدن میں خون کی سرایت بسہولت ہوا کرتی ہے اور خون میں رطوبت کی عدم موجودگی سے غذا کا جذب ہونا غیر ممکن ہے اور رطوبت کی امداد سے بدن میں خون کے کیسے پیدا ہوتے

ہیں کیونکہ خون کے دانوں کی پیدائش بہ
خاص چربی سے ہے پس دسومت دمویہ سے
کیسے دل کا پیدا ہونا بطریق اولیٰ قیاس کیا
جاتا ہے جیسا کہ زردی بیضہ مرغ کی دسومت
سے بچہ مرغ میں خون کے کیسے پیدا ہو کر
اعضائے حیوانی کے تکوین میں زیادہ تر معین
ہوتی ہیں اسی طرح جب کہ مرض سل اور حمی دق
وغیرہ امراض میں کہ قوت اور یابسہ میں
بدن ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے تو روغن
جگر ماہی وغیرہ از قسم دسومات کی استعمال
سے فائدہ کثیر ہوتا ہے کیونکہ ان سے خون کے
کیسے از سر نو پیدا ہو کر عوض معاوضہ بدل
ما یتحلل کا ہوتے ہیں اور نیز اشیاء
دسمیہ چربی۔ نشاستہ۔ اراروٹ
اور آب مطبوخ برنج وغیرہ شیرینی اور
لعابدار چیزوں کے زیادہ استعمال سے
بدن میں چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ترب
صفاق اور عضلات پر بھی چربی کی تہ
زیادہ جمتی ہے۔ اس قسم کی چربی کو انگریزی
زبان میں اڈیپوس ٹشو (غشائے شحمیہ)
کہتے ہیں اور اس قسم کی چربی میں مادہ لزجہ
(فائبرن) کے ریشے بکثرت پائے جاتے
ہیں جس سے اعضاء بصورت غشا کی پیدا
ہو جاتی ہے اور دسومت کی کثرت سے آدمی فربہ
تو بھی ہیکل و تنومند معلوم ہوتا ہے جب اشیائے شحمیہ
مواد ات شحم کے کم کھانے سے بدن میں
چربی کم پیدا ہوتی ہے یا امراض کی صورت
میں بدن لاغر ہو جاتا ہے تو دسومت دمویہ
جو حاجت بدنی سے خون میں زائد ہوتی ہے
تین طریق پر خون سے خارج ہوتی ہے اول
بدن کے عضلات اور پردہ ترب
پر جمع رہتی ہے۔ دوم مولد شحم غدود
کے ذریعہ بدن سے خارج ہوتی ہے سوم
بچہ کو دودھ پلانے کی صورت میں شیر کے
ہمراہ خارج ہوتی ہے **فائدہ پنجم**

خون میں کھلی اور نمکین اجزا

کا۔ اجزاء مذکورہ کی موجودگی سے خون
متعفن نہیں ہوتا علاوہ ازیں بعض اعضا
کی غذا میں داخل ہیں مثلاً ہڈیاں فاسفیٹ
آف لائم کی محتاج الیہ ہیں اور عضلات پوٹاشیم
کی قسم کی اور گردہ نمک کی خواہش کرتے ہیں
اور نیز اجزاء مذکورہ کی وجہ سے خون غدود

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

(دیکھو رسالہ بابت ماہ اپریل ۱۸۹۹ء نمبر ۴ جلد ۲)

بقیہ الاٹیریم

شناخت۔ ہلکے خم کھائے ہوئے غیر شفاف ٹھکری ہوتے ہیں۔ دبانے سے جلد ٹوٹ جاتے ہیں اور ایک لائین سعتی رنگت میں زرد مائل سبزی اور ٹوٹی ہوئی سطح پر باریک دانے نظر آتے ہیں ذائقہ میں تیز تلخ اور خراشدار ہے۔

فوائد۔ نہایت عمدہ تیز اور سخت جلاب ہے جسکے کھانے سے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے اور زیادہ مقدار میں تیز زہر ہے جسکے کھانے سے معدے اور انتڑیوں میں ورم ہو جاتا ہے

استعمال۔ مرض استسقا اور دماغ کے امراض میں یہ دوا نہایت مفید ہے اگر شروع استسقا اور مرض البیوسنویا میں اسکو دیا جاوے تو از بس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**

لائکوار امونی اسی ٹی ٹس ۹ ڈرام۔ اسپرٹ ایتھر س آف ایتھر ۴ ڈرام۔ ایلاٹیریم ایک گرین شربت زنجبیل ۲ ڈرام سکو ملا کر بقدر ۲ ڈرام ایک اونس پانی میں ملا کر دو دو گھنٹہ کے بعد دیتے جاویں تا کہ دست بخوبی کھل کر آجاویں **دیگر مجرب**۔ ایلاٹیریم ایک گرین دیسیجی ٹیلس خولیا ۴ گرین آب جنطیانہ ۱۲ گرین سکو ملا کر ۲ حبوب بناویں اور بوقت شب ایک حب کھانیکو دیں اس سے پانی کیطرح کھل کر دست آتے ہیں اکثر مرض استسقا کو فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب**

الاٹیریم ۱ گرین سفوف مرچ سرخ ۹ گرین کیلومل ۱۲ گرین۔ آب بنج البنج ۱۸ گرین سکو ملا کر ۱۲ حبوب بناویں اور بوقت صبح دو حبوب ہمراہ آب گرم کھلاویں اگر مسہل کی تاثیر کو تیز کرنا منظور ہو تو ایلاٹیریم ۳ یا ۴ گرین کریں۔ اعد نزول الماء فی الصدر کے مرض میں بھی از بس مفید ہے اور قبض شدید میں بھی اسکو استعمال کرتے ہیں۔ اکثر اس سے قے اور پیچش پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کیلومل یا سفوف زنجبیل یا مرچ سرخ کی ہمراہ حبوب بنا کر استعمال کیا جاوے تو کوئی شکایت ظہور میں نہیں آتی۔ اکسٹراکٹ اف حنظل یا اکسٹراکٹ آف ہن بن (بنج البنج) وغیرہ کے ساتھ گولی بنا کر کھلانے سے بھی فائدہ کمال ہوتا ہے

خوراک۔ اگر خالص ایلاٹیریم ہو تو ۱/۱۲ سے

۱/۲ حصہ گرین تک چونکہ آجکل عمدہ اور خالص دستیاب نہیں ہوتا اسلئے نصف سے ایک گرین تک بلکہ زیادہ بھی دیسکتے ہیں **علاج زہر** جوشاندہ کتان بیضہ۔ سپیدۂ گندم پانی میں گھول کر پلاویں پچکاری کریں۔ افیون کھلاویں اور مقام معدہ پر ٹکمید کریں نبض کی کمزوری میں امونیا اور برانڈی کا استعمال کریں اسکو

دوم مرکب ہے **مرکبات اول الائیٹن** جسکو لاٹن میں الائیٹرینیم کہتے ہیں یہ الائیٹرینیم کا جوہر اور موثر جزو ہے جو کلوروفارم میں حل کرکے ایتھر ڈالنے سے تلچھٹ پیدا ہوکر اسکو ایتھر سے دھوتے ہیں اور صاف کرنے کے لئے پھر کلوروفارم میں حل کرکے قلمیں بندھتی ہیں **صفات** چھوٹی چھوٹی بیرنگ منشوری قلمیں ہوتی ہیں اور حرارت دینے سے پگھل جاتی ہیں اور پانی میں حل ہوجاتی ہیں اسپرٹ میں کم اور ذائقہ میں تلخ **فوائد** نہایت عمدہ مسہل و دیرگیر ہے **خوراک** ۱/۱۲ حصہ گرین سے ۱/۲ حصہ گرین تک **مرکب دوم کمپونڈ پوڈر آف الائیٹریم** (مرکب سفوف الائیٹریم) جسکو لاٹن میں پلوس الائیٹرائی کمپازیٹا کہتے ہیں

ترکیب۔ ۱۰ گرین الائیٹریم کو ۹۰ گرین شوگر آف ملک کے ہمراہ خوب باریک کھرل کریں **خوراک**۔ نصف سے ۵ گرین تک اسکی ۱۰ گرین میں ایک گرین الائیٹریم ہے۔

بادام (آمنڈ)

بادام کے دو قسم ہیں۔ ایک بادام شیریں (سویٹ آمنڈ) جسکو لاٹن میں امیگڈیلا ڈلسس کہتے ہیں اور عام ہونیکی وجہ سے اسکے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے اور کشمیر و افغانستان میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور نیز ملک میگا سے آتا ہے۔ طول میں ایک انچ کے قریب اور چوڑائی میں پون انچ شکل میں لمبا ہوتا ہے چھلکا صاف سرخ دارچینی کی رنگت پر ہوتا ہے مغز سفید ذائقہ میں قدرے شیریں ہوتا ہے۔ دوم بادام تلخ (بٹر آمنڈ) جسکو لاٹن میں امیگڈیلا آمارا کہتے ہیں اور یہ شیریں بادام کی صورت پر ہوتا ہے۔ مگر قدرے چھوٹا اور دراز ہوتا ہے اور زیادہ چوڑا ذائقہ میں سخت تلخ ہوتا ہے اس میں ایک جزو ہائیڈروسیانک ایسڈ کی ہے۔ اور گرم پانی سے خاص قسم کی بو

آتی ہے۔ **اجزا**۔ روغن الیبومن شکر
گوند۔ **فوائد**۔ بادام شیرین۔ مغذی
(ڈیمل سنٹ) مسمن (امیولنٹ) ہے
استعمال۔ اعضائے تناسل کی غشائے
بلغمیہ کے امراض میں مرطب کے طور پر استعمال
کرنے سے عمدہ فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ**
معجون۔ جس سے گردہ اور مثانہ کو تقویت
ہوتی ہے۔ اور قوت باہ کو نیز مفید ہے
نسخہ مغز بادام۔ مغز پستہ۔ حب قطم(?)
مغز خیارین۔ سبوس اسپغول۔ مغز خربزہ
ہر ایک ۳ تولہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب السمنہ
خشخاش۔ کنجد سفید۔ مغز فندق۔ مغز
حب القلقل۔ مغز نارجیل۔ شقاقل مصری
بہمنین۔ تال مکھانہ۔ پوست نارنگی ہر ایک
۲ تولہ۔ دارچینی۔ خولنجان۔ تودرین۔
مویز منقی۔ پوست ترنج۔ درونج عقربی۔
تخم زردک ہر ایک ایک تولہ۔ دانہ الائچی
پودینہ۔ مصطگی۔ طباشیر۔ کباب چینی۔
بسباسہ۔ زنجبیل۔ دارفلفل۔ چوب چینی۔
ہر ایک ۶ ماشہ۔ سبکو باریک کرکے چند نبات
سفید میں قوام معجون تیار کریں۔ خوراک

۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال
کریں۔ **دیگر سفوف مسمن**
مغز بادام۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ ثعلب مصری۔ نارجیل
مغز پنبہ دانہ۔ نبات سفید سبکو پیسا ہم الوزن
لیکر بقدر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ تازہ
استعمال کریں۔ **لعوق بادام**
جس سے سرفہ خشونت حلق اور حنجرہ کو از
بس فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ** صمغ عربی۔
کتیرا۔ نشاستہ۔ مغز بادام ہر ایک ۵ درم
مغز کدو۔ مغز تربوزہ۔ مغز خیارین۔ تخم خشخاش
کاہو۔ مغز شفتالو۔ کاکڑا سنگی ہر ایک ۲ درم
سبکو باریک کرکے سہ چند شربت بنفشہ میں
آمیز کریں اور گاہے گاہے استعمال میں لاویں
حریرہ جس سے سدر دوار اور بیخوابی
کو فائدہ ہوتا ہے اور نیز مقوی دماغ ہے۔
نسخہ۔ مغز بادام ۱۵ عدد۔ مغز پنبہ دانہ۔
خشخاش۔ مغز خیارین۔ مغز کدو۔ کاہو۔ تخم کشنیز
ہر ایک ۲ ماشہ۔ نشاستہ۔ روغن زرد ہر ایک ۲ تولہ
اول نشاستہ کو روغن زرد میں بریان کریں
اور دیگر ادویہ آب سبوس گندم میں خوب
گھوٹکر شیرہ نکالیں اور بتدریج نشاستہ بریان(?)

ڈالتے اور ہلاتے جائیں۔ جب قدرے غلیظ
ہو جاوے تو ۳۰ تولہ نبات سے شیریں کرکے
آگ سے نیچے اُتاریں اور دو بیضہ مرغ
کی زردی معہ سفیدی داخل کرکے گرما گرم
پیویں۔

۲ اطریفل مقوی دماغ

جس سے زکام اور آلاتِ صدر کو از بس فائدہ
ہوتا ہے۔ **نسخہ**۔ پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی
پوست بلیلہ آملہ۔ کشنیز خشخاش۔ کاہو۔ ہر ایک
۱۱ تولہ مغز بادام ۴ تولہ۔ دارچینی۔ بادیان ہر ایک
ایک تولہ۔ زردی بیضہ مرغ ۱۲ عدد سبکو باریک
کریں بعد ازاں گلِ بنفشہ۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس
گاؤزبان پرسیاوشان ہر ایک تولہ اسطوخودوس
سنبل الطیب ہر ایک ۹ ماشہ۔ زوفا خشک
عود ہندی ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ولایتی ۲۰ عدد
سپستان ۳۰ عدد۔ انجیر ولایتی ۱۰ عدد۔
مویز منقی ۲ تولہ سبکو سیر بھر پانی میں جوش دیر
جب نصف رہجاوے تو آگ سے نیچے اُتار کر
دستمال کرکے صاف کریں اور کچھ عرصہ تک
رکھیں تاکہ کثافت تہ نشین ہو جاوے بعد ازاں
بالائی شفاف پانی کو نتھار کر نصف سیر نبات
سفید میں قوام بعوت کر بعدہ ادویہ مسحوقہ کو
داخل کرکے بخوبی ملادیں خوراک ایک ایک تولہ صبح
ایک تولہ شام دیں۔ اگر مقامِ کلف پر مغز بادام
تلخ اور سیماب مساوی الوزن لیکر چند روز
تک لگایا جاوے تو فائدہ کمال ہوتا ہے۔ سُرفہ
میں بادام شیریں کا کھانا از بس فائدہ مند ہے
اور اکثر موقع استعمال پہ بادام کا چھلکا اُتارا
جاتا ہے جس کا آسان طریق یہ ہی کہ پانی میں
کاربونیٹ آف پوٹاس حل کرکے بادام کو کچھ
عرصہ تک بھگو دیں بعد ازاں پوست اُتاریں
بے مشقت چھلکا اُتر آتا ہے۔ اور اس کے
چند مرکب ہیں۔ **مرکب اوّل روغن
بادام** (آئیل آف آمنڈ) جسکو لاٹن میں
اولیم امگڈلی کہتے ہیں **ترکیب** انگریزی
کارخانوں میں کلوں کے فشار سے روغن نکالا
جاتا ہے مگر دیسی طریقہ کشید یہ ہے کہ مغز بادام
کا بالائی چھلکا حسب دستور اُتار کر بخوبی کوٹ کر
باریک کریں اور قدرے نبات داخل کرکے تانبہ
کی رکابی میں کوئلونکی آگ پر ذرہ سی ٹیڑھی کرکے
رکھیں اور قدرے پانی بھی چھڑکیں اور گرم ہونے
کی حالت میں بخوبی دستمال کریں تاکہ روغن
علیحدہ ہو کر تھال کی جھکی طرف جمع ہو جاوے۔

شناخت۔ قدرے زرد رنگ ہوتا ہے جس میں سے بادام کی سی بو آتی ہے۔ ذائقہ میں قدرے پھیکا ہوتا ہے۔ **فوائد** مرطب بدن اور غذائیت بخش ہے۔ اور اعضائے تناسل کی غشائے مخاطیہ کو ملائم کرنیوالا ہے۔ کھانسی امراض حلق وغیرہ صدری امراض میں دیا کرتے ہیں کان میں اس کے ٹپکانے سے درد گوش کو فائدہ ہوتا ہے۔ مرض گردہ میں اسکے کھانے سے سنگریزہ پھسل کر مثانہ میں آجاتا ہے۔ اور جسم پر پالش کے طور پر بھی مستعمل ہے۔ اگر زن حاملہ شروع ماہ نو سے ایام ولادت تک بقدر ۲ درم کھایا کرے تو بچہ بکمال سہولت پیدا ہوتا ہے۔ صابون مراہم کے بنانے میں بھی کام آتا ہے **خوراک** ۱ سے ۴ ڈرام تک۔

مرکب دوم کمپونڈ پوڈر اف آمنڈ (سفوف مرکب بادام) جسکو لاطینی میں پلوس اِمِگ ڈلی کمپازیٹس کہتے ہیں

ترکیب آٹھ آونس بادام شیریں کو کچھ عرصہ تک گرم پانی میں بھگو دیں بعد ازاں کپڑے کے ذریعہ سے چھلکے کو اتاریں اور ہاون دستہ میں کوٹکر باریک کریں پھر ۴ آونس چینی اور ایک آونس صمغ عربی کو باریک کرکے داخل کریں اور دوبارہ کوٹیں تاکہ سب کے سب اجزا ایک ذات ہوجاویں **خوراک** ایک سے ۲ ڈرام تک

مرکب سوم آمنڈ مکسچر جسکو لاطینی میں مسچورا اِمِگ ڈلی کہتے ہیں۔

ترکیب ڈھائی آونس سفوف مرکب بادام میں قدرے آب مقطر ملا کر لئی کے طور پر بنا دیں بعد ازاں ڈھائی پاؤ پانی اور داخل کرکے کپڑے سے صاف کریں **فوائد** مرطب اور مسہل ہے **خوراک** ایک سے ۲ آونس تک **انتباہ** ـ

تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بادام تلخ میں اور چیزوں کے علاوہ ایک قسم کا روغن لطیف ہوتا ہے۔ جو تقطیر کرنے سے حاصل ہوتا ہے اس میں فیصدی ۴ سے لیکر ۱۲ تک ہائیڈروسیانک ایسڈ ہوتا ہے اور ایسی سخت زہر ہے کہ جس کا ایک قطرہ بھی انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور زود اثر ہونے کی وجہ سے علاج کی مہلت بھی نہیں ملتی۔ اور اثر زہر کی صورت میں پسینہ سرد آتا ہے۔ آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے پیشاب یا پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ آخر کار مریض بہت جلد راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ مگر ڈائلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ (آب آمیز تیزاب ہائیڈروسیانک) کو ۳ سے ۵ قطرہ تک معدہ و امعا کی عصبی درد شکنجی مروڑ (کھو کھر کھانسی) میں دینے سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ قے بھی اس سے رک جاتی ہے اور بھی اسکے کئی ایک فوائد ہیں جو اسکی ذیل میں درج کئے جاوینگے۔ **نسخہ ڈائلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ** جسکو لاطینی میں ایسڈم ہائیڈروسیانکم ڈائی لیوٹم (تیزاب ہائیڈروسیانک ملا ہوا) کہتے ہیں

اور پیروسک اسڈ کے نام سے بھی مشہور ہے

ترکیب سوا دو آونس فرو سائنائڈ آف پوٹاسیم کو دس آونس آب مقطر میں حل کریں۔ بعد ازاں ایک آونس تیزاب گندھک میں ۲ آونس آب مقطر ملا کر سرد کر کے داخل کریں اور شیشہ یا چینی کے موضوع قرع انبیق میں بھر دیں۔ ازاں بعد بیکر میں ۸ آونس آب مقطر داخل کر کے سرد کریں بعد نال کے ذریعہ جوڑ کر دھیمی آنچ پر ۱۰ آونس کشید کریں اور اسمیں ۳ آونس اور آب مقطر ملا دیں یا اتنا پانی ملا دیں کہ سو حصہ میں دو حصہ تیزاب آجاوے۔

شناخت۔ یہ عرق بیرنگ اور خاص قسم کا بودار ہوتا ہے۔ اگر اس میں نیلے رنگ کا کاغذ ڈبویا جاوے تو نہایت خفیف سرخ رنگ ہوجاتا ہے۔ اور تھوڑی عرصہ تک رہتا ہے اور اگر اسمیں ذرہ سا سلفٹ اور پر سلفٹ آف آیرن کا عرق ملا کر داخل کریں اور پھر ذرہ سا پوٹاس ڈالکر آخر کو ہائیڈرو کلورک اسڈ ملا دیں تو وہ خوبصورت نیلا رنگ ہوجاتا ہے۔ وزن مثبتا سب ۹۹ ر۰۔ کلورائڈ اف بیریم کے ملانے سے کوئی تہ نشین نہیں بنتا لیکن کاسٹک نقرہ کے ملانے سے سفید تہ نشین ہوجاتا ہے اور کھولتا ہوا تیزاب شورہ کے ملانے سے حل ہو جاتا ہے **طاقت** ڈائلیوٹ ہائیڈروسیانک اسڈ کے سو حصہ میں صرف دو حصہ خالص تیزاب ہوتا ہے **فوائد** نہایت عمدہ سریع الاثر مخدر اور دافع تشنج ہے جسکو دفع قے

کے لئے دیا کرتے ہیں۔ خصوصاً جس میں صفرا ترشح خارج ہو **نسخہ** ۵ بوند ڈائلیوٹ ہائیڈروسیانک ۳۰ گرین۔ بائی کاربونٹ اف سوڈیم کو پانی میں حل کر کے پلاویں۔ اگر قے اور اسہال دونوں جاری ہوں تو یہ مرکب بنا کر دیں (باقی دارد)

رجسٹری ایل نمبر ۱۰

تکمیل الحکمۃ

۱۳۱۵ھ

جلد ۲	بابت ماہ نومبر ۱۸۹۹ع	نمبر ۱۱

تکمیل الحکمۃ کی اغراض و قواعد

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہہ ہیں حفظ ما تقدم یعنی تشریح افعال الاعضاء حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا۔ متعلق صحت تحقیقات جدیدہ حکمیہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ صحت صفائی و [illegible] الامراض و طریق علاج انگریزی حکما و [illegible] کے تجربے [illegible] حکمت کی انتخاب قدیم و جدید طب پہ مدلل بحث۔

قیمت رسالہ ھذا

علاوہ محصول خریدار

بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ

[illegible]

مع محصول [illegible]

روسا و سرکار سے [illegible]

میعاد پیشگی ڈیڑھ ماہ اسکے بعد [illegible]

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کی اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب نام کا رسالہ بند کرینگے یا قیمت واجب الادا بھی بھیجیں خط و کتابت تمام زبدۃ الحکماء حکیم احمد علی خان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی [illegible] پتہ سے ہو منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر [illegible] زیادہ دفعہ کے لئے رعایت

حفظ صحت کی بےنظیر [illegible]

مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا و [illegible] کالج لاہور جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید [illegible] شاہ صاحب لیکچرر [illegible] سرجن [illegible] کالج لاہور جناب [illegible] حکیم حاذق زبدۃ الحکماء مولوی فاضل منشی فاضل حکیم

مولوی غلام مصطفےٰ صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور و دیگر اطباء و حکما

معمول احمدیہ یہہ مکمل جراحی کی کتاب [illegible] جس میں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخہ جات بہایت سلیس عبارت میں [illegible] اس سے تمام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور حاذق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible] حصہ سوم [illegible] کل معہ محصول [illegible]

[illegible] حیات [illegible] قوی الاعضا [illegible] جسمانی صحت [illegible] مفید ہے حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں شایع ہوئی قیمت [illegible]

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا ذریعہ قوی الاثر جواہر اور [illegible] کا دستور العمل [illegible] ہرتال سم الفار وغیرہ کو کشتہ کرنے کی ترکیب [illegible] تصویر قوت باہ و دیگر امراض مردان و زنان اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند

اور ناجی گرمی ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدرہا الذاتی ذاتی تجربے بکثرت تحریر ہوئے ہیں شعبدات و طلسمات بھی ہیں - انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بتائے ہیں غرض ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکے ہونے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے قیمت ۱۲ آنہ

تکمیل البحرین حصہ اول یہہ کتاب طب انگریزی و یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جنسے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق قارورہ و نبض ہیں تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح الاعضا اسباب مرض علامات خاصہ و عامہ فارقہ انجام مرض اور تینوں طبوں کے موافق علاج نہایت سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدرہا ہیں کی وجہ سے جواہرات بیش بہا کے قابل ہیں انگریزی یونانی طب پر جابجا محاکمے اور بہت سی ایسی شدید مہلک بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں قیمت عہ **اسرار التصوف** اس متبرک کتاب میں وہ قایق عجیبہ حکایت غریبہ بدلایل عقلی درج ہوئے ہیں جو اہل تصوف کی جان اہل عرفان کی روح روان ہیں ہر ایک مقصد مفصل بیان ہے وجدانی کیفیت اور گوناگون مشاہدات تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسائل تصوف حاوی قران و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ۱۲ ۱ر حصہ دوم عہ

روغن عنبر خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو مقتضائے عمر تک قایم رکھتا ہے بالوں کے گرنے میں بینظیر اور دافع قمل ہے فی سیر للعہ

شربت پٹی مالش کا تیل یہہ پٹھوں رگوں اور پٹھوں کی سستی اور رطوبت وغیرہ نقصان کے دور کرنے میں بینظیر ہے لیکن بشرطیکہ مادر زاد نہو قیمت ہر سہ ہیئے ر

حبوب ملین عشبہ سب لوگ جانتے ہیں کہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کیلئے یہہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک وغیرہ جلدی امراض اختناق الرحم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان مالیخولیا خفقان و حشہ لقوہ فالج جمیع مفاصل نقرس و دیگر اوجاع مزمنہ عسیر العلاج کو سریع الساعۃ ہیں حمیات امتلائیہ نفخ شکم امراض معدہ و جگر و طحال و دماغ و چشم کیلئے سریع الاثر قیمت ۱ر حبوب ۵۰ انکے علاوہ اور بیماریوں کے لئے بھی ادویات موجود ہیں کیفیت معلوم ہونے پر علاج ہو سکتا ہے محصول ہر یک کے ذمہ خریدار

المشتہر

زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان لاہور متصل کوتوالی

غشاء باطنی کی سخت سطح پر مادہ لزجہ کے جم جانے سے
ایک قسم کی دبیز کاذب جھلی پیدا ہو جاتی ہے
اور جاندار نہ ہونے کے سبب گل جانے اور بگڑنے
کی طرف مائل رہتی ہے - **علاج** ورم حار کی
مختلف حالت میں مختلف علاج کی ضرورت
پیش آتی ہے اسلئے عام طور پر علاج
بتلانا سہل نہیں ۔ پس بطور قاعدہ
کلیہ سات قواعد میں بیان کیا جاتا ہے
تاکہ مبتدی کی سمجھ میں بخوبی آجاوے

قاعدہ اول حتی المقدور اصل سبب کو
دریافت کر کے اس کے رفع کرنے میں
کوشش کریں مثلاً اگر سوئی یا کانٹا وغیرہ
کے چبھنے سے ظہور ورم پایا جاوے
اور وہ خود عضو متورم میں پھنسا ہو تو
اسکو فوراً نکال دیں اگر مثانہ کی غشائے
بلغمیہ میں سنگ مثانہ کی موجودگی سے
ورم پایا جاوے تو اسکے خارج کرنے کی
تدبیر کریں تاکہ صحت قائم رہے ۔

قاعدہ دوم - مریض اور عضو متورم
کو ایسی وضع پر رکھیں کہ جس سے
ان دونوں کو آرام اور راحت حاصل ہو
اگر بدن اور عضلات کی حرکت سے دوران
خون سریع اور قوی ہو تو مریض کو ہوا
دار سرد اندھیرے کمرہ میں پلنگ پر آرام
تمام لٹا دیں اور آس پاس میں شور و غل
نہ ہونے دیں اور نیز عضو متورم سے کام
کم لیں یا بالکل بیکار رکھیں تاکہ اسکو پورا
آرام حاصل ہو مثلاً اگر پاؤں متورم ہو یعنی
ٹانگ متقدم کو بدن سے قدرے بلند کر
سیدھی رکھیں نشست و برخاست
کو قطعی ترک کر دیں اگر ہاتھ متورم
ہو تو اس سے کام لینا کسی چیز کا
اٹھانا لکھنا خیاطی کرنا وغیرہ ترک کر دینا
بعد ازاں متورم ہاتھ کو حمایل میں اس
وضع پر رکھیں کہ انگلیوں کی سری
فوق کیطرف یا چھاتی پر رہیں تاکہ
ہاتھوں کا خون بدن میں آسانی
سے جاوے اور بدن کا خون

ہاتھوں میں بدقت تصاعد کرے اگر جگر سے اصحا
ریہ۔ گردہ وغیرہ اعضائے باطنیہ میں سے
کوئی عضو متورم ہو جاوے تو اس سے کام
مخصوصہ کم پکڑیں مثلاً اگر جگر ورم حار میں
مبتلا ہو جاوے تو مریض کو فعل جگر کے تیز
کرنے والی اشیا سے باز رکھیں اور غذا کہانے
کو کم دیں چاولوں کی پیچ اراروٹ وغیرہ
اس قسم کی اشیا کہانے کو دین کہ جس سے
صفرا کم پیدا ہو ٹارٹرٹ آف ایمیٹک پوٹاس
شدہ جو کہار وغیرہ مدر بول پانی میں
حل کر کے پلا دین تاکہ جگر میں خون کے
اجتماع کو روکیں اور نیز مغثی اشیا کہلا دین
اس سے خون کا رجوع جگر کیطرف کم ہوتا
ہے کیا لومل۔ ریوند چینی۔ جیلپ آدر کالشیم
وغیرہ مولد صفرا اغذیہ اور ادویہ سے
قطعی پرہیز کریں اگر ورم کی شکایت امعا میں
پائی جاوے تو افیون کی استعمال سے امعا
کی حرکت کو کم کریں غذا کم کہلا دین
شیر جو آش وغیرہ سریع الہضم اور +

اور جدید الکیموس نہایت لطیف غذا کہانے
کو دین تاکہ فضول اور پاخانہ کی پیدائش کم ہو
اگر پھیپہڑہ متورم ہو جاوے تو اس قسم کی
دوائیں استعمال میں لا دین کہ جیسے وریدی
خون کم پیدا ہو یا بدن سے خون کو کم کریں
مگنیشیا سلفاس۔ سوڈا سلفاس وغیرہ
مخرج مائیت ادویہ مسہلہ کی استعمال کریں
تاکہ پھیپہڑہ میں خون کے کم جانے سے
حرکت ریہ کم صادر ہو۔ اگر گردہ متورم
معلوم ہو تو ادویہ مذکور کی استعمال سے
قطعی پرہیز کریں بلکہ اسکے استعمال کو
حرام مطلق سمجھیں اس صورت میں مسہل
دین اور معرقات پلا دین تاکہ اسہال اور
تعریق کے ذریعہ پوریہ کے خارج ہونے
سے خون صاف ہو جاوے اور گردہ
کو اپنے کام معمولہ سے آرام پہونچے +
اگر مریض متورم کو نیند نہ آوے تو افیون
ہائڈریٹ کلورل اور برومائڈ آف پٹاس
ہنگ وغیرہ منوم دوا کھلا دین تاکہ +

نیند کے آنے سے ذیبت ورم دور
دباقی ہے قاعدہ سویم اگر ورم حار میں
دل کی حرکت سریع اور قوی ہوجاوے
تو اس قسم کی تدبیر عمل لاویں کہ جس سے
حرکت دل بطی اور ضعیف ہوجاوے
اور دل کی ضعیف حرکت میں مقوی قلب
ادویہ دیں مثلاً حرکت قلب کی سریع حالت
میں ٹارٹار ایمیٹک بمقدار مناسب
ہمراہ مگنیشیا سلفاس دیں اس سے
مقام ورم پہ خون کے کم پہنچنے سے
حرکت قلب بطی ہوجاتی ہے اور دستوں
کے آنے سے بدن میں خون کم ہوجاتا ہے
لیکن ادویہ مسہلہ کبار کے اقسام
سے ہو کیونکہ اس سے مواد لزجہ
رقیق ہوکر بخرجہ مقام ورم کم ہوجاتا
اور نیز جملہ خون بدن سے مادہ لزجہ
کی کمی ہوجاتی ہے یا مادہ لزجہ کی کمی
سے پیپ کم پیدا ہوتی ہے اور نیز
مواد لزجہ مخرجہ عضو متورم سے عروق

صفا میں منجذب ہوجاتا ہے اور مادہ
لزجہ کی کثرت سے ریشے طویل پیدا
ہوجاتے ہیں اور کمی کی صورت میں
مقام متورم پر مادہ لزجہ مثل نقاط
کے ہوتا ہے جو حسب موقع بآسانی
عروق میں جذب ہوجاتا ہے اور زہر
بیش کے استعمال سے بھی حرکت قلب
اور جوش خون کم ہوجاتا ہے
اور صرف بیش کی استعمال میں ٹنکچر
اکوناٹ ایک قطرہ کو ۲ تولہ سادہ پانی
میں ملاکر بنصف گھنٹہ کے بعد دو تین چھ
دفعہ دیں اگر عرق لانا منظور خاطر ہو
تو ادویہ معرقہ کے ہمراہ دیں
پسینہ کے آنے سے خون کا جوش کم
ہوجاتا ہے نسخہ معرق لائیکور امونیا
اسیٹاٹس دو ڈرام ٹنکچر اکوناٹ
چار بوند پانی دو اونس سب کو ملا
کر بقدر چار ڈرام گھنٹہ گھنٹہ کے بعد
مریض کو پلادیں اور دل کی حرکت

کی ہیں دس گرین کاربونیٹ آف امونیا کو
سادہ پانی میں حل کر کے دیں نیز شراب سپرانڈی
پورٹ وائین اور برانڈی کی استعمال کریں چونکہ
ضعف اور کمزوری میں ورم اور درد کی زیادتی
ہوا کرتی ہے اسلئے ایسے موقع پر افیون کے
استعمال سے درد کو تسکین اور عضو متورم کو تقویت
دیں + **قاعدہ چہارم** ورم حار میں اس قسم
کی تدبیر کریں کہ جس سے خون کا اجتماع عضو
متورم سے کم ہو جاوے اور اسکے چند طریق
ہیں + **اول** فصد لینا تنقیہ عام کے طور پر
خون کو خارج کرنا فی زمانا ہندوستان میں
دیسی حکما کے ہان زیادہ تر مروج ہے مگر
چند قباحتوں کی باعث ڈاکٹروں میں بالکل ممنوع
ہے کیونکہ جبتک اتنا کثیر المقدار خون نہ نکالا
جاوے کہ غشی طاری ہونے لگے سوزش
مقام سے خون کم نہیں ہو سکتا اور خون
کی کثرت اخراج سے دل دماغ اور اعصاب
اور طبیعت کمزور ہو جاتی ہے حالانکہ آجکل
انسانوں کی طبیعت خلقی طور پہلے

ہی سے نہایت کمزور ہے پس اس
رفع سمیت الدم کے عوض سوزش شدید باقی
ہے اول تو فصد کے ذریعہ خون کا نکالنا
جائز نہیں اگر مقام متورم پر رطوبت سوزشی
کے نہ مجتمع ہونے سے کبھی اتفاق فصد کا
ہو تو مریض کی حالت پر نہایت غور کر کے
نہایت ہوشیاری سے فصد لیں تا کہ نشتر
کے نوک سے عروق قطع نہ ہو جاوے اور
خاص سوزش کے مقام سے خون لینے کی
کئی ترکیبیں ہیں مثلاً جونک لگانا پچھنے دینا
گودنا اور شگاف کرنا اس سے مقامی خون بہنے
درد اور دوران خون کی رکاوٹ رفع ہو جاتی
ہے اور جسمی طاقت میں کسی قسم کی خرابی
ظہور میں نہیں آتی **دوم** اگر سوزش کا ظہور ہاتھ
میں پایا جاوے تو بازو اور ساعد کی جانب
انسی شریان عظیم کو برابر چھ سات منٹ
تک انگلیوں سے بخوبی بخش کریں
اور اس عمل کو اسی وقت میں پانچ چھ
دفعہ کریں اس سے عضو متورم میں

خون کی آمد بہت کم ہو جاتی ہے اور اس عمل
کو ہر ایک عضو متورم پر جاری کر سکتے ہیں
سوسیم عمل متورم پر زمانہ ابتدا میں آب
سرد یا برف وغیرہ اشیا باردہ بالفعل
رکھیں اگر اسمیں افیون یا پمبائی اسفیداج سیسہ
یا سرکہ بھی ملایا جاوے تو فائدہ میں سریع الاثر
ہو جاتا ہے اگر صرف پانی سرد کا استعمال کرنا
مد نظر ہو تو پارچہ بھگو کر رکھیں اور گرم ہو نے
کی صورت میں دوبارہ سرد کر کے رکھیں
اگر ورم معدہ - ورم امعا اور مفاصل وغیرہ
اورام ظاہرہ پر سرد پانی کا ٹکڑا کیا جاوے
تو سب سے بہتر ہے مگر اس عمل کو ورم
ریہ - ورم جگر اور ورم گردہ پر ناجائز ہے
اگر ساق اور قدم وغیرہ عضو ظاہر میں
ورم حار کی زیادتی ہو جاوے اور نیز ورم
کے پھیل جانیکا احتمال ہو تو ایک مشکیزہ
سوراخدار میں سرد پانی بھر کر عضو متورم
پر معلق کریں تاکہ پانی کا قطرہ قطرہ ٹپک کر
عضو ماؤف کو سردی پہونچاوے اگر دماغ

اور نخاع وغیرہ اعضائے باطنیہ میں ورم
حار کا ظہور پایا جاوے تو برف کے ٹکڑے
مثانہ میں بھر کر ورم دماغ میں سر پر اور ورم
نخاع میں قفا - عنق اور پشت پر رکھیں
اس سے عضو ماؤف کو تبرید کثیر حاصل
ہوتی ہے اور اسقدر فائدہ سرد پانی میں
نہیں ہوتا کیونکہ اسکی سردی بہت جلد
زایل ہو جاتی ہے اگر انتہا زمانہ میں
پیپ پڑ جاوے یا مواد کا اجتماع زیادہ
پایا جاوے تو سردی کے عوض گرم اشیا
کی تکمید کریں تاکہ اجتماع خون کے کم ہونے
سے عضو کا تناؤ رفع ہو جاوے کیونکہ
تکمید میں عروقی مواد کا اخراج زیادہ ہوتا ہے
جس سے خون کا اجتماع عروقی کم ہو جاتا ہے
اور خون کے کم رجوع سے درد بھی گھٹ جاتا ہے
اور ادویہ حارہ رطبہ کا ضماد زیادہ تر مفید
ہے مثلاً تخم کتان کا ضماد کرنا گرم پانی میں
یا گرم پانی میں پارچہ بھگو کر مقام پر رکھیں
اور اوپر سے موم جامہ لپیٹ دیں تاکہ گرمی

اور مستعد ہو [illegible] تدبیر یک قایم رہے یا فلالن
کے پارچہ کو مطبوخ کو کنا یا جوشاندہ
بابونہ میں بھگو کر نچوڑیں اور گرما گرم سے
تکمید کریں یا پارچہ اسفنج کو گرم پانی میں
تر کرکے مقام ورم پر لگاویں اگر اس
موقع پر سفوف بلاڈونا کو گلیسرین
یا سادہ پانی میں حل کرکے مقام ورم پہ
طلا کیا جاوے تو عروق اور جلد کے مسترخی
ہونے سے درد اور اجتماع خون میں
کمی ہوتی ہے خصوصاً اس سے اورام جلدیہ
کو ازبس فائدہ ہوتا ہے **قاعدہ پنجم**
اس قسم کی تدبیر کریں کہ جس سے مقام ورم
پر مواد کا انصباب بند ہو جاوے اور مقام
متورم کا موجودہ مواد عروق صغار میں
واپس ہو جاوے اگر ریم یا غلیظ القوام
ہونے کے سبب رجوع کے قابل نہ ہو
تو انکو خارج کریں اگر علاج نہ کرنے سے
عضو متورم کو کچھ عرصہ تک طرف طبیعت
مدبرہ پر چھوڑا جاوے تو امور مذکورہ بالا کی

اصلاح میں طبیعت خود متوجہ ہو جاتی
ہے انصباب سے مواد کو روکتی ہے
اور موجودہ مواد کے رجوع کرنے میں
مستعد ہو جاتی ہے اور نا قابل رجوع
مواد کو ریم میں تبدیل کرکے عضو
متورم سے خارج کر دیتی ہے اگر ضعف
طبیعت یا شدت اور قوت ورم کے
سبب افعال مذکورہ بخوبی صدور میں
نہ آویں تو طبیعت کی امداد کرنی اشد
ضروری ہوا کرتی ہے پس امور ثلثہ
میں سے پہلے امر کے لئے قاعدہ چہارم
پر عمل کریں اور ادویہ مسہلہ از قسم کبار
یا ادویہ معرقہ یا ادویہ مدر بول کو استعمال میں
لاویں اگر اس سے مقصود کلی حاصل نہ ہو
تو ظاہر جلد پر پلستر ذراریح لگا کر آبلہ
اٹھاویں تاکہ بذریعہ خون باطنی باہر
نکل آوے اور مواد کا انصباب ہونا
رک جائے اور اس قسم کا تجربہ
ذات الجنب میں بخوبی ظاہر ہے ∴

کہ جب دوائی آبلہ انگیز ... باقاعدہ [illegible]
جلد پر لگائی جاتی ہے تو ... عرصہ میں
درد کو تسکین اور غشائی ورم برطرف
ہو جاتی ہے اور سیماب میں بھی سوزش
کے روکنے اور رطوبت مخرجہ کی جذب
کرنے کی طاقت ہے کیونکہ اس سے مادہ [illegible]
خون سے کم ہو جاتا ہے اور رطوبت مخرجہ
کے ذریعہ مادہ لزجہ کو ملائم اور زرد
فدرہ کر دیتا ہے جس سے اوس میں ریشہ
بننے کی قابلیت دور ہو جاتی ہے لیکن اسمیں
ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ جسم کو کمزور کر دیتا
ہے اس سے بعض حالتوں میں اسکا استعمال
سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے غشائے بلغمیہ
لعاب دار جھلی اور خانہ دار جھلی کی
سوزش میں خصوصاً پیپ پڑنے کی حالت
میں سیماب یا اسکے مرکبات کے دینے
سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ
اغشیہ مذکورہ کی اورام چنداں قوی نہیں
ہوتیں اور نیز نازک اور ضعیف ہونے

... سیماب کے استعمال ضرر رساں ہوتی ہے
جب خون پتلا مریض کمزور یا ورم اتشکی یا درد
کردہ [illegible]
[illegible]
خون میں کسی زہر کی ملاوٹ ہو تو ان
صورتوں میں سیماب کا استعمال کرنا مگر
جائز نہیں ہے غشائے مائیہ اور آنکھ
کی آئیرس پردہ کی سوزش میں بعض طبیب
سیماب کی استعمال کرتے ہیں اور استعمال
سیماب کے بغیر صحت ہونا ناامیدی
ظاہر کرتے ہیں لیکن تجربہ سے ثابت
ہوا ہے کہ استعمال سیماب کے بدون یہ بیماریاں
اچھی ہو جاتی ہیں لیکن دماغ اور نخاع کی سوزش
میں پارہ کا استعمال تاثیر میں حکم اکسیر کا رکھتا ہے
جہاں پارہ کا استعمال کرنا ناجائز ہو
وہاں ایوڈائیڈ آف پوٹاس امونیا
میوراس کالسیم میوراس پیوخرا
وغیرہ حسب مناسب حال مریض ہیں

اور نیز ٹنکچر آیوڈین کی استعمال شعریا آدھ جلاء
اورام انقضائے جاطبیہ اور ظاہریہ کے لئے
نہایت فائدہ مند ہے اورام مفاصل
غشائے آب دار اور ریشہ دار کی اورام
میں ضماد فرائیج کا استعمال کرنا از بس فائدہ
مند ہے غشائے آبدار اور ریشہ دار کی
اورام میں۔ نیز غدود لمفیہ کی ورم میں
ٹنکچر آیوڈین کا استعمال خارجاً فائدہ میں
کثیر النفع ہے مرہم سیماب کے استعمال
سے نیز فائدہ ہوتا ہے خصوصاً ورم
خصیہ کے لئے نہایت فائدہ مند ہے
جس سے ورم اور سختی بہت جلد رفع
ہو جاتی ہے اگر تدابیر مذکورۃ الصدر سے
اورام کی صورت ظہور میں نہ آوے اور
مواد موجودہ کی تبدیل پیپ میں
ہو جاوے تو حسب دستور دیگر شگاف
دیکر پیپ کو خارج کریں قاعدہ ششم
عضو متورم کی تقویت کریں تاکہ کمزوری
عروق کے وجہ سے جو مواد عضو
ماؤف میں حاصل ہوتے ہیں رفع ہو
جاویں اور حالت اصلی عاید ہو
اگر ورم وغیرہ موجودہ علامات کے رفع
ہو جانے سے عضو ماؤف میں ضعف
کی شکایت پائی جاوے جس سے جلد ظاہر
پر سیاہی اور استرخا موجود ہو تو
سرد پانی کا تڑاڑا دیں یا سرد پانی
میں اسفنج تر کر کے عضو ماؤف پر
رکھیں اس سے عضو کے عروق اور
اعصاب کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور
آہستہ آہستہ دلک کریں تاکہ رطوبات
مخرجہ کے زائل ہونے سے خون جدید
داخل ہو اور غذائے جدید کے حاصل
ہونے سے عضو متورم میں تقویت
آوے اگر مقام ورم پر اس قسم کا پارچہ
لپیٹ دیا جاوے کہ اوسکی پیچش کا
اثر قدرے قلیل عضو ماؤف پر پہنچے
تو بھی رطوبت مخرجہ کے زائل ہونے سے
خون صالح داخل ہوتا ہے

بعد ازاں اغذیہ جیدہ اور ادویہ مقویہ کھلاویں
کاربونیٹ آف امونیا۔ شراب برانڈی۔ پورٹ
وائن مرکبات فولاد مرکبات فاسفورس
وغیرہ مقویات ہضم کی استعمال کریں صبح
و شام ہوا خوری کرائیں اور چوپایہ گاڑی میں
بیٹھ کر بازگشت کریں اس سے اعضائے
باطنیہ اور ظاہریہ کو از بس تقویت ہوتی ہے
قاعدہ ہفتم۔ اگر ورم حار میں پیپ کے
پڑ جانے سے عفونت اور گھاؤ کے ہو جانے
کا احتمال ہو تو حسب مناسب علاج کریں
اجتماع مواد کی صورت میں آرد تخم کتان
اور برگ عنب الثعلب سبز دونوں کو ہم
مساوی الوزن لے کر ملا دیں نیم گرم کر کے
مقام ورم پر باندھیں اس سے درد میں تسکین
- ورم جلد میں نرمالش اور مواد کے پختہ ہونے
پر اعانت حاصل ہوتی ہے اور جب تک شگاف
دینے کے قابل نہ ہو برابر ادویہ منضجہ کا ضماد
کرتے جاویں اگر مفصل۔ رباط غشائے
ریشہ دار یا زیر غشائے استخوان میں

پیپ پڑ جاوے یا انگلیوں میں داخس کا ظہور
ہو تو خود بخود پھوٹنے کا منتظر نہ رہیں کیونکہ
غشائے ریشہ دار کی مزاحمت سے اس قسم
کا دمل خود بخود پھوٹ نہیں سکتا پس اگر
اورام مذکورہ میں پیپ کی موجودگی معلوم
ہو تو فوراً نشتر سے شگاف دیکر مواد کو خارج
کریں ورنہ تامل کی صورت میں علیل کی ہلاکت
کا خوف ہے۔ اگر قصبۃ الریہ کے قریب یا مقام
عجان پر دمل کے موجودگی سے قصبہ اور مثانہ
پر دباؤ پہونچے جس سے ضیق النفس اور
حبس البول ہو جاوے تو دمل کو فوراً
شگاف دیکر مواد کو خارج کریں ورنہ تنفس
اور پیشاب کے بند ہونے سے مریض
کی ہلاکت کا احتمال ہے اگر دماغ پر صدمہ
یا سقطہ کے پہونچنے سے سر کی ہڈی ٹوٹ
جاوے اور غشائے ام الغلیظ میں دمل
پیدا ہو جاوے تو ممکن نہیں کہ ادویہ منضجہ
کے استعمال سے پیپ خارج ہو۔ اسلئے
لازم ہے کہ نشتر سے شگاف دیکر مواد کو

فوراً نکال دیں اگر گردہ کی غدد دیں مواد
کے اجتماع سے پھول جاویں یا سینہ میں
پھوڑا نکل آوے تو ادویہ منضجہ مولدہ ریم
ضماد سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا بلکہ
ریم کی موجودگی میں فوراً شگاف دیکر مواد کو
خارج کریں اگر اس قسم کا دمل خود بخود
پھوٹ جاوے تو گھاؤ کا اثر قبیح منظر
باقی رہجاتا ہے اور عورتوں میں یہ زیادہ
تر عیب ہے خصوصاً ولایت کی عورتیں
اس قسم کے نشان کو عیب سمجھتی ہیں
اور نشتر کا زخم خفیف ہونے کے سبب بہت
جلد مندمل ہو جاتا ہے — دمل میں شگاف کرنے
کے بہت طریق ہیں چنانچہ اگر دمل اعضا کے
ظاہرہ میں ہو تو نشتر تیز یا کارد سے شگاف
دیا جاتا ہے اگر گردن کی غدد دو متورم
ہو جاویں یا سینہ میں دمل کا ظہور پایا جاوے
تو منقبہ انبوبی کے ذریعہ بطور بزل
مواد کو خارج کیا جاتا ہے تاکہ زخم کا اثر
عیب نما معلوم نہ ہو دبیلہ گہرا اور
عشائے ریشہ دار وغیرہ جلدی دمل ہیں
کہ جہاں پیپ زیادہ اور گہری ہو تو بھی
منقبی انبوبہ سے مواد کو خارج کرنا زیادہ
تر فائدہ مند ہے شکم میں زیادہ شگاف
کرنا خطرناک ہے — اگر سلعہ غددہ متورم
معلوم ہو تو عمل فتیلہ کریں اور وہ اسطرح
پر ہے کہ رشتہ دار سوئی کو دمل کے ایک
طرف داخل کر کے دوسری جانب سے
نکالیں اور دھاگہ کے دونوں کناروں
کو سوئی سے نکال کر باہم گرہ دیں اور
کبھی کبھی ہلا دیا کریں تاکہ زخم کے تازہ
رہنے سے مواد عرصہ دراز تک جاری
رہیں اور نیز عمل سوزنی کے سبب ورم
جدید کے پیدا ہونے سے خریطہ سلعہ
باہم چمٹ جاتا ہے اور بہت جلد دمل
اچھا ہو جاتا ہے اگر دبیلہ جگر کی ورم
کا رخ بدن کی خارج طرف پر پایا جاوے
لیکن دوسرے اعضا کی مزاحمت کے
سبب جلد تک نہ پہونچ سکے تو

داخل میں اسکے پھٹ جانے کا احتمال ہوسکتا ہے اور غشا ہے آب دار میں پیپ کے خارج ہونے سے مریض ہلاک ہوسکتا ہے پس ایسی نازک حالت میں کاسٹک نقرہ کی باریک قلم سے زخم پیدا کریں تاکہ جملہ اعضا متورم ہوکر ایک ذات ہو جاویں اور جملہ دمامیل مثل ایک دمل کی ہوکر خارج کیطرف نہایت آسانی سے پھٹ جاوے اور کسی داخلی خریطہ میں پیپ خارج نہ ہو اگر انفجار دمل کے بعد پیپ کے زیادہ جاری ہونے سے صورت اندمال کی نمایاں نہ ہو تو کمزوری کے علاوہ دیگر امراض کے حدوث کا احتمال ہوسکتا ہے پس اس صورت میں مسٹر لسٹر صاحب تجربہ پر عمل کریں تاکہ ہوا کے کم ہونے سے اندمال زخم پیدا ہو اور مسٹر موصوف کی تحقیقات کے موجب ہوائے خارجیہ میں حیوانات کوچک بکثرت پائے جاتے ہیں *

جنکے مس سے زخم خراب ہوجاتا ہے اور پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے اور قباحت مذکورہ کے لئے صاحب موصوف نے چار سامان ایجاد کئے ہیں اول کاربالک ایسڈ ایک حصہ سادہ پانی پچاس حصہ دونو کو ملا کر سلوشن تیار کریں دوئم ایک حصہ کاربالک ایسڈ کو دس حصہ روغن کنجد میں حل کر کے روغن بنا دیں... سوئم پارچہ قاطع عفونت اور قاطع کرم (انٹی سپٹک گوس) مہیا کریں اور وہ یہ ہے کاربالک ایسڈ۔ رال سفید اور پارفین (قسم روغن) تینوں حصہ کو مساوی الوزن لیکر ملاویں بعد ازاں اسمیں پارچہ تنک مسامدار کو تر کر کے خشک کریں اور بحفاظت تمام رکھدیں۔ **چہارم** پارچہ بازدارندہ عفونت (پروٹیکٹف) جسکے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے اول باریک پارچہ ریشمی کو روغن کاربالک میں تر کریں بعد ازاں صمغ گوپال و النشا کو پانی میں حل کر کے طلا کریں اور خشک ہونے کے

بعد چاولونگی غلیظ پیپ میں تر کرکے خشک رکھیں اور بوقت ضرورت عمل میں لاویں جب اشیائے اربعہ تیار شدہ موجود ہوں تو دمل کو شگاف دیں اگر دمل چھوٹا سا ہے تو اشیائے اربعہ میں سے کاربالک سلوشن اور بڑی وسیع دمل میں روغن کاربالک کی استعمال کریں کیونکہ کاربالک کی تاثیر روغن میں بہ نسبت پانی کے دیر تک قایم رہتی ہے پس استعمال کے وقت صاف پارچہ زخم دمل کے مطابق لیکر روغن یا سلوشن مذکور میں تر کریں اور مقام زخم پر رکھیں بعد ازاں پارچہ قاطع عفونت کی چند تہ بطور رفادہ بناکر رکھیں اور باندھیں مگر اس بات کی احتیاط کریں کہ پارچہ مذکور کی تہ کا دور زخم کے کناروں پر بخوبی چسپاں رہی تاکہ زخم کی ریم مخرجہ اوس میں منجذب ہو جاوے اور دور پارچہ سے باہر نکل کر متعفن نہ ہو جاوے اگر زخم دمل اندمال کے قریب پہونچے تو پارچہ آلودہ روغن یا سلوشن کی استعمال کو موقوف کردیں تاکہ مانع انگور نہ ہو۔ اور اوسکے عوض پارچہ بازدارندہ اذیت کو دمانہ زخم کے مطابق لیکر کاربالک سلوشن میں تر کریں اور زخم پر رکھکر اوپر سے پارچہ قاطع عفونت دیگر حسب دستور بالا باندھیں اگر شگاف دمل کے وقت صاحب موصوف کی ہدایت کے موافق عمل کیا جاوے تو پیپ کے بہت کم پیدا ہونے سے زخم بہت جلد خشک ہوکر مندمل ہو جاتا ہیں اور وہ یہ ہے کہ مریض دمل کے حاضر ہونے پر پہلے محل دمل اور اوسکی گرد کی جلد بدن کو کاربالک سلوشن سے خوب دہوویں تاکہ میل والائش وغیرہ دہل جاوے اور آس پاس کی ہوا بھی کاربالک کے تاثیر سے موثر ہو جاوے بعد ازاں

کاربالک سلوشن سے ہاتھوں کو دہوین اور نیز نشتر کو کاربالک سلوشن سے آلودہ کرین اور مددگار کو ہدایت کرین کہ کاربالک کے پانی کو زراقہ مخصوصہ یا کسی ظرف مین بہر کر مثل قلیل القطرہ بارش کی مقام دمل پر تھوڑا تھوڑا چھڑکتا جاوے یہانتک کہ عامل عمل سے بالکل خارج ہوجاوے تاکہ ہوائے مخلوطہ حیوانات زخم کے پاس نہ آوے من بعد دمل کو شگاف دیکر مواد کو خارج کرین اور صاف پارچہ کو روغن یا آب کاربالک مین تر کرکے حسب ہدایت بالا زخم مین دین اور اوپر سے پارچہ قاطع عفونت رکھکر عصابہ سے باندہین اس تدبیر سے ہوائے خارجی زخم مین نہین جاتی اور پیپ کے کم پیدا ہونے سے گہاؤ بہت جلد مندمل ہوجاتا ہے اگر زخم کا دیکھنا منظور ہو تو پٹی کہولنے سے پہلے تا آخر زخم کے باندہنے تک عمل آب پاشی مذکورۃ الصدر کو جاری رکہیں اگر قطع عضو یا شگاف دمل مفصل کے وقت عمل مذکور کو جاری کیا جاوے تو کسی قسم کی خرابی جو مورث ہلاکت مریض ہے پیش نہیں آتی

علاج ناسور۔ اگر دمل کی عدم اندمال مین پیپ بکثرت جاری ہو جس سے مریض کے زیادہ کمزور ہو جانے کا اندیشہ پایا جاوے ہزال مفرط کی علامات کے ظہور کا احتمال پیدا ہو جاوے اور جگر وغیرہ اعضاء مین جسم مشابہ برنج کے انصباب کا خوف لاحق ہو تو مریض کو اغذیہ جیدیہ لطیف حسن الکیموس اور مقوی کہلادین امیونیا کاربوناس یا پورٹ وائین یا مرکبات فولاد اور روغن ماہی وغیرہ ادویہ مقویہ حسب مناسب

حال پر بعض دیں اور ناسور کے
اصل سبب کو دریافت کر کے اسکے
ازالہ میں کوشش کریں اگر گولہ تفنگ
یا آہن یا کانٹا کی موجودگی ناسور میں
معلوم ہو تو اوسکو فوراً نکال دیں
اذیت کے رفع ہونے سے زخم
مندمل ہو جاوے اگر خراطہ ولی کے
نیچے استخوان مردہ کے ریزے مشتمل
ہو جاویں تو انکی اذیت سے صورت
ناسور کی ہو جاتی ہے پس اس صورت
میں سلوشن نائیٹرک ایسڈ ڈائیلوٹ
کی پچکاری کریں تاکہ استخوان مردہ
کے ٹکڑے پتلے ہو کر ناسور سے
خارج ہو ویں اور اذیت کے زائل
ہونے سے گھاؤ مندمل ہو جاوے
اگر خراطہ عشاے ولی کے کمزور
ہونے سے اندمال کی صورت
نمایاں نہ ہو تو صرف اسعہ انہر
لگا یا رفادہ وغیرہ تفیل ناسور

پر رکھکر عصابہ طویل سے قدرے کھینچکر
باندھیں تاکہ اثر عضو کے پہونچنے سے
خراطہ مذکور باہم چسپیدہ ہو کر
صحت حاصل ہو - بعض اوقات
کاسٹک نقرہ محلول باب یا ٹنکچر آیوڈین
کی پچکاری کیجاتی ہے اور ورم جدید
کے پیدا ہونے سے خراطہ مذکور
باہم چسپیدہ ہو جاتا ہے کبھی جدید
ورم پیدا کرنے کے لئے گرم لوہے
کی تار سے ناسور کو جلایا جاتا ہے
لیکن چونکہ گرم تار آہن ناسور میں
داخل ہوتے وقت فوراً سرد ہو
جاتی ہے اسلئے زنجیر برقی -
(گالوی نائزنگ بیٹری) کے ذریعہ
داغ دینا زیادہ تر فائدہ مند ہے
اور ترکیب اسکی اسطرح پر
ہے کہ تار آہن سرد کو ناسور
میں داخل کریں بعد ازاں مردہ کو
زنجیر برقی کے تار آہن پر لگاکر

بقوت حرکت دین پس تار پر اثر برق کے
پہونچنے سے تار مذکور ناسور میں فوراً
گرم اور سرخ ہو جاتی ہے اور زخم کے جل جانے
سے ورم جدید پیدا ہو کر صحت ہو جاتی ہے
بعض ناسور کی نالیاں متفرق مقام پر
لحم میں متعدد ہوتے ہیں جیسا کہ ناسور
بھگندر میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس
قسم کے ناسور کو تدابیر مذکورہ سے
بالکل فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ متعدد
سوراخ کے ہونے سے اثر دوا کا
اصل ناسور تک پہونچنا مشکل ہو جاتا ہے
پس ایسی صورت میں ناسور کے جملہ
سوراخ کو چیر کر برابر مقعد تک ایک
زخم کر دیں تاکہ اندمال زخم میں آسانی
ہو بعض اوقات امعا اور مقعد میں
زخم کے کرنے سے خون کا جریان بکثرت
سے ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں
عمل رسن باٹری (ایلاسٹک لگیچر)
کریں اور یہ اسطرح پر ہے کہ ناسور کے
سوراخ بیرونی میں رسن باٹری داخل کر کے
مقعد کی راہ سے باہر نکالیں بعد ازاں
رسن مذکور کے ہردو کنارہ پر گرہ دیں
اس عمل سے معا تنگ ہو جاتی ہے
اور دستکاری کے وقت چنداں خون
جاری نہیں ہوتا اگر کمزوری اور رقت
خون کے باعث ناسور کی شکایت ظہور
میں آوے تو کثرت جریان سیم کے
مانند تدارک کریں جو دمل کے بیان
میں تحریر کیا گیا ہے۔ **علاج قرح**
جب دمل سے سیم کے خارج ہونے
سے صورت قرح کی ہو جاوے تو صدمہ
ضرب سقوط اور خارجی صدمہ سے
محفوظ رکھیں اگر زخم کے کنارے
متورم ہونے کے باعث اندمال
میں نہ آویں تو اس صورت میں
کنارہ متورم سے قدرے خون خارج
کریں اور ادویہ محللہ اورام مسکنہ
اوجاع کی ضماد سے نیز فائدہ ہوتا ہے

مرہم افیون کی استعمال نیز فائدہ مند ہے اور مرہم مذکور کی عدم موجودگی میں برگ عنب الثعلب اور افیون کی ٹکیری بنا کر باندھیں۔ اگر عضو زخمی سے مشقت زیادہ لی جاوے تو خون کے اجتماع سے اندمال کی صورت نمایاں نہیں ہوتی اس صورت میں عضو ماؤف کو آرام دیں اور زخم پر صاف پارچہ باندھیں اسکے دباؤ سے عروق صغار کا اجتماع خون زائل ہو جاتا ہے۔ اگر عضو متورم کی کمزوری سے جید انگور پیدا نہ ہو تو کثرت جریان ریم کی مانند تدارک کریں اور زخم پر روغن کافور لگادیں تاکہ اذیت قلیل سے خون زیادہ آوے اور انگور جلدی سے آوے۔ اگر انگور کی زیادتی سے زخم کی سطح پر بلندی نمایاں ہو تو گہاؤ پر رفادہ رکھکر سخت باندھیں تاکہ دباؤ کے اثر سے انگور کی زیادتی نیچے کو بیٹھ جاوے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایاں نہ ہو تو

سفوف نیلا تھوتھہ پھٹکری یا اصل۔ کاسٹک نقرہ کی بتی سے ٹچ کریں۔ لیکن کاسٹک نقرہ کی نسبت نیلا تھوتھہ کی استعمال بہتر ہے اس سے انگور کی زیادتی زائل ہو جاتی ہے اگر خون کی رقت اور گہاؤ کی زیادہ وسعت کے باعث انگور کے بخوبی نہ آنے سے زخم اچھا نہ ہو یا اثنائے اندمال میں انگور ٹھہر جاوے تو ٹرانس پلانٹیشن آف کیوٹی کا عمل کریں اور وہ یہ ہے کہ تندرست جگہ کی جلد کو تیز مقراض یا کارد نازک سے کہرچیں تاکہ دانہ کرسنہ یا دانہ گندم یا اس سے کم مقدار سپیوس کی طرح چھلکے اوتریں اور انگور زخم کی سطح پر جا بجا پھیلا دیں اور اوپر سے باریک کپڑے یا اسکلن بتی سے ڈھانک کر پٹی سے باندھیں تاکہ جلد کے چھلکے زخم کی سطح سے پیوست ہو جاویں

بقیہ مضمون اکتوبر ۱۸۹۹ء

نسخجات مجربہ منقول از قرین احمدیہ حصہ سوئم

جس سے فائدہ کمال ہوتا ہے درد کمر
سرطان رحم اور حیض کی درد میں۔
بھی زیادہ تر مفید ہے اور جملہ مذکورۃ الصدر
امراض میں بیرونی اور اندرونی دونوں
قسم کی استعمال سے سریع الاثر فائدہ
ہوتا ہے مگر اندرونی درد کے لئے۔
افیون کا استعمال کرنا فائدہ ہیں۔
حکیم الکثیر کا کہتا ہے جب عصبی ضعف
کی وجہ سے خفقان قلب سرفہ سیاہ
دمہ وغیرہ تشنجی امراض پائی جاویں
تو یہ حبوب بنا کر دیں اس سے
از بس فائدہ ہوتا ہے نسخہ
حبوب ایپکاکیوانا رب کچلہ
ہر ایک دو گرین رب بلاڈونا نصف
گرین سب کو ملا کر ۱۲ حبوب بنا دیں
خوراک ایک حب دن میں ۳ دفعہ
دیں اور کھانسی کی شکایت میں
یہ سفوف بنا کر دیں نسخہ سفوف
بیخ بلاڈونا ایک گرین دو درسن بیخ ڈر
۲ گرین گندھک آملہ سار ۲ گرین شکر سفید ۶۰ گرین سب کو باریک
کر کے ۶ پوڑیہ بنا دیں اور ایک صبح
ایک شام کھانے کو دیں سرگی رعشہ
اختناق الرحم تشنجی حبس البول سلسل البول
میں نیز فائدہ مند ہے۔ قبض ہلامی
ورم انثیین وغیرہ اورام غددی میں
سریع الاثر ہے عضلہ مدورہ مقعد کی
درد میں نیز فائدہ مند ہے اور
خروج مقعد کی شکایت میں یہ حبوب
بنا کر دیں فائدہ میں سریع الاثر ہیں
نسخہ کونین ۱۶ گرین بیخ بلاڈونا
ایک گرین دونوں کو باریک کر کے
آٹھ حبوب بنا دیں اور بوقت ضرورت
ایک حب کھلا دیں اگر مریض بچہ
ہو تو ادویہ کے کم و بیش عدد
کرنے میں طبیب مختار ہے پیچش
کی احتمال سے ادویہ مسہلہ کے ہمراہ
دینے سے فائدہ ہوتا ہے جب
مرض فالج میں حرام مغز یا اسکے

اعصاب کے اصول ہیں یا اسکے بھیجے
غشا میں خون کا اجتماع اور سوزش
کی علامات پائی جاویں تو اسکے
دینے سے ایسا سریع الاثر فائدہ
ہوتا ہے ۔ کہ دوسری کوئی دوا
ہر اسکے مقابلہ میں ہیچ معلوم ہوتی
ہے ۔ آنکھہ کی پتلی پھیلانے کے
لئے بھی عمدہ دوا ہے اگر چھاتی پر
بلاڈونا پلاسٹر کا لیپ کیا جاوے
تو دودہ کے کم کرنے میں سریع الاثر
ہے اسکارلیٹ نا وغیرہ وبائی
امراض بھی اسکے استعمال سے
رک جاتے ہیں اگر مرکبات
بلاڈونا کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف
پوٹاسیم کھلایا جاوے تو زکام
کی شکایت ظہور میں نہیں آتی
ہے اور فائدہ بھی عمدہ ظاہر
ہوتا ہے **خوراک** سفوف
ہر ک ایک گرین بچہ نکے لئے ۱/۲ -
گرین تک ۔ **علامات زہریلہ**
زیادہ مقدار کہانے میں زہر قاتل ہے
چپکے بعد آدہ گھنٹہ سے دو تین گھنٹہ کے اندر
علامات شروع ہو جاتی ہیں پہلے منہ
اور حلق خشک ہو جاتا ہے نگلنے
میں تکلیف ہوتی ہے آواز بھاری بلکہ
آواز بالکل بیٹھہ جاتا ہے پیاس بہت
لگتی ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں
نظر کم آتا ہے یا بالکل بصارت نہیں
ہو جاتی ہے آنکھوں کی پتلیاں
پھیل جاتی ہیں جلد خشک ہو جاتی
ہے گاہے گاہے سرخ سرخ دانے
جلد پر نکل آتے ہیں نبض تیز اور سانس
جلد چلتا ہے پیشاب خود بخود نکلتا
رہتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا ہے
بیمار بکواس کرتا ہے کبھی پسینے
لگجاتا ہے چلتے چلتے گر پڑتا ہے
ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں ابکائیاں
آتی ہیں سر گھومنے لگتا ہے کبھی
قے بھی ہوتی ہے اور تشنج کے بار بار
ہونے سے فالج کی کیفیت نمایاں
ہوتی ہے آخر زیادہ بیہوشی کے
طاری ہونے سے مریض ہلاک ہوجا

مہلک مقدار

پختہ طور پر معلوم نہیں

مہلک عرصہ

اکثر ۱ سے ۲ گھنٹہ ہے

علاج زہر

سلفیٹ آف زنک یا نیلا تھوتھہ سے مریض کو قے کرادیں روغن بیدانجیر یا روغن جمالگوٹہ سے مسہل دیں۔ بعدازاں افیون کھلادیں اور آنکھ کی پتلی کو بار بار دیکھیں کیونکہ جب پتلی سکڑنی شروع ہو تو جانیں کہ بلاڈونا کی زہر کا اثر کم ہو گیا ہے یا بالکل زائل ہو گیا اور پوٹاسی۔ حیوانی کوئلہ بھی اسکا فاد زہر ہے اور سر پر سرد پانی کی دھار ڈالیں اور بیہوشی کی صورت میں مفرحات کا استعمال کرادیں اسکے چند مرکب ہیں۔

مرکب اول جوشاندہ آف بلاڈونا۔ (عصارہ بلادونا) جسکو لاٹن میں سکس بلاڈونی کہتے ہیں۔ **ترکیب** ۳ سیر بلاڈونا اور اسکی نئی شاخیں کو کچلکر کوٹیں اور عصارہ کے چہارم حصہ شراب مقطر داخل کرکے برابر ۷ روز تک رکھ دیں بعدازاں صاف کرکے سرد جگہ میں بحفاظت تمام رکھیں +

خوراک ۵ سے ۱۵ بوند تک

مرکب دوئم بلاڈونا پلاسٹر (ضماد بلاڈونا) جسکو لاٹن میں امپلاسٹر بلاڈونی کہتے ہیں + **ترکیب** ۳ اونس رب بلاڈونا اور ۱ اونس شراب مقطر کو ملا کر ایک کریں اور غیر محلل اجزا کے تحلیل ہوتے پر بالائی عرق کو نتھار لیں اور شراب مقطر کو کشید کے طور پر حاصل کریں اور باقی ماندہ رب میں ریزن پلاسٹر اور سوپ پلاسٹر ہر ایک ۶ اونس ملا کر نرم آنچ دیں تاکہ حسب منشا گاڑھا القوام ہو جاوے

مرکب سوئم ٹنکچر بلاڈونا۔

جسکو لاتن میں ٹنکچورا بلاڈونی
کہتے ہیں **ترکیب** + ایک اونس
سفوف برگ بلاڈونا کو ڈھائی
پاؤ شراب مقطر میں برابر دس روز
تک بھگو کر حسب دستور ٹنکچر
آر گٹ تیار کریں۔ **استعمال**
سرفہ ہزمن کو اس سے از-
بس فائدہ ہوتا ہے خصوصاً-
یہ مرکب ازبس فائدہ مند ہے
نسخہ + ارماٹک اسپرٹ
آف ایمونیا ۵ بوند اسپرٹ
آف ایتھر ایک درم ٹنکچر آف
بلاڈونا ۱۶ بوند ڈائیلوٹ ہائیڈ
روسیانک ایسڈ ۸ بوند شربت سادہ
۲ اونس سب کو ملا کر دو برس کے
بچہ کو بقدر ایک ڈرام قدرے
پانی ملا کر چار چار گھنٹہ کے بعد
دیں اور وجع مفاصل نقرس
اور درد اعصابی میں مخدر کے طور
پر یہ مرکب بنا کر لگا دیں از
بس فائدہ مند ہے +

نسخہ ٹنکچر بلاڈونا ایک اونس
اسپرٹ کلورافارم ۲ اونس ٹنکچر +
اکونائیٹ ۲ ڈرام پانی ۸ اونس
سب کو ملا کر لگا دیں۔ اگر مقام
موچ- ضرب پر اس مرکب کی
مالش کی جاوے تو ازبس فائدہ ہوتا ہے
نسخہ مالش + ٹنکچر آرنیکا
۲ ڈرام ٹنکچر بلاڈونا ایک اونس-
لینی منٹ آف سوپ ۷ اونس-
سب کو ملا کر استعمال کریں اور مرض
خفقان میں اس مرکب سے فائدہ
کامل ہوتا ہے **نسخہ**- ٹنکچر بلاڈونا
۱۴ بوند ارماٹک اسپرٹ آف
ایمونیا ایک ڈرام- پانی ۳ اونس
سب کو ملا کر بقدر ایک اونس-
دن میں ۳ دفعہ دیں- اگر ورم خصیہ
ورم کنج ران وغیرہ مقام سوزش
پر اس مرکب کو لگایا جاوے تو ورم
تحلیل ہو جاتا ہے اور درد میں تسکین
ہوتی ہے **نسخہ** ٹنکچر بلاڈونا ۲ ڈرام
آیوڈین ۳ گرین ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم

۳۰ گرین گلیسرین ایک اونس پہلے ایوڈین اور پوٹاس کو ٹنکچر بلاڈونا کے ہمراہ کھرل کریں پھر گلیسرین ملاکر مقام ماؤف پر لگاویں اور سرخ سیاہ وغیرہ امراض بلغمیہ کو اس مرکب سے فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
پٹکھری ۶ گرین ٹنکچر بلاڈونا ۵ بوند ٹنکچر سنکونا ۳۶ بوند شربت آرنشای ۵ ڈرام پانی ۶ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ثلث حصہ چار برس کے بچہ کو دن میں تین دفعہ دیں وضع حمل کی صورت میں رحم کے منہ نکلنے سے عورت کو از حد تکلیف ہوتی ہے بلکہ عورت کے مرجانے کا احتمال ہے پس ایسی صورت میں گھنٹہ گھنٹہ کے بعد ٹنکچر بلاڈونا ۲۰ سے ۳۰ بوند تک پلانا فائدہ میں حکم اکسیر کا رکھتا ہے درد کو آرام ہوتا ہے۔ اور ناف کا منہ کھل جاتا ہے اور بچہ بآسانی پیدا ہوتا ہے اگر قرح معدہ کی صورت میں یہ مرکب بنا کر دیا جاوے تو از بس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
ٹنکچر اوپیم ۵ ۱۰ بوند ٹنکچر بلاڈونا ۵ بوند ہائی کاربونٹ آف سوڈا ۳۰ گرین بورک ایسڈ ۲۰ گرین گلیسرین ایک ڈرام پیپرمنٹ واٹر تیس اونس۔
اول سہاگہ اور سوڈا کو گلیسرین میں ملاکر دیگر ادویہ آمیز کریں اور بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں **خوراک** ۵ سے ۲۰ بوند تک اسکا ایک ڈرام فائدہ میں برابر ہے ایک گرین اب بلاڈونا کے **مرکب**

اکسٹراکٹ آف بلاڈونا

(رب بلاڈونا) جسکو لاٹن میں اکسٹراکٹم بلاڈونی کہتے ہیں۔
ترکیب ۱۲ بوند بلاڈونا کے تازہ پتے اور شاخیں لیکر بچوڑی کو ٹین اور نچوڑیں بعد ازاں عصارہ ماحصلہ کو

۲۳۰ درجہ کی گرمی پر آہستہ آہستہ پکاویں
زان بعد سبزی کو چھانکر علیحدہ کر کے
۳۰۰ درجہ کی گرمی تک جوش دیں
اور منجمد ہونے پر دوبارہ چھانیں۔
اور ماحصلہ سیال کو پانی کی بھانپ
پر شیرہ کے طور پر غلیظ القوام کریں
من بعد سبزی اوتاری ہوئی کو
داخل کر کے خوب گھوٹیں اور ۲۱۲
درجہ تک پکاتے جاویں تاکہ حسب
ضرورت گاڑھا ہو جاوے خوراک
½ گرین سے ایک گرین تک۔

ترکیب دیگر جسکو الکوہالک
اکسٹراکٹ آف بلاڈونا کہتے ہیں۔
سفوف بیخ بلاڈونا ایک رطل آب
مقطر اور ریکٹی فائیڈ اسپرٹ حسب ضرورت
میں بھگو کر ٹنکچر بناویں بعد ازاں پانی
کی بھانپ پر ٹنکچر مذکور کو اوڑا کر رب
بنا دیں۔ **خوراک** ½ حصہ
گرین سے ¼ حصہ گرین تک۔
استعمال۔ بچہ کی سرخہ سیاہ کو
اس سے ازبس فائدہ ہوتا ہے خصوصاً
یہ نسخہ زیادہ تر فائدہ مند ہے۔
نسخہ۔ سلفٹ آف زنک ۸ گرین
اکسٹراکٹ بلاڈونا ۲ گرین پانی ۴ اونس
سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام تین چار دفعہ
۴ برس کے بچہ کو دیں اور دوسرے
تیسرے روز نسخہ مذکور کے اجزا
کی مقدار قدرے بڑھا دیں۔

**دیگر برائے سرخہ
سیاہ**۔ جس سے ازبس فائدہ ہوتا ہے
نسخہ۔ رب بلاڈونا ۸ گرین رب
سنبل ۵ گرین۔ خالص الکحل۔
ڈیڑھ ڈرام گلیسرین۔ ڈیڑھ ڈرام سب
کو ملا کر ایک سال عمر کے بچہ کو ۴ سے
۵ بوند تک اور دو سال کے بچہ کو
۵ سے ۶ بوند تک اور چار سال کے
کے بچہ کو ۸ سے ۱۲ بوند تک اور
۸ سال کے بچہ کو ۱۰ سے ۱۵ بوند تک
دیں۔ مرض خسرہ میں اکثر بچہ کو
سرخہ کی شکایت ہوا کرتی ہے۔
جس کو اس نسخہ سے ازبس فائدہ
ہوتا ہے۔ باقی آئندہ

الیکٹرک پریس ... لاہور

تکمیل الحکمۃ

لاہور

تکمیل الحکمۃ کی اغراض و فوائد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا مفرحت اسباب کا دفعیہ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت عامہ انگریزی حکمی میگزینوں کے تجربے فن حکمت کے انتخاب قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

قیمت سالانہ

عام خریداران

	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول	۲	عہ	۱۲
مع محصول	۳	۱عہ	۱۲

رؤسا و سرکار سے

پیشگی ڈیڑھ ماہ اسکے بعد ڈیوڑھی

نمبر ۱ | بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۲۰

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمتمیں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جسکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے۔ جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرنا چاہیں قیمت واجب الادا بھی بھیجدیں۔ تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۱/ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

حفظ صحت کی بنظر حاکمی و اپلس
مفید قابل انعام کتب طبیہ

متصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لایٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور و ٹیچر میڈیکل کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید سردار شاہ صاحب لیکچرار و ہوس سرجن و ٹیچر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب ایم اے ایل

حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ بی حکیم غلام مصطفیٰ صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و میڈیکل کالج لاہور۔

معمول احمدیہ - یہ عمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اسمیں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے موافق تشخیص مرض مع سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں مع تصاویر ہیں عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲

تحفہ حیات اس کتاب کے حفظ الصحت انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہو کر طبعی عمر کو پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان اور بوڑھا سب اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں قیمت عہ

قرابادین احمدیہ حصہ اول اس میں کل مدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست اڑانے کا دستور العمل ہے یہ اشرفی سیماب قلمی سم الفار وغیرہ ذہب روح وغیرہ کی روح دالوں کے کشتہ کرنے کی ترکیبیں با تصویر قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ زنان و مردان

اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع التاثیر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر ہوئے ہیں شعبدات و طلسمات بھی ہیں۔ انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے۔ اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بتائے ہیں غرض یونانی ڈاکٹری اور ویدک کی ادویات کی ماہیت فوائد و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۱۲؍

تکمیل المجربین حصہ اول ۔ یہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب لب لباب ہے ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جن سے تشخیص امراض علاج میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید اور مفصل متعلق قارورہ و نبض ہیں تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح افعال الادویہ مقدار [illegible] اور تینوں طبوں کے موافق نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے جواہرات کے ہم پلہ ہیں۔ انگریزی و یونانی طب سے جا بجا نکالے اور بہت سی ایسی شدید بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں قیمت ۸؍

اسرار التصوف ۔ اس متبرک کتاب میں وہ دقائق عجیبہ نکات غریبہ ہیں جو بدلائل عقلی نقلی ہیں جو اہل تصوف کی جان اور اہل عرفاں کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد کے مفصل بیان ہیں وجدانی کیفیت اور گوناگوں مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسائل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے حصہ اول ۱۲؍
حصہ دوئم ۸؍

تکمیل الحکمۃ ۔ یہ ماہوار رسالہ ہے جس میں حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح دیسی و انگریزی طریق علاج نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ روسا و امرا سے صہ ہے

ادویات

روغن عنبر ۔ خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ دافع زکام بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو مدت تک قائم رکھتا ہے بالوں کے گرانے میں بے نظیر اور دافع قمل ہے فی شیشی [illegible]

شربت چینی مالش کا تیل ۔ پٹھوں کو [illegible] نقصان اور رطوبت [illegible] کو دور کرنے میں بے نظیر ہے بشرطیکہ ماہ دو ماہ [illegible] قیمت [illegible]

حبوب ملین عشبہ ۔ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کیلئے یہ گولیاں اکسیر ہیں [illegible] آتشک وغیرہ جلدی امراض کے لیے اختناق الرحم [illegible] اور دیگر امراض مخصوصہ [illegible] دائمی زنان [illegible] مالیخولیا [illegible] خفقان وجع مفاصل نقرس [illegible] اسکے علاوہ ہر ایک مرض کی دوائیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان لاہور متصل [illegible] کوتوالی

مطبع فخر الدین پرنٹنگ ... لاہور میں چھپا

تکمیل الحکمۃ

لاہور

نمبر ۱۲ — بابت دسمبر ۱۸۹۸ء — جلد ۱۹

تکمیل الحکمۃ کی اغراض و فوائد

یہہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہہ ہیں۔ حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا مضر صحت اسباب کا دفیعہ محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی۔ انگریزی حکمی ... کے تجربے فن حکمت کے انتخابیہ قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

قیمت سالانہ

عام خریدار

بلا محصول	ماہوار	ششماہی
	سالانہ	
معہ محصول		
رؤسا و سرکار سے		

میعاد پیشگی ڈیڑہ ماہ اسکے بعد ڈیوڑھی

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے۔ جو اصحاب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں رقم واجب الادا بھی بھیجدیں۔ تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲ ؍ زیادہ اشاعت کے لیئے رعایت ہوگی۔

حفظ صحت کی بنظر حکمی دو آئین

مفید قابل انعام کتب طبیہ

قیمت مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب ایل ایل ڈی پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور و ڈینٹری کالج۔ جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید سردار شاہ صاحب لکچرار ہوس سرجن و ڈینٹری کالج

لاہور۔ جناب ایم او ایل حکیم حاذق زبدۃ الحکما ایچ بی حکیم غلام مصطفی صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و میڈیکل کالج لاہور

معمول احمدیہ

یہہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اس میں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے۔ تینوں طبوں کے موافق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں معہ تصاویر اس سے عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور لائق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲۔

محمد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہوکر عمر طبعی کو پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان اور بوڑہا سب اس سے یکسان فایدہ اٹھا سکتے ہیں حفظ صحت میں اس سے بہتر کوی کتاب نہیں۔ قیمت ۸

قرابادین احمدیہ حصہ اول اس میں کل سعدیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے۔ علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست اوڑانے کا دستور العمل روپیہ شرفی سیماب تابل سم الفار وغیرہ ذی روح وغیرہ ذی روح داتوں کے کشتہ کرنے

کی ترکیبیں بالتصویر۔ قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ زناں و مرداں اور ہر ایک عضو کے امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹروں کے نہایت سریع التاثیر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربے بکثرت تحریر کئے ہیں شعبدات وطلسمات بھی ہیں انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے۔ اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بتائے ہیں غرض یونانی ڈاکٹری اور ویدک کی ادویات کی ماہیت فوائد و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی قیمت عہ ۱۲

تکمیل البحرین حصہ اول یہہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب لب لباب ہے۔ ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول درج ہیں جنسے تشخیص امراض علاج میں کبھی غلطی نہیں ہوسکتی۔ اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق قارورہ و نبض ہیں۔ تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مطلب خیز تشریح افعال الاعضا اسباب مرض اور تینوں طبوں کے موافق نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہونے کی وجہ سے جواہرات کے ہم پلہ ہیں۔ انگریزی و یونانی طب پر جا بجا محاکمے اور بہت سی ایسی شدید بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں نہیں قیمت عہ

اسرار التصوف اس متبرک کتاب میں وہ دقایق عجیبہ و نکات غریبہ ہیں جو بدلائل عقلی نقلی ہیں جو اہل تصوف کی جان اور اہل عرفاں کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور گوناگوں حالات و تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے حصہ اول ۱۲ حصہ دوم عہ

تکمیل الحکمۃ۔ یہہ ماہوار رسالہ ہے جسمیں حفظ ما تقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح دیسی انگریزی طریق علاج نئی نئی تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ روسا و امراء سے صہ ہے :

ادویات

روغن عنبر۔ خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور انکی سیاہی کو مقتضائے عمر تک قائم رکھتا ہے بالنکو بڑہانے میں بے نظیر اور دافع قمل ہے فی سیر للعہ

شربت پٹی مالش کا تیل۔ یہہ تینوں رگوں پٹھوں کے نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرنے میں بینظیر ہے بشرطیکہ مادر زاد نہوں قیمت ہر شہ ہے

حبوب طلبین عشبہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی اور صفائی خون کیلئے یہہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک وغیرہ جلدی امراض کے لئے اختناق الرحم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ مرداں زناں الیخولیا القوہ خارش رعشہ خفقان وجع مفاصل نقرس وغیرہ جراح ذریعہ عبد العلاج کو بر الساعتہ ہے حمیات استلاء یقین نفخ شکم امراض سدہ طحال جگر و دماغ کے لئے سریع الاثر قیمت ہم جوب عہ۔ انکے علاوہ ہر ایک مرض کی دوائیں موجود ہیں۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخاں لاہور متصل کوتوالی

بقیہ رسالہ [illegible]

آتا ہے۔ البتہ درجہ برودت میں ضعف دل اور دوران خون کی کمزوری سے لبیں اور نیز گوش نیلگوں ہوجاتا ہے۔ جلد میں خارج کیطرف خون بہت کم آتا ہے۔ لیکن طحال جگر وغیرہ اعضائے باطنیہ میں خون کا اجتماع بکثرت ہوتا ہے جب درجہ حرارت میں قلب پر اثرات کم ہوں تو دل قوی ہو جاتا ہے۔ تو خون کو اعضا کی طرف نہایت زور سے پہنچاتا ہے جوش خون اور حرارت کی زیادتی سے دوران خون سریع ہوتا ہے اور نیز جگر طحال میں خون کی زیادتی ہوتی ہے جس سے اعضائے باطنیہ کو نقصان عظیم پہنچتا ہے اگرچہ درجہ برودت میں خون کے اجتماع سے اعضائے باطنیہ کی مقدار کبیر اور وسیع ہوجاتی ہے اور نیز کمزوری ہو جاتی ہے۔ لیکن درجہ حرارت میں خون کے زیادہ حار اور جوشدار ہونے سے اعضائے باطنیہ میں ورم اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اگر ایک دورہ کے بعد بھی مذکورہ رفع ہو جاوے تو قوت بدنی اور علاج موافقہ سے نقصان لاحقہ اعضا فوراً زائل ہو جاتا ہے۔ اگر ادوار کی زیادتی سے تپ مزمن ہو جاوے تو نقصان کے باقی رہنے سے طحال ہر ایک دورہ میں بڑھتی جاتی ہے جبتک شکم سے گزر کر جگر تک پہونچ جاتی ہے۔

اور اسیطرح جگر بھی متورم ہو کر بڑھجاتا ہے اور شکم سے گزر کر طحال تک پہونچ جاتا ہے اس صورت میں یرقان اسہال اور پیچش پیدا ہو جاتے ہیں۔ گردہ میں خون کے اجتماع سے ورم گردہ مرض کبھی البومن یوریا۔ (سفیدہ بیضہ در بول) پیدا ہو جاتا ہے کبھی بول الدم کی شکایت پائی جاتی ہے اور ریہ میں خون کے اجتماع سے سرفہ اور ورم ریہ پیدا ہو جاتا ہے اور خاص شدت بھی میں دورہ کے وقت سرفہ زیادہ آتا ہے اگر خاندانی وراثت سے مریض میں تپ دق کی استعداد پائی جاوے تو اس موقع پر ضرور تپ دق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور نیز اس بخار میں خون کے اجزائے سفید بہ نسبت ذرات سرخ کے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس نقصان عظیم سے خون زیادہ تر کمزور ہو جاتا ہے اور اس حالت سوء ونہ کو انگریزی زبان میں کاک ایک سیا کہتے ہیں اس صورت میں اصلی بدن کا رنگ خفیف ہو جاتا ہے۔ لیکن مفید اشتہائے طعام کم اور آنکھوں کے گرد حلقہ سیاہ پیدا ہو جاتا ہے کبھی قبض کبھی اسہال کبھی درد سر اور زبان میں حرارت معلوم ہوتی ہے اور فصل بار دیں

اکثر ہچکیں کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ خون بدن کی کمزوری۔ ورم طحال اور ورم جگر کے سبب مرض استسقا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے فخذین ساقین اور پاؤں بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ ورم کبد ورم طحال اور ورم گردہ اور ضعف کلیہ سے بھی اعضائے مذکورہ متورم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب اعضائے باطنیہ بدن مثل طحال جگر اور گردہ متورم ہو جاتے ہیں تو قلب کی طرف خون کا دوران بخوبی تصاعد نہیں ہوتا اور زیادہ تر عروق میں جمع رہتا ہے۔ پس آب خون عروق شکم سے جدا ہو کر شکم کے غشائے آبدار میں جمع ہوتا ہے۔ اور یہی استسقا ہے۔ جب آب خون عروق پاؤں سے جدا ہو کر فخذین ساقین اور قدمین کے غشائے خانہ دار میں جمع ہوتا جاتا ہے۔ تو ان اعضا میں موجب ورم کا ہوتا ہے۔ اور جب جیسی مذکور کے بیان احکام میں ذکر ہو چکا ہے کہ سردی سے شروع اور پسینہ کے آنے سے اتر جاتا ہے۔ تو بعض اوقات بھی اوصاف تپ دق میں بھی پائی جاتی ہیں جس سے تشخیص میں دقت پیش آتی ہے۔ مگر اسکے لیے کافی فرق یہ ہے کہ تپ دق میں اکثر سردی نہیں ہوتی اور نیز تپ دق میں مثل جیسی دایرہ کے حفظ ساعت نہیں پائی جاتی اور نیز تپ دق کی حرارت جیسے دایرہ کی حرارت ہی بہت کم ہوتی ہے مگر دبیلہ کبد وغیرہ اعضائے باطنیہ کے ورم حار سے تپ دق میں بھی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے لیکن علامات دبیلہ کبد اور ورم اعضائے دیگر کی موجودگی سے ہر دو تپ میں تشخیص بخوبی ہو سکتی ہے۔

علاج

دورہ مرض سے مریض کو محفوظ رکھنا اسکا اصل علاج ہے اگر شروع دورہ کے وقت یا شروع دورہ کے بعد۔ اتفاق علاج کا پڑے اور دورہ مرض کا روکنا ناممکن معلوم ہو تو اس قسم کی تدابیر عمل میں لاویں کہ دورہ کی جہت جلد منقضی ہونے سے ہر ایک درجہ کا زمانہ کوتاہ ہو جاوے اور جہاں تک مریض کو اذیت معلوم ہو اور درجات کے طول زمانہ سے جو ان بدن کو آفات اور نقصانات عاید ہوا کرتی ہیں۔ ان سے مریض محفوظ رہے یا بدن کو نقصان کم پہنچے۔ پس اصول مذکورہ کی موجب شروع درجہ برودت میں مریض کو حسب فصل لباس پہناویں مطبوخ چاہ رقیق شہو وغیرہ اشیائے رطبیہ حارہ بالفعل پلاویں اگر شراب سے پرہیز ہو تو شراب برانڈی یا شراب گرم پانی کے ہمراہ دیں

قدمین ساقین فخذین۔ ہر دو بغل اور شکم پر گرم ابوتل کے تکمید کریں اور گرم خشت یا اور سبوس گندم گرم کی تکمید بھی فائدہ مند ہے۔ اعضا کی مالش بھی سخن بدن ہے غرض درجہ برودت میں تسخین داخلی سے حرارت خارجی بدن کے لئے زیادہ تر مفید ہے۔ کیونکہ درجہ حرارت کا عنقریب شروع ہونیوالہ ہے اور علاج سے غرض درجہ برودت کی کوتاہی ہے تاکہ اذیت سے مریض محفوظ رہے اور درجہ حرارت کے شروع میں عمل بالضد کریں تاکہ بدن کی حرارت کم ہوجائے پس اصول مذکورہ کے موافق سر پر سرد پانی رکھیں اسفنج کے ذریعہ بدن پر آب نیم گرم کی مالش کریں بار بار دوائی معرق پلادیں تاکہ دورہ کے جلد تر تمام ہونے سے حرارت کی شدت ختم ہوجائے اسیٹیٹ اف امونیا بقدر ۲ ڈرام دو دو تین تین گھنٹہ کے بعد دیں یا سلوشن انٹی مونی ایلس ۱۵ سے ۲۰ قطرات ہمراہ آب سادہ گھنٹہ گھنٹہ کے بعد پلادیں اور ایلس کے معنے مثل ہیں یعنے سلوشن انٹی مونی کے مثل ہو یا سفوف اپیکاکوانا ۵ سے ۱۰ گرین تک یا وائین اپیکاکوانا نصف سے ایک ڈرام تک پانی کے ہمراہ گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیں تاکہ پسینہ بخوبی کھل کر آجاوے یا تہوع اور غثیان شروع ہوں پس اس صورت میں دوائی کا معرق دینا موقوف کردیں اگر ہر سہ ادویہ بالا کو ملاکر استعمال کیا جاوے تو فائدہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔

نسخہ ۱:- لائیکوار امونیا اسٹیٹس ۲ ڈرام سفوف اپیکاکوانا ۵ گرین سلوشن انٹی مونی ایلس ۱۵ بوند پانی ۱۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیں فنسٹین بقدر ۵ گرین شیر گرم میں ہر ایک گھنٹہ کے بعد دینا معرق فائدہ کے لئے سریع الاثر ہے اگر قبض کی شکایت پائی جاوے تو یہ مرکب تیار کرکے دیں۔

نسخہ ۲:- مگنیشیا سلفاس ۱/۲ ڈرام لائیکوار امونیا اسٹیٹس ۲ ڈرام سلوشن انٹی مونی ایلس ۱۵ سے ۲۰ بوند یا وائین اپیکاکوانا نصف سے ایک ڈرام تک پانی ۳ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دو دو گھنٹہ کے بعد پلادیں تاکہ بخار رفع ہوجائے یا اسہال شروع ہوجاویں اسوقت دوا مذکور کے استعمال کو موقوف کریں اگر حرارت کا درجہ کم ہو تو یہ مرکب فائدہ میں عظیم النفع ہے۔

نسخہ ۳:- مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام سلفٹ آف کونین ۹ گرین ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۵ سے ۸ قطرات پانی ۱۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ۴ اونس دیں اور قبض کی زیادہ شکایت ہو دو دو گھنٹہ کے بعد دیں ورنہ چار چار گھنٹہ کے بعد دیں جب اسہال کا سلسلہ جاری ہوجاوے تو اسکو ترک کریں اور پسینہ کی آمد میں بدن کا لباس کم کریں تاکہ پسینہ بکثرت نہ آئے اور مریض زیادہ تر ضعیف نہ ہوجاوے اور نہ اسقدر

لباس کم کریں کہ وجہ برودت دوبارہ عود کرے زیادہ
سردی اور سرد ہوا سے بھی مریض کے بدن کو محفوظ
رکھیں تاکہ پسینہ فوراً بند نہ ہو جاوے بلکہ بدن کو بتدریج
پسینہ سے پاک کریں تاکہ بدن آہستہ آہستہ سرد ہو
اگر سرد ملک یا موسم سرما میں گرم لباس پہنا کر معرق دوا
گرم کر کے پلائی جاوے تو پسینہ فوراً آجاتا ہے لیکن
اس قسم کی تدبیر موسم گرما اور ملک حار میں صورت سرسام
ہے ایسی حالت میں نہایت احتیاط ضروری ہے
اگر درجہ حار میں دماغ ریہ طحال اور جگر وغیرہ کسی عضو
باطنیہ میں خون کا اجتماع پایا جائے تو اس موضع پر فوراً
جونکیں لگا دیں راحت کے وقت اس قسم کی تدبیر
عمل میں لاویں کہ دوبارہ دورہ نہ ہو دفع کرنے اور ادویہ
مانع عود دورہ مرض کی زیادہ تر ہیں لیکن سب سے عمدہ
سریع التاثیر اور عظیم النفع کونین کی استعمال ہے جس کا
طریقہ استعمال یہ ہے کہ قوی الجثہ شخص کو راحت
کے وقت ۵ سے ۱۰ گرین تک چار چار اور پانچ
پانچ گھنٹہ کے بعد دیں بلکہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک ڈرام
تک کونین کو پورا کریں لیکن ۲۴ گھنٹہ میں نصف
ڈرام تک کونین کی استعمال بہتر ہے اگرچہ قبل از
نوبت ایک گھنٹہ کونین بقدر ۵ گرین اکیلا دینا مانع
نوبت مرض ہے مگر متعدد اوقات میں قلیل المقدار
زیادہ تر فائدہ مند ہے اور استعمال کونین کے طریق
مختلف ہیں بعض اوقات سفوف کونین کو منہ میں

ڈال کر اوپر سے پانی پیا جاتا ہے یا لیموں کے رس
یا ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل کریں
اور پانی ملا کر پلا دیں یا ایک ڈرام اسپرٹ نائٹرک ایتھر
میں ۵ گرین کونین کو حل کریں اور قدرے آب سادہ
ملا کر پلا دیں یہ اخیر الذکر طریق سب سے عمدہ ہے اس
صورت میں کونین کی قلیل مقدار کثیر مقدار کا فائدہ دیتی
ہے کیونکہ خون میں ایتھر کے بہت جلد سرایت کر جانے
سے کونین محلول بھی فوراً داخل خون ہو جاتی ہے
اور مانع نوبت ہوتی ہے اگر معدہ یا امعا یا جگر میں
صفرا کا اجتماع معلوم ہو تو پہلے ادویہ مسہلہ مخرجہ صفرا
دیں تاکہ صفرا خارج ہو جاوے بعد ازاں کونین حسب
ہدایت بالا استعمال میں لاویں ورنہ کونین کے استعمال
سے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوتا ہے اور مخرج صفرا
دوائیں یہ ہیں۔ کیالومل کو سفوف جلپ کمپونڈ یا
روبرب کے ہمراہ دیں۔ مگنیشیا سلفاس اور مطبوخ
برگ سنا بھی زیادہ تر مفید ہے اگر کثیر الحس اور قوی
الفکر کے باعث مریض اور نیز تکلیف درد سے
زیادہ تر مبتلا ہو جاوے تو اس حالت کو انگریزی
میں نروس ٹمپرامنٹ (قوی الاعصاب)
کہتے ہیں اگر اس قسم مزاج کے مریض کو کونین دینی
منظور خاطر ہو تو پہلے دماغ اور نخاع کو برومائیڈ آف
پوٹاسیم کے استعمال سے آرام دیں بعد ازاں کونین کا
استعمال کریں ورنہ کونین کا فائدہ مترتب نہیں ہوتا بالعموم ناشتہ کونین

استعمال سے کانوں میں طنین اور بہرہ پن کی آواز مسموع ہوتی ہیں لیکن اصل فایدہ مفقود ہوتا ہے باوجودیکہ کوئی سبب مانع اثر کونین ظاہر میں نہیں پایا جاتا پس اس صورت میں کونین کے استعمال کو ترک کریں اور اسکے عوض مرکبات سم الفار دیں خصوصاً فولرسلوشن سے فایدہ کمال ہوتا ہے اور طریق استعمال یہ ہے کہ اول روز میں دس دس قطرات پلا دیں اور فایدہ کے عدم ظہور صورت میں پھر از سر نو روزانہ ۳ بار دس دس قطرات دے کر بتدریج کم کریں لیکن سم قاتل ہونے کی وجہ سے ہفتہ اور عشرہ سے زاید نہ دیں اگر اس سے بھی فایدہ کی صورت نمایاں نہ ہو تو اسکے بعد دوبارہ کونین دیں۔ اس ترکیب سے یقیناً صورت فایدہ کی نمایاں ہو جاتی ہے اگر کمزور اور ضعیف مریض کو کونین یا مرکبات سنکونیا کا دینا مناسب معلوم ہو تو اسکے ہمراہ ٹنکچر اوپیا یا لائکوار اوپیا سدیٹیو میں ملا کر ضرور دیں خصوصاً حمی غب خالص اور حمی ربع کے لئے کثیر الفایدہ اور عظیم النفع ہے اگر کونین کے استعمال سے شکم میں قراقر پیدا ہو کر شدت ہو جاوے تو کونین کو پانی میں حل کر کے ذریعہ حقنہ کے ذریعہ شکم میں داخل کریں اس صورت میں کونین ایک ڈرام تک بھی دے سکتے ہیں بعض ڈاکٹروں نے اس طریقہ استعمال کو کھانے کی

نسبت زیادہ تر پسند کیا ہے کبھی ان ادویہ سے فایدہ ظاہر نہیں ہوتا اور دیگر ادویہ دینے کی حاجت پیش آتی ہے اگر حمی کے ہمراہ درد مفاصل وغیرہ درد اعضا پائی جاوے تو سلیسین یا سوڈا سالی سلیٹ یا الیڈ سالی سلیٹ ۱۰ سے ۲۰ گرین تک دیں اگر ادویہ مذکور کے ہمراہ نصف وزن کونین شامل کر کے دیں تو فایدہ میں سریع الاثر ہے اگر بخار کے ہمراہ سرفہ یا اسہال پائے جاویں یوکالپٹس ایک سے ۴ ڈرام تک سادہ پانی کے ہمراہ دیں اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اس سے اعضائے باطنیہ کے غشا سے بلغمیہ کو از بس آرام ہوتا ہے بخلاف کونین کہ اس سے غشائے بلغمیہ کو ضرر پہنچتا ہے یوکالپٹس درخت کی قسم سے ہے جو ملک آسٹریلیا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اگر بخار کے ہونے سے ورم طحال ہو جاوے اور لمس سے درد معلوم ہو اور غلاف طحال متورم ہونے سے حرکت تنفس سے بھی محل طحال پر درد محسوس ہو تو طحال کے مقام پر حسب حاجت جونکیں لگا دیں اور زخم جونکوں کے خشک ہونے تک تخم کتان کی پولٹس باندھیں اور میگنیشیا سلفاس و سفوف جلپ کمپونڈ دونوں ملا کر بطور مسہل دیں تا کہ خون کی مائیت کے خارج ہونے سے جوش خون کم ہو جاوے لیکن اس حالت میں کیا لومل کا دینا مناسب نہیں کیونکہ اس سے طحال ملائم

اور ضعیف ہو جاتی ہے اگر طحال کے ورم حار کے رفع ہونے سے صلابت طحال باقی رہجاوے جو بوجہ خون کی سرایت سے ہوا کرتی ہے تو اس قسم کی صلابت بمشکل دور ہوتی ہے کبھی اسکی شکایت عمر بھر رہتی ہے اور بخار کے بار بار ہونے سے ورم طحال میں زیادتی ہوتی ہے اس صورت میں قوی مریض کی صلابت پر مکھی کا پلستر لگا دیں بعد ازاں مرہم ساون کی استعمال سے زخم کو کچھ عرصہ تک جاری رکھیں یا پلستر کے عوض مرہم ایوڈائڈ آف مرکیوری کی استعمال کریں لیکن کبھی اس سے کمزور خون کے مریض کا منہ جوش کر آتا ہے مسوڑے ورم کرتے ہیں اور (مریض) لثہ کے دبانے سے خون بھی جاری ہوتا ہے اس قسم کے مرض میں مرہم سیماب کا استعمال کرنا مناسب نہیں اس موقع پر ٹنکچر آیوڈین یا مرہم آیوڈین کی استعمال زیادہ تر فائدہ مند ہے اگر شراب سے پرہیز ہو تو لائیکو آ آیوڈین کی استعمال کریں ان سے عموماً مریض قوی اور ضعیف دونوں کو فائدہ ہوتا ہے سکالینیم یوپا آر پیورا ۔ آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور برومائڈ آف پوٹاسیم بھی ورم طحال وغیرہ اور اورام احشاے باطنیہ کے لئے فائدہ مند ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک دوا عمر اور قوت مریض کے موافق برابر ایک ہفتہ تک دے کر ترک کریں بعد ازاں برابر ایک دو ہفتہ تک سفوف کلمبا کی مرکب جو اسپلین پوڈر کے نام سے مشہور ہے جسکا نسخہ خاص مرض ورم طحال کی ذیل میں لکھا گیا ہے دیں کیونکہ ادویہ مذکورہ محلل اورام کے استعمال سے خون میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے پس اس قسم کی دواؤں کو زیادہ دنوں تک استعمال کرنا سراسر مضر صحت ہے اگر بعد ازاں طحال میں سختی باقی جاوے تو ادویہ مذکورہ دوبارہ دیں لیکن کبھی سفوف مذکورہ سے اسہال جاری ہو جاتے ہیں پس اس صورت میں سفوف کلمبا کے عوض یہ مرکب تیار کر کے دیں۔

نسخہ:۔ سلفٹ آف کونین۔ سلفٹ آف ایرن ہر ایک ۱۶ گرین۔ لائیکوئر اسٹرکنیا ۴ قطرات ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام نقوع کواشیا ۱۲۔ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک آونس دن میں ۳ دفعہ دیں اگر اس مرکب میں لائیکوار اسٹرکنیا کے عوض ٹنکچر نکس وامیکا ۸۰ قطرات سے ۲۰ ڈرام تک اور سلفیورک ایسڈ کے عوض اسڈ ارومیٹک ڈائلیوٹ شامل کیا جاوے تو نیز فائدہ مند ہے۔ کبھی فریم ریگڈ کٹم بقدر ۳ گرین یا کونین بقدر ۳ گرین ہمراہ آب اجوائن خراسانی یا اکسٹرا کٹ ٹراگزیکم جوب بناکر دن میں ۳ دفعہ دیں یا فریم ڈائی آلیز یعنے آہن محلول یا آب کو مثانہ گوسفند یا مثانہ گاؤ میں بھر کر سربستہ کریں اور کچھ عرصہ تک پانی میں رکھ دیں اگر ہو شئی مثانہ کے غشا سے تراوش کر کے آب خارج ہو

آوے اس آب آہن کو ۱۰ سے ۲۰ قطرات تک پانی یا نقوع ادویہ تلخ کے ہمراہ پلا دیں اور رڈائی اوس چیز کو کہتے ہیں جو غشا سے مترشح ہو کر باہر آوے اور آئینہ دقیق چیز کو کہتے ہیں جب یہ آہن دقیق پانی کے ہمراہ غشا سے مترشح ہو کر آتا ہے تو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے جس طرح یہ آہن کمال باریکی کے سبب غشائے محیط سے خارج ہوتا ہے اسی طرح معدہ میں داخل ہوتے ہی خون میں شامل ہو کر بدن کو قوت دیتا ہے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صلابت طحال کی موجودگی سے حمی مذکور کے عود کرنے کا ہمیشہ خوف رہتا ہے پس رفع احتمال کے لئے بعد زوال حمی مریض کو برابر دو تین ہفتہ تک کونین اور فیری سلفاس کا استعمال رکھیں لیکن ایک دو ہفتہ تک دے کر ترک کر دیں۔ اور چند روز کے بعد پھر کھلا دیں چنداں کہ قوت اصلی بدن میں عود کرے اگر ادویہ مذکورہ کے استعمال سے براز برنگ سیاہ آوے تو اس سے خائف اور متحیر نہ ہو دیں اگر حمی مذکور میں جگر متورم ہو کر مقدار میں بڑھ جاوے تو امونیا میوریاس یا کالشیم میوریاس پیوریا آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم یا برومائیڈ آف پوٹاسیم وغیرہ ادویہ دافعہ اورام باطنیہ کے استعمال کریں۔ اگر محض جگر میں یا غدہ زیر فک اسفل میں ورم کی شکایت پائی جاوے تو امونیا میوریاس کی استعمال زیادہ تر بہتر ہے اور کالشیم میوریاس پیور کی استعمال بھی فائدہ مند ہے اگر ورم جگر کے باعث نیند نہ آوے تو آرام دماغ کے لئے برومائیڈ آف پوٹاسیم کا دینا زیادہ تر بہتر ہے اگر آتشک کے مواد کا احتمال ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کی استعمال بہتر اور افضل ہے اگر ورم جگر کی حالت میں سرفہ کی شکایت بھی پائی جاوے تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ کالشیم میوریاس دیں یا امونیا میوریاس اگر صرف زیادتی مقدار جگر کی شکایت پائی جاوے تو ڈائلیوٹ نائٹرو میوریاٹک ایسڈ فائدہ مند ہے اگر امراض مذکورہ اور ریہ میں سے کوئی مرض وقوع میں آوے یا اخیر امعا اور مرض استسقا کی شکایت پیدا ہو تو ہر ایک کا علاج برعایت حمی کریں اور زوال تپ کے بعد غذائے مقوی خوش ذائقہ دیں روغن جگر ماہی یا سیرپ ٹانک یا سیرپ فیری آیوڈائیڈ وغیرہ حسب مناسب حال مریض دیں اگر عدم فائدہ کی صورت میں بخار کی شکایت ہمیشہ پائی جاوے تو آب وہوا کی تبدیل کریں اور اس قسم کے بلاد میں جا دیں کہ جہاں خشک ہوا ہو اگر کوئی شخص سال بھر میں مبتلا ہو کر صحت تامہ حاصل کر لے اور دوسرے سال میں بھی اسی موسم کے وقت دوبارہ بخار میں مبتلا ہو جاوے تو اس صورت میں حفظ ما تقدم کے

طور پر روزانہ قدرے کونین کی استعمال کریں
تاکہ خراب ہوا کے ضرر سے محفوظ رہیں اور بخار کے
پنجہ میں نہ پہنچیں اگر بخار کے عادی مریض کو سفر
کی ضرورت پیش آوے کہ جہاں موسمی بخار پھیلا
ہوا ہے تو اسکو قدرے کونین کی استعمال روزانہ
اشد ضروری ہے تاکہ مخصوص مقام کی خاص ضرر
سے محفوظ رہے اگر معین الاوقات کے طور پر
چھے یا سات معین وقت پر روزانہ یا دوسرے تیسرے
روز آوے تو تنقیہ اور مبدلات مزاج کے استعمال
کے بعد شب یمانی بریاں بقدر ۸ گرین روزانہ
دینیں ۳ دفعہ دیں اس سے از بس فایدہ ہوتا
ہے لیکن کتب طبیہ عجیبہ میں تحریر ہے
کہ شب یمانی کی زیادہ مقدار سے مرض سل اور
قرحہ پیدا ہوجاتا ہے پس اصل حقیقت اس امر
کی یہ ہے کہ پھٹکری کے اجزا میں ایک جزو تیزاب
گندہک کی ہوتی ہے اور معدہ میں داخل ہوتے
ہی حرارت غریزیہ کی تصرف سے اسکی تیزابی جزو
جدا ہوکر خون میں شامل ہوجاتی ہے اور خون کے
ہمراہ استخوان میں پہنچتی ہے جس سے ہڈی کی اصل
جزو فاسفیٹ آف لایم کو جو عظام کی استقامت
اور مضبوطی قایم ہے فانی کر دیتی ہے جس سے
عظام کی اصلیت نہایت نرم اور ملایم ہوجاتی
ہے اور سل کے عنوان نمایاں ہوتے ہیں اور

نیز جسم کی غدود میں متورم ہوجاتی ہیں اور نیز
قصبۃ الریہ اور شش کی غدود میں متورم ہوجاتی
ہیں یا آخر کار پیٹ کے پڑجانے سے قرحہ ریہ
پیدا ہوجاتا ہے اگر ورم طحال ورم کبد وغیرہ
اعضائے باطنیہ کے اذیت سے مجھے تا بہ
درجہ مزمن کو پہنچ جاوے تو ٹنکچر آیوڈین
۵ سے ۱۰ قطرات تک پانی میں ملا کر روزانہ
بار دیں اگر اس صورت میں وجع مفاصل وغیرہ
اوجاع عضلات کی شکایت بھی شامل حال مریض
ہو تو سالی سالک ایسڈ ۲۰ سے ۳۰ گرین تک
پانی میں حل کرکے دیں کونین سے فایدہ میں
عظیم النفع ہے اگر بخار کی نوبت روزانہ بشدت
پائی جاوے جس سے مقیاس الحرارت کا
سیمابی درجہ ۱۰۳ یا ۱۰۴ تک پہنچ جاوے
اور کونین تنہا یا شمولیت لایکوار آرسنک سے
کچھ فایدہ ظہور میں نہ آوے تو ایسے نازک وقت
میں ۲۰ - ۳۰ گرین سلیسین (یعنی بید جنگلی)
روزانہ دیں۔ فایدہ میں نہایت سریع الاثر
ہے اور نیز ڈنگیو فیور میں مسہل کے بعد دوا
مذکور کی استعمال فایدہ میں اکسیر کا رکھتی ہے
اگرچہ تپ کو مزمن ہونے کی وجہ سے کسی قسم
اور تنقیہ سے فایدہ نہ ہو تو پہلے یہ مرکب مسہل
تیار کرکے دیں تاکہ دستوں سے خون کا اجتماع رفع ہوجاوے

کیونکہ اس قسم کے بخار کا دیر پا ہونا اجتماع خون کے بدوں نہیں ہوتا اور اکثر خون کا اجتماع معدہ یا کبد یا طحال یا دماغ اور نخاع کے کسی غشائے میں ضرور ہوتا ہے۔

نسخہ مسہل :۔ بلوپل ۲ گرین رب حنظل ۵ گرین روغن جمالگوٹہ ایک بوند سب کو ملا کر بوقت خواب دیں تاکہ بوقت فجر بخوبی کھل کر دست آجاویں بعد ازاں یہ مرکب تیار کر کے دیں۔

نسخہ :۔ لائیکوار آرسنک ۵ بوند سلفٹ آف کوینن ۱ گرین پانی ۲ اونس سب کو ملا کر نوبت کے روز ۳ دفعہ بعد غذا دیں اور نوبت کے بغیر ایام میں نصف وزن دوا دن میں ۳ بار دیں اگر کونین کے استعمال سے مریض کو اعتراض ہو تو بے معلوم دیں اور مریض کے گمان پر اعتماد کریں کہ کونین کے استعمال سے دست بردار نہ ہوں مگر کونین کی مقدار ۲۰ سے ۳۰ گرین تک لائیکوار آرسنک اور سفوف بارک کے ہمراہ دیں تو فائدہ میں سریع الاثر ہے

حمے لامی۔ ریمٹنٹ فیور یہ ایک قسم کا بخار ہے جو مرطوب ہوا (ملیریا) کے اثر سے اکثر گرم ممالک میں ہوا کرتا ہے اسمیں بخار قطعی غیر اترتا البتہ چوبیس گھنٹہ میں حرارت کی کمی بیشی ہو جایا کرتی ہے۔ یہ اسم لاطین زبان کا ہے

اور لفظ ری منٹ ٹو سے ماخوذ ہے جسکے معنے بازگشت کے ہیں اور حمے دایرہ کی مانند ہندوستان میں کثیر الوقوع ہے لیکن حمے دایرہ سے بہت کم اس بخار میں درجات ثلثہ پائی جاتی ہیں بخار مذکور کو بھی شروع میں درجات ثلثہ کا وجود ہم مشابہہ حمی دایرہ کے ہوتا ہے جسکی تشخیص ذرہ سے غور کرنے پر بخوبی ہو سکتی ہے کیونکہ حمے دایرہ میں نوبت کے بعد اثر حرارت کا بدن میں اور نبض کی دقت باقی نہیں رہتی اور اس بخار میں زوال شدت کے بعد بدن میں حرارت اور نبض کم شدہ باقی رہتی ہے۔

اسباب

اسباب مہیبہ حمی بعینہ مثل حمے دایرہ کے ہوتے ہیں اور زیادہ تر زہر بنائی کی وجہ سے اسکو تالی ریمل ریمٹنٹ بھی کہتے ہیں اور اکثر زوال کے بعد دوبارہ عود کرتا ہے۔

علامات

اکثر ظہور علامات منذرہ کے بدوں دفعتہً پیدا ہوجاتا ہے گا ہے ظہور اصل حمے کے قبل علامات منذرہ وقوع میں آتی ہیں اس موقع پر حمی مطبقہ متناقصہ کی مشابہ ہوجاتا ہے جس کی تمیز واسطے پر کیجاتی ہی کہ یہی لازمی کہ منذرہ علامات نصف روز نہایت یوم کامل سے زیادہ تجاوز نہیں کرتیں اور قلیل زمانہ کے بعد ہی اصل

بخار کی آمد ہو جاتی ہے اور جیسے مطبقہ متناقصہ کی
شدت علامات برابر ایک ہفتہ تک پائی جاتی
ہیں بعد ہیں اصل بخار ظاہر ہوتا ہے غرض درجہ
برودت کا سبب بہت ہی قصیر ہوتا ہے جس سے
قدرست ہی کہ بعد درجہ حرارت شروع ہو
جاتا ہے یہ درجہ نہایت قوی اور طویل المدت
ہوتا ہے اور اس درجہ میں حمی دائرہ کی نسبت کل
اعراض زیادہ تر شدید ہوتے ہیں سر کی حرارت
اور زبان کی کدورت بول قلیل المقدار اور سرخ
زیادہ ہوتا ہے زیادہ کمزوری کی وجہ سے نبض
زیادہ ضعیف سریع الحرکت اور نہایت کمینت میں
ہوتی ہے تہوع اور قی کی زیادتی سے چہرہ سرخ ہو
جاتا ہے آخرکار درجہ حرارت کی شدت آٹھ سے
بارہ گھنٹہ تک رہتی ہے بعد ازاں اعراض مذکورہ
میں خفت نمایاں ہوتی ہے بدن کی جلد نرم
نبض کی سرعت میں کمی اور نیز زبان کی کدورت
کم ہو جاتا ہے جس سے مریض کو قدرے غذا
کھانے کی رغبت ہوتی ہے اس حالت کو انگریزی
زبان میں ریمیشن (خفیت حمی) کہتے ہیں اور
اکثر یہ حالت صبح کے وقت پائی جاتی ہے اور
ایک سے چار گھنٹہ کے بعد پھر علامات بخار کی شدت
پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس حالت کو انگریزی زبان میں
ایکسس ریشن (زیادتی حمی بعد خفت)

کہتے ہیں اور دورہ ثانیہ کبھی قدر قلیل برودت
سے شروع ہوتا ہے مگر اول نوبت کے درجہ
برودت سے بہت کم اور کبھی درجہ برودت کا
ظہور میں نہیں آتا اور درجہ حرارت کا ابتدا ہی
سے شروع ہو جاتا ہے اور نوبت ثانیہ کا
درجہ حرارت اول درجہ سے کئی درجہ زیادہ ہوتا
ہے اور جسقدر زمانہ بخار کا زیادہ اور طویل ہوتا جاتا
ہے اوسیقدر درجہ حرارت زاید اور بخار کے
خفت کا زمانہ ناقص ہوتا ہے ثانیہ نوبت کے
درجہ حرارت میں بدن کی جلد خشک اور گرم
زیادہ ہوتی ہے جسم کی رنگت زردی مائل ہو
جاتی ہے نبض اسقدر سریع الحرکت ہو جاتی ہے
کہ ایک منٹ میں ۱۲۰ سے ۱۳۰ تک ضربات
پائی جاتی ہیں غثیان اور قے کی موجودگی سے مقام
معدہ پر دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے کبھی
قبض کبھی اسہال جاری ہو جاتے ہیں یعنے
ایک روز قبض دوسرے روز اسہال
کی شکایت یا صبح کو قبض اور شام کو دست
آتے ہیں معدہ کی خرابی اور صفرا کی زیادتی
سے اسہال رقیق نہایت بدبودار ہوتے
ہیں کیونکہ بخار کی حالت میں صفرا کے زیادہ گرم
ہونے سے دستوں میں عفونت پائی جاتی ہے
اور دماغ میں خون کے اجتماع سے ملتحمہ چشم سرخ ہو

زیادہ ہذیان کی شکایت اور کلام میں ارتعاش پایا جاتا ہے۔

انجام

علاج سے دفع ہوجاتا ہے کبھی خود بخود ایک دو نوبت شدت کے بعد دفعتہً اتر جاتا ہے یا شدت اعراض میں بتدریج خفت کے ظاہر ہونے سے زائل ہوتا ہے یہ تینوں صورتیں نیک انجام میں داخل ہیں اگر حرارت کا درجہ اور اعراض کی شدت روز بروز زیادہ ہوتی جاوے اور حمے لازمہ کی مانند خفت کا درجہ کم پایا جاوے بیہوشی اور غنودگی برابر رہے تو بدانجامی کی دلیل ہے جس سے بالعموم جاں بر نہیں ہو سکتا۔ اگر مریض اصل میں ضعیف الخلقت ہو یا فصد لینے میں خون کی کثرت اخراج سے مریض ضعیف القویٰ ہوجاوے یا خون میں ہولے فاسد رطوبت کے زہریلہ کیفیت بکثرت موجود ہو تو اس صورت میں قبل از موت زبان کمدر اور خشک ہوجاتی ہے سوڑہ اور لبیں سیاہ ہوجاتی ہیں نبض ضعیف اور سریع الحرکت اور بدن پر جابجا سیاہ رنگ کے داغ نمودار ہوجاتے ہیں قے اور اسہال میں خون آتا ہے کبھی بکثرت آتی ہے اور بول بند ہوجاتا ہے [illegible]

اخراج پر قادر نہیں ہوتا پس اعراض مذکورہ کے مستحکم ہونے سے اختلال عقل اور لقط اشیاء وغیرہ خرابی دماغ کے اعراض پیدا ہوجاتے ہیں اور عین بیہوشی کی حالت میں مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے کبھی خون میں زہر کی زیادتی سے مریض درجہ برودت میں ہلاک ہوجاتا ہے اگر دماغ نخاع اور اعصاب شعریہ کو زہریلہ خون سے دباؤ پہنچتا ہے اور وہ اپنے فعل سے بیکار ہو جاتے ہیں تو ضعف بدن اور جملہ افعال بدن کے دفعتہً بند ہونے سے روز اول میں عین شدت اعراض کے وقت مریض فوراً مر جاتا ہے لیکن اس قسم کی موت نادر الوقوع ہے کبھی حمی دائرہ کی مانند دیگر امراض کے ساتھ مرکب ہوتا ہے خصوصاً اس میں خون کے اجتماع سے دماغ زیادہ تر مبتلا ہوجاتا ہے۔ کبھی دماغی غشا بھی متورم ہو جاتے ہیں اور اجتماع خون کی صورت زیادہ تر اول نوبت کے شروع میں ہی ہوتی ہے اور اکثر برودت اور حرارت کے درجہ کے مابین یہ حالت پائی جاتی ہے جس سے درد سر شدید ہذیان غیظ حرارت لمس آنکھوں میں سرخی اور غثیان کی شکایت متواتر کبھی قے بھی ہوجاتی ہے اور مریض قوی میں نبض سریع الحرکت صلب اور تار آہن کی مانند دقیق ہوجاتی ہے اور ضعیف میں کمزوری اور ضعف

قلب کے باعث نبض لین اور سریع الحرکت ہوتی ہے
دماغ کے ورم حار میں ہذیان غنودگی اور بیہوشی
کی صورت ضرور ہو جاتی ہے ۔ بلکہ ان سے دماغ
اور عروق غشائی یا پیشر کے مابین آب خون کی تراوش
کا یقینی ثبوت ہوتا ہے جملہ اعراض مذکورہ بوضرر
رساں دماغ میں خون کے اجتماع ۔ حرارت اور خون
کے جوش پر دلالت کرتے ہیں کبھی خون کی
کمزوری اور ضعف بدن سے بھی دماغ کو
ضرر پہنچتا ہے کیونکہ ضعیف غذا کے قبول کرنے
سے دماغ خود ضعیف ہو جاتا ہے جس سے اعراض
اور علامات ضرر رساں پیدا ہو جاتے ہیں اور
دونوں اعراض میں فرق یہ ہے کہ جوش خون
سے روز اول میں ہی دماغ کو ضرر پہنچتا ہے
خون کی کمزوری میں آٹھویں یا دسویں روز ۔
ان دونوں میں جملہ اعراض میں سے ہذیان ہے
جو برسنہ بحار میں پایا جاتا ہے ۔ لثہ اور لبین سیاہ
زبان مکدر اور خشک ہو جاتی ہے انگلیوں
کے سروں سے آس پاس کی چیزوں کو
پکڑتا اور نوچتا ہے جیسا کہ حالت سرسام میں
پایا جاتا ہے حواس باختہ ہو جاتے ہیں نبض
ضعیف اور سریع الحرکت چلتی ہے یہ اعراض
محض کمزوری دماغ کے سبب ہیں نہ دماغ
میں خون کے جوش اور اجتماع سے مجاز ع

ہوا کے متورم ہونے سے کھانسی زیادہ ستاتی
ہے ریہ میں خون کے اجتماع سے پھیپھڑہ متورم
ہو جاتا ہے اور اکثر پیٹھ کی طرف خون کے اجتماع
سے سینہ کو بالکل اذیت نہیں ہوتی اسلئے علامات
نہایت خفی ہوتے ہیں اور فساد حواس کے باعث
نہ خود مریض بیان کرسکتا ہے قدر قلیل کھانسی
ہوتی ہے سانس میں سرعت پائی جاتی ہے ایسے
نازک موقعہ پر طبیب کو چاہیئے کہ ہمیشہ آلہ
مقیاس الصوت کے ذریعہ اصل حقیقت پھیپھڑہ
کی معلوم کرتے رہیں اگر پھیپھڑہ کے دونوں اطراف
یا عام ریہ میں ورم پھیل جاوے تو سرفہ اور
نفث الدم کی شکایت ضرور پائی جاتی ہے اگر
معدہ میں خون کا اجتماع پایا جاوے تو غثیان
اور قئے کی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے زبان
سرخ ہو جاتی ہے اگر مقام معدہ پر غمز کرنے یا
صرف مس سے درد زیادہ معلوم ہو تو ورم معدہ
کا احتمال ہو جاتا ہے یا قریب الحدوث ہے ۔
اگر کسی حیلہ سے قئے بند نہ ہو اور معدہ میں درد
بھی بشدت پایا جاوے انحطاط وجہ بھی شامل ہو
تو معدہ میں ورم حار کی پیدائش کا خیال یقیناً
ہو جاتا ہے کبھی طحال میں خون کے اجتماع سے
بھی ورم طحال ہو جاتا ہے جس سے مقام طحال میں
گرانی پائی جاتی ہے غمز کرنے سے درد ہوتا ہے

اور انگلیوں کی تنقیر سے جسم میں سے ٹھس کی آواز آتی ہے یہ جملہ علامات خون کے اجتماع کے ہیں اگر تنفس اور تنقیر کے وقت طحال میں درد بشدت ہو تو اجتماع خون سے ورم طحال کا یقین کرنا چاہیے کبھی جگر میں بھی خون جمع ہوجاتا ہے جس سے ورم کا احتمال اور مقدار جگر کی زیادتی ہوجاتی ہے اگر عمل تنقیر سے جسم میں سے مصمت کی آواز آوے اور درد چنداں نہ معلوم ہو تو اجتماع خون کا احتمال ہے اور ورم کی صورت میں عند النقر درد ضرور ہوتا ہے جب اجتماع خون کے باعث صفرائے موجودہ جگر پتہ کی طرف حسب عادت نہیں جاتا تو خون میں صفرا کے مل جانے سے مرض یرقان کا پیدا ہوجاتا ہے اور نیز جب ورم حار معدہ کے باعث قے متواتر بافراط آتی ہے تو ورم مذکور کی سرایت امعائے اثناعشریہ تک پہنچ جاتی ہے اور شراکت کی وجہ سے مجری صفرا آرندہ کا غشائے بلغمیہ بھی متورم ہوجاتا ہے پس اس صورت میں مجری کے مسدود ہونے سے صفرا پتہ میں نہیں جاسکتا آخر خون میں ملکر موجب یرقان ہوتا ہے۔ کبھی امعا کے غشائے بلغمیہ میں خون جمع ہوجاتا ہے جس سے اسہال

رفیق آتے ہیں لیکن اس موقع پر موسم سردی کے شروع میں اور ہوا میں قدرے سردی کی ملاوٹ سے زحیر اور پیچش کی شکائیت ضرور پائی جاتی ہے اگر اسہال کی صورت میں مریض کے سینہ پر بثورات ظہور میں آویں اور سر انتخوان ورک کے قریب شکم پر عمل تنقیر سے آب و ہوا کی آواز نمایاں ہو تو حمیٰ مطبقہ متناقصہ تصور کرنا چاہیئے اور مذکورۃ الصدر دونوں علامت کی عدم موجودگی میں بھی لازمی خیال کیا جاوے

علاج

چونکہ اس بخار میں دیگر شکایات کی نسبت درجہ حرارت کا زیادہ شدید اور طویل ہوتا ہے اس لئے اس امر میں زیادہ تر کوشش کرنا چاہیے کہ حرارت کے درجہ میں شدت اور طوالت کم پائی جاوے اگر مریض اور مرض دونوں قوی میں تو زبان کا میلا ہونا زیادہ پایا جاویگا کیونکہ خون کے زیادہ جوش میں کدورت اسہال زیادہ پائی جاتی ہے۔ نیز قوی مریض کے اعضا میں تغیر اور تبدل زیادہ وسریع ہوتا ہے کیونکہ جسقدر زبان کا غشائے مخاطیہ جدید پیدا ہوتا ہے اوسی کے مطابق غشائے مخاطیہ میں وا

ہوکر زنگدار ہوجاتا ہے اور یہ صورت ضعیف مریض میں نہیں پائی جاتی کیونکہ غشیا جدید ئے بلغمیہ کے نہ پیدا ہونے سے وہی قدیم غشائے بلغمیہ اپنی حالت پر سرخ رنگ قدرے کدورت مائل محسوس ہوتا ہے اسی طرح ضعف مرض کی صورت میں جوش خون کے کم ہونے سے زبان پر بھی کدورت کم آتی ہے اگر زبان کے مشاہدہ سے مریض اور مرض دونوں قوی ثابت ہوں تو بقدر مناسب سفوف اپیکاکوانا پانی میں حل کرکے قے کرادیں بعدازاں مسہل جیر مثلاً مگنیشیا سلفاس تنہا یا جوشاندہ سنا اور شیر خشت کے ہمراہ استعمال کریں یا سلفٹ آف سوڈا ـ سڈلیٹز پوڈر سفوف جلاپ کمپونڈ اور گریس پوڈر بھی مفید ہیں اگر قبض زیادہ ہو تو مسہلات مذکورہ میں سے کوئی ایک دوا لے کر زیادہ مقدار میں یا ورنہ اوسط مقدار سے شکم کو صاف کریں اگر مسہل کے بعد بخار میں شدت ہوجائے تو حرارت کی تسکین میں کوشش کریں مریض کو گرم پانی میں بٹھلادیں اور جسم پر سرد پانی کی مالش کریں ترش پانی کی استعمال رکھیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو بخار کی حسب شدت بر عمل تعریق کریں۔

نسخہ معرق :- لیکوار امونیا اسیٹیٹس ۲ ڈرام - شورہ قلمی ۵ گرین - اسپرٹ نائٹرک ایتھر ۲۰ بوند پانی ۲ اونس سب کو ملا کر ایک ایک گھنٹہ کے بعد برابر دیتے جاویں کہ پسینہ شروع ہوجاوے اور شدت حرارت کے زائل ہونے سے سلفٹ آف کونین ۵ سے ۱۰ گرین تک ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل کریں اور پانی ملا کر مریض کو پلادیں - بعدازاں آب تمرہندی - سکنجبین لیمو - سائٹرک ایسڈ پانی ٹارٹریٹ آف پوٹاس اور آب مطبوخ چاول وغیرہ بالفعل سرد اشیا کو برف سے خوب سرد کرکے دیں اور نیز ادویہ مسکنہ عطش مندرجہ طبقہ متزائدہ اور جمی طبقہ مشاقفہ پلادیں - اور قے روکنے کے لیے ایفروی سنگ (جوش خوردہ ازآب و برف آبیدہ ازان) یعنی جن ادویہ کے پانی میں حل کرنے سے جوش پیدا ہوتا ہے بکثرت پلاویں۔

نسخہ ایفروی سنگ :- پوٹاسی کاربوناس ۲۰ گرین - سائٹرک ایسڈ ۱۸ گرین - دونوں کو علیحدہ علیحدہ پانی میں حل کرکے باہم ملادیں اور اثنائے جوش میں مریض کو پلادیں۔

دیگر نسخہ الفیروی سنگ بائی کاربونیٹ
آف پوٹاس۔ کاربونیٹ آف سوڈا ہر ایک
۱۰ اگرین ان دونوں کو ملاکر پانی میں حل کریں بعد
ازاں ۵ اگرین سائیٹرک ایسڈ کو علیحدہ پانی
میں حل کرکے دونوں محلولہ آب کو ملا دیں
اور اثنائے جوش میں مریض کو پلادیں ——
واضح ہو کہ پہلے نسخہ میں صرف کاربونیٹ آف
پوٹاس کو وزن میں سائیٹرک ایسڈ سے زیادہ
کیا گیا ہے اسلئے کہ کاربونیٹ آف پوٹاس
بہ نسبت بائی کاربونیٹ آف پوٹاس کے
زیادہ ثقیل اور غلیظ ہے۔ اور بائی کاربونیٹ
آف پوٹاسی کے خفیف ہونے سے اسکے ہمراہ
ہموزن کاربونیٹ آف سوڈا بھی شامل کیا گیا
ہے اور سائیٹرک ایسڈ کا وزن کم کردیا ہے
تاکہ دونوں محلول عرق کے ملانے سے جوش پیدا
ہو۔ اور جوش خون کی صورت میں ایک حصہ
سرکہ انگوری کو تین حصہ پانی میں ملاکر بذریعہ
اسفنج جسم پر مالش کریں اس صورت میں سرد اور
گرم پانی دونوں قسم کے جائز ہیں مگر سرکے
جوش خون میں ترکیب بالا میں سرد پانی کو استعمال
کرنا ضروری ہے اگر مریض ضعیف القوی ہو تو
مریض کو حوض مسمّی بہ آب گرم میں بٹھلادیں مگر
مقیاس الحرارت کے ذریعہ پانی کی گرمی کو معلوم
کریں کہ پانی کی گرمی ۹۵ درجہ سے زاید نہ ہو جب
پانی کی گرمی کا درجہ ۹۵ تک سرد ہو جائے تو مریض
کو نکال کر بدن کو خشک کریں اور لباس پہنادیں
بعدازاں مسکن حرارت ادویہ باردہ بالفعل جو حصہ
میں مذکور ہو چکی ہیں پلاویں جب بخار کی حرارت
کم ہو جاوے تو کونین ۵ سے ۱۰ اگرین تک تین
تین گھنٹہ کے بعد دیں اگر اس صورت میں بخار
کی شدت اور حرارت کی زیادتی دوبارہ عود کرے
تو کونین کے استعمال کو موقوف کرکے مسکن حرارت
دوائیں دیں اگر شدت حرارت کم درجہ میں
کونین کو میگنیشیا سلفاس یا ادویہ جوش خونریزہ میں
دیا جاوے تو جائز ہے اگر طبیعت لین کے باعث
اسہال جاری ہوں تو کونین کو تنہا دینا مناسب
نہیں بلکہ ٹنکچر اوپیا یا سلوشن مارفیا یا افیون
کے محلول پانی میں حسب مناسب دیں اگر دماغ میں
اجتماع خون کے آثار نمایاں ہوں تو مقام صدغین
پر چند جونکیں لگادیں۔ بعض صاحب اس موقع پر فصد
کو بھی جائز کہتے ہیں لیکن بندہ کے نزدیک فصد
کا لینا ہرگز مناسب نہیں کیونکہ کمزوری کی زیادتی سے
مرض کے بڑھ جانے کا احتمال ہے۔ تعلیق علق
کے بعد مسہل قوی دیں۔ مگنیشیا سلفاس ایک
۲ ڈرام سرد پانی میں حل کرکے دو دو گھنٹہ کے بعد
دیں یا کیالومل اور سفوف جلپ کمپونڈ ملا کر

(ب) اگر مریض کے بدن کی جلد گرم اور خشک معلوم ہو تو مریض کو [illegible] بٹھلا دیں۔ بشرطیکہ مریض قوی ہو ورنہ گرم پانی میں چادر کو تر کرکے نچوڑیں اور مریض کے گرد لپیٹ دیں اگر مذکورۃ الصدر تدابیر کے بعد بھی مریض پر غنودگی اور بیہوشی طاری ہو تو پس گردن پر مکھی کا پلستر لگا دیں اگر اس سے فائدہ معلوم نہ ہو تو وسط سر سے بال تراش کر مکھی کا پلستر برابر آٹھ گھنٹہ تک لگائے رکھیں تاکہ آبلہ بخوبی پیدا ہو جائے اگر کمزوری دل کے باعث دماغ کے مضر علامات نمایاں ہوں تو کاربونیٹ آف امونیا حسب مناسب مقدار میں شیرہ پودینہ کے ہمراہ دیں۔ سپرٹ برانڈی کو پانی میں ملا کر دینا نیز فائدہ مند ہے اور نیز آب گوشت دیں۔ اگر مریض شوربا یا گوشت کو نہ کھا سکے تو حقنہ کے ذریعہ شکم میں پہنچا دیں اگر یرقان کی صورت میں قے کی شکایت بھی پائی جاوے تو خم معدہ پر رائی کا پلستر لگا دیں اگر جگر میں اجتماع خون اور ورم کے آثار پائے جاویں تو محل جگر پر بھی رائی کا پلستر لگانا فائدہ مند ہے یا مرہم آیوڈین یا روغن تارپین کی مالش مقام معدہ اور جگر پر کریں اگر اس سے پورا پورا فائدہ نہ ہو تو معدہ پر مکھی کا پلستر لگا کر آبلہ اٹھا دیں اور اس موقع پر غذائیں بارد بالفعل

(ج) اگر خون کا اجتماع دماغ کے سوا تمام بدن میں پایا جاوے تو مریض کو چادر کی تہہ میں لپیٹ دینا زیادہ تر فائدہ مند ہے اور اس ترکیب کو انگریزی زبان میں ویٹ پیک کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دو چادر لے کر انکی علیحدہ علیحدہ چند تہہ بنا دیں اور سرد پانی میں تر کرکے ایک کو گردن کے پیچھے سے تا مقام کمر تک اور دوسری کو محل ترقوہ سے عظم عانہ تک لپیٹ دیں اور ان کے اوپر ایک دو خشک کمبل لپیٹ دیں تاکہ پسینہ کی کثرت سے [illegible] معدہ۔ جگر۔ طحال گردہ اور مثانہ وغیرہ اعضائے اجتماع خون دفع ہو جاوے لیکن اس عمل کے لئے فصل کا معتدل ہونا ضروری ہے حار اور بارد موسم میں ناجائز ہے۔ اور جب کچھ عرصہ کے بعد انکو اتارنا چاہیں تو سر پر سرد پانی رکھیں تاکہ دماغ میں خون کا جوش پیدا نہ ہو۔ اور بخار کی خفیف حالت میں بجز کونین کی استعمال کریں۔ اور یہ مرکب بخار کی ہر ایک حالت میں زیادہ تر فائدہ مند اور کثیر النفع ہے۔ بخار شدید ہو خواہ خفیف اور خون کا اجتماع ایک عضو میں ہو یا تمام بدن میں پایا جاوے۔

نسخہ :- ٹنکچر اسٹیل ۳۰ بوند کونین ۵ گرین ڈائلیوٹ میوریٹک ایسڈ ۲۰ بوند۔

ادویات و نسخجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم

بقیہ رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۹

مرکب اول خیسانده کتان:- (انفیوژن آف لنسڈ) جسکو لاٹن میں انفیوزم لائی نای کہتے ہیں۔

ترکیب تخم کتان ۱۶۰ گرین اصل السوس نیم کوفتہ ایک ڈرام دونوں کو سوا پاؤ کھولتے ہوئے پانی میں برابر ۴ گھنٹہ تک بند برتن کے اندر بھگو دیں بعد ازاں صاف کرکے مریض کو پلا دیں۔

خوراک ۲ سے ۴ اونس تک

مرکب دوئم روغن کتان:- (السڈ آئیل) جسکو لاٹن میں اولیم لائی نائی کہتے ہیں۔

ترکیب اسکے روغن کو کولہو کے ذریعہ کشید کیا جاتا ہے۔

شناخت۔ لیسدار روغن اور خفیف سی بو رکھتا ہے۔

فوائد دہنیت کے اندر جلے ہوئے مقام پر تنہا یا آب آہک میں ملا کر لگایا جاتا ہے جس سے ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

مرکب سوئم ضماد کتان:- (لنسڈ پولٹس) جسکو لاٹن میں کیٹا پلازما لائی نائی کہتے ہیں۔

ترکیب ۴ اونس آرد کتان میں ۴ ڈرام روغن زیتون یا روغن کنجد ملا دیں ازاں بعد سوا پاؤ کھولتا ہوا پانی ڈال کر بخوبی رگڑیں اور تیار ہونے کے بعد مقام ورم پر باندھیں۔

الم بارک جسکو لاٹن میں الماٹی کا کس کہتے ہیں اس دوا کا درخت انگلستان میں کثرت پیدا ہوتا ہے جسکی چھال کی اندرونی لکڑی دوا میں استعمال کیجاتی ہے۔

شناخت۔ پوست سخت زرد بھورے رنگ پر ہوتا ہے اور موٹائی میں نصف لائن بے بو ہوتا ہے ذائقہ میں تلخ کسیلے پن پر لعابدار ہوتا ہے

فوائد مقوی مرطب اور مصفی خون ہے جسکو جلدی امراض میں عرق عشبہ کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے

نسخہ جوشانده:- ڈھائی اونس الم بارک کے ٹکڑوں کو ڈھائی پاؤ آب مقطر میں برابر ۱۰ منٹ تک جوش دیکر صاف کریں اور ہوسکے

اونس تک استعمال میں لاویں۔

Elemi

الی مائی یہ ایک قسم کی ضمغ ہے جو منیلا کے تالو سے آتی ہے

شناخت تازہ صورت میں چکنی ملایم دانہ دار ہوتی ہے اور عرصہ تک رکھنے سے رال کے طور پر سخت ہوتی ہے اور رنگت میں سفید زردی مایل ہوتی ہے اور بادیان کی طرح خوشبودار ہے شراب مقطر میں بالکل حل ہو جاتی ہے۔

فوائد دیرینہ اور مکرر قروح پر مرہم کے طور پر تحریک کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور بعض دفعہ حمل فتیلہ میں پیپ جاری رکھنے کے لئے بھی اسکی مرہم کو استعمال کیا جاتا ہے۔

نسخہ مرہم (آئنٹ منٹ آف المائی)

ترکیب ۱ ڈرام الی مائی اور ایک اونس سادہ مرہم کو پگھلا کر فلالین سے صاف کریں بعد ازاں ہلاتے جاویں تاکہ جم جاویں۔

امائیل نائٹرس Amyl Nitris

(نائٹریٹ آف امائیل) جب تیزاب شورہ اور شراب گندک میں تانبے کی تار ملا کر عمل کشید کیا جاوے تو اس سے ایک قسم کا ایتھر یعنی الکحال حاصل ہوتا ہے۔

شناخت ایتھر کی طرح سیال رنگت زردی مایل ہوتا ہے اس میں ایک خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے جو چنداں ناگوار معلوم نہیں ہوتی ہے اور شراب مقطر میں حل ہو جاتا ہے پانی میں قریباً

یہ دوائی کمال درجہ کی مضعف اور دافع تشنج ہے جس سے حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے اور شرائین پر کم دباؤ پڑتا ہے

استعمال یہ عرق صرف سنگھانے کے کام آتا ہے جس سے دل کی حرکت بہت تیز ہو جاتی ہے چہرہ سرخ سرگرم اور گردن وغیرہ جگہ پر پسینہ کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں بعض اوقات جسم پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے کبھی تمام جسم کے گرم ہونے سے ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں اور نبض سریع الحرکت ہو جاتی ہے گردن اور دل کی شرائین کے پھیل جانے سے زیادہ تڑپ پیدا ہوتی ہے سر نہایت بھاری اور گھومتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور عقل کے اختلاط سے بیمار نیم خواب سا معلوم ہوتا ہے اور غشی کی حالت میں سنگھانا خصوصاً ڈھیلی ہوئے مریض کو ازبس فائدہ مند ہے جب کلوروفارم کے سنگھانے سے حرکت

قلب ٹہر جاتی ہے تو اُسکے سنگہانے سے فوراً شیر
کا تشنج دور ہو جاتا ہے جس سے فائدہ کی صورت
فوراً ظاہر ہیں آتی ہے اور دل کی حرکت اپنی
اصلی حالت پر آجاتی ہے اور تشنجی دمہ میں بھی اسکا
نہایت پورا فائدہ ہوتا ہے مگر اثر دوا کے ختم ہونے
سے نوبت دمہ کی پھر موجود ہو جاتی ہے۔ وجع
القلب درد معدہ اور پھیپھڑے کے عصبی دردیں
سنگہانے سے نیز فائدہ کلی ہوتا ہے اور اُسکے
کہانے سے فائدہ چنداں مرتب نہیں ہوتا اور
بعض مریضوں پر اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور بعض
پر کم اور سریع الاثر ہونے کی وجہ سے پرخطر بھی ہے
اسکو نہایت احتیاط سے استعمال کرنا درکار
ہے اول صرف ایک دو قطرہ رومال پر ڈال
کر سنگہاویں اور اسکے اثر کو ملاحظہ کریں اور حسب
ظہور اثر قطرات کو بڑہا دیں اور کہلانے سے
چنداں فائدہ نہیں ہوتا اور ذریعہ زیر
جلد سے اگر پچکاری کرنی بھی منظور خاطر ہو تو یہ
مرکب تیار کر کے استعمال لاویں۔

نسخہ۔ امائیل نائیٹریٹ ۱ حصہ شراب ۲
حصہ گلیسرین ۱۰ حصہ سبکو ملا کر ۲ سے ۵ بوند
تک پچکاری کریں اس سے درد کمر اور عرق النسا
کو فائدہ ہوتا ہے بعض حکیم مرض مرگی اور مرض
جہازی میں بھی مفید بتلاتے ہیں خواہ [illegible]

املتاس۔ (کیشیا پلپ)

Pulpa Cassiae جسکو لاٹن میں
کیشیا پلپا اور عربی میں خیار شنبر کہتے ہیں۔
اور اسکے درخت کو کیشیا فسچولا کہتے ہیں۔
اور ہندوستان میں اسکا درخت بکثرت ہوتا
ہے جسکی پھلیاں کا گودا (فلوس خیار شنبر)
دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

شناخت۔ املتاس کی پھلی دو فیٹ لمبی
انچ چوڑی اور گول ہوتی ہے رنگت بھوری سی
سیاہی مائل اور بہت سخت ہوتی ہے اور جوڑ
کے دندانوں کے مابین بل ہیں دو سفید سی صاف
لکیریں ہوتی ہیں اور اندر آڑے بل میں بہت
سے خانے ہوتے ہیں اور ہر ایک خانہ میں
صاف چپٹا بیضوی بھورا سرخی مائل رنگ کا
بیج ہوتا ہے اور بیجوں کے گرد کم و بیش گودا لپٹا
رہتا ہے جسکی وجہ سے پھلی کے ہلانے سے کھڑکھڑاہٹ
کی آواز نہیں آتی اور مغز کی رنگت سیاہ سرخی مائل
ہوتی ہے ذائقہ میں شیریں لزوجیت دار اور متلی
پیدا کرنے والی بو ہوتی ہے۔

فوائد۔ ملین محلل اورام اور مدر حیض بھی ہے۔
زیادہ مقدار کہانے سے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے

استعمال کم آتے ہیں۔ گر دی بھی اپنا کام بخوبی کرتے ہیں پسینہ سے جسم تر بتر ہو جاتا ہے فرانس کے ڈاکٹر ہمیس صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میں نے قریباً پچاس بیمار کا علاج کیا جو بخار محرقہ وغیرہ خراب قسم کے بخار میں مبتلا تھے اور تمام صحت یاب ہو گئے علاوہ ازیں دامی بخار میں جسمیں سخت قسم کی قی ہوتی ہے اور کسی دوا سے رک نہیں سکتی وہ بھی اسکی ۵ گرین کے کھلانے سے فوراً بند ہو جاتی ہے اور ایام حمل کی قی کو نیز فائدہ کمال ہوتا ہے اور نیز ڈاکٹر موصوف تحریر کرتے ہیں کہ ایک لڑکے کو صرع کی نوبت دن میں کئی بار عاید ہوا کرتی تھی اور تھوڑے عرصہ تک ۵ گرین کی مقدار دینے سے فائدہ کلی ہو گیا۔ اگر مرض خسرہ میں ۵ گرین کی مقدار گھنٹہ گھنٹہ کے بعد چند دفعہ دیجاوے تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے خواہ کیسی علامات ردیہ موجود ہوں۔ غرض بخار کے لئے نہایت عمدہ سریع الاثر معرق اور حرارت کو کم کرنے والی دوا ہے اور سل کے بخار میں بھی فائدہ بخش دوا ہے۔ جس سے بخار دور ہو جاتا ہے اور بے چینی کم ہو جاتی ہے خسرہ چیچک میں اس سے بہت

فائدہ ہوتا ہے وجع مفاصل اور عصبی درد میں اسکے استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے اگر زخم میں خارش درد اور سوزش کی زیادتی ہو تو یہ مرہم بنا کر لگاویں فوراً فائدہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے۔

نسخہ مرہم:۔ ۲۰ گرین انٹی فبرین کو ایک اونس سادہ مرہم میں ملاکر لگاویں اور چنبل کی صورت میں مرکیوریل اشمنٹ میں ملاکر لگاویں بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اور رفع تکلیف سرفہ کے لئے یہ مرکب بنا کر دیں اس سے بڑھکر کوئی عمدہ زود اثر دوا نہیں ہے۔

نسخہ:۔ انٹی فبرین ایک ڈرام وائنیم اپیکاک ایک ڈرام ٹنکچر لک ٹوس ایک اونس سب کو ملاکر بقدر ۲۰ بوند ۲-۳ گھنٹہ کے بعد دیں اور دوسری شکایات میں یہ مرکب بہت مفید ہے۔

نسخہ: مـ انٹی فبرین ۳ گرین۔ کافین ½ گرین۔ بائی کاربونیٹ آف سوڈا ۱۰ گرین سب کو ملاکر بیمار کو دیں۔

دیگر تجربہ: مـ انٹی فبرین ۳ گرین سلی سلیٹ آف سوڈا ۳ گرین کافین ½ گرین سب کو ملاکر بیمار کو کھلادیں۔

دیگر مجرب:۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۰۰ گرین۔ کافین ۲۰ گرین انٹی فبرن ڈرام۔ سوڈا بائی کاربونیٹس ۶۰۰ گرین۔ ٹارٹارک ایسڈ ۵۰۰ گرین۔ شکر سفید ۴۸۰ گرین سب کو ملاکر شراب میں کہرل کریں جب قلموں کی شکل تیار ہو جاوے تو بقدر ۲ ڈرام پانی میں حل کریں جب ہوش کہانے لگے تو مریض کو پلاویں۔ از بس فایدہ ہوتا ہے جب بچہ کو بخار اور نمونیا کی وجہ سے بیخوابی پائی جاوے تو انٹی فبرن بقدر ۲ گرین قدرے چینی میں ملاکر بچہ کو کہلاویں تاکہ بچہ کو نیند آجاوے اور بیداری کے بعد حرارت غریبہ کم ہو جاتی ہے پسینہ کہلکر آجاتا ہے اور اعضائے تنفس کی تیزی بھی کم ہو جاتی ہے اور نیز نبض کمزور چلتی ہے اگر کسی لعاب میں حل کرکے ہمراہ شربت پلایا جاوے تو نیز مفید ہے اور مرض ذات الریہ کو اس مرکب کے استعمال سے فایدہ کمال ہوتا ہے۔

نسخہ:۔ انٹی فبرن ۳۰ گرین۔ پنگی لمفی کمپونڈ ۳ ڈرام۔ اسٹیم سلا ایک ڈرام۔ وائنم ایپیکاک ایک ڈرام ٹنکچر امونیا اسلی ٹی ٹس ۴ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دو دو گھنٹہ کے بعد دیں اور مقام درد پر ٹکمید کریں اور دافع عفونت کے طور پر زخم آتشک وغیرہ بدبودار زخموں پر چھڑکنا فایدہ میں سریع التاثیر ہے اور آئیوڈوفارم سے زیادہ تر مفید ہے۔

احتیاط:۔ جب طاقتور مریض کے جسم میں حرارت غریبہ زیادہ پائی جاوے تو انٹی فبرن کا استعمال کرائیں کیونکہ کمزور آدمی کو اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے اگر ضرورت دینے کی پڑے تو تھوڑی تھوڑی مقدار کرکے دیں۔ کیونکہ پوری خوراک میں نتیجہ خراب ظہور میں آتا ہے۔

(۲) نصف نصف گھنٹہ کے بعد بقدر دو تین گرین دیں اس سے حرارت ۱۰۵ درجہ سے ۱۰۰ درجہ تک آجاتی اور چند گھنٹہ تک اسی درجہ پر رہتی ہے۔

خوراک:۔ ۲ گرین سے ۵ گرین تک لعاب کتیرا کے ہمراہ دیں بچہ کو ۲ سے ۶ گرین تک ذات الریہ میں

بذر البنج ہر ایک ۱۱ ماشہ سب کو باریک کر کے سفوف بناویں اور بقدر ایک ماشہ کہانیکو دیں اس سے بچہ کے سبز دستوں کو نیز فایدہ ہوتا ہے اور اسہال دموی وغیرہ نزف الدم میں ان اقراص سے ازبس فایدہ ہوتا ہے۔

نسخہ اقراص گلنار: خرفہ بریاں طباشیر۔ گل ارمنی۔ گلنار۔ صمغ عربی۔ نشاستہ بریاں۔ حب الآس بریاں۔ دم الاخوین۔ شادنج مغسول اقاقیا ہر ایک رتی عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک درم کندر افیون ہر ایک نصف درم سب کو باریک کر کے حسب دستور اقراص بنا دیں اور بوقت ضرورت ایک حب کہانیکو دیں۔

سفوف جس سے اقسام اسہال اور خون بواسیر کو ازبس فایدہ ہوتا ہے۔

نسخہ۔ نشاستہ بریاں۔ گل ارمنی صمغ عربی فوفل۔ شاخ گوزن سوختہ۔ پوست تخم مرغ سوختہ۔ گلنار۔ دم الاخوین۔ تخم ریحان بریاں۔ بارتنگ بریاں جفت بلوط۔ بباسہ۔ پوست بیرون پستہ طباشیر حب الآس کشنیز بیل گری بیخ انجبار افیون ہر ایک ماشہ اور حب السماق بارتنگ ہر ایک ۱۲ ماشہ سب کو باریک کر کے بقدر ۱۲ ماشہ کھلا دیں۔

اشتہار

معلم نسوان

یہ نامی رسالہ جسکے ۴۸ صفحہ ہوتے ہیں ہر ماہ قمری میں ایک بار شایع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر مولوی محب حسین صاحب مترجم کتب امیر علی ٹھگ "میرا پہلا جرم" وغیرہ ہیں اور جناب مولوی عبد الحلیم صاحب شرر مالک رسالہ "دلگداز" کے پرزور مضامین بھی اسمیں درج ہوتے ہیں اسمیں عورتوں کی ہر ایک اخلاقی اور تمدنی حالت سے بحث کی جاتی ہے اور عورتوں اور مردوں دونوں کو اسکا مطالعہ فایدہ بخش ہے قیمت سالانہ مع محصول چار روپیہ للعہ ہے نمونہ کا رسالہ ۴ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے اور گذشتہ سالوں کی جلدیں دو روپیہ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

میرا پہلا جرم۔ یہ کتاب ایک عجیب و غریب ناول کے پیرایہ میں لکھی گئی ہے جو کہ ناولوں میں یہ آپ اپنی نظیر ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ دو روپیہ ہیں۔

المشتہر
مہتمم مطبع معلم نسوان۔ گوشہ محل حیدرآباد دکن

چیچک

جدری

(اسمال پاکس فیوبر)

اور لاتین میں ویری اولا۔ فیور ہندی میں بخار چیچک اور بخار سیتلا کہتے ہیں۔ یہ بخار ایریٹ لیف فیورس (اندر سے باہر آنیوالہ) کے اقسام میں سے ایک قسم ہے اور یہ اسم ایریپ شیٹو سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہیں کسی چیز کا اندر سے باہر آنا۔ جب بدن کے عروق میں سے مواد ردیہ جلد کی طرف رجوع کرتے ہیں تو جسم پہ پھنسیاں اور آبلے بکثرت نکل آتے ہیں اکثر اس متعدی اور لازمی بخار کے تیسرے روز بدن پہ بثورات نکل آتے ہیں اور بثور مذکورہ کے لئے تین حالات پائی جاتی ہیں۔ اول ظہور کے وقت بثور کی صورت بہت چھوٹی ہوتی ہے اور چند روز کے بعد پانی کے بھر جانے سے آبلہ کی شکل چڑھی یا ہو جاتی ہے جو چند ایام کے بعد پیپ میں بدل جاتا ہے جب آبلہ پھٹ جاتا ہے تو خشک ریشہ کے اتر جانے سے جلد پہ آبلے کا باریک نشان سرخی مائل باقی رہ جاتا ہے اور گہرائی کی عدم صورت میں وہ نشان بھی دور ہو جاتے ہیں اور زیادہ گہرائی کی صورت میں آبلہ کے نشان عمر بھر کے لئے پائے جاتے ہیں۔

اسباب

خون میں خاص قسم کی زہر کے داخل ہونے سے مرض جدری کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر ابھی تک یہ امر پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچا کہ زہر مذکورہ حیوانی ہے یا نباتی۔ اور نیز اسمیں بھی اختلاف ہے کہ خون میں زہر مذکور کسطرح داخل ہو جاتا ہے بعض حکیم کہتے ہیں کہ زہر آلودہ ہوا استنشاق کے ذریعہ پھیپھڑہ میں پہنچکر خون میں مل جاتی ہے اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ جب استنشاق ہوا کے وقت زہر مذکور ناک اور منہ کے غشائے بلغمیہ میں داخل ہوتا ہے تو فوراً لعاب دہن کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جاتا ہے بعد ازاں خلاصہ غذا کے ہمراہ خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور بعض حکما کی رائے ہے کہ زہر آلودہ ہوا جلد کے ذریعہ خون میں داخل ہوتی ہے پھیپھڑہ اور معدہ کے ذریعہ سے بھی انکار نہیں

یعنی خون میں زہر کا داخل ہونا صحیح جہاں بھی
ممکن ہے زہر مذکور کے زیادہ قوی ہونے سے
یہ مرض جملہ امراض متعدیہ میں سے قوی تر ہے
اور یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ بدن مریض اور مرض
کے درجات میں سے کون سا درجہ ہے جو
صحیح شخص میں زہر کا اثر زیادہ تر سرایت کرتا
ہے۔ شروع بخار کے ابتدا میں یا ظہور بثور
کے وقت یا بثور کے پختہ ہونے پر یا خشک
ریشہ کے اتر جانے پر لیکن اکثر زہر کی تاثیر خشک
ریشہ کے اتر جانے پر صحیح بدن میں زیادہ اثر
کرتی ہے اور ان بثور کے خشک ریشہ میں متولد
مرض کا زہر یقینی پایا جاتا ہے جو وافدہ امراض
کے طور پر عام میں شائع ہوتا ہے کبھی زہر کی
تاثیر لباس میں خصوصاً سرما کے لباس میں
زیادہ پائی جاتی ہے جو ایک مہینہ سے برابر
سال تک قائم رہتی ہے جب مدت مذکور
میں لباس مشتبہ زیب تن کیا جاتا ہے تو
مرض جدری کا زہر پیدا ہو کر عام طور پر پھیلنا
شروع ہو جاتا ہے اور اسباب معینہ میں
سے مکان تنگ میں زیادہ آدمیوں کی
رہائش بھی موجب مرض ہے کیونکہ اس صورت
میں تنفس ہوا کے خراب ہونے سے زہر پیدا ہو جاتا
ہے اور یہ قباحت وسیع مکانات میں محدود

اشخاص کی رہائش سے کم پائی جاتی ہے اور
اسباب معینہ میں سے بچپن کا زمانہ بھی ہے۔
جسمیں اکثر بچے ہی مبتلا ہوتے ہیں۔

اقسام دانوں کے متفرق متوصل اور مہلک
وغیرہ اوصاف کے ہونے کے لحاظ سے اس
مرض کی چار قسم ہیں۔

قسم اول جدری متفرقہ (ویری اولا
ڈسکریٹا) جب صحیح البدن کے خون میں
زہر مذکور داخل ہوتا ہے تو ساتویں روز سے
چودہویں دن تک ظہور زہر کے اثر سے علامات
منذرہ پیدا ہو جاتے ہیں جس سے بخار کی موجودگی
میں سر اور کمر میں درد ہوتا ہے غثیان ہوتا
ہے اور قے بکثرت آتی ہے ۴۸ گھنٹہ کبھی
۶۰ گھنٹہ کے بعد بدن پر بثور ظاہر ہو جاتی ہیں
سب سے پہلے بثورات کی ابتدا منہ۔ گردن
اور ہاتھ کے زیرین پر ہوتی ہے۔ من بعد
پیٹھ شکم اور پاؤں پر نمودار ہو جاتی ہیں۔ ابتدا
میں دانوں پر قدرے سختی معلوم ہوتی ہے
اور چھوٹے چھوٹے دانے اسرب کے
موافق ہوتے ہیں جنکو ہندی زبان میں چھرہ
کہا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ظہور بثور
کے قبل اکثر اطفال کو مرگی کی مانند عام تشنج پیدا
ہوتا ہے غرض بدن پر بثورات کا ظہور برابر

دو روز تک ہوتا ہے اور بروز کامل کے بعد
بخار خفیف ہو جاتا ہے اور تین روز کے بعد
بثور میں پانی پیدا ہو جاتا ہے اور پر آب ہونے
کی صورت میں بثور کی شکل پہنا اور پیالہ نما ہو جاتی
ہے اور چوتھے دن بثور کے گرد خط سرخ پیدا
ہو جاتا ہے اور پانچویں روز مائیت کی رنگت
سفید مثل شیر کے ہو جاتی ہے زاں بعد بثور
کی شکل پیالہ نما کے زائل ہونے سے اور پانی
کی کثرت سے بثور مذکور مرتفع ہو جاتی ہیں اور
آٹھویں روز آبلہ کی مائیت پیپ میں بدل جاتی
ہے۔ اس موقع پر مریض کے بدن سے بدبو
بکثرت آتی ہے اور نویں روز آبلہ کے پھٹ
جانے اور ریم کے خارج ہونے سے خشک
ریشہ پیدا ہو جاتا ہے اور چودھویں روز خشک
ریشہ کے اتر جانے سے نیچے کی جلد سرخ رنگ
نکل آتی ہے اور سوزش بکثرت ہوتی ہے
جس سے بخار کی شدت دوبارہ ہوتی ہے
اور منہ متورم ہو جاتا ہے اور حلق کے متورم
ہونے سے منہ میں سے پانی بکثرت خارج
ہوتا ہے کبھی اس قسم میں بثورات بکثرت
اور کبھی بہت کم ہوتے ہیں کبھی چند ہی بثور
تمام بدن پر نکل آتے ہیں مگر حال بثور جدا
جدا ہوتے ہیں لیکن درجات ثلثہ برابر پائے جاتے
ہیں جب بثور بدن کی کثرت سے منہ کے غشائے
بلغمیہ اور پلکوں کے اندر بثور پیدا ہو جاتی ہیں تو
اس سے قصبہ ریہ پھیپھڑہ معدہ اور امعا کے غشائے
بلغمیہ پر بھی بروز بثور کا احتمال ہو جاتا ہے۔ لیکن
قصبہ ریہ کے غشائے بلغمیہ میں بثور کے ظہور
سے کھانسی شدید ہوتی ہے اور ریہ متورم ہو
جاتا ہے معدہ اور امعا کے غشائے بلغمیہ پر
بثور کے پیدا ہونے سے اسہال اور زحیر کی
شکایت ہو جاتی ہے۔

قسم دوئم جدری متصلہ
(ویری اولا کانفلوئینس)

یہ نہایت شدید قسم ہے اس میں دانے چیچک
کے پاس پاس اور آپس میں ملے ہوئے مدور
صورت پر اصحاب اضلاع بکثرت ہوتے ہیں
اس قسم میں مندرجہ علامات نیز عصبی علامتیں زیادہ
ہوتی ہیں ابتدا ہی بخار اونچا رہتا ہے غنودگی کے
باعث ہذیان ہوتا ہے کمر کے مقام پر سخت
درد ہوتا ہے تیسرے روز کے پہلے دانوں کے
نکل آنے سے تمام جسم پر سرخی پھیل جاتی ہے
کبھی دانوں کا ظہور پہلے دونوں ہاتھوں کے نیچے
پر ہوتا ہے زہریلہ مواد کی زیادتی سے جلد جسم میں
خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے جس سے آب کثیر
ترشح ہو کر غشائے خانہ دار میں بھر جاتا ہے اور

موجب تہیج کا ہوتا ہے خصوصاً منہ اور بالائے
پلک پر ورم کی زیادتی اسقدر ہوجاتی ہے کہ
مریض آنکھ اوٹھاکر کسی چیز کو دیکھ نہیں سکتا
اور دوران خون بھی سست ہوجاتا ہے۔ ناک
منہ۔ قصبہ ریہ۔ مری۔ معدہ اور امعاء کے غشائے
بلغمیہ کے متورم ہونے سے زکام ہوجاتا ہے
گلا درد کرنے لگتا ہے کہانسی اور دستوں
کی شکایت بدستور ہوجاتی ہے۔ غدود مولد
لعاب کے متورم ہونے سے منہ میں سے غلیظ لعاب
بکثرت خارج ہوتا ہے بول نہایت قلیل مقدار
میں آتا ہے یا یوریا اور یورک ایسڈ کی زیادتی بول
میں پائی جاتی ہے کبھی پیشاب میں خون کی آمیزش
بھی ہوتی ہے جسمیں خوردبین کے ذریعہ مجری بول
داخلی کے چھوٹے چھوٹے چھلکے نمایاں ہوتے ہیں
جس سے گردہ کا متورم ہونا ثابت ہوتا ہے اگرچہ
بثور کے ظاہر ہونے سے بخار میں قدرے تخفیف
ہوجاتی ہے مگر بالکل زائل نہیں ہوتا۔ اور پکے ہوئے
دانوں میں جب پانی بھر جاتا ہے تو سب کے سب
ملکر مثل ایک آبلہ کے ہوجاتے ہیں اور اس قسم
کی کیفیت خصوصاً منہ۔ پیٹھ اور ہاتھوں پر
زیادہ پائی جاتی ہے اور مقدار میں بھی بڑہجاتی ہیں
مگر قسم اول سے قدرے کم اور نہ انپر حلقہ سرخ
ظاہر ہوتا ہے کیونکہ بثورات کے جمع ہونے سے

کوئی جگہ بثور سے خالی نہیں جہاں حلقہ سرخ نمایاں ہو
جیسا کہ قسم اول میں پیدا ہوتا ہے جب پانی کی
تبدیل پیپ میں ہوتی ہے تو پیپ کی رنگت
مکدر خاکستری مائل اور قدرے قلیل سرخی پر ہوتی
ہے اور خشک ریشہ زیادہ تر چوڑا ہوکر اوترتا ہے
جس سے بوئے عفن اور بدبو زیادہ آتی ہے
منہ۔ ناک اور پلک کے نیچے بھی مثل بثور
ظاہری کی آپس میں ملی ہوئی نکل آتی ہیں اور غذا کے
نگلنے وقت اذیت زیادہ تر ہوتی ہے اور
حلق کی غشائے بلغمیہ کے متورم ہونے سے بوقت
تنفس بھی تکلیف شدید ہوتی ہے اور کہانسی بھی
آتی ہے اور ریہ میں ہوا کے بخوبی نہ جانے سے
کبھی مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ کمزوری اور کمال ضعف
کے باعث آٹھویں روز میں بخار کی شدت بہ نسبت قسم
اول پر ہوتی ہے اور ضعف مریض مثل ضعف
صاحب حمی مطبقہ متزایدہ کے ہوتا ہے اور
جو امراض لائق ہلاکت حمی مطبقہ متزایدہ میں عارض
ہوتے ہیں اس میں بھی ویسی ہی پائی جاتی ہیں اگر بتقدیر
مریض موت کے پنجہ سے محفوظ رہے تو بعد میں
کئی امراض میں مبتلا ہونے کے سبب ہلاکت سے
محفوظ نہیں رہسکتا۔ چنانچہ تمام جلد بدن پر دامیل
نکل آتے ہیں فساد خون کے سبب کئی اعضاء مردار
اور بے حس ہوجاتے ہیں اور خون میں پیپ کی آمیزش سے

دماغ - جگر - طحال - ریہ - اصل قلب اور طحال ان کی پیدائش کا مقام ہے وغیرہ اعضائے باطنیہ میں مائیل بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں - ذات الجنب - ذات الریہ - اسہال پیچش کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے وریدیں بھی متورم ہو جاتے ہیں - غشائے مخاطیہ چشم کے متورم ہونے سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں بہ زخم ہو جاتے ہیں کبھی کان کا اندرونی پرت بھی متورم ہو جاتا ہے - خصوصاً مذکورۃ الصدر امراض کی شکایت ان اشخاص میں زیادہ تر پائی جاتی ہے جنکے خاندان میں مرض خنازیر کی استعداد زیادہ ہوتی ہے اگر باوجود امراض مذکورہ کے لاحق ہونے سے مریض موت کے پنجہ میں نہ آوے تو مریض اندھا - بہرا - اور لنگڑا وغیرہ عیوب میں مبتلا ہو کر مدت عمر کو بمشکل پورا کرتا ہے -

قسم سوئم جدری مہلک
(ویری اولا ملیگننٹ)

یہ خراب قسم کی چیچک شدید اور لا علاج ہے اسکی سمیت کا ایسا شدید اثر دل پر ہوتا ہے کہ بخار کی حالت میں نہایت کمزوری ہو کر بثور کے ظاہر ہونے سے پیشتر ہی مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے جسے حاد کے زیادہ ہونے سے

ہذیان کی کثرت اور مریض پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے - قسم دوئیم کی مانند جسم پر دانے ملے ہوتے قدرے سیاہی مائل نکل آتے ہیں - مگر انہیں چندان ابھار نہیں ہوتا آخر مریض کی ہلاکت دو صورتیں میں ہوتی ہے - اول ظہور بثور کی ابتدائی حالت میں بیہوشی اور غشی کی زیادتی سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے - دوئیم ظہور بثور کے بعد جب دانوں میں پانی بھر جاتا ہے اور یہ پانی نہایت رقیق کدورت مائل ہوتا ہے - اعضا اور عروق خون کی کمزوری سے باریک رگوں سے خون خارج ہو کر جلد کے نیچے جم جاتا ہے جس سے ناک کی غشائے باطنیہ - منہ اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں کبھی نکسیر کا خون بھی بکثرت آتا ہے اور نیز دستوں میں خون آتا ہے غشی اور بیہوشی غالب رہتی ہے آخر غفلت اور ضعف کے افراط سے مریض جان بحق ہوتا ہے -

قسم چہارم جدری خفیف
(ویری اولا ماڈی فائیڈ)

اس قسم کے دانوں میں پیپ نہیں پڑنے پاتی کہ پھنسیاں مرجھا کر خشک ہو جاتی ہیں اور نہ اسمیں دوبارہ بخار عود کرتا ہے اور اکثر یہ صورت عمل ٹیکا کے بعد ہوا کرتی ہے

اس میں جملہ علامات خفیف ہوتی ہیں بخار خفیف
تین روز تک ہو کر بعد میں متفرق معدود چھپلے ہوئے
دانے بتدریج ظاہر ہوتے ہیں وہ کبھی بثور کی شکل
پر نہ چیچک کے دانوں پر بعض میں پانی بھر جاتا ہے
اور بعض میں نہ۔ اور بعض پر آب دانوں میں پیپ
پڑتی ہے اور بعض میں نہیں بہر صورت پانچویں
روز میں سب کے سب خشک ہو جاتے ہیں۔
اور نہ خشک لینڈ کے جھڑ جانے سے مریض
کے بدن سے بداغ اور نہ مریض کی ہلاکت
کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اس قسم کی زہر کا اثر
نہایت سخت متعدی ہوتا ہے جس سے
صحیح البدن بہت جلد مبتلائے مرض ہو
جاتے ہیں اور اس قسم کی چیچک نہایت سخت
اور قوی الاعراض ہوتی ہے کبھی چیچک کے دانے دیگر
بثورات بدن کے ہم مشابہ ہوتے ہیں جیسا کہ مرض سوزاک
میں روغن کوپیا کے زیادہ استعمال سے بثورات مشابہ
چیچک نکل آیا کرتی ہیں جن کی تشخیص میں اشتباہ پیدا ہو جاتا
ہے لیکن تھوڑے سے تامل میں معلوم ہو جاتا ہے
کہ یہ بثور اس قسم کے ہیں۔ کیونکہ غیر بثور جدری میں
بخار صداع کمر کی درد وغیرہ مقدمہ علامات بالکل ظہور
میں نہیں آیا کرتیں نہ دانوں کو نکل آنے سے پانی بھرا ہو اگر دانے
پر آب ہو بھی جاویں تو ضرور نہیں کہ ان میں ابھار اور
پیپ پایا جاوے۔

علامات نیک مرض جدری

چیچک کے دانوں کا کم نکلنا کبیر اور سفید ہونا تیسرے
روز میں ظہور کرنا شدید اعراض کا نہ ہونا یہ جملہ علامات
سالم جدری کی ہیں ظہور بثور کے قبل بخار کا ہونا
بہتر ہے نسبت اوس بخار کے کہ بروز بثور کے
بعد ہو۔ اور پیپ کے پیدا ہونے سے دانوں کا ابھار
پر ہونا بھی بہتر ہے اگر آٹھویں روز دوبارہ بخار
قدرے قلیل ہو جاوے تو چنداں مضائقہ
نہیں۔

علامات ردیہ مرض جدری

اگر زہر کی کثرت اور قوت مرض سے خون گندہ
ہو جاوے تو ظہور بثور کے پہلے اور پیچھے بخار نہایت
شدید ہوتا ہے اور بہت دانے بکثرت پیدا ہوتے
ہیں نہ دانے بھرتے ہیں اور نہ اونچے ہوتے ہیں
اور آٹھویں روز دوبارہ بخار کی شدت۔ مریض
میں ضعف اور کمزوری کی زیادتی بدن کی بدلیبیا
ناک اور منہ کی غشائے بلغمیہ میں سیاہ داغوں کا
ظاہر ہونا جسم سے خون کا بہنا۔ بول کا بند
ہو جانا یا قلیل المقدار ہونا یا پیشاب میں خون کا آنا یہ
سب علامات ردیہ اور مہلک مریض ہیں۔

مولف۔ کتب عربیہ طبیہ میں تحریر ہے
کہ چیچک کا ظہور تنہا جلد ہی میں نہیں ہوتا بلکہ حلق
اور اعصاب وغیرہ متشابہ الصفوۃ اعضا میں بھی ایسی بثورات

پیدا ہو جاتے ہیں یہ قول صحت سے بالکل عاری ہے کیونکہ غشاء بلغمیہ اور جلد بدن کے سوا اسکا عارض ہونا غیر ثابت ہے۔

علاج ۔ مریض کو سب سے علیحدہ ہوادار وسیع مکان میں رکھیں تاکہ مریض کے بدن کی زہریلہ مواد ہوائے کثیر میں منتشر طاقت میں ضعیف ہو جاویں اس تدبیر سے خدمت گار وغیرہ صحیح الجسم اشخاص بہت کم موثر ہوتے ہیں اور نیز مریض کو کم اذیت ہوتی ہے بعدازاں تصفیہ ہوا اور مسکن مریض تدابیر عمل میں لاویں چنانچہ مکان کی وسعت کی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے اصل ایوڈین کو ساگرین سے ایک ڈرام تک بادیہ میں ڈال کر مکان کے تختہ پر رکھدیں تاکہ ہوا کی گرمی سے آیوڈین کے ابخرا تبخیر کی صورت میں مکان کی ہوا میں منتشر ہو کر زہر کو نیست و نابود کردیں۔ آیوڈین کی عدم موجودگی میں گندہک کو ۲ ڈرام سے ایک اونس تک لیکر کوئلہ کی آگ پر ڈالیں تاکہ اسکا دہوان مکان کی ہوا میں پہیل جاوے اگر مریض مرض سرفہ میں مبتلا ہو تو مکان میں آیوڈین اور گندہک کا رکھنا مناسب نہیں اونکی بجائے روغن کاربالک الیسڈ کو استعمال کرنا مکان قلیل کے لئے زیادہ تر فائدہ مند ہے

اگر ایک دو ڈرام کاربالک الیسڈ کو پیالہ چینی میں ڈال کر مکان کے تختہ پر رکھدیں تو تصفیہ ہوا کے لئے سریع الاثر ہے اگر ایک حصہ کاربالک الیسڈ کو پچاس حصہ پانی میں شامل کر کے مریض کے مکان بستر پلنگ چادر وغیرہ لباس مستعمل مریض پر چہڑکا جاوے تو نہایت فائدہ مند ہے اگر بخار شدہ جلدی کی شدت حرارت میں نیم گرم پانی کی مالش مریض کے جسم پر بذریعہ اسفنج کیجاوے تو جوش خون اور حرارت کے کم کرنے میں عظیم النفع ہے اور مریض کے لباس کی تبدیل روزانہ کریں اس سے مریض کو گونہ راحت اور آرام ہوتا ہے اور معرق ادویہ کی استعمال سے نیز فایدہ کثیر ہوتا ہے۔

نسخہ معرق لائیکوار امونیا اسیٹیٹس ۲ ڈرام عرق کافور ایک اونس۔ اسپرٹ اینہر نائیٹرس ایک ڈرام سب کو ملاکر موافق عمر اور قوت حرارت جسمی مریض کو دیں اور نیز کہار و نمکین ادویہ مسہلہ کے استعمال سے حرارت اور خون کے جوش کو کم کریں مثلاً مگنیشیا سلفاس۔ سلفٹ آف سوڈا۔ اور سڈلیز پوڈر وغیرہ دیں بعض تجربہ کار حکما کا قاعدہ ہے کہ سلفٹ آف سوڈا

ایک ڈرام ۔ گندھک ۳۰ گرین پانی پاؤ ڈیڑھ
میں حل کرکے ہر روز پلاتے ہیں اسہال اور
تصفیہ خون کے لئے زیادہ تر مفید جانتے
ہیں غرض قبض کی صورت میں ابتدا سے تا تغیر
مرض تک ہر روز دوائی مذکور کو پلا دیں ۔
اگر قبض ہو اور نہ اسہال تو جب تک شور
بخوبی ظاہر نہ ہوں برابر روزانہ دیا کریں بعد زوال
موقوف کردیں اگر منہ اور حلق کے ثبورات
سے کھانے میں تکلیف ہو تو ایک ڈرام
ٹنکچر مرکی کو ۱۲ اونس عرق گلاب میں ملا کر غرغرہ
کریں اگر شراب کے استعمال سے پرہیز ہو تو
ایک ماسہ مرکی کو ایک اونس گلاب میں
حل کرکے بطور مضمضہ استعمال میں لاویں اور
آنکھ کی پلک کو روزانہ دو تین بار اولٹ
کر ملاحظہ کریں اگر آنکھ میں شبرہ معلوم ہو تو
روزانہ دو تین دفعہ آنکھ کو دھویا کریں ۔
نسخہ پھٹکری ۲ گرین ۔ سلفٹ آف زنک
ایک گرین ۔ آب نقوع ۔ کوکنار ۱۲ ۔ اونس
سب کو ملا کر استعمال کریں اگر آنکھ کی پلک
کے کنارے باہم چپاں ہوں تو پانی سے
دھو کر کنارہ پلک پر مرہم روغن کا طلا کریں
اور اسہال کی صورت میں مریض کی
غذا دودھ چاول یا ارارو ٹ کریں اور

یہ مرکب تیار کرکے دیں
نسخہ ۔ چاک نکچر ۔ ٹنکچر کیٹی کیو ایک
۱۰ اونس ۔ شربت کوکنار ۱۲ ڈرام پانی ۱۰
اونس سب کو ملا کر مریض کو پلا دیں بدن کی
خارش میں نیم گرم پانی کا طلا کریں اگر اس سے
دور نہ ہو تو بدن پر روغن قیروطی (کولڈ کریم)
کا طلا کریں خارش اور حکہ کے دور کرنے میں
سریع الفائدہ ہے ۔
دیگر مجرب :۔ روغن بادام ۱۲ اونس
سفوف پلمبائی اسٹیٹس ایک ڈرام حل کرکے
منہ اور ہاتھوں پر طلا کریں ۔
دیگر مجرب :۔ روغن بادام شیریں
نیم سیر موم سفید آدھ پاؤ ۔ دونوں کو ملا کر قلعی
ہنڈیہ میں کوئلہ کی نرم آنچ دیں اور ایک
ذات ہونے پر آگ سے اتار کر سرد کریں
اور قریب البرودت ہونے پر ڈیڑھ پاؤ
عرق گلاب داخل کرکے بخوبی حل کریں اور
حسب موقع مقام خارش پر طلا کریں اگر مقام
سوزش پر اسکو لگایا جاوے تو بھی اس سے
فائدہ کمال ہوتا ہے ۔
دیگر مجرب :۔ موم سفید ۴ ڈرام
اینگزمنا سیٹی (چربی سوسمار آبی) ۴ ڈرام
روغن بادام شیریں آدہ پاؤ سب کو قلعی ہنڈیہ

میں ڈال کر کوئلہ کی نرم آنچ دیں جملہ ادویہ
کے یکذات ہونے پر آگ سے اتار کر
۵ تولہ عرق بہار یا عرق نارنگی داخل کریں اور
بخوبی ملا کر بمقام خارش اور جگہ پر طلا کریں
خصوصاً ہاتھ اور منہ پر اس کا استعمال زیادہ
کریں تاکہ خارش کی وجہ سے گھاؤ نہ پڑ جاویں
کیونکہ اس صورت میں تا بقائے حیات آثار
چیچک قائم رہتے ہیں اور بدصورتی پیدا
کرتے ہیں اسلئے ان اعضا کی حفاظت اشد
ضروری ہے۔

دیگر مرہم نورہ ۱۰ جس سے خارش
اور سوزش کو ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ ۔ آب آہک اور روغن کنجد یا
روغن کتاں مساوی الوزن لے کر باہم ملا کر
اور منہ و جسم و ہاتھوں پر طلا کریں۔ اگر ریم
یا پانی کی موجودگی سے بثور بگڑ اور خارش کریں
اور نیز منہ پر دانے سیتلا کے زیادہ پائے
جاویں جس سے آثار جدری کے قیام کا
احتمال ہو اور نیز مرض کی طوالت کا اندیشہ
پایا جاوے اور خارش بھی حد سے زیادہ ہو
تو اوکسائیڈ آف زنک یا الارونٹ ملکا نوف
کو بمقام خارش پر چھڑکیں اسمیں دفع خارش کی
علاوہ تخفیف بثور کا بھی فائدہ ہے اگر جلد پر

آثار جدری کے قائم رہنے کا احتمال ہو تو
یہ مرکب تیار کر کے لگا دیں فائدہ میں سریع الاثر
اور سودمند ہے۔

نسخہ ۔ روغن تارپین ایک حصہ روغن
کنجد چار حصہ دونوں کو ملا کر برکسونٹر یا قلم
موئین کے ذریعہ منہ کے دانوں پر لگا دیں
تمام بدن پر استعمال کرنا مناسب نہیں تاکہ گرم
کیفیت کے باعث مضر گردہ نہو۔

دیگر مجرب جس سے ازبس فائدہ ہوتا ہے

نسخہ بیسہ کاس بالکاٹ الیسڈ ۱۰ گرین۔
گلیسرین ۱۰ ڈرام مرہم اوکسائیڈ آف زنک
۱۰ ڈرام سب کو ملا کر باہم لت کریں منہ اور ہاتھ کے
دانوں پر طلا کریں اگر سوزن کو کاربالک ایسڈ
میں آلودہ کر کے چیچک کے دانہ کو چھید دیں اس
پیپ کے خارج ہونے سے دانے بہت جلد
خشک ہو جاتے ہیں اگر مرض خفیف الاعراض
ہو تو چنداں علاج کی ضرورت نہیں ہے
اگر بثور کے بخوبی ظاہر نہ ہونے سے اعراض
رویہ اور کمزوری کی علامات ظہور میں آویں
یا دانوں میں پانی کے نہ بھرنے سے اونمیں انقلاع
کی صورت بخوبی نہ پائی جاوے تو ادویہ مقویہ
کی استعمال کریں اس غرض کے لیے ۵ گرین
امونیا کاربونا س کو مفرحات کے ہمراہ دینا

انڈلس پسند ہے اگر حرارت جسم کی کمی سے عمل تعریق کی ضرورت ہو تو امونیا کاربوناس کو عرق پودینہ یا اسپرٹ ایتھر نائیٹراس یا شراب وائین یا شراب برانڈی کے ہمراہ دیں۔ شوربا گوشت بھی دیں بالائی شیر ہضم کے موافق دیں زردی بیضہ نیمبرشت کی استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ لیکن مریض جدری کو ارا روٹ ہمراہ شیر یا وائین شراب دینا زیادہ تر فائدہ مند ہے اور شیر گاؤ کے استعمال سے افضل ہے۔ شوربا گوشت وشوربا مرغ ہمراہ چاول دینا بھی جائز ہے

دیگر۔ ایک ڈرام کلورائڈ آف پلاٹینم کو ۲۰ پاؤ مطبوخ برنج میں حل کرکے بقدر ایک اونس یا حسب مناسب تقاضائے عمر مریض وقتاً فوقتاً ہر ایک مریض چیچک کو دیں تاکہ خون صاف رہے اگر درجہ حرارت میں عرق کے طور پر یہ مرکب دیا جاوے تو زیادہ تر فائدہ مند ہے۔

نسخہ۔ شورہ قلمی ایک ڈرام کو ۲۰ پاؤ آبنجو میں حل کرکے دیا کریں خصوصاً آٹھویں روز کے حد فاصلہ میں عین شدت حرارت کے وقت دینا فائدہ مند حکیم اکسیر کار کہتا ہے اگر مریض بار بار اس دوا کے پینے سے انکار کرے یا اسہال جاری ہوں تو آب انار شیریں یا انار میخوش دیں خیساندہ نارنگی آب انگور پختہ کو برف سے سرد کرکے دینا عظیم الفوائد ہے اگر دمامیل اور تعفن بثورات جلد کی شکایت معلوم ہو تو مطبوخ بارک کے ہمراہ۔ امونیا کاربوناس یا ہیپو یا ٹانک ایسڈ ڈائیلیوٹ وغیرہ منرل ایسڈ کے استعمال کریں نیز وائین شراب یا برانڈی شراب کو ٹنکچر سنکونا کے ہمراہ دیں ادویہ مقویہ جید الکیموس کھانیکو دیں۔ ڈاکٹران ولایت نے کچھ عرصہ سے وسیع تجربہ کیا ہے کہ مریض چیچک کو حوض سی نیم گرم پر آب میں بٹھانا فائدہ میں سریع الاثر ہے اور نیز بہت سے تجربہ کار شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل مذکور کے استعمال سے کوئی بیمار ہلاک نہیں ہوا مگر ایک مریض جسکے وارثوں نے ابتدائی مرض میں علاج مذکور کو اختیار نہ کیا قریب الموت کے وقت اور لاعلاج ہونے کی صورت میں عمل مذکور کے استعمال سے ہلاک ہوا علاج مذکور کے نفع کا کمال ظہور اسوقت ہوا کہ ایک مریض جدری کو کثرت بثور اور تمام جلد بدن کے متعفن ہونے سے ہذیان زیادہ ہو گیا ناک منہ۔ اسہال اور ادرار

کی راہ سے خون بکثرت جاری ہو گیا اور وارثوں نے مریض کے خراب حال کو دیکھکر ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا اور حکیم کامل نے مشاہدہ حال مریض کے بعد نیمگرم پانی کے آبزن کرنیکا حکم دیا جسکی تعمیل فوراً کی گئی اور چند گھنٹہ کے بعد ہذیان کے برطرف ہونے سے مریض نے آواز دی کہ اب میں بہشت میں ہوں اور کہنے لگا کہ اس علاج مفید کو پہلے کیوں نہ کیا اور بیفائدہ مدت دراز تک مجھے عذاب عظیم اور صعوبت الیم میں ڈالا آخرالامر اول روز میں برابر ۲ گھنٹہ تک مریض کو نیمگرم پانی میں رکھکر باہر نکالا اور لباس سب تن کرکے پلنگ پر لٹایا گیا جس سے مریض پر صحت کے آثار قدرے نمایاں ہوگئے بعدازاں تین یا چار روز کے استعمال سے مریض بالکل صحیح وسالم ہوگیا۔ پس جب حمی جدری شروع ہوجائے تو عین درجہ حرارت کی شدت میں مریض کو حوض میں نیمگرم پر آب میں روزانہ دو سہ بار داخل کریں اور حرارت و اعراض کے شدت وخفت کے موافق مدت زیادہ پانی میں رکھیں تاکہ دانوں کے بخوبی ظاہر ہونے سے خون کا جوش کم ہوجاوے مریض کو گونہ راحت اور آرام حاصل ہو اور بس

عمل کو خشک ریشہ کے ساقط ہونے تک ہر روز دو سہ بار کیا کریں اس تدبیر کے کرنے سے کسی دوسری تدبیر کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چونکہ مرض مذکور نہایت خبیث شدید الاعراض موذی اور مہلک ہے اسلئے حکمائے قدیم کچھ مدت تک اسی فکر میں الجھے کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جس سے مریض مرض کے پنجہ سے محفوظ رہے اطبائے تابعین یونانین نے مرض چیچک کے اصل سبب کو گرمی اور جوش خون قرار دے کر ظہور بثور کے قبل فصد لینے اور خون کے کم کرنے پر حکم دیا بعدازاں صحت کی حالت میں ادویہ مبرد و مسکن دم پلایا کرتے تھے تاکہ جوش خون کم ہوجاوے چین اور ہند کے اطبا تدبیر مذکور کے علاوہ صحیح سالم بدن میں چیچک کا مادہ داخل کرتے ہیں اور اس عمل کو نہایت مفید جانتے ہیں کیونکہ صحیح بدن کے قوی ہونے سے نئی چیچک کا ظہور نہایت خفیف ہوتا ہے اور اس قسم کی مصنوعی چیچک میں ہلاکت کا خوف بہت کم ہوتا ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ بازو کی جلد یا اسکے غشائے بلغمیہ میں ایک خفیف سا زخم کرکے مادہ زہر چیچک انسانی کو اس میں داخل کرتے ہیں جب یہی مقام ورم پذیر قدرے سرخی

اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے تب ہو جاتی ہے بعد ازاں تمام بدن پر قدرے قلیل چیچک کے دانے نمایاں ہوتے ہیں مگر بہت کم بین بعد اصل مرض جدری کا ظہور ہرگز نہیں ہوتا حکمائے ہند میں یہ عمل بہت قدیم مدت سے مروج ہے اور ولایت انگلستان میں قریباً سو برس سے جاری ہے جسکے نفع اکثر اور فائدہ عظیم سے ادنیٰ اور اعلیٰ بخوبی واقف ہے جو آبلہ بدن میں مادہ زہر جدری انسانی کے داخل کرنے سے پیدا ہوتا ہے اسکو ڈاکٹری اصطلاح میں ان اکیولیشن (مادہ زہر جدری انسانی کا بدن میں داخل کرنا) کہتے ہیں اور جو آبلہ بدن انسانی میں مادہ زہر گاؤ کے داخل کرنے سے پیدا کیا جاتا ہے اوسکو ویکسی نیشن (مادہ زہر گاؤ کا بدن میں داخل کرنا) کہتے ہیں حکما کو اس عمل کی اطلاع اس طرح سے ہوئی ہے کہ جب دودھ والے گاؤ کے دوہنے سے مادہ زہر آبلہ کا ہاتھ پر لگ جاتا ہے تو ایسی دوہنے والے کے ہاتھوں پر چیچک کے دانے نکل آتے ہیں اور صحت ہونے کے بعد وہ شخص عام مرض چیچک میں مبتلا نہیں ہوتا اخیر ڈاکٹروں نے گائے کی چیچک کی رطوبت کو آدمی کے بازو میں پیوست کرنے کی تجویز نکالی

کی جب آبلہ نمودار ہوا تو اس سے رطوبت کو لے کر دوسرے آدمی کے بازو میں پیوست کرنا شروع کیا جس سے ہزارہا آدمی چیچک کے صدمہ سے محفوظ رہے اور بہت عرصہ تک دونوں عمل کو کیا گیا یعنے مادہ جدری انسانی اور مادہ جدری گاؤ کی استعمال سے خلق خدا کو از بس فائدہ پہونچایا گیا آخرکار وسیع تجربہ سے ثابت ہوا کہ اگرچہ مادہ زہر جدری انسانی کے داخل بدن کرنے سے چیچک کے دانے بہت کم ظہور میں آتے ہیں مگر مادہ زہر کے زیادہ تر قوی ہونے کے سبب . . . . صحیح و سالم اجسام میں بہت جلد چیچک پھیل جاتی ہے شدید اور ردی علامات کے وقوع سے آدمی ہلاک ہو جاتے ہیں اور مادہ زہر گاؤ کے داخل کرنے سے صرف محل زخم پر ایک آبلہ پیدا ہوتا ہے اور صحت آبلہ کے بعد دوبارہ مرض جدری کا پیدا نہیں ہوتا - اور نہ آبلہ مذکور کی زہر صحیح و سالم اشخاص میں سرایت کرتی ہے پس مذکورۃ الصدر خوبی کے لحاظ سے سرکار انگلشیہ نے حکم جاری کر دیا کہ بدن انسان میں فقط مادہ زہر گاؤ کا داخل کیا جاوے اور مادہ زہر انسانی کو مطلقاً استعمال نہ کیا جاوے تاکہ چیچک

کی زہر جو تمام عالم میں پھیلی۔ چونکہ یہ امر تجارب کثیرہ سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ عمل ٹیکہ سے چیچک کی شہود میں نہیں آتی اگر اتفاقاً پیدا ہو بھی تو نہایت خفیف اور بے خوف ہوتی ہے اسلئے اس عمل کو اطفال وغیرہ صحیح الابدان پر کیا جاتا ہے جو شخص کہ اسکے لیے مستعد ہوں تاکہ خبیث مرض کے ضرر سے بچے محفوظ رہیں۔

ٹیکہ لگانے کے طریق

بہت سے ہیں اور سب کا فائدہ یہ ہے کہ مادہ چیچک ٹیکہ کا جلد کی جاذب سطح تک پہنچ جاتا ہے۔

اول بائیں ہاتھ سے معمول کے بازو کو نیچے کی طرف سے کھینچیں تاکہ اوپر کا حصہ کیطرف جلد تن جاوے بعد ازاں نشتر کی نوک پر مادہ زہر گاؤ کو لے کر ڈلٹائیڈ عضلہ کے اختتام پر نشتر کی نوک ترچھی کر کے اوپر سے نیچے کیطرف آہستہ آہستہ اسقدر داخل کریں کہ برائے نام تھوڑا سا خون نکل جاوے زیادہ زخم نکریں ورنہ خون کی کثرت جریان سے زہر مذکور بدن سے خارج ہو جاویگی اور اصل مقصود مفقود ہو جاویگا اندر داخل کرنے نشتر کے بعد برابر ایک سنٹ تک نشتر کی نوک زخم میں رہنے دیں تاکہ رطوبت بخوبی جذب ہو جاوے پھر نشتر کو نکال کر جگہ مذکور کو انگلی سے مل دیں تاکہ خون کے نکلنے سے رطوبت نکل نہیں جاتی اور نہ آبلہ میں کچھ ہرج ہوتا ہے اگر رطوبت کے نکل جانیکا احتمال ہو تو تین جگہ دونوں ہاتھ میں نصف انچ کے فاصلہ پر حسب طریق بالا ٹیکہ لگا دیں اس سے دانہ گول شکل پر بخوبی برآمد ہوتا ہے اور کھرنڈ بھی اچھا بنتا ہے مگر معمول کو اسمیں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ بازو کے مفصل پر ڈلٹائیڈ عضلہ کی مثلث شکل پر ہوتا ہے جسکا چوڑا پن مفصل بازو کی طرف اور باریک سرا استخوان بازو پر پایا جاتا ہے اور جہاں اس عضلہ کا تمام ہوا ہے وہ جگہ مفصل بازو سے قدرے نیچی قریباً ۲ انگشت معلوم ہے اور دوسرا طریق ٹیکہ کے مقرر کرنیکا خاص محل اسطرح پر بیان کرتے ہیں کہ بازو کی ہڈی کو تین حصہ میں تقسیم کریں مفصل مرفق کیطرف سے دو حصے چھوڑ کر مقام شروع حصہ ثالث کی جلد کو بائیں ہاتھ کے بازو پر اختیار کریں اور ٹیکہ کے لیے بازو بائیں ہاتھ کی

اختیار کرنے میں تین فائدے ہیں اول بازو
کے وحشی جانب میں کم حس ہونے کے باعث
درد کی اذیت کم ہوتی ہے دوئم موقع حرکت
پر ٹیکہ کا اثر کم پہنچتا ہے سوئم کاروبار
میں بائیں ہاتھ کو بہ نسبت دائیں کے کم استعمال
کیا جاتا ہے

دوئم۔ عمل ٹیکا سوزن مخصوصہ (ویکسین نیڈل)
اس میں بھی حسب دستور بالا بازو کو پکڑ کر ازاں
بعد سوئی سے مقام مذکور کو بدیں طریق ،،،،
یا اسطرح ▦ کھرچ دیں بن بعد دستہ سوئی پر مادہ
زہر جدری لے کر ملدیں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں
کہ مقام عمل کو اتنا زیادہ نہ کھرچیں کہ وہاں خون
نکلکر منجمد ہو جاوے اس صورت میں مادہ زہر
کے دب جانے سے آبلہ بخوبی نہیں نکلتا اگر
نکلے بھی تو نہایت کمزور بدہیئت اور جلد
ٹوٹ جاتا ہے۔

سوئم۔ مقام مذکور کو عام سوئی سے گود کر
مادہ زہر جدری کو لگادیں۔ مگر اس ترکیب سے معمولی
تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

چہارم۔ چونی کے برابر مقام مطلوبہ میں مادہ
زہر جدری لگا کر گند چھرے سے چند او تھلی شگاف
اسطرح ≡ کریں اور دوبارہ مادہ زہر لگادیں اور
اسیطرح ایک اور مقام پر بھی یہی عمل کریں۔

پنجم۔ پچھنی لگا کر مادہ زہر کو مل دیں۔

ششم۔ ۸۱ ٹکوا یا بھوٹیا سے آبلہ
اٹھا کر جاذب کلیچ پر مادہ زہر لگادیں۔

ہفتم۔ اس عمل کے لئے ایک خاص آلہ
ہے جس کے سر پر تین نشتر یا چھ بال
ہوتے ہیں پس آلہ مذکور کو بجبار گی محل مطلوبہ
پر لگا کر خراش کریں اور جلد باطن کے نمایاں
ہونے پر مادہ زہر لگا کر کچھ دیر تک
انتظار کریں اور لباس بھی نہ پہنا دیں تاکہ مادہ
خشک ہو جاوے۔

تغیرات مقام عمل

جب گودے ہوئے مقام پر مادہ زہر کا
اثر بخوبی ہو جاتا ہے تو کچھ دیر کے بعد سرخی
ظاہر ہو کر رفع ہو جاتی ہے جس سے
ناواقف شخص کو عمل کی کارروائی بیکار سی
معلوم ہوتی ہے لیکن تیسرے چوتھے روز
خطوط ثلثہ میں سے ہر ایک خط پر نہایت
باریک بثور معلوم ہوتے ہیں اگر انکو خوردبین
کے ذریعہ سے دیکھا جاوے تو ہر ایک
بثرہ پر کوچک آبلہ معلوم ہوتا ہے پانی کے
بھر جانے سے سرخی زائل ہو جاتی ہیں اور چند بثور
بڑھ جاتی ہیں۔ پانچویں اور چھٹی دن اور بہار
گول یا بیضاوی سفید قدرے نیلگوں کنارہ

اونچا درمیان سے دبا ہوا نہایت شفاف
دانہ بنجاتا ہے۔ ساتویں دن کے آخر میں
اطراف سے سرخ حلقہ نمودار ہوجاتا ہے
اور برابر دو روز تک بڑھتا جاتا ہے آٹھویں
دن گول چکدار مکمل ہوجاتا ہے اور اس میں
رطوبت نہایت شفاف مثل موتی کے
سفید معلوم ہوتی ہے اور کمال سفیدی و
صفائی کی وجہ سے بعض وسط میں قدرے
سیاہی معلوم ہوتی ہے اور گرد میں بقدر
ایک انچ سرخی پھیل جاتی ہے کبھی
ڈیڑھ انچ کے فاصلہ تک سرخی پائی جاتی ہے
اور دو روز کے بعد بتدریج سرخی مذکور
کے دور ہونے سے دسویں دن آبلہ میں
ریم پڑجاتی ہے۔ بعدازاں پیپ کے نکل جانے
سے کھرنڈ بنجاتا ہے ۱۰ اور ۱۲ روز کے
بعد خشک ریشہ جھڑ جاتا ہے جسکے نیچے
چھوٹے چھوٹے نقاط نمایاں ہوتے ہیں اور یہ آثار
عمل مذکور کی عمدگی پہ دال ہیں۔

یاد رہے کہ مذکورۃ الصدر میں جو کچھ ٹیکا
کے بارے میں لکھا گیا ہے باعتبار اکثر
کے ہی۔ لیکن بعض اوقات نشتر کے
زخم پر ثبور جلدی سے نکل آتے ہیں
اور کبھی بدیر۔ مثلاً زخم سے دوسرے
تیسرے روز ثبور نکل آتی ہیں کبھی چوتھے
پانچویں روز کبھی نویں روز ثبور کا ظہور ہوتا
ہے۔ ان باتوں سے ٹیکا کی عمدگی ثابت
نہیں ہوتی اگر غیر معمولی دانوں میں پانی کی آمد
کے وقت آبلہ کے کنارے اونچے وسط
سے دبے ہوئے قدرے سیاہی مائل
معلوم ہوں جو خاصہ چیچک کے دانوں کا
ہے تو عمل ٹیکا کو عمدہ اور جید خیال کرنا چاہیے
اگر عمل ٹیکا کے بعد پانی سے دانے جلدی
سے پر ہوجاویں لیکن درمیان سے دبے
ہوئے نہوں گرد میں سرخی پھیل جاوے
بدرنگ اور تکمہ پیپ کے جلدی پیدا ہونی
سے زرد رنگ کا کھرنڈ بنجاوے تو عمل
ٹیکا کی عدم عمدگی پر دلالت کرتا ہے
غرض یہاں ٹیکا کی شرائط میں اگر کسی قسم کا نقصان
وقوع میں آوے تو اس میں عمدگی نہیں پائی
جاتی اور اصل شرائط یہ ہیں کہ مادہ زہر جدری
گاؤ کا اوسوقت حاصل کیا جاوے کہ
جب دانے نہایت سے بخوبی بھر جاویں
اور پانی پیپ میں تبدیل نہ ہوا ہو اور
آبلہ کی اونچائی کے وسط میں دباؤ بھی پایا
جاوے محض اونچائی قابل حاصل کرنے
مادہ کے نہیں ہے اور نیز آبلہ کا پانی نہایت

صاف اور شفاف ہو اس میں سرخی یا زردی یا سفیدی مثل شیر اور پیپ کے نہو اور مواد کے حاصل کرتے وقت اس کو ناخن بھی نہ لگے اور جس معمول علیہ سے یہ مواد لیا جاوے وہ صحیح البدن ہو اور امراض جلدیہ میں مبتلا نہو پس اس قسم کا مواد قابل عمل ہوتا ہے اور جس آلہ سے عمل ٹیکا کیا جاوے وہ خوب صاف وستھرا کیا جاوے جب آٹھویں روز آبلہ پانی سے خوب پُر ہو جاوے تو اس سے اطفال وغیرہ اشخاص کو عمل ٹیکا کریں لیکن تازہ پانی کی عدم موجودگی میں حاصل کئے ہوئے مواد زہر کو استعمال میں لاویں اور بہترین طریق سے حاصل ہوتا ہے اولاً چند پائیٹ ہاتھی دانت کے دو ڈھائی انچ لمبی اور تہائی انچ چوڑی ایک تختی ہوتی ہے جس کے دونوں سرے گول اور پتلی ہوتی ہے جب اس پر آبلہ عمل ویکسینیشن کا مواد زہر لگا دیں تو اسکو خشک ہو جانے پر دوبارہ رطوبت مذکورہ لگا دیں تاکہ مواد رطوبت (ملف) بخوبی ظاہر خواہ جم جاوے اور خشک کریں اور استعمال کے وقت مذکورۃ الصدر تختی علاج کے ایک سرے کو بھاپ دے کر نرم کریں یا قدرے پانی سے نم دے کر گودے ہوئے مقام پر گھس دیں اس ترکیب سے رطوبت مذکورہ کا اثر دو روز تک برابر رہتا ہے

دوئم خشک لیثہ (کرسٹ)

جب آبلہ پر آب چیچک کھرنڈ خود بخود جاویں تو انکو لے کر باریک کریں اور بحفاظت تمام بند شیشی میں رکھ دیں اور بوقت ضرورت ایک چھوٹے سے پتیل کے کھرل میں قدرے پانی ڈالکر کھرل کریں تاکہ دودھ کے ہمرنگ ہو جاوے بعد ازاں گودے ہوئے مقام پر لگا دیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ عرق مذکور نہ بہت رقیق ہو اور نہ غلیظ القوام کیونکہ پتلے ہونے کی صورت میں اثر حسب خاطر ظہور میں نہیں ہوتا اور گاڑھے ہونے کی صورت میں موسم گرما میں تیز اور سریع الاثر ہو جاتا ہے اور نیز ہمیشہ تازہ تیار کرکے استعمال میں لاویں۔ اور کھرنڈ میں کئی ہفتہ تک اثر موجود رہتا ہے ایک عمدہ کھرنڈ دو تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے خراب آبلہ کا کھرنڈ استعمال کے قابل نہیں ہے اور نہ اس آبلہ کا کھرنڈ جس سے پیپ نکل گئی ہو۔

ادویات و نسخہ جات

منقول از قرابادین احمدیؐ حصہ دوم

بقیہ رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۹

حبوب جس سے اسہال دموی اور سبز رنگ کے اسہال کو ازبس فائدہ ہوتا ہے

نسخہ:- خرفہ بریاں۔ انار دانہ سماق زرشک۔ بادرنگ۔ پوست بیرون پستہ ہر ایک ۳ ماشہ سب کو بریاں کریں صمغ عربی کتیرا۔ طباشیر۔ کاہو۔ گلنار۔ کہتہ سفید ہر ایک ۴ ماشہ۔ نشاستہ ۳۰ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ جوز بویہ ۳ عدد۔ زہر مہرہ سائیدہ ۳ ماشہ۔ سب کو باریک کرکے لعاب اسبغول میں حبوب بمقدار نخود بناویں اور بوقت ضرورت صبح و شام کہاویں۔ اگر ۵ تولہ ناسپال کو ایک سیر پانی میں جوش دے کر بقدر ۲ تولہ دن میں ۳ دفعہ پیا جاوے تو پیچش اور اسہال مزمن کو ازبس فائدہ ہوتا ہے مگر جوش اسقدر دیں کہ پانی نصف سیر رہجائے سفوف انار دانہ جس سے درد معدہ کو فائدہ ہوتا ہے قبض دور ہوجاتی ہے۔

نسخہ ۴:- انار دانہ۔ برگ سنا ہر ایک ۶ درم۔ زنجبیل نمک سیاہ نمک ہندی زیرہ سفید آملہ پودینہ بادیان ترید ہر ایک ۲ درم اجوائن ۳ درم سب کو باریک کرکے بوقت صبح بقدر ۹ ماشہ کہاویں اگر ضعف ہاضمہ اور قے کی ضرورت میں انار دانہ دہ درم مصطگی پودینہ ہر ایک ۲ درم ایک رطل پانی میں جوش دے کر شربت انار شیرین کرکے پلایا جاوے تو ازبس فائدہ ہوتا ہے۔

جوارش انارین

آب انار ترش آب انارین قند سفید ہر ایک ایک سیر آب پودینہ سبز گلاب ایک ایک ۷ درم سنبل مصطگی ہر ایک دو درم الائچی دانہ پوست ترنج پوست بیرون پستہ طباشیر کشنیز ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے حسب دستور تیار کرکے بقدر ایک تولہ کہاویں۔

حبوب ہاضمہ۔ انار دانہ ۲ تولہ۔ سماق۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ۔ آملہ کچری۔ زنجبیل ہر ایک تولہ۔ دارچینی۔ قرنفل۔ پودینہ۔ عود عربی۔ زرنباد ہر ایک ۳ ماشہ۔ شیطرج ہندی۔ قاقلہ۔ اجوائن۔ زرشک۔ بادیان۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری

نمک سانبر ہر ایک ۹ ماشہ ۔ جوکھار ۲ ماشہ
سب کو باریک کرکے آب ادرک میں
کھرل کریں ۔ اور حبوب بمقدار نخود بناکر استعمال
میں لاویں ۔ اگر بواسیر کے مسے سے رطوبت بکثرت
خارج ہو تو پوست انار کن ۔ جفت بلوط
جوز السرو سب کو مساوی الوزن لیکر باریک
کریں اور مسے پر لگادیں ۔ مقل ازرق کندر
اور راتنج حبل اور بیخ کنیر کو بطور تبخیر استعمال
کریں سرطان رحم سیلان الرحم کی وجہ سے بدبودار
مواد بکثرت خارج ہوں تو اسکی پچکاری سے
فایدہ ہوتا ہے ۔

پچکاری ۔ پوست بیخ انار ۲ - اونس
پھٹکری ۴ درام دونوں کو سیر بھر پانی میں جوش
دیں اور تین پاؤ کے رہجانے پر پچکاری
کریں ازبس فایدہ مند ہے سوزش حلق
اور عظم اللہات میں اسکے غرغرہ سے
فایدہ ہوتا ہے ۔

نسخہ ۔ پوست بیخ انار ۵ تولہ کو سواسیر پانی
میں جوش دیں جب نصف رہجائے
تو پھٹکری بھی داخل کرکے غرغرہ کرادیا
اگر قے کی رکاوٹ کسی صورت سے
نہ ہو تو یہ سفوف بناکر دیں ۔

نسخہ سفوف :۔ آرد کنار ۵ ار

فلفل دراز مغز فستہ تمر ہندی ۔ سعد کوفی کشنیز
سفید کنول گٹہ انار دانہ زہر مہرہ
سایذہ سماق گلنار زیرہ سفید ہر ایک
۳ ماشہ بزر البنج رفیدون قرنفل ہر ایک
۲ ماشہ سب کو باریک کرکے بقدر ایک
ماشہ دیں ۔ اگر مریضہ میں پیاس کی
شدت ہو تو یہ شربت بناکر پلاویں

نسخہ شربت انار :۔ آب انار ترش
آب انار شیریں آب لیموں ہر ایک ایک
رطل آب پودینہ پاؤ بھر نبات سفید
ایک رطل سب کو ملاکر حسب دستور
تیار کریں اور پلادیں اس سے قے اسہال
غثیان کو نیز فایدہ ہوتا ہے ۔ اگر حکم
کرنا پستان کا منظور ہو تو برگ ارکل اور
اور پوست انار کو نیکوفتہ کرکے شبانہ روز
پانی میں بھگو کر جوش دیں اور صاف کریں
بعد ازاں چہارم حصہ روغن کنجد داخل کرکے
دوبارہ جوش دیں تاکہ روغن رہجاوے
اس سے پستان کو مالش کیا کریں حبہ [illegible]
پستان ثقل باکر [illegible]
ضعف قلب اور خفقان کی صورت [illegible]
میں یہ عرق بناکر استعمال کیا جاوے تو
فایدہ میں حکم اکسیر کا رکھتا ہے اور تسکین

حرارت معدہ کبھی ہے

نسخہ عرق:۔ آب انار شیریں۔ آب سیب۔ آب بہی۔ آب ناسپاتی۔ آب کاہو سبز ہر ایک نیم سیر آب لیموں آب زردک۔ آب کدو ہر ایک دو سیر آب ہندوانہ۔ آب بنفشہ آب کشنیز سبز ہر ایک سیر گل نیلوفر گاؤزباں۔ بادرنجبویہ مقشر۔ بورہ صندل سفید ہر ایک پاؤ بھر۔ طباشیر سفید ۲ تولہ کشنیز مقشر آدہ پاؤ۔ شیر گاؤ دہ سیر سب کو ملا کر حسب دستور عرق کشید کریں۔ اگر مرض دوا میں انار دانہ ترش ۵ ماشہ۔ صندل سفید۔ کشنیز خشک ہر ایک ۳ درم زرشک ۱۲ درم تمر ہندی ۲۴ درم کو مطبوخ خیساندہ چند روز ملا کر پلایا جاوے تو فائدہ ہوتا ہے اگر تنقیہ کے بعد پلایا جاوے تو زیادہ تر مفید ہے اگر سر درد بخاری اور رفع بخار کے لئے یہ شربت دیا جاوے تو فائدہ میں بے نظیر ہے۔

نسخہ شربت:۔ آب انار ترش آب انار شیریں آب سیب آب لیموں ہر ایک پاؤ بھر [illegible] ہر ایک [illegible] عناب [illegible] حسب [illegible]

تین سیر پانی میں جوش دیں جب سیر رہ جاوے تو صاف کریں اور سیر نبات میں قوام شربت کریں

انٹی فیبرین

Antifebrin

(ضعیفا) اور یہ ٹینی لائیڈ کے نام سے بھی مشہور ہے یہ غیر آتی ایسٹیک ایسڈ اور انٹی لائن کے ملانے سے تیار ہوتا ہے

شناخت:۔ چھوٹی اور سفید چمکدار قلموں میں ہوتا ہے بلا بو ہے ذائقہ بھی ہے اور زبان پر ملنے سے جلن پیدا ہوتی ہے شراب لعاب میں بخوبی حل ہو جاتا ہے سرد آب میں۔

فوائد:۔ نہایت عمدہ سریع الاثر دافع نوبت عرق دافع عفونت منوم اور مسکن الوجع ہے انٹی پائرٹک دافع حرارت اور انٹی آڈیپیرٹک بھی ہے اس کے استعمال سے حرارت غریبہ کا ٹمپریچر ۲ سے ۳ درجے تک فوراً کم ہو جاتا ہے نبض کی سرعت اور تیزی بھی کم ہو جاتی ہے لیکن کمزوری بالکل [illegible] ہو جاتا ہے

استعمال کم آتے ہیں۔ گردے بھی اپنا کام بخوبی کرتے ہیں پسینہ سے جسم تربتر ہو جاتا ہے فرانس کے ڈاکٹر ہیمیں صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میں نے قریباً پچاس بیمار کا علاج کیا جو بخار محرقہ وغیرہ خراب قسم کے بخار میں مبتلا تھے اور تمام صحت یاب ہو گئے علاوہ ازیں دماغی بخار میں جہاں سخت قسم کی قے ہوتی ہے اور کسی دوا سے رک نہیں سکتی وہ بھی اسکی ۵ گرین کے کہلانے سے فوراً بند ہو جاتی ہے اور ایام حمل کی قے کو نیز فائدہ کمال ہوتا ہے اور نیز ڈاکٹر موصوف تحریر کرتے ہیں کہ ایک لڑکے کو صرع کی نوبت دن میں کئی بار عاید ہوا کرتی تھی اور تھوڑے عرصہ تک ۵ گرین کی مقدار دینے سے فایدہ کلی ہو گیا۔ اگر مرض خسرہ میں ۵ گرین کی مقدار گھنٹہ گھنٹہ کے بعد چند دفعہ دیجاوے تو بہت جلد فایدہ ظہور میں آتا ہے خواہ کیسی علامات ردیہ موجود ہوں۔ غرض بخار کے لیے نہایت عمدہ سریع الاثر معرق اور حرارت کو کم کرنے والی دوا ہے اور سل کے بخار میں بھی فائدہ بخش دوا ہے۔ جس سے بخار دور ہو جاتا ہے اور بے چینی کم ہو جاتی ہے خسرہ چیچک میں اس سے بہت فایدہ ہوتا ہے وجع مفاصل اور عصبی درد میں اسکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر زخم میں خارش درد اور سوزش کی زیادتی ہو تو یہ مرہم بناکر لگاویں فوراً فایدہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے۔

نسخہ مرہم :- ۲۰ گرین انٹی فبرین کو ایک اونس سادہ مرہم میں ملاکر لگاویں اور چنبل کی صورت میں مرکیوریل اشٹمنٹ میں ملاکر لگاویں بہت جلد فایدہ ہوتا ہے اور رفع تکلیف سرفہ کے لئے یہ مرکب بناکر دیں اس سے بڑھکر کوئی عمدہ زود اثر دوا نہیں ہے۔

نسخہ :- انٹی فبرین ایک ڈرام وائنیم اپیکاک ایک ڈرام ٹنکچر لکٹوسر ایک اونس سب کو ملاکر بقدر ۱۰ بوند ۲-۳ گھنٹہ کے بعد دیں اور دوسری کھانسی میں یہ مرکب بہت مفید ہے۔

نسخہ :- ۳ انٹی فبرین ۳ گرین کافین ½ گرین۔ بائی کاربونیٹ آف سوڈا ۳ گرین سب کو ملاکر بیمار کو دیں۔

دیگر تجربہ :- ۳ انٹی فبرین ۳ گرین سلی سلیٹ آف سوڈا ۳ گرین کافین ½ گرین سب کو ملاکر بیمار کو کھلاویں۔

دیگر مجرب:- برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۰۰ گرین۔ کافین ۲۰ گرین انٹی فبرن ۲ ڈرام۔ سوڈا بائی کاربونا ٹس ۴۰۰ گرین۔ ٹارٹارک ایسڈ ۵۰۰ گرین۔ شکر سفید ۴۸۰ گرین سب کو ملا کر شراب میں کہرل کریں جب قلموں کی شکل تیار ہو جاوے تو بقدر ۲ ڈرام پانی میں حل کریں جب جوش کہانے لگے تو مریض کو پلاویں۔ ازبس فائدہ ہوتا ہے جب بچہ کو بخار اور نمونیا کی وجہ سے بیخوابی پائی جاوے تو انٹی فبرن بقدر ۳ گرین قدرے چینی میں ملا کر بچہ کو کہلاؤ تاکہ بچہ کو نیند آجاوے اور بیداری کے بعد حرارت غریبہ کم ہو جاتی ہے پسینہ کہلکر آجاتا ہے اور اعضائے تنفس کی تیزی بھی کم ہو جاتی ہے اور نیز نبض کمزور چلتی ہے اگر کسی لعاب میں حل کر کے ہمراہ شربت پلایا جاوے تو نیز مفید ہے اور مرض ذات الریہ کو اس مرکب کے استعمال سے فائدہ کمال ہوتا ہے۔

نسخہ:- انٹی فبرن ۳۰ گرین۔ ہنگی لمف کمپونڈ ۳ ڈرام۔ اسٹیم سلا

ایک ڈرام۔ وائینم ایپکاک ایسڈ ا ڈرام ۸ ٹنکچر ایمونیا اسکلی ٹی ٹس ۴ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دو دو گھنٹہ کے بعد دیں اور مقام درد پر تکمید کریں اور دافع عفونت کے طور پر زخم آتشک وغیرہ بدبودار زخموں پر چھڑکنا فائدہ میں سریع التاثیر ہے اور آئیوڈوفام سے زیادہ تر مفید ہے۔

احتیاط:- جب طاقتور مریض کے جسم میں حرارت غریبہ زیادہ پائی جاوے تو انٹی فبرن کا استعمال کرائیں کیونکہ کمزور آدمی کو اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے اگر ضرورت دینے کی پڑے تو تھوڑی تھوڑی مقدار کر کے دیں کیونکہ پوری خوراک میں نتیجہ خراب ظہور میں آتا ہے۔

(۲) نصف نصف گھنٹہ کے بعد بقدر دو تین گرین دیں اس سے حرارت ۱۰۵ درجہ سے ۱۰۰ درجہ تک آجاتی اور چند گھنٹہ تک اسی درجہ پر رہتی ہے۔

خوراک:- ۳ گرین سے ۵ گرین تک لعاب کتیرا کے ہمراہ دیں بچہ کو ۲ سے ۴ گرین تک۔ ذات الریہ والوں کو

مثلاً وجع المفاصل وغیرہ عصبی دردوں میں
۔۔ سے ۵ گرین تک دیں بعض اوقات
بعض گرین سے ایک ڈرام تک دینے
سے کوئی نقصان عاید نہیں ہوتا اور
بچوں کے لئے نصف سے ۲ گرین تک

انٹی پائیرن اضد الحرا

Antipyrin

جس کو لاٹن میں فی ناذونم کہتے ہیں
ایک جدید قسم کا جوہر ہے جسکو
۱۸۸۴ء میں ڈاکٹر گارین صاحب
نے ایجاد کیا اور ڈاکٹر چارڈ وغیرہ
بہت ڈاکٹروں کے تجربہ میں نہایت
مفید اور سریع الاثر ثابت ہوا۔

شناخت:- سفید رنگ کا
قلمدار سفوف ہے بو ذائقہ میں قدرے
تلخ ہوتا ہے اور پانی میں بخوبی حل ہو
جاتا ہے اسکے عرق میں تیزاب شورہ کی
دو بوند قطرات ملائے جاویں تو سبز رنگ
ہو جاتا ہے اور جوش دیکر ایک دو قطرے ڈالی
جاویں تو سرخ رنگ ہو جاتا ہے۔

رسالہ حافظ صحت لاہور

نمبر ۱۲ | بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء | جلد ۲۴

طب نسوان

علاج اسقاط حمل

ایام حمل میں جہالت کیوجہ سے عورتوں کو سخت نقصان پہونچتے ہیں۔ اول تو سخت پردہ کی وجہ سے یوں ہی پردہ نشین عورتیں بہت کمزور ہوتی ہیں اور زچگی کی تکلیفیں برداشت کرنے کی نہایت ہی کم قابلیت رکھتی ہیں دوم طبی معلومات کی عدم واقفیت کے باعث سے زچگی میں اور بھی جلد تر شکار اجل ہو جاتی مشاہدہ سے ثابت ہے کہ پردہ نشین عورتیں ایام وضع حمل میں بہت مرتی ہیں۔ اسکے سبب دو ہی ذہن میں آتے ہیں۔ ایک تو جہالت اور دوسرے موجودہ پردہ! اس سخت پردہ کیوجہ سے عورتیں ان اسباب سے محروم ہیں جو حفظ صحت کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں اور جہالت کے سبب سے وہ ایام حمل میں ایسی احتیاطیاں کرتی ہیں جنکا لازمی نتیجہ اسقاط حمل ہوتا ہے۔ اس لئے ہم مستند ڈاکٹری کتابوں سے چند ایسی مفید تدبیریں یہاں درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں جو ہماری ملکی بہنوں کو اسقاط حمل کے خوفناک نتائج سے محفوظ رکھنے میں بکار آمد ہوں گی۔

جس عورت کا حمل ابتدائی مہینوں میں گرجاتا ہو اوسکے لئے ایام حرکت حیض تک یہ احتیاطیں بہت ضروری ہیں۔

(۱) ایک ہی مکان اور ایک ہی کمرے میں سکونت رکھنا چاہئے۔

(۲) چت لیٹی رہیں اور حرکت نہ کریں۔

(۳) رنج وغم سے طبیعت پریشان نہ ہونے دیں

(۴) جلدی چلنے کوٹھے پر چڑھنے اور ٹھوکر کھانے سے بچیں۔

(۵) اگر قبض نہ ہے تو اوسکو ملین چیزوں سے رفع کریں۔ کڑے جلاب ہرگز نہ لیں۔ اور ایلوے کے استعمال سے قطعی پرہیز کریں۔

(۶) شربت آلوبخارا یا ایسے کھٹے میوے کھاویں اور صبح کو قدرے شیر خشت نوش جان فرمائیں۔

(۷) شوہر کے پاس جانے سے اجتناب ضرور ہے اسقاط حمل کے بعد بھی کئی ماہ تک ایسی باتوں سے پرہیز لازم ہے۔ تاکہ اعصاب کو حرکت نہو۔

(۸) جب مزاج دموی جسم میں طاقت درد سر اور سرعت نبض ہو۔ رحم میں درد اور بوجھ معلوم ہو اور طبیعت بے چین رہے تو ایسی صورت میں فوراً طبیب سے رجوع کریں جو فصد اور ملینات اور تسکین دواؤں کے استعمال سے علاج کرے گا۔

اگر رحم میں تشنج اور درد شروع ہو اور اسکے ساتھ خون بھی آنے لگے تو جلد اسقاط حمل ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اسوقت عورت کی جان بچانے کی تدبیر مقدم ہے جب درد اور خون کے ساتھ رحم کا منھ کھل کر پھیل جاتا ہے۔ تو پھر طبیب کو علاج سے مایوسی ہو جاتی ہے۔ قیام حمل کی تدبیریں صرف اسی صورت میں کیجا سکتی ہیں کہ درد کے ساتھ خون جاری نہو۔ اس حالت میں جبکہ طبیب حاذق موجود نہو حسب ذیل علاج کیا جا سکتا ہے۔

(۱) مریضہ کو فوراً بچھونے پر لٹا دیں اُسکے کمرے میں کسی قسم کا شور نہ ہونے پائے تاکہ اوسکو اس سے کوئی صدمہ نہ پہونچے اور وہ چونک نہ پڑے۔

(۲) کھٹے میووں۔ عرق اور ٹھنڈے پانی کے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے نہ دیں۔

(۳) کمرے میں ٹھنڈی ہوا کی آمد و رفت کو نہ روکیں۔

(۴) مریضہ کو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ لاڈنم ڈائیلیوٹ (یعنی پانی ملا ہوا عرق افیون) دس قطرہ۔ سلفیورک ایسڈ (یعنی گندھک کا تیزاب) بیس قطرہ۔ آب سرد ایک اونس۔

(۵) اگر مریضہ بے چین ہو نبض میں

پیکر ہیولانی اور عنصر جسمانی کو اوس نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا اور جسکا خمیر خود گوندا ہو اوسے اوسے بلا وجہ خود ہی بگاڑ دے۔ قدرت کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ انسان خودکشی کرے۔ جسکی سزا دینے میں بھی حاکم مجازی نے مقرر کی ہے یعنے خودکشی کا اقدام کرنے والوں کو برابر سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ پس حکیم حقیقی ایسے سنگین جرم کی کیوں سزا نہ دے ✤

انسان جب کوئی بے اعتدالی کرتا ہے تو اوس کا مضر اثر ضرور محسوس ہوتا ہے گویا قدرت الٰہی اس خطاے ارادی کے پاداش میں ایک تھپڑ اُسکے مُنہ پر مارتی ہے۔ وہ تھپڑ کیا ہے۔ وہی تکلیف ہے جو بے اعتدالی کی وجہ سے انسان کو ہو گئی پڑتی ہے۔ مگر انسان تو ایک عادی مجرم ہے ایسے تھپڑوں کو کب خیال میں لاتا ہے۔ بار بار مرتکب ہوتا ہے۔ اور سزا پر سزا بھگتتا ہے۔ بالآخر سزاے حبس دوام پاتا ہے جو عادی مجرموں کے لئے دنیا میں بھی مقرر ہے ✤

جفاکشی پر جو انسان کی پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے کہ وہ بڑا متحمل اور بہادر ہے۔ اوسکو کسی عارضہ کی تھوڑی ہی شکایت ہوئی اُس کو جھیلگیا چند روز میں تکلیف بڑھ گئی اوس کو بھی جھیلگیا۔ پھر تو عادی ہو گیا۔ یعنی جسقدر تکلیفیں بڑہتی گئیں یہ اونکا عادی ہوتا گیا۔

مشکلیں اتنی پڑیں مجھپر کہ آسان ہوگئیں

ہمنے سل اور دق اور سوءالقنیہ۔ استسقا کے مریضوں کو سالہا سال تک سسکتے دیکھا ہے وہ اپنا علاج نہیں کراتے اور کہتے ہیں کہ اوہ میاں اگر قسمت میں زندگی لکھی ہے تو آپ ہی لوٹ پوٹ کر اچھے ہو جائیں گے ورنہ ہزار علاج معالجہ کریں کچھ بھی نہ ہوگا ✤

گلے میں خراش ہے۔ پھیپھڑے میں تحریک ہے۔ ناک اور مُنہ اور آنکھوں سے پانی بہ رہا ہے۔ اجی بدبخت نزلہ نے ستا رکھا ہے۔ یہ تو ہمیشہ سے میری چھاتی اور ناک پر گرتا ہے۔ یہ تو موروثی اور دوامی ہو گیا ہے۔ یہ جا چکا۔ بھلا معالجہ سے کیا ہوتا ہے۔ گویا خود ہی مایوسی ہو گئی۔ کہ نزلہ علاج پذیر نہیں اور ظاہر ہے کہ مریض کی مایوسی موجب ہلاکت ہے۔ جب علاج نہوگا

تو مریض ضرور مرے گا۔

بعض تو معالجے سے مایوس ہو گئے ہیں اور بعض اپنے مرض کو نہایت آسان اور سرسری سمجھتے ہیں۔ اجی ہمیں تو قبض کا دائمی مرض ہے۔ یہ تو ہمیشہ رہتا ہے۔ کہانتک علاج کریں۔ کیا کریں۔ کیا مرہیں۔ دودھ دہی۔ کھٹائی مٹھائی۔ توری ترکاری۔ اردی۔ بھنڈی۔ بینگن کو ترس گئے طبیعت خود معالج اور خود مرض کی دافع ہے۔ آپ ہی چاق چوبند ہو جائے گی۔ بھلا اگر قبض کا مرض کی اول ہی سے روک تھام کیجاتی تو کیا مشکل بات تھی۔ مگر چونکہ سہل انگاری برابر ہوتی چلی گئی۔ پس اسلئے رفتہ رفتہ سل اور دق کے درجہ تک پہونچا دیا۔

کوئی مرض دنیا میں خود بخود پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر مرض کے لئے اسباب ہیں۔ انسان کو قدرت نے دنیا میں مریض بنا کر نہیں بھیجا اوس نے تو صحیح اور توانا ہٹا کٹا بنا کر اپنے کاموں کے پورا کرنے کو بھیجا ہے۔ یعنی ہر شخص اپنا فرض ادا کرنے کو کسی نہ کسی کام کے لئے پیدا ہوا ہے۔ انسان کے جسم سے کوئی مرض نہیں اوگتا۔ یہہ تو باہر سے آکر اوس کے بدن میں گھستے ہیں ہر مرض کی بنیاد قانون قدرت کے توڑنے سے ہوتی ہے جس کے صاف معنے بے اعتدالی ہیں۔ یہ بے اعتدالی سہواً نہیں ہوتی۔ بلکہ عمداً ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے سزا ملتی ہے۔ سنگین جرم ہوتا ہے تو سنگین سزا اور خفیف ہوتا ہے تو خفیف سزا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی فطرت روز بروز ضعیف ہوتی چلی جاتی ہے۔ قومیں اور ملک برابر ضعیف ہوتے ہیں۔ نسلیں کمزور بدرنگ ہو رہی ہیں۔ انیسویں صدی میں ساری خدائی کے انسانوں کی وسط عمر ۲۰ سال ہے یہہ کسقدر خوفناک امر ہے۔ مگر کیسکو اس جانب توجہ نہیں۔ فی ہزار بھی ایک شخص ایسا نہ پاؤ گے۔ جسکو تندرستی کی کچھہ نہ کچھہ شکایت نہ ہو۔ لوگ کام کرتے ہیں۔ چلتے پھرتے ہیں مگر اون کی طبیعتیں مضمحل ہیں ان کے چہرے بے رونق نظر آتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم مریض ہیں۔ وہ اپنے تندرست یا مریض ہونے کے سوال کا کافی اور شافی جواب

دیتے ہیں۔ تاہم معالجہ سے غافل ہیں اچھی یوں ہی گذری چلی جاتی ہے اور میرے دمے اور کھانسی کو دس سال ہو گئے یہ کمبخت تو گور ہی میں ساتھ جائے گا۔ ذرا خیال کرنا چاہئے کہ ایسی گفتگوؤں سے کس قسم کے خیالات کا اندازہ ہوتا ہے۔ یا تو یہ کہ وہ خود مرنے کو گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ اور زندگی سے ہر طرح مایوس ہو گئے ہیں۔ خودکشی کر چکے ہیں۔ مگر کچھ سانس باقی ہے۔ یا یہ کہ وہ درحقیقت طبعیت کی حالت سے ناواقف ہیں یعنی اپنی صحت و مرض کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں فاترالعقل و المحواس ہونے کے باعث زیادہ رحم کے مستحق ہیں ✤

بہت سے لوگ جو بظاہر عقلمند ہوشیار اور دانا بینا معلوم ہوتے ہیں اونکو بھی حفظ صحت کا خیال نہیں ہوتا۔ وہ جانتے ہیں کہ فلاں شے کا کھانا یا استعمال کرنا ہمکو ضرر دے گا۔ لیکن ان سے رہا نہیں جاتا حظ نفس اور زبان کا چٹخارا اون کو نہیں چھوڑتا وہ کسی کے کہنے سننے یا مرض کے غلبہ پانے پر اپنا علاج شروع کراتے ہیں مگر حکیم یا ڈاکٹر کی نافرمانی کرتے ہیں۔ بدپرہیزی سے نہیں چوکتے۔ یہ اپنے ساتھ آپ دشمنی بلکہ خودکشی نہیں تو کیا ہے ✤

یہ کیفیت اُن مریضوں کی ہے جو جانتے ہیں کہ ہمارے پیچھے ایک سخت مرض لگا ہوا ہے۔ اور وہ ضرور ایک نہ ایک دن جان لیکر چھوڑیگا بہت صحیح اور تندرست لوگوں کی بے اعتدالیوں کا تو کیا پوچھنا ہے جو اپنے پیچھے ہو کر امراض کو دعوت دیتے ہیں اور گویا یہہ کہکر بلاتے ہیں کہ ؎ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

اب خیال کرنا چاہئے کہ جو لوگ اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتے ہیں اور محض تھوڑی دیر کی لذت کے لئے گوہر جان اور تندرستی کو عزیز نہیں سمجھتے وہ انسانی سوسائٹی میں ہرگز قابل اعتماد نہیں اُن کے یار و آشنا خویش و اقارب کہہ سکتے ہیں ؎

تو نیکوئی تن چہ کردی کہ با کنی نظیری
بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

ہمنے اس آرٹیکل کا یہ عنوان رکھا ہے کہ انسان آپ اپنا معالج ہو سکتا ہے یعنی حفظ صحت سے

متعلق اگر اوس سے کوئی غلطی اتفاقاً ہو جاتی ہے تو اوسکو رفع کرتا ہے اون لوگوں کا ذکر نہیں جو عمداً غلطی اور پھر غلطی کرتے ہیں وہ تو دائم المریض ہیں وہ آپ اپنا کیا علاج کریں گے اونکا علاج تو لقمان بلکہ مسیحا کے پاس بھی نہیں ❊

جلد جلد سانس لینے سے درد کا کم ہونا

ڈاکٹر بانول جراح دنداں ساکن فلاڈلفیا نے ۱۸۷۵ء میں دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص چند منٹ تک جلد جلد سانس لیوے تو درد معلوم کرنیوالی حس بقدر کم ہو جاتی ہے کہ دانت اوکھاڑنے میں اوسکو تکلیف نہیں ہوتی۔ بعد ازاں ایک اور حکیم نے بھی اس عمل کے مفید ہونے کی نسبت لکھا لیکن لوگوں کا دھیان اس طرف چنداں متوجہ نہ ہوا۔ اب فلاڈلفیا کی طبی مجلس کے روبرو دو حکیموں نے اپنے اپنے مضامین اسبارہ میں پیش کیے ہیں اور اراکین مجلس نے ان پر بحث کی ہے مضامین اور بحث مذکور کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ عمل جلد جلد سانس لینے کا مفید ہے اور بہر حال اوسکی آزمایش میں کسی کو نقصان متصور نہیں ❊

گو بعض مرتبہ مریضکو کرسی پر بٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے عموماً اس عمل کے واسطے ایک بغل پر لیٹ جانا عمدہ طریقہ ہے لیٹ کر مریض اپنے موںہہ پر کپڑا ڈال لیوے تاکہ دھیان اوس کا منتشر نہ ہو پھر جلد جلد سانس لیوے۔ گویا موںہہ سے اس طرح جلد ہوا نکالے جیسا سُنار یا لوہار نالی کے ذریعہ آگ پھونکنے کے واسطے ہوا نکالتا ہے۔ قریب فی منٹ ۱۰۰ بار سانس لیا جاے اس عمل کے کرتے ہوے ۵ منٹ بعد اگر دانت نکال لیا جاوے یا چیرا لگایا جاوے تو درد بالکل نہیں رہتا یا نہایت ہی کم معلوم ہوتا ہے۔ نصف منٹ تک یہ حالت رہتی ہے کہ درد کم ہوتا ہے بعد ازاں مریض اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ گو درد کم یا نہیں معلوم ہوتا مگر معمولاً حس اور ہوش برابر رہتی ہے حالت کمی درد عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے جلد تر پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جوانوں میں بہ نسبت بچوں اور پیروں کے

ہے - پھٹکری کے عرق کی پچکاری بھی
مفید ہے ۔

ہمارا تجربہ جہانتک ہے سلفیورک ایسڈ
اور ارگٹ کی نسبت ویسا ہی ہے جیسا کہ
ڈاکٹر ڈنکن صاحب کا ۔

ہماری ایک مریضہ کو ہر شب بطور نوبت
کثرت طمث کا دورہ ہوا کرتا تھا ۔ جب تک
کونین کو شامل عرق حوصنت گوگرد نہ کیا
فایدہ نہ ہوا ۔ کونین کے شامل کرنے سے
نوبتیں رک گئیں ۔

پارہ بعض مرتبہ نہایت خطرناک ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ آتشک کے واسطے
پارہ کے برابر اور کوئی دوا نہیں لیکن احتیاط
کے بغیر اس سے نقصان بھی بہت ہوتا
ہے انڈین میڈیکل گزٹ میں ڈاکٹر اے
گارڈن صاحب نے ایک مریض کا احوال
نہایت وسعت کے ساتھ درج کیا ہے ۔
جس سے پایا جاتا ہے کہ بعض اوقات
نہایت خفیف مقدار سیماب سے بھی ہلاکت
ہو جاتی ہے ۔ ڈاکٹر گارڈن صاحب کا
مریض ایک قیدی تھا ۔ جو عظم الطحال اور
آتشک کا مرض محبس میں اپنے ساتھ لایا تھا
رنگ اوسکا پھیکا اور خون پتلا تھا ۔ اچھی
غذا اور صاف ہوا میں رہنے سے اوسکی
حالت رو بصحت لانے لگی تھی کہ آتشک
مزاجی کے علامات ظاہر ہونے لگے لہٰذا
دفعیہ کے واسطے صاحب موصوف نے
مریض کی کمزور حالت کے لحاظ سے صرف
۱ گرین یومیہ تک مرہم سیماب کا مالش
کرنا ارشاد فرمایا ۔ اس تھوڑی مقدار کے
دو ہی روز کے استعمال کے بعد مریض کا
منہ آگیا یعنے مسوڑے پھول گئے اور
منہ سے پانی بہنے لگا ۔ علاوہ بریں منہ
پر سرخ باد ہو گیا ۔ اور مقعد کی راہ خون
آنے لگا ۔ بلکہ چوتڑوں پر بھی سرخ باد
ہو گیا ۔ انتڑیوں کے زخموں کے راہ دل
کے اندر ہوا پہونچ جانے سے مریض کی جان
تلف ہو گئی ۔

گو عموماً ہدایت ہے کہ کمزوری اور قلت الدم
کی حالت میں خصوصاً جب تلی بڑھی ہوئی
ہو ۔ پارہ کا استعمال مناسب نہیں تاہم

اس خفیف مقدار سے صرف دو ہی روز کے اندر اسقدر نقصان شروع ہوا اگرچہ مریض کا عدم کو راہی ہو جانا معمولی بات نہیں یہ واقعہ خصوصیت مزاج سے متعلق ہے - یہ امر مشہور ہے کہ بعض مرتبہ نہایت تھوڑی مقدار سیماب کی بھی بعض لوگ بسبب خصوصیت مزاج کے برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اس خصوصیت مزاج کے پہچاننے کا کوئی ذریعہ معلوم نہیں - کوشش ہو رہی ہے - کہ پارہ کے عدم موافقت والا مزاج پہلے سے پہچانا جاوے لیکن ہنوز کچھ پتہ نہیں ملا ؎



ہر جگہ کے مقامی ادویات علاج کی ضرورت کی نسبت دو فرضی حکیم صاحبوں الف و ب کی گفتگو

(الف) منشی صاحب پوشیدہ نہیں کہ ہر جڑی بوٹی میں کچھ نہ کچھ تاثیر ہے۔ اور بہت سی ناچیز سے اشیا جو عام لوگوں کے نزدیک ہیچ و نابود ہیں حکیموں کی آزمائش سے گنوں بھری ہوئی نکل چکی ہیں۔ بہتوں ونے سے اونچے پودے جنکو زمیندار مضر کمینت سمجھ کر جڑھ سے اکھاڑ باہر پھینک ڈالتے ہیں حکیموں اور ان کے مریضوں کے ہزاروں کام سنوارتے ہیں۔ سچ ہے واقفیت کے بغیر کسی شئے کی قدر نہیں ہوتی اور نہ اس سے لوگ مستفید ہوتے ہیں ؎

(ب) ہر ایک گھاس پات و جڑی بوٹی کے خواص و تاثیر سے واقف ہونا آسان کام تو نہیں۔ کہ ہم ناحق لوگوں کو جہالت کا الزام لگا دیں۔ یہ تو حکیموں کا کام ہے ہر ایک فرد انسان اپنے فوائد و حاجت روائی کے واسطے سب کام آپ تو نہیں کر سکتا۔ اگر دو چار اپنے کام آپ ہی کر لے تو ان دو چار کاموں میں بھی کامل ماہر تو نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کی حاجات کے واسطے کام تو ہزاروں ہیں بیشک میں نے

اس موذی مرض پر فقط اسٹرانگ کار بالک ایسڈ کا لگانا صرف ایک دفعہ کافی ہوتا ہے اسکے لگانے سے داد کی پھر کبھی شکایت نہیں ہوتی - مفصلہ ذیل نسخہ انگریزی عام علاجوں مثلاً (گوآ - پاوڈر یا ڈکیرو - سوفائی - ناک - انٹمنٹ) سے بہت مفید اور ارزاں ہے خصوصاً جناب ڈاکٹر یوسی دت صاحب اس کی بہت تعریف کرتے ہیں - سوہاگہ - گندہک - سیاہ مرچ - اور رال بوزن مساوی اور نیلا تھوتھا کل ادویہ کے وزن کا ۱/۱۰ حصہ ان ادویہ کو پیسکر پانی کے ذریعہ گولیاں بنالیں اور وقت ضرورت ایک گولی کو عرق لیموں میں گھسکر داد کو کھجلا کر لگا دو ہفتہ کے اندر قطعیہ آرام ہوجائے گا ❋

مفصلہ ذیل نسخے دفلے ٹیو لینٹ ڈسپیپشیا - یعنی نفخ اور بدہضمی میں بہت مفید ہیں -

سلفیورس ایسڈ ڈائیلیوٹ - ایک ڈرام -
ٹنکچر نکس وامیکا - ایک ڈرام -
ٹنکچر کارڈیمم کو ۱/۲ ڈرام -
پانی - ۴ - اونس -

بعد طعام ایک (ٹیبل - سپون - فل) پینا چاہئے - علاوہ ازیں نسخہ مندرجہ ذیل قبل از طعام پلانا چاہئے -

کری - او - ذوٹ - ۱۰ بوند -
کاربونیٹ آف بسمتھ - ۲ ڈرام -
میوسیلج اسے کے شیا - ۵ اونس -

انکو خوب ملاکر اور بوتل کو ہلاکر ۲ ڈی (سپون - فل) قدرے پانی میں ملاکر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ پہلے استعمال کرنا چاہئے ❋

حمل کی قے کا علاج

جناب ڈاکٹر گوڈیل صاحب مفصلہ ذیل نسخہ کو مرض مذکورہ بالا میں ازحد مفید تصور کرتے ہیں -

سیریم - آگزے لیٹ - ایک گرین -
لیپ کے کوانا - ایک گرین -
کریو - زوٹ - ۳ بوند -

اس نسخہ کو ہر گھنٹہ کے بعد استعمال کرنا چاہئے ❋

گوشت خوری

حضرات گوشت خور تو ضرور دانت پیستے ہوں گے۔ مگر ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ اگر بہ نظر غور و تعمق خیال کیا جاوے تو یہ فطرتی تمیز ہمیں کبھی گوشت کی طرف تحریص و ترغیب نہ دیگی۔ اور حضرات معترض کا یہ خیال کہ دنیا میں گوشت جیسی کوئی لذیذ شے نہیں بالکل فضول ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر گھی اور مصالحہ ڈالنے کے بغیر تم کو یہ خوش ذائقہ معلوم ہو تو ہم بھی بلا تکرار اس خوراک کو لذیذ تسلیم کریں گے دوم یہ بات کہ گوشت جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ بھی صریحاً غلط ہے۔ کیونکہ اگر جسمانی طاقت محض گوشت خوری پر موقوف ہوتی تو سکاٹ لینڈ کے باشندے صرف جو کے آٹے سے پرورش پانے سے جفاکش اور مضبوط نہ ہوتے اور اہل ہنود میں چند خاص قومیں مثلاً بانکے بہادر سے اور خاصکر گوڑ برہمن جو کہ گوشت کے نام سے سیکڑوں کوس بھاگتے ہیں۔ کبھی صاحب اولاد نہ ہوتے۔ غرضکہ ہمارے کلام کا نتیجہ اور ماحصر یہ نہیں کہ گوشت مقوی چیز نہیں۔ صرف مدعا یہ ہے کہ ہم گوشت کے بغیر بھی صاحب اولاد اور صاحب طاقت ہو سکتے ہیں اور ہمارے تجربہ میں یہ بھی آیا ہے کہ گوشت خور عموماً کند ذہن ہیں چنانچہ زمانہ سلف میں ہمارے ملک میں بڑے بڑے حکیم گزرے کہ جنکی فلاسفی کی تعریف احاطہ تحریر سے باہر ہے بلکہ اُن کے مسائل سمجھنے کو ہماری عقل بالکل عاجز ہے۔ مصر اور یونان والوں نے اُن سے علم اخذ کیا وہ لوگ گوشت سے قطعاً اجتناب کرتے تھے چنانچہ زمانہ حال کے ڈاکٹروں نے بھی متفق الرائے ہو کر قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ علم الٰہی کے طالب علم کو گوشت خور نہ ہونا چاہیئے۔ اور علاوہ ازیں گوشت اکثر امراض کا بھی حادث ہے۔ چنانچہ ہم کو طبی تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ماسواء دیگر امراض کے گوشت خور حضرات عموماً مرض دہکڑی میں زیادہ مبتلا پائے جاتے ہیں اور علاوہ ازیں معدہ میں مختلف اقسام کے کرموں کا

شکے ہیں دہریں اور خوب غور سے فرق کو ملاحظہ کریں ۔

جو کچھی خراب ہوگا وہ گرم پانی کے برتن میں دہرنے سے تین طبقوں میں منقسم نظر آوے گا یعنے سب سے نیچے مٹی وریت و دیگر اشیاء منجمد بیٹھ جاوے گی اوس کے اوپر بادہ بیحیثیت دالے اشیاء اور باقی جو کچھی بناتے وقت پورا نہیں جلایا گیا دکھلائی دے گا ۔ اور سب کے اوپر پگھلا ہوا گھی ۔

قلعی میں سیسے یعنے سکہ کی ملاوٹ دریافت کرنیکا طریقہ

تانبے کے ساتھ ترش چرب شئے کے ملجانے سے تانبہ زہریلہ ہوجاتا ہے اسلئے لوگ تانبے کے برتنوں کو قلعی کروالیا کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی قلعی میں سُرب سیاہ یعنی سیسہ ملا ہوا ہوتا ہے جس سے کہ کھوٹی قلعی والے برتنوں سے سیسے کی زہر خوراک میں تاثیر کرجاتی ہے پس واضح ہو کہ خالص قلعی کو توڑنے سے قلمیں نظر آتی ہیں کان کے نزدیک توڑتے قلموں کے ٹوٹنے سے کرکر کی آواز آتی ہے سیسے کی ملاوٹ والی قلعی توڑنے سے آواز نہیں دیتی ہے ۔

سیسے کے کاغذ پر حروف اور لکیریں آسانی سے پڑتی ہیں قلعی سے حروف آسانی سے نہیں لکھے جاتے ۔ نیز قلعی کے حروف زردی مایل ہوتے ہیں ۔ پس خالص قلعی کے ٹکڑے سے حروف لکھے ہوئے قلعی زیر ملاحظہ کے حروف لکھے ہوؤں سے مقابل کئے جاویں اگر یہ حروف زیادہ واضح اور کم زرد ہوں تو سیسے کی ملاوٹ کا شُبہ ہونا چاہئے ۔

جس قلعی کا امتحان کر رہے ہوں اوس سے کچھ حروف ٹھیکری پر لکھیں یا لکیریں کھینچیں پھر ان نشانات پر ایک دو بوند تیزاب کہ سرکہ میں ڈالکر ہوا لگواویں اور ذرہ گرم کریں اور اسکے ساتھ صرف ایک بوند آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کے ہلکے عرق کے ملانے سے اگر رنگ زرد ہوجاوے تو جان لیں کہ اس قلعی زیر امتحان میں ضرور کچھ سیسہ یعنے سرب سیاہ ملا ہوا ہے وزن متناسبہ قلعی کا ۷ء۲۳ سے ۷ء۲۶ سے زیادہ ہو تب بھی ملاوٹ کا شبہ ہوجاتا ہے

مرض سرطان کے واسطے چائن ٹرپن ٹائن مفید ہے

آج تک کوئی عمدہ دوا جسکے کھلانے سے سرطان کو فایدہ ہو نہیں نکلا تھا ڈاکٹر سیر صاحب نے کسیقدر جوہر سرکے سے فایدہ اوٹھایا تھا لیکن دوسرے جراحوں نے چنداں بہت مفید نہیں پایا اب ڈاکٹر جان کلی صاحب نے چند مریضوں کو چائن ٹرپن ٹائن کھلایا ہے اور اوس سے سرطان کے پھوڑے بالکل مفقود ہو گئے ہیں صاحب موصوف نے ایک بیمار کا احوال مفصل تحریر کیا ہے - ایک عدد روپیہ بھر سے کیقدر بڑا سرطان بارہ ہفتہ کے علاج کے بعد دفع ہو گیا - صاحب موصوف تاکید کرتے ہیں کہ ٹرپن ٹائن اصل اور صاف ہونا چاہئے اور چند ولایتی حکیم صاحبوں نے بھی اس دوا کو آزمایا اور مفید پایا ہے - لیکن بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ دوا سرطان کے واسطے مفید نہیں - اسکے جواب میں دوسروں نے لکھا ہے کہ دوا الکمیہ اصلی نہیں ملتی ہوگی - ناظرین سے کہ حسب موقعہ عمدہ چاپانی کا ٹرپن ٹائن منگوا کر سرطان میں اوس کی آزمایش کریں - اگر درحقیقت یہ دوا مفید نکلے تو ہزاروں بیماروں اس آفت سے بھلا ہو ٭

مرض سل کیلئے تسکین دہ نسخہ

جب مریض سل کو نگلنے میں تکلیف ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ کو منہ میں ڈالنا چاہئے -

مارفیا - ہائیڈرو - کلوریٹ ... ۲۰ گرین
سیکرامی - لیکٹس ... ۲۰ گرین
گم - ایرے - بیک ... ۱۵ گرین

اس سفوف کو ملا کر ایک شیشی میں رکھو اور وقت ضرورت پہ ½ گرین استعمال کرو ٭

نسخہ مفصلہ ذیل مرض دسکاوروسس میں دانے نے رنگ کے، یعنی حیض آور کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے -

فیرای پپ - ٹرنیٹ ۲ گرین - میگنی نامی ... ٹونیٹ ۲ گرین - آکرسے - ایکسٹرکٹ ۳ گرین الکحال ۳ اونس - پانی ۴ اونس - این پکو

لاہور [illegible] دروازہ مطبع زبدۃ المطابع میں حکیم غلام نبی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے شایع ہوا

طب جنتری سنہ ۱۸۹۷ء قیمت ۴ر محصول وغیرہ ۳ر

خدا چاہے تو ہوگی خوب ہی اسکی قدر دانی ۔ کہیں گے سب کہ طبی جنتری شایع ہے لاثانی

علاوہ ۱۲ ماہ کی تاریخ انگریزی و ہجری و فصلی و بنگلہ و ہر دو سمبت و گرہن و تہوار و جدول دن رات و اوقات طلوع و غروب و کیفیت و فہرست تعطیل عدالت ہای ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و مقامی تعطیلات پنجاب کے طبی مضامین اس جنتری کے قابل دید ہیں جنکی مختصر فہرست یہ ہے

نبض و قارورہ کا بیان از سید ک	تقسیم اجسام کے پسینے کی تعداد	نقشہ خواص و فواید و مقدار خوراک ادویہ
مریض کے خواب کی تعبیر از سید ک	کہانے پینے کے آداب بقول امام رضا و دیگر اطبا	انگریزی کتے و بہیڑ و گہوڑوں و مویشی کے لئے
بید کو بلانے و بید کے چلنے وغیرہ کے شگون از سید ک	جس شیا کا ایک وقت میں کہانا منع ہے	ناپنے و دوسری باتوں سے انکو جو مرکب بناتا ہے
پختگی کی علامات از سید ک	تیمارداری کی ضروری ہدایت	سایہ ناپکر وقت کا پہچاننا و پابندی اوقات کے فواید
اخلاط ثلاثہ و سات دہاتوں کا حال اور	تغیر حیوانات کی ماہیت	
انکی کمی یا بیشی کی علامات و اسباب و علاج از سید ک	تیرہ قسم کے عسل کی ترکیب و خواص و فواید	روزہ و ورزش کے طبی و اخلاقی و پولیٹکل فواید کا ذکر
معمولی رطوبتوں کا حال از سید ک	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہانے پینے کے باب میں	
مذکورہ بالا اعضا میں برس کے	مسئلہ متعلقہ حفظ صحت در نظم	سحری و افطاری کے باب میں طبی ہدایات
ہر کرید وہ کے قابل استعمال ہونے و نہ ہونیکا عرصہ	زمین کے عناصر کا حال	نقشہ اوقات سحری و افطاری
بچوں کے وزن کی تعداد ہونے ایک سال تک	جانوروں کے لئے ہیجلہ کی مناسب مقدار	ہند کے بڑے شہروں کے اوقات کا اختلاف
بخار کے علامات کا نام و علاج	تفصیل اوزان مروجہ طبابت و ڈاکٹری	مرض طاعون کا بیان و علاج

علاوہ طبی جنتری مذکور کے دیگر طبی کتابیں جو فروخت کے لئے موجود ہیں انکے نام و قیمت سوائے محصول ڈاک کے

۱۔ نقشہ تمام امراض و علامات ۲ر	۵۔ ارسطو کی سواخ عمری ۱ر	۹۔ مرد کو ایک سے زیادہ شادی کرنا ۲ر
۲۔ نقشہ حفظ صحت بابت ۲ر	۶۔ رسالہ جراحت ۳ر	۱۰۔ رسالہ غذا ۲ر
۳۔ نقشہ سونتی مجرب ادویہ ۲ر	۷۔ رسالہ علاج آواز ۲ر	۱۱۔ رسالہ امراض دندان ۲ر
۴۔ تصویر بہیری انسان ۴ر	۸۔ رسالہ انفاد و متوا ۴ر	۱۲۔ ہدایت المعلم ۹ر

اردو پڑھنے والوں طبیبوں بیدوں و ڈاکٹروں کی مجبوری ہونے سکی بہ بیر

ہر کوئی چاہتا ہے کہ اردو پڑھنے والے بیماریوں اور دواؤں کی تشخیص ہو اور اطبا کی خوشامد نہ کرنی پڑے چنانچہ اسی غرض سے اکثر اردو خوان طبی کتابیں اکثر مطالعہ کرتے ہیں لیکن ڈاکٹری کتابیں جب تک انگریزی الفاظ اور امرت ساگر و علاج الغربا بہ طبابت اکی ان کی [illegible]

جریان حیض

اسکو لاٹن زبان مین مینسز وائشن کہتے ہین اسکے معنی ہین ماہوار حیض جاری ہونا۔

جب لڑکی حد بلوغ کے قریب پہونچتی ہے تو ایک گرافین ویسیکل (بیضیہ منویہ) کبیر اور وسیع ہوکر اووری (خصیۃ الرحم) مین اوسکے غشا کے قریب آجاتا ہے۔ اسوقت فلوپین ٹیوب (مجری خصیۃ الرحم) بیضیہ منویہ کے غشا کے خصیۃ الرحم کے نیچے آجانے سے آگاہ ہوکر اوسکے اوپر آجاتا ہے اور اوسکے گرد محیط ہوکر اوسکو اپنے منہ کے پنجہ مین پکڑ لیتا ہے۔ بیضیہ منویہ کے غشا کے نیچے آجانے اور مجری خصیۃ الرحم کے محل بیضیہ منویہ کو پکڑ لینے سے خصیۃ الرحم کو اذیت پہونچتی ہے اور وہ شق ہونے کے قریب ہوجاتا ہے اور خصیۃ الرحم کے متاذی ہونے سے خصیۃ الرحم مجرے خصیۃ الرحم رحم اور فرج مین خون زیادہ آجاتا ہے۔ اس حالت مین دختر باکرہ کو کئی عوارض لاحق ہوجاتے ہین مثلاً اعضاے مذکورہ مین اجتماع خون کثیر سے حمی لاحق ہوجاتا ہے اور اذیت واماندگی اوسپر طاری ہوجاتی ہے اور عانہ پر رحم کے مقابل قدرے نتو ضخامت اور سختی پیدا ہوجاتی ہے اور فقار ظہر مین محل کمر پر اور نیز قطن وسرین اور پس عانہ مین درد ہوتا ہے اور فرج مین قدرے خارش محسوس ہوتی ہے اور فرج مین قدرے ضخامت آجاتی ہے اور اوسکی جلد پر سرخی ظاہر ہوجاتی ہے اور پستانون مین قدرے صلابت آجاتی ہے۔ ایک دو روز تک برابر یہی حالت رہتی ہے۔

اسکے بعد قدرے رطوبت سفید فرج سے جاری ہوجاتی ہے پہر اوسمین قدرے سرخی پیدا ہوتی ہے اور یہہ سرخی ترقی کرکے مثل خون خالص کے ہوجاتی ہے اور دو روز سے چار روز تک اکثر بطور خون خالص کے آتا ہے اسکے بعد یہہ سرخی کم ہوکر پہر ویسی ہی رطوبت سفید آنے لگتی ہے اخیر مین یہہ سفید رطوبت بہی موقوف ہوجاتی ہے اور سب عوارض جو لاحق ہوتے تہے برطرف ہوجاتے ہین اور مریضہ تندرست ہوجاتی ہے۔ پہر جب دوسرے مہینے حیض جاری ہوتا ہے تو پہلے کی طرح عوارض کی شدت نہین ہوتی۔ کسیکو بالکل ہی کچہہ تکلیف نہین ہوتی۔ کسیکو حیض آنے کے وقت ہمیشہ کچہہ نہ کچہہ تکلیف رہتی ہے لیکن رحم اور

خصیۃ الرحم اور اندام نہانی کی مقدار مین جریان حیض کے وقت ہر ایک عورت مین ضرور زیادتی ہو جاتی ہے اور یہہ ایک طبیعی امر ہے - جریان حیض ہر ایک عورت کو ہر مہینے وقت مقررہ معتاد پر ہوا کرتا ہے اور اوسوقت تک رہتا ہے کہ عورت ۴۵ یا ۵۰ برس کی عمر کو پہنچ جاوے لیکن کبھی جوانی مین بھی اسباب طبیعی کے سبب مثلاً حمل یا ارضاع کی حالت مین حیض بند ہو جاتا ہے اور یہہ حالت داخل مرض نہین بلکہ امور عادیہ طبیعیہ مین سے ہے - اگر ان حالات کے سوا کسی اور سبب سے ایام جوانی مین حیض بند یا بیوقت جاری ہو جاوے تو وہ مرض ہے دوران حیض کی اوسط مدت اٹھائیس روز ہے پس اگر پہلا روز حیض جاری ہوا ہے تو تیسوین روز نہین آویگا چوبیسوین روز آویگا - لیکن اس مدت سے کم و بیش بھی آتا ہے مثلاً چودہ پندرہ روز کے بعد یا چھ ہفتہ کے بعد آتا ہے بعض کو ایام حمل و رضاعت مین بھی حسب معمول حیض جاری رہتا ہے - ضعیفہ یا مریضہ عورت کو اکثر بجائے خون کے فقط سفید رطوبت آتی ہے سرخ یا مائل بسرخی نہین ہوتی -

کسیکو حیض کا خون بجائے رحم کے کسی اور عضو مثلاً معدہ سے آتا ہے - اسکی یہہ صورت ہے کہ ایام مقررہ مین بطور قے الدم کے آتا ہے اسکو ڈکیریس منس ٹرو ایشن یعنی قایم مقام حیض کہتے ہین - بعض عورتون کو ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ ایام معتادہ مقررہ پر حیض آتا ہے لیکن ایک مہینے کم اور ایک مہینے زیادہ آتا ہے اور جب عورت سن یاس کے قریب ہو جاتی ہے تو اوسکو پہلے اپنی عادت کے برخلاف حیض آتا ہے یعنی ایام معتاد کے برخلاف آتا ہے اور کم آتا ہے اور کبھی بہت زیادہ آتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے اور جب مطلقاً بند ہو جاتا ہے تو اعضای نہانی - رحم - خصیۃ الرحم وغیرہ سب سکڑ جاتے ہین

مقدار طبیعی حیض

مقدار طبیعی خون حیض بقراط کے قول کے موافق آٹھ اونس ہے لیکن حکمائے متاخرین انگلستان کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی مقدار طبیعی چار سے چھ اونس تک بہیئت مجموعی ہے یعنی ایک دورہ کے خون حیض کو جمع کیا جاوے تو چار سے چھ اونس تک ہوتا ہے - باقی رطوبت

بمقدار کثیر اوسمین شامل ہوتی ہے۔ اگر مقدار خون اس سے بڑھ جائے تو وہ مرض ہوگا۔ باقی رہا یہہ امرکہ جو خون ایام معتادہ مین بطور حیض کے آتا ہے خون ہے یا نہین پس اقرب تحقیق یہہ ہے کہ خون ہے لیکن رطوبات رحم و اندام نہانی بہی مختلط ہے۔ بعض حکما کا قول ہے کہ یہہ خون نہین اور وہ اپنے دعوی کی یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ یہہ منجمد نہین ہوتا اور خون ہمیشہ منجمد ہو جایا کرتا ہے۔ یہہ دعوی صحیح نہین کیونکہ خوردبین کے ساتھہ دیکھنے سے اوسکا خون ہونا ثابت ہے۔ دوسرے اگر کسی تدبیر سے اوسکو رحم مین سے لیا جاوے اور کوئی رطوبت اوسمین شامل نہونے پاوے تو ضرور منجمد ہو جائیگا اسکے عدم انجماد کی صرف یہی وجہ ہے کہ رطوبات قریب اندام نہانی اسمین مختلط ہو جاتے ہین۔ اسکے خون ہونے کی دوسری دلیل یہہ ہے کہ جب یہہ خون زیادہ آوے یا جلد جلد آوے اور اسی طرح خارج ہو کہ تیز آوے جو غشائے بلغمیہ اندام نہانی مین ہے اسکے کل حصص پر موثر ہو تو ضرور منجمد ہو جاویگا

خون حیض کہان سے اور کس طرح آتا ہے

یہہ خون غشائے بلغمیہ رحم سے آتا ہے اور کچھ غشائے بلغمیہ اندام نہانی سے بہی آتا ہے چنانچہ کئی ڈاکٹرون نے اسکا تجربہ کیا ہے اور کئی دفعہ بچشم خود اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا ہے اور اسکے آنیکا سبب یہہ ہے کہ جب خصیۃ الرحم رحم اور اندام نہانی وغیرہ مین بسبب انثیت کے خون کثیر مجتمع ہو جاتا ہے تو غشائے بلغمیہ رحم زیادہ ضخیم و لیّن ہو جاتا ہے اور غدہ ہائے کوچک جو غشائے بلغمیہ رحم مین ہین کبیر و ضخیم ہو جاتے ہین اور غدہ ہائے کوچک کے سرے اور غشائے بلغمیہ رحم کو کئی جگہ سے شق ہو جاتے ہین اور عروق صغار بھی جو غشائے بلغمیہ رحم کو مین ہین شق ہو جاتے ہین اسوجہ سے رحم سے خون جاری ہو جاتا ہے اور اسیوجہ سے اندام نہانی سے بہی خون آتا ہے اور جسوقت جریان خون کے سبب امتلائے رحم کم ہو جاتا ہے تو غشائے بلغمیہ رحم کو بھی خون سے خالی ہو کر اپنی اصلی حالت و مقدار پر آجاتا ہے اور جب ان اعضا کا ورم اور انکی ضخامت رفع ہو جاتی ہے اور رستہ کشادہ ہو جاتا ہے تو بیضہ منویہ خصیۃ الرحم سے بذریعہ مجری خصیۃ الرحم رحم مین آجاتا ہے اور منی مرد کے ساتھہ ملکر حمل قرار پا جاتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

حکہ و خارش فرج

اسکو انگریزی زبان مین پُرُورِیٹس وَلوا یعنی خارش فرج کہتے ہین اور یہہ کبھی بطور مرض مستقل کے ہوتا ہے اور کبھی بطور عرض وعلامت کی دوسرے امراض مین پایا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ یہہ مرض ابتدای عمر سے اخیر تک ہر وقت حادث ہوتا ہے لیکن اکثر عورت عورات عجائز کو عارض ہوتا ہے۔ بعض کبھی کدخدایات کو ابکار کی نسبت زیادہ عارض ہوتا ہے

اسباب

جب یہہ مرض تنہا پیدا ہوا اور کسی دوسرے مرض کی تبعیت سے نہو اور کوئی سبب بھی ظاہر نہو تو جان لینا چاہیے کہ اسکا سبب سوا اسکے کوئی نہین کہ ریشہ ہای اعصاب و قوت عصبیہ ضعیف ہو گئے ہین اور کبھی امراض کے سبب بھی عارض ہو جاتا ہے مثلاً رحم ٹل جاتی ہے یا اوسکے منہ پر زخم پڑ جاتا ہے یا سرطان الرحم پیدا ہو جاتا ہے یا سفید پانی جاری ہو جاتا ہے یا رحم کے رستہ مین جسکو اندام نہانی کہتے ہین ورم غیر پیدا ہو جاتا ہے اس حالت مین مرض خارش فرج کے تابع

سوزش و حرقت بھی شامل ہوتی ہے۔ کبھی مرض بواسیر مین اور کبھی قرب ایام حیض مین اور کبھی ایام حمل مین خارش ہوتی ہے۔ کسی عورت کے ایام حمل مین ہمیشہ خارش فرج رہتی ہے اور بچہ جننے اور نفاس و سیلان رطوبت سفید کے بعد جو خون نفاس کے بعد آیا کرتی ہے یہہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ کبھی قرب احتباس طمث کے وقت جو زیادتی عمر کے سبب بند ہو جاتا ہے یہہ مرض لاحق ہوتا ہے کبھی معاء مستقیم مین کرم صغیر پیدا ہو کر اسمرض کا سبب ہوتے ہین کبھی فم یا ابطین سے اور کبھی پشمین جوئین پڑ جانے سے اور کبھی خارش عام بدن کے سبب یہہ مرض ہو جاتا ہے

علامات

عمدہ علامت یہہ ہے کہ مقام ماؤف پر خارش حکہ و حدت ہوتی ہے اور کبھی اوسکے اندر قدرے سوزش و گرمی بھی محسوس ہوتی ہے اور اشیای حارہ کے کھانے سے یہہ اذیت زیادہ ہو جاتی ہے گرم لباس پہننے اور آگ کے قریب بیٹھنے سے بھی اذیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ خصوصًا یہہ علامتین اوسوقت پائی جاتی ہین جبکہ مرض مستقل ہو اور اذیت عصبانی اسکا سبب ہو۔ اسمرض مین عورت کو خارش دایمی کے

کے سبب اذیت زیادہ رہتی ہے یہان تک کہ
شب و روز مین کسیوقت سونا نصیب نہین ہوتا
رات دن بیداری مین کٹتے ہین اور جب اسکا
سبب اذیت عصبانی ہو تو عورت پر ضعف و
کمزوری کی علامات غالب ہوجاتی ہین اور
مریضہ لاغر ہوجاتی ہے اور کھانا ہضم نہین ہوتا
اور معدہ مین ترشی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور
شکم مین ریح زیادہ حرکت کرتی ہے اکثر قبض
رہتی ہے اور جب یہہ مرض دیگر امراض کے ساتھ
پایا جاتا ہے تو جس مرض کے ساتھ ہوگا اوسی
کی علامتین موجود ہونگی

علاج

پہلے سبب کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین
کوشش کرین اگر سبب عصبانی ہو تو ادویہ و
اغذیہ مقوی دین لیکن توابل حارہ سے پرہیز کرین
اور مطبوخ چاے و کافی نہ پلاوین شیر گاؤ دینا
سب سے افضل ہے۔ اگر گوشت کھانے کو جی چاہے
تو سادہ گوشت کے کباب بناکر دین توابل
حارہ اوسمین شامل نکرین اگر مسہل دینے کی
حاجت پڑے تو سلفر اور سلفیٹ آف سوڈا
نصف نصف ڈرام دین اور روزانہ تین بار پلاوین
اس مرض مین یہہ مسہل سب سے بہتر ہے اور دیگر
ادویہ مسہلہ باردہ مثلاً مگنیشیا سلفاس

ہی کھلا دین۔ اور خارجی دواؤن کے استعمال
مین تفنن ضروری ہے کیونکہ ایک ہی دوا سے
سب کو نفع ہونا ناممکن ہے لہذا ادویات
مکرر لکھی جاتی ہین جو موافق آوے اوسکو
استعمال مین لادین۔ پلمبائی ایسیٹیٹس
نیم اونس ۲۰ اونس پانی مین حل کرکے اوسمین
کپڑا ترکرین اور فرج پر رکھین ایضاً پلمبائی
ایسیٹیٹس ایک اونس ٹنکچر اوپیم ایک اونس
۲۰ اونس سادہ پانی مین حل کرکے اوسمین
کپڑا ترکرین اور محل خارش پر رکھین ایضاً
پلمبائی ایسیٹیٹس نیم اونس سلوشن اٹروپیا
ایک ڈرام ۲۰ اونس پانی مین حل کرکے
اوسمین پارچہ ترکرین اور محل خارش پر رکھین
لوشن لیکر پلمبائی ایسیٹیٹس ایک ڈرام
ایسڈ ہائڈروسیانک ڈائلیوٹ ۲ ڈرام۔ رکٹی
فائڈ اسپرٹ ایک اونس آٹھ اونس سادہ
پانی مین حل کرکے اوسمین پارچہ ترکرین
اور محل خارش پر رکھین اس نسخہ پر اعتماد
زیادہ ہے ایضاً مرہم بلاڈونا۔ مرہم
ایکونائٹیا مساوی الوزن لیکر باہم آمیز
کرین اور بالون کی پنسل سے محل خارش
پر طلا کرین تاکہ حس کم ہو جاوے۔ ایضاً
پینے کے تمباکو مین پانی ملاکر اوسمین پارچہ بھگو کر

محل خارش پر طلا کرین اس سے مقام خارش کو دہونا بہی مفید ہے ایضاً محل خارش پر روغن بادام تلخ طلا کرین ایضاً گلیسرین ایک حصہ۔ گلاب آٹہہ حصہ باہم ملاکر آمیز پارچہ ترکرکے محل خارش پر رکہین۔ نوع دیگر مرہم کیلومل روزانہ دو مرتبہ طلا کرنا بہی مفید ہے اگر جوئین خارش کا سبب ہون تو یہہ مرہم نہایت ہی مفید ہے۔ فرج کو دو تین بار نیم گرم پانی سے دہونا بہی فایدہ مند ہے ایضاً دو تین اونس آب سادہ سرد بذریعہ کے ذریعہ اندام نہانی مین پہونچانا بہی خارش کے لیئے نافع ہے دن مین دو تین بار ٹہنڈے پانی مین ٹہلانا بہی فایدہ بخش ہے بشرطیکہ پانی فرج کے اوپر آجاوے یہہ علاج جو بتلائے گئے ہین عام خارش کے واسطے ہین خواہ مستقل مرض ہو یا دوسرے امراض کی تبعیت سے ہو یا اسکا کوئی اور سبب ہو مگر بعض اقسام خارش علاج کے قابل نہین ہوتے۔ مثلاً خارش جو حالت حمل مین عارض ہوتی ہے جبتک بچہ پیدا نہو برطرف نہین ہوتی۔ سرطان الرحم کے سبب سے جو خارش پیدا ہوتی ہے وہ بہی علاج پذیر نہین ہوتی البتہ اسمین اصل مرض سرطان الرحم کا علاج کرنا چاہیئے تاکہ اذیت

کم ہوجاے۔ اور اسکا عمدہ علاج یہہ ہے کہ مرہم بلاڈونا مین کپڑا ترکرکے غلولہ بنائین اور رحم کے منہ مین رکہین اس سے بہتر علاج یہہ ہے کہ مرہم لوکو کا غلولہ بناکر فم رحم مین رکہین۔ چونکہ ڈاکٹر لوگ اکثر امراض رحم مین اسی مرہم کا استعمال کرتے ہین اسلیئے اوسکا نسخہ لکہدینا یہان مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ عام لوگ اسکے فوایدسے جو تجربہ مین آچکے ہین محروم نہ رہین

مرہم بلیباڈی آیوڈائڈ

بلیباڈی آیوڈائڈ ۸۰ گرین۔ اکسٹراکٹ ہملاک یعنی شوکران ۹۰ گرین اولیم ٹی اوبروما یعنے روغن کوکو ایک اونس یا ڈیڑہ اونس روغن کنجد دو ڈرام۔ سب کو ایک برتن مین ڈالکر آمیز کرین اور نرم آنچ پر رکہکر حل کرین تاکہ یکذات ہوجاوے پہر ایک سادہ کاغذ کا انبوبہ ایسا بنادین جو آٹہہ انچ طول مین ہو اور اوسکا جوف اسقدر عریض ہو کہ انگشت خنصر اوسمین جاسکے۔ جب دوا سرد ہونے کے قریب آوے تو اوس انبوبہ مین بہردین اور جب سرد ہوکر منجمد ہوجاوے تو چہری سے ایک ایک انچ کے ٹکڑے کاٹ لین اور بوقت ضرورت ایک ٹکڑا لیکر کاغذ علیحدہ کرکے فم رحم مین رکہین۔ یہہ رحم کی بہت سی بیماریون کو

ورم حار فرج

اسکو انگریزی مین ولو ٹیٹس کہتے ہین اور یہہ مرض ابتداے عمر سے زمان شیخوخت تک ممکن العروض ہے لیکن دختران وعجایز کو اکثر عارض ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ فرج کو اندر باہر سے خوب دہویا اور صاف نہین کیا جاتا خصوصاً حالت نشو و نما مین اکثر دختران کو یہہ عارض ہوتا ہے کیونکہ اس حالت مین عرق بغل اور فرج کے غدہ ہاے کوچک کی رطوبات مین بو حاد زیادہ ہوتی ہے۔ باقی سب عورتون کو کثافت کے سبب سے یہہ مرض لاحق ہوتا ہے کہ وہ فرج کو اندر باہر سے خوب صاف نہین کرتین خصوصاً مفلسون کی اولاد کو یہہ مرض زیادہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ٹب مین جسمین پانی بہر لیا جاتا ہے بٹہلا کر غسل نہین دیتین جوان عورتون کو کثرت مجامعت اور کبہی سوزاک کے سبب یہہ مرض حادث ہوتا ہے

علامات

پہلے مقام فرج پر ورم و سوزش و سرخی اور ورم غشاے بلغمیہ محسوس ہوتا ہے۔ اگر سرخی نہو تو غشای بلغمیہ پر رطوبات زیادہ پائی جاتی ہین کسی مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا غشای بلغمیہ پر خراش پیدا ہو گیا ہے اور محل ورم مین درد بہی ایسا شدید ہوتا ہے کہ لمس کی تاب نہین رہتی اور جب بول آتا ہے اور اوسکے چند قطرے اوسپر گرتے ہین تو حرقت و سوزش و اذیت ہوتی ہے اور کبہی خود بول مین بہی سوزش ہوتی ہے اور یہہ حالت اوسوقت ہوتی ہے کہ مرض مثانہ یا مجرے بول مین بہی پہونچ گیا ہو اور کمر و ساقین مین درد زیادہ ہوتا ہے

علاج

جب ورم مین حرقت و سوزش زیادہ پائی جاوے تو ادویہ باردہ مثلاً میگنیشیا سلفاس یا سلفیٹ آف سوڈا کا مسہل دین اس سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے اس بعد آب گرم سے بخوبی آبدست کرین اور آب مطبوخ پوست خشخاش کی تکمید کرین اور نصف گہنٹہ سے ایک گہنٹہ تک گرم پانی مین بٹہلائین اور گرم پانی سے نکالکر لیڈ ایسیٹیس نیم اونس بیس اونس پانی مین حل کرکے اوسمین پارچہ تر کرین اور محل ورم پر رکہین۔ ایضاً زاج سفید خام ایک درام آٹھ اونس پانی مین حل کرکے اوسمین پارچہ تر کرین اور مقام ورم پر رکہین جب ورم کم ہو جاوے اور غشای بلغمیہ پر خراش باقی ہو

تو ایک دو گرین کاسٹک نقرہ ایک اونس
پانی مین حل کرکے مقام خراش پر طلا کرین
اور غذا مین تو ابل چارہ کے داخل کرنے سے
پرہیز کرین بلکہ شیر گاؤ و خضرات پر اکتفا
کرین کبھی یہہ ورم بہت عظیم و قوی ہوجاتا
ہے یہانتک کہ لحم کے فاسد و عفن ہوجانے
تک نوبت پہونچ جاتی ہے خصوصًا جبکہ کسی وجہ
سے مریضہ کا خون و بدن کمزور ہوگیا ہو۔
کبھی وضع حمل کے بعد ہی جبکہ لبہای فرج
پر اذیت غمز زیادہ پہونچے یہہ مرض ہوجاتا ہے
اس حالت مین یہہ ورم بہت عظیم ہوجاتا ہے
اور گوشت فاسد و متعفن ہوجاتا ہے
کبھی یہہ ورم اون اسباب سے بھی ہوجاتا ہے
جو حکہ و خارش مین بیان کیے گئے ہین
اور اس درجہ کو پہونچ جاتا ہے کہ گوشت فاسد
و عفن ہوجاتا ہے اسوقت علامات جو پہلے
لکھی جاچکی ہین شدید ہوتی ہین اور حمی سخت
بھی ہمراہ ہوتا ہے اور ورم نہایت فاسد اور
گوشت فرج جابجا سرخ یا سیاہ یا بالکل مردہ
دکھائی دیتا ہے۔ بس اگر یہہ مرض اس حد
تک پہونچ جاوے تو پہلے فرج کو آب گرم
سے صاف کرین بعدہ مریضہ کو کلوروفارم
سنگھا کر کاسٹک سے ورم کے مردہ گوشت کو
جلا دین تاکہ مردہ گوشت کی عفونت و درد اوسکا
زہر دوسری جگہ نجاوے و زندہ رہاست اسکے بعد ادویہ
مانعہ و دافعہ عفونت مثلاً لائیکرشیاس پرسیکنار
مین پارچہ تر کرکے گوشت عفن پر رکھین یا
زغال بخ پولٹس بنا کر اوسپر لگادین اور گوشت
دودہ۔ زردہ بیضہ مرغ وغیرہ جید غذا دین جس سے
خون کو تقویت ہو اور پورٹ وین شراب
پلا دین اور کنین سفوف بارک۔ بانٹنگ پچر سنکونا
وغیرہ مناسب ادویہ دین اور مریضہ کو ہوادار
مکان مین رکھین۔

مرض اندام نہانی

یہہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول یہہ کہ پردہ بکارت
جو جبینہ داخل اندام نہانی کے منہ پر ہوتا ہے اسقدر
سخت ہوتا ہے کہ قضیب اوسمین داخل نہین
ہوسکتا اسکو انگریزی مین انپرفریٹ ہائمن
کہتے ہین اسکے معنی ہین "صلابت پردہ بکارت
کے سبب ثقبہ فرج کا معدوم یا صغیر ہونا"
باوجود صلابت کے پردہ مذکور مین چھوٹا سا سوراخ
ہوتا ہے جس سے خون حیض خارج ہوتا رہتا ہے
اور عورت کو کوئی تکلیف نہین ہوتی۔ لیکن
جب کتخدا ہوتی ہے اور مقاربت شوہر کا
اتفاق ہوتا ہے تو دلگیر ہو کر خواہان علاج ہوتی ہے

اور یہہ مرض عقر کا بہی ایک سبب ہے لیکن
جب مرد فرج کے ثقبہ کو چاک پر متزل ہو جاتی
اور منی رحم مین داخل ہو جائے تو ممکن ہے
کہ حمل رہجائے لیکن ولادت دشوار ہو جاتی
ہے

(تکمیل الحکمۃ: بندہ مؤلف کے پاس بہی
ایک ایسی ہی مریضہ آئی تہی اوسکی عمر ٢٢
برس کے قریب تہی اور وہ ہمیشہ زرد رنگ
لاغر اندام رہتی تہی دستکاری کرنے سے
اوسکا مرض رفع ہو گیا۔ کری ہڈی کی طرح
اوسکا پردہ سخت تہا۔ علاج کے بعد وہ صاحب
اولاد ہوئی۔)

علاج

اول کارد یا انگلی سے پردہ کو شق کردین اور
میٹھے تیل مین پارچہ ترکرکے زخم مین رکہین۔
دوم منہہ بالکل بند ہوتا ہے اور غشا جو ثقبہ
بول سے نکلکر فرشیت تک جو غشای بلغمیہ ہے
اور محل اتصال لبہای کلان فرج کے نیچے
جہت اسفل مین تن جاتا ہے اسکا علاج
یہہ ہے کہ پردہ سے اوسکو شق کردین
اور بدستور سابق روغن سلاجی سے ترکرکے پارچہ
زخم مین رکہین کبہی ایسا ہی اتفاق ہو
جاتا ہے کہ مریضہ کو خبر ہی نہین ہوتی

کہ اوسکے رحم پر پردہ ہے البتہ اوسوقت خبر
ہوتی ہے جبکہ جریان حیض کی سب علامتیں
موجود ہوتی ہیں اور جاری نہین ہوتا
لڑکی اپنا حال خود بیان نہین کرسکتی کہ
وہ حیض کی عادی نہین ہوتی البتہ دکہہ
درد بیان کرتی ہے اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے
کہ ماہواری خون رحم مین جمع ہوتا رہتا ہے
اس سے اندام نہانی اور رحم بمقدار مین بڑہ
جاتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
گویا حاملہ ہے اور لوگ اوسکو تعجب کی نگاہ
سے دیکہتے ہین اور مریضہ کمزور ہوتی جاتی
ہے اور مزاج مین حرارت زیادہ ہو جاتی
رنگ زرد ہو جاتا ہے کہانا ہضم نہین ہوتا
جب اس پردہ کو شق کیا جاوے تو منجمد
خون فاسد بدبودار تین چار سیر کے قریب
خارج ہوتا ہے۔ کبہی یہہ خون ریم و بلغم کی
مانند خارج ہوتا ہے۔

علاج

پروے کے ساتہہ پردہ شق کرکے خون فاسد
نکال دین اور منہہ کہولدین کبہی ایسا ہی
ہوتا ہے کہ پردہ کو شق کرتے ہی مریضہ
ہلاک ہو جاتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ جو خون
بدن کے اندر فاسد متعفن ہو گیا تہا

ہوا لگنے سے اوسکی عفونت زیادہ ہوجاتی
ہے کیونکہ ہوا کی خاصیت ہے کہ عفونت
ابدان مردہ و عفنہ کو زیادہ کردیتی ہے
پس یہ عفونت خون مین سرایت کرکے
جلد ہلاک کردیتی ہے۔ اسکا علاج یہہ ہے
کہ جب شق کرنے کا ارادہ کرین تو کارد یا
ابید ایک حصہ سادہ پانی یا روغن کنجد
یہہ حصہ اگر غشا زائد کو پہر ڈال دین پہر
دستکاری کرین اور شق کرنے کے بعد
فوراً رحم مین داخل ہی روغن یا پانی کے
بذریعہ زراقہ رحم کے اندر پہونچا دین
بعد ازان ادویہ اغذیہ مقویہ سے تندرستی
قایم کرین اور صاف ہوا مین رکہین
شحم غشاے بلغمیہ اندام نہانی باہم چسپان
ہوکر رستہ بند کردیتا ہے اور یہہ دیکہنے سے
بہی محسوس ہوتا ہے اسکا علاج یہہ ہے
کہ چپکی ہے پلٹا کر پردے کے ہر سے تہوڑا
تہوڑا شق کرتے جاوین تا کہ چسپیدگی
ہر طرف ہوکر رستہ کہل جائے پہر بار چہ
روغن شیرین مین تر کرکے اندام نہانی
مین رکہین تا کہ بار دیگر چسپیدگی پیدا نہو۔

ورم غشاے بلغمیہ فرج

اسکو انگریزی مین وجینیٹس کہتے ہین اور یہہ
دو قسم ہے حاد و مزمن
قسم اول حاد یہہ اکثر کو عارض نہین
ہوتا مگر بقیات شدید اور بہ الوان کو زیادہ
عارض ہوتا ہے

اسباب

کبہی اسکا سبب عسر ولادت ہوتا ہے کیونکہ
اکثر بچے کے سر کے دباؤ سے غشاے بلغمیہ
فرج مضروب ہوجاتا ہے ایضاً کثرت مجامعت
سے بہی ہوجاتا ہے اوس وقت بہی ہوجاتا
ہے جبکہ زن صغیرہ سے ساتہہ جبر مجامعت
کی جائے اور بڑے زور سے قضیب داخل
کیا جاوے سوزاک بہی اسکا سبب ہے تاہم
بدن کو سردی لگنے سے بہی ہوجاتا ہے اور
یہہ حالت اکثر مفلس عورتون کو لاحق
ہوتی ہے جو ردی غذا کہانے کے سبب
کمزور ہوجاتی ہین اور کثرت مشقت کی باعث
اسقدر فرصت نہین پاتین کہ فرج کو اندر
باہر سے خوب صاف کرین اور ہر فصل کے
موافق لباس پہنین اکثر ایک ہی جوڑا کپڑے
کا میسر ہوتا ہے خواہ وہ بہیگ جائے یا
میلا ہوجائے وہی پہنے رہتی ہین تر
کپڑے سے خون مین سردی سرایت کرجاتی

ہے اور یہہ مرض پیدا ہوتا ہے

علامات

پہلے ورم پیدا ہوتا ہے اور غشاے بلغمیہ خشک و سرخ ہوجاتا ہے اور ہر وقت سوزش باطن اندام نہانی میں پیدا ہوجاتی ہے اور کھڑی ہونیکے وقت پڑی نیم میں جو فیما بین فرج و مقعد کے مسافت بچہ دان ہے معلوم ہوتی ہے اور بیٹھنے یا پاخانہ کرنے کی حالت میں پڑی نیم میں درد ہوتا ہے اور ضبط بول کی طاقت نہیں رہتی اور بول جلد جلد آتا ہے اور بدن میں قدرے حرارت پائی جاتی ہے اور کمر و سرین و ساقین میں درد محسوس ہوتا ہے بعد غشاے بلغمیہ ملایم و تر ہوجاتا ہے اور اوس سے رطوبت سفید غلیظ جاری ہوتی ہے جسکی سفیدی مثل بالائی شیر یا جغرات کے ہوتی ہے اور جب یہہ رطوبت زیادہ آتی ہے تو حرارت و درد کم ہوجاتا ہے۔

واضح ہو کہ جب رطوبت سفید و غلیظ مثل جغرات کے آوے تو جان لینا چاہیئے کہ یہہ اندام نہانی سے آتی ہے کیونکہ اندام نہانی میں تیزاب ہے جسکے سبب رطوبت منجمد ہوجاتی ہے اور جو رطوبت رحم سے آتی ہے وہ پانی کی طرح رقیق ہوتی ہے کیونکہ رحم میں القلی یعنی کھار و اجزاے ملحیہ میں جنکی آمیزش سے رطوبت رقیق ہوجاتی ہے۔ یہی اوصاف ہیں جنسے رطوبات اندام نہانی اور رحم میں تمیز کرسکتے ہیں۔

اب اس مقام پر یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ عدم انجماد خون حیض کی وجہ میں لکھا جاچکا ہے کہ "یہہ خون وہ اندام نہانی کے تیزاب یعنی ترشی کی آمیزش کی وجہ سے منجمد نہیں ہوتا۔ اگر کسی طرح رحم سے خون کو لیں تو منجمد ہوجائیگا" اور یہاں کہا جاتا ہے کہ "تیزاب اندام نہانی رطوبات کو منجمد کردیتا ہے" پس دونوں میں بڑا فرق ہے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ اندام نہانی کی ترشی جب خون میں آمیز ہوتی ہے تو اوس خون کی اثر وجہ کیمیائی اثر سے کچھہ اور شئے بنجاتی ہے اس سبب سے قابض نہ ہونا منجمد نہیں ہوتی۔ چونکہ رطوبت غشاے بلغمیہ میں اثر جب نہیں لہذا اندام نہانی کے تیزاب کی آمیزش سے منجمد ہوجاتی ہے

بالجملہ اس مرض میں ممکن ہے کہ علاج کرنے سے صحت کاملہ حاصل ہوجاوے اور مرض بالتمام زایل ہوجاے لیکن اکثر یہہ ہے کہ مرض حاد درجہ سے گزرکر مزمن بنجاتا ہے

خصوصاً جبکہ حصول خفت کے بعد بدن اسلئے کہ مرض کا تتمّہ زایل ہو جاے حیض جاری ہو جاے کیونکہ اس صورت مین عوارض باقیہ قوت حاصل کرکے پہر شدت کرتے ہین اور مرض طویل المدت ہو جاتا ہے

علاج

سب سے پہلے مسہل دین اور اس حالت مین مسہلات باردہ مثلاً میگنیشیا سلفاس یا سفوف جلیپ کمپونڈ تنہا یا کیلومل ملاکر دینا مفید ہے بعد روزانہ تین چار بار گرم پانی مین ٹہلا دین اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے گرم پانی کا زراقہ دینا بہی مفید ہے اگر درد زیادہ ہو تو آب پوست خشخاش کا زراقہ کرنا زیادہ تر مفید ہے لیکن ہر صورت مین ایک مرتبہ مین پانی کی مقدار بیس اونس سے کم ہونی چاہیے اور آب مطبوخ تخم کتان جسقدر ممکن ہو رات دن پلا دین تا کہ غشا بلغمیہ ملایم ہو جاے اور اوسکی رطوبات خارج ہوتی رہین کہ یہہ موجب صحت ہے - ہیکاکونا زاید مقدار مین مثلاً ۵ سے ۲۰ گرین تک پلانا جیسا کہ زحیر مین پلایا کرتے ہین بہت مفید ہے اور جب مرض حاد کے عوارض خفیف و کم ہو جائین اور مزمن کے درجہ کو پہونچ جائین تو مقویات غشای بلغمیہ استعمال مین لائین جیسا کہ قسم ثانی مین عنقریب لکہا جائیگا -

قسم دوم مزمن - اور یہہ اکثر ابتدا ہی سے خفیف العوارض ہوتا ہے اور کبہی حاد سے متجاوز ہو کر مزمن ہو جاتا ہے -

اسباب

اسکے اسباب بہت ہین اور شمار مین نہین آسکتے حاصل یہہ ہے کہ جو اسباب مضعفہ عورت کو ضعیف کرنے والے ہین اس ورم خفیف کے بہی وہی اسباب ہین مثلاً زیادہ مشقت یا سردی لگنا یا وضع حمل وغیرہ - اور یہہ ورم مثل نزلہ کے ہوتا ہے جو غشاے مخاطیہ انف وحلق کا ورم ہے لہذا اسکو انگریزی مین کٹار وجینہ کہتے ہین یعنی نزلہ اندام نہانی - اور یہہ اکثر سردی لگنے سے پیدا ہوتا ہے -

واضح ہو کہ غشاے بلغمیہ اندام نہانی بہی مثل غشاے مخاطیہ انف و حلق ہمیشہ تھوڑی رطوبت پیدا کرتا رہتا ہے لیکن جب زیادہ پیدا کرتا ہے تو وہ مرض شمار کیا جاتا ہے - اگر اس مرض مین غشاے اندام نہانی کو دیکہا جاے تو اوسکی ہیئت مثل ہیئت صحت کے ہوتی ہے لیکن کبہی فرق بہی پایا جاتا ہے اور

وہ یہہ ہے کہ اوس مقام پر جہان اندام نہانی دہن رحم کے ساتھہ متصل ہوتا ہے اوس سے قریب غشاء سے بلغمیہ اندام نہانی پر سرخی اور غلظ اور لثیفت پائی جاتی ہے اوسی جگہ غشاء بلغمیہ یہہ سفید رطوبت پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت رقیق برنگ مخیض بقر ہوتی ہے۔

علامات

سب سے پہلی علامت یہہ ہے کہ رطوبت سفید مثل مخیض بقر جاری ہوتی ہے جسکو گریک زبان مین لوکوریا یعنی آب سفید کہتے ہیں ابتدا سے مرض مین مریضہ علاج کی طرف توجہ نہین کرتی لیکن جب زیادہ مدت گذر جاتی ہے اور ضعف غالب ہو جاتا ہے تو علاج کی جانب رجوع کرتی ہے لیکن اوسوقت بدن پر ضعف و کمزوری کے آثار غالب ہو جاتے ہین اور مریضہ ہمیشہ شکایت کرتی ہے کہ کمر مین ہر وقت خفیف درد رہتا ہے ضعف حد سے زیادہ ہے ادنے مشقت کا کام بہی نہین ہو سکتا اشتہا بہت قلیل ہوتی ہے اور غذا ہضم نہین ہوتی۔ معدہ مین ترشی اور ہوا زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ قبض شکم اکثر رہتی ہے طبیعت مین انضجار ہے کسی کام کو جی نہین چاہتا۔ ہر وقت دل ملول رہتا ہے۔ چونکہ اس مرض مین حیض ہمیشہ آتا رہتا ہے اسلئے علاج دشوار ہو جاتا ہے کیونکہ جریان حیض سے ورم کو ہمیشہ مدد ملتی رہتی ہے اور عوارض قوی ہوتے رہتے ہین لہذا صحت مین تاخیر واقع ہوتی ہے اور مدت دراز تک مرض قایم رہتا ہے۔

علاج

جسقدر کہ سبب ضعیف معلوم ہو اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اسکے بعد عضو تناسلی کا علاج کرین اور اغذیہ جیدہ مقویہ خون مثلاً شیر گاؤ و گوشت ضان و زردہ بیضہ مرغ کہلا دین اور کنین و مرکبات آہن حسب مناسب پلا دین اور صاف و خوش ہوا مین رکہین اور جماع سے اجتناب کرنے کی ہدایت کرین ورنہ ورم زیادہ ہو جاویگا۔ ہر روز آدہ گھنٹہ سے ایک گھنٹہ تک تین چار مرتبہ سرد پانی مین بٹھلانا مفید ہے۔ سرد پانی کی پچکاری بہی فایدہ مند ہے۔ بعدہ مقویات غشاء بلغمیہ مثلاً شب یمانی ایک دو ڈرام بیس اونس سادہ پانی مین حل کرکے پچکاری کرین اور ہر دفعہ مین پانی کی مقدار بیس اونس سے کم نہو ایضاً زنک سلفاس ۵ سے ۱ گرین تک

بیس اونس سادہ پانی میں حل کرکے زراقہ کریں۔ ایضاً بیس اونس مطبوخ بارک کا زراقہ کریں ایضاً مطبوخ کوارکس یعنی اوک بارک (مازوی سبز) کا زراقہ کریں۔ ایضاً انفیوزن اوک بارک (نقوع مازوے سبز) کا زراقہ کریں۔ ایضاً زنک سلفاس اگریں روغن کوکو ایک ڈرام باہم ملاکر خلولہ بنادیں جیسا کہ حکم فرج میں لکھا گیا ہے اور دہن رحم کے قریب رکھیں تاکہ وہیں گھل کر رطوبات اندام نہانی و رحم کے ہمراہ تمام غشائے بلغمیہ اندام نہانی پر اثر کرے۔ اگر روغن کوکو موجود نہو تو چربی بز دو حصہ موم زرد ایک حصہ۔ روغن کنجد ملاکر موم روغن بنالیں اور اسمیں ادویہ ثیاف ملاکر شافہ بناکر رکھیں۔ ایضاً زنک سلفاس شب یمانی جو توے پر بریان کی گئی ہو ہر ایک ایک اونس ٹانک ایسڈ دو اونس۔ تینوں کو باریک کریں اور اسمیں سے ایک ڈرام لیکر بیس اونس سادہ پانی میں جو نیمگرم یا سرد ہو حل کرکے بذریعہ زراقہ اندام نہانی میں پہونچائیں یاد رکھنا چاہیے کہ زراقہ کے واسطے آب سرد بہتر ہے لیکن جسکو سرد پانی نہ سکھالے اوسکو نیمگرم دیں۔

ورم غشائے بلغمیہ رحم

اسکو انگریزی میں یوٹرین کٹار یعنی زکام رحم اور لاٹن میں اینڈو میٹرائٹس یعنی ورم اندرونی رحم کہتے ہیں یہ بھی دو قسم ہے۔ حاد و مزمن سبب دونوں کا واحد ہے لیکن شدت و خفت عوارض کے لحاظ سے فرق کیا جاتا ہے اور علاج بھی اسی کے موافق عمل میں آتا ہے۔

یہ مرض ابکار کو بہت ہی کمتر لاحق ہوتا ہے اور ثیبات ذوات البعل (بیاہی عورتیں جنکا شوہر موجود ہو) اسمرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اسکے اسباب میں سے جو سبب زیادہ تر موروث مرض ہے وہ اسقاط ہے کہ عورت باربار حاملہ ہوتی ہے اور حمل گر جاتا ہے اور نیز کثرت مباشرت اور سردی لگنا اور بارش میں بدن کا بھیگنا اسکا سبب ہے کبھی مرطوب اور سرد مکان کی سکونت اور سرد فرش کی نشست مثلاً پتھر کے سرد فرش پر بیٹھنا بھی اسکا سبب ہوتا ہے۔ جب اندام نہانی کا ورم رحم تک منتہی ہوتا ہے۔ یا مادہ آتشک اور اوسکا زہر خون میں سرایت کرجاتا ہے۔ یا جب کبھی مرض کے زوال کے بعد نقاہت باقی رہتی ہے تو یہ مرض ہوجاتا ہے۔ کمزوری بدن و خون کی

جس سے خون مین سفیدی غالب ہوجاتی
جیسا کہ مرض طحال مین ہوتا ہے اسکا سبب
ہوتا ہے۔ جب عورت ایسی ضعیف ہوجاتی
ہے کہ خون حیض کے عوض اوسکو سفید رطوبت
آنے لگتی ہے تو بھی اس مرض مین مبتلا ہوتی
ہے اگر پہلی مرتبہ خون حیض آوے اور پہر آئندہ
ماہ بند ہے تو بھی یہہ مرض ہوجاتا ہے۔

علامات

قسم اول مین مقدار رحم بڑھجاتی ہے اور
عانہ مین ثقل و سوزش اور اوسکی مقدار مین
زیادتی محسوس ہوتی ہے اور ناف کے نیچے
دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے۔ کمر سرین و
ساقین مین بھی درد ہوتا ہے اور تپ آتی ہے
اور کبھی جیر بھی ساتھ ہوتی ہے۔ بول بار بار آتا
ہے۔ کبھی ایک روز اسہال و پیچش اور ایک روز
قبض الطبیعت رہتی ہے۔ اور جب رحم کا منہ دیکھا
جاتا ہے تو اوسپر مقدار کی زیادتی پائی جاتی
ہے اور اوسکا غشائے بلغمیہ سرخ محسوس ہوتا
ہے۔ اول مرض مین غشائے بلغمیہ رحم خشک
ہوتا ہے اور دو تین روز کے بعد رطوبت
غلیظ لزج جاری ہوجاتی ہے اسکے بعد ریم
و خون و رطوبت ملے جلے آتے ہین اور جب
یہہ چیزین بکثرت آتے ہین تو عوارض مین خفت
ظاہر ہوجاتی ہے اور یہہ مرض دس سے
پندرہ روز تک یا دفع ہوجاتا ہے یا مزمن
ہوجاتا ہے

علاج

مریضہ کو بآرام تمام پلنگ پر لٹا دین اور نشست
و برخاست اور حرکت سے باز رکھین اگر قبض
طبیعت ہو تو کیلومل و سفوف جلیپ کمپونڈ
کا مسہل دین۔ اگر خون نہ آیا ہو تو گرم پانی
مین بٹھلا دین۔ اسکے بعد پیس اور نس آب
گرم بذریعہ زراقہ فم رحم پر پہونچا دین اگر
زیر ناف درد زیادہ ہو تو تخم کتان یا سبوس
گندم یا برگ عنب الثعلب سبز کی پولٹس بنا کر
لگا دین اگر پھر بھی درد و حرارت باقی ہو تو
کلبتین سے پکڑ کر فم رحم پر ایک دو جونکین
لگا دین اور ملینات غشائے بلغمیہ مثلاً لعابیہ
و اشیائے لزجہ پلا دین اور آب مطبوخ تخم کتان
و ماء الشعیر جسقدر پی سکے پلا دین۔ اور مرہم
سیماب ۱ گرین۔ اکسٹرا کٹ بلاڈونا ۳ گرین
ایک ڈرام روغن کوکو ملا کر حسب ہدایت مذکورہ
بالا شیاف بنا کر فم رحم مین رکھین اور مقاربت
سے باز رکھین اور غذائی سبک مثل شیر گاو
یا گوشت ماہی نان اور برنج کھلا دین اور جو
چیز کھلا دین بارد بالفعل ہو۔ پانی بھی سرد

پلا دین۔

قسم دوم ہر مین یہہ بھی اسباب مذکورہ سے عارض ہوتا ہے۔ اسکی علامت یہہ ہے کہ قریب ایام حیض اور ایام حیض مین عوارض مین جو قسم اول مین مذکور ہوئے قدرے شدت و قوت ہو جاتی ہے لیکن بعد فراغ جب طہر کو دو تین دن گزر جائین تو عوارض مذکورہ کا کوئی اثر نہین پایا جاتا سوائے اسکے کہ رحم سے سفید رطوبت مثل رطوبت منخرین (رینٹھ) کے خارج ہوتی ہے اور رحم کو دیکھین تو قدرے متورم معلوم ہوتا ہے اور سوائے سفید رطوبت مذکورہ کے اوسمین کچھ نہین ہوتا اور جب یہہ رطوبت مدت دراز تک جاری رہتی ہے تو مریضہ کمزور ہو جاتی ہے اور کمزوری کے آثار اوسپر غالب ہو جاتے ہین اور درد کمر و قلت ہضم و قبض طبع و دل تنگی و انقباض و عدم قوت مشقت کی شکایت کرتی ہے اور کسی کام پر دل نہین لگتا۔ اس حالت کو لوٹ پائن اور لوکوریا یعنی سیلان رحم کہتے ہین

علاج

تندرستی کا علاج کرین اور گوشت زردہ بیضہ مرغ [illegible] دین اور وہ دوائین دین جو ہاضمہ

کو تقویت دین مثلاً منرال ایسڈ اس سے وہ تیزاب مراد ہے جو اشیاء معدنیہ مثلاً شورہ و نمک و سلفر وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور اشیاء شجریہ سے نہین بنایا جاتا مثلاً ہائیڈرو کلورک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ۔ میوریٹک ایسڈ ہین غرض جہان ضعف اشتہا ضعف کبد کے سبب سے ہو تو تیزابہائے نباتی فایدہ دیتے ہین اور جب ضعف اشتہا ضعف معدہ کی وجہ سے ہو تو سلفورک ایسڈ و فاسفورک ایسڈ دے سکتے ہین کہ یہہ قوت ہضم غذا کے معاون ہین) کنین یا بارک دین لیکن [illegible] اسٹیل یا مرکبات آہن نہ دین کہ یہہ مضر غذائے بلغمیہ ہین۔ اس مرض مین دو دوائین بہت مفید ہین اول سکبورا کا سولہوان حصہ گرین ہمراہ مطبوخ عشبہ یا نقوع عشبہ یا سارسا پریلا پلا دین دوسری دوا روغن جگر ماہی ہے کہ یہہ سب سے زیادہ تر مفید ہے اگر اس سے بھی بد ہضمی پیدا ہو تو اسکے ہمراہ ایک دو گرین پپسین ملا کر پلا دین۔

واضح ہو کہ اس مرض مین کوئی رقیق پانی دوا بذریعہ زراقہ رحم مین نہین پہونچانی چاہئے ورنہ سوزش موجب مرض ہوگی کیونکہ

تکمیل الحکمۃ

لاہور

قیمت رسالہ ہذا

عام خریدار

بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ

مع محصول [illegible]

رؤسا و دیگر کارسے [illegible]

[illegible] فی پرچہ ۲ آنہ ہے اسکے بعد [illegible]

تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ما تقدم کیمیا و تشریح افعال الاعضا (۲) حفظ صحت کی ہدایت سے عوام الناس کو آگاہ کرنا (۳) مفرق صحت اسباب کا دفعیہ (۴) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی (۵) دیسی و انگریزی طریق علاج (۶) انگریزی حکمی میگزینوں کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۷) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

جلد ۱۹	مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۸۹۸ء	نمبر ۲

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیویں ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحبان اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں قیمت وصول طلب ادا کر دیویں تمام خط و کتابت بنام زبدۃ الحکماء حکیم احمد علیخان اڈیٹر و پروپرائٹر رسالہ لاہور متصل کوتوالی کے پتہ پر کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۳ [illegible] اس سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہے

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائیں اور مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور و جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و جناب خان بہادر ڈاکٹر سید ایرشاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر علم کیمیا و ڈسپنسری کالج لاہور جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور و جناب ڈاکٹر حاجی محمد سید سردار شاہ صاحب [illegible] ڈسپنسری کالج لاہور و جناب ایم اے ایل حکیم حاذق

در زبدۃ الحکماء جناب مولوی فاضل منشی فاضل حکیم غلام مصطفٰے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور وغیرہ

معمول احمدیہ یہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اس میں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں اسلوب کے مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخہ جات نہایت سلیس اردو میں معہ نقشہ جات دیے ہیں اس سے عام لوگ بھی اچھے ڈاکٹر اور لائق طبیب بن سکتے ہیں قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible] حصہ سوم [illegible] مکمل [illegible]

ممد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک بنا رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہو کر عمر طبعی کو پہنچتا ہے زن و مرد بچے جوان بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ۲۲۴ صفحہ قیمت [illegible]

قرابادین احمدیہ حصہ اول اس میں معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست نکالنے کا دستور العمل و [illegible] اشرفی سیماب ہڑتال سم الفار وغیرہ [illegible] وغیرہ درج

دواؤن کے استعمال کرنے کی ترکیبین باتصویر۔ قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان اور ہر ایک مخصوص
امراض کے متعلق مستند اور نامی گرامی ڈاکٹرون کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیمون کے [illegible]
مجربات و بعض ذاتی تجربے بکثرت تحریر ہوئے ہین شیدا وطلسمات [illegible] انگریزی [illegible] کے [illegible]
الفاظ مین درج ہے امراض مخفیہ کے مختلف خطوط جالے ہین [illegible] ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی ادویات کے
فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر مین ادا کیا ہے اسکے ہوتے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین رہتی قیمت [illegible]

تکمیل المجربین حصہ اول یہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب [illegible]
ہین طب کے قواعد و اصول بہت آسان ہین تشخیص امراض و علاج مین کبھی غلطی نہین ہو سکتی اسکے بعد
نہایت عمدہ و مفید امور متعلق قارورہ و نبض ہین تمام جسمانی امراض کی تشخیص [illegible] مع تشریح و بیان الاعضا
اسباب مرض علامات خاصہ علاج مبارکہ انجام مرض اور تندرستی کے موافق علاج نہایت سریع الاثر [illegible]
مخفیہ حصہ بہ ہونیکی وجہ جواہرات مین لکھنے کے لایق ہین انگریزی یونانی [illegible]
ایسی مفید ہدایات بیان کی ہین جو کتب طبیہ مین نہین ہین قیمت **اسرار التصوف** اس [illegible] کتاب
مین حقایق عجیبہ و نکات غریبہ بدلایل عقلی و نقلی درج ہین جو اہل تصوف کی جان اور اہل عرفان کی روح [illegible]
ہین ہر ایک مقدار کے مفصل بیان سے دعید [illegible] کیفیت اور گوناگون مشاہدات و تجلیات کی حقیقت بخوبی
منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف ما وری قرآن و حدیث کا لب لباب ہے قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم [illegible]

تکمیل الحکمۃ لاجواب [illegible] حفظ ما تقدم کیا افعال الاعضا تشریح و یسی انگریزی طریق
علاج نسخے مجربات [illegible] ہوا کرتے ہین قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ دیا دامر سے [illegible]
رد مرض [illegible] بیان [illegible] [illegible] دماغ و بصارت و غیرہ بالعموم [illegible] کی [illegible] [illegible] کتاب [illegible]
سیاہی [illegible] رنگ قایم رکھتا ہے بالون کے بڑھانے مین نظیر دلفریب خوشبو [illegible] **شربت [illegible]** نا [illegible] کا
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نقصان [illegible] کی دور کرنے مین [illegible] اور [illegible] قیمت [illegible]
حبوب [illegible] [illegible] قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے [illegible]
اور صفائی خون کیلئے بہترین [illegible] آتشک و غیرہ جلدی امراض خفقان الرحم احتباس حیض و دیگر امراض مخصوصہ
مردان و زنان [illegible] علاج [illegible] [illegible] العلاج [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] و دیگر [illegible] و جسم کے لئے سریع الاثر قیمت [illegible] سوا اسکے علاوہ اور بیماریوں کے لئے
بھی ادویات موجود ہین کیفیت معلوم ہونے پر علاج ہو سکتا ہے محصول ہر ایک کے ذمہ خریدار
المشتہر [illegible] حکیم احمد علی [illegible] لاہور متصل [illegible]

تکمیل المعین حصہ اول

یہہ اسم بامسمے کتاب (ٹڈیشن) مسابعات میں ہے اور ایسی وسیع ہے کہ باوجود دیکہ چارسو صفحہ تک پہونچ گئی ہے پہر بہی صرف دماغی بیماریان ختم ہوئی ہین اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کتاب کہانتک وسیع ہوگی - اسکے مصنف ہمارے عنایت فرما جناب حکیم احمد علیخان صاحب بندہ انکا ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور ہین جنہون نے بہت تہوڑے عرصہ مین اپنی عالی حوصلگی سے فن طب مین کئی بڑی بڑی ضخیم وسفید کتابین لکہکر پبلک کو اپنا گرویدہ احسان بنالیا ہے - یہہ کتاب ایک عرصہ درازسے سیر کے زیر مطالعہ تہی - اس عرصہ مین مینے اسکے ہرایک پہلو کو نظر غور و تعمق سے دیکہا یہہ صفت موصوف پایا بیشک

آپکا مبارک وجود اہل پنجاب خصوصًا لاہور والون کیلئے موجب ہزار افتخار و مباہات ہے - آپنے جودت طبیعت وحدت فطانت وذکاوت سے سقراط و بقراط کی شہرت کی شیخی کرکری کردی ہے دیسی طبیبون اور انگریزی ڈاکٹرون کے

واسطے یہہ کتاب عمدہ دستور العمل ہے ہم بخوبی مشاہدہ کرچکے ہین کہ فی زماننا ہمارے ملک مین دونون طبون کی خواہش مساوی طور پر ہے - اگر صرف ڈاکٹر ہے اور یونانی طب سے ناآشنا ہے تو قبول عام سے محروم ہے - اگر نرا یونانی طبیب ہے اور ڈاکٹری سے محروم تو اوسکو زمرہ اطبا مین ہرگز شمار نکرنا چاہیے بلکہ یہہ سمجہہ لینا چاہیے کہ ایک قصائی ہے جو تہوڑی سی اجرت پر مسلخ مین جاکر ہرروز دس بیس جانور ذبح کرتا ہے اصل طبیب وہی ہے جو دونون طبون مین کامل مہارت رکہتا ہو اور ہردلعزیزی اور قبولیت عامہ بہی اسی کو حاصل ہوسکتی ہے - حکیم صاحب نے ایک ہموار شاہراہ قایم کردیا ہے جسپر دونون قسم کے طبیب آنکہین بند کرکے چل سکتے ہین کیونکہ حکیم صاحب نے اسکی تصنیف مین یہہ التزام کیا ہے کہ انگریزی اصطلاحون کو عربی فارسی ہندی مین بدل دیا ہے جو دیسی طبیبون کی نفرت کو انگریزی طب سے دور کرتا ہے اور وہ انگریزی طب سے خاطرخواہ فایدہ اوٹہانے کے قابل و مستعد ہوجاتے ہین - ہرایک مرض کے ایسے مستعد انگریزی نسخے دیے ہین جو

مروجہ انگریزی طبی کتابوں میں بالکل نہیں
ملتے۔ ڈاکٹروں کی ضروریات رفع کرنے کے
لیے مستعد و یونانی نسخے دئیے ہیں جو تیر بہدف
ہیں۔ غرض دونوں گروہوں کے لئے عمدہ
شاہراہ قایم کردی ہے

میری آرزو تھی کہ اس بیش بہا کتاب پر
خوب دل کھولکر ریویو کروں مگر مجبور ہوں۔
کیا کروں اوس مطلب کے واسطے کافی لفظ
میسر نہیں آتے خواہ اسکو میری کم لیاقتی
پر محمول کرو یا یوں کہو کہ کتاب ہی کی شان
ایسی ارفع و اعلے ہے کہ مجھ سے لیاقت اوسکی
رفعت و عظمت کو پہونچ نہیں سکتی ناچار
ہم پبلک سے بڑے زور سے سفارش کرتے
ہیں کہ اس کتاب کو مطالعہ میں لائیں اور
اسکو عزت و قدر و منزلت کی نگاہ سے
دیکھیں اور خود فائدہ اوٹھائیں اور دوسروں کو بھی
فائدہ پہونچائیں

اسکی قیمت عہ ہے جو محنت کے مقابلہ
میں بالکل ہی حقیر ہے۔

راقم تپانند پنڈت گنشداس ہاسپیٹل اسسٹنٹ
انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

گوشت خوری

ماکولات و مشروبات کا کھانا پینا کسی نہ کسی
غرض و مطلب کے واسطے ہوتا ہے۔ پس سمجھنا
سوچنا چاہیے کہ گوشت کس مطلب کے لئے
استعمال کیا جاتا ہے۔ جو لوگ گوشت خور
یا مانس اہاری ہیں انکے پاس اسکو جایز قرار
دینے کی صرف ایک ہی دلیل ہے کہ اس سے
قوت جسمانی بڑھتی ہے۔ مگر ہماری رائے
میں انکی یہہ دلیل قابل پذیرائی نہیں کیونکہ
یہہ خاصیت گھی (روغن زرد) میں بطریق
اولے موجود ہے۔ اگر گوشت بغیر گھی اور
مصالحہ کے عمدہ و مقوی غذا ہو تو انکے ساتھ
اتفاق کرنے میں ہمیں کوئی عذر نہیں لیکن
یہہ ناممکن ہے۔

علاوہ اسکے گوشت خوروں کی نسبت ہم سبزی
خور قوموں کو زیادہ طاقتور و جسیم دیکھتے ہیں
زمانہ سلف کی مشرقی و مغربی ملکوں کی لڑائیاں
دیکھنے سے بخوبی روشن ہو سکتا ہے کہ سبزی
خور قومیں گوشت خور قوموں کی نسبت زیادہ
دلیر و شجاع تھیں۔ تاریخ دانوں کو وہ وقت
بخوبی یاد ہے جبکہ سبزی خوروں کا ڈنکا
چاردانگ عالم میں بج رہا تھا۔ آریہ قوم

یا سبزی خوردن کا لوہا تمام ممالک کے
باشندے مانتے تھے۔ زمانہ حال کے سبزی خور
چونکہ زور اور کم طاقت نظر آتے ہیں اسکے
سبب سے ہم چارج ندرہارن کر لیتے ہیں یا دوسرے
لفظوں میں یوں کہو کہ وہ نطفہ جو جسم کی
بنیاد ہے اور جس سے تمام قوائے روحانی
وجسمانی وجود حاصل کرکے پرورش پاتے
ہیں (المنی تبیان الجسم والقوت)
اوسکو بیجا تلف کردیتے ہیں اگر اب بھی
یہ لوگ دہرم شاستر کے موافق چلیں تو
چہروں پر پھر وہی رونق۔ دلوں میں وہی
دلیری اور جسموں میں وہی قوت آجائے

اب ہم قانون قدرت کی طرف توجہ
کرتے ہیں۔ انسان حیوانات کے زمرہ میں
ہے۔ اگر اسکی غذا قدرتی طور پر گوشت ہوتی
تو یہ بھی شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا اور دیگر حیوانات
درندہ کی مانند دانت اور معدہ رکھتا۔ مگر
ایسا نہیں۔ اسکے دانت اور معدہ سبزی
خوروں کی مانند ہے۔ البتہ انسان بندر سے
بہت مشابہت رکھتا ہے۔ ان دونوں کے
اعضا میں کچھ فرق نہیں باوجود اسکے
بندر کی غذا گوشت نہیں بلکہ جنگلی میوے
وغیرہ اشیا اسکی غذا ہیں۔ اس دلیل سے
ثابت ہوتا ہے کہ انسان گوشت خوار نہیں
اگر تم کسی انسان کو قصاب کی دکان پر یا
ایسی جگہ لے جاؤ جہاں گوشت کے ڈھیر
ہوں تو اوسکا دل کبھی خوش نہوگا۔ برخلاف
اسکے ایک باغ میں لیجاؤ جہاں طرح طرح
کے گل شگفتہ ہوں میوے سے درخت
لدے ہوئے ہوں تو اوسکا غنچہ خاطر
بے اختیار شگفتہ ہو جائیگا اور وہ بیساختہ
بول اوٹھے گا واہ سبحان اللہ کیسے کیسے
پھول کھلے ہوئے ہیں کس بہار کے میوے
لہلہا رہے ہیں کیا سبزہ زار ہے کیا اشجار
ہے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل
ہوتا ہے۔ صرف اسی بشاشت پر قناعت
نہیں کریگا بلکہ ممکن ہوگا تو ایک آدھ پھل
توڑکر کھا ہی لے گا ورنہ حسرت اور نا نصیبی
ساتھ لے جائیگا۔ اگر یہ گوشت خوار ہوتا
اور سبزی خوری اسکی جبلت میں ہوتی
تو یہ دو متضاد حالتیں وقوع میں نہ آتیں

جب ہم علم طب کی طرف رجوع کرتے
ہیں تو وہ بھی ہمیں صاف طور پر بتاتا ہے
کہ کثیف غذا کا کھانا مضر صحت ہے اور
لطیف غذا کا استعمال حافظ صحت ہے
چونکہ گوشت غذائے کثیف ہے اور اسکے

کہانے والے ہمیشہ ہاضمہ کی شکایت
مین مبتلا پائے جاتے ہین - اسلیے از رو
طب بہی اسکا کہانا جایز نہین - بلکہ صحت
کے لیے پہلے درجہ کی تکلیف دہ غذا ہے یونانی
طبیب اکثر امراض مین حیوانی غذا کہلاتے
ہین لیکن ہم اسکو پسند نہین کرتے کیونکہ
گوشت کا نعم البدل آب نخود موجود ہے
اب ہم حکیمانہ خیالات کی جانب رجوع
کرتے ہین - آدمی محض حیوان ہے - اگر
جوہر عقل اور فضائل اربعہ یعنی شجاعت حکمت
عدالت عفت رکہتا ہو تو انسان ہے ورنہ
وہ جیسے حیوان ہین سب حیوان اسکے
ساتھ شریک ہین پس صرف عقل کے
سبب انسان کو کل حیوانات پر فضیلت ہے
اور عقل علم سے صاف ہوتی ہے چنانچہ
اپر شاستر بہی دیتا ہے کہ ستوہ ستیون
شدھ سے بدھ یعنی من دل ست صداقت
سے شدھ و پاک ہوتا ہے - اور تمام فضائل
کی انتہا معرفت حق ہے -
اب ہم کہتے ہین کہ غذاے کثیف از رو
طب حواسون کو مکدر اور طبیعت کو کاہل
کرتی ہے - چونکہ گوشت غذاے کثیف ہے
اسلیے گوشت خور کند ذہن اور غبی ہوتا ہے

چنانچہ آپ دیکہتے ہین کہ مسلمانون کا علوم
ریاضی و ہیئت وغیرہ مین ہندون پر سبقت
نلے جانا اس بات کو بخوبی ثابت کر رہا ہے
سوا اسکے گوشت خور پہلے درجہ کے
جاہل اور متعصب ہوتے ہین - دیکہیے سرحدی
پٹہانون کی جہالت کس درجہ تک بڑہی
ہوئی ہے - ہماری گورنمنٹ انکو کبہی دفعہ
ایسا سبق دے چکی ہے کہ اگر وہ آدمی ہوتے تو
کبہی پشتون تک نہ بہولین مگر وہ کچہہ
سمجہتے ہی نہین اگر یہہ لوگ علم سے کچہہ
بہی بہرہ رکہتے تو بحکم حدیث شریف مَن لَم
یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللہَ گورنمنٹ
کی مخالفت کرکے خدا کی نافرمانی نکرتے -
پس مقام غور ہے کہ انسان عقل کے سبب سے
انسان ہے ورنہ حیوان مطلق ہے اور عقل
اکل حلال و صدق مقال سے ترقی پاتی ہے
گوشت وغیرہ غلیظ اشیا سے مکدر ہوجاتی
ہے - پس جب عقل نہوئی تو علم کہان - اور
جب علم نہوا تو خدا شناسی کہان - پس اے عزیزو
گوشت خوری سے بچو -
اب ہم مسلمان - عیسائی اور ہندون کے
مذہب کے رو سے گوشت خوری کا عدم جواز
ثابت کرتے ہین

اہل اسلام کہتے ہین کہ مذبوح جانور قیامت
کے دن بہشت کی خاک ہونگے۔ یہہ ایک
عجیب بات ہے۔ کیونکہ اون جانورون
کا جسم اس عالم مین مسلمانون کی خوراک
بنکر نجاست بن گیا۔ پس یہہ کہنا پڑیگا
کہ بہشت کی خاک بغیر نجاست کے اور کوئی
چیز نہین۔ واہ کیا بہشت ہے کہ جسکی خاک
براز ہے جو ہوا کے جہونکون سے اہل بہشت
کے منہ پر اوڑ اوڑ کر پڑتی ہے۔ اگر یہہ
فرض کیا جاوے کہ مذبوح جانورونکی روح
بہشت کی خاک ہوتی ہے تو یہہ بہی بعید از
قیاس ہے کیونکہ روح ایک لطیف لازوال
اور باقی جوہر ہے جو متغیر نہین ہوسکتا۔
چہ جائے کہ خاک ہوجاوے۔ اور اگر
بہشت کی خاک کو ذی روح مانا جاوے
تو یہہ بہی بعید از قیاس ہے کیونکہ اگر
بہشت کی خاک ذی روح ہوتی تو دنیا
کی خاک بہی ذی روح ہوتی۔ اور اگر بہشت
کی خاک کو ذی روح نہ مانا جاوے تو بڑا
بہاری اعتراض یہہ ہوسکتا ہے کہ کس
جانور کو اس بات کا علم ہوسکتا ہے
کہ کسی مسلمان کے ہاتہ سے ذبح ہونے کی وجہ
سے مین بہشت کی خاک ہوا ہون۔

پس ثابت ہوا کہ مسلمان شکم پروری کی خاطر
پرندون اور چوپائیون پر ظلم کرتے ہین
اگر یہہ کہا جاوے کہ جانورون کے ذبح کرنے
کا خدا نے حکم دیا ہے تاکہ مذبوح کی نجات ہو
تو ہم کہتے ہین کہ یہہ حکم عام ہونا چاہیے
کیونکہ اوسکا لطف و کرم سب پر یکسان ہے
اوسکو کسیکی طرفداری کی ضرورت نہین
اور نہ کسی خاص قوم کا پاس ہے۔ پس ممکن نہین
کہ گائے اور بکری کو نجات کے واسطے ذبح
کرنے کا حکم دے اور خنزیر اور کتے کو نجات
سے محروم کرے۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ
یہہ نفس پروری ہے نہ حکم الہی۔
پہر سب مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ ہر ایک
ذی روح کی جان عزرائیل فرشتہ قبض کرتا
ہے خواہ وہ کسی موت مرے۔ پہر کیا وجہ ہے
کہ مسلمان اوس جانور کا گوشت کہاتے ہین
جسپر چہری پہیر دیجاوے مردار کا گوشت
کیون نہین کہاتے کیا اوسکی جان عزرائیل
نے قبض نہین کی۔ پس اے گوشت خوار
مسلمانون خدا لگتی کہو کہ بے زبان جانورون
کو ایذا دینا انسانیت مین داخل ہے یا
نہین۔ کچہہ رحم بہی آتا ہے یا رقت خونریزی
چہری جب حلق پر بے پروان جلاد کرتے ہین

گیا۔ تمکو اشرف المخلوقات اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ اپنے سے کمزورون پر ظلم کرو۔ بزرگی اور شرافت کے تو یہہ معنی ہین کہ عاجزون پر رحم کیا جاے

بہاے ہر ہمہ مرغان ازان شرف دارد
کہ استخوان خورد و طایرے نیازارد

یہ نا پاک غذا کہانے تمہین کراہت نہین اتی۔ یہہ تو شیرون۔ بھیڑیون اور چیلون کا کہانا ہے تمنے اختیار کر رکہا ہے۔ سوچو تو سہی تم کون ہو اور تمہاری اصل کیا ہے آیت وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کس کے حق مین وارد ہوئی ہے

ہملے چو تو عالی قدر و حرص استخوان حیف ست
دریغ آن سایہ ہمت کہ بر نا اہل افگندی

حیوانات کے مارنے سے جانسے بہی یہہ مراد کیا ہے اور سمجہو کہ چار مرغ خلیل جنکے ذبح کرنے کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو حکم ہوا تہا کیا شے ہین دیکہو غیاث اللغات ردیف

جیم فارسی۔ طاوس کو مارنے سے یہہ مراد ہے کہ ظاہری آرایش ترک کرو۔ مرغ یا خروس کے ذبح کرنے سے یہہ غرض ہے کہ شہوت پرستی چہوڑ دو الخ

کب تک صورت پرستی کروگے معنی پرست بنو

حیوانات کا مارنا یہی ہے کہ اونکی صفات ذمیمہ بالکل چہوڑ دو۔ یہہ نہین کہ اونکی گردن پر چہری پہیر کر شکم پروری کرو۔ دل آزاری نکرو کیونکہ القلب بیت اللہ۔ دل کا دکہانا گویا خدا کا گہر ڈہانا ہے۔ کعبہ جو خلیل نے سنگ و خشت سے بنایا تہا گر پڑے تو پہر بن سکتا ہے مگر کعبۂ دل نہین بن سکتا

کعبہ اگر گرا تو نہین جاے غم ہے شیخ
یہہ قصر دل نہین کہ بنایا نہ جائیگا

اس باطنی کعبہ کا ہمیشہ خیال رکہو اور اسکی تعظیم کرو

دل بدست آور کہ حج اکبر ست
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر ست

جس طرح تم اپنی جان کو عزیز سمجہتے ہو اوسی طرح دوسرون کی جان پیاری سمجہو۔ اگر کوئی تمہاری گردن پر چہری پہیرے تو کیا تمہین تکلیف ہوگی۔ ایسا ہی حال دوسرون کا سمجہنا چاہیے۔ روح سب مین یکسان ہے۔

انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند

حلال طیب یہہ ہے کہ اپنے دست و بازو کی کمائی کہاؤ۔ نہ کہ لٹنے بہاگیا ہون کا خون اپنی گردن پر لو۔ دنیا یاد رکہو ایک روز اسکا حساب تمکو دینا پڑیگا۔

شنیدہ ام کہ قصابی بہ گوسفند گفت
دران زمان کہ گلویش بہ تیغ تیز برید
سزای ہر خس و خارے کہ خوردہ ام دیدم
کسیکہ پہلوے چرب تو خورد چہ خواہد دید

مولانا روم فرماتے ہین

گم خود باید نہ گم دیگران

پیارے بہائیو اپنے مرنے کے واسطے ایسی غذا مین نہ کہاؤ جنسے تم نفس امارہ سے نکلو ہوجاؤ اقتلوا انفسکم بسیوف المجاہدات والمخالفات یعنی اپنے نفسون کو مجاہدات و مخالفات کی تلوارون سے قتل کرو اور کہلے بندون بہشت مین چلے جاؤ جیسا قال اللہ تعالی ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی جسنے اپنے نفس کو شہوت سے باز رکہا اوسکی بازگشت کی جگہ بہشت ہی گوشت شہوت انگیز غذا ہے جو انسان کو جاہل و متکبر بنا دیتی ہے اور متکبر کے لیے یہ حکم ہے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر

جب ہم انجیل کو دیکھتے ہین تو اوس سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ گوشت خوری جائز نہین چنانچہ متی کی انجیل باب ۵ آیت ۷ مین ہے "مبارک ہوے جو رحمدل ہین کیونکہ اونپر رحم کیا جاویگا" جانورون کو مارکر کہانا رحمدلی مین ہرگز داخل نہین

پولوس رسول رومیونکی طرف لکہتا ہے "بہلا یہ ہے کہ تو گوشت نہ کہاوے ۔ اور ایسا کام نہ کرے جس سے تیرا بہائی دہکا یا ٹہوکر کہاوے ۔ یا سست ہوجاوے" (باب ۱۴-۲۱) یہی رسول رومیونکی طرف لکہتا ہے "جسمانی مزاج موت ہے پر روحانی مزاج زندگی اور سلامتی ہے" (باب ۸ - آیت ۶) "اسلئے کہ جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہے کیونکہ خدا کی شریعت کے تابع نہین اور نہ ہوسکتا ہے" (باب ۸ آیت ۷)

اب ہم یسوع مسیح کے تابعین سے پوچہتے ہین کہ گوشت خوری جسمانی مزاج ہے یا روحانی صاف ظاہر ہے کہ روحانی نہین کیونکہ روح کو وہ چیز ہرگز خوشگوار نہین جو روحانی صحت کو مضر ہو

ہندوؤن کے بید شاستر مین بہی گوشت کہانا کہین جائز نظر نہین آتا بلکہ ممانعت پائی جاتی ہے چنانچہ لکہا ہے آہنت پرم دہرم ہے ۔ یعنی جیون کو نہ مارنا پرم دہرم ہے ۔ بعض لوگ کہا کرتے ہین کہ اشومید جگ مین گہوڑے کی قربانی کا

ذکر شاستر مین آیا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ گوشت کہانا جائز ہے۔ یہہ غلط فہمی ہے اسکا مطلب مفصل یجروید کے بربد ارنک اپنشد کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ بہیمی خصایل کو ترک کرکے انسانی صفات حاصل کرو۔

ہندون کے شاستر مین چیونٹی تک مارنے کا حکم نہین ہے چنانچہ منوسمرتی مین لکہا ہے کہ جب چلو نیچے کی طرف نظر رکہو کہ کوئی ننہی سی جان تمہارے پاؤن تلے نہ آجائے۔ کسی رحمدل ایرانی نے اس مطلب کو یون ادا کیا ہے

آہستہ خرام بلکہ مخرام
زیر قدمت ہزار جانست

آجکل کے ہندو لوگ جو گوشت کہاتے ہین یہہ انگریزی تعلیم اور انگریزون کی صحبت کا اثر ہے ورنہ مذہب اجازت نہین دیتا۔ غرض کوئی مذہب بہی گوشت خوری کی اجازت نہین دیتا۔

راقم
پنڈت گنڈو رام ہاسپٹل اسسٹنٹ
و مہتمم شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

وضع و ولادت

(بقیہ رسالہ نمبر ۱ جلد ۱۹)

حاملہ کو ہدایت کرین کہ اپنے شکم کو تن کر اور دم بند کرکے بچے کو نیچے کی طرف دہکیلنے کے واسطے زور لگائے۔

بعض اطبا کہتے ہین کہ جب تک اندام نہانی کا منہ قدرے کہل نہ جائے بچہ کا سر بروز خروج سے روکے رکہین انکا قول قابل التفات نہین کیونکہ اس سے رحم مین تشنج زیادہ ہوگا۔ مناسب یہی ہے کہ بچہ کو اپنی حالت پر چہوڑ دین۔ بعض ناتجربہ کار طبیبون کا خیال ہے کہ جب جنین کا سر دہن فرج کے قریب پہونچ جائے تو بہت جلد فرج کو ہاتہہ سے توسیع کر دین یہہ خیال بہی فضول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ سر کے نکلنے مین یہہ فعل مدد دے لیکن جب شانے جو سر کی نسبت بہت بڑے ہین نکلنے پر آوینگے تو کیا کیا جاویگا اور ہاتہہ سے کشادہ کرنا کہان تک فایدہ دیگا۔

جب سر طفل فرج سے خارج ہو جاوے تو فوراً معاینہ کرین کہ جنین کے گلے مین نال ہے یا نہین۔ کیونکہ اکثر نال بچہ کے گلے مین

آجایا کرتی ہے اس سے بچہ کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ گویا کوئی اوسکے گلے مین رسی ڈالکر گھسیٹے ہاہے حتیٰ کہ بچہ کا منہ سیاہ ہوجاتا ہے اگر نال پائی جاوے تو اوسکو شکم مادر کے اندر سے آہستہ کھینچ لین یا جنین کے شانہ سے نیچے اتار دین تاکہ سستی ہوجاوے۔ اور جسوقت بچہ کا سر فرج سے باہر نکل آوے تو دایہ عانہ کو دباوے اور رحم کو اخراج جنین مین مدد دے اور جب دیکھے کہ بچے کے خارج کرنے کی غرض سے رحم مین تشنج پیدا ہوگیا ہے تو اوسی کے ساتھہ اپنا ہاتھہ رحم پر رکھکر دباوے اور مالش کرکے نیچے کی جانب کولاوے لیکن بچہ کو فرج کے اندر سے خود نہ کھینچے اور نہ اوسکو ہاتھہ لگاوے تاکہ وہ خودبخود پیدا ہو۔ البتہ جب دیکھے کہ جنین کے خارج ہونے مین زیادہ دیر ہوگئی ہے اور اوسکے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہے تو ہاتھہ ڈالکر کھینچ لے۔ اگر بچہ شکم سے تمام تر نکل آوے اور رونے لگے تو یہہ علامت نیک ہے او جان لینا چاہیے کہ بچہ قوی ہے۔ بچہ جسقدر زور روے بہتر ہے رونے سے اوسکے ریہ مین ہوا داخل ہوتی ہے اور خون صاف

ہوتا ہے۔ پھر بچہ کو آب و خون و دیگر آلایش سے صاف کرین اگر اوسکے ناک منہ مین بلغم ہو تو اوسکو پاک کرین پھر نال کو ناف سے ڈہائی تین انچ چھوڑکر فیتے یا مضبوط تاگے سے کسکر باندھ دین اور دوہری گرہ دین۔ اسی طرح نال کے دوسرے سرے کو جو والدہ کے شکم مین ہے تین انچ چھوڑکر گرہ دیدین۔ پھر ان دونون بندشون کے درمیان سے کند چھری یا مقراض کے ساتھہ کاٹ دین۔ کند چھری کی قید اسواسطے لگائی گئی ہے کہ دفعۃً منقطع نہ ہوجاوے بلکہ زور سے بار بار چھری پھیرنے کے بعد منقطع ہو اور کٹنے مین اذیت پیدا ہو اور اس اذیت سے شرائین کے عضلہ ہاے کوچک متشنج ہوجاوین اور تشنج کے سبب شرائین کا منہ بند ہوجاوے اور جریان خون رک جاے اگر بچہ پیدا ہوکر تنفس کے ذریعہ ہوا اندر کو نہ کھینچے اور نہ روے تو نال کاٹنے مین تاخیر ضروری ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ریہ نے ابھی تک نال کا کام اپنے اختیار مین

پیٹ مین نہین لیا اور ہنوز ناف کے رشتہ
خون کی آمد و رفت بہی جاری ہے۔
پس اسحالت مین جبتک اپنا کام نہ سنبہال
لے یا نال کی حرکت ضربانی موقوف ہو
نال کو قطع نکرین بلکہ قطع کے عوض وہی
تدابیر عمل مین لاوین جو جریان تنفس کی
معین ہون مثلاً بچہ کے منہ مین اپنے
منہ سے زور سے پہونک مارین۔ یا اوسکے
چوتڑون پر تہپکیان دین یا اوسکے
پیر سر دپانی ڈالین تاکہ تشنج پیدا ہو اور
ہوا اندر کو کہینچے۔ اگر اس پیر سے
فایدہ نہو تو بچہ کو ایک سنٹ گرم پانی
مین رکہین اور پہر نکالکر فوراً اوسکے
منہ پر سرد پانی چہڑکین تاکہ ہوا اندر کو کہینچے
اگر اس تدبیر سے بہی ہوا نہ کہینچے تو بچہ
کے منہ مین انگلی ڈالکر دیکہین کہ کہین
حلق مین بلغم تو نہین اگر ہو تو صاف
کر دین اسی طرح ناک کو بہی دیکہکر صاف
کرین۔ اگر بلغم مانع تنفس نہو تو بچہ کی
زبان پکڑ کر باہر کو کہینچین غرض وہی
تدابیر عمل مین لاوین جو غریق کے واسطے اختیار
کی جاتی ہین اور جبتک بچہ کی حرکت
قلب کی آواز موقوف نہو تدابیر غریق

باربار عمل مین لاتے رہین یہانتک کہ
کبہی نصف گہنٹہ تک بہی ان تدابیر
کے عمل مین لانے کی ضرورت پڑتی ہے
تب کہین بچہ سانس لینے لگتا ہے۔
الغرض اگر بچہ سانس لے اور اوسکی زندگی
سے مایوسی ہو جائے تو بہی تدابیر غریق
کے عمل مین لانے کی کوشش سے باز نہ
رہین شاید کوئی تدبیر کارگر ہو جائے
اور جان بچ جائے۔ اگر بچہ سانس
نہ لے اور ناف مین حرکت ضربانی
بہی موجود نہو تو نال کاٹ دین اور بچہ
کی زبان باہر نکالکر تدابیر غریق عمل مین
لاتے رہین اس تدبیر سے بہی کبہی کامیابی
حاصل ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر نال
کاٹنے کی ہدایت ہمنے اسلئے کی ہے کہ
اوسکے کاٹنے کی ممانعت تو صرف
اسلئے تہی کہ اوسکے ذریعہ سے بچہ کے
بدن مین ہوا اور خون آتا تہا مگر جب
اوسکی حرکت ہی ساکن ہوگئی تو پہر
اوسکے سالم رکہنے کی ضرورت بہی باقی
نہ رہی بلکہ بیفایدہ تعلق قایم رکہنے سے
کیا حاصل بلکہ یہہ تعلق کہی تدبیرون
کے عمل مین لانے مین مانع ہوتا ہے۔

بعض اطبا کا قول ہے کہ اس حالت میں بچہ کی زبان باہر نکالکر اپنے منہ سے ہوا پہونچا دیں اور یا چھوٹی دھونکنی کے ذریعہ سے۔ یہہ تدبیر بہی اچھی ہے لیکن دھونکنی کی نسبت انسان کے منہ کی ہوا بہتر ہے۔

کبھی ایسی صورت بہی پیش آجاتی ہے کہ بچہ غشاے پر آب سمیت جو اوسکے گرد محیط ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ بچہ گرم جگہ سے نکلکر سرد ہوا میں آتا ہے اور فوراً منہ کہول کر دم لیتا ہے اور پانی جو غشا کے اندر مجتمع ہوتا ہے بچہ کے شکم میں داخل ہوکر خلل و ضرر پیدا کرتا ہے۔ اگر ایسا اتفاق ہو تو غشا کو فوراً شق کرکے اوسکا پانی نکال ڈالیں۔

یہاں تک جو کچھ بیان کیا گیا ہے اوس ولادت کا متعلق ہے جو حالت طبیعی پر ہو اور رحم خود اپنی قوت سے بچہ کو خارج کرے اور کسی خارجی مدد کا محتاج نہو لیکن جب رحم کا منہ کہل جاوے اور غشا جو جنین پر محیط ہے شق ہوجاوے اور اوس سے پانی بہی نکل

ہو مگر رحم ضعف کے سبب جو تشنج ہاے درد اولیہ سے اوسکو حاصل ہوا ہے اپنے فعل سے قاصر ہوجاوے یعنی تشنج پیدا نکرے یا ایسا ضعیف تشنج پیدا کرے جس سے بچہ کا خارج ہونا ممکن نہو تو ایسی صورت میں ادویہ مسہلہ ولادت دیں۔ ایسی دواؤں میں سب سے عمدہ ارگٹ ہے یہہ پانچ گرین سے دس گرین تک آب نقوع پودینہ سبز یا آب سادہ کے ہمراہ پلادیں۔ یا تخم ارگٹ نصف سے ایک ڈرام تک لیکر بارہ اونس گرم پانی میں ۲۰ منٹ سے لیکر نصف گھنٹہ تک بہگو رکہیں اور سرد ہوجانے پر صاف کرکے آدہ آدہ گھنٹہ کے ایک ایک اونس پلادیں تاکہ رحم تقویت پاکر درد و تشنج قوی پیدا کرے اور جب پیڑیں زور کی شروع ہوجاویں تو ارگٹ پلانا موقوف کردیں۔ جب بچہ کا سر مقام سیون پر آجاتا ہے اور سیون کشادہ نہیں ہوتی تو زچہ کو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ ہرچند اس حالت میں دائیاں روغن کی مالش کرتی ہیں اور روغن کی مالش کا مضایقہ بہی نہیں لیکن عمدہ تدبیر یہہ ہے کہ کلوروفارم کپڑے پر چہڑک کر زچہ کی ناک کے قریب لیجاویں اور ایسی طرح سنگہا دیں

کہ بیہوش نہ ہو جاے بلکہ قدرے حس کم ہو جاے۔ اس سے دو فایدے حاصل ہوتے ہین ایک تو درد مین تسکین ہو جاتی ہے دوسرے سیون سخت ہو کر جلد کھل جاتی ہے

واضح رہے کہ ولادت کے وقت کلوروفارم کا استعمال ضروری ہے اس سے کئی فایدے حاصل ہوتے ہین جب سے درد صادق شروع ہو اوسوقت تک کہ ولادت سے فراغت ہو اور آنول باہر نکل آوے جسوقت کہ درد اذیت زیادہ ہو یا کوئی عضو کشادہ ہو تو اوسی وقت کلوروفارم سنگھا دین اس سے تسکین درد و کشادگی اعضا دونون فایدے حاصل ہونگے۔ یہہ تدبیر نہایت ہی مفید ہے۔ واضح ہو کہ جب ولادت سے فراغت ہو جاتی ہے تو زچہ کو ایسا آرام حاصل ہوتا ہے کہ گویا بہشت مین ہے لیکن تہوڑی ہی دیر کے بعد جسکی مدت بیس منٹ سے زیادہ نہین ہوتی پہر درد و تشنج جو ولادت کے سبب سے کم ہو گیا تہا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر یہہ درد خود پیدا نہو تو مقام رحم کو ہاتہہ سے دبائین یا اوسپر مالش کرین تاکہ تشنج پیدا ہو جاوے اگر اس پہر سے تشنج پیدا نہو اور آنول

باہر نہ آوے تو دونون ہاتہون کی انگلیون کے پہوٹون کو عانہ کے نیچے لیجائین اور دونون انگوٹھے رحم کے اوپر رکھکر زور سے دبا دین تاکہ آنول باہر آجاوے اور جب آنول رحم سے خارج ہو کر اندام نہانی مین آجاوے تو اوسکو اندام نہانی کی وضع کے موافق باہر کہینچ لین وضع کے موافق سے یہہ مراد ہے کہ ہم اندام نہانی کی تشریح مین بیان کر چکے ہین کہ یہہ اپنی تحتانی جانب مین خمدار ہے پس پہلے آنول کو اوپر سے نیچے کو لا دین تاکہ رحم کے اندر آجاوے پہر خم کے اندر سے اوپر اوٹہا کر باہر کو کہینچین تاکہ فرج کی راہ سے باہر نکل آوے۔ کبہی بعد ولادت کے تشنج عضلہ عریض کے سبب سے رحم کی وسط مین سے رحم ریگی گہڑی کے دو شیشون کی طرح ہو جاتا ہے یعنی درمیان سے تنگ ہو جاتا ہے اور اوسکے جانبین وسیع و کشادہ ہوتے ہین۔ اس حالت مین آنول اوس مقام مین اگر بند ہو جاتی ہے او خارج نہین ہوتی اور خون نہیر جاری ہو جاتا ہے اور جبتک آنول خارج ہو کر بند نہین ہوتا اس صورت میں

سوائے اس تدبیر کے چارہ نہیں کہ
قابلہ آہستگی سے اپنا ہاتھ اندام نہانی
میں ڈالے پھر ایک ایک انگلی کرکے پورا ہاتھ
رحم میں داخل کرے اور آنول کو رحم
سے جدا کرکے آہستہ آہستہ بقدر اجتماع
و مدافعت رحم باہر نکالے یعنی اس طرح
نکالے کہ رحم آنول کو اور خود ہاتھ کو
دفع کرے اسکی قوت مدافعت کی موافق
کوشش کرے زیادہ زور نہ لگاوے
کیونکہ رحم مدافعت کی حالت میں خود
سکڑتا ہے اور سکڑنے کے سبب خون بند
ہو جاتا ہے اگر ایسے ارادہ سے یکبارگی
ہاتھ نکال لیا جاویگا تو رحم سست رخی ہو جاویگا
اور مدافعت کے واسطے سکڑیگا نہیں اور
خون زیادہ خارج ہوگا جس سے زچہ کی
ہلاکت کا خوف ہے اور جب آنول خارج
ہو جاویگی تو خون بھی بند ہو جائیگا اور تشنج
بھی باقی نہ رہے گا اور جب آنول رحم سے
خارج ہو کر اندام نہانی میں آجاوے
تو اوسکو لپیٹ کر اور یکجا کرکے بل دیکر
کھینچ لیں تاکہ تمام و کمال باہر نکل آوے
اور اوسکا کوئی حصہ اندر نہ رہجاوے
اگر کوئی ٹکڑا رحم یا اندام نہانی کے اندر

باقی رہجائیگا تو وہ تشنج پیدا کریگا
اور اس سے خون کثیر جاری ہو جائیگا
جب آنول باہر آجاوے تو دہن فرج
کو رومال سے پاک و صاف کر دیں اور
دوسرا رومال دہان فرج پر رکھیں اگر
پھر بھی زیادہ خون آوے تو معلوم
کرلینا چاہیئے کہ غشا کا کوئی ٹکڑا رحم کے
اندر باقی ہے یا اوسکے اندر خون
کثیر منجمد ہو گیا ہے جیسا بعض دائیوں کی
ناقابلیت سے کبھی ایسی آفت پیدا
ہو جاتی ہے کہ غشا منہ رحم کے اندر چپا
ہوتا ہے اور وہ نال کو پکڑ کر کھینچتی ہیں
جس سے غشاء محیط پھٹ کر کھینچی جاکر
سے اولٹ پلٹ کر باہر نکلتا ہے
الغرض جب ثابت ہو جاوے کہ غشا
کا کوئی ٹکڑا یا خون منجمد رحم کے اندر موجود
ہے تو قابلہ کو لازم ہے کہ رحم کے اندر
ہاتھ ڈالکر تلاش کرے اگر کچھ ہو تو
ہدایت سابقہ کے موافق اوسکو آہستہ
آہستہ نکالے اور اسی اثنا میں رحم پر
باہر سے بھی دباؤ پہونچائے تاکہ غشا
یا خون منجمد جو کچھ ہو خارج ہو جاوے
پھر ایک صاف رومال لیکر محل رحم پر

اور دوسرا رومال گنگنی تر کرکے دہانہ فرج
پر رکھیں اور اسکے اوپر ایک چادر طویل
گنگنی تر کرکے زچہ کے شکم پر باندہ دیں
اگر سردی کا موسم ہو تو دہانہ فرج کا رومال
قدرے گرم کرکے باندہیں اس سے راحت
حاصل ہوتی ہے۔ پھر زچہ کا آلایش دار
بستر نکالکر صاف بستر پر لٹا دیں اگر
اس حالت کے بعد کمزوری غلبہ کرے
اور نیند نہ آوے اور کرب و اضطراب زیادہ
ہو خصوصًا جبکہ تسہیل ولادت کی
غرض سے زچہ کو ارگٹ پلا چکے ہوں
تو ٹنکچر اوپیائی یا لاڈینم اوپیائی سے
دس بیس قطرہ پلا دیں یا دو گرین
افیون خالص پانی میں حل کرکے نتہار کر
پلا دیں کبھی ولادت کے سبب فرج
شق ہو جاتا ہے چونکہ اس حالت میں
پیٹ کے اندر اور اسکے دہانہ پر ورم
زیادہ ہوتا ہے اور زخم قلیل بھی زیادہ
معلوم ہوتا ہے اور جب ورم کم ہو جاتا
ہے تو زخم کی مقدار بھی کم محسوس ہوتی
ہے۔ الغرض اگر زخم چھوٹا ہو تو اسکا
علاج یہی کافی ہے کہ ہر روز دو تین مرتبہ
گرم پانی سے دہوکر صاف کر دیا کریں

اگر یہ تدبیر کافی ہو تو روغن کاربالک طلا
کریں نسخہ کاربالک ایسڈ ایک اونس
روغن کنجد چالیس اونس دونوں کو ملا کر
رکھہ چھوڑیں اور روزانہ دو بار زخم پر طلا
کریں یہ روغن چھوٹے بڑے دونوں زخموں
کو فایدہ دیتا ہے۔ اور زچہ کو ہدایت کریں
کہ تھوڑی دیر کروٹ پر لیٹے تاکہ جو رطوبات
رحم سے خارج ہوں زخم پر نہ لگنے پاویں
بلکہ پالا یا لا کپڑے پر جو بندہا ہوا ہے جا
گریں۔ اگر زخم پر لگینگی تو اذیت زیادہ ہوگی
اور زخم کے بھرنے میں بھی دیر ہو جاویگی۔
کبھی زخم اسقدر بڑا ہوتا ہے کہ اوسکو دوخت
کی حاجت پڑتی ہے اگر ایسی صورت ہو
تو پہلے روز ہی سی دیں تاکہ جلد صحت
حاصل ہو جاوے۔ زخم خواہ چھوٹا ہو یا
بڑا گرم پانی سے دہونا اور صاف رکھنا
ضروری ہے۔

ولادت کے بعد جنین کو آب نیم گرم سے
غسل دیں پہلے صابون کو گرم پانی میں
حل کرکے اوسمیں فلالین یا اسفنج کا
ٹکڑا بھگو کر بدن پر نرم نرم مالش کریں
پھر صاف پانی سے غسل کرا دیں پھر
ملایم پارچہ کے ساتھہ بدن خشک کریں

پھر ایک نرم اور مہین کپڑا لیکر اوسمین
سوراخ کرین اور ناف کے اوپر رکھکر نال
کو سوراخ کی راہ سے نکال دین اور کپڑا
اوسپر لپیٹ دین اور اوسکے اوپر ایک
لمبی پٹی اس طرح باندھین کہ اوس سے
ناف پر دباؤ پہونچے تاکہ بچہ کے رونے
کے وقت معائے صغیر ناف مین نہ
آجاوے۔ چند روز کے بعد نال خود بخود
گرجاتی ہے اگر اوسکے گرنے مین تاخیر ہو
تو روغن کاربالک جسکا نسخہ اوپر لکھا
گیا ہے اوسپر لگا دین یا مرہم اوکسائڈ آف
زنک طلا کرین۔ یا فلالین یا بانات جلا کر
اوسکی راکھ محل سُرّہ پر لگا دین تاکہ خشک
ہوکر گر پڑے اسکے بعد موافق فصل کے
لباس پہنا دین اور زچہ کی آغوش مین لٹا دین
تاکہ اوسکی گرمی اوسکو آسایش پہونچاوے
اور پستان مادر اوسکے منہ مین دیدین
وہ اوسیوقت حلمہ کو چوسنے لگ جائیگا
اس چوسنے سے تین فایدے ہوتے ہین
اول یہہ کہ حلمہ اگر چھوٹا ہوگا تو چوسنے سے
بڑھ جائیگا۔ دوسرا دودھ جو اسوقت پستان مین
پیدا ہوتا ہے اوسمین قوت مسہلہ ہوتی
ہے اوسکے پینے سے بچہ کے شکم مین جو سیاہ

یا بیتر براز ہوتا ہے وہ خارج ہوجاتا ہے
اور بچہ کا پیٹ صاف ہوجاتا ہے۔
تیسرے بچہ کے چوسنے سے پستان کو اذیت
ہوتی ہے اور اس اذیت سے زچہ کے
رحم کا تشنج اور جریان خون کثیر بند
ہوجاتا ہے اگر ماں کا دودھ پینے سے
بچہ کا شکم صاف نہو اور کسی مسہل کی
ضرورت پڑے تو براز سیاہ کے خارج کرنے
کے لئے ۱۰ سے ۱۲ قطرہ تک روغن بیدانجیر
نقوع تخم انیسون ملا کر پلا دین۔
اگر پستان مادر مین شیر نہو کیونکہ دو تین روز
دودھ کم ہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس دودھ
مین قوت مسہلہ ہوتی ہے اسی واسطے
حکمت الٰہی کا اقتضا یہی ہے کہ ایسا دودھ
کم پیدا ہوتا ہے اگر ایسا نہوتا تو شیر مسہلہ
پی پی کر بچہ ضعیف یا ہلاک ہوجاتا پس کمی
شیر کی حالت مین شیر مادہ گاو تازہ ایک
حصہ تین حصے صاف پانی ملا کر پلا دین
اور جبتک ماں کے تھنون مین کافی دودھ
پیدا نہو یا کوئی مرضعہ تجویز نہ کی جاسکے
یہی عمل جاری رکھین لیکن گائے کا دودھ
ہروقت جب ضرورت ہو تازہ لین اور
اوسیوقت پانی ملا کر پلا دین ایسا دودھ

بیر کرین جسمین پانی ملائے ہوئے گھنٹہ
یا آدہ گھنٹہ گذر گیا ہو ایسا دودہ فساد پیدا
کرتا ہے بلکہ تازہ دودہ مین پانی ملاتے ہی
پلا دین۔ اگر گائے کا دودہ موجود ہو تو
بکری کا دودہ لے لین مگر اسمین بجائے تین کے
چار حصے پانی ملا دین اور قدرے نبات
بھی ملا دین۔ اگر شیر مادہ خوب ملجاوے تو پانی
ملانیکی کچہ حاجت نہین صرف تازہ دودہ
پلا دینا چاہیئے اور دودہ پلانے کی ترکیب یہ ہے
کہ دودہ تین تین گھنٹہ کے بعد نصف سے ایک
اونس دودہ پانی مین ملا ہوا پلا دین۔
اور زچہ کو ولادت کے پہلے روز غذائے
سبک مثلاً ساگودانہ یا اراروٹ دودہ یا
یا نشاستہ پانی مین پکا کر اور نبات سفید ملا کر
پلا دین یا چاولون کی پیچ بہی پلائی
جاتی ہے۔ یا ڈبل روٹی بریان کرکے سادہ
پانی مین حل کرین اور نبات سفید ملا کر
پلا دین۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو ڈبل روٹی
کا ٹکڑہ بریان کرکے پانی مین بہگو دین اور
صاف کرکے وقتاً فوقتاً پلا دین اگر کمزوری
زیادہ ہو تو شوربائے گوشت جسمین سفیدہ
بیضہ مرغ ملا کر پکایا جاوے صاف کرکے
پہلے یا دوسرے روز شوربا لے کم

یا یخنی یا روٹی شوربے مین بہگو کر
دین۔ اگر شوربائے گوشت مرغ ہو
تو بہتر ہے اگر شیر مادہ گاؤ مین روٹی
بہگو کر دین تو بہی بہتر ہے۔ اگر زچہ
بچہ کو خود بہی دودہ پلانا چاہتی ہو
تو اوسکو ثقیل غذاؤن سے
پرہیز لازم ہے تاکہ بدہضمی پیدا
نہو ورنہ دودہ خشک ہو جائیگا۔
تا ایام رضاعت ان غذاؤن پر
اکتفا کرے شوربا قلیہ یا قورما
یا دودہ مین بہگوئی ہوئی روٹی۔
یا چاول۔ یا دال چاول دال خواہ
کوئی ہو مگر زچہ اوسکو ہضم کرسکتی ہو
ایضاً کسی قسم کا ساگ نہ کہاوے
کیونکہ اوس سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے
اور زچہ کی بدہضمی سے بچہ کو بہی بدہضمی
ہوجاتی ہے
ایضاً واضح ہو کہ زن نوزائیدہ کو
بعد ولادت کے دو تین روز قبض
رہتی ہے کیونکہ دریا وسے معاے
بہت ضعیف ہوجاتی ہے کہ براز کے
دفع کرنے پر قادر نہین ہوسکتی
ایسی حالت مین آدہ اونس روغن

پیدا ہو ٹنکچر اوپیا ہی ۵ سے ۱۰ قطرہ تک
ہمراہ آب تخم بودینہ سبز پلا دیں اسکے
پینے سے خواہ زچہ پیوے یا مرضعہ بچہ کو بھی
اسہال کا فایدہ ہوتا ہے کیونکہ غرض پیدا
کی قوت مسہلہ مرضعہ کے دودھ میں سرایت
کرجاتی ہے اور بچہ کو ایک ہلکا سا مسہل
ہوجاتا ہے۔

ولادت طبعی و غیر طبعی

حکماء سابقین کتب طبیہ میں لکھتے
ہیں کہ ولادت کی شکل دو قسم ہے ایک
طبعی دوسری غیر طبعی۔ طبعی یہ ہے
کہ بچہ سر کی طرف سے پیدا ہو اسکے سوا
جملہ اشکال غیر طبعی ہیں خواہ پہلے ہاتھ
باہر نکلے یا پہلے پاؤں یا سرین یا
شانہ [illegible] انگلستان کا قول ہے کہ
جب بچہ [illegible] میں پیدا ہو تو وہ
ولادت طبعی ہے خواہ سر کی جانب سے
نکلے یا سرین یا زانو یا پاؤں کی طرف
کیونکہ ان سب صورتوں میں جو کوئی
خطر نہیں [illegible] صورتیں کسی تدبیر یا
اعانت کی محتاج نہیں ہوا کرتیں بلکہ
ان سب صورتوں میں انتظار کرنا پڑتا ہے
کہ بچہ خود بخود باہر آوے اور یہ بھی ہے
کہ جو بچہ ان صورتوں میں پیدا ہوتا ہے زندہ
و سالم رہتا ہے پس اسکو ولادت
غیر طبعی نہ کہنا چاہیے۔ البتہ اگر ولادت
عرضی بدن میں واقع ہو مثلاً ایک ہاتھ
پہلے نکلے یا پہلو کی جانب سے متولد ہو
یا شانہ پہلے نمودار ہو تو یہ غیر طبعی
ہوگی۔ الحاصل اگر طول میں پیدا ہو مگر
پہلے بدن کا اسفل نمودار ہو تو اسکی تین
صورتیں ہیں ایک یہ کہ سرین پہلے
باہر آوے۔ دوسرے ایک یا دونوں
پاؤں باہر آویں تیسرے سب سے پہلے
زانو نکلے۔ لیکن ان تینوں صورتوں میں
سرین کا پہلے باہر نکلنا بہتر صورت ہے
کیونکہ سرین کے نکلنے سے سر کے نکلنے کی
واسطے رستہ مہیا ہوجاتا ہے کیونکہ سرین
اور سر کی مقدار قریباً برابر ہے زانو
یا پاؤں کے پہلے باہر آنے سے یہ توقع
نہیں ہوسکتی کہ سر کے نکلنے کیلیے رستہ
مہیا ہوجاویگا کیونکہ ان دونوں کی
مقدار سر کی نسبت بہت چھوٹی ہے
انکی برآمدگی سر کے نکلنے میں کوئی آسانی
پیدا نہیں کرسکتی۔

علامات

جب ولادت سرین کی جانب سے ہو تو اسکی علامات یہہ ہین کہ جسوقت درد صادق شروع ہو اور رحم کا مُنہ کہل جاوے تو انگلی ڈالکر دیکھین اس صورت مین انگلی کے نیچے بجاے جسم مستوی المقدار مدوّر صلابت جسم لینی کثیر اللحم محسوس ہوگا جسکے اندر قدرے صلابت ور دوَر ہوگا اور جب رفتہ رفتہ انگلی کو گرد و پیش لیجاوینگے تو نشان مقعد اور جنبین اگر مذکر ہوگا تو خصیتین اور مونث ہوگا تو فرج محسوس ہونگے اور جب انگلی کو مقعد کے پیچھے لیجاوینگے تو استخوان تہیگاہ قطن بھی محسوس ہوگی مگر یہہ اسوقت تجربہ کار قابلہ ہی دریافت کرسکتی ہے اگر حاملہ نحیفہ و سمینہ ہو اور اوسکے شانہ پر ہاتھہ رکھکر انگلیون سے ٹٹولین تو بچہ کا سر خارج کی نسبت جانب فوق کو محسوس ہوگا۔ اگر آلہ مقیاس الصوت لگاکر دیکھین تو حرکت قلب جنین کی آواز جانب یسار مین اوپر کی جانب ناف حاملہ کے قریب مسموع ہوگی۔ جب رحم کا مُنہ کہل جاوے اور بیچ سرین جو پہلے انگلی ڈالنے سے محسوس ہوا تہا خارج ہوکر سیون کے مقام پر آجاوے تو استخوان عانہ کی مزاحمت کے سبب سے اوسکا خروج ممنوع ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد تشنج رحم کی وجہ سے دوسری جانب کا سرین سیون سے خارج ہوتا ہے بعد سرین جو پہلے رحم سے نکلا تہا خارج ہوتا ہے بعد جو سرین پہلے رحم سے خارج ہوا تہا اوسی جانب کا شانہ پہلے نمودار ہوتا ہے اور دوسری جانب کا شانہ اوس جانب کے سرین کی طرح استخوان عانہ کی مزاحمت کی وجہ سے استخوان عانہ کے نیچے خارج ہونے سے قدرے رک جاتا ہے اور دوسری جانب کے شانہ کے نکلنے پر باہر نکل آتا ہے۔

یہہ بہی واضح رہے کہ یہہ ولادت جسمین پہلے سرین نکلے بچہ کے پہلو کے بل ہوتی ہے لیکن جب جنین سنکیین تک فرج سے باہر نکل آتا ہے تو خود بخود شکم پر یا پیٹھہ پر لیٹ جاتا ہے۔ اسکے بعد فرج سے سر خارج ہوتا ہے مگر اس شکل کی ولادت مین بچہ کا سر بدشواری خارج ہوتا ہے کیونکہ سنکیین کے باہر آنے تک رحم نہایت ضعیف ہوجاتا ہے اور اوسکا تشنج بہی کم ہوجاتا ہے بلکہ کبہی مطلقًا تشنج

باقی ہی نہین رہتا اسلئے ولادت کی یہ
شکل بچہ کے لئے خوفناک ہے لیکن اکثر یہہ
ہے کہ سر کے خارج ہونے تک رحم بھی اپنے فعل مین
مصروف رہتا ہے اور جنین سالم مستولد ہو کر
زندہ رہتا ہے۔ مگر جب تشنج رحم بند ہو جاوے
جسکی مدت ایک سے ۱۰ منٹ تک ہے تو جنین
کا بدن جو خارج ہو چکا ہے محتاج ترویح ہوتا
ہے اور سبب یہ ہے کہ سر درمیان فرج کے اندر
ہین سانس لینا ممکن نہین ہوتا اور اکثر اس
حالت مین نال یعنی مجرے ناف بچہ کے سر کے
دباؤ کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے اور اوسکے
ذریعہ بچہ کے بدن مین خون نہین پہونچ
سکتا اور بچہ کی حالت مخنوق کیسی ہو جاتی
ہے پس اسحالت مین پہلے تفحص کرین کہ
مجرے ناف مین حرکت ضربانی موجود ہے
یا نہین اگر ہو تو کچھ اندیشہ کا مقام نہین
اور کسی تدبیر کی بھی ضرورت نہین رہتی
لیکن کبھی مجرے ناف کھنچا ہوا ہوتا ہے
جسکے سبب سے اوسکی حرکت ضعیف یا
معدوم ہو جاتی ہے اس حالت مین مجری
مذکور کو رحم کی جانب سے کھینچکر سست کر دین
اور اوسکو کھینچکر اندام نہانی کے پہلو مین
ایک طرف کر دین خواہ وہ طرف کوئی ہو

اگر حرکت مجری مذکور مطلقاً معدوم ہو گئی
ہو تو بچہ کو فوراً اس ترکیب سے باہر نکالین
کہ ایک ہاتھ اوسکی گردن کے پیچھے رکھین
اور دوسرا ٹھوڑی - سینہ اور پیشانی پر
رکھکر کھینچ لین مگر سیدھا نہ کھینچین ورنہ
ہرگز نہ نکلے گا کیونکہ ہم تشریح مین بیان
کر چکے ہین کہ اندام نہانی خمدار و محرابدار
ہے۔ اسلئے پہلے اوپر سے نیچے کو کھینچین
تاکہ جنین اندام نہانی کے خم محراب کے اندر
آجاوے پھر نیچے سے اوپر کو کھینچین تاکہ
فرج سے باہر آجاوے۔

بعض تجربہ کارون کا قول ہے کہ جب بچے
کے سر کو مقام قفا سے قدرے دبا کر استخوان
عانہ سے جدا کر دین پھر اوسکا جو حصہ
سیون مین ہو اوسکو خم اندام نہانی
کے موافق اوپر سے نیچے کو کھینچین تو
ولادت سہل ہو جاتی ہے۔

اور جب ولادت زانو کے بل ہو اور یہ بہت
کمتر ہوتی ہے اور اس طرح پہچانی جاتی
ہے کہ انگلی ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ کوئی ایسی چیز ہے جو سر کی بہ نسبت چھوٹی
ہے اور زانو کا جوڑا اور دونون منقسم
پنڈلیان بھی محسوس ہو جاتی ہین۔

اور جب ولادت پاؤن کی طرف سے ہو
تو بھی انگلی سے آسانی معلوم ہو سکتی ہے
کہ کوئی بہت چھوٹی سی چیز نکلی ہوئی ہے
اور جب زیادہ تفحص کرین تو ایڑی بھی نظر
آجاتی ہے جس سے یقین ہو جاتا ہے کہ
ہاتھ نہین بلکہ پاؤن ہے - ان دونون
صورتون مین تامل کرین کہ ولادت خود
بخود ہو اور یہہ بھی جان لین کہ ماں کے
واسطے سوائے اسکے کوئی اندیشہ کا
مقام نہین کہ ولادت دیر مین ہو گی
البتہ جنین کے لئے اندیشہ کا مقام ہے
کیونکہ اوسکا سر سب سے اخیر مین نکلیگا
اور اس تاخیر مین اوسکے لئے ضرر عظیم
ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے مگر
یاد رکھنا چاہیئے کہ ولادت کی اس شکل
مین جہان تک بچہ تاخیر کرکے نکلے بہتر ہے
سرعت سے نکلنا اچھا نہین کیونکہ تاخیر
مین سر کے نکلنے کے واسطے رستہ مہیا
ہو جاتا ہے - اس شکل مین بھی ولادت
کی وہی صورت ہوتی ہے جو سرین کے
بل ولادت مین ہوا کرتی ہے
واضح ہو کہ ان شکلون کی ولادت
مین اگر دہن رحم کشادہ ہو جانے کے

بعد بھی ضعف رحم کے سبب تاخیر واقع
ہو تو ارگٹ وغیرہ ادویہ مسہل ولادت
سے امداد کرین - اگر اس سے بھی تشنج
پیدا ہو اور سرین رحم سے خارج ہو چکا
ہو تو ہاتھ داخل کرکے دست راست کی
انگشت سبابہ کو محل سر استخوان ساق یا
فخذ پر رکھکر اور استخوان کو انگلی سے پکڑ
لین اور مذکورہ بالا ہدایت کے موافق
برعایت خم و محراب اندام نہانی اوپر کے
نیچے اور نیچے سے اوپر کو کھینچین یا بچہ
کی ساق سے کپڑا لٹکا کر آہستہ آہستہ
ہدایت کے موافق کھینچین کبھی لوہے
کے اوزار سے بھی کھینچا جاتا ہے مگر اسمین
بچہ کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے دونون
پہلی تدبیرین بہتر ہین مگر یہہ تدبیرین اسوقت
اختیار کرنی چاہیئن جبکہ بچہ قریب فرج
ہو اور اگر بچہ کا سر خم رحم کے قریب ہو
اور فرج کے قریب آیا ہو اور تشنج رحم
موقوف ہو گیا ہو تو رحم مین ہاتھ ڈالکر
انگلیون سے بچہ کا پیر پکڑین اور آہستہ آہستہ
کمال احتیاط سے کھینچین تاکہ زانو کا
جوڑ ٹوٹ نہ جائے - اس کوشش سے رحم کی
اعانت مقصود ہے نہ یہہ کہ رحم کا جب

ادویات و نسخہ جات

(منقول از قرابادین احمدیہ حصہ دوم)

اجواین خراسانی

بقیہ رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۹

دیگر حبوب جس سے سرفہ زکام اور مرض اسہال کو فایدہ ہوتا ہے۔ حافظ صحت و مقوی احشا ہے۔ **نسخہ** جدوار خطائی۔ انیسون۔ بقل ارزق۔ مصطگی۔ ہلیلہ زرد۔ دار فلفل۔ طباشیر ہر یک ۴ مثقال اجواین خراسانی۔ دارچینی۔ عاقرقرحا۔ صمغ عربی۔ سوسیالی کابلی۔ قرنفل۔ سعد کوفی۔ کشنیز بادیان ہر یک ۳ مثقال۔ سنبل الطیب۔ قاقلہ صغار۔ ریوند چینی۔ مغز بادام۔ مرکی۔ زیرہ سفید ہر یک دو مثقال جند بید ستر افیون ہر یک ۳ مثقال سب کو باریک کرکے بمقدار نخود حبوب بنا دیں ایک حب صبح اور ایک شام کھانے کو دیں۔

دیگر قرص جس سے سیلان نزلہ کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** کوکنار۔ کشنیز۔ بذر البنج۔ رسوت مکی۔ سلیخہ۔ پوست انار۔ سپاری۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ گیرو۔ صبر ہر یک ۳ ماشہ افیون ۴ ماشہ سب کو باریک کریں اور آب کوکنار میں قرص تیار کرکے بوقت ضرورت گھسیں اور کاغذ پر رکھکر بمقام صدغین پر لگا دیں

دیگر لعوق بذر البنج جس سے زکام اور سرفہ بلغمی کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور مقوی دماغ بھی ہے **نسخہ** بذر البنج دو تولہ زعفران۔ فلفل گرد۔ کاہو۔ صمغ عربی۔ دارچینی۔ قرنفل۔ فلفل سفید۔ زنجبیل ہر یک ۱ تولہ۔ عاقرقرحا۔ افیون۔ مصطگی ہر یک ۱ ماشہ دار فلفل۔ قرنفل ہر یک ۳ ماشہ جوز بوا۔ الکعدد۔ شہد خالص نیم سیر سب کو باریک کرکے تیار کریں اور بقدر ۳ ماشہ کھلاویں۔

دیگر طلا سے مجرب جس سے درد شقیقہ کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** تخم کاہو۔ فوفل۔ انزروت۔ کشنیز۔ ایلوہ۔ صمغ عربی ہر یک ۳ ماشہ افیون۔ زعفران ہر یک ۱ ماشہ سب کو پیسکر مقام درد پر لیپ کریں

دیگر حبوب مجرب جس سے بیخوابی اور شدت سرفہ کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** بذر البنج۔ زعفران۔ افیون۔ تخم کاہو۔ صمغ عربی۔ رب السوس۔ کندر۔ کتیرا۔ مصطگی سب کے

مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور لعاب
بہدانہ مین حبوب بنا دین اور بوقت خواب
دو عدد کہائین **دیگر حبوب** مانع ادرار
بول و سلس البول خصوصاً ذیابیطس کے
لئے نہایت مفید ہے **نسخہ** بیباسہ کندر
سعد اہبل شورہ قلمی رب السوس ہریک
یکتولہ صمغ عربی بذر البنج افیون ہریک
۶ ماشہ سب کو باریک کرکے نخود کے برابر
حبوب بنا دین اور ایک حب صبح اور
ایک شام کہانے کو دین ازبس مفید ہین
دیگر ضماد مانع عظم پستان **نسخہ**
کہربا شنی مازو سفیدہ ارزیز دودھ سوختہ
بذر البنج ہریک ۶ ماشہ افیون ۴ ماشہ
سب کو باریک کرکے ہمراہ سرکہ استعمال
کرین چند کرت کے استعمال سے فایدہ
عظیم وقوع مین آتا ہے **دیگر غرغرہ**
جسکے بجہت صوت وغیرہ امراض
حلق کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** گشنیز
حب الآس برگ حنا گلنار کوکنار
صدس گلسرخ ہریک دو مثقال
بذر البنج تین درم سب کو پانی مین بہگوکر
بعدہ غرغرہ استعمال کرین **دیگر ضماد**
بجہت درد و ورم رحم **نسخہ** زعفران

افیون بذر البنج بیضہ مرغ ہریک ۲ درم
تخم خطمی ۵ درم زردی بیضہ مرغ
یکعدد تخم کتان اکلیل الملک ۹ ماشہ
سب کو حسب دستور تیار کرکے مقام درد پر
رحم کے مقابل ضماد کرین **دیگر تریاق**
الاسنان جسسے درد دندان کو
ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** جند بیدستر
انگوزہ مرچکی فلفل سیاہ زنجبیل بادیان
ہریک ۶ ماشہ میعہ یابس افیون
بذر البنج ہریک ۴ ماشہ سب کو باریک
کرکے شہد مین تیار کرین اور بوقت
ضرورت روئی کو تر کرکے کرم خوردہ دانت
مین رکہین

ارا روٹ

اسکا درخت ہندوستان مین بکثرت
ہوتا ہے جسکی جڑکی گانٹہون سے اس
قسم کا نشاستہ نکالا جاتا ہے
ترکیب اسکی جڑکو چہلکر خوب کوٹین
بعدہ ازان لکڑی کے بڑے ماند مین
پانی بہر کر گودہ مذکور کو داخل کرین اور
دستمال کرکے ریشون کو علیحدہ کرین
سن بعدہ دودہیا رنگ کے سیال کو

صاف کرکے کچھ عرصہ تک کہ چھوڑ دیں تاکہ نشاستہ تہ نشین ہو جاوے پھر آب زلال کو علیحدہ کرکے منجمد تہ نشین کو دوبارہ پانی میں گھولکر نتہار لیں اور نشاستہ کو دہوپ میں خشک کریں

شناخت - یہہ بہت سفید چکنا اور ملایم سا سفوف ہوتا ہے - بعض دکاندار وزن زیادہ کرنے کے واسطے اسمیں آلو یا چاولوں کا آٹا بھی ملا دیتے ہیں مگر یہہ ناقص ہوتا ہے

فواید یہہ ایک قسم کی سریع الہضم جید الکیموس غذا ہوتی ہے - جس مریض کو اسکے کھانے سے آروغ ترش آویں اوسکو آب آہک ملا کر دیں - اسکے **پکانے کی ترکیب** یہہ ہے کہ ایک ڈرام اراروٹ کو چینی کے پیالہ میں ڈالکر تین ڈرام آب سرد داخل کرکے بخوبی حل کریں پھر چہہ اونس کھولتا ہوا دودھ یا گرم پانی ملا کر بخوبی الٹ کریں تاکہ سفیدی انڈے کے موافق لسدار ہو جاوے اور کوئی دانہ باقی نرہے ورنہ خام رہیگا اور کھانے کے قابل نہوگا - اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو رم یا جائفل یا دار چینی وغیرہ گرم مصالحہ ڈالکر استعمال کریں -

اسبغول

اسکو انگریزی میں پلانٹی گو اسپاغیولا - اور عربی میں بذر قطونا کہتے ہیں یہہ ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے تخم سرخی رنگ کے ہوتے ہیں جنکے لعاب کو مرطب فایدہ کے طور پر بخش و نرمی اور مرض اسہال میں استعمال کرتے ہیں - اسکو بریان کرکے شربت حب الآس یا شربت انجبار کے ہمراہ کھاتے ہیں - اسہال کہنہ کے لیئے یہہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے **نسخہ سفوف** تخم ریحان - تخم اسبغول - تخم مرو - بارتنگ - زیرہ سفید - تخم حماض ہریک ۹ ماشہ سب کو بریان کریں - صمغ عربی - گل ارمنی - طباشیر ہریک تولہ - بذر البنج - افیون ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے بقدر ۴ سرخ صبح و شام کھانے کو دیں **ایضاً** اگر صرف چار تخم مذکورہ بالا کو مساوی الوزن بقدر ایک تولہ لیکر کچھ عرصہ تک تھوڑے پانی میں بھگو رکھیں اور استعمال ہونے پر چند قطرات گل روغن یا درا بقدر ضرورت اور آب گرم ملا کر پلا دیں تو بہتر ہوتا

ورزحیر کو بہت فایدہ ہوتا ہے مسکن
الوجع بھی ہے - ایضاً اگر تخم کاسنی
بریان - خرفہ بریان - خشخاش بریان
کشنیز ہر یک ۹ ماشہ کے شیرہ کو نبات کے
شیرین کرین اور تخم مرو - اسبغول ہر یک
۹ ماشہ کے ہمراہ پلاوین تو تسبیح اور قرحہ امعا
کے لیے از بس فایدہ مند ہے - ایضاً
اگر روز کوری کی شکایت مین لعاب بہیدانہ
و اسبغول و شیرہ خشخاش مین شربت نیلوفر
ڈالکر پیوین اور روغن بنفشہ و روغن کدو
شیر زنان ناک مین ٹپکاوین - ہریسہ - کلہ پاچہ
کہلاوین اور سر پانی مین غوطہ لگا دین تو
چند روز مین کمال فایدہ ہوتا ہے ایضاً
رفع شدت تشنگی کے لیے خرفہ مقشر کدو کے
شیرہ مین لعاب اسبغول آمیز کرکے سکنجبین
سے شیرین کرین اور پلاوین - ایضاً
اگر قے صفراوی کے لیے یہہ مرکب دیا جاوے
تو بہت فایدہ ہوتا ہے نسخہ لعاب
اسبغول ۹ ماشہ تمر ہندی ۳ تولہ کو بہگوکر
نہار لیوین بعد ازان تخم خیارین تا تارحہ
تخم خربزہ ہر یک ۹ ماشہ کافور ایک ماشہ
کا شیرہ نکالیں اور سب کو ملا کر پلا وین
ایضاً اگر بخار کی حالت مین کشنیز تخم خیارین

کاسنی - کاہو - مغز تخم کدو ہر یک ۹ ماشہ
کے شیرہ مین ۹ ماشہ اسبغول لت
کرکے پلایا جاوے تو عمدہ تسکین
ہو جاتی ہے **دیگر ضماد برائے تحلیل**
اورام و تسکین اوجاع نسخہ اسبغول
کوکنار گل خطمی گل بنفشہ کتان ہر یک
یکتولہ - افیون ۲ ماشہ موم زرد روغن گل
۲ تولہ حسب دستور ضماد بناکر مقام ماؤف
پر لگا دین اگر اسمین زعفران اور زردی
بیضہ اضافہ کی جاوے تو اثر مین
قوی ہو جاتا ہے **دیگر غرغرہ**
برائے اورام حلق نسخہ لعاب اسبغول
۲ تولہ آب کشنیز سبز ۲ تولہ آب کوکنار
۲ عدد رب توت ۱۱ ماشہ مین ۳ تولہ
فلوس خیار شنبر حل کرکے [illegible]
لا دین ایضاً اسبغول کا لعاب
سوزاک اور سوزش پیشاب کو بہی
فایدہ ہوتا ہے پیاس [illegible]
ہو جاتی ہے - رفع غلیان خون و
حمیات حارہ مین بھی اسکے استعمال
سے نہایت فایدہ ہوتا ہے

(باقی دارد)

طبی جنتری ۱۸۹۸ء

(جلد دوم قیمت ہر محصول وغیرہ ۳ر)

خدا چاہے تو ہو گی خوب ہی اسکی قدر دانی کہینگے سب کہ طبی جنتری بیشک ہے لاثانی

علاوہ ۱۲ ماہ کی تاریخ انگریزی و ہجری و فصلی و بنگلہ و برہسپت و سنبت و بکرمی و ہر ہفتہ اور جوگ اور جیندا مار و دھمان و مہورا کیفیت و فہرست تعطیلات عدالت ہائے ممالک شمالی و مغربی و پنجاب و مقامی تعطیلات پنجاب کے طبی مضامین اس جنتری کے قابل دید ہیں جنکی فہرست یہ ہے

بعض بیماریون کا روکنا کا بیان از بیدک تفصیل اجسام کے پھیلنے کی مقدار نقشہ خواص فوائد و مقدار خوراک انگریزی کتنے مریض کے خواب کی تعبیر از بیدک کتابت کے آداب و قبول از رحم و اجابت دیہات میں گھوڑون و مویشی کے لیئے

بچہ کو بلائی دیکھ چلنے وغیرہ کے شگون از بیدک جن اشیا کا اثر کھانے میں برا ہوتا ہے عرق تا بند دو سری اور تیسری لکڑی دو مرکب تاثیر جنگی کی علامات از بیدک بیمار داری کی ضروری ہدایت خنا یا کسی مرض کا پہچاننا۔ یا بیدی وقات کر فواید انفلوائنزا و دست آنے کا حال اور اسکی کمی یا بیشی کی علامات و اسباب علاج از بیدک شیر حیوانات کی ماہیت تیسرے فصل کی ترکیب خاص و فواید روزہ و ہریت کی طبی و اخلاقی و پولٹیکل فواید معمولی طوطیون کا حال از بیدک حضرت علی رضہ کا قول کھانے پینے کے باب میں مذکورہ بالا مضامین پر نظم مسئلہ متعلقہ حفظ صحت در نظم مرکب ادویہ کے قابل استعمال رہنے و بگڑنے کا عرصہ زمین کے عناصر کا حال سحری و افطاری کے باب میں طبی ہدایات نقشہ اوقات سحری و افطاری بچون کے وزن کی تعداد یا ہوا ہسپتال کے جانورون کے اتی کھیلہ کی علامات مقدار ہند کے بڑے شہرون کے اوقات کا اختلاف بچانے کے عوارضات کے نام و علاج تفصیل اوزان مروجہ طبابت وغیرہ امراض طاعون کا بیان و علاج۔

علاوہ طبی جنتری مذکور کے دیگر طبی کتابیں جو فروخت کے لیئے موجود ہیں انکے نام و قیمت سوائے محصول ڈاک کے

۱۔ نقشہ تمام امراض و علامات	۲ر	۵۔ ارسطو کی سوانح عمری	۱ر	۹۔ مرد کو ایک سے زیادہ شادی کرنا	۲ر
۲۔ نقشہ حفظ صحت بدن	۲ر	۶۔ رسالہ جریان	۳ر	۱۰۔ رسالہ غذا	۲ر
۳۔ نقشہ مفرد و مرکب ادویہ	للعہ	۷۔ رسالہ علاج آواز	۱ر	۱۱۔ رسالہ امراض دندان	۲ر
۴۔ تصویر تشریح انسان	۱ر	۸۔ رسالہ انفلوائنزا	۱ر	۱۲۔ ہدایت الموسم	۹ر

اردو پڑھنے والون طبیبون ہندوستانی ڈاکٹرون کی مجبوری و اسکی تدبیر

ہر کوئی چاہتا ہے کہ ادنے بیماریون میں تو ڈاکٹرون و طبیبون کی مدد لی جاوے لیکن خوشامد کرنی پڑتی ہے چنانچہ اسی غرض سے اکثر اردو خوان طبی کتابیں لیکر مطالعہ کرتے ہیں لیکن ڈاکٹری کتابون جب پڑھتے ہیں تو پڑھنا طبی و انگریزی الفاظ اور انکا علاج الغرض بیمار کی طبابت کی کتاب نہیں دیکھے مزاج اور امراض کے غلط ملط کا جھگڑا دیکھتے ہیں تو تعجب ہوتے ہیں

آجکل ہماری ملک کے بید و طبیب ڈاکٹری کتابون کے پڑہنے کے شایق ہین لیکن غیر مانوس ڈاکٹری اصطلاحات کو دیکھکر گھبراتے ہین اکثر ڈاکٹر اوسوقت مجبور ہوتے ہین کہ انگریزی دواؤن کی نزاولت کے سبب دیسی دوا یاد نہ آئے اور ایسی جگہ علاج کرنے کا موقع پڑے جہان انگریزی دوائین موجود نہون یا مریض مذہبی تعصب یا خیال باطل کے سبب انگریزی ادویہ کو پسند نکرے یا بوجہ مفلسی کے میڈیکل ہال مین نسخون کی گران قیمت دینے کا متحمل نہو بس ان دقتون کے رفع کرنے کے خیال سے **فقیر سید غلام حسین** ڈاکٹر مستعفی نے وقتاً فوقتاً اٹھارہ برس محنت کرکے ڈاکٹری کی بیسیون کتابین و رسالے پڑہکے ایک کتاب عام فہم اردو زبان مین لکھی ہے جسکا نام **طبیب الغربا** ہے اسمین مختصر قواعد حفظ صحت تشریح افعال اعضا علم ادویہ اور کلیات طب لکہکر تین سو تیرہ بیماریون کا پہلے مجمل بیان ہے علاج اون تدابیر دیسی ادویہ سے لکھا ہے جو آسانی سے قصبات مین بہی مل جاتین امراض کا بیان و اصول سب ڈاکٹری اصول پر ہے مگر انگریزی الفاظ بالکل نہین امید ہے کہ ڈاکٹر و طبیب و بید و خاص و عام اس سے ضرور فایدہ اوٹھاوینگے اور ایسے وقت مین کہ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ صاحبون کا خیال اپنے ملک کی دواؤنکی طرف مایل ہے اس کتاب کی طرف ضرور توجہ کرینگے قیمت اسکی ایکروپیہ محصول چار آنہ ۔ کتاب کے ملنے کا پتہ یہہ ہے ۔

سید محفوظ حسین و برادران مطبع گلزار صحت ریواڑی ضلع گوڑگانوہ

مبارکباد

ہم نہایت خوشی سے اپنے معزز ناظرین کو مژدہ سناتے ہین کہ جناب معالی و مفاخر انتساب فضایل و کمالات انتساب عالی جناب **مرزا جند وڈے خان** صاحب مشیر مال ریاست بہاولپور کے پرایم منسٹر یعنی وزیر اعظم مقرر ہوئے ۔ بہت ہی عرصہ کے بعد ہمین یہہ دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ خود ریاست کے ایک معزز و قدیم اہلکار اس عظیم الشان عہدہ پر ممتاز ہوئے ۔ یہہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ رعایا اس تقرر کو بہت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ بہی اسکو پسند کرتی ہے ۔ ہم حضور نواب صاحب کے اس انتخاب کی نہایت تعریف کرتے ہین چونکہ

بحمد اللہ مرزا جند وڈے خان وزارت کی مسند پہ ہین جلوہ گر ہوئی یہہ ترقی جو اونکو نصیب نہ تھی اونکی خواہش کہو ہین نہ زیر دعا دل مین ہے کیا تعجب اگر فروغ وزارت لکھا منشی سال		ہے اوصاف سے جنکے قاصر زبان دعا گو ہے ہر ایک پیر و جوان خوشی سے ہے مشعوف سارا جہان وزارت تھی خود اونکی مشتاق یان ہو عدل آباد سارا جہان ہوئی جبکی جب شکستہ میان	[illegible]

تکمیل الحکمۃ

لاہور

جلد ۱۹ | مطبوعہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۹۸ع | نمبر ۳

تکمیل الحکمۃ کے اغراض و قواعد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض یہ ہیں (۱) حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح (۲) حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا (۳) منفر صحت اسباب کا دفعیہ (۴) محکمہ حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ صحت و صفائی وغیرہ (۵) دیسی و انگریزی طریق علاج (۶) انگریزی حکمی سیگزینون کے تجربے فن حکمت کے انتخاب (۷) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث۔

قیمت رسالہ ھذا

عام خریدار

بلا محصول	ماہوار	ششماہی	سالانہ
	۱؎	۸؎	۱۴؎
معہ محصول	۲؎	۸؎	۱۴؎

رؤسا و سرکار سے

	۶؎	۸؎	۱۴؎

سیعاد وشیلی ڈیڑہ ماہ کے بعد ڈیوڑھی

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمۃ بعض اصحاب کیخدمت مین بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ہفتہ کے اندر مطلع کریں ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہین قیمت واجب الادا بھی بھیجدین تمام خط و کتابت زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور مفصل کوتوالی کے پتہ پر کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین جسٹر

اشتہارات فی سطر کالم ۳؎ اس سے زیادہ اشاعت کیلئے رعایت

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائین سفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید ایسٹر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر علم کیمیا و میٹیریا میڈیکا کالج لاہور جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب ڈاکٹر خان بہادر سید سردار شاہ صاحب لکچرار و ہوس سرجن و پٹیریری کالج لاہور جناب ایم او ایل حکیم حاذق۔

زبدۃ الحکما ایچ بی مولوی فاضل منشی فاضل حکیم غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور

معمول احمدیہ یہ مکمل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اسمین ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینون طبون کے مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجربہ نسخجات نہایت سلیس اردو زبان میں لقصا و یہ درج ہیں اس سے عام لوگ بھی ڈاکٹر اور لایق طبیب بن سکتے ہین قیمت حصہ اول ۱؎ حصہ دوم ۱؎ حصہ سوم ۱؎ کل عہ

ممد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہی اور کثیر الاولاد ہوکر عمر طبعی کو پہونچتا ہی زن و مرد پیر و جوان اور بوڑھے کو یکسان مفید ہے حفظ صحت مین اس سے بڑہکر کوئی کتاب شایع نہین ہوئی ۲۳۲ صفحہ قیمت ۸؎

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمین کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست اڑانے کا دستور العمل ہے جیسے اشرفی بیماب ہرتال سم الفار وغیرہ دہی کی وغیرہ دہی کی ذہاون کے کشتہ

کرنے کی ترکیبیں باتصویر قوت باہ و رنگ امراض مخصوصہ مردان و زنان اور ہر ایک مرض کے متعلق مستند اور نامی ایمی
ڈاکٹروں کے نہایت سریع الاثر مجربات اور تجربہ کار حاذق حکیموں کے اسرار مخفیہ صدریہ اور اپنے ذاتی تجربے بکثرت ہیں
تشبیہات و طلسمات بھی ہیں انگریزی مصطلحات کو سریع الفہم الفاظ میں بدل دیا ہے۔ اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط
ظاہر کردیے ہیں غرض انگریزی یونانی اور ویدک کی ادویات کی ماہیت فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر میں ادا کیا ہے
اسکے بعد کسی دوسری کتاب کی حاجت نہیں رہتی قیمت ۱۲ تکمیل الحکمت حصہ اول
یہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے۔ ابتدا میں طب کے کار آمد قواعد و اصول ہیں
جن سے تشخیص امراض و علاج میں کبھی غلطی نہیں ہوسکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق [illegible] وغیرہ ہیں
تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص مفید مطلب تشریح۔ افعال الاعضا۔ اسباب مرض علامات خاصہ مع اسباب و
انجام مرض و تینوں طبوں کے مطابق علاج سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ ہیں جنکی وجہ سے جو امراض کہ لاعلاج
ہیں انگریزی اور یونانی طب جا بجا ہے کیا درجہ سی ایسی شدید مہلک بیماریاں ہیں جو کتب طبیہ عربیہ میں [illegible] قیمت ۱۲
اسرار التصوف اس مبارک کتاب میں وہ دقایق عجیبہ و نکات غریبہ معہ دلایل نقلی و عقلی درج ہوئے ہیں جو اہل
تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح رواں ہیں ہر ایک مقصد کے مفصل بیان سے وجدانی کیفیت اور لوگوں کو مشاہدات و
تجلیات کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے جمیع مسایل تصوف حاوی قرآن و حدیث کا لب لباب ہے قیمت اول ۱۲
حصہ دوم عہ تکمیل الحکمت لاہور سے ماہوار رسالہ ہے جسمیں حفظ ماتقدم کیمیا افعال الاعضا تشریح انگریزی ویدی
طریق علاج نئے نئے تجربات ہمیشہ درج ہوا کرتے ہیں قیمت سالانہ عام سے تین روپیہ سرکار و رؤسا سے للعہ
روغن عنبر خوشبو میں عطریات پر غالب مقوی دماغ و بصر دافع زکام و بصر بالوں کی جڑ کو مضبوط کرتا اور انکی سیاہی
کو دیر تک قایم رکھتا ہی بالوں کے بڑھانے میں بے نظیر ہے اور دافع قبل از وقت سفیدی ۱۲ شربت بیٹی مالش کا تیل
یہ تینوں گوں اور پٹھوں کے نقصان اور رطوبت و سستی کے دور کرنے میں بے نظیر ہے بشرطیکہ بادزا ہو قیمت ہر سہ شئے
حبوب بلین عنبر سب لوگ جانتے ہیں کہ قبض اور خرابی خون کی وجہ سے انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے قبض کشائی
اور صفائی خون کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں آتشک وغیرہ جلدی امراض اختناق الرحم حبس حیض دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان
مالیخولیا خفقان رعشہ لقوہ فالج وجع مفاصل نقرس دیگر اوجاع مزمنہ عسیر العلاج کو بسرعت دور کرتی ہیں سردرد ہمیشہ تپ جمیات مہلکہ
درد شکم نفخ و امراض معدہ و جگر و طحال و امراض چشم و دماغ کے لئے سریع الاثر ہے۔ قیمت ۱۲ حبوب ۶ انکے علاوہ
ہیضہ ضیابیطس بواسیر آتشک سوزاک وغیرہ امراض مایوس العلاج کے لئے دوائیں موجود ہیں کیفیت معلوم ہونے پر
علاج ہوسکتا ہے پوری فہرست مع سرٹیفیکیٹ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتی ہے ہر ایک شئے کا محصول ذمہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان لاہور متصل کوتوالی

اوسکے پھیلاؤ کی وجہ سے مفاصل باہم متصل نہین ہوسکتے اس حالت کو انگریزی مین اسپینا بفیدا (فقار ظہر کا اپنے مفاصل سے جدا رہنا) کہتے ہین اور یہہ اتساع و انفصال کبھی بعض فقار مین ہوتا ہے اور کبھی عام طور پر سب فقرون مین اسکی تشخیص دشوار ہے لیکن ممکن ہے کہ ایک تجربہ کار انگلی سے تلاش کرکے معلوم کرے کہ فقار ظہر کے گرد خریطہ پر آب ہے۔ اسکی تدبیر یہی ہے کہ مذکورہ بالا قاعدہ کے موافق پانی نکال دین۔ چھٹا سبب یہہ ہے کہ کبھی بچہ کا شکم بہت بڑا ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہوتی ہے کہ غشاے اندا پانی پیدا کرتا ہے اور وہ شکم مین مجتمع رہتا ہے اور سبب دشواری ولادت ہوتا ہے۔ شکم کی زیادتی رحم مین انگلی داخل کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ایسا بچہ زندہ نہین رہ سکتا۔ ساتوان سبب یہہ ہے کہ اجتماع بول کے سبب جنین کا مثانہ بہت بڑھ جاتا ہے جس سے ولادت دشوار ہوجاتی ہے۔ یہہ حالت بھی رحم مین انگلی داخل کرنے سے دریافت ہوسکتی ہے کہ مثانہ کی جگہ پر خریطہ پر آب ہے۔ اور چھٹے اور ساتوین سبب کی تدبیر واحد ہے کہ سر نشتر سے شق کرکے پانی نکال دین لیکن جس جنین کا مثانہ بول سے پر ہوگا بعد ولادت کے معلوم ہوگا کہ اوسکا بول کا رستہ مسدود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہہ رستہ کشادہ ہوتا تو دوسرے اطفال کی طرح اس کا بول بھی خارج ہوکر غشاے محیط مین مجتمع ہوجاتا اور مثانہ خالی رہتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غشاے محیط جنین مین جو پانی پایا جاتا ہے اوسمین کچھہ تو غشاے مذکور کا پیدا کیا ہوا ہے اور کچھہ جنین کا بول ہے کیونکہ اگر سب کا سب بول جنین ہوتا تو غشاے مذکور پانی سے خالی ہوتا اسلئے کہ یہان بول کا رستہ مسدود ہے۔ اور اگر کل پانی غشاے مذکور کا پیدا کیا ہوا ہوتا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اون اطفال کا مثانہ کبیر و پر آب نہین ہوتا جنکے بول کا رستہ کشادہ ہوتا ہے پس ثابت ہوگیا کہ معاملہ بین بین ہے۔ آٹھوان سبب یہہ ہے کہ کبھی جنین کے سر کی ہڈیان اپنے مفاصل کے ساتھہ منضم ہوتی ہین اور ولادت کے وقت منضغط

اپنے عرض کی جانب مین طویل ہوجاتا ہے
اور اوسکا یمین ولیسار قصیر ہوجاتا ہے
اور قصر عمق رحم جنین ہی عرض رحم
مین کبیر ہوتا ہے اور اوسکے سر و سرین
رحم کے جانب یمین و یسار مین ہوتے ہین
جیسے پلوس غیر طبیعی المقدار مین رہا
کرتے ہین جس عورت کا رحم اس صورت
پر ہوتا ہے اوسکی ولادت ہمیشہ غیر طبیعی
[illegible] ہوا کرتی ہے اور دیکھنے والے
کہتے ہین کہ پلوس تو اپنی وضع طبیعی پر ہے
شاید اس وضع پر اوسکو ولادت کی
عادت ہوگئی لیکن اگر غور کرکے دیکھین
تو معلوم ہوسکتا ہے کہ پلوس اپنی
طبیعی وضع پر نہین ہے۔

چہارم۔ کبھی سقوط حمل کے وقت جبکہ
حمل امراض حمیہ کی وجہ سے ساقط ہو
اور رحم کمزور ہوگیا ہو اور تشنج متواتر ہو
تو بھی جنین اپنے بدن کے عرض کیبل
فم رحم مین آتا ہے

علامات

اول شکم کی شکل حمل طبیعی کی شکل کے
برخلاف ہوتی ہے مثلاً شکم عرض
مین زیادہ ہوتا ہے اور اگر انگلی سے
امتحان کرین تو جنین فم رحم سے بہت
فاصلہ پر اور دور معلوم ہوتا ہے اور
جب عانہ پر آہستہ آہستہ دباو ڈالکر تفحص
کرین تو عرض عانہ کے ایک جانب مین
خواہ جانب یمین ہو یا یسار بچہ کا سر
محسوس ہوتا ہے اور عانہ کی جانب مقابل
مین جنین کے سرین پائے جاتے ہین اور
جب تشنج قوی ہوتا ہے تو جنین کا کوئی
عضو صغیر مثلاً منکب یا زانو فم رحم مین
آتا ہے۔ اس حالت مین یہہ فیصلہ کرنا
دشوار ہوتا ہے کہ منکب باہر آیا ہے
یا زانو۔ اور تفرقہ دونون مین ضروری ہے
لہذا تشخیص کا قاعدہ یہہ مقرر کیا گیا ہے
کہ آلہ مقیاس الصوت کو عانہ پر رکھکر حرکت
قلب جنین کی آواز کو سنین اگر منکب پہلے
آیا ہوگا تو دل کی آواز جبکہ مثانہ کے عظم
عانہ کے اوپر سنائی دیگی۔ اس حالت مین یہہ
ولادت غیر طبیعی ہوگی جو عرض بدن کی
جانب سے ہوتی ہے۔ اگر زانو پہلے نکلا ہوگا
تو دل کی آواز ماں کی ناف کے نزدیک
سنائی دیگی اس سے ثابت ہوگا کہ زانو پہلے
نکلا ہے اور ولادت طبیعی ہے اور طول جسد
مین واقع ہوئی ہے۔ اگر جنین مردہ ہو

اور پانی کی زیادتی کی وجہ سے بچہ اور اسکا سر
رحم سے دور رہتے ہیں پس ہر گاہ غشا
شق ہو جاتا ہے یا شق نہیں ہوتا لیکن فم
رحم کی طرف پانی زیادہ آجاتا ہے تو مجری مذکور
پانی کے ساتھ جنین سے بسہولت فم رحم
میں آجاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ مجری بہت
طویل ہوتا ہے پس جب کہ فم رحم کھل جاتا
ہے اور غشای محیط کے شق ہو جانے سے
زور کے ساتھ پانی جاری ہو جاتا ہے
تو یہ اپنے طول کی زیادتی کی وجہ سے پانی
کے ہمراہ جنین سے پیشتر نکل آتا ہے۔ تیسرا
جب وہ مقام جہاں مجری رحم کے ساتھ
وصل ہوتا ہے اور جسکو انگریزی میں پلاسنٹا
اور ہندی میں آنول کہتے ہیں فم رحم سے قریب
ہو تو بھی پانی کے ہمراہ جنین سے پیشتر بسہولت
نکل آتا ہے اور جب جنین سے پیشتر نکل آتا ہے
تو جنین کے عضو کو خواہ وہ کوئی ہو خارج ہونے سے
روکتا ہے۔ چہارم جب ماں کا پیڑو طبیعی
شکل پر ہو تو بھی مجری جنین سے پیشتر نکل
آتا ہے کیونکہ اس صورت میں غیر طبیعی
پیڑو سے جو قصیر العنق ہوتا ہے جنین کا
نکلنا دشوار ہو جاتا ہے اور جنین کی نسبت
پانی کے ہمراہ اسکا نکلنا سہل ہوتا ہے۔

پانچواں جب جنین کا کوئی عضو جو سر کی نسبت
چھوٹا ہو مثلاً سرین یا پا یا دست یا منکب
پہلے خارج ہوا ہو اسکے ہمراہ بھی ایسے مجری نکل
آتا ہے کیونکہ عضو مذکور کے نکلنے سے فم رحم
اور اندام نہانی کی وسعت باقی رہتی ہے
اور رستہ کھلا اور خالی ہوتا ہے جس سے
مجری پانی کے ہمراہ نکل آتا ہے۔

علامات

جبتک کہ غشای محیط جنین شق نہ ہو جاے
اسکی پہچان دشوار ہوتی ہے لیکن اگر تشنج
کے وقت دیکھیں اور مجری کی حرکت نبضانی
معلوم کریں تو دریافت ہو جائیگا کہ یہ
مجری مذکور کی حرکت ہے اور یہ حرکت
حرکت قلب جنین کی نہایت سریع ہوتی ہے
اگر غشای محیط شق ہو جاے تو اسکی پہچان
سہل ہو جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے
کہ رسی کے مشابہ کوئی چیز جنین سے پیشتر
خارج ہو رہی ہے جسمیں حرکت و ضربان
بھی موجود ہے۔

علاج

ایسی ولادت میں مادر جنین کے واسطے کوئی
تکلیف نہیں لیکن جنین کے واسطے ہلاکت
کا خوف زیادہ ہے کیونکہ اسوقت جنین

کی حالت ایسے شخص کی سی ہوتی ہے
جسکا منہ بند کردین اور اوسکے خون کو
تازہ ہوا سے محروم رکھین ایسی حالت مین
خوفِ ہلاکت زیادہ ہوتا ہے خصوصًا جبکہ
تشنج جلد جلد اور دیر پا ہوا اسلئے کہ انتظار
طویل کے سبب خون مین ہوا نہین پہونچتی
اگر تشنج بتاخیر ہوا اور جلد فرو ہو جائے
تو خون کو ہوا لگتی رہتی ہے اور خوف کم
ہوتا ہے۔ الغرض جبتک اس ولادت مین
جنین کا سر دہن اندام نہانی تک نہ پہونچ
جائے غشا کو انشقاق سے محفوظ رکھین
کیونکہ جنین کی حفاظت اسی پر منحصر ہے
کہ غشائے محیط سلامت رہے۔ اگر غشا
خودبخود شق ہو جائے اور پانی خارج ہو
اور یہہ مجری دہن اندام نہانی یا دہن
فرج سے بہی باہر آجاوے تو جنین کی
موت و حیات مین غور و تامل کرین اگر
بچہ مردہ ہو اور یہہ اس طرح معلوم ہو سکتا
ہے کہ مجری کی حرکت و ضربات موقوف
ہو جاتے ہین لیکن اسکو دو تین پہر دن
مین امتحان کرنا چاہیے تب قابل
اعتماد ہوگا ورنہ کبھی بشدت درد کے
سبب بہی حرکت باطل ہو جاتی ہے اور

پہر عود کر آتی ہے۔ اگر ثابت ہو جاوے کہ
بچہ مردہ ہے تو کسی اعانت کی حاجت نہین
خودبخود پیدا ہونے کا انتظار کرین اگر زندہ
ہو تو مادر جنین کو بہت جلد پشت کے بل
لٹائین اور قابلہ کو حکم کرین کہ اپنی انگلیان
رحم مین ڈالکر مجری مذکور کو سر سے جدا
کر دے اور رحم کے اندر سر کے دائین
یا بائین کر دے۔ پہر اوسپر انگلی رکھے رہے
تاکہ رحم مین باردیگر تشنج پیدا ہو اور اسکے
سبب سے جنین کا سر تحت کی جانب آجاوے
اور مجری مذکور انگلی کی مزاحمت کی وجہ سے
نیچے نہ چلا جائے۔ ایضًا قلم چرم سوجی
دریما جسکے وسط مین سوراخ کو چاک ہو
اوسکے سرے کو ملایم تاگے سے دوتو کرکے
اسطرح باندہین کہ بہت جلد قلم کہل سکے پہر
اس خیطۂ مشدود مین مجری مذکور کو باندہ
دین اور تاگے سوراخ قلم سے نکال کر قلم کے
اوپر باندہ دین اور رحم مین داخل کرین اور
جب رحم کے اندر داخل ہو جائے اور جنین
کا سر رحم سے خارج ہو کر پیڑو مین آجاوے
تو قلم کو تاگے سے خالی کرکے باہر نکال لین
تاکہ مجری مذکور ولادت طبیعی کے طور پر
بشکم جنین کے ہمراہ نکلے۔ اگر مجری مذکور سر کے ہمراہ

اس سے پیشتر پیر ڈوین آگیا ہو اور اوسکا
رد کرنا ممکن نہو تو اوسکو سر جنین کے ایک
پہلو مین کر دین اور جب دوسرے اعضا
مثلاً سُرین وغیرہ سے پیشتر آگیا ہو تو
جنین کے جسم کو آلہ موسوم بہ فارسیپس سے
جو حکیم بقراط نے اسی کام کے لئے ایجاد
کیا ہے پکڑ کر کھینچ لین تاکہ ولادت سہل
ہو جاوے اگر ناف سے پیشتر آگیا ہو تو
اسوقت جنین کا جو عضو ہاتھہ آوے اوسی
کو پکڑ کر کھینچ لین تاکہ جلد بچہ باہر آجاوے
مگر کوئی ایسی تدبیر ہرگز عمل مین نلاوین
جو مادر جنین کو ضرر پہونچاوے مادر جنین
کی حفاظت ہر طرح مقدم ہے ایسی ولادت
مین جنین کمتر زندہ رہتا ہے

ایضاً ولادت غیر طبیعی کے اقسام مین سے
ایک یہہ بھی ہے کہ آنول جنین سے پیشتر
باہر آجاوے۔ اسکو انگریزی مین پلاسنٹا
پیریویا یعنی آنول جو جنین سے پیشتر
خارج ہو اور یہہ دو نوع پر ہے ایک
یہہ کہ انعقاد حمل یعنی زردی و سفیدی
بیضہ زن کی ملاقات کرم منی مرد سے
ساتھہ فم رحم کے قریب ہو اور حمل فم
رحم کے قریب ہی متعلق ہو جاوے۔ (۲۳) دوسرے

انعقاد حمل خاص فم رحم پر ہو۔ اس صورت
مین جب مدت حمل کامل ہو جاوے اور
کمال حمل کے سبب رحم وسیع ہو جاوے
تو اوسکے تمدد کی وجہ سے جسم مذکور
رحم سے بتدریج جدا ہوتا ہے جسکی
وجہ سے خون کبھی کم کم آتا ہے اور کبھی
اسقدر زیادہ آتا ہے کہ حاملہ ہلاک
ہو جاتی ہے

اسباب

تا حال بخوبی منکشف نہین ہوا کہ کس
وجہ سے یہہ جسم ولادت سے پیشتر باہر
آجاتا ہے۔

علامات

جبتک شکم صغیر ہو اس امر کی تشخیص
دشوار ہو جاتی ہے کہ حمل کا تعلق رحم
کے ساتھہ قاعدہ رحم مین ہے یا فم رحم کے
قریب ہے لیکن جب ساتوان مہینا
شروع ہوتا ہے اور حمل کی مقدار کامل
ہو جاتی ہے اور جنین قابل ولادت ہو جاتا
ہے تو قدرے خون آکر بند ہو جاتا ہے
اور تھوڑے عرصے کے بعد پھر آنکلتا ہے اس سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ حمل کا تعلق فم رحم
کے ساتھہ یا اوسکے قریب ہے اور

اور جب دہن رحم وسیع ہو جاتا ہے اور انزال
آہستہ آہستہ یعنی تھوڑا تھوڑا کرکے رحم سے
جدا ہوتی ہے تو عروق جو رحم اور غشاء
ملفوفہ رحم کے درمیان متوصل ہوتی ہیں
انکے ٹوٹ جانے سے خون جاری ہو جاتا ہے
ایسی حالت میں کہ فم رحم بند ہو فم رحم میں
انگلی ڈالکر دیکھیں۔ اگر حمل کا تعلق فم رحم
کے ساتھ ہوگا تو غشا کے نیچے اور جنین کے
سر کے درمیان کوئی اسفنجی غلیظ شے محسوس
ہوگی اور اگر فم رحم کے کنارہ سے ساتھ
حمل کا تعلق ہوگا تو انگلی داخل کرنے سے
یہ اسفنجی غلیظ شے رحم کے کنارہ پر پائی
جائیگی۔ لیکن جب ولادت قریب ہو اور رحم
کا منہ کھل جاوے تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر
جنین کا سر پیشتر آوے تو جسم مذکور کی شناخت
سہل ہو جاتی ہے اور اگر زانو یا سکت یا
سُرین پیشتر آوے تو شناخت دشوار ہوتی
ہے کیونکہ جملہ اعضائے جنین سر کی نسبت
چھوٹے اور ملائم ہوتے ہیں پس دوسرے
اعضا کے پیشتر آنے سے آنول منعفر نہیں
ہو سکتی بلکہ انگلی سے محسوس کرنا چاہئیں
تو امر پر کو چل جاتی ہے۔ ایسی ولادت
جنین اور مادر جنین دونوں کے واسطے

قابل ہے

ادویات و نسخجات

(منقول از قرابادین احمدیہ حصہ سوم)

اسٹاروی سی کرسیڈس

اسکو لاطین میں اسٹافی سا گرائی کہتے
ہیں۔ اسکے خشک کیے ہوئے بیج تخم
دوا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ انکی
شکل مثلث قدرے چوگوشہ اور خمیدہ
بےقاعدہ ہوتی ہے تازہ تخم کا رنگ بھورا
سیاہی مائل ہوتا ہے اور تخم کہنہ کا رنگ
بھورا خفیف سا سرمئی ہوتا ہے ذائقہ
نہایت تلخ اور تیز لیے ہو

فوائد اسکا اسٹافی سا گرین جوہر زہر قاتل
ہے اور دلفاین جوہر کا فایدہ مثل بیش کے
ہے جسکے لگانے سے جلد سن ہو جاتی ہے
درد کی شدت میں فوراً تخفیف ہو کر آرام
ہو جاتا ہے۔ اسکے تخم کا مرہم قاتل القمل ہے

نسخہ مرہم (آئینٹ منٹ آف اسٹاروی
سیکس) **ترکیب** چار اونس تخم اسٹاروی
سی ایکر کو خوب باریک کرکے آٹھ اونس پگھلی
ہوئی چربی میں آمیز کریں اور برابر دو گھنٹہ

ایضاً واضح ہو کہ کبھی ولادت میں صورت پیش ہوتی ہے کہ بچے کے دونوں ہاتھ اسکے سر کے دونوں جانب ہوتے ہیں اس حالت میں اسکے ہاتھ سر سے جدا کرکے سینہ کے مقابل رکھنے چاہییں

ایضاً اگر انکال پر بچہ پیدا ہو اور سانس نہ لے اور زرد ہو تو وہی تدابیر اختیار کریں جو دم گھٹنے اور درد کے واسطے پیشتر بتائی گئی ہیں

عسر ولادت

اسکو انگریزی میں ڈفیکلٹ لیبر یعنی ولادت با مشقت زائد کہتے ہیں - اور یہ دو قسم کی ہے ایک آلات و اعضاء حاملہ کی وجہ سے دوسری جنین کی جانب سے -

عسر ولادت از جانب حاملہ

اول یہ ہے کہ رحم کا منہ جلدی نہیں کھلتا - یہ تو ایک طبعی امر ہے کہ بدوں درد و تشنج کے رحم کا منہ جلدی نہیں کھلتا لیکن تجربہ سے ثابت ہے کہ کبھی درد و تشنج قوی ہونے پر بھی آٹھ سے دس گھنٹہ تک نہیں کھلتا مگر یہ حالت عام نہیں بلکہ یا صغیرۃ العمر عورتوں میں ہوتی ہے جنکی عمر تیرہ سے پندرہ سال تک ہو یا کبیرۃ السن میں جنکی عمر پینتیس سال سے متجاوز ہو اور پہلے بچے کا حمل ہو - ان دونوں صورتوں میں فم رحم بدشواری کشادہ ہوتا ہے -

اسکا علاج کسی زمانہ میں یہ کیا جاتا تھا کہ نشتر سے فم رحم پر جا بجا چیرے لگا دیکر اور قدرے خون نکال دیتے تھے یا ٹارٹر ایمیٹک گرین کا سولھواں حصہ ہلا کر متلی پیدا کر دیتے تھے یا گرم پانی میں بٹھا دیتے تھے مگر آجکل سہل ترین علاج یہ ہے کہ کلورا فارم سنگھا دیں اور کلورل ہائیڈریٹ پلا دیں - اس سے بخوبی مقصد حاصل ہو جاتا ہے

کبھی اسکی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ فم رحم کا گوشت کسی زخم کے اچھے ہو جانے کے بعد سخت ہو جاتا ہے خواہ یہ زخم حمل سابقہ میں ہوا ہو یا کسی اور وجہ سے - رحم کے زخموں پر کاسٹک خالص کا استعمال بھی فم رحم کے گوشت کو سخت کر دیتا ہے اور اس سختی کے باعث ولادت کے وقت جلدی نہیں کھل سکتا - کبھی سرطان کی وجہ سے بھی فم رحم جلد نہیں کھلتا -

اس بیان سے یہ مراد نہیں کہ فم رحم مطلقاً کھلتا ہی نہیں - بلکہ مطلب یہ

کہ ان امراض مین فم رحم کے کہلنے مین
اسقدر تاخیر ہو جاتی ہے کہ حاملہ ضعیف
ہو جاتی ہے - لہذا اسوقت رحم کی اعانت
ضروری ہے اور یہہ اسطرح ہو سکتی ہے کہ
فم رحم مین قلم اسفنجی رکہین تاکہ اوسکے
پہولنے کے ساتھہ فم رحم کہل جائے -
اگر رحم کے گوشت مین کسی جگہ صلابت
ہو تو اوسکو نشتر سے قطع کر دین سختی
برطرف ہو جائیگی - سرطان رحم مین اکثر
حمل قرار پذیر نہین ہوتا اگر ہو بہی جائے
تو بعض اوقات سرطان اسقدر بڑہ جاتا ہے
کہ فم رحم کسی صورت کہل نہین سکتا
پس اسوقت سوائے اسکے چارہ نہین کہ
پیرو پر محل رحم کے مقابل شکم مین شگاف
دین اور وسط رحم مین بہی شگاف دین
پہر ہاتہہ ڈالکر بچہ کو باہر نکالین کبہی فم رحم
پر زخم ہوتا ہے اور اسکے اندمال کے بعد غشائی
ملتہبہ رحم پہیل جاتا ہے اور اوسکا لحم عضلی
باہم ملتصق و چسپان ہو جاتا ہے اور انکی
زخم کے اچہا ہو جانے کے بعد فم رحم
ایسا مسدود ہو جاتا ہے کہ اوسمین کوئی
رستہ باقی رہتا ہی نہین جس سے ولادت
مین عسر پیدا ہو جاتا ہے اس حالت مین

اسپیکولم (آلہ رحم بین) لگاکر دیکہین کہ
فم رحم کا اصلی مقام کہان ہے اور یہہ
اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ تشنج درد
قوی کی حالت مین محل اصلی رحم پر تمدد
واندفاع کا اثر زیادہ محسوس ہوتا ہے اور
مقام اندفاع کے اثر سے کسیقدر اوبہر آتا ہے
اسی مقام پر تشنج کے سبب سے کسیقدر تنفخ
پیدا کر دیتی ہے کہ فم رحم کہل جائے انگلی
سے بہی فم رحم معلوم ہو سکے تو رحم کے
اوس مقام پر جو اندام نہانی سے قریب ہو
اور انگلی ڈالنے سے سب سے پہلے وہی محسوس
نصف انچ سے لیکر ایک انچ تک شگاف
دیدین اور پہر اوسمین اسفنج کا ٹکڑا رکہہ دین
بعض عورتین ایسی بہی ہوتی ہین جنکا شکم
کثرت ولادت سے مستعمل و مسترخی ہو جاتا ہے
جسکی سبب سے رحم بہی کم طاقت ہو جاتا ہے اور
ضعف کے سبب سے کبہی فم رحم فقار قطن کی
جانب مایل ہو جاتا ہے اور قاعدہ رحم مثانہ
کے اوپر آجاتا ہے اور جب حالت تشنج مین
بچہ کا سر فقار قطن کی طرف جاتا ہے تو
باہر نکلنے کے واسطے اندام نہانی کا رستہ
ڈہونڈتا ہے اور وہ ملتا نہین تو ولادت
دشوار ہو جاتی ہے اسکی تدبیر یہہ ہے کہ

حاملہ کو چت لٹا دیں اور قاعدہ رحم کو آہستہ آہستہ اپنی جگہ پر لا کر شکم پر پارچہ طویل باندھ دیں تاکہ بار دیگر قاعدہ رحم مثانہ پر نہ چلا جاوے اور استرخاے شکم رفع ہو جاوے اور فم رحم اندام نہانی میں آجاوے کبھی اندام نہانی فطری طور پر صغیر ہوتا ہے اور صغر کی وجہ سے اوسکا وسیع ہو جانا دشوار ہو جاتا ہے یہہ بھی عسر ولادت کا ایک سبب ہے جبتک کہ یہہ خود بخود وسیع ہو حاملہ ضعیف ہو جاتی ہے لہذا اسکی اعانت ضروری ہے اور اسکی تدبیر یہہ ہے کہ روغن سیاہ یا روغن کتان گرم کر کے اندام نہانی کے اندر پہونچائیں اس سے غشاے بلغمیہ سترخی ہو کر وسیع ہو جائیگا۔ اگر اس سے کام نہ نکلے تو کلورا فارم سنگھائیں اور کلورل ہائیڈریٹ پلائیں تاکہ حاملہ شدت ایذا سے ضعیف ہو جاوے اگر اس سے بھی مطلب براری نہ ہو اور بچہ کا سر اندام نہانی میں ہو تو سر طفل کے اخیر مقام سے لیکر آخر دہن اندام نہانی تک صرف غشاے بلغمیہ اندام نہانی میں شگاف دیدیں اس سے اندام نہانی وسیع ہو کر بچہ پیدا ہو جائیگا چونکہ اسوقت سر طفل کے ثقل

اور اذیت خروج کی وجہ سے اندام نہانی میں خون کثیر مجتمع ہو جاتا ہے اور زخم سطوح سے بھی خون کثیر خارج ہوتا ہے اسکو دیکھکر گھبرانا نہ چاہئیں کیونکہ خون کثیر کے خارج ہونے سے عضو خالی ہو کر وسیع ہو جائیگا اور نیز سر طفل جب زخم کے اوپر سے ہو کر گزریگا تو اوسکے بوجہ سے زخم خود بخود اچھا ہو جائیگا اسلیئے بھی اندیشہ کا مقام نہیں ہے کبھی فم فرج کسی سابقہ زخم کے اچھے ہو جانے سے مسدود ہو جاتا ہے اور عسر ولادت کا موجب ہو جاتا ہے اسکی تدبیر یہہ ہے کہ جب بچہ کا سر دہن فرج تک پہونچ جاوے تو نشتر سے دہن فرج کو بقدر ضرورت کھولدیں بعض عورتوں کا پردہ بکارت بہت سخت ہوتا ہے اور اوسمیں صرف اتنی تنگ سوراخ ہوتا ہے کہ مرد کی منی داخل ہو کر حمل رہجاتا ہے ولادت کے وقت بھی یہہ پردہ شق نہیں ہوتا اور عسر ولادت کا موجب ہو جاتا ہے اسکو بھی سر نشتر سے شق کر دینا چاہیے کبھی بچہ کا سر دہن یا اندام نہانی میں آجاتا ہے لیکن سیون نہیں کھلتی یہہ حالت بھی اکثر صغیرۃ العمر یا کبیرۃ السن عورات میں پلوٹھی کے حمل میں مشاہدہ کی جاتی ہے اس حالت

میں ہی کلورافارم سونگھانا اور کلورل ہائیڈریٹ پلانا مفید ہے لیکن کبھی بچا سیون کے اندام نہانی میں ختم ہوتا ہے اور زیادتی جراحت کے سبب کسی حیلہ سے بھی سیون کھل نہیں سکتی اور جب بچے کا سر اندام نہانی میں آکر محتبس ہو جاتا ہے اور سیون پر عجز و انضغاط کا اثر زیادہ پہنچتا ہے جسکے سبب سیون بار بار کمی نظر آتی ہے مگر کھل نہیں سکتی اس حالت میں جراحی جراحت ہو فرج کے اندر ہے سیون کے پہلو میں شگاف دیں اس سے سیون کھل جاویگی اور بچہ پیدا ہو جائیگا پہلو کی قید اسواسطے لگائی گئی ہے کہ اگر خط مستقیم کے موافق سیون کے وسط میں شگاف دیا جائیگا تو سیون کے کھلنے پر فرج و مقعد دونوں ایک ہو جاوینگے کبھی رحم [illegible] میں بڑا سا سدہ ہوتا ہے اور جسوقت بچہ کا سر خارج ہوتا ہے تو اسکے ہمراہ وہ بھی رحم سے باہر نکل آتا ہے اور سر کے دباؤ سے پیشتر اسکے کہ بچہ کا سر باہر نکلے خود سدہ نکلکر اندام نہانی میں آجاتا ہے اور بچہ کے سر کو ٹھیک سے مانع ہوتا ہے اسکی تدبیر یہ ہے کہ تشخیص کریں اگر سدہ نرم اور

بلغمی جلینے والا سدہ ہو تو اسکو انگلی سے جانب کی طرف کھینچ کی جانب دھکیل دیں تاکہ جاے اندر سے باز رہے اگر پیچھا [illegible] اور [illegible] پہنچا ہو اور اوپر کو دھکیلنا ناممکن ہو تو اسکی جڑ میں ڈورا لگاکر اسکو کاٹ دیں [illegible] کے واسطے ولایت میں ایک زنجیر مسمار ایجاد ہوئی ہے جسکے ایک طرف کنارہ زنجیر بہت تیز ہوتا ہے اور اسکو ایکراسیئر کہتے ہیں اس زنجیر کو سدہ پر ڈالکر اسکو او درمیان [illegible] ہیں اور زنجیر کے دونوں سروں کو جھٹکا دیکر [illegible] ہیں جس سے کے عروق بھی شکستہ ہو جاتے ہیں مگر قطع نہیں ہوتے اور شکستہ عروق پہنچکر زخم کا رستہ خود بند ہو جاتا ہے اور خون زیادہ خارج نہیں ہوتا کبھی خمیدگی رحم کی سبب سے ولادت میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ یہ کبھی جانب [illegible] ہے اور اندام نہانی کی مزاحمت کرکے بچہ کے سر کو خارج نہیں ہونے دیتی اور یہ سدہ کبھی تو لحم کے سخت ہوتی ہے اور کبھی لینت رکھتا ہے اگر سخت ہو تو جسوقت تشنج ساکن ہو جاوے اسکو اندام نہانی وسط سے مستقیم کے درمیان سے نکالکر اوپر کی جانب کردیں

اور جبکہ بچہ کا سر اندام نہانی میں آجاوے پیچھے نہ آسکے دیر تک اگر ورم اور سر آب سا ہو تو اندام نہانی میں انبوبہ حقنی ڈالکر اوسکا پانی نکالدیں تاکہ اوسکی مقدار صغیر ہو جاوے

کبھی حالت قبض میں سدہ و ثقل براز کے اجتماع سے ولادت دشوار ہو جاتی ہے اس صورت میں حقنہ دیکر امعا کو خالی کردیں

کبھی مثانہ بسبب مسترخی ہونے کے اپنی جگہ سے نیچے اتر آتا ہے اور رحم کا مزاحم ہوتا ہے اس سے ولادت میں دشواری ہوتی ہے - یہ حالت بھی اکثر اونھی عورتوں میں ہوتی ہے جنکا شکم بار بار کی ولادت سے ڈھیلا ہو جاتا ہے کیونکہ جب وہ اخراج جنین کے واسطے عضلات سے اسفل پر اپنی قوت صرف کرتی ہے تو مثانہ بسبب استرخا کے اپنی جگہ سے نیچے اتر آتا ہے - اسکی تدبیر یہ ہے کہ جب وقت تشنج رحم ساکن ہو جاوے قاثاطیر ہی سے مثانہ کو بول سے خالی کردیں تا اوسکی مقدار صغیر ہو جاوے اور وہ مزاحمت کے قابل نہ رہے - اسکے بعد قابلہ اپنی انگلی سے اوسکو اندام نہانی کے اندر سے عانہ کی طرف کر دے تاکہ بچہ کا سر اوسکے نیچے ہو جاوے - کبھی عسر ولادت کا سبب سنگ مثانہ ہوتا ہے کیونکہ یہ سنگ اکثر مثانہ کی وجہ سے ولادت کے وقت مثانہ کی گردن پر آجاتا ہے اور جب بچہ کا سر فم رحم پر آتا ہے تو سنگ مذکور اوسکے خارج ہونے کا مانع ہوتا ہے اگر اسوقت دایہ انگلی ڈالکر ٹٹولے تو مثانہ کے پیچھے سختی یا ورم محسوس ہوتا ہے جسکے سبب سے بچہ کا سر نیچے نہیں اتر سکتا - اسکی تدبیر یہ ہے کہ قاثاطیر نقرہ یا آہنی ڈال کر دیکھیں اگر فی الواقع سنگ ہو تو اوسکو قاثاطیر کے ذریعہ فم مثانہ سے ہٹا کر قعر مثانہ میں ڈالدیں تاکہ بچہ کا سر باہر نکل آوے -

عسر ولادت از جانب جنین

اسکے بھی کئی صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ غشاے محیط غلیظ و سخت ہو اور پانی جو نکلجاوے تو بھی وہ کسیقدر فم رحم کے شق نہ ہو اور جنین کے سر کے سامنے آکر اوسکے خروج کا مانع ہو - اور کبھی اسقدر غلیظ ہوتا ہے کہ بچہ کے ہمراہ ہی باہر نکل آتا ہے - اور یہ عسر دوسرے درجہ میں فم رحم کے کھلنے کے بعد جبکہ بچہ کا سر رحم سے باہر آنے

لگے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس حالت مین
ضروری ہے کہ غشا سے خارج ہو اور اوسکی
مقدار صغیر ہو جاے تاکہ سہولت کے
ساتھہ باہر آجاے اور جب غشا شق
ہو تو مقدار کبیر باقی رہتی ہے اسکا علاج
یہی ہے کہ غشاے مذکور کو قدرے شق
کردین۔ دوسرا سبب یہہ ہے کہ غشاے
مذکور پہلی صورت کے برخلاف رقیق و کمزور
ہو اور فم رحم کے کہلنے سے پیشتر شق ہو کر
اوس سے پانی جاری ہو جاے اور ولادت
مین دشواری پیدا کرے کیونکہ فم رحم
کی کشایش کا معین غشاے پر آب ہے
نہ بچہ کا سر اور یہہ پہلے درجہ مین ظاہر
ہوتی ہے جس سے فم رحم مین دشواری کہلتا
ہے اسکی مشہور تدبیر دو ہین سے ایک یہہ
ہے کہ قابلہ سکوت تشنج کے وقت اپنی انگلی
سے آہستہ آہستہ فم رحم کو کہولے اور جب
تشنج عود کرے تو انگلی نکال لے۔ دوسری
تدبیر یہہ ہے کہ سکوت تشنج کے وقت اسفنج
کی گولی بنا کر فم رحم مین رکھین اور یہہ
عمل بار بار کرین اس سے بھی فایدہ حاصل
ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ تر فایدہ مند
وہ علاج ہے جو ڈاکٹر بارنس صاحب نے

ایجاد کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ چیم موٹی
یعنی ربر کی ایک انچ عریض نلکی تیار
کرین جسکا ایک سر کشادہ ہو اور یہی
اس نلکی کا سرا ہوگا اور دوسری جانب
کا سر بند ہو اور یہہ اس نلکی کا قاعدہ
ہوگا سر مجرے کی نسبت قاعدہ مجرے
ذرا زیادہ عریض ہونا چاہیے۔ اس نلکی
کو قاعدہ کی جانب سے رحم مین داخل
اور سر کی جانب سے بذریعہ زراقہ منقی
اوسمین پانی بہر دین تاکہ وہ پہولکر فم رحم
کو کشادہ کرے اور غشاے پر آب محیط جنین
کے عوض کام دے اور اپنی نرمی کی وجہ سے
بچہ کے سر کو بہی ایذا نہ پہونچاے۔ ایضاً
کلورافارم سونگہانا اور کلورل ہایڈریٹ
پلانا بہی مفید ہے اس سے اذیت بہی کم
ہو جاتی ہے اور فم رحم بہی کہلجاتا ہے
تیسرا سبب یہہ ہے کہ غشاے محیط جنین
مین پانی زیادہ پیدا ہو جیساکہ دوسرے
اغشیہ آبدار مین بہی کبہی کبہی پانی زیادہ پیدا
ہو جاتا ہے۔ اسکی علامت یہہ ہے کہ
حالت حمل مین مقدار شکم بہت بڑی دکہائی
دیتی ہے اور شکم ملایم بہی ہوتا ہے اور رحم
کی دیوارین زیادہ رقیق و پر آب ہوتی ہین

جسکے سبب سے ولادت کے وقت کا تشنج ودرد خفیف ہوتا ہے اور فم رحم پر انگلی رکھنے سے دیوار رحم رقیق اور زیادہ وسیع وملایم محسوس ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جنین کا بدن اور سر کہین دور جگہ پر ہے کیونکہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے جنین فم رحم تک نہین آسکتا۔ اسکا علاج یہہ ہے کہ جب تشنج کی شدت ہو اور غشائے محیط فم رحم مین آجاوے تو کمال احتیاط سے انگشت سبابہ کے نیچے نشتر یہانتک کہ فم رحم تک پہونچا کر اور غشائے مذکور کو قدرے شق کردین تاکہ تشنج کی ہر ایک نوبت مین تھوڑا تھوڑا پانی خارج ہوکر کم ہوجاوے اور بچہ کا سر نیچے آجاوے۔ چوتھا سبب یہہ ہے کہ کبھی بچہ کا سر بطون دماغ کے بیچ مین پانی پیدا ہوجانے کے سبب بہت بڑا ہوجاتا ہے اس حالت کو انگریزی مین ہائی ڈرو کفلس (بطون دماغ مین زیادتی آب) کہتے ہین۔ اس حالت مین استخوانہائے کاسہ سر اپنے جوڑون سے الگ ہوکر ملایم ہوجاتی ہین کیونکہ عروق پانی کے نیچے منضغط ہوتی ہین اور عظام دماغ کو

غذائے جید میسر نہین ہوتی اسوجہ سے عظام لین و دماغ صغیر ہوجاتے ہین زیادتی سر کے بہت سے مدارج ہین اور ہر ایک درجہ کی نسبت دوسرے درجہ مین زیادتی کم وبیش ہوتی ہے یہانتک کہ کبھی بائیس انچ اور کبھی چوبیس انچ لمبا فلیتہ سر کے گرد آتا ہے۔ اس حالت مین جنین کبھی سر کی طرف سے اور کبھی سرین کی جانب سے برآمد ہوتا ہے۔ جب سر کی طرف سے آتا ہے تو انگلی ڈالنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ سر بہت بڑا ہے لیکن اگر سرین کی جانب سے آوے تو سر کا چھوٹا بڑا معلوم کرنا دشوار ہوجاتا ہے پھر بھی اسکی تشخیص کا قاعدہ یہہ ہے کہ جب سرین اور پانون برآمد ہون تو دیکھین کہ یہہ دونون مقدار طبیعی پر ہین یا اوس سے چھوٹے۔ اگر چھوٹے ہون تو جان لین کہ سر بہت بڑا ہے اور نیز سرین اور پانون کے برآمد ہونے کے بعد حاملہ کے عانہ پر نگاہ کرین اور انگلی لگا کر بھی دیکھین اس سے بھی معلوم ہوجاویگا کہ سر بڑا ہے۔

پانچواں جب ایسا جنین سر کی جانب سے پیدا ہو اور سر بھی بہت بڑا ہو تو تدبیر کی حاجت نہین پڑتی کیونکہ اس حالت مین

استخوان خود ہی لچکتی ہوتی ہین اور
اعضا پاس پاس سب ملایم ہوتے
ہین ولادت کے وقت فم رحم و فرج
کے منفذ سے سر طویل ہوکر خود بخود
باہر آجائیگا اور عجب نہین کہ بچہ جنین زندہ
ہو بجز انتظار ولادت کے کہ خود بخود ہو
کوئی اور تدبیر نکرین مگر جب یقین
ہوجائے کہ جنین مرگیا ہے اور پیدا
ہونے والا نہین تو نشتر سے جنین کے
سر کو درمیان سے قدرے شق کردین
تاکہ پانی خارج ہوجاوے اور یہ پانی
کبھی مقدار مین دو سیر ہوتا ہے اگر
سر کی مقدار بہت ہی بڑی ہو اور زور سے
کی جانب سے اندیشہ ہو کہ رحم شق ہوجائیگا
اور وہ ہلاک ہوجائیگی تو اس حالت مین
ہرچند جنین زندہ ہو تو سمجھ لین کہ اول
تو اسکی زندگی کی امید کمتر ہے اور اگر زندہ
بھی رہا تو مجنون ولا یعقل ہوگا پس زچہ
کی حفاظت کو مقدم سمجھکر جنین کی زندگی
سے درگذرین اور نشتر سے سر کے وسط
مین شگاف دین تاکہ پانی خارج ہوجاوے
اور بچہ بسہولت خارج ہو اگر یہ جنین کا
سرین کی جانب سے پیدا ہو تو اوسکے

پہنچنے سے رحم کو آرام ہوجاتا ہے کبھی ایسا
کھینچنے سے سر منقطع ہوکر [illegible]
ہوتا ہے اور رحم کی اذیت کم ہوجاتی
ہے جبکہ اس صورت مین اگر جنین
مرجاوے پانی نکلنے کے بعد جنین [illegible]
کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو [illegible]
ہون ہر جہین شق کردین تاکہ پانی خارج
ہوجانے سے سر چھوٹا ہوجائے اور خارج
ہونے مین سہولت ہو لیکن اس حالت
مین بڑی احتیاط سے نشتر رحم کے اندر
پہنچانا چاہئے تاکہ اندام نہانی و رحم زخمی ہو
باہر نکل جاتی ہین یہ بھی یاد رکھنا چاہئے
کہ ولادت کی اس شکل مین جنین کا جسم
اسفل بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اسکے باہر
آجانے پر بھی کھنچا نہین ہوتی ہے کہ جنین
[illegible] تک [illegible] ہوجاوے اگر اس
وقت [illegible] جنین کے [illegible] مین اور
آنکھ مین نشتر ڈالا جائیگا [illegible] ہے لیکن
بہتر یہ ہے کہ [illegible] ڈالکر وسط [illegible]
تک لے جائین پانچوان جب یہ [illegible]
کبھی قفا ظاہر ہے مفاصل [illegible]
نہین ہوتے بلکہ کشادہ ہوتے ہین اور قفا
مذکورہ کے ہر جانب پانی بھرا ہوتا ہے

پہنگ پر رہنے دیں بعد ازاں صاف
کرکے بالوں پر لگا دیں۔

اسٹوراکس

اسکولاٹن میں سٹائی رکیس کہتے ہیں
یہہ ایک قسم کا بلسان ہے۔ اسکا درخت
بڑا ہوتا ہے۔ ایشیائے کوچک۔ شام اور
یونان میں بکثرت ہوتا ہے اسکی چھال کے
اندرونی حصہ کو پانی میں جوش دیکر دباتے
ہیں جس سے ایک قسم کی رطوبت خارج
ہوتی ہے اسکے خالص کرنے کی غرض
سے شراب مقطر میں حل کرکے صاف کرنے
کے بعد خشک کیا جاتا ہے

شناخت شہد کے طور پر غلیظ القوام
ہوتا ہے۔ قدرے شفاف زردی مایل اور
بھورے رنگ پر ہوتا ہے۔ خوشبودار ذائقہ
پھیکا ہوتا ہے۔

فوائد مفرح محرک اور دافع بلغم ہے۔

استعمال سرفہ مزمن اور مرض دمہ
میں اسکے دینے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے
سوزاک مزمن سیلان رطوبت رحم اور آلات
تناسل اور آلات بول کے امراض میں مفید
ہے۔ فی زماننا متروک الاستعمال ہے

مگر کمپونڈ ٹنکچر آف بن زاین کے بنانے میں
زیادہ تر مستعمل ہے خوراک ۵ سے ۲۰
گرین تک۔

اشق

(امونیائیکم) یہہ ایک قسم رال ملا ہوا ہوتا
ہے جو درخت ڈوریما امونیاکم سے نکلکر جم
جاتا ہے۔ اسکا درخت ایران اور صوبہ پنجاب
میں بکثرت ہوتا ہے

شناخت اسکے ڈلے مدور کشنیز سے
لیکر جنگلی بیر کے برابر موٹے ہوتے ہیں کبھی
کبھی یہہ دانے ملکر مختلف قامت کی ڈلیان
ہو جاتی ہیں رنگت میں دارچینی کے ہمرنگ
توڑنے سے چکنے صاف سفید اور نیم شفاف
سطح کے معلوم ہوتے ہیں اور سخت ہوتے
ہیں مگر بہت سہولت سے ٹوٹ جاتے ہیں
اور خفیف حرارت سے نرم ہو جاتے ہیں
قدرے بودار ذائقہ میں تلخ خراشدار اور
متقئی اور پانی میں بہت حل ہو جاتے ہیں

فوائد مفرح محرک قاطع بلغم محلل اورام
مجفف بلغم جالی جاذب اور منفث ہے

استعمال سرفہ مزمن و دمہ تشنجی و دیگر
امراض ریہ میں ازبس مفید ہے۔ جب

کمزوری کی وجہ سے بلغم سینہ کو مریض باسانی نہ نکال سکے تو سنگیچھ سلا اور سنگیچھر بذر البنج کے ہمراہ دینے سے فایدہ کامل ہوتا ہے۔ اس مرکب سے سرفہ مزمن اور زکام مزمنہ کو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
اشق ۲ ڈرام۔ تیزاب شورہ آب آمیز ۲ درام گم کیکچھر آٹھ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس تین تین گھنٹہ کے بعد دین اس سے سینہ کی بلغم بخوبی خارج ہوتی ہے اور بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ وجع مفاصل نقرس درد سینہ وغیرہ دردون کے مقام پر اسکے ضماد دینے سے فایدہ کثیر ہوتا ہے جسکا نسخہ حصہ اول مرکبات سیماب مین درج کیا گیا ہے۔ عظم طحال و صلابت طحال کو اس مرکب سے از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** آردجو۔ عنب الثعلب مقل ازرق۔ بابونہ۔ اکلیل الملک۔ اشق ہر ایک ۹ ماشہ صمغ عربی کتیرا ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک کر کے تیزسرکہ انگوری مین لت کرین اور بطور ضماد کے استعمال مین لاوین۔ تین چار دفعہ کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ اگر ورم مقعد کی وجہ سے مریض بے چین ہو تو یہ مرکب بطور ضماد استعمال مین لاوین **نسخہ**
ضماد بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم خطمی گل بنفشہ حلبہ۔ تخم کتان ہر ایک ۶ ماشہ مقل ازرق اشق ہر ایک ۹ ماشہ روغن گل تولہ۔ موم سفید ۲ تولہ زردی بیضہ ایک عدد۔ مقل اشق اور افیون تینون کو پانی مین حل کرین اور موم و روغن کو آگ پر پگھلا کر جملہ ادویات کو آمیز کرین اور نیچے اوتار کر قدرے سرد ہونے پر انڈے کی زردی داخل کر کے بمقام ماؤف پر باندہین **مرہم اشق**
جس سے صلابت اورام خنازیر و اقسام رسولی تحلیل ہوتے ہین **نسخہ**
خردل۔ سمندر جھاگ۔ تخم انجرہ۔ گندہک مقل ازرق اشق۔ تخم کتان ہر ایک یکتولہ روغن زیتون ۱۲ تولہ۔ موم سفید ۲ تولہ جملہ ادویات کو خوب باریک کرین اور مقل و اشق کو روغن مین حل کرین۔ بعد ازان موم کو پگھلا کر جملہ ادویہ کو آمیز کرین اور استعمال کے وقت مرہم مذکور مین روغن گل اور روغن زیتون ہر ایک مساوی الوزن لیکر ملا دین اور بمقام ماؤف پر لگا دین۔ **شیاف مدر حیض** جس سے

جبکہ بعض بخوبی تحلیل کر جاتا ہے بلکہ ادرار
حیض کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ اشق مرکب**
چند بیدستر۔ جوز بوا۔ صبر ہر ایک یکتولہ
قرنفل۔ زعفران۔ شحم حنظل۔ مرمکی ہر ایک
۳ ماشہ سب کو باریک کر کے شہد میں تیار
کریں اور بقدر ایک درم پارچہ صوف میں
آلودہ کر کے اوتھا دیں **خوراک** ۱۰ سے
۳۰ گرین تک۔ اسکا ایک مرکب ہے
مرکب امونیاٹک مکسچر (عرق
اشق) جسکو لاتین میں مسچورا امونیاکی
تسائی کہتے ہیں **ترکیب** ۲ ڈرام اشق
شکوفتہ کو پانی کے ہمراہ کھرل کریں اور
حل ہو جانے پر بتدریج پاؤ بھر آب مقطر
داخل کریں جب دودہ کے ہمرنگ ہو جاوے
تو کپڑے سے صاف کریں **فواید** قاطع
بلغم کے طور پر ٹنکچر سلا کے ہمراہ دیا جاتا ہے
خوراک ۴ ڈرام سے ایک اونس تک
اسکے ایک اونس میں ۱۳ گرین اشق ہے

افیون (اوپیم)

یہہ دوا ہندوستان میں بکثرت پیدا
ہوتی ہے اور درخت کوکنار کے خام پہل
کا گاڑھا رس ہے۔ اسکے پیڑ کو لاتین میں
پاپاور سومنی فرم کہتے ہیں

ترکیب ساخت افیون

پنکھڑیوں کے جھڑ جانے کے چند روز بعد
شام کے وقت ڈوڈہ پوست کے چار رو
طرف چاقو سے طول میں چھینے لگاتے
ہیں اور ایسے ہلکے شگاف دیتے ہیں کہ
پوست کی فقط بیرونی جلد پر رہتے ہیں
پوست کے اندر سوراخ نہیں ہوتے
ان شگافوں سے دودہ کی مانند قطرات
نکلکر پوست پر جم جاتے ہیں۔ علی الصباح
اسکو چھری سے کہرچ کر ہوادار مکانمیں
خشک کرتے ہیں۔ رات کے وقت یہہ
رس شبنم پڑنے سے یہہ رس شگافوں
سے زیادہ خارج ہوتا ہے اور اسکا رنگ
بہی گہرا ہوتا ہے۔ اگر اوس نہ پڑے
تو رس کم نکلتا ہے اور رنگ بہی ہلکا
ہوتا ہے **شناخت** رس مذکور کو جمع
کر کے جس شکل و مقدار کے چاہیں ٹکڑے
بنا سکتے ہیں۔ تازہ نہایت ملایم ہوتی
ہے اور عرصہ تک رکہنے سے سخت ہو جاتی
ہے۔ رنگت میں بہوری سرخ سیاہی مایل
ہوتی ہے اور انگلیوں پر رگڑنے سے
چکنی سی معلوم ہوتی ہے۔ ذائقہ میں

تلخ جس سے جی متلاتا ہے۔ بودار شراب
سرکہ اور تیل اور پانی میں حل ہو جاتی ہے۔
افیون کی کئی قسمیں ہیں۔ ترکستانی
افیون جسکی فیصدی میں دس حصہ جوہر
افیون (مارفیا) پایا جاتا ہے۔ اس قسم
کی افیون نہایت عمدہ ہوتی ہے۔
ہندوستان میں بھی افیون عمدہ پیدا
ہوتی ہے خصوصاً باغات اور پٹنہ میں
اجزائے افیون۔ نارکوٹین جسکو
نوبتی امراض میں بطور دافع نوبت بقدر
۲ گرین دیتے ہیں۔ پاپاورین جسکی سفید
باریک سوئی کی طرح قلمیں ہوتی ہیں
تھیبائن جسکی سفید باریک قلمیں
ہوتی ہیں اور ایک گرین کے استعمال
سے کزاز کی طرح تشنج پیدا ہوتا ہے۔
نارسین جسکی قلمیں سفید ریشم کے طور پر
باریک ہوتی ہیں اور بے اثر ہوتی
ہیں۔ میکونین جسکی قلمیں سفید اور
باریک ہوتی ہیں۔ میکانک ایسڈ اسکا
اثر تنہا ظاہر نہیں ہوتا۔ اوپیانین
اسکی قلمیں لمبی سی ہوتی ہیں ایک
قسم کا عطر اور روغنی اجزا ہوتے ہیں
مارفیا جسکی سفید شش پہلو قلمیں ہوتی

ذائقہ میں تلخ اور ۱/۸ یا ۱/۴
گرین کے دینے سے از بس فائدہ ہوتا ہے
سوڈی مارفیا۔ کیریٹ اوپیا میں یا ویسا ہی
ہی افیون کے جوہروں میں سے ایک
جوہر ہے۔ مارفیا بنانے کے لیے
افیون کا آبی عرق رہتا ہے اور سکو
کے ذریعہ اڑاتے ہیں۔ بعد ازاں پانی
ملا کر کاسٹک پوٹاس داخل کرتے ہیں
اس سے جو تہ نشین ہوتا ہے اس میں کاسٹک
پوٹاس ملا کر ایتھر سے پاک کرتے ہیں
بعد ازاں بعد کو دوا کی مانند لیتے ہیں۔
فوائد۔ مخدر۔ منوم۔ معرق۔ دافع تشنج
مسکن الم۔ مضعف۔ قابض اور محلل
اورام ہے۔ قلیل مقدار میں مفرح اور
محرک ہے جس سے نبض بھری چہرہ سرخ
اور آنکھیں چمکیلی نظر آتی ہیں طبیعت
بشاش معلوم ہوتی ہے خوشی۔ تفکرات
اور خیال اور عقل میں تیزی ہوتی ہے
مگر کچھ عرصہ کے بعد طبیعت سست
ہو جاتی ہے غفلت اور نیند آتی ہے
معدہ اور انتڑیوں پر اسکی زیادہ تاثیر
سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے
اور پسینہ کے سوا بدن کی تمام رطوبتیں

کوئی آلہ انسانی نہ مسے اس حالت مین اگر فم رحم مفتوح ہوا ہو تو وہ بسلی کشائش کا انتظار کرین۔ اگر رحم کا منہ کھل گیا ہو اور پانی خارج ہو چکا ہو تو دو تین انگلیان داخل کرکے اوس عضو پر جو فم رحم کے قریب آگیا ہو انگلی رکھکر انگلی کو آہستہ آہستہ اوپر کی جانب لیجاوین اور دریافت کرین کہ ہاتھ ہے یا پاؤن۔ اگر ہاتھ ہوگا تو کف دست اور انگلیون اور انگوٹھے سے معلوم ہو جائیگا اس سے یہہ بھی خود بخود معلوم ہو جائیگا کہ داہنا ہاتھ ہے یا بایان اور یہہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ سر کس طرف ہے اور جب سر کی جہت معین ہو جائیگی تو خود معلوم ہو جائیگا کہ پاؤن کس طرف ہین ان امور کے دریافت کرنے کے واسطے ہاتھ کو کھینچکر اندام نہانی مین لے آئین تو کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اسکے بعد جب جنین کا پاؤن کھینچ کر نکالا جائیگا تو یہہ ہاتھ خود منقلب ہو کر رحم مین چلا جائیگا

علاج

زچہ اور بچہ کی حفاظت کے واسطے قابلہ یا دستکار کو پانی خارج ہونے سے پیشتر یہہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ ولادت بطور طبیعی ہے یا غیر طبیعی اسلئے کہ اگر طبیعی ہوگی تو جبتک کہ غشا کے اندر پانی موجود ہے اسوقت تک تدبیر سہل ہے۔ اگر ثابت ہو جاوے کہ غیر طبیعی اور شانہ فم رحم مین آگیا ہے تو تدبیر تقلیب عمل مین لاوین

تدبیر تقلیب

یہہ تدبیر بہت ہی تھوڑے عرصہ سے ایک ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے اور وہ دو طرح پر ہے۔ اول شانہ کو انگلیون کے سرے سے تحت رحم کی جانب با آہستگی دفع کرین اور باد جنین کے عانہ پر یہان تک کہ سرین جنین نمودار ہو ہاتھ رکھکر نیچے کی طرف دباوین اس سے جنین منقلب ہو کر ہیئت طبیعی پر آجائیگا

دوم۔ رحم مین ہاتھ ڈالکر غشا سے پر آب کو جو جنین کے گرد محیط ہے دیوار رحم کے غشا سے بلغیہ سے آہستہ آہستہ جدا کرین یہان تک کہ عامل کی انگلیان جنین کے پیر کے قریب پہونچ جائین اور جب پیر محسوس ہو تو فورًا انگلی سے غشا کو پھاڑ دین اور پیر کو پکڑکر نیچے کی طرف کھینچتے ہوئے فم رحم مین لے آوین اور یہان سے اندام نہانی مین لاوین۔ اس تدبیر مین یہہ فایدہ ہے

کہ غشا کے چھید مین جو ابھی انگلی سے کیا گیا ہو پہلے ہی سے
انگلیان موجود ہین اوس سے پانی کم جاری
ہو گا اور جبتک غشا مین پانی موجود رہے
تقلیب جنین سہل ہوتی ہے۔ اگر غشا کا
پانی خارج ہو چکا ہو تو پہلی تدبیر ناممکن ہے
اور اس تدبیر کو انگریزی مین ٹرننگ یعنی
تدبیر تقلیب یا تدبیر منقلب کہتے ہین البتہ تدبیر
ثانی ممکن ہے بشرطیکہ جنین رحم کے محل وسیع
مین ہو جہان تحریک سے تقلیب ممکن ہو۔
یا اسفل مین آنکر منتشر ہو گیا ہو مثلاً
اندام نہانی کے محراب مین ہو تو یہہ تدبیر
بھی مفید نہین ہوتی ہے۔ اسوقت تو یہی بہتر
تدبیر ہے کہ جنین کو قطع کر کے نکال دین
واضح ہو کہ جب تقلیب جنین مطلوب ہو
اور پہلے مادر جنین کو کلوروفارم سنگھا دین
اس سے قلت اذیت و توسیع فم رحم دونون
فایدے حاصل ہوتے ہین۔

یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ولادت غیر طبیعی
مین تشنج رحم بہت ضعیف ہوتا ہے اور
دہن رحم بقلت کشادہ ہوتا ہے جب یہہ
حالت مشاہدہ مین آوے تو توسیع فم رحم
کی اعانت کے واسطے وہی تین تدبیرین
عمل مین لادین جو عسر ولادت مین بتائی
گئی ہین اور یہہ بھی ضروری ہے کہ تقلیب
سے پہلے مثانہ و معاے مستقیم کا امتحان
کر لین اگر بھرے ہون تو قاثاطیر سے بھی
اور حقنہ سے دونون کو خالی کر دین تنبیہ
ہمنے جو پہلے تاکیداً لکھا ہے کہ غشاے
محیط کا پانی جاری ہونے سے پیشتر ولادت
غیر طبیعی کا امتحان کر کے اوسکی تدبیر کرین
اس سے یہہ فایدہ ہے کہ اگر وقت پر
تدبیر مین غفلت کی جاوے اور جنین کا
ہاتھ خارج ہو کر اندام نہانی مین آجاوے تو
رحم و اندام نہانی کے غمز و منغط سے پہلے
جنین ہلاک ہو جاتا ہے اور پھر اوسکی ہلاکت
سے مادر جنین کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے
کیونکہ ممکن ہے کہ شدت درد سے ہلاک
ہو جاوے یا شدت تشنج سے رحم پھٹ
جاوے اور موجب ہلاکت ہو یا جنین مردہ
رحم مین متعفن ہو جاوے اور اوسکا زہر
خون مادر مین سرایت کر کے اوسکو ہلاک کر دیگا
ایضاً یاد رکھنا چاہیئے کہ جب جنین
اس ہیئت مین قدرے رحم سے باہر آکر
مرجاتا ہے تو اگر عورت کے پیڑو کی ہڈیون مین
کوئی نقصان خلاف وضع طبیعی نہو تو
جنین مردہ ملایم ہو کر حرکات تشنجیہ رحم

کی اعانت سے خود بخود باہر آجاتا ہے
کسی تدبیر کی حاجت نہین پڑتی اور ہاتھ
جو رحم سے خارج ہو چکا ہوتا ہے کھنچکر
پھر رحم مین داخل ہو جاتا ہے اور سر
یا سُرین یا کسی اور عضو کے بل جس سے
ولادت سہل ہو طبیعی ولادت کے طور پر
پیدا ہوتا ہے کیونکہ مرنے کے بعد ملائم
ہو جانے کی وجہ سے رحم اوسپر بخوبی حاوی
ہو جاتا ہے اور تقلیبات متعددہ اوسکو
ہیئت طبیعی پر لے آتی ہین - اور کبھی
یہی ہاتھ جو پہلے نکلا تھا مرنے کے بعد کسی
اور عضو مثلاً سرین یا سر کے ہمراہ پہلے
نکلتا ہے پھر دوسرے اعضا خارج ہوتے
ہین

ایضاً یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب
مان کے پیڑو کی ہڈیان غیر طبیعی ہون تو
ممکن ہوتا ہے کہ رحم کے اندر ہاتھ ڈالکر
بچہ کو پاؤن پکڑکر کھینچ لین لیکن اس حالت
مین کبھی بچہ کا سر اسوجہ سے باہر نہین
آسکتا کہ پیڑو کے غیر طبیعی وضع پر ہونے
سے اوسکی ہڈیان سر کو دبا لیتی ہین اور
اوسکو باہر نہین نکلنے دیتین جب ایسی
صورت دیکھی جاوے تو جان لینا چاہیئے
کہ جنین ہرگز زندہ نہ رہیگا نپس زچہ کی
جان کی حفاظت کے واسطے وہی تدبیر
اختیار کرنی چاہیئے جو عسر ولادت بوجہ
کبر راس مین بیان کی گئی ہے یعنی مائیت
سر سے خارج کرنے کی تدبیر کرین مگر چونکہ
یہان مائیت نہین ہوتی اسلیئے دماغ
کو نکال دین تاکہ سر کی مقدار کم ہو جائے
غرض ایسی تدبیر اختیار کرین جس سے جنین
کی مقدار کم ہو جاوے خواہ یہہ شکم چاک
کرنے سے حاصل ہو یا سر کو شگاف دینے
سے - کبھی ولادت غیر طبیعی مین جنین ہاتھ
اور پاؤن دونون کے بل یکبارگی باہر
آتا ہے اسکی یہہ صورت ہے کہ جب فم
رحم یا اندام نہانی مین آتا ہے تو اوسکے
ہاتھ پاؤن کے اوپر ہوتے ہین لیکن
یہہ ولادت بہت ہی نادر ہوتی ہے - مگر اس
صورت مین جب تشنج قوی ہوتا ہے تو تقلیبات
رحمیہ سے ہاتھ پاؤن جو رحم سے نکل آئے ہوتے ہین
مین چلے جاتے ہین اور اسکے بعد منکب
خارج ہوتا ہے کبھی دست و پا اندام نہانی
مین اگر اسقدر منتشر ہوتے ہین کہ باوجود
تشنج قوی کے پھر رحم مین واپس نہین
جا سکتے - اور نیز اکثر اس ولادت مین

ہاتھ یا پاؤن کے ہمراہ مجرے سے سر بھی خارج
ہوجاتا ہے اور بعد چند لمحہ کے جنین
ہلاک ہوجاتا ہے

اسباب

جو اسباب ولادت منکب میں بیان کیے
گئے ہیں یہاں بھی موجود ہوتے ہیں
اور چند امیر وہاں بیان کی گئی ہیں وہی
یہاں بھی عمل میں لاویں۔

کبھی جنین اس شکل پر پیدا ہوتا ہے کہ
ایک ہاتھ اور کبھی دونوں ہاتھ اوسکے
سر پر ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ گویا کوئی شخص کسی دہشتناک آواز
سننے سے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہے
تاکہ آواز سخت کو سن نہ سکے اور یہہ شکل
بھی طبیعی اور غیر طبیعی بھی ہوتی ہے مگر
اس شکل میں جنین خود بخود پیدا ہوتا
ہے مگر ولادت میں کسیقدر تاخیر ہوجاتی
ہے جسکے سبب سے زچہ کو اذیت ہوتی ہو
لیکن جنین یا مادر جنین دونوں سالم رہتے
ہے۔ جو اذیت زیادہ ہوتی ہے اسلیے
پیڑو میں جنین کے آنے سے پیشتر
سکون تشنج کی حالت میں انگلی سے بچہ
کا ہاتھ آہستہ آہستہ پیچھے سر کے کردیں
لیکن اس فعل میں کمال احتیاط مرعی
رکھیں کہ بچہ کا سر بھی ہاتھوں کے ساتھ
پیچھے نہ چلا جاوے ورنہ خواہ مخواہ مشکل پیش
آجائیگا اور ولادت غیر طبیعی ہوجائیگی
پس ایک ہاتھ کی انگلیوں سے ہاتھ کو
پیچھے ہٹاویں اور دوسرا ہاتھ مادر جنین
کے عانہ پر رکھ دیویں تاکہ جنین کا
سر اپنی جگہ سے حرکت کرکے پیچھے کو نہ
چلا جاوے اور کبھی رسن ناف جو شکم
جنین میں خون پہونچانے کا مجرا ہے
جنین کے خارج ہونے سے پیشتر رحم سے
باہر آجاتا ہے اور اس حالت کو انگریزی
زبان میں فیولس پرسنٹیشن کہتے ہیں
یعنی نال کا پیشتر خارج ہونا اور یہہ کبھی
جنین کے سر سے پہلے غشا سے محیط میں
تشنج و کشایش رحم کے وقت محسوس
ہوتی ہے اور کبھی سر یا سرین یا اسکے
یا پاؤن سے پہلے خارج ہوتی ہے

اسباب

اسکے اسباب میں سے ایک یہہ ہے کہ
غشا میں پانی زیادہ ہوتا ہے جسکے سبب
سے رحم اپنی طبیعی شکل پر نہیں رہتا
بلکہ وسیع ہوجاتا ہے۔

طبی جنتری ۱۸۹۸ء

قیمت ۴ر محصول عمرہ ۳ر

خدا چاہے تو ہو گی خوب ہی اسکی قدر دانی کہینگے سب کہ طبی جنتری بیشک ہے لاثانی

علاوہ بارہ ماہ کی تواریخ انگریزی ہجری مفصل و بنگلہ و بکرمی و سمت شہر بکرمی کے جنتری جوگ چندرات و مان جہد اوکیفیت اور فہرست تعطیل عدالتہای مغربی و شمالی و پنجاب و مقامی تعطیلات پنجاب کے طبی مضامین اس جنتری کے قابل دید ہین جنکی مختصر فہرست یہ ہے

بعض و قارورہ کا بیان	از جیدک ثقیل اجسام کے پہیلنے کی تعداد	نقشہ خواص و فواید و مقدار خوراک ادویہ
مریض کے خواب کی تعبیر	کہانے پینے کی آداب القول الامام ضیاء و اطبا	انگریزی کے بہیری کہوڑدوڑ میں مویشی
سیدابلا لی اور بیدک چلنے وغیرہ کی شگون	جن اشیا کا ایک وقت مین کہانا مضر ہے	تانبہ و سیسہ و تانبہ ملا ہوا برتن
پختگی کی علامات	تیمار داری کی ضروری ہدایتین	سایہ ناپ کر وقت کا پہچاننا و پابندی
اطفال شیرخوار دستان ماؤن کا حال اور	شیر حیوانات کی ماہیت	اوقات کے فواید
اوکی بیماری کی علامات و اسباب و علاج	قسم کے غسل کی ترکیب و خواص و فواید	روزہ و عبادت کے طبی و اخلاقی و پولیٹیکل
معمولی تنوتون کا حال	حضرت علی کا قول کہانے پینے کے باب مین	فواید
مذکورہ بالا مضامین پر آئے	مسئلہ متعلقہ حفظ صحت و تنظیم	سحری و افطاری کے باب مین طبی ہدایات
مرکب دوئیہ قابل استعمال ہونیکا عرصہ	زمین کے عناصر کا حال	نقشہ اوقات سحری و افطاری
بچون کے وزن کی تعداد ماہوار ایکسال تک	جانوروں کے لیئے بچلہ کی کہال مقدار	ہند کے بڑے شہروں کے اوقات کا اختلاف
بخار کے عوارضات کے نام و علاج	تفصیل اوزان مروجہ طبابت و ڈاکٹری	مرض طاعون کا بیان و علاج

علاوہ طبی جنتری مذکور کے دیگر طبی کتابین فروخت کے لیئے موجود ہین جنکے نام و قیمت سوائے محصول ڈاک کے یہہ ہین

۱۔ نقشہ تمام امراض و علامات ۲ر	۵۔ ارسطو کی سوانح عمری ۱ر	۹۔ مردونکو ایک سے زیادہ شادی کرنا ۲ر
۲۔ نقشہ حفظ صحت پستان ۲ر	۶۔ رسالہ جریان ۳ر	۱۰۔ رسالہ غذا ۲ر
۳۔ نقشہ سوتنی مجرب ادویہ ۱ر	۷۔ رسالہ علاج آواز ۳ر	۱۱۔ رسالہ امراض دندان ۲ر
۴۔ تصویر تشریح لسان ۴ر	۸۔ رسالہ النقلو انزا ۴ر	۱۲۔ ہدایت الموسم ۹ر

اردو پڑہنے والون طبیبون بیدون ڈاکٹرون کی مجبوری اور اوسکی تدبیر

ہر کوئی چاہتا ہے کہ اوسے بیماری مین تو ڈاکٹر کی فیس نہ دینی ہو اور اطبا کی خوشامد نہ کرنی پڑے چنانچہ اسی غرض سے اکثر اردو خوان طبی کتابین لیکر مطالعہ کرتے ہین لیکن ڈاکٹری کتابون مین جب لمبے چوڑے لاطینی و انگریزی الفاظ اور امرت ساگر و علاج الغربا بیدک و طبابت کی کتابون مین ادویہ کے مزاج اور امراض کے اخلاط کا جہگڑا دیکہتے ہین تو متعجب ہوتے ہین

آجکل ہمارے ملک کے بید و طبیب ڈاکٹری کتابون کے پڑھنے کے شایق ہین لیکن غیرمانوس ڈاکٹری اصطلاحات کو دیکھکر گھبراتے ہین اکثر ڈاکٹر اوسوقت مجبور ہوتے ہین کہ انگریزی دواؤن کی مزاولت کے سبب دیسی دوا یاد نہ آئے اور ایسی جگہ علاج کرنے کا موقع پڑے جہان انگریزی دوائین موجود نہون یا مریض مذہبی تعصب یا خیال باطل کے سبب انگریزی ادویہ کو پسند نکرتا ہو یا بوجہ مفلسی کے مڈیکل ہال مین نسخون کی گران قیمت دینے کا متحمل نہو پس ان دقتون کے رفع کرنے کے خیال سے **فقیر سید غلام حسین** ڈاکٹر مستعفی نے وقتاً فوقتاً اٹھارہ برس محنت کرکے ڈاکٹری کی بیسیون کتابین و رسالے پڑھکے ایک کتاب عام فہم اردو زبان مین لکھی ہے جسکا نام **طبیب الغربا** ہے اسمین مختصر قواعد حفظ صحت تشریح افعال اعضا علم ادویہ و کلیات طب لکھکر تین سو تیرہ بیماریون کا پہلے مجمل بیان اور پھر علاج اون تدابیر و دیسی ادویہ سے لکھا ہے جو آسانی سے قصبات مین بھی مل جائین۔ امراض کا بیان و علاج سب ڈاکٹری اصول پر ہے مگر انگریزی الفاظ بالکل نہین۔ امید ہے کہ ڈاکٹر و طبیب و بید و خاص و عام اس سے ضرور فائدہ اوٹھا سکینگے اور ایسے وقت مین کہ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ صاحبون کا خیال اپنے ملک کی دواؤن کی طرف مایل ہے اس کتاب کی طرف ضرور توجہ کرینگے۔ قیمت اسکی ایک روپیہ محصول ۳/ کتاب کے ملنے کا پتہ

سید محفوظ حسین و برادران۔ مطبع گلزار صحت رواڑی۔ ضلع گوڑگانوہ۔

دیوان آتشکدۂ وحدت

من ملفوظات حضرت سلطان العارفین برہان العاشقین معارف آگاہ حضرت خواجہ مستان شاہ کابلی دام فیضہم

اسکے ابتدا مین مولوی محرم علی صاحب چشتی سابق اڈیٹر رفیق ہند لاہور کا ایک دیباچہ اردو مین ۳۶ صفحہ کا ہم دیباچہ کیا ہے ایک ریویو یا بعض ضروری مقامات دیوان کی شرح ہے فی الواقع نہایت ہی موزون و برجستہ دیباچہ ہے اسکے بعد خود خواجہ صاحب کا ۲ صفحہ کا دیباچہ ہے جسمین مصطلحات صوفیای کرام کا مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ وہ کن معنون مین استعمال کرتے ہین اسکے بعد ۲۷۴ صفحہ مین اصل دیوان فارسی ہے کاغذ سفید دبیز فلس کیپ ہے چھاپہ کی خوبی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے کچھہ کچھہ فاصلہ چھوڑکر تین جدولین ہین۔ صوفیانہ کلام مین ظاہری خوبیون کی چندان پابندی ضروری نہین ہوا کرتی جیسا کہ حضرات احمد جام مغربی شمس تبریزی مولانا جلال الدین رومی فخرالدین عراقی و دیگر صوفیہ کرام کے کلام سے ظاہر ہے لیکن حضرت خواجہ صاحب کی عالی دماغی نے حسن ظاہری کو بھی ہاتھہ سے نہین دیا تشبیہات کی خوبی استعارات خوش اسلوبی محاورات کی چستی الفاظ کی درستی نظم کی پختگی ترکیب کی شگفتگی شعر کی بندش نظم کی آرایش خیالات کی سلاست بندش جدید کے ساتھہ طرز قدیم کی پابندی موزونی تلازمات پابندی لوازمات دیگر محاسن کو ایسا نباہا ہے کہ بڑے بڑے ماہران فن عش عش کر اوٹھے ہین۔ باطنی خوبیون کی نسبت اس سے زیادہ کیا کہا جاوے کہ اشعار کا مجموعہ نہین بلکہ دل و جگر کے بیشمار ٹکڑے یکجا کرکے آتشکدہ اوسکا نام رکھدیا ہے جو لوگ درد مند ہین ضرور اسکے خواہشمند ہونگے قیمت ۶/ نقشی

تکمیل الحکمہ کے اغراض و قواعد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا اسکے اغراض (۱) حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا (۲) حفظ صحت کی تدابیر سے عوام الناس کو آگاہ کرنا (۳) متفکر صحت کا اسباب کا دفعیہ (۴) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ صحت و صفائی (۵) دیسی و انگریزی طریق علاج (۶) انگریزی حکمی سیلز مینوں کے تجربے سے فن حکمت کی انتخاب (۷) قدیم و جدید طب پر مدلل بحث

تکمیل الحکمۃ

لاہور

قیمت رسالہ ہذا

عام خریدار

	ماہوار	ششماہی	سالانہ
بلا محصول		۱۲	۱؎
مع محصول	۳/	۱۴	۱؎

روساء و سرکار سے

پیشگی ڈیڑھ ماہ اسکے بعد دیوڑھی

جلد ۱۹ | مطبوعہ ۲۸ - اپریل ۱۸۹۸ء | نمبر ۴

اطلاع

رسالہ تکمیل الحکمہ بعض اصحاب کی خدمت میں بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور نہو ہفتہ اندر اطلاع دیں ورنہ خریدار متصور ہونگے جو صاحب اپنے نام کا رسالہ بند کرانا چاہیں قیمت واجب الادا بھی بھیجدیں تمام خط و کتابت بنام مہتمم حکیم احمد علیخان ایڈیٹر و پروپرائٹر کے نام لاہور متصل کوتوالی کے بیتہ پر کریں جو بیرنگ بھیجیگی آرڈر بھیجیں

اجرت اشتہارات فی سطر ۳ کالم اس سے زیادہ اشاعت کیلئے لی جاتی ہے

حفظ صحت کی بینظیر حکمی و ایلوپیتھی مفید قابل انعام کتب طبیہ

مصدقہ جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب سابق پرنسپل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر علم کیمیا لاہور میڈیکل کالج جناب رائے بہادر ڈاکٹر بیلی رام صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر اناٹمی میڈیکل کالج لاہور جناب خان بہادر ڈاکٹر سید سردار شاہ صاحب لکچرار و ہاؤس سرجن و میٹیریا میڈیکا لاہور جناب ایم او ایل حکیم حاذق

درزبدۃ الحکما ایچ ایل مولوی فاضل منشی فاضل حکیم غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور وغیرہ

معمول احمدیہ یہ تکمیل جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اسمیں ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کی گئی ہے تینوں طبوں کے مطابق تشخیص مرض معہ سریع التاثیر مجرب نسخجات نہایت سلیس اردو میں معہ تصاویر ہیں اس سے عام لوگ بھی اچھا اثر اور عام طبیب حق سکتے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲؎ حصہ دوم ۱۲؎ حصہ سوم ۱۲؎ کل ۳؎

ممد حیات اس کتاب کے فقط مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی الاعضا چست و چالاک رہتا ہی اور کبھی لاولد نہو کر عمر طبعی کو پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان ضعیف سب کو یکساں مفید ہے حفظ صحت میں اس سے بڑھکر کوئی کتاب شایع نہیں ہوئی قیمت ۸؎

قرابا دین احمدیہ حصہ اول اسمیں کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جواہرات و رسائل کا دستور العمل و پیدائش ہیہ بہت تال سم الفار وغیرہ

کیونکہ جب آنول رحم سے جدا ہوتی ہے تو جنین
کے بدن میں خون کا جانا موقوف ہوتا ہے
چونکہ آنول کے رحم سے جدا ہونے میں تشنج بند
ہونے سے خون کثیر جاری ہو جاتا ہے اسلئے
حاملہ بھی ہلاک ہو جاتی ہے

علاج

جب حمل کا تعلق فم رحم کے قریب ہو اور رحم
کا منہ کشادہ ہو کوئی چیز کپڑے یا اسفنج کی قسم
سے فم رحم میں رکھکر جریان خون کو بند کریں
اور جب رحم کا منہ اسقدر کھل جاوے کہ رحم میں
انگلی کا جانا ممکن ہو تو انگلی کے سرے سے غشاے
محیط کو شق کردیں کیونکہ پانی کے جاری ہونے
سے وہ عضو سامنے آجاتا ہے جسکا سامنے آنا
ولادت میں ممکن ہوتا ہے اور اوس سے رحم
کا منہ منغمز ہو کر جریان خون بند ہو جاتا ہے
اور اس سے رحم کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے
جس سے تشنج زیادہ اور جلد جلد پیدا ہوتا ہے
اور تشنج کے پے در پے اور زیادہ ہونے سے
جنین کا سر جلد ہی فم رحم میں آجاتا ہے اور نیز
آنول کے فم رحم سے قریب جانے اور خون کثیر
خارج ہونے سے رحم کا منہ جلد ہی کھل جاتا ہے
اور فم رحم کے کھل جانے سے جنین کا سر جلدی
نیچے آجاتا ہے اور فم رحم میں سر کے آجانے

سے آنول محل زخم غشاے بلغمیہ رحم جو
آنول کے جدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے
اور فم رحم بھی منغمز ہو جاتے ہیں۔ اگر آنول
سب کی سب فم کے اوپر ہو تو رحم میں
انگلی ڈالکر آنول کو آہستہ آہستہ غشاے بلغمیہ
رحم سے جدا کردیں کہ غشاے محیط فم
رحم کے قریب آجاوے اور جنین کے سر کے
خارج ہونے کے واسطے رستہ کھل جاوے
پھر غشا کو شق کردیں تاکہ پانی کے جاری ہونے
سے جنین کا سر نیچے آجاوے اس حالت میں
اگر پانی خارج ہونے کے بعد تشنج رحم قوی
و متواتر نہ ہو تو رحم کی اعانت کے واسطے
ارگٹ دیں تاکہ تشنج قوی پیدا ہو جاوے
اور ولادت جلد ہو

ایضاً اس حالت میں ایک اور تدبیر بھی ہے
اور وہ یہ ہے کہ جب فم کھل جاوے اور غشا کے
پر آب رحم کے اندر رہو اور فم رحم میں نہ آیا ہو
تو قابلہ اپنا ہاتھ فم رحم میں داخل کرے
ہاتھ کی انگلیاں جنین کے پاؤں تک پہنچا کر
اور جب پاؤں محسوس ہونے لگیں تو غشا کو فوراً
شق کرے اور جنین کا پیر پکڑ کر کھینچے اور رحم سے
رحم یا اندام نہانی میں لے آوے۔ اس موقع پر
بھی ارگٹ پلانا چاہیے تاکہ تشنج قوی پیدا ہو

اور اسی کے ساتھ جنین کا پاؤن بھی آہستہ آہستہ کھینچتے جاوین اور جب اس حالت مین جنین پیدا ہو جاوے تو آنول کے خود بخود باہر آجانے کا انتظار نکرین جیسا کہ ولادت طبیعی مین کیا کرتے ہین بلکہ فی الفور ہاتھ ڈالکر باہر نکال لین تاکہ رحم کا تشنج ساکن ہو جاوے ورنہ رحم مین بار بار تشنج پیدا ہو جانے سے خون کثیر خارج ہوگا اور زچہ ہلاک ہو جائیگی۔

اعراض جو ولادت کے بعد نفسا کو عارض ہوتے ہین

اسکو انگریزی مین ڈیزیزز آف دی پیورپیرل اسٹیٹ کہتے ہین یعنی وہ امراض جو ولادت کے بعد پیدا ہوتے ہین

ولادت سے دوسرے روز زچہ کے شکم کا ملاحظہ کرین اور دیکھین کہ جو بندش پہلے روز لگائی گئی تھی بدستور مضبوط ہے یا ڈھیلی ہو گئی ہے اور یہہ بھی معلوم کرین کہ رحم مجتمع و منقبض ہوا ہے یا نہین - اگر بخوبی نہ سکڑا ہو تو عانہ پر رحم کے گرداگرد دباؤ ڈالین تاکہ تجمع خون خارج ہو جاوے اور رحم سکڑ کر مقدار مین چھوٹا ہو جاوے - پھر عانہ پر کپڑے کی چند تہ کی گدی رکھکر پہلے روز کی طرح مضبوط بندش لگا دین -

ایضاً - یہہ بھی دریافت کرین کہ ولادت کے بعد بول خارج ہوا ہے یا نہین اگر نہوا ہو تو آب نیمگرم عانہ اور فرج پر ڈالین اسکی گرمی سے بول جاری ہو جاویگا - کیونکہ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ولادت کے وقت جو دباؤ ہو بچہ کا ہو اوسکی اذیت سے عنق مثانہ متشنج ہو جاتا ہے اور پیشاب خارج نہین کر سکتا - نیمگرم پانی سے یہہ تشنج رفع ہو جاتا ہے - اگر اس تدبیر سے بول جاری نہو اور ثابت ہو جاوے کہ شدت غم و اذیت سے عنق مثانہ مین فالج و استرخا کی طرح کمزوری پیدا ہو گئی ہے تو قاثاطیر جیم ہو یا قاثاطیر نقرئی سے پیشاب نکال دین اور جبتک خود بخود بول جاری نہو دن مین دو مرتبہ یہی عمل کیا کرین -

ایضاً یہہ بھی دریافت کرین کہ ولادت کے بعد پاخانہ خارج ہوا ہے یا نہین اگر نہوا ہو اور ولادت سے پیشتر مسہل دیا گیا ہو اور اوسکے عمل سے اسہال ہو چکے ہون تو اڑتالیس گھنٹہ تک کوئی مسہل تدبیر عمل مین نہ لاوین - اگر مسہل نہ دیا گیا ہو تو

آب گرم و روغن بید انجیر کا حقنہ کرین اگر اس عمل سے سُدّے او ر براز سخت خارج ہون تو ولادت سے تیسرے روز دو تین ڈرام روغن بید انجیر آب پودینہ سبز یا آب سادہ یا آقوا ریج واٹر (پانی مین پوست ترنج بھگوکر اوسکو نتھار لیتے ہین او سمین ترنج کی خوشبو آجاتی ہے اوسکو انگریزی مین آقوا ریج واٹر کہتے ہین) ملاکر پلادین اس قسم کا پانی ملانے سے یہہ فایدہ ہے کہ غثیان نہین ہوتا اور بخوبی اجابت ہو کر امعا صاف ہو جاتے ہین۔

یہہ بھی دریافت کرین کہ شکم مین درد ہے یا نہین کیونکہ ولادت کے بعد اکثر چوبیس گھنٹہ تک کسیقدر درد اسوجہ سے رہا کرتا ہے کہ خون جو رحم مین مجتمع رہتا ہے وہ تشنج کے ساتھہ خارج ہوتا ہے اور اس اخراج سے نفع حاصل ہوتا ہے اور یہہ درد اون عورتون مین کم ہوتا ہے جو پہلی دفعہ حاملہ ہوتی ہین اور جو عورتین کئی دفعہ جن چکی ہون اونکو یہہ درد زیادہ ہوتا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اونکے رحم سست رخو و ضعیف ہوتے ہین اور اونکے رحم مین تھوات زیادہ رہتا ہے جو درد کی زیادتی کا موجب ہے اور یہہ درد کبھی تین روز تک رہتا ہے جسکا سبب کبھی تو خاص رحم مین ہوتا ہے اور کبھی کسی اور عضو مین۔ اگر خاص رحم مین ہو تو اسکی دو وجوہات ہین اول یہہ کہ خون رحم مین زیادہ ہوا اور بخوبی دفع نہو سکے۔ دوسرا یہہ کہ مشیمہ کا کوئی حصہ رحم مین باقی رہگیا ہو۔ اور جو سبب عضو غیر مین ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مثانہ مین بول اور امعا مین براز جمع رہتا ہے۔ اگر رحم مین اجتماع خون درد کا سبب ہو تو جانا اور محل رحم پر دباؤ ڈالین اور مضبوط بندش لگا دین تاکہ رحم منقبض ہو کر اپنے تئین خون سے خالی کرے۔ اگر سبب بقیہ غشائے مشیمی ہو تو انگلی کو روغن کاربالک ڈایلوٹ مین چرب کرکے رحم مین ڈالکر بقیہ مشیمہ کو نکال لین اور جو خون منجمد رحم یا اندام نہانی مین جمع ہو اوسکو بھی نکال دین۔

ایضاً آب نیم گرم بارہ اونس روغن کاربالک ڈایلوٹ ایک سے ڈیڑہ ڈرام باہم ملاکر اندام نہانی مین زرباقہ کرین تاکہ اندام نہانی صاف ہو جاوے۔ اسکے بعد ٹنکچر کیمفر کمپونڈ دو تین ڈرام

سادہ پانی ملا کر پلا دیں اس سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے اور تشنج بھی کم ہو جاتا ہے۔ اگر مثانہ کے سبب سے درد ہو تو بول جاری کریں اگر اذیت معاء مستقیم درد کا سبب ہو تو حقنہ وغیرہ سے صاف کریں اور یہ بھی دریافت کریں کہ خون نفاس کس طرح آتا ہے۔ واضح ہو کہ جب جنین متولد ہوتا ہے اور رحم کے غشاء بلغمیہ سے آنول جدا ہوتی ہے تو غشاء بلغمیہ رحم میں زخم پیدا ہو جاتا ہے اور اوس سے خون جاری ہو جاتا ہے اس خون کو خون نفاس کہتے ہیں

محاکمہ

کتب طبیہ عربیہ میں لکھا ہے کہ خون حیض ایام حمل میں تین حصہ ہو کر صرف ہوتا ہے ایک حصہ جنین کی غذا میں صرف ہوتا ہے۔ ایک حصہ پستانوں میں چلا جاتا ہے اور وہ دودھ بننے کے لئے بطور ذخیرہ کے کام دیتا ہے اور ایک حصہ جمع رہتا ہے اور جب جنین متولد ہوتا ہے تو اوسوقت خارج ہوتا ہے یہی تیسرا حصہ جمع رہتا ہے اور ولادت کے وقت خارج ہوتا ہے خون نفاس ہے یہ قول علیہ صحت سے مطلقاً عاری ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے قائل دوران خون کی ماہیت سے نابلد ہیں کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ خون ہمیشہ دورہ میں رہتا ہے پھر وہ نو مہینے کہاں متوقف رہتا ہے۔

خون نفاس ولادت کے پہلے روز زیادہ اور خالص سرخ رنگ آتا ہے۔ دوسرے روز اوسیقدر سے سیاہی غالب ہو جاتی ہے اس بعد روز بروز سرخی کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ چھٹے روز اور ساتویں روز زرد و سبز رنگ کا آتا ہے اور دسویں روز صاف پانی کی طرح آتا ہے۔ اسکی حقیقت یہہ ہے کہ جب آنول رحم سے جدا ہوتی ہے تو اوسکے ہمراہ غشاء بلغمیہ رحم بھی جدا ہو جاتا ہے اور ان دونوں کے جدا ہونے سے دیوار رحم میں زخم ہو جاتا ہے اور دیوار رحم میں چھوٹے چھوٹے مدور خانے خانہ ہائے مگس کی طرح پیدا ہو جاتے ہیں جو خوردبین سے محسوس ہوتے ہیں اور ہر ایک خانہ کے سرے پر خون منجمد ہوتا ہے جو خون کے خارج ہونے

سے مانع ہوتا ہے لیکن بعض خاتون سے
جنپر یہہ سیجھ خون رقیق ہوتا ہے تشنج
رحم کے وقت خون خارج ہوتا ہے کبھی
زیادہ اور کبھی کم لیکن پہلے روز دوسرے
ایام کی نسبت زیادہ آتا ہے - دوسرے
روز جب یہہ زخم بند ہو جاتے ہین تو
اون سے قدرے خون کی سرخی خارج
ہوتی ہے اور باقی خون سیجھ سیاہ جو
رحم مین ہوتا ہے اوسکے ہمراہ آتا ہے
اسوجہ سے دوسرے روز خون سیاہی
مایل آتا ہے اور تیسرے روز خون خالص
نہین آتا اسلیئے کہ زخمہاے مذکورہ مندمل
ہو جاتے ہین فقط خون کے رنگ کا پانی
آتا ہے پس جسقدر خون کی مقدار پانی مین
کمتر ہوتی ہے اوسیقدر رنگت بھی کمتر
ہوتی ہے یہان تک کہ تمام زخم اچھے
ہو جاتے ہین اور غشاے بلغمیہ رحم
اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اسوقت
خالص پانی آنے لگتا ہے اور اوسمین
کوئی رنگ نہین ہوتا - اور چونکہ یہہ زخم
غشاے بلغمیہ رحم کے خارج ہونے سے
پیدا ہوتے ہین اسلیئے اسمین پیپ نہ کبھی
پیدا ہوتی ہے اور نہ خارج ہوتی ہے

الحاصل دسوین روز کے بعد خون
نہین آتا - اگر آویگا بھی تو وہ خون
نفاس نہین ہوگا لیکن دائیونکی
غلطی سے جو اپنا ہاتھہ ڈالکر رحم کو صاف
کرتی ہین یا شکم پر زور سے مالش
کرتی ہین یا ادویہ جالیہ قویہ رحم مین
ہو پہنچاتی ہین جنکو ہندی مین جھاڑ
یا جھاڑ سمیٹ کہتے ہین زخم تازہ
ہو جاتا ہے اور بار بار بمدت دراز تک
خون جاری رہتا ہے - کبھی ولادت
سے دوسرے تیسرے ہفتہ کے بعد
زچہ کو حیض آنے لگتا ہے یہہ بھی خون
نفاس نہین ہوتا کیونکہ خون نفاس
فقط دس روز تک آتا ہے - نیز خون
نفاس مین ایک قسم کا رائحہ جسکی
کیفیت کو وہی شخص جانتا ہے جسکو
بار بار سونگھنے کا اتفاق ہوا ہو اور یہہ
رائحہ کسی عفونت کی قسم سے نہین ہوتا
البتہ کبھی کبھی اسمین عفونت پائی
جاتی ہے سو اسکی وجہ کبھی یہہ ہوتی
ہے کہ غشاے مشیمی کا بقیہ متعفن
ہو جاتا ہے یا فم رحم مین زخم ہوتا
ہے جو ولادت کے وقت پیدا ہو جاتا ہے

یا ورم رحم ہوتا ہے جو شدت اذیت ولادت کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے ان حالات مین یقیناً ریم بہی خون کے ہمراہ کسیقدر خارج ہوتی ہے۔

علاج

اسکا علاج یہہ ہے کہ آب نیمگرم و روغن کاربولک باہم ملاکر رحم مین زراقہ کرین تاکہ رحم کی عفونت دور ہو جاوے اگر ورم رحم یا جراحت رحم اسکا سبب ہو تو ہر ایک کا جداگانہ علاج کرین جیساکہ امراض رحمیہ مین لکہا جا چکا ہے۔

ایضاً اعراض نفسا مین سے یہہ بہی ہے کہ کبہی ولادت جنین اور مشیمہ کے خارج ہونیکے بعد اسقدر خون آتا ہے کہ زچہ کے کپڑے تر بتر ہو جاتے ہین اور بستر پر خون کا تلاؤ لگ جاتا ہے اس حالت مین پہلے غشی طاری ہو جاتی ہے بعد مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے اکثر اسکا سبب سرعت ولادت جنین ہوتا ہے کیونکہ اس حالت مین سکڑنے سے پیشتر رحم جنین سے خالی ہو کر مسترخی و ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکی سقدار بہی رہتی ہے جس سے خون زیادہ خارج ہوتا ہے۔ قاعدہ قدرت یہہ ہے کہ تشنجہاے کثیرہ کے بعد رحم سکڑکر جنین کو خارج کرتا ہے یا اوسکے خارج ہونیکے ساتہہ ہی سکڑ جاتا ہے اور اوسکے سکڑنے سے عروق بہی سکڑ جاتی ہین اور سکڑنے سے زخمہاے عروق کے منہ بند ہو جاتے ہین اور جب زخمہاے عروق کے دہانے کہلے رہتے ہین تو خون کثیر خارج ہوتا ہے کبہی کثرت خون کا سبب یہہ ہوتا ہے کہ عنق رحم یا وسط رحم مین عضلہ عرضیہ کا تشنج ہوتا ہے اور وہ تشنج ہو کر اپنی حالت پر قایم رہتا ہے اور اس سے رحم و بطن تشنج ہو کر کہلے رہجاتے ہین اور خون کثیر خارج ہوتا ہے۔ اور کبہی رحم مین خون کے منجمد ہو جانے سے تشنج زیادہ ہوتا ہے اور رحم اپنے تئین خون منجمد سے خالی کرنے کی کوشش کرتا ہے اسوجہ سے خون زیادہ آتا ہے۔ کبہی آنول فم رحم پر یا فم رحم کے قریب ہوتی ہے پس اوسکے جدا ہونیکے بعد چونکہ جسم رحم سکڑ جاتا ہے اور فم رحم کہلا رہتا ہے لہذا خون کثیر

جاری ہوجاتا ہے کبھی زیادتی جریان
خون کا یہہ سبب ہوتا ہے کہ بالکل خون
ردی اور کمزور ہوتا ہے جیسا کہ برائٹ
صاحب کے مرض اور انیمیا یعنی مرض
سفیدی خون مین دیکھا جاتا ہے
اسکی وجہ یہہ ہے کہ رقت کے سبب
خون منجمد نہین ہو سکتا

علاج

ان اسباب کا عام علاج یہہ ہے کہ ہاتھ
کو روغن کاربالک ڈایلوٹ سے چرب
کرکے فوراً رحم مین داخل کرین اور
دوسرے ہاتھ سے جانب پر محل رحم پر
دباؤ ڈالین تاکہ ہاتھ کے دفع کرنے کے
واسطے رحم کے اندر تشنج پیدا ہو اور
اس حالت مین اپنے ہاتھ کو اوسی
جگہ قایم رکھین جہان رحم کے اندر رحم
ہو یہان تک کہ رحم تشنج پیدا کرکے خود
ہاتھ کو دفع کر دے۔ پس اسوقت بقیہ
غشاے مشیمہ یا خون منجمد کو جو رحم کے
اندر ہو نکال دین۔ اور اسکے بعد قدرے
ارگٹ پلا دین تاکہ تشنج قدرے باقی رہے
اگر اس تدبیر سے بھی فایدہ ظاہر نہو تو
جان لینا چاہیے کہ کسی حابس الدم دوا
پالنے یا رحم اور اندام نہانی مین کپڑا
ہو لیٹنے سے کچھ فایدہ ہوگا بلکہ ٹنکچر
اسٹیل و آب سادہ بالمناصفہ دس دس
اونس لیکر بذریعہ رحم کے اندر پہونچادین
اگر برف موجود ہو تو اوسکا بڑا ٹکڑا لیکر
کپڑے مین لپیٹین اور رحم کے اوپر
خوب مضبوط کرکے باندہ دین
تیسری ایک تدبیر جدید یہہ ہے کہ ایک
سو درجہ کا گرم پانی لیکر بذریعہ زراقہ
رحم کے اندر پہونچا دین تاکہ سفیدہ بیضہ
جو خون مین ہے منجمد ہو کر جریان خون
بند ہو جاوے اور زچہ کو اس ہیئت
سے بستر پر لٹا دین کہ اوسکے سرین اونچے
ہون اور سر نیچا ہو تاکہ خون سر کی
جانب بسہولت چلا جاوے اور غشی
پیدا نہو۔ اور اس ہیئت سے شریان
عظیم جو شکم مین ہے منغمز ہو کر خون
کو اسفل کی طرف کمتر پہونچاتی ہے
اس ہیئت سے بھی خون بند ہو جاتا
ہے۔

کبھی خون نفاس بہت کم آتا ہے اور
اس قلت کا سبب اکثر ورم رحم ہوتا ہے
یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نفاس کا

نہ آنا یا کمتر آنا ایک عرض و علامت ہے جو دوسرے امراض مین پائی جاتی ہے اور امراض جنہین یہہ علامت پائی جاتی ہے اکثر ورم رحم وغیرہ ہین نفاس کا نہ آنا یا کمتر آنا خود کوئی مستقل مرض نہین کہ اوس سے دوسرے امراض پیدا ہون جیسا کہ کتب عربیہ مین لکھا ہے کما قال الشیخ فی القانون فی احوال النفساء و یؤدی احتباس الطمث الی حمیات صعبۃ والی اورام صعبۃ۔ وایضاً قال فی قلۃ دمہا فالصواب ان یجتہد فی ادرار دمہا فی ترقیقہ فانہ ان احتبس احدث اوراماً۔

پس جب قلت دم پائی جاوے تو غور و تامل کرنا چاہیے کہ کونسا مرض پیدا ہو گیا ہے یا ہونے والا ہے اور منجملہ امراض کے جو اس حالت مین ظاہر ہوتے ہین ایک فلگ میشیا ڈولنس ہے دوسرا پیوآر پرل میٹریٹس ہے یعنی جو ورم رحم سے (جو بعد ولادت کے پیدا ہوتا ہے) پیدا ہوتا ہے اور اسکو ہیکٹ پیوآر پرل فیور بھی کہتے ہین یعنی جو زن نوزائیدہ وضع حمل کے بعد عارض ہوتا ہے اور اسکے بعد انسداد خون نفاس ظاہر ہوتا ہے اور اس تپ کے اقسام بہت ہین اور وہ جو اور ہے جو وضع حمل کے بعد دودھ اُترنے کے وقت لاحق ہوتا ہے کیونکہ اوس تپ مین جو جریان شیر کے وقت آتی ہے اوس مین جریان خون نفاس بند نہین ہوتا اور تپ پیوآر پرل فیور مین جریان دم بند ہو جاتا ہے

اب جاننا چاہیے کہ فلگ میشیا ڈولنس ایک ورم کا نام ہے جو تمام دہنے یا بائین پانون مین پایا جاتا ہے اور ساق کبیر و صغیر دونون مین ہوتا ہے اور اکثر بائین پانون مین عارض ہوتا ہے اور یہہ مرض ایسی عورتون مین کمتر پایا جاتا ہے جو اول مرتبہ باردار ہوئی ہون اور بار بار جننے والیون مین زیادہ ہوتا ہے اور وہ عورت بھی اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے جکی آنول بزور کھینچکر نکالین کمزور ضعیف و لاغر عورت بھی اسمرض مین مبتلا ہو جاتی ہے اس مرض کا سبب یہہ ہے کہ رحم مین ورم پیدا

اور شاید اس ورم کا سبب ایک خاص زہر ہو جو تعفن کی وجہ سے خون میں پیدا ہو جاتا ہے یہی رحم کا ورم اسفل کی طرف نازل ہو کر مریضہ کے پاؤں تک پہونچ جاتا ہے

علامات

یہ ورم کبھی دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے لیکن اسکے آغاز میں دفعتہً مریضہ کو سردی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور کبھی آہستہ آہستہ اور بتدریج عارض ہوتا ہے ابتدا میں رحم کے اندر ثقل و اذیت محسوس ہوتی ہے اسکے بعد حمی حاد لاحق ہوتی ہے اور رحم کے اندر ایک خاص جگہ میں درد محسوس ہوتا ہے خواہ یمین میں ہو یا یسار میں خصوصاً محل اربیہ (کش ران) میں درد زیادہ معلوم ہوتا ہے کبھی یہ درد محل فخذ میں شدید اور زیادہ ہوتا ہے اس کے بعد ران میں آماس پیدا ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ پیر تک پہونچ جاتا ہے اور تمام پاؤں میں درد ہوتا ہے اور شدت ورم سے تمام پیر کی جلد زیادہ ممدد اور چمکدار اور سخت ہوتی ہے اگر انگلی سے دبائیں تو دباؤ کا اثر باقی نہیں رہتا۔ ورید کبیر جو پاؤں سے دل کی طرف خون لیجاتی ہے مثل رسی کے سخت اور ممتلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسمیں خون منجمد ہو جاتا ہے اور محل اربیہ کی غدودیں متورم ہو جاتی ہیں۔ کبھی یہ ورم ساق صغرے کے اسفل سے جہاں عضلہ کبہ کے قریب عضلہ کبیرہ سے شروع ہوتا ہے اور وہاں سے اوپر کو کش ران تک اور نیچے کی طرف قدم تک پہونچتا ہے۔ اس حالت میں خون نفاس بند ہو جاتا ہے یا بہت قلیل یا متعفن آتا ہے اور شیر جو پستانوں میں پیدا ہوتا تھا خشک ہو جاتا ہے اشتہائے طعام ساقط ہو جاتی ہے اور شکم میں قبض ہو جاتی ہے اور حمی کی شدت سے مریضہ قلق و اضطراب میں ہوتی ہے اور تشنگی غالب ہوتی ہے

انجام

اس مرض کا انجام یہ ہے کہ کبھی خود بخود اس طرح زائل ہو جاتا ہے کہ پہلے تپ میں کمی ہوتی ہے اور حرکت نبض معتدل ہو جاتی ہے پھر درد میں کمی آجاتی ہے اور اسکے بعد جلد کا تمدد کم ہوتا ہے اور غمز کا اثر باقی رہتا ہے کیونکہ ورم سے ثابت

جدا ہو کر غشائے خانۂ ولد میں جمع
ہو جاتی ہے - اور بعد زوال مرض کے بعد
پیڑو کی مقدار کبیر اور اوسکی قوت ضعیف
رہتی ہے اور یہ شکایت دیر تک حتی کہ
ایک سال یا اس سے بھی زیادہ یا نون
میں باقی رہتی ہے اور کبھی اس ورم
میں کسی جگہ دبیلہ پیدا ہو جاتا ہے اور
کبھی یہ ورم کسی جگہ فاسد و متعفن
ہو جاتا ہے لیکن ایسا برا انجام بہت
کم ہوتا ہے

علاج

جب ورم و تپ ظاہر ہوں تو پہلے ایسا
مسہل دیں جو تپ کو کم کرنے والا
ہو لیکن خفیف الوزن ہو اور بہترین
مسہل اس مرض میں مگنیشیا سلفاس
یا سفوف جیلپ کمپونڈ ہے اور سڈلیٹز
پوڈر بھی مناسب حال ہے انمیں سے جو
دوا مناسب حال ہو پلائیں - اگر اسکے
استعمال سے دو تین گھنٹے کے اندر بخوبی
اسہال نہ ہو تو سادہ گرم پانی کا حقنہ کریں
اگر اس سے کار برآری نہو تو گرم پانی میں
روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کریں اور مسہل
سے فارغ ہو کر لائیکر امونیا اسیٹیٹس

اور سپرٹ نائٹرک ایتھر اور آب کافور ملا کر پلائیں دو تین قطرہ
اگر جوش خون زیادہ ہو تو اسی دوا کے ہمراہ
ٹنکچر ایکونایٹ ملا کر پلائیں اور درد رحم کے
فرو کرنے کے لیئے عانہ کے اوپر گرم پانی
کی ٹکور کریں یا السی کا سوٹا اور گاڑھا پولٹس
محل رحم پر لگائیں یا فلالین کی کئی تہ کر کے
گرم پانی میں بھگو کر نچوڑیں اور اوسپر روغن
تارپین کے چند قطرے چھڑک کر مقام درد
پر باندہیں اور اسی طرح فلالین موصوف
تمام پانون پر قدم سے کش ران و فخذ تک
باندہیں - یا تین چار گرین افیون خالص
پانی میں حل کر کے اوسمیں فلالین تر کر کے
تمام قدم پر باندہیں اور خون نفاس جو
بند ہو گیا ہے یا قلیل یا متعفن آتا ہے
اوسکے اجرا کے واسطے رات دن میں
دو تین مرتبہ رحم میں گرم پانی کا زراقہ
کریں اور غیبہ رحم قدم کی سختی و صلابت
دور ہو جاوے اور اوسمیں مائیت پیدا
ہو جاسے تو خشک فلالین اسفل قدم سے
لیکر اوسکے اوپر تک مضبوط باندہ دیں
تاکہ دباؤ کا اثر ورم تک پہنچ جاسے -
اور جب فلالین کو کھولیں تو کوئی تیل
مثلاً روغن سیاہ یا روغن بابونہ یا روغن گل

ہاتھوں پر لگا کر مستورم قدم پر مالش کریں
اگر نرم نرم ہاتھ کر درد نمو پر خشک فلالین کا ٹکڑا
اوس پر باندھ دیں اور کھاری نمک پانی مین
حل کرکے پیر کو دہوئیں اور ورم دور ہو جانے
کے بعد مریضہ کو غذائے مقوی و صالح مثلاً
زردہ بیضہ مرغ و گوشت جید و یخنی و
شوربا و شیر مادہ گاؤ ہمراہ نان یا برنج
پختہ کہلائیں۔ ادویات مین سے ایرونیا
کاربناس و کنین و مرکبات آہن مثلاً
فیرسی سلفاس و ٹنکچر اسٹیل و فیری ہٹ
کنین سائٹریٹ اس کہلائیں۔ اور سیوریٹک
ایسڈ ڈائیلوٹ نیم اونس سولہ اونس آب
سادہ مین حل کرکے شربت لیموے
کاغذی ملا کر مناسب مقدار مین دیں
لیکن سیوریٹک معمول سے کسیقدر زیادہ
زیادہ دیں جیسا کہ اس نسخہ مین لکھا
گیا ہے

پیوآرپرل فیور

یہہ حمے عفونت و فساد خون سے پیدا
ہوتا ہے اور بعد ولادت کے عارض
ہوتا ہے اور کبھی بطور تعدیہ ایک سے
دوسری عورت کو ہو جاتا ہے بشرطیکہ
دونوں نوزائیدہ ہوں اور دا
ہی دونوں کی ایک ہی ہوں - اور
نیز ایسی عورت سے جو مرض سکار
لیٹنا یعنی تپ سرخ یا ڈپ سیریا یا
جدری یا تعفن لحم یا ایری سپلس
مین مبتلا ہو اور وہ خود یا اوسکی
خدمتگارین زنان نوزائیدہ کے پاس
ولادت کے ابتدائی دہا کہ مین
آئیں اون کے ذریعہ سے بسبب نیز
امراض مذکورہ یہہ تپ لاحق ہو جاتی
ہے اور یہہ حمے ولادت کو دس روز
بعد تک ہوتا ہے اور اکثر تیسرے یا
چوتھے روز ہو جاتا ہے

اسباب

اسکا سبب بعید ولادت ہے اور
سبب قریب زہر خاص ہے جو خون
مین ہوتا ہے اور یہہ حمے پیدا
کر دیتا ہے۔

علامات

کبھی جاڑے اور لرزہ سے شروع ہوتا
ہے اور اکثر اسکے ظہور سے پیشتر زچہ
منغص الطبع ہوتی ہے اور قلب کے
سامنے اذیت محسوس کرتی ہے

اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتی ہے اور یاس کے کلمات زبان پر لاتی ہے اور بار بار کہتی ہے کہ مین نہین بچونگی میری زندگی تمام ہو چکی ہے۔ اسکے بعد تپ شروع ہو جاتی ہے اور نبض سریع ہو جاتی ہے اور جلد بدن خشک اور خون نفاس جو جاری تھا بند ہو جاتا ہے یا قلیل یا متعفن آتا ہے اور پستانون مین شیر کم ہو جاتا ہے اور پستان ملایم ہو جاتے ہین۔ اس بخار کے چند روز بعد اسہال متعفن جاری ہو جاتے ہین اور قے بھی ہوتی ہے اور قے مین سواد مایل بسرخی یا سیاہی اور متعفن خارج ہوتا ہے اور فی الواقع یہہ خون ہوتا ہے جو غشاے بلغمیہ معدہ سے جدا ہو کر اور ترشی معدہ سے اپنا رنگ تبدیل کر آتا ہے اور جب قے قایم ہو جاتا ہے تو زبان پر سفیدی و نرمی محسوس ہوتی ہے اور کبھی زبان پر سیاہی نظر آتی ہے مگر یہہ علامت ردی ہے اور مریضہ سلامتی حواس کے ساتھہ زیادہ باتین کرتی ہے اور کبھی اثناے گفتگو مین ہذیان بھی ہو جاتا ہے اور کبھی نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ ایک منٹ مین ۱۲۰ مرتبہ اور کبھی ایک سو پچاس مرتبہ چلتی ہے اور بدن کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۶ درجہ تک پہونچ جاتی ہے جب نبض کی سرعت اور بدن کی حرارت اس درجہ تک پہونچ جاتی ہے تو یہہ علامت ردی ہوتی ہے اور یہہ حمے اگرچہ لازم ہے مگر اسمین شدت و خفت بھی ہوتی ہے کبھی لرزہ کے بعد تپ کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے پھر سیلان عرق شروع ہو جاتا ہے اور یہہ پسینہ بکثرت آتا ہے اور اس سے حرارت مین بظاہر خفت ہو جاتی ہے اور پسینہ سے حرارت یوش خون بھی کم ہو جاتی ہے اور آلہ مقیاس الحرارت درجہ مین کم ہو جاتا ہے لیکن سرعت نبض مین خفت نہین ہوتی اور دوسری علامات بھی بدستور شدت رہتی ہے اور پسینہ بکثرت جاری رہتا ہے حتی کہ مریضہ کثرت عرق و اسہال سے ضعیف و کمزور ہو جاتی ہے اور یہہ پسینہ زندگی کے اخیر وقت تک رہتا ہے اور انجام کار مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے اور موت کے قریب مقیاس الحرارت کا پارہ چڑھتا

ادویات و تشنجات

منقول از قرابادین احمدیہ حصہ سوم

افیون

اور قبض سے درد شکم ہوتا ہے منہ کے خشک ہونے سے پیاس زیادہ لگتی ہے جی متلاتا ہے ذرا زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے سر مین چکر آتے ہین جھپکی اور نیند زیادہ آتی ہے۔

زبان میلی رہتی ہے اور بیہوشی بتدریج طاری ہوتی جاتی ہے۔ اگر زہر کی مقدار کھائی جائے تو سر گھومتا ہے اور ہوش و حواس مفقود ہو جاتے ہین تنفس نہایت سست ہو جاتا ہے آواز دینے سے ابتدا مین مریض چونک اٹھتا ہے اور پھر سو جاتا ہے مگر رفتہ رفتہ بیہوشی اسقدر ہو جاتی ہے کہ بلانے یا ہلانے اور نوچنے سے بھی اوسکو کچھ خبر نہین ہوتی آخر کار زیادہ بیہوشی کے عالم مین خراٹے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے جسم گرم نبض کی رفتار پہلے بھری ہوئی بعد مین کمزور ضیق اور پتلی ڈور کی مانند ہو جاتی ہے۔ عضلات ڈھیلے۔ آنکھین بند اور پتلیاں سکڑ جاتی ہین - سرد پسینہ سے جسم تر بتر ہو جاتا ہے جسم کی تمام رطوبتین کم ہو جاتی ہین چہرہ زرد ہو جاتا ہے ناخن اور چہرہ نیلگون ہو جاتے ہین منہ سے افیون کی بو آتی ہے۔ آخر زیادہ بیہوشی سے مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے گھلی ہوئی افیون کے پینے سے چند ہی ساعت مین علامات شروع ہو کر ۵ منٹ مین بالکل بیہوشی ہو جاتی ہے۔ پھر معدہ مین خشک افیون کے کھانے سے تاثیر دیر مین شروع ہوتی ہے کم از کم ۴ گرین مہلک ہے مگر عادی اشخاص کو اسکی مقدار زیادہ کھانے سے بھی ہلاک نہین ہوتے بچون کو افیون کی تاثیر جلد اور زیادہ ہوتی ہے - عرصہ مہلک کم از کم ۱۵ منٹ ہے - اور اوسط ۶ سے ۱۲ گھنٹہ - اگر ۲۴ گھنٹہ تک مریض نہ مرے تو جانبر ہونے کی امید ہو جاتی ہے

تشریح بعد وفات سے دماغ کی وریدون مین اجتماع خون بعد قاعدہ دماغ اور اوسکے بطون مین مائیت

پائی جاتی ہے۔ اور افیون کی تاثیر سے خون منجمد نہیں ہوتا۔ افیون خوری اور سکتہ اور صرع کی علامات ایک دوسرے کے قریب قریب ہوتی ہیں جنکی تشخیص وتمیز طبیب کو ضروری ہے

انتباہ افیون کی تاثیر مختلف صورتوں میں علیحدہ علیحدہ ہوا کرتی ہے۔ افیون کے عادی کو مرض کی حالت میں افیون زیادہ مقدار میں دینی پڑتی ہے۔ بعض غیر عادی اشخاص کو زیادہ مقدار میں بھی افیون کا اثر کم ہوتا ہے اور بعض امراض میں افیون کی برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ انسان جسقدر زیادہ عقیل اور عصبی مزاج ہوتا ہے اسیقدر اسکے مزاج پر افیون کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ مرضعہ کو افیون نہایت احتیاط سے دینی چاہئیے کیونکہ دودھ کے ذریعہ سے اسکا اثر بچہ پر پڑتا ہے۔ بچوں کو افیون کا اثر بشدت سے ہوتا ہے۔ اگر بچہ کو افیون دینے کی ضرورت پیش آوے تو نہایت ہوشیاری سے دیں۔ اگر کسی بیماری میں بچہ کو افیون کی پچکاری دینے کی ضرورت پیش آوے تو ۳ ماہہ بچہ کو لاڈنم کی ۱/۲ بوند اور ۶ ماہہ بچہ کو دو بوند اور ۱ برس کے بچہ کو تین بوند ایک ڈرام پانی میں ملاکر ذراقہ کے طور پر استعمال کریں۔ مردوں کی نسبت عورتوں پر بھی افیون کا اثر تیز ہوتا ہے لہذا انکو کم مقدار میں دینی چاہیئے۔ دماغی امراض اور قبض کی صورت میں افیون کا کھلانا جائز نہیں ہے۔ جب بدہضمی کے سبب سے معدہ میں درد ہو تو افیون کا استعمال منع ہے۔ حقنہ کے ذریعہ بھی افیون کی تاثیر کھانے کی طرح ہوتی ہے مگر کھانے کی نسبت پچکاری میں افیون کی مقدار ڈیوڑھی ہونی چاہیئے۔ مرکبات سرکہ اور اپیکاک کے ہمراہ افیون کا کھانا تعریق کا فایدہ زیادہ دیتا ہے۔ کافور وغیرہ خوشبودار چیزوں کے ہمراہ کھانے سے تفریح اور تحریک کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔ کتھہ اور کھریا مٹی کے ہمراہ کھانے سے تاثیر قبض زیادہ ہوتی ہے مقام درد پر اسکے ضماد سے تحریک اور خدر کی تاثیر اکثر ہوتی ہے جس سے درد کو تسکین ہوتی ہے

استعمال جب بخار کی صورت مین ہذیان کی وجہ سے نیند نہ آوے تو منوم فایدہ کے واسطے کہلائی جاتی ہے۔ مگر اجتماع خون کی حالت مین خواہ وہ کسی عضو مین ہو ٹارٹار ایمیٹک کے ہمراہ دینے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے۔ دردون کے اقسام مین بہی بغرض تسکین الوجع اور منوم کے طور پر کہلاتے ہین۔ پیچش شدید اسہال ہیضہ سوزش معدہ سوزش صفاق سوزش مثانہ و دیگر سوزشی امراض مین کیلومل کے ہمراہ دینے سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** افیون ۱ گرین۔ کیلومل ۲ گرین۔ دونون کو تین پوڑیہ بنا دین اور دن مین ۳ دفعہ دین۔ پیچش کے لئے یہہ حبوب بہی ازبس مفید ہین **نسخہ حبوب** ابیکاک ۲ گرین۔ کہتین ۸ گرین افیون ایک گرین۔ سب کو ملا کر حبوب بنا دین اور دن مین تین مرتبہ دین **دیگر حبوب** پیچش مرض کے دور کرنے مین حکم اکسیر کا رکہتی ہین درد نفخ وغیرہ تکالیف کو رفع کرتی ہین **نسخہ** افیون ۳۰ گرین شوگر آف لڈ ۳۰ گرین۔ کافور ۳۰ گرین

اکسٹرکٹ کپ سیکم فلوئڈ ۱۰ گرین کرباز وٹ ۵ گرین سب کو ملا کر ۳۰ حبوب بنا دین۔ خوراک ایک سے تین حبوب تک **دیگر سفوف** مشہور بنام ہمزا جس سے پیچش حاد کو ازبس فایدہ ہوتا ہے۔ یہہ دوا ہر وقت شفاخانون مین تیار رہا کرتی ہے **نسخہ** افیون ۱۰ گرین۔ ابیکاک ۱۰۰ گرین۔ دونون کو ملا کر دس یا بارہ پوڑیہ بنا دین اور بوقت ضرورت کہانے کو دین۔ **دیگر مجرب** مسمے بہ حبوب نمبر ۱۲۔ افیون ۴ گرین۔ نیلا تھوتھا ۱۶ گرین دونون کو ملا کر صمغ عربی مین ۸ حبوب بنا دین اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین **دیگر حبوب** سے بحبوب نمبر ۱۳۔ افیون ۸ گرین شوگر آف لڈ ۴۰ گرین سب کو ملا کر لعاب صمغ عربی مین ۱۶ حبوب بنا دین اور حسب ضرورت کہانے کو دین **دیگر مجرب** مسمے بہ سفوف نمبر ۱۴ جس سے مرض اسہال کو ازبس فایدہ ہوتا ہے۔ افیون ۵ گرین۔ کمرکس ۱۰۰ گرین دونون کو دس پوڑیہ بنا دین

اور وجع المفاصل میں ایک ایک گرین دو دو گھنٹہ کے بعد برابر چہ روز تک دین کمال فایدہ ہوتا ہے اس سے منہ خشک نہیں ہوتا درد سر اور قبض بھی نہیں ہوتی۔ ہذیان میں بھی بڑی خوراک میں تنہا یا ٹارٹار ایمٹک کے ہمراہ دینے سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے۔ سگ دیوانہ کے کاٹنے۔ کزاز و دیگر تشنجی امراض میں از بس مفید ہے۔ تشنجی انطباق المقعد۔ قولنج۔ اور مجری البول میں حصاۃ کے رک جانے سے جو درد ہوتا ہے اسکے دینے سے آرام کی صورت نمایاں ہوتی ہے

نسخہ شیاف افیون ۲ گرین سخت صابون ۱۰ گرین۔ حسب دستور تیار کرکے اوٹھا دیں۔ مرض فریا بیطیس کے لیے بھی مفید ہے اس سے بھوک لگتی ہے اور پیاس کی شدت رفع ہوتی ہے اور شکر کی پیدایش رک جاتی ہے خصوصاً حبوب ڈاکٹر چارج ہارلی صاحب اس مرض کے لیے تاثیر میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں

نسخہ حبوب کریوسوٹ کردل ۶ گرین افیون ۱۲ گرین۔ صبر سقوطری ایک گرین۔ اکسٹرکٹ الوز باربی ۴ گرین اکسٹرکٹ یون فنشن ۶ گرین سب کو ملا کر ۱۲ حبوب بنا دیں اور دن میں تین دفعہ دیں اس سے پیشاب کا وزن بہت کم ہو جاتا ہے۔ مرض آتشک میں کیلومل یا بلو پل کے ہمراہ دینے سے بہت فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اسکے ہمراہ سیماب جسم سے خارج نہیں ہوتا۔ سرفہ اور امراض صدر میں بھی مفید ہے خصوصاً ان حبوب کے کھانسی کو از حد فایدہ ہوتا ہے

نسخہ حبوب صمغ عربی۔ رب السوس چینی سفید ہر یک ڈھائی اونس افیون ایک ڈرام۔ روغن بادیان ۵ انسٹاہل ۴ بوند سب کو ملا کر ۲۴۰ حبوب بنا کر صبح شام کھانے کو دیں۔ جریان خون دریدی میں مفید ہے اور حرکت قلب کے کم ہونے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔ مضمضہ اور مخدر کے طور پر درد جاذ میں خمو نیر لگانے سے فایدہ ہوتا ہے کرم خوردہ دانتوں میں رکھنے سے اکثر درد میں تسکین ہوتی ہے خصوصاً اس مرکب کے لگانے سے جلد فایدہ

اگر درد رحم و فرج کی وجہ سے عورت بیقرار ہو تو شیاف کے طور پر استعمال کریں

ہوتا ہے **نسخہ** افیون ۵ تولہ مصطگی رومی ڈہائی تولہ۔ بالسم آف تولو کافور ہر یک ڈرام شراب مقطر ۸ چھٹانک۔ روغن بادام تلخ ۸ بوند سب کو ملا کر لگا دین **دیگر برائے درد دندان** شراب مقطر ڈہائی تولہ۔ کافور ڈہائی تولہ افیون ۴ ماشہ روغن قرنفل ۸ بوند سب کو ملا کر لگا دین **دیگر مجرب برائے درد دندان** ناگ کیسر گیرو۔ زنجبیل ہر یک مساوی الوزن۔ افیون سب کا آٹھوان حصہ سب کو باریک کرین اور بوقت ضرورت پانی مین حل کر کے مقام درد پر لگا دین اس سے درد سر کو بھی فایدہ ہوتا ہے۔ اگر معائے مستقیم سیرز۔ عورت کے اندام نہانی اور رحم مین زخم ہو جاوین تو اسکے شیاف اور پچکاری سے فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر کو اس شیاف سے نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ شیاف برائے بواسیر** افیون ۳ گرین۔ بیلاڈونا ایکسٹرکٹ کینین بیسلفیٹ ۲ گرین۔ ارشال ایک ڈرام۔ روغن تھیوبروما اور موم سفید حسب ضرورت لیکر چھ شیاف بنا دین اور ایک صبح اور ایک شام مقعد مین رکھین۔ دیگر اوقات مین یہہ طلا بھی انگلی کے ذریعہ مقعد مین لگا دین **نسخہ طلا** این نوٹ آف زنک آئنٹمنٹ ایک ڈرام۔ بالسم آف پیرو ایک ڈرام۔ ارشال ۳۰ گرین حسب دستور تیار کر کے لگا دین۔ پیچش اسہال اور سوزاک مین یہہ پچکاری کی جاتی ہے **نسخہ پچکاری برائے سوزاک** افیون ۵ گرین کتھہ سفید ۱۰ گرین۔ زعفران ایک گرین۔ سب کو چار اونس کھولتے ہوئے پانی مین بھگو کر خیساندہ کرین بعد ازان صاف کر کے ایک گرین شوگر آف لڈ اور ۳ گرین سلفیٹ آف زنک حل کر کے استعمال کرین۔ اور تیز مرض ہیضہ مین ان حبوب سے فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** افیون مرچ سرخ ہر یک ۱۶ گرین۔ انگوزہ ۳۲ گرین سب کو باریک کر کے لعاب صمغ عربی مین ۱۶ حبوب بنا دین اور دو دو گھنٹہ کے بعد دین۔ دفع تشنج کے واسطے جو ہچکی کے ساتھ ہو یہہ مرکب دین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** بسمتھ سب نائٹریٹ ۱۲ گرین زنک اوکسائیڈ۔ [illegible] ہر یک ڈرام کلمبا پوڈر ڈرام۔ افیون ڈیڑہ گرین۔ اسپرٹ ای ستالی حسب ضرورت۔ سب کو ملا کر بقدر نصف ڈرام سکنجبین لیموں کے ہمراہ دین۔ [illegible] فلچ سک صاحب فرماتے ہین کہ مرض صرع مین برومائیڈ آف پوٹاشیم کے کہلانے سے پہلے کچھ عرصہ تک افیون کہلائی جاوے تو مریض کو برومائیڈ کے کہانے کی برداشت بخوبی ہو جاتی ہے چنانچہ پہلے ایک گرین سے شروع کر کے بتدریج ۱۰ تا ۱۵ گرین تک بڑھائین بعد ازان افیون کو یک لخت بند کر کے برومائیڈ آف پوٹاشیم

مفت! مفت!! مفت!!!

حبوب ممسک و مبہی

جنکی تصدیق مین ہزار ہا اسناد روساے ذوی الاقتدار تجربہ کار حکماے ہند و کیمیکل ڈاکٹران انگلستان کی موجود ہین۔ معدہ۔ جگر۔ دماغ دل و دیگر اعضای رئیسہ کے لئے فایدہ مین بمنزلہ اکسیر ہین۔ جریان و سیلان کے واسطے طلسمات مین سے ہین تولید اولاد و مسرت طرفین کا مکمل آلہ ہین واسطے تشنجی امراض مزمنہ و مسکن الاوجاع لا بڑ مین سریع الاثر ہین۔ شراب چانڈو افیون و دیگر مسکرات کا نعم البدل ہین صرف آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالین اور آزما کر دیکھین اگر ہمارے دعوے کی تصدیق ہو تو فرمایش بھیجین آزمایش کے بعد فی کوٹھی دو روپیہ قیمت کیفیت دریافت ہونے پر حیلہ عسیر العلاج امراض کا علاج شرطیہ ہوسکتا ہے۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مالک رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور
مصنف معمول احمدیہ۔ ممد حیات۔ قرابادین احمدیہ تکمیل البحرین وغیرہ۔ لاہور متصل کوتوالی

اصلاح

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ پٹنہ مطبع صبح صادق سے شایع ہوا ہے۔ اسکے ایڈیٹر مولوی سید علی حیدر صاحب ہین۔ تحریر کی طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربی و فارسی و انگریزی کے علوم قدیم اعلی درجہ کا تبحر رکھتے ہین خصوصاً دینیات اور اوسکے دقایق و غوامض و نکات کے حل کرنے مین بےنظیر مہارت رکھتے ہین منشا و مقصد اس عجیب رسالہ کا یہہ ہے کہ اہل اسلام کی حالت کی اصلاح کی جاوے جس سے اونکا معاش معاد۔ زبان۔ اخلاق۔ طرز معاشرت وغیرہ وغیرہ کی درستی ہو اور وہ بھی ویسی ہی عزت و شہرت حاصل کرین جیسی کہ اونکے دوسرے ہموطنون کو حاصل ہے۔ اس رسالہ کے معاون و نامہ نگار بھی نہایت ہی لایق و فایق ہین۔ مگر زمانہ کی بےقدری اور اہل اسلام کی پست ہمتی پر ہمین افسوس کرنا پڑتا ہے کہ ایسے رسالے کئی نکلے اور بہت ہی تہوڑی عمر پاکر بغیر کسی کامیابی کے پردہ خمول مین چھپ گئے۔ لیکن ہم دعا کرتے ہین کہ خلاق عالم اسکو خاطر خواہ کامیابی نصیب کرے اور مسلمان اس سے بخوبی فایدہ اوٹھادین اسکی قیمت دو روپیہ سالانہ ہے۔

تکمیل الحکمۃ کی اغراض و قواعد
یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اسکے اغراض
یہ ہین (۱) حفظ ما تقدم کیمیا افعال
الاعضا تشریح (۲) صحت کی تدابیر سے
عوام کو آگاہ کرنا (۳) مضر صحت اشیاء
کا دفعیہ (۴) حکمیہ حفظان صحت یعنی
کی تحقیقات (۵) دیسی و انگریزی طریق

تکمیل الحکمۃ

لاہور

علاج (۶) انگریزی علمی بیماریون
نئے نئے تجربے (۷) قدیم و جدید
پر مدلل بحث

قیمت
عام خریدار
بلا محصول ماہوار ششماہی سالانہ
محصول
روسا و سرکاری

جلد ۱۹	مطبوعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۸ع	نمبر ۵

حکیم احمد علیخان زبدۃ الحکما لاہور کی تحقیقات مرض طاعون کے بارے مین

بموجب قرارداد جنرل میٹنگ ... ایسوسی ایشن لاہور ۱۰ اپریل ۱۸۹۸ء کو ۵ بجے شام کے لاہور کے تمام سربرآوردہ دیسی حکیمون کا ایک جلسہ مولوی منشی محرم علی صاحب چشتی کے مکان پر ہوا قواعد مروجہ حال طاعون کی نسبت جو پنجاب گورنمنٹ کی پیشگاہ سے نافذ ہوئے ہین رائے طلب کی گئی حکیم مفتی سلیم الدین صاحب مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار حکیم محمد بخش صاحب حکیم پنڈت رام کشن صاحب اور حکیم احمد الدین صاحب و دیگر اصحاب نے ... اول مولوی محرم علی صاحب چشتی نے قواعد طاعون مجریہ پنجاب گورنمنٹ پڑھکر سنائے اور ڈاکٹر ... صاحب و ڈاکٹر سرکار کی رایون سے حاضرین کو آگاہ کیا جنکا منشا یہ تھا کہ بعض طاعون کو اپنے اقارب و رفقا سے علیحدہ کرنا فضول ہے اس سے مرض کے تشدد مین کوئی تخفیف ظہور مین نہین آ سکتی بعد ازان حکیم احمد علیخان زبدۃ الحکما لاہور نے کھڑے ہو کر برابر ایک گھنٹہ تک اس مضمون پر بحث کی اور دلایل عقلی و نقلی سے ثابت کیا کہ مرض طاعون متعدی نہین ہے جیسا کہ آجکل کے ڈاکٹرون نے خیال کر رکھا ہے اور جسکا نتیجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اور رعایا دونون تشویش و مصیبت مین مبتلا ہین اور ... کوئی معتدبہ نمایان تنزل نہین ہوا بلکہ روز افزون ترقی پر ہے - اب اس مضمون کو ... رسالہ تکمیل الحکمۃ کیا جاتا ہے کہ حکما و ڈاکٹر و اڈیٹران اخبار و دیگر اصحاب جو اس باب مین رائے دینے کی صلاحیت رکھتے ہین اپنی اپنی رائے ... سے مطلع فرماوین تاکہ یہ مضمون ... تحقیقات کی حیثیت مین آ جاوے اور گورنمنٹ کے لئے اور ملکی ... رہنما ہو اور رعایا ... گورنمنٹ ... صحت کے ...

تحقیق لفظ طاعون

لفظ طاعون مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ یہہ لفظ یونانی ہے جسکی اصل تھیون ہے - مین یونانی لغات سے ماہر نہین ہون - لیکن جہان تک مرض کے کوائف تائید کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ عربی الاصل ہے یا یونانی سے معرب کرلیا گیا ہے اور مشتق ہے طعن سے جسکے معنی ہین چبھوتا چونکہ اس مرض مین مقام ماؤف مین خلش اور چبھک زیادہ ہوا کرتی ہے اسلیئے اسکا یہہ نام رکھا گیا - پلیگ لاطین زبان کا لغت ہے اور عموماً اون امراض پر استعمال کیا جاتا ہے جو وبا کی طرح پھیلتے ہین - ہندی مین اسکو ودرادہی کہتے ہین - الحاصل طاعون - ودرادہی اور پلیگ تینون مختلف زبانون مین ایک ہی مرض کے نام ہین -

ماہیت طاعون

یونانی اور ویدک مین اورام و دماسیل کو اصل مرض قرار دیا گیا ہے اور بخار وغیرہ علامات ردیہ اسکے عوارض ہین - ڈاکٹری مین اسکے برعکس ہے - ڈاکٹرون کے نزدیک اسکی ماہیت یہہ ہے کہ طاعون ایک قسم کا شدید بخار ہے جسکا پورا پورا دورہ وقت مقررہ پر ہوا کرتا ہے اور اثنائے بخار مین غدود مغابن - غدد خلف اذنین - غدد ذیل بغل و غدد [illegible] مین و دیگر غدد جاذبہ متورم ہو جاتے ہین اور تیز بدن پر چھوٹے بڑے پھوڑے نمودار ہو جاتے ہین -

تاریخی حالات طاعون

یہہ ایک وبائی اور سخت مہلک مرض ہے اور عام لوگ اسکی شدت و کثرت سے واقف نہین لہذا مین اسکے چند مختصر تاریخی حالات جو دستیاب ہوسکے پیش کرتا ہون تاکہ عام لوگ اسکے شدائد سے واقف ہوکر حتے المقدور اس سے بچنے کی کوشش کرین - اس مرض کے قدیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اسمین بھی شک نہین کہ مختلف اوقات مین مختلف ممالک مین اسکا ظہور ہوتا رہا ہے - روفس یونان کا مشہور حکیم جو حضرت عیسی سے تین سو برس پہلے گزرا ہے اپنی ایک کتاب مین لکھتا ہے کہ ایران - شمالی افریقہ - مصر و شام مین طاعون کے پھیلنے سے دس لاکھ جانین ضایع ہوئین اور کچھ عرصہ کیلیے مصر تو اسکا گھر بن گیا اور ہمیشہ یہہ مرض مشرق کی طرف سے حملہ آور ہوتا رہا جسکی تاخت کبھی مصر پر کبھی قسطنطنیہ اور اٹلی پر اور کبھی دیگر شہرون پر ہوتی رہی مگر مرض کا آغاز عموماً اونہی شہرون سے ہوتا رہا جو سمندر کے کنارے بطور بندرگاہ کے واقع تھے چوتھی صدی عیسوی مین ملک میوا کے اندر خشک سالی کی وجہ سے [illegible] دو سال تک اسکا دورہ رہا اور اطراف و جوانب کے لوگون کو بالکل تباہ کر دیا چھٹی صدی عیسوی کے پہلے نصف سال مین سمندر کے کنارے کے شہرون سے شروع ہوکر مصر اور قسطنطنیہ کے شہرون مین پھیل گیا جسمین روزانہ دس ہزار تک نوبت [illegible] ممالک باقی تین [illegible] دنیا بالکل برباد ہوگئی اور فیصلہ [illegible]

برباد ہو گئیں اور کوئی سنبھالنے والا نہ رہا **عرب** میں بھی اسکے حملے کئی بار ہوئے لیکن اسکا
آغاز ہمیشہ سواحل سمندر خصوصاً بلاد دمس سے ہی ہوتا رہا **امام محی الدین** تحریر کرتے ہیں کہ ۱۸ھ
ہجری میں امیر المومنین حضرت عمر رضؓ کے ایام خلافت میں لشکر اسلام میں مرض طاعون اسقدر
پھیل گیا کہ قریب پچیس ہزار کے مسلمان فوت ہوئے جسکی وضاحت **مرآۃ الجنان** میں بخوبی
ملتی ہے **ابن کثیر** کا بیان ہے کہ **ابن زبیرؓ** کے زمانہ میں مرض مذکور کا آغاز بصرے سے ہوا اور
اسقدر پھیل گیا کہ روزانہ ستر ستر ہزار آدمی مرے مردوں کو دفن کرنا مشکل ہو گیا یہاں تک کہ امیر
بصرہ کی والدہ کے جنازہ اوٹھانے کو کوئی آدمی نہ ملتا تھا۔ پھر **۸۶ھ** سے لیکر **۱۳۱ھ** ہجری تک مختلف
سنوں میں بصرہ۔ کوفہ اور شام کے اندر اسنے ظہور کرکے بہت سی جانیں ضایع کیں اور **۳۲۴ھ** ہجری
میں ہندوستان عجم وغیرہ بلاد سے ہوتا ہوا بغداد تک پھیل گیا اور عالم کو تہ و بالا کر دیا جسکے پنجہ
سے حیوانات بھی نجات نہ پا سکے **چودہویں صدی** عیسوی میں چین کے اندر اسمرض نے
ایسا زور پکڑا کہ خلق اللہ گھبرا گئی اور اموات کی تعداد ایک کروڑ ۳۰ لاکھ تک پہونچ گئی پھر رفتہ رفتہ
مصر۔ مشرقی افریقہ تک پہونچا اور یہاں سے یورپ میں گیا اور ایک ہل چل مچا دی اور تقریباً
ڈھائی کروڑ آدمیوں پر ہاتھ صاف کیا۔ اس صدی کے مختلف سالوں میں سسلی۔ قسطنطنیہ یونان
اٹلی انگلستان و دیگر اطراف میں پھیل گیا **پندرہویں صدی** عیسوی میں اٹلی۔ سپین
فرانس۔ جرمنی اور انگلستان پر دست درازی کرکے ہزارہا آدمیوں کو خاک میں ملا دیا۔ فقط پیرس
میں تخمیناً چالیس ہزار آدمی ضایع ہوئے **سولہویں صدی** عیسوی کے آغاز میں مرض طاعون
چین سے ظاہر ہوا اور بتدریج **نصف صدی** تک جرمنی اور سپین میں دورہ کرتا رہا **۱۶۶۴ع** میں
لنڈن میں ہر ہفتے ہزاروں آدمی اس سے ضایع ہوتے رہے۔ ماسکو میں دو لاکھ کے قریب آدمی
اسکی نذر ہوئے۔ اور اسی صدی میں پنجاب سے شروع ہو کر دوابہ۔ سرہند اور دہلی وغیرہ ہندوستان
کے مختلف بلاد میں پھیل گیا اور بیشمار مخلوقات کی جانیں خاک میں ملائیں **سترہویں صدی**
عیسوی میں اس مہلک وبا کا زہریلا اثر پھر ہندوستان میں نمایاں ہوا **توزک جہانگیری**
سے ثابت ہوتا ہے کہ شہر آگرہ سے ہر روز قریب ایک سو کے جنازے اوٹھتے تھے پھر رفتہ رفتہ
یہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل گیا۔ لنڈن میں ۶۸ ہزار اور مصر میں دس لاکھ اموات شمار
میں آئیں نیپلز میں برابر پانچ مہینے تک رہا جسمیں اموات کی تعداد تین لاکھ تھی اور روم میں
چودہ ہزار جنازے نکلے **اٹھارہویں صدی** عیسوی کے آغاز میں قسطنطنیہ وغیرہ
مقامات میں اسکا زور شور رہا۔ بمبی اور دکن میں بھی پھیلا۔ پرشیا اور لتھونیا میں دو لاکھ
اٹھاسی ہزار آدمی مرے اور سٹاک ہالم میں چالیس ہزار موتیں ہوئیں۔ روس کو جکڑ لیا اور ماسکو
کی چہارم حصہ آبادی برباد ہو گئی **انیسویں صدی** عیسوی میں اس وبا کے مہلک اثر کا ظہور
کوہ قاف سے ہوا۔ قسطنطنیہ۔ بخارا۔ آرمینیا اور روس کے مختلف شہروں کو برباد کیا۔ اور اسی
صدی کے مختلف سالوں میں مصر اور یورپ کے بعض اضلاع بھی پامال ہوئے **۱۸۷۶ع**
میں بعض حدود فارس و افغانستان بھی اس موذی کے پنجہ میں گرفتار ہوئے۔
مذکورہ **الصدر بیان** سے بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں

مرض طاعون کا دورہ کئی دفعہ ہو چکا ہے اور نیز کتب طب یونانی و وید ک مین اسکا ذکر پایا جاتا ہے لیکن چونکہ ایک عرصہ دراز تک وبا کے طور پر اسکا ظہور ہندوستان مین نہین ہوا اور ہندوستان کی موجودہ نسلون نے اسکے ظہور کا معاینہ نہین کیا اسلئے حکیمون اور عام لوگون کو اسکے زہریلے اثر کی کیفیت فراموش ہو گئی - اب بوجہ شامت اعمال اور بدقسمتی خلایق سے ڈیڑہ دو سال کے عرصہ سے بمبئی - پونا - کراچی وغیرہ مقامات مین یہہ قہر الٰہی نازل ہے - ایام گرما مین اسکا زور کم ہو گیا تھا مگر آغاز سرما مین بدستور ترقی پکڑ گیا اور اضلاع مذکورہ سے تجاوز کرکے جالندہر - پہلور - اور ہوشیارپور اور ہر دوار وغیرہ مین پہیل گیا ہے - جالندہر - پہلور - ہوشیارپور اور انکے نواح مین اموات کی تعداد آجتک حسب تحریر کوہ نور مورخہ ۵ - اپریل ۱۸۹۸ء ۱۰۲۶ تک پہونچ چکی ہے - اسوقت صوبہ پنجاب کا ہر ایک فرد بشر اسکے مہلک اثر سے ترسان و ہراسان ہو رہا ہے - اور ادہر ہر ایک صوبہ کی گورنمنٹ اور انکے عہدہ دار تکلیف و تشویش مین پڑے ہوئے ہین - رعایا کا شور و شر علیحدہ ہے - کوئی بات بتلائے بن نہین آتی -

اسباب طاعون

طاعون کے اسباب دو قسم کے ہین - اول اسباب سابقہ (پریڈ سپوزنگ کاز) دوم اسباب حملہ (اکسایٹنگ کاز) **اسباب سابقہ** اسمین مرض کی طرف طبیعت کا سیلان زیادہ تر ہا کرتا ہے - شیخ بوعلی سینا قانون مین لکہتے ہین کہ جب نمناک زمین - دلدل اور عفونت کے زہریلے انجرات ہوا مین ملکر سمیت اور عفونت پیدا کرتے ہین یا کسی اور سبب سے خود ہوا کی اصلی کیفیت بدل جاتی ہے تو مرض طاعون پیدا ہو جاتا ہے - کیونکہ جسطرح معدہ کے واسطے عمدہ غذا کا ہونا ضروری ہے - اسیطرح پہیپہڑون کے لئے صاف اور پاک اور لطیف ہوا کی اشد ضرورت ہے - اگر ہوا مین کسی قسم کی کثافت شامل ہو جاوے تو پہیپہڑے غذا کے کم حاصل ہونے سے اپنا معمولی کام بخوبی نہین کر سکتا - جو لوگ کسی تنگ و تاریک اور نمدار مکان مین مل کر سکونت رکہتے ہین اور کثیف و متعفن ہوا کا زیادہ تر استعمال کرتے ہین یا مویشی باندہنے کے مکان مین رہتے ہین انکا خون پورے طور پر صاف نہین ہو سکتا اسلئے تمام جسم ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام چیزون کی نسبت انسان کے جسم پر ہوا کا اثر زیادہ تر ہوتا ہے - پس شیخ کی پہلی صورت مین مرض طاعون عام لگا اور اسی جگہ محدود رہتا ہے اور ہوا کے اصلی اجزا کے بدل جانے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ فوراً سرایت کر جاتا ہے

دوم قحط سالی

مرض طاعون کے لئے کمزوری - افلاس اور قحط سالی ایسا مقناطیسی کشش کا اثر رکہتے ہین کیونکہ ضعف کی وجہ سے انسان وبا کے زہریلے اثر کو دور نہین کر سکتا - اور افلاس کے سبب آدمی اپنے بدن کی صفائی - مکان کی درستی - غذا اور پانی کا پورا پورا انتظام نہین کر سکتا تاکہ مہلک مرض کے پنجہ سے رہائی پا سکے - اور قحط سالی کے باعث اکثر غریب لوگ جوار - باجرا - کنگنی وغیرہ چہوٹے قسم کے اناج اور وہ بہی پرانے اور سڑے ہوئے کہاتے ہین - فاقہ کشی کی صورت مین قوا بہی نفسانی سلب ہو جاتے ہین جس سے بخار - ملیریا - ہیضہ - اسہال - استسقا - دمامیل وغیرہ

۱۸۷۶ء میں مدراس میں قحط کی وجہ سے ہیضہ چیچک کا نہایت زور ہوا جس سے ہزارہا جانیں تلف ہو گئیں۔ سال گزشتہ اور سال حال کی قحط سالی ہندوستانیوں کو مدت دراز تک یاد رہے گی اور ساتھ ہی اسکے وہ طاعون کے مہلک حملوں کو فراموش نکرینگے۔ الحاصل افلاس اور قحط سالی سے وبائے طاعون کو خاص تعلق ہے۔ صاحب برٹش میڈیکل جرنل حساب لگاتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد جو نان شبینہ کے محتاج ہیں کروڑ ستر لاکھ ہے اور جو لوگ متوسط درجہ کے ہیں اور پیٹ بھر کر نہیں کھاتے انکی تعداد چار کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ لیکن کراچی اور بمبی کے طاعون میں ڈاکٹر ویگاس صاحب کی رائے اسکے برخلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بمبی میں پہلے پہل بنئیے اور بیوپاری وغیرہ وہ لوگ مبتلائے طاعون ہوئے ہیں جنپر قحط سالی کا کچھ بھی اثر نہیں پڑا تھا

سوم خشک سالی

کچھ عرصہ کی خشک سالی کے بعد کثرت سے بارش کا ہونا یا اسکے برعکس ظہور وبا کا موجب ہے بمبی کراچی۔ سکھر۔ پونا وغیرہ اضلاع ہندوستان میں ایکدفعہ وبا کا زیادہ زور انہی مقامات میں پایا گیا ہے جہاں کی زمین زیادہ نمناک اور مرطوب تھی۔ لیکن ڈاکٹر ڈیوڈسن صاحب کی رائے اسکے برخلاف ہے۔ انکے نزدیک وبائے طاعون کا ظہور خشک اور مرطوب زمین دونوں پر یکساں ہے اور نہ زمین کی پستی و بلندی کو طاعون میں کچھ دخل ہے جیسا کہ یمن۔ نجد۔ مغربی چین وغیرہ کوہستانی مقامات۔ مصر۔ شام۔ عراق عرب۔ بغداد۔ بمبی۔ سندھ وغیرہ نشیبی مقامات کی ہزارہا نظیریں موجود ہیں جنکے مشاہدہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک صورت میں اسکا زہریلا اثر سرایت ہوا ہے۔

چہارم غلاظت

نالیوں کی گندگی اور دلدلوں کا تعفن مرض طاعون کا بھاری باعث ہے کیونکہ محققین کی رائے ہے کہ مرطوب زمین اور مرطوب ہوا زیادہ تر مضر صحت ہوتی ہے اور مرطوب زمین میں طاعون کے کرم زیادہ تر پیدا ہوتے ہیں جس سے بخارات ردیہ نکلکر ہوا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسوجہ سے ہوا میں بھی کرموں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے اور جو لوگ مرطوب زمین پر چلتے پھرتے ہیں انکے بدن میں کرم مذکور زخموں کے ذریعہ سے داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ اکثر محنتی اور مزدور غریب لوگ کام کرنے میں ننگے پاؤں ہی چلتے پھرتے ہیں جنکے سبب سے انکے پاؤں اور ٹانگوں پر زخم اور آبلے پڑ جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پہلے پہل یہی لوگ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ جب یہ بات پائی گئی ہے کہ مرطوب زمین کی تبخیر سے کرم طاعون ہوا میں بکثرت ہو جاتے ہیں تو یہ امر بھی ضرور ہی ماننا پڑتا ہے کہ جب حیوانی اور نباتی کثافت اور کدورت سے ہوا پاک و صاف ہو جاتی ہے تو پرورش کرنیوالی غذا اسکے نہ پانے سے کرم مذکور فوراً کمزور اور کم طاقت ہو جاتے ہیں اور یا مر جاتے ہیں۔ کمزوری کی حالت میں انکی ایذا رسانی کی طاقت بھی کمزور ہو جاتی ہے اور مردہ کرموں کی تعداد خون کے اندر خواہ کتنی ہی زیادہ ہو اس سے کوئی مہلک اثر مترتب

نہیں ہوتا۔ بمبئی وغیرہ طاعون زدہ مقامات میں وبا کے ظہور کی وجہ سب سے زیادہ اور قوی تر غلاظت اور رطوبت ہی معلوم ہوتی ہے۔ غلاظت کے لحاظ سے شہر بمبئی کے بدررون کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بیان کے بدررو ایسے ناکارہ ہوگئے ہیں کہ تمام شہر کی غلاظت اندر ہی اندر ٹپک ٹپک کر اور تراوش کرکے چاروں طرف پھیل جاتی ہے جس سے موذی مواد آب زیرزمین میں سرایت کرکے تمام شہر کی آب و ہوا کو خراب کر دیا ہے۔ بڑے بڑے گڑھوں میں غلاظت کے انبار جمع رہتے ہیں جنکی سڑاند سے یہہ خوفناک حالت پیش آرہی ہے۔ ان بدررون کی یہہ ابتر حالت کئی سال سے برابر چلی آتی ہے اور بارش کی کثرت نے ان بدررون کو اور بھی خراب اور ناکارہ کر دیا ہے۔ اسکے علاوہ بمبئی کی تمام زمین نمناک اور مرطوب پائی جاتی ہے۔ میرے اس بیان کی تصدیق مسٹر پیلڈون لیتھم کی رپورٹ سے ہو سکتی ہے۔ اسی غلاظت کے باعث کرم طاعون خواہ وہ باہر سے آئے ہوں یا اسی جگہ پیدا ہوئے ہوں اپنی پرورش کا سامان خاطر خواہ میسر آجاتا ہے اور مرض طاعون نشو و نما پاکر بڑے زور شور سے پھیلتا اور ترقی کرتا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسمعیل جان محمد صاحب کی تحریر بھی انتشار وبا کے بارہ میں قابل وقعت سمجھی جاتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ کلائیورڈ کے بدررون میں برابر ۲۵ سال سے اسقدر غلاظت و نجاست و حیوانی متعفن مواد روز افزون ترقی کرتے چلے آتے ہیں کہ اس وقت اون سے چار ہزار دو سو چھکڑے لادے جا سکتے ہیں۔ یہہ غلاظت وسعت میں قریب نصف میل کے ہے اور اسقدر طویل مسافت میں ہوا کے لئے کوئی چھید کا بھی نہیں۔ برٹش میڈیکل جرنل کے نامہ نگار کی تحریر سے مذکورہ بالا بیان کو اور بھی تقویت ہوتی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ بمبئی میں غلاظت انبوہ اور ازدحام وغیرہ وبا کے محرک اسباب کئی سالوں سے موجود ہیں۔ اور شہر کے جس حصہ میں یہ لوگ رہتے ہیں وہ قطعہ نیا دلی زمین کا بنا ہوا ہے اور وہ بھی ردی و غلیظ ملبہ سے بنایا گیا ہے اور اوس پر بڑے بڑے محل کئی کئی منزلوں کے بنائے گئے ہیں اور تنگ مکانوں میں لوگ بکثرت رہتے ہیں اونمیں کوئی ایسی نالی نہیں ہے جس سے مکان کی غلاظت کسی بڑے بدررو میں شامل ہوکر باہر نکل جاے۔ پاخانہ و دیگر فضلات بدنی کو بھنگی لوگ سر پر اوٹھا کر لیجاتے ہیں اور چھکڑوں میں جمع کرتے رہتے ہیں اور یہہ چھکڑے شام کے وقت خالی کئے جاتے ہیں۔ مستعملہ پانی زمین پر گر کر وہیں جذب ہو جاتا ہے۔ بدبو بکثرت آتی ہے۔ غرض بمبئی جیسے عالیشان اور ناپاک شہر میں جہاں غلاظت کے انبار موجود ہوں بدررو ایسے ناکارہ ہوں۔ قواعد حفظان صحت کی پابندی خاطر خواہ نہو وہاں سے طاعون کا پیدا ہونا اور روز افزون ترقی کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اور نہ کوئی خلاف توقع امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی وغیرہ مقامات کے امراض وبائیہ کا بمبئی کو مرکز و منبع ٹھیرایا گیا ہے۔

کراچی میں وباے طاعون

وضع قیام کے لحاظ سے بمبئی اور کراچی دونوں یکساں ہیں۔ دونوں کے مکانات تنگ و تاریک ہیں۔ تازہ ہوا کی آمد و رفت کی چنداں پروا نہ کی جاتی اور نہ روشنی کی ضرورت کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ کاروبار کی ترقی سے لوگوں کی کھاکھمی ہے ہجوم کثرت سے رہتا ہے۔ غلاظت وہاں بھی

کوئی خاطرخواہ انتظام نہین۔ کراچی کے متصل ایک قصبہ موسوم بہ کلان کوٹ جو سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ مرطوب و نمناک رہتا ہے۔ اسمین بکرانی لوگ بکثرت آباد ہین انکی جھونپڑیان نہایت مختصر چٹائیون اور بانس کی معدودے چند لکڑیون سے بنی ہوئی نہایت تنگ و تاریک اور دروازے بہت پست ہوتے ہین۔ آبادی کی گنجانی کی وجہ سے روشنی اور تازہ ہوا کی آمد و رفت کا کوئی انتظام نہین۔ مذکورہ بالا قباحتون کے علاوہ افلاس و تنگدستی کی وجہ سے ان لوگون کی طرز معاشرت نہایت ہی خراب حالت مین ہے ردی اور خراب غذا سے کوئی نفرت نہین بلا نوش ہین جو آوے چٹ کر جاتے ہین اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ مچھلی جیسی بدبودار شے بغیر صاف کئے کھا جاتے ہین۔ بعض اوقات خام مچھلی کھانے سے بھی درگزر نہین کرتے۔ انکے مکانون سے ہروقت مچھلی کی بو آتی ہے۔ بدن کی صفائی تو کبھی انکے نزدیک نہین آئی۔ غرض کراچی اور قصبہ کلان کوٹ کے حالات پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون مقام خصوصاً ترقی مواد اور کرم طاعون کے نشو و نما کے لئے نہایت عمدہ اور موزون ہوتے ہین۔ ذراسی تحریک درکار ہے پھر دیکھئے آندھی کے آمون کی طرح بیمار کس طرح گرتے ہین یہہ مقامات وبا کے واسطے مستعد تو پہلے ہی سے تھے۔ کرم طاعون آتے ہی خس مین چنگاری کا کام کر گئے گویا بارود کے ذخیرے مین بھونچال پڑا اور امواج سمندر کی طرح وبائی لہرین اوچھلنے لگین۔ پہلے مرض کا آغاز شہر کے مغربی حصہ سے ہوا اور رفتہ رفتہ کل شہر پر تسلط کر لیا جب تے باشندے گھبرا اوٹھے اپنی دکانین بند کر کے اور گھرون کو تالے لگا کر اور خویش و اقارب کی نعشون کو بے گور و کفن چھوڑ کر جدھر کسی کے سینگ سمائے بھاگ نکلا۔ شہر ویران ہو گیا۔ آبادی مین مردون کے اوٹھانے کے کسیکو ہوش نہ رہے۔ اس عرصہ مین محکمہ حفظان صحت کی کارروائی بڑی گرم جوشی سے ہوتی رہی اور سرکاری طور پر اعلان دیا گیا کہ جسکے گھر مین کوئی واردات ہو جاوے فوراً اطلاع دے مگر لوگون نے اس اعلان کی چندان پابندی نہ کی ناچار سرکاری ملازمون و مخبرون کو پتہ لگانے کی خدمت سپرد کرنی پڑی اور بیمارون کے ساتھ تندرستون کو بھی باہر نکالنا پڑا گھر کا اسباب بھی باہر نکالا گیا اور صفائی و دفع عفونت کا پورا پورا انتظام کیا گیا باوجود ان کوششون کے سیتے وبا بڑھتی گئی اور شہر میدان قیامت کا نمونہ بن گیا۔ بھائی بندون کی الفت برادری و قوم کی ہمدردی ختم ہو گئی۔ چارون طرف سے نفسی نفسی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ عین اس حالت مین جبکہ کراچی مین یہہ ہنگامہ محشر گرم تھا قصبہ بروہی لیین جو کراچی کے نزدیک ایک چھوٹا سا گانون ہے وبائے مذکور کی دستبرد سے بالکل محفوظ تھا۔ اگرچہ بظاہر یہہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو کوئی بھی تعجب کا مقام نہین بلکہ عین قانون قدرت کے موافق ہے۔ اسلئے کہ یہان کے باشندے اچھے شایستہ اور سمجھدار ہین۔ انکے مکانات بہت کشادہ اور ہوادار ہین جنمین تازہ ہوا اور روشنی خاطرخواہ جاتی ہے انکی طرز معاشرت بہت اچھی ہے صفائی کا ہروقت خیال رکھتے ہین صرف یہی باتین ہین جو انکے وبائی دستبرد سے محفوظ رہنے کی بہترین وجوہات ہین۔ **اشتباہ** قصبہ بروہی لین کے حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ قحط سالی۔ خشک سالی۔ غلاظت۔ نشیبی مکانات اور زمین کا مرطوب ہونا وغیرہ وبائے طاعون

ہے انتشار کے قوی اسباب ہین لیکن ڈاکٹر ... صاحب کا حفظان صحت کو ...
نہ دیتا یا ڈاکٹر ڈیوڈسن صاحب کا نشیبی او مرطوب زمین کو اسکا سبب قرار دینے سے انکار کرنا
جمہور اطبا کی راے اور تجربہ و مشاہدہ کے برخلاف ہے سکھر پونا وغیرہ مین بہی انتشار وباے
طاعون کے وہی اسباب ہین جو بمبی اور کراچی کی ذیل مین بیان کئے گئے ہین

پنجم موسم

سردی اور گرمی کا اعتدال پر رہنا موجب انتشار طاعون ہے۔ یعنی سردی اور گرمی اس مرض کے موافق ہے اور سردی اور گرمی کی شدت اس مرض کے مخالف۔ کیونکہ گرمی کی شدت اور آفتاب کی شعاعون کی حدت و تیزی سے ہوا کی غلاظت اور اجسام کی کثافت لطیف و رقیق ہوکر منتشر ہو جاتی ہے اور ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ اوسکا مضر صحت اثر زایل ہو جاتا ہے اسیواسطے مرض مین بہی تنزل آجاتا ہے۔ اور سردی کی شدت مین ہوا کے منجمد اور ثقیل ہو جانے سے زہریلے مواد سطح زمین پر بیٹھ جاتے ہین اور بے اثر و بیکار پڑے رہتے ہین اور ہوا مین شامل ہونے کی وجہ سے مضر صحت نہین رہتے بلکہ ڈاکٹری اصول کے بموجب کمال گرمی اور کمال سردی مین کرم طاعون زندہ ہی نہین رہتے۔ اسی اصول کے موافق بمبی کراچی و دیگر مقامات مین مرض کا آغاز ماہ ستمبر مین ہوا اور ترقی کرتا ہوا ماہ اپریل مین ختم ہو گیا ڈاکٹر ڈیوڈسن کا قول ہے کہ بعض اوقات اصول مذکورہ بالا کے برخلاف کیفیت بہی ظہور مین آجاتی ہے جیسا کہ بلاد سمرنا مین عین شدت گرمی کے وقت اور شہر ماسکو مین عین ایام شباب سرما مین اس مرض کا کامل ظہور رہا۔

ششم حفظ صحت

حفظان صحت (ستہ ضروریہ) کی عدم پابندی مرض طاعون کا اصل سبب ہے کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جس قوم نے ستہ ضروریہ کی تعمیل پورے طور پر کی ہے وہ ہر ایک مرض کے پنجہ سے محفوظ رہا ہے۔ ستہ ضروریہ کا پابند طویل العمر۔ طاقتور۔ چست۔ چالاک۔ ذکی اور تیز ذہن ہوتا ہے ہمیشہ کی چہوٹی چہوٹی بیماریان اوسکو مغلوب نہین کرسکتین۔ وبائی بیماریون کا بخوبی مقابلہ کرسکتا ہے۔ اسکا ثبوت کتاب ممد حیات مولفہ بندہ سے جو حفظان صحت مین ہے بخوبی مل سکتا ہے

ہفتم جنسیت

عورتون کی نسبت مرد اور بوڑہون کی نسبت جوان اس مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین جیسا کہ بمبی پونا وغیرہ مقامات کی رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ بیس اور پینتیس سال کے درمیان کی عمر والے آدمی بہت زیادہ مرض کے شکار ہوتے ہین کیونکہ بیرونی کاروبار کے سرانجام دینے مین قواے جسمانی و روحانی کو زیادہ تر دخل ہے اور چلنا پہرنا اور سخت کام کرنا خاصہ مردون کا ہے جس سے وہ اکثر تکان کے باعث کمزور ہو جاتے ہین اور یہی کمزوری مبتلاے مرض ہونے کا موجب ہے۔ اگرچہ سن رسیدہ آدمی جوان کی نسبت کم طاقت ہوتا ہے مگر وہ بڑہاپے مین ا...

حفظ صحت کا اسیقدر زیادہ پابند پایا جاتا ہے اور جوان آدمی بے احتیاطی کے سبب ہر ایک امر مین پیشقدمی کرتا ہے

ہشتم امور نفسانیہ

خوف - رنج - غم - فکر - اور وہم وغیرہ امور نفسانی بہی مرض طاعون کا باعث ہین کیونکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض نازک طبع عصبی مزاج وہم پرست ایسے مبتلا ہو جاتے ہین کہ دوسرون کو بیمار دیکھکر یقین کر لیتے ہین کہ ہماری نوبت بہی عنقریب ہے - آخرکار فی الواقع اور ضرور یہی مبتلای مرض ہو جاتے ہین -

نہم اناج کے ذخیرے بہی باعث طاعون ہین

بعض حکما اس بات پر متفق ہین کہ وبائے طاعون کے مخزن اناج کے ذخایر ہین ڈاکٹر وائیس ہلتھ افسر بمبی اور اونکے حامی خراب غلہ کو باعث وبا قرار دیتے ہین - مگر غلون کا امتحان کرنے سے مذکورہ بالا رائے کی تائید نہین ہوئی -

اسباب واصلہ (اکسائی ٹنگ کاز)

انکو اسباب محرکہ اور متصلہ بہی کہتے ہین کیونکہ انکی تحریک سے مرض پیدا ہو جاتا ہے - زمانہ حال کی تحقیقات کے بموجب یہہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ مرض طاعون کا اصل سبب کرم طاعون (بیسلس) ہین جنکو حیوانات متفرد بی یا ذوات الارواح بہی کہتے ہین اور یہہ کرم ہوائی بے انتہائی سے بہت ہی تہوڑے عرصہ مین ہزارون پیدا ہو جاتے ہین اور بتیر بدن کے اندر داخل ہوکر نشو و نما پاتے ہین - زمانہ حال کے محققین علم الامراض نے دریافت کیا ہے کہ اکثر امراض کا اصل سبب خاص قسم کے کرم صغار ذی حیات ہوتے ہین - جب یہہ اجرام خون مین داخل ہو جاتے ہین اور نشو و نما پاتے ہین تو خارش داد - بالچر وغیرہ خاص خاص امراض علیحدہ علیحدہ پیدا ہوتے ہین - اور یہہ معمولی درجے کے خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہین - البتہ سیح باد اور وبائی طاعون اور دوسرے امراض وبائیہ کے کرم مشکل سے دکہائی دیتے ہین - یہہ کرم دو قسم کے ہین **اول اجرام غیر دائی** (سیپروفٹک) یہہ اکثر بیجان چیزون مین رہنا پسند کرتے ہین اور بتیر بدن کے بیجان حصہ مین نشو و نما پاتے ہین زخمون مین انکے داخل ہونے سے سواد بکثرت پیدا ہوتے ہین اور انکے خراش سے نہایت تکلیف ہوتی ہے **دوم اجرام دائی** انکو کرم طاعون بہی کہتے ہین - یہہ کرم تنفس کے ذریعہ پہیپہڑون مین اور بیرونی زخم کے ذریعہ جسم مین اور غذا کے ذریعہ معدہ اور امعا مین ہوکر خون مین داخل ہو جاتے ہین اور طرح طرح کے تغیرات پیدا کر دیتے ہین - غدود جاذبہ مین بہی یہہ کرم سرایت کر جاتے ہین - وبائے طاعون ہند کے بارہ مین جرمن کمیشن نے رپورٹ دی ہے کہ زیادہ تر مرض مین بیمار اس طرح مبتلا ہوتا ہے کہ جلد کے زخم - جلد کے خراش اور جلد کے شگاف سے طاعون کا زہریلا مادہ داخل ہو جاتا ہے - بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ایک تندرست آدمی جسکے ہاتھ یا نون پر زخم یا خراش پائے جاتین کسی مریض کے گھر مین داخل ہو تو مرض کی

سمیت تندرست آدمی کے بدن مین زخم کی راہ سے سرایت کرجاتی ہے جس سے علامات مرض فوراً شروع ہو جاتی ہین۔ اس قسم کے مشاہدات طبی اخبارات مین بیشمار شایع ہوتے رہتے ہین

بذریعہ تنفس مرض کی سرایت۔ ممبران جرمن کمیشن لکھتے ہین کہ ہوا کے ذریعہ بھی طاعون کا سمیت ایک مریض سے دوسرے تندرست آدمی مین سرایت کرجاتی ہے خصوصاً ذات الریہ کے طاعون کا زہریلا اور مہلک اثر پھیپھڑون پر زیادہ تر خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ تھوک اور بلغم مین جو کھانسی کے بعد خارج ہوتے ہین خصوصاً جبکہ یہہ دونون (تھوک اور بلغم) خون آمیز ہون کرم طاعون بکثرت خارج ہونے لگتے ہین **ڈاکٹر کارنوال** صاحب نے ایک مریض کا کھنکار خوردبین کے ذریعہ دیکھا جسمین ہزارہا کرم طاعون پائے گئے۔ چونکہ مریض اضطراب بیقراری کی حالت مین بے تحاشا ادہر اودہر تہوکتا ہے اسلئے اوسکے آس پاس کے آدمیون کو نہایت احتیاط کرنی چاہئے۔ اسکی بہت سی مثالین تجربہ و مشاہدہ مین آ چکی ہین **ڈاکٹر لورنس صاحب** جو تحقیقات مرض طاعون کے لئے بمبئی روانہ کئے گئے ہین تحریر کرتے ہین کہ جو طاعون زدہ کسی دوسرے مقام پر جاتا ہے تو کرم طاعون اوسکے ہمراہ جاکر موجب فساد ہوتے ہین مگر غلاظت کی زیادتی اور زمین کے نمناک ہونے کی صورت مین یہہ فساد جلد تر اور خشکی کی صورت مین دیر کرکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ زمین کے مرطوب ہونے کی صورت مین اوسکے ذرات پہلے ہی سے فساد کے قبول کرنے پر مستعد ہوتے ہین۔

دیگر فضلات

مریض کے قے۔ بول و براز اور پسینہ وغیرہ فضلات مین کرم طاعون بکثرت خارج ہوتے ہین اور دوسرے تندرست آدمیون پر مناسب حالات مین حملہ آور ہوتے ہین۔

لباس وغیرہ

مریض کے لباس اور بستر وغیرہ مین بھی ہزارہا کرم موجود ہوتے ہین اس قسم کی اشیا کے مشغلہ سے زیادہ تر احتیاط کرنی لازم ہے۔

زمین پر سونے سے طاعون

مین بیان کرچکا ہون کہ مزدوری پیشہ اور کاروباری آدمی جو ننگے پانون زمین پر چل پھر کر کام کرتے ہین زیادہ تر اسی مرض مین مبتلا ہوتے ہین۔ **ڈاکٹر لورنس** صاحب نے ثابت کیا ہے کہ اس بلا مین وہ لوگ بھی زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین جو زمین پر سونے کے عادی ہین خصوصاً عورات کو زمین پر بستر بچھاتے ہین اونکا قول ہے کہ بمبئی مین اکثر پارسی عورتین اس مرض سے زیادہ تر ضایع ہوئی ہین۔ اسکی وجہ وہ یہہ بیان کرتے ہین کہ پارسیون مین دستور ہے کہ ایام حیض مین مکان کے زیرین طبقہ مین شب و روز زمین پر بستر بچھائے رہتی ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرض طاعون کا زہریلا مادہ زیادہ تر زمین پر رہکر بڑہتا اور ترقی کرتا ہے اور سب سے پہلے چوہون اور دیگر حشرات الارض پر جو زمین کے اندر رہتے ہین حملہ آور ہوتا ہے بعد ازان انسان کی نوبت آتی ہے۔ جو لوگ جہاز و زمین سے دور باش رکھتے ہین اور پانی مین زندگی بسر کرتے ہین

[illegible]
ہے تو وہ خشکی سے بیماری لیکر آیا ہے نہ خاص جہاز سے

چوہون سے طاعون

دوسرے حیوانات کی نسبت اس مرض مین چوہے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین کیونکہ وہ اپنی تھوتھنیون کو زمین پر لگائے ہوئے چلتے ہین جس سے زمین کے زہریلے مواد سے متاثر ہوکر مبتلائے مرض ہو جاتے ہین اور انکے بدن مین لاکہا طاعونی کرم نشو و نما پاتے ہین پھر چوہون سے انسانون مین سرایت کرتے ہین۔ جسوقت بمبئی اور کراچی مین طاعون شروع ہوا تہا تو پہلے چوہون ہی مین مرض اور موت کی زیادہ کثرت تہی۔ مرے ہوئے چوہون کی نسبت ہدایت کی گئی تہی کہ انہین کوئی ہاتہ نہ لگائے بلکہ جہان پاوے مٹی کا تیل ڈالکر وہین جلا دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین زمین کے ابخرات مرض پہیلانے والے ہین من بعد ہوا

طاقت کرم

کرم طاعون کی سمیت کی طاقت مدت دراز تک قایم رہتی ہے ڈاکٹر ٹنکاولی کا بیان ہے کہ دو مریضون کی مستعملہ رسّی کہین پڑی رہی۔ اور وبا کو گذرے ہوئے بیس برس ہوگئے۔ اتفاقاً کسی ملازم نے اوسی رسّی سے کام لیا اور مبتلائے طاعون ہوکر مر گیا۔ انکا قول ہے کہ اور بہی اس قسم کی بہت سی نظیرین موجود ہین۔

کرم طاعون خود بخود پیدا ہو جاتے ہین

تجربہ اور نیز تحقیقات جدیدہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ کرم طاعون خود بخود پیدا ہوتے ہین مگر جبتک اسباب مویدہ پیدا نہون کرم مذکور اپنا عمل شروع نہین کرتے۔ بعض حکما کا قول ہے کہ دنیا مین مرض کا مادہ کم و بیش موجود رہتا ہے جیسا کہ عفونت و خمیر کی اصلیت تمام دنیا مین برابر پائی جاتی ہے مگر جبتک اسمین حیوانی و نباتی کثافت نہین ملتی وہ اپنا عمل نہین کر سکتی اسی طرح کرم طاعون بہی دنیا مین پہیلے ہوئے ہین مگر بغیر توصل لاگ کے اپنا عمل نہین کر سکتے جیسا کہ دیوانے کتے کا زہر انسان کے جسم مین آٹہ نو مہینے اور کبہی اس سے بہی زیادہ عرصہ تک بیکار پڑا رہتا ہے اور جب اوسکے موید اسباب موجود ہو جاتے ہین تو اپنا عمل کرتا ہے۔ ان کرمون کی طاقت شدت و خفت مین ہمیشہ یکسان نہین رہتی بلکہ حالات و اسباب موید موجود ہونے پر خوب نشو و نما پاکر ترقی کرتے اور انسانون و حیوانون پر حملہ آور ہوتے ہین

تحقیقات کرم طاعون

۱۸۷۹ء مین فرانس کی شاہی مجلس طبی مین پروفیسر لی تھیو رنے مرض طاعون کے بارہ مین بڑے زور شور سے کہا کہ وبا زدہ ملک مین مجھے جانے کی اجازت دیجاوے تاکہ مین مریض کے جسم کے خون سے چند قطرے لیکر کرم طاعون کی بابت تحقیقات کرون اور اونکے نتیجے بذریعہ [illegible]

داخل کرون۔ اور پھر حیوانات کے بدن مین داخل کرکے صحیح نتیجہ نکالون۔ مگر جب تک کہ ڈاکٹر موصوف کو اجازت ملے وبائی مرض کا خاتمہ ہو چکا تھا لہذا یہہ تجویز ملتوی کرنی پڑی سنہ ۱۸۹۴ء مین یہہ مرض وبائی پھوٹ نکلا اور چند ہفتون کے اندر ساٹھہ ہزار جانین تلف ہوگئین اور اہل فرانس کو بار دیگر اس مرض کی اصلیت دریافت کرنے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ ڈاکٹر **یارسین** گورنمنٹ فرانس کی طرف سے مقرر ہوکر چین مین آیا اور **ڈاکٹر کیٹاسیٹو** گورنمنٹ جاپان کی جانب سے متعین ہوکر آیا اور دونون ڈاکٹر تحقیقات مین مصروف ہوئے آخرکار کرم طاعون (بی سلس) کا وجود دریافت کیا اور شکل صورت کے لحاظ سے اوسکے اقسام مختلف پائے۔ لیکن اجسام دال کی شکل عموماً کردی پائی گئی چھوٹے موٹے اور بعض لمبے ہوتے ہین دونون سرے گول اور انکے اردگرد ایک غلاف بھی ہوتا ہے اور انہین کسی طرح کی حرکت نہین پائی جاتی اور انپر اپنی لین کا رنگ بخوبی چڑھ جاتا ہے خصوصاً درمیانی حصون کی نسبت سرون پر جلدی اور زیادہ تر رنگ چڑھتا ہے۔ یہہ کرم مرطوب جگہ مین بہت زیادہ تر پسند کرتے ہین۔ خشک ہوا اور خشک موسم مین کمزور ہوکر مردہ سے پڑے رہتے ہین۔ اگر اس کمزوری کی حالت مین مرطوب مین یا مرطوب ہوا مین انکو لائین تو از سر نو چست و چالاک ہوکر مردم آزاری شروع کردیتے ہین۔ اگر ان کرمون کو کسی صحیح و سالم حیوان کے خون مین داخل کیا جاوے تو وبائی طاعون کی علامات پیدا ہوجاتی ہین۔ اگر ان کرمون کو مریض کے خون سے علیحدہ کرکے یخنی مین پرورش کرین تو بڑھتے اور پھولتے ہین اور کچھ عرصہ مین تر و تازہ اور چست و توانا ہوجاتے ہین اور بہت ہی جلد تعداد مین ہزارہا تک بڑھ جاتے ہین۔ اگر یخنی مذکور کے دو تین قطرے لیکر تازہ یخنی مین ڈال دئے جائین تو تھوڑے ہی عرصہ مین اسمین بھی ہزارہا کرم موجود ہوجاتے ہین اسی طرح بار بار یخنی کے بدلنے سے کرمون کی تعداد مین برابر ترقی ہوتی جاتی ہے جب یخنی مذکور کے چند قطرے زراق زیر جلد کے ذریعہ کسی جانور کے بدن مین داخل کئے جائین تو مرض طاعون کی علامات پیدا ہوجاتی ہین پس اگر مذکورۃ الصدر تحقیقات کو ذرا غور سے دیکھا جاوے تو صاف پایا جاتا ہے کہ مرض طاعون کا اصل سبب کرم ہین۔

طاقت کرم اور دوران سرایت

کرم طاعون کی طاقت مدت دراز تک رہتی ہے۔ جب وبا کا مواد باہر سے آکر کسی دوسرے شہر پر حملہ آور ہوتا ہے تو دو تین ہفتہ تک وہ کسی محدود مکان پر کم و بیش ہاتھہ صاف کرتا ہے جہان پر تغیر اکثر ٹھیرتا ہے بعد ازان بتدریج شہر کے دوسرے حصہ مین پھیلتا ہے اور اسباب معاونہ کی موجودگی سے وبا کی رفتار تیز ہوجاتی ہے ورنہ ایک دو ہفتہ کے بعد اسکا زور کم ہوکر آہستہ آہستہ مفقود ہوجاتی ہے بلکہ مواد موجود رہکر تو موقع پاکر پھر حملہ آور ہوتی ہے ڈاکٹر [illegible] کا بیان ہے کہ ایک گودام مین ایسی رسیان پڑی تھین جو کسی زمانہ مین طاعونی مریضون کے استعمال مین آچکی تھین۔ وبا کے دورے کو گزرے ہوئے بیس برس گزر گئے مگر وہ رسیان یونہی پڑی رہین ایک روز اتفاق ایک ملازم نے اوس رسی سے کام لیا اور طاعون مین مبتلا ہوکر راہی ملک بقا ہوا۔ اسکے علاوہ بھی قسم کی بہت سی نظیرین موجود ہین جو ثابت کرتی ہین کہ کرم طاعون مدت دراز تک بیکار رہکر بھی

رہتے ہین اور موقع مساعد وموسم موافق پاکر تر و تازہ ہو جاتے ہین اور اپنی پوری طاقت کے جوہر دکھلاتے ہین **دوران سرایت** کی کوئی مدت معین نہین کی جاسکتی کیونکہ جب ایک بیج بویا جاتا ہے تو کچھہ عرصہ تک زمین کے اندر اوسپر کئی تغیرات واقع ہوتے ہین جنکا اثر زمین کے باہر کچھہ بھی محسوس نہین ہوسکتا بلکہ یہہ بھی معلوم نہین ہوسکتا کہ زمین کے اندر کوئی تخم ہے یا نہین ہے - جب مدت معینہ کے بعد تخم پھوٹتا ہے اور پودا زمین سے باہر سر نکالتا ہے تو ہر ایک شخص معلوم کرلیتا ہے - اسی طرح طاعون کے کرم خون مین داخل ہوکر طرح طرح کے تغیرات پیدا کرکے اور اندر ہی اندر نشو ونما پاتے رہتے ہین اور آخرکار موقع مناسب و موید پاکر علامات مرض ظاہر ہوجاتی ہین لیکن یہہ تغیرات ہر ایک شخص مین جداگانہ ہوتے ہین اور ظہور علامات کے اوقات بھی مختلف ہوتے ہین عموماً مرض کا نتیجہ دو سے سات روز تک ظہور مین آتا ہے کبھی فقط تین روز مین اور کبھی پندرہ روز مین - بلکہ شدت مرض کی حالت مین چند ہی گھنٹہ کے اندر علامات نمایان ہوجاتی ہین

بمبی مین طاعون

بعض کہتے ہین کہ مرض طاعون کا مواد خاص بمبی مین ہی پیدا ہوا ہے اور بعض اسکے دوسری جگہ سے آنیکے قایل ہین اور عام خیال یہہ ہے کہ وبائے طاعون کی آمد ہانگ کانگ وغیرہ مضافات چین سے ہوئی ہے - مگر اسپر کئی **اعتراض** وارد ہوتے ہین ایک انمین سے یہہ ہے کہ بمبی اور چین کے درمیان ہزارون کوس کا فاصلہ ہے اور پھر درمیان مین کئی اور تجارتی بندرگاہ نزدیک ہین جنمین چین سے لوگون کی آمد و رفت بمبی کی نسبت کئی حصے زیادہ ہے - پھر قریبی بندرگاہون کو چھوڑکر دور و دراز بندرگاہ کو پکڑ لینا بعید از قیاس ہے - اسکے **جواب** مین کہا جاسکتا ہے کہ اس قسم کی بہت سی نظیرین موجود ہین جنمین مرض ایک ملک سے انتقال کرکے کئی درمیانی علاقون کو بچاتا ہوا ایک دور و دراز ملک پر حملہ آور ہوا ہے - ممکن ہے کہ ہانگ کانگ سے مریض طاعون کے مستعملہ کپڑے و دیگر اسباب صندوقون مین بند ہوکر بمبی مین آیا ہو اور یہان انکے کسی کے استعمال مین آیا ہو - مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ جہازی آدمی جو ہمیشہ پانی مین زندگی بسر کرتے ہین ہمیشہ طاعون سے محفوظ رہتے ہین اگر کوئی جہازی آدمی بیمار ہو بھی تو بالضرور وہ خشکی سے بیماری ساتھہ لایا ہوگا - اسی طرح ممکن ہے کہ ایک شخص مریض کا مستعملہ اسباب چین سے بمبی مین لے آیا ہو اور بمبی مین اگر یتیلا سے مرض ہوا ہو - **بعض حکما** کا اسپر اتفاق رائے ہے کہ ہانگ کانگ سے مریض چوہے جہاز مین سوار ہوکر بمبی مین پہونچے اونکے اثر سے شہر کے چوہے مبتلا ہوگئے - یہہ بیمار چوہے شہر کے غلہ کے انبار و نمین گھس گئے اور اونکو مسموم کردیا - سب سے پہلے غلہ کے بیوپاری طاعون مین مبتلا ہوئے - بظاہر یہہ وجہ کسیقدر معقول ہوتی ہے کیونکہ بمبی در کراچی مین آدمیون پر حملہ آور ہونے سے پیشتر مرض مذکور کا ظہور چوہون مین ہوا تھا

مرض طاعون کے متعدی یا غیر ساری ہونے پر مختلف رائین

مرض طاعون کے متعدی ہونے کے متعلق اسوقت اختلاف ہے **ڈاکٹر بلینی** صاحب اور دوسرے بڑے بڑے

ڈاکٹر اسکے متعدی ہونیکے قابل نہیں ہیں ڈاکٹر کلیمارن اور ڈاکٹر ہیفکن جو وبای
بیماری تحقیقات کی کمیشن کے ممبر ہیں وہ بھی اسکے متعدی ہونے کے قابل نہیں ہین یہہ لوگ اپنے
دعوے کے ثبوت مین دلیل پیش کرتے ہین کہ طاعون کے مریضون کی حالت دن بدن ابتر ہو جاتی ہے
یہان تک کہ مر بھی جاتے ہین مگر افسران محکمہ حفظان صحت اور عہدہ داران پولیس اور خدمتگار
ہر وقت اونکے پاس موجود رہتے ہین انہین سے کوئی بھی بیمار نہین ہوتا حالانکہ اونکو شب و روز
ایسے ہی بیمارون سے سابقہ رہتا ہے۔ اگر یہہ مرض متعدی ہوتا تو ضرور انپر سرایت کرتا۔ ممبران
کمیشن تحقیقات کے علاوہ حکماے یورپ کے ایک بڑے گروہ کا خیال ہے کہ وباے طاعون
متعدی نہین ہے۔ اسکے ثبوت مین وہ چند تاریخی واقعات پیش کرتے ہین اور وہ یہہ ہین
سنہ ۱۸۳۴ء مین شہر اسکندریہ کے اندر وباے طاعون برابر آٹھ مہینے تک رہی لیکن تجارت کو اس
عرصہ مین کوئی نقصان نہ پہونچا۔ سنہ ۱۸۳۵ء مین قاہرہ کے شفا خانہ مین ایک ہزار مریضان طاعون
زیر علاج تھے جنکے بستر دوسرے مریضون کے استعمال مین آتے لیکن وہ سب کے سب اس موذی مرض
کے پنجہ سے محفوظ رہے۔ سنہ ۱۸۷۸ء مین رشیا (روس) کے بعض دیہات مین دو مہینے تک
یہہ مرض گشت کرتا رہا اور اس عرصہ مین طاعون زدہ دیہات اور صحیح و سالم آبادی کے لوگ ایک
دوسرے کے ساتھہ آمد و رفت کرتے رہے لیکن تندرست آبادی کے کسی شخص پر اس موذی مرض
کا اثر نہوا۔ اسی قسم کے اور بھی کئی واقعات تاریخ مین موجود ہین۔ اور یہہ بھی تجربہ سے ثابت
ہو چکا ہے کہ ایک مکان سے دوسرے مکان مین مرض طاعون نہین پھیلتا بشرطیکہ وہ مکان اپنی
اونچی دیوارون کے سبب طاعون زدہ مکان سے ممتاز ہو۔ جو حکما مرض طاعون کے متعدی ہونے
کے قایل ہین وہ کہتے ہین کہ جملہ امراض وبائیہ خاص خاص کرمون کی موجودگی سے ظہور پذیر ہوتے ہین
اور جبتک کرم وبائیہ کسی جگہ سے نقل مکان کرکے نہ آوین امراض وبائیہ پیدا نہین ہو سکتے۔
اس سے یہہ مطلب ہے کہ نہ کرم خود بخود پیدا ہوتے ہین اور نہ امراض از خود ظاہر ہوتے ہین۔
بعض حکما کہتے ہین کہ غلاظت اور آب و ہوا کی خرابی مین ہر وبا کے اثر کی خاصیت موجود ہوتی ہے
اور اس اثر کے تیار اور قوی ہونے کے بعد یہہ پہلے اثر اکثرات کی صورت مین آب و ہوا کے ذریعہ
دور دور تک پھیل جاتے ہین۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو یہہ اختلاف محض لفظی ہے عملی صورت مین
دونون مین کوئی بڑا فرق نہین کیونکہ جو حکما اس بات کے قایل ہین کہ کرم طاعون کہین سے
آتے ہین وہ اس بات کو بھی ضرور تسلیم کرتے ہین کہ کرمون کے نشو و نما کے لئے غلاظت۔ تعفن
از دحام خلایق و دیگر امور خلاف حفظان کا موجود ہونا بھی اشد ضروری ہے ان حالات کے بغیر
کرم مرض کبھی قایم نہین رہ سکتے اور نہ مرض مین ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ زمین خواہ کتنی ہی اچھی
اور جوتی جاوے جبتک اوسمین تخم نہ بویا جاوے کچھہ پیدا نہین ہو سکتا۔ اسی طرح کرم مرض کی عدم
موجودگی مین مرض پیدا نہین ہو سکتا۔ جو لوگ کرم مرض کے قایل نہین ہین انکے نزدیک بھی خراب
زمین کا وجود لازمی ہے ورنہ مرض پیدا نہین ہو سکتا کیونکہ جبتک تیار کی ہوئی زمین مین تخم نہ
بویا جاوے کچھہ پیدا نہین ہو سکتا۔ خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جاوے۔ مگر نشو و نما کی صلاحیت تخم مین
برابر قایم رہتی ہے چنانچہ جب اہرام مصر کے ذخیرہ گندم کو تین ہزار برس کے بعد بویا گیا تو ٹھیک

ویساہی اگا جیسا کہ تازہ تخم اُگتا ہے یعنی جبتک اوس دانہ کو کاشت کرکے پانی کہاد اور حرارت نہین پہونچائی گئی دانہ پیدا نہین ہوا۔ غرض مرض کی پیدائیش اور اوسکی ترقی کے لئے دونون شرطون کا وجود مقدم ہے یعنی ظہور وبا کے لئے ملک کے حالات کا مخالف صحت و موافق مرض ہونا اور کرمون کی موجودگی ضروری ہے۔ ہمکو روزمرہ کا مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ ایک ملک مین غلاظت و دیگر امور مخالف صحت عرصہ دراز سے موجود ہین لیکن جبتک کرم مرض کہین سے منتقل ہوکر نہین آئے مرض طاعون کا ظہور نہین ہوا۔ چنانچہ جزیرہ مالٹا برابر ۱۳۷ برس مرض کے پنجہ سے محفوظ رہا مگر اسکندریہ سے ایک جہاز کے آنے پر طاعون مین مبتلا ہوگیا کیونکہ اس جہاز مین ایک شخص مریض طاعون تہا۔ اسی قسم کی اور بہی کئی نظیرین ہین۔ جو لوگ وجود کرم کے قایل نہین ہین وہ اس بات کا جواب مشکل سے دے سکتے ہین کہ جب ایک ملک برابر ڈیڑہ سو سال تک مرض سے محفوظ رہا تو اوسکے دفعتہً مبتلائے مرض ہونے کی وجوہات کیا ہین۔ اگر کرم طاعون کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے تو سوال مذکورہ کا جواب بآسانی دیا جا سکتا ہے کہ زمین تیار تہی لیکن تخم کی عدم موجودگی سے کچہہ پیدا نہوا۔ جب جہاز کے ذریعہ مرض کا تخم آگیا تو تیار زمین مین بوئے جانے سے فوراً اُگ پڑا جسکی پیدائیش سے قدرتی طور پر نتیجہ مرض کی صورت مین ظاہر ہوا۔ اگر زمین تیار نہوتی تو باہر سے آیا ہوا دانہ بیکار رہجاتا۔ جو لوگ مرض طاعون کے متعدی ہونے کے خلاف ہین اونکا یہہ قول قابل تسلیم نہین کہ ڈاکٹرون اور لیڈی [illegible] اور خدمتگارون پر مرض مذکور کی سرایت کیون نہین ہوتی کیونکہ ڈاکٹر و مددگار و متعلقان اپنے لوگون کو ہر وقت دافع تعفن اشیا سے سابقہ پڑتا رہتا ہے اور اونکو حسب ضرورت اور کئی قسم کی احتیاطین کرنی پڑتی ہین جن سے عام لوگ محض ناواقف ہین انہی احتیاطون کے باعث اونکے خون مین روز بروز کئی کئی تغیرات پیدا ہوتے رہتے ہین جن سے ایک حد تک اونکی طبیعت مین مرض سے محفوظ رہنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اکثر ان معمولی احتیاطون پر عمل کرنے سے مرض کے حملے سے بچے رہتے ہین۔ اگر اونکی طبیعت مین مرض کے مقابلہ کی طاقت موجود نہوتی تو بہمیت مرض کے حملے سے ہرگز محفوظ نہ رہ سکتے کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کرم مذکور انسان کے خون مین آہستہ آہستہ پیدا ہوکر مواد سمیہ پیدا کر لیتے ہین تو آخر کار خون مین ایک قسم کی قابلیت مقاومت پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ ہر ایک ادنے تحریک سے مبتلائے مرض نہین ہو سکتا بلکہ اس قسم کا آدمی وبا کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اوسکی حالت اوس شخص کی سی ہو جاتی ہے جسکو چیچک کا ٹیکا لگایا جائے کہ اوسمین عام سمیت چیچک کا مقابلہ کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے

مریضون کے کوارنٹائین سے ہمین کچہہ فایدہ نہین

کوارنٹائین سے مراد ہے اون لوگون کو ایک مدت معین تک علیحدہ رکہنا جو مرض کی حالت مین مریض کے ساتہہ رہے ہون یا وبا زدہ مقام سے صحیح و سالم مقام مین جانا چاہین۔ اگرچہ طاعون مین یہہ طریقہ نہایت عمدہ موثر ولازم معلوم ہوتا ہے جسکے لئے انسداد مرض و رفع مرض دونون مین پوری پوری مدد ملنے کی توقع ہو سکتی ہے۔ مگر جبتک ملک کی اندرونی حالت

حفظان صحت (دستہ ضروریہ) کے مطابق نہ پائی جائے تو ان سے انسداد وبائی ہرگز توقع نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس سے کئی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو سراسر مرض مذکور کی موید ہوتی ہیں ملک کو زیادہ تر صفائی کا خیال رکھنا اور اصول حفظان صحت کا پابند رہنا اشد ضروری ہے۔ جو ملک خوب صاف ستھرا اور نہایت پاکیزہ ہوگا اور قواعد حفظان صحت کا پورا پورا پابند ہوگا وہاں غیر ملکوں سے آئی ہوئی سمیت یا ذرہ بھر بھی ضرر رسان نہیں ہوسکتی اس بیان سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ انسداد وبا اور اوسکے دفعیہ کے لئے جو چیز ضروری ہے وہ صرف اصول حفظان صحت کی پابندی ہے نہ آمدورفت کو روکنا۔ اسلئے کہ قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی خود موجد و موید مرض ہے عدم پابندی حفظ صحت کی صورت میں مرض خود وہیں سے پیدا ہو جاتا ہے اگر حفظ صحت کی رعایت کافی طور پر موجود ہے تو باہر سے آیا ہوا مرض بیکار پڑا رہتا ہے۔ اندرونی صفائی اور اصول حفظان صحت کی طرف مطلق توجہ نکرنا اور بیقاعدہ انتظام مین تشدد سے کام لینا بجز تضیع اوقات کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا بلکہ رعایا اور گورنمنٹ کے درمیان بیہودہ خیالات و توہمات کا بیج بوتا ہے۔ بیمار کو خویش و اقارب اور ہمدردوں اور تیمار داروں سے علیحدہ کرنا گویا مریض کو زندہ درگور کرنے کا منصوبہ ہے کیونکہ صحت اور مرض کا کلی مدار امور نفسانیہ اور دماغ پر ہے جو جملہ حواس اور قوائے عقلیہ کا عین منبع ہے اور جسم کے ہر ایک حصہ پر اسکا پورا پورا دخل و تصرف ہے جسم اور خون کے تغیرات میں جیسا کہ دماغ اور اوسکے قوے کو دخل ہے کسی دوسرے عضو کو نہیں خواہ وہ عضو رئیس ہو یا مرؤس جب حواس خمسہ کے ذریعہ کوئی خوشخبری دماغ کو پہونچتی ہے تو گو بیمار کیسا ہی ضعیف و ناتوان ہو ایک دفعہ تو ضرور اوٹھ بیٹھتا ہے اور اوسکے چہرے پر بشاشت و مسرت کے عنوان ظاہر ہو جاتے ہیں اور جب اوسکو نقصان یا کسی عزیز کے مرنے کی خبر پہونچتی ہے تو وہ بے اختیار مغموم و مضمحل ہو جاتا ہے اور تغیر عظیم پیدا ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کے فوارے جاری ہو جاتے ہیں مغموم ہونے کی صورت میں قلب کی حرکت میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے اور دوران خون میں بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے اور زیادتی تفکرات سے دماغ میں خون کم جاتا ہے۔ غرض شادی و غمی مرض و صحت کے بڑے بھاری معین و مددگار ہیں اور شادی و غمی کی افراط و تفریط ہلاکت کا باعث ہیں۔ جب یاس و امید پر زندگی و موت کا حصر ہے تو ایک تجربہ کار حکیم مریض کی تسلی و تشفی کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اگر ایک مشہور تجربہ کار حکیم کسی مریض کو جواب دیدے تو مریض کو اپنی موت کا یقین واثق ہو جاتا ہے اور ایسی مایوسی چھا جاتی ہے کہ مریض جانبر نہیں ہو سکتا اگرچہ مرض چنداں خوفناک نہو۔ برخلاف اسکے اگر مرض خوفناک اور مریض مایوس ہو اور حکیم تسلی دیدے تو وہ یقیناً شفایاب ہو جاتا ہے۔ حکما کا قول ہے اور اسپر سب کا اتفاق ہے کہ ادویات طبیعت کی معاون ہیں جو مریض کو یقین دلا دیتی ہیں کہ تو ضرور جانبر ہو جائیگا اور اس یقین کی وجہ سے طبیعت مدبرۂ بدن مرض پر غالب آجاتی ہے اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ ہیضہ حمیات وبائیہ چیچک وغیرہ امراض میں مریضوں کی ایک معقول تعداد جانبر ہو جاتی ہے۔ مگر کمبخت مرض طاعون مشکل سے جانبر ہوتا ہے۔ اسکی

وجہ صرف یہی ہے کہ انسداد طاعون کا انتظام اصل طاعون کی نسبت زیادہ تر خوفناک اور مہلک ہے کیونکہ جسوقت مریض کو خویش و اقارب سے الگ کرنے کے واسطے منتظمان طاعون مریض کے سامنے آجاتے ہین تو مریض کو یقین ہوجاتا ہے کہ یہی اجل کے فرشتے ہین جو اس تو اوسکے اوسیوقت باختہ ہوجاتے ہین پھر گھر سے باہر قدم رکھتے ہی غیر جنسون کے بس مین جا پڑتا ہے۔ کوئی تسلی و تشفی دینے والا موجود نہین ہوتا۔ اس حالت مین جسقدر گھبراہٹ اور پریشانی اور دماغی انفعال مین تغیر و تبدیل واقع ہوتا ہے اوسکی کیفیت اوسی شخص کے دل سے پوچھنی چاہیے جسپر یہہ صدمہ گزرتا ہے آخر اسی تشویش و حیرت مین اوسکی جان تلف ہوجاتی ہے۔ اسپر غضب یہہ ہے کہ جاہل بیوقوف لوگون نے مشہور کر رکھا ہے کہ ڈاکٹر لوگ محنت سے بچنے کے واسطے مریضون کو زہریلی دوائین دیکر قصدًا مار ڈالتے ہین اور گورنمنٹ کا بھی یہی منشا ہے کہ جو شخص بیمار ہو فورًا مار ڈالا جاوے تاکہ دوسرے اوسکے اثر بد سے بچے رہین۔ جب مریض کی طبیعت پر یہہ وہم غالب ہوجاتا ہے اور علاوہ اسکے وہ اپنی آنکھون سے برابر دیکھتا ہے کہ کوارنٹاین یا ہسپتال سے برابر جنازے اوٹھتے ہین تو اوسکو اپنی موت مین شک بھی تو بدل بیقین ہوجاتا ہے۔ مذکورۃ الصدر خیال کی تصدیق مین ڈاکٹر حافظ فضل احمد صاحب افسر شفاخانہ کیاماڑی واقع بندر کراچی کا چشمدید بیان قلمبند کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف تحریر فرماتے ہین کہ ایک جوان نہایت طاقتور اور شہزور مکرانی مرض طاعون مین مبتلا ہوگیا اور عام مشہورہ افواہ کی وجہ سے اوسکے عزیزون نے اخفاء مرض مین حد سے زیادہ کوشش کی۔ مگر مخبر کے ذریعہ اطلاع پانے پر مین اور ڈاکٹر کارنوال صاحب مع افسر پولیس موقع پر گئے۔ مریض کا تمام کنبا ہمکو ملک الموت سمجھکر بلبلا کر رونے اور چلانے لگا۔ اور بال بچے مریض کو چمٹ گئے اور روتے چلاتے تھے۔ عورت مریض کی چھاتی سے لپٹ کر واویلا کرنے لگی کہ میری جان لے لو اور اسے چھوڑ دو اور اس قسم کی نوحہ گری شروع کی کہ سامعین کے سینے پاش پاش ہوئے جاتے تھے۔ مکرانی زبان مین گالیان اور بددعائین بھی دیتی جاتی تھی۔ اور کسیکو پاس نہ آنے دیتی تھی۔ آخر ہم لوگ جبریہ کارروائی کرنے پر مجبور ہوئے۔ گھر مین تو مریض کی حالت کسیقدر اچھی تھی مگر گھر سے قدم باہر رکھتے ہی اوسکی حالت لحظہ بلحظہ متغیر ہونے لگی۔ آخرکار مریض اوسی رات مرگیا۔ غرض اس قسم کی افواہون اور عام منتظمان طاعون کے تشدد سے بمبئی۔ پونا۔ اور ہردوار کے قصبہ جوالاپور و دیگر مقامات مین کہیں بلوے برپا ہوئے جنکے فرو کرنے مین گورنمنٹ اور اوسکے اعلٰے افسرون کو طرح طرح کی تکلیفین برداشت کرنی پڑین۔ معلوم نہین اس قسم کا تشدد کیون کیا جاتا ہے جس سے لوگ تنگ آکر سرکاری حکام کے مقابلہ کو تیار ہوجاتے ہین اور اپنی جان عزیز کی کچھ بھی پروا نکرکے سرکار کے رعب و داب پر حملہ کرتے ہین۔ اگرچہ گورنمنٹ عالیہ کو ایسے بلوون اور فسادون سے کچھ اندیشہ نہین پہاڑ پر ٹکر یا سمندر مین پتھر کسی نے پھینک دیا تو پہاڑ یا سمندر کا کچھ بگڑ نہین جاتا لیکن آئین ملکداری و قوانین سلطنت رانی ہرگز اجازت نہین دیتے کہ رعایا اور حکام مین اس قسم کے مکروہ تعلقات یا رابطہ پیدا ہون۔ ڈاکٹر ویر بلتھ افسر ہی کی رائے اتفاقا

طاعون کے بارے میں نہایت غور اور قابل قدر قائم ہوئی ہے جیسے ڈاکٹر کلیمارن
صاحب اور ڈاکٹر ریلیمنی صاحب و دیگر حکماے انگلستان متفق ہیں اور وہ یہہ ہے کہ قواعد طاعون
اور عملی انتظام سے کچھہ بھی فایدہ متصور ہو تو گورنمنٹ اور رعایا دونوں کو ہر ایک قسم کے نقصان
برداشت کرنے کے لیئے آمادہ و مستعد ہو جانا چاہیئے لیکن جب کچھہ فایدہ ظہور میں آتا ہی نہیں اور
رعایا الگ ناراض ہے تو قواعد مجوزہ و مجربہ کے عملدرآمد میں تشدد کرنا محض حماقت ہے - ڈاکٹر
صاحب ممدوح یہہ بھی فرماتے ہیں کہ ”برابر دو سال کا تجربہ ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مرض طاعون
کے روکنے میں نہ کوارنٹائین کام آتا ہے اور نہ کیمپ کی علیحدگی فایدہ مند ہے اور کچھہ عرصہ کے بعد
مرض قدرتی طور پر خود کم ہو جاتا ہے اور خود ہی عود کر آتا ہے - پس جبتک قدرتی وسایل سے
یہہ زہریلے مواد زایل نہوں تو انسانی کوشش و تدارک کچھہ کارگر نہیں ہو سکتی - اب ہر ایک انتظام
کو چھوڑ کر چیچک کی طرح طاعون کا ٹیکا لگانے پر زور دینا چاہیئے“

بمبی گورنمنٹ نے ڈاکٹروں کی اس قسم کی رایوں پر بہروسا کر کے قواعد انتظام طاعون کچھہ
نرم کر دیئے اور تشدد میں بہت کچھہ تخفیف کر دی - اسپر ہمارا جلاد منش سفاک مزاج ہمعصر **سول
اینڈ ملٹری گزٹ لاہور** جھلا اوٹھا ہے اور بمبی گورنمنٹ پر بزدلی کا الزام لگاتا ہے کہ اوسنے
رعایا کے بلوے اور فساد کی دہمکی میں آکر اپنے قوانین نرم کر دیئے ہیں - چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ
”سرکار کو انتظام طاعون میں سخت قوانین برتنے چاہئیں اور رعایا کے مذہبی و سوشل خیالات
کی کچھہ بھی پروا نکرنی چاہیئے“ کیا اس تحریر کا منشا یہہ ہے کہ رعایا سرکار سے بدظن ہو جاوے اور
سرکار رعایا سے ناراض ہو کر جا بجا پھانسیاں گاڑ دے یا نئے جیلخانے آباد کرے - اسی قسم
کی تحریروں کا نتیجہ ہے کہ باوجود گورنمنٹ کی خاص ہدایات کے منتظمان طاعون سخت گیری و تشدد سے
باز نہیں آتے اور ہمیشہ اپنی قوت و طاقت کے زعم میں رہتے ہیں - اگر مصالح ملکداری و رموز سلطنت
کو پیش نظر رکھا جاے تو طاقت دکھلانے اور جبر و تشدد کرنے کا یہہ موقع نہیں بلکہ فاقہ کش اور
وبازدہ لوگوں کے ساتھہ رحم اور ہمدردی کرنے کا موقع ہے - اگر نرمی و محبت سے کام لیا جاے
تو رفع بیماری کے علاوہ رعایا کے دلوں میں حکام کی محبت و ہمدردی کا جوش زیادہ پیدا ہو -
ایام قحط میں گورنمنٹ نے رعایا کی دستگیری کی اور اوسکو فاقہ سے بچایا - رعایا اب تک اوسکی ممنون
احسان و رہین منت ہے اور ہمیشہ رہے گی - اگر گورنمنٹ وباے طاعون میں بغیر کسی تشدد کے
خالص رحم کے ساتھہ دستگیری کرتی تو کیونکر ممکن تھا کہ رعایا قحط کی دستگیری کی نسبت زیادہ تر ممنون
احسان نہوتی -

اب میں اپنے پچھلے بیان پر ریویو کرتا ہوں - جو کچھہ بیان کیا گیا ہے اوسمیں مختلف لوگوں
کے مختلف قول بیان ہوئے - کوئی کہتا ہے کہ مرض طاعون متعدی ہے اور چھوت سے پھیلتا ہے -
دوسرا کہتا ہے کہ یہہ متعدی نہیں ہے - کوئی قحط سالی کو اسکا سبب قرار دیتا ہے کوئی مرطوب
زمین اور غلاظت کو - کوئی ان سب کے برخلاف ہے - کسی کا قول ہے کہ جہازی آدمی طاعون سے محفوظ
رہتے ہیں - کسی کا قول ہے کہ سمندر کے کنارے کے لوگ مبتلاے مرض ہوتے ہیں - غرض ایک
قول پر کسیکو قرار نہیں - لیکن غور کر کے دیکہا جاے تو یہہ اختلاف محض لفظی ہے عملی صورت

مین کوئی بڑا فرق نہین کیونکہ جو حکما اس بات کے قایل ہین کہ کرم طاعون ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہین وہ اس بات کو بھی ضرور تسلیم کرتے ہین کہ کرمون کے نشو و نما کے لئے غلاظت تعفن۔ ازدحام خلایق ودیگر امور خلاف حفظان صحت کا موجود ہونا اشد ضروری ہے بغیران امور کے کرم مرض کبھی اپنا اثر نہین کر سکتے۔ جیسا کہ زمین بغیر دانہ کے اور دانہ بغیر زمین کے بیکار ہے۔ غرض آخری اور لازمی نتیجہ یہہ ہے کہ امور حفظان صحت کی عدم پابندی مرض طاعون کا اصلی سبب ہے۔ جو لوگ کرم طاعون کے وجود کے قایل نہین ہین انکے نزدیک بھی شرایط ردیہ کا وجود لازمی ہے ورنہ مرض پیدا نہین ہو سکتا۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ انسداد و دفع طاعون کا علاج صرف قواعد حفظان صحت کی پابندی ہے نہ علیحدگی اور کوارنٹاین۔ حفظان صحت کے بعد طاعون کا عمدہ علاج ٹیکا ہے جس سے مرض کا زور نہایت خفیف و ہلکا ہو جاتا ہے اور ٹیکا کیا ہوا شخص دوبارہ مرض مین مبتلا نہین ہوتا۔ ڈاکٹر ہفکن اور کیئی اور ڈاکٹر ٹیکے کے مفید ہونے کے قایل ہین اگر گورنمنٹ ٹیکے کے امتحان پر زور دے تو بہت سی بیچیدگیان (؟) اور ناراضیان دور ہو سکتی ہین۔ گورنمنٹ کو یہہ تو بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ موجودہ انتظام سے سوا ناراضی کے کوئی معتدبہ فایدہ حاصل نہین ہوا۔

علامات طاعون

علامات طاعون کے بیان کرنے سے پہلے مجھے یہہ بیان کرنے کی اجازت دیجیئی کہ ہر ایک مہلک مرض کی علامات ہر ایک شخص مین مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہین۔ اس اختلاف کی وجہ سے کوئی کلیہ قاعدہ مقرر نہین کیا جا سکتا۔ تاہم یہہ اختلاف ایسا نہین ہے کہ اوس سے اصل مرض کی تشخیص مین دقت واقع ہو۔ پھر بھی مین جملہ علامات کو مجموعی طور پر بیان کرونگا

اقسام طاعون

علامات کی شدت و خفت کے لحاظ سے طاعون کی تین قسمین ہین۔

قسم اول طاعون خفیف

اسمین علامات بہت خفیف ہوا کرتی ہین اور سوائے ایک دو علامات کے کوئی شدید علامت ظاہر نہین ہوتی۔ اسی وجہ سے مریض اور اوسکے لوحقون کو زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت پیش نہین آتی بلکہ مریض اس خفیف شکایت کو خیال مین بھی نہین لاتا۔ اگر بغل یا کنج ران کی غدودین متورم ہو جاوین تو خفیف ہونے کی وجہ سے مریض اوسکو ایک آبلہ یا گانٹھ تصور کرتا ہے کیونکہ چلنے پھرنے اور حرکت کرنے مین چندان درد محسوس نہین ہوتا۔ البتہ بعض اوقات خفیف بخار ہو جاتا ہے

قیافہ طاعونی

مریضان طاعون کا قیافہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس سے تجربہ کار طبیب فوراً معلوم کر لیتا ہے

کہ یہہ شخص عنقریب طاعون مین مبتلا ہونے والا ہے کیونکہ مریض کی آنکھین نیم وا اور خمار آلگین وخواب آلودہ معلوم ہوتی ہین مگر انمین سرخی مطلق نہین ہوتی بلکہ زردی لئے ہوئے ہوتی ہین چہرہ زرد اور مرجہایا ہوا ہوتا ہے - چہرہ سے یاس و حرمان اور رنج و غم کے آثار نمایان ہوتے ہین سر مین درد - بہوک کم اور تمام بدن مین سستی پائی جاتی ہے - دماغ کی کمزوری سے ایک گونہ نکان معلوم ہوتی ہے - اور مریض ایک طرف کو بلا مطلب ٹکٹکی باندہے دیکہا کرتا ہے

علامات مشتبہہ

ابتدائے مرض مین علامات کے نامحدود ہونے سے کبھی امراض کا اشتباہ پایا جاتا ہے چنانچہ بخار و دیگر شدید علامات کو دیکہکر عموماً بخار محرقہ کا خیال پیدا ہوتا ہے بد کے ظاہر ہونے سے امراض تناسل کا گمان ہوتا ہے - لیکن وبا کے عام پہیل جانے سے یہہ تمام اشتباہ رفع ہو جاتے ہین

قسم دوم طاعون شدید

(گریونپلیگ) عموماً ابتدا مین خفیف سی سردی معلوم ہوتی ہے بعض اوقات سردی کی حالت مین سخت لرزہ اور قشعریرہ پایا جاتا ہے مگر شدت مرض مین عام بدن کانپتا ہے اور کہڑا ہونے کی حالت مین پاؤن لڑکہڑا لیتے ہین جیسے کہ شرابی کے اور معلوم ہوتا ہے کہ مریض ابہی گریگا - بخار و درد سر اور لرزہ کی حالت مین طاعون کی دوسری علامات بہی نمایان ہو جاتی ہین اور آنکہون کی بصارت بہی کم ہو جاتی ہے

رفتار مرض

پہلے بخار لازمی یا نوبتی صورت مین نمایان ہوتا ہے جسمین درد سر چہرہ تمتمایا ہوا اور متورم معلوم ہوتا ہے - آنکہین خواب آلود قدرے سرخ مگر بعد مین اکثر زردی مایل ہو جاتی ہین بیخوابی کمال ہوتی ہے اگر نیند آبہی جاوے تو متوحش خوابون کی وجہ سے فوراً آنکہہ کہل جاتی ہے - پیاس کی شدت سے گلا خشک ہوتا جاتا ہے اشتہائے طعام مفقود ہو جاتی ہے - امتلائے معدہ سے قدرے درد ہوتا ہے جی متلاتا اور قے صفراوی آتی ہے کبھی بیہوشی کے غالب ہونے سے چہرہ زرد آنکہین اندر کو دبی ہوئین دکہائی دیتی ہین ان علامات کے ظہور سے دوسرے تیسرے روز کش ران کی غدد ریز پہول جاتی ہین جنمین درد سخت اور درد شدید ہوتا ہے - دو تین روز کے بعد غدد متورمہ مین پیپ پڑ جانے سے درد بند ہو جاتا ہے بخار اُتر جاتا ہے - البتہ مریض مین ضعف زیادہ ترقی کر جاتا ہے اگر مواد کے موجود ہونے کی حالت مین مقام متورم پر شگاف دیا جاوے تو بعد مین اندمال زخم کے آثار بہت جلد شروع ہو جاتے ہین اور آٹہہ دس روز مین مریض چلنے پہرنے لگ جاتا ہے اور بیندرہ روز تک مریض بالکل صحیح و سالم ہو جاتا ہے - کبہی ابتدائے مرض مین بچون مین ام الصبیان کی علامات ظاہر ہو جاتی ہین -

حرارت

تندرست جوان آدمی کی جسمی حرارت کا اوسط درجہ ۹۷ تک ہوتا ہے جسکا امتحان مقیاس الحرارۃ کے ذریعہ بخوبی ہو سکتا ہے مگر طاعون کے آغاز مین بخار بہت سخت ہو جاتا ہے اور برابر ایک ہفتہ تک رہتا ہے جسمین حرارت کا درجہ ۱۰۲ سے ۱۰۶ تک ہو جاتا ہے کبہی اس سے بہی بڑہ جاتا ہے مگر شاذ و نادر - خاتمہ مرض کے قریب بخار صرف ایک دو دن تک ہوتا ہے اور چار روز سے زیادہ

تجاوز نہیں کرتا - اسکے بعد علامات خفیف ہو جاتی ہین اور حرارت کم ہو کر اندازہ طبیعی پر آجاتی ہے حواس خمسہ اپنی اصلی حالت پر اور طبیعت درستی پر آجاتی ہے مگر بعض مریضوںمین اسکے برعکس صورت نمایان ہوتی ہے -

نبض

تندرست جوان آدمی کی نبض کی اوسط رفتار فی منٹ ۷۲ ضربات تک ہوا کرتی ہے مگر مرض طاعون کی حالت مین عموماً فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۴۰ ضربات تک بڑھ جاتی ہے - بعض اوقات شدت کی صورت مین ۱۸۰ ضربات بھی ظہور مین آجاتی ہین خصوصاً اوس صورت مین جبکہ زہر کا اثر قلب پر زیادہ ہو - اور حرکت نہایت باریک کمزور اور سریع ہوا کرتی ہے - اور رو بصحت لانے کی صورت مین نبض کی رفتار پھر بتدریج طبیعی حالت پر آجاتی ہے

تنفس

حالت صحت مین بالعموم ۱۸ مرتبہ فی منٹ آدمی سانس لیتا ہے مگر اس مرض مین ۲۰ - ۳۰ - بلکہ ۴۰ - ۵۰ - ۶۰ مرتبہ فی منٹ سانس آنے لگتا ہے - اور تیسرے روز تنفس کی تیزی زیادہ نمایان ہوتی ہے اور شش کے زیادہ مبتلا ہونے سے فی منٹ ۸۰ بلکہ ۱۰۰ دفعہ سانس لیا جا سکتا ہے کبھی کھانسی خشک یا بلغم خون آمیز خارج ہوتی ہے -

نظام عصبی

خلل دماغ کی وجہ سے عموماً دردسر کی شکایت تو سب کو ہوا کرتی ہے - آنکھین نہایت سرخ خون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین مگر بعض اشخاص کو درد کے ساتھ سخت بیچینی - بیخوابی اور بیہوشی بھی شامل ہو جاتی ہے اور بیہوشی تو برابر چار دن بلکہ بعض اوقات برابر ہفتہ تک رہا کرتی ہے - کبھی مریض کی حالت مسموم کی سی معلوم ہوتی ہے مریض بکواس کرتا ہے بستر سے اوٹھکر دوڑتا ہے اور حرکات خیال مین آجاوے لگاتار اوسی کو رٹے جاتا ہے - اگر بحالت ہوش گفتگو کرے تو الفاظ کو توڑ توڑ کر بولتا ہے اور بات کرتے کرتے رک جاتا ہے - اگر ہوش و حواس کسیقدر قایم ہون تو اپنے بیگانہ کو بخوبی پہچان سکتا ہے مگر اکثر مریض خوف زدہ و ہراسان رہتا ہے -

آلات انہضام

عموماً زبان خشک کبھی تر لرزان - درمیان سے میلی سرخی مایل - اکثر نوک اور کنارے صاف چمکدار ہوتے ہین اور بولتے وقت زبان تھراتی اور کانپتی ہے - کبھی زبان کے کنارون اور نوک پر چھوٹے چھوٹے اوبھار نمایان ہوا کرتے ہین - بالعموم قبض کی شکایت رہتی ہے - کبھی تین چار روز کے بعد سہال شروع ہو جاتے ہین جو علامات محمودہ مین سے شمار کئے جاتے ہین - جگر مین ورم کے سبب سے درد ہوتا ہے - پیٹ اور چھاتی مین جلن ہوتی ہے - کسی مریض کو منہ اور مقعد کی راہ سے خون آنے لگتا ہے

سوائے قے

متلی بکثرت ہوتی ہے اور قے بار بار آتی ہے جسمین مادہ صفراوی بکثرت خارج ہوتا ہے اور پانی تک اندر نہین ٹھیر سکتا ہے - بعض اشخاص کو قے مطلق نہین آتی -

بول

گردہ کے ضعیف اور مثانہ کے مفلوج ہونے سے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے بعض اوقات حبس البول کی صورت مین عمل قاثاطیر کی ضرورت پیش آتی ہے اور خردبین کے ذریعہ ملاحظہ کرنے سے رطوبت بیضوی (البیومن) خون کے ریزے۔ کرم طاعون و دیگر رسوب بھی بکثرت دکھائی دیتے ہین اگر درد و دیگر علامات خفیف ہون تو پیشاب کی مقدار بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

غدد متورمہ

بالعموم کشن ران کی غدودین دو سے پانچ روز کے اندر نمودار ہو جاتی ہین کبھی بغل اور گردن کی غدودین بھی متورم ہو جاتی ہین ٹانگ۔ بازو۔ پیٹ۔ سینہ و دیگر مقامات کی غدودین بھی سوج جاتی ہین مگر اکثر بدن کے ایک ہی جانب کی غدودین متورم ہوتی ہین اور گاہ گاہ دونون جانب کی غدودون مین بھی ورم ہو جاتا ہے۔ اور یہہ بھی تجربہ مین آ چکا ہے کہ بچون مین زیادہ تر گردن کی غدودین اور جوانون مین زیادہ تر بغل و ران کی غدودین متورم ہوتی ہین جنکا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے مگر سمیت مواد کی کثرت سے سیاہ۔ نیلگون اور زرد بھی ہو جاتی ہین ڈاکٹر ڈیوڈسن صاحب لکھتے ہین کہ کشن ران جانب راست کی غدودین جانب چپ کی نسبت زیادہ تر متورم ہوتی ہین۔ جب غدودہای مذکورہ مین سے کوئی غدود متورم ہوتی ہے تو جلد جلد بڑھتی جاتی ہے یہان تک کہ کبھی بیضہ بط کے برابر ہو جاتی ہے انمین درد سخت اور سوزش شدید ہوا کرتی ہے اور سوزش و التہاب کی شدت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آگ کا کوئلہ رکھا ہوا ہے۔ ضمادات مسکن الاوجاع سے ذرہ بھر بھی تسکین نہین ہوتی اور نہ زیر جلد زرقہ کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے البتہ گرم گرم تکمید سے کسیقدر آرام معلوم ہوتا ہے بعض اوقات اس سے بھی فایدہ نہین ہوتا آخر اسی درد۔ جلن و دیگر علامات کی شدت سے مریض تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ بخار سے تین چار روز پہلے ٹانگون اور رینڈلیونمین درد معلوم ہوتا ہے خصوصاً جہان غدد جاذبہ بکثرت ہون۔ اگر غدد متورمہ مین پیپ پڑ جانے سے خود بخود پھٹ جاوین یا شگاف دیکر مواد نکالا جاوے تو علامت نیک خیال کی جاتی ہے۔ عموماً مواد سات روز کے بعد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہہ ورم خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے

جلد

جلد کے خشک و گرم ہونے سے پسینہ ہرگز نہین آتا کبھی کبھی خون کی خرابی سے جلد پر سیاہ آبلے پڑ جاتے ہین جو آخر کار پھٹ کر زخم بنجاتے ہین اور پیپ پڑ جاتی ہے اور زیادہ زہریلے مواد کی سرایت سے موت سے چند گھنٹے پیشتر بدن پر سیاہ رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہین اور دبانے سے ہٹ جاتے ہین مگر دباؤ کے ہٹانے سے پھر نمودار ہو جاتے ہین۔ اور نیز چہرہ اور بدن پر چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے بثورات نکل آتے ہین جنمین زیادہ ٹیس کے ساتھ درد ہوتا ہے آخر مین یہہ دانے سیاہ رنگ کے ہو جاتے ہین۔ بعض اوقات پیٹ اور انتڑیون پر بھی چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہین۔

مستثنیات

مرض طاعون مین کئی خصوصیات علیحدہ علیحدہ واقع ہوتی ہین۔ بعض اس قسم کے مریض بھی

زیر معالجہ آتے ہین کہ نہ اونکو بخار رہتا ہے اور نہ کش ران کی غدودین ہوتی ہین اور نہ درد ہوتا ہے اور نہ کوئی دوسری علامات شدیدہ ظہور مین آتی ہین - صرف ضعف - بیخوابی اور بیچینی پائی جاتی ہے جو طاعون کی مخصوصہ علامات ہین - یا قدرے بیہوشی طاری ہوتی ہے - کسی مین صرف درد سر ہوتا ہے اور کش ران کی غدودین متورم پائی جاتی ہین - انکے سوا کوئی دوسری مقامی علامت ظہور مین نہین آتی - لیکن مریض چند ہی گھنٹہ مین راہی ملک عدم ہو جاتا ہے اسکی وجہ خاص یہی معلوم ہوتی ہے کہ وبا کا دورہ شدید ہوتا ہے اور زہریلا مادہ بقدر کثرت کے ساتھ سرایت کر جاتا ہے کہ مریض فوراً مر جاتا ہے اور علامات مخصوصہ طاعون کے ظہور کی نوبت ہی نہین پہونچتی -

قسم سوم طاعونی ذات الریہ (پلیگ نیمونیا)

طاعون کے زہریلے مواد کی وجہ سے ذات الریہ پیدا ہو جاتا ہے تو ہر ایک علامت بڑے زور اور شدت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور تعدیہ (چھوت) کی خاصیت بہی زیادہ پائی جاتی ہے سخت بخار ہونے کی وجہ سے ضعف ایسے جیسی بے انتہا ہوتی ہے - خشک کھانسی ستاتی ہے اور شدت درد پہلو سے مریض ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے اور خفقان کی علامتین پائی جاتی ہین کچھ عرصہ کے بعد بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے اسکے بعد بلغم خون آمیز - پہر اسکے بعد خون خالص آتا ہے اور کمزوری روز بروز غالب ہوتی جاتی ہے اور ضیق النفس کی شدت سے مریض سخت تکلیف اوٹھاتا ہے اور منہ کھول کر بڑی دقت سے سانس لیتا ہے آخر سانس کی سخت تکلیف سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے

انجام مرض طاعون

اس عسیر العلاج مہلک موذی مرض کا انجام اکثر خراب ہوتا ہے مگر مرض کی شدت ہمیشہ یکسان نہین رہتی - ایام وبا مین ۳۰ سے ۸۰ تک فیصدی ہلاکت ہوتی ہے - آغاز مرض مین موت کا بازار گرم ہوتا ہے اخیر مین سرد پڑجاتا ہے - نقیہ - واہی طبیعت - بدپرہیز میلے کچیلے - قواعد حفظان صحت کے غیر پابند - مرض گردہ کے شاکی اکثر جانبر نہین ہوتے - جب بخار بہی موجود نہو اور پہر بہی ضعف حد سے زیادہ پایا جاوے - ہچکی اور قے کسی تدبیر سے بند نہو - بدن مین بار بار تشنج کی تکلیف ہو - اثنای مرض مین حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جاوے - سیلان الدم کثرت سے ہو - غدد متورمہ تیسرے چوتھے روز خود بخود غایب ہو جاوین خصوصاً بغل اور پس گوش کی غدودین - اور رنگ مین سبز یا سیاہ ہو جاوین تو ایسے مریض کے ضایع ہو جانے کا زیادہ تر اندیشہ ہوتا ہے - ذات الریہ - دماغی علامات زیادہ ہون - خون آمیز اسہال جاری ہون - پیشاب بند ہو جاوے تو بہی مریض بہت جلد ضایع ہو جاتا ہے - اگر نبض کی رفتار بہت کم ہو جاوے اور نہ بخار و خفقان کی شکایت زیادہ ہو - کش ران وغیرہ کی غدودین جلد متورم ہو کر مواد ریم سے بھر جاوین - سات روز یا اس سے زیادہ مرض کو گزر جاوین تو انجام نیک ہے اور غالباً مریض جانبر ہو جاتا ہے - بچون اور عورتون کی نسبت مضبوط تنومند جوان آدمی کے مرض کی علامات اکثر شدید ہوتی ہین - پسینا کھل کر آنا بہی علامت نیک ہے -

دیگر عوارض متعلق طاعون

مریض طاعون اکثر دیر میں شفایاب ہوتا ہے اور صحت کے بعد بہت عرصہ تک نحیف و کمزور رہتا ہے اس حالت میں دیگر عوارض کا لاحق ہونا کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ مختلف مقامات پر دمل نکل آتے ہیں پنجہ۔ ٹخنہ۔ ران اور دوسرے جوڑوں کے مقام پر سوزش ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات انمیں مواد بھی بھر جاتا ہے۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ فالج۔ دیوانگی بھی ہو جاتی ہے۔ رمد شدید سے آنکھوں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ خون میں زہریلے مواد کی سرایت سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ دست لگ جاتے ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ گردوں میں پیشاب کی پیدایش موقوف ہو جاتی ہے۔

تدبیر حفظ ما تقدم

ذیل میں چند ہدایتیں بیان کی جاتی ہیں جن پر عمل کرنے سے مرض مذکور کی پھیلنے والی طاقت کم ہو جاتی ہے اور انسان مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر انپر عمل کرنے کی عادت ہو جاوے تو انسان ہمیشہ ہر ایک مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

اول عام ہدایت

ایام وبا میں بدن اور مکان کی صفائی کا زیادہ تر خیال رکھیں۔ کسی تنگ و تاریک مکان میں بہت آدمی جمع ہونے دیں بلکہ ہر ایک فرد بشر کو لازم ہے کہ معمول سے زیادہ جگہ لے۔ ازدحام خلایق کی ممانعت کی جاوے کیونکہ میلوں اور ازدحام کے موقعوں پر بول براز و دیگر فضلات کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکتا جس سے آب و ہوا بگڑ جاتی ہے۔ اور نیز میلوں میں کھانے پینے کی چیزیں اکثر ناقص ملتی ہیں جس سے کمزور اور ڈرپوک طبیعتیں فوراً اثر پذیر ہو جاتی ہیں۔ اور نیز عورتوں کو ماتم و نوحہ کے مجمعوں میں شریک ہونے سے روکیں کیونکہ ہندوستان کی عورتوں میں یہ بہت ہی بری خو ہے کہ تمام دن صف ماتم میں بیٹھی رہتی ہیں اور مکان کے تنگ ہونے کا کچھ خیال نہیں کرتیں رونے پیٹنے اور دوسری قباحتوں کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ اگر شہر میں گنجان آبادی کے باعث وبا کا زیادہ زور ہو تو آبادی سے دور کسی وسیع میدان میں بود و باش اختیار کریں جہاں آب و ہوا اچھی ہو۔ عطر کیوڑہ عطر خس۔ عطر گلاب و دیگر عطریات سے لباس و خوابگاہ کو معطر رکھیں کافور پوٹلی میں باندھ کر ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ بیمار کے پاس جانے سے قطعی پرہیز کریں اور ماتم پرسی کے واسطے زیادہ آمد و رفت نہ رکھیں۔ جن لوگوں سے بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو انکو شریک جلسہ ہونے کی اجازت نہ دیں تاکہ تندرست آدمیوں میں مرض کا زہر سرایت نہ کر جاوے۔ اگر مشتبہ آدمی کا جلسہ میں شامل ہونا ضروری ہو تو پہلے اسکی صفائی کا انتظام کریں۔ تندرست آدمی وبا زدہ اور مشکوک مقام میں نہ جاویں۔ اگر قرابت قریبہ کی وجہ سے جانا ضروری ہو تو کپڑوں یا فقط رومال پر کاربالک سلوشن چھڑکیں اور اسی سلوشن سے ناک اور منہ کو ڈھانپ لیں قدرے ناشتہ کر کے گھر سے نکلیں مگر غذا ثقیل نہ ہو۔ جلسہ کا فی الفور گھر سے نکلنا بہت بہتر ہے۔ مریض کے کمرے میں بستر کے پاس یا دروازہ میں بیٹھنا یا کھڑے ہونا مناسب نہیں ہے بلکہ جہاں مریض کی ہوا کا گزر ہو وہاں نہ ٹھہریں مریض کے سانس اور

فضلات جسمانی کی ہوا سے پرہیز کریں۔ مریض کے کمرے مین آیا ہوا ہو تو کہ نکلتا مناسب نہین
کھانے پینے کی کوئی چیز استعمال کرنی بہی مناسب نہین خصوصًا مریض کی جہوٹی یا چہوئی ہوئی
چیز یا اوسکے کمرے مین رکہی ہوئی شے کے استعمال سے قطعی پرہیز کرین۔ کمرے سے باہر نکلکر ہاتہہ
منہ اور ناک کو عرق کاربالک۔ اسیڈیا کاربالک سوپ اور گرم پانی سے خوب صاف کرین۔ اگر ممکن
ہو تو اپنے مکان پر جاکر غسل کرکے کل لباس بدل دین اور چاے کافی کا استعمال کرین۔
فاقہ کشی اور ہمیشہ خوف زدہ رہنا بہی زیادہ تر موجب مرض ہے۔ زیادہ استفراغ اور مسہل و فصد
لینا بہی منع ہے۔ بدن کو صاف و ستہرا رکہین۔ رات کو شبنم مین خصوصًا زمین پر سونے سے
پرہیز کرین۔ صحت بدنی کا پورا پورا انتظام رکہین۔ کم سونا اور زیادہ جاگنا بہی مرض مین مبتلا کردیتا
ہے۔ سرد پانی سے ہر روز دو دفعہ خوب مل کر نہا دین۔ قابضات کا استعمال نکرین۔ اور قبض
کی صورت مین ملینات کے استعمال سے قبض کشائی کرین۔ حفظان صحت کی پابندی پورے طور پر
کرین۔ مرض کے مضرات و حفظ صحت کی ہدایات قلمبند کرکے اشتہارات کے طور پر تقسیم کرین تاکہ
لوگ اسکے زہریلے اثر سے متنبہ ہوکر اسکے دفعیہ کی خود بہی کوشش کرین۔ غرض یہہ جملہ امور حفظ ما تقدم
مؤید و حافظ صحت ہین انپر عمل کرنا ہر ایک بشر کے لئے اشد ضروری ہے۔

دوم ہدایت متعلق لباس

موٹے کپڑے زیب بدن کرین تاکہ تفتیح مسامات کی وجہ سے زہریلے مواد بدن سے خارج ہوتے
رہین۔ لباس وغیرہ کو صاف اور ستہرا رکہین اور اوسپر عطریات و خوشبوئیات چہڑکین تاکہ
زہریلے مواد کا اثر ہونے پاوے۔ نیز موٹے کپڑے ہی مکہی مچہر وغیرہ کے کاٹنے سے انسان محفوظ
رہتا ہے۔ ہاتہہ پاؤن کو بہی جرابین و دستانے سے پوشیدہ رکہین۔

ہدایت سوم متعلق غذا

وبائی ایام مین باورچی خانہ اور مستعملہ ظروف کی صفائی پر زیادہ تر توجہ کرین۔ کہیرا۔ ککڑی
خربوزہ۔ کدو۔ تربوز۔ امرود۔ آڑو۔ باسی گوشت۔ کچے پہل۔ ریشہ دار بقولات۔ باسی مچہلی
زیادہ چرب غذا۔ تیل کی بازاری چیزین بازاری دودہ جو ہر وقت ننگا رہتا ہے اور جسپر دن بہر
مکہیان بہنکتی ہین اور اور ایسی چیزون سے پرہیز کرین۔ شیرینی اور مٹہائیون کی جانب بہی زیادہ
رغبت نکرین۔ اگر سبز ترکاری کے استعمال کا اتفاق پڑے تو پانی سے خوب دہو کر اور اچہی طرح
گلا کر کہائین۔ پرانا کوٹنے مین دبایا ہوا اناج نہ کہا دین۔ اگر ضرورتًا کہانا پڑے تو برابر ایک ہفتہ تک
دہوپ مین سکہا دین ڈاکٹر جارج وائیس سرجن لفٹنٹ کرنل صاحب کی رائے ہے
داور اس رائے پر انہین وثوق بہی ہے کہ بمبئی مین موجودہ طاعون زیادہ تر سڑے ہوئے جوار
باجرہ کے استعمال سے پہیلا ہے۔ یہہ بہی لکہتے ہین کہ جن لوگون کے استعمال مین زیادہ گیہون اور
چاول آئے ہین وہ اس مرض سے محفوظ رہے ہین۔ مقوی سریع الہضم۔ جید الکیموس۔ ہلکی غذا کا
استعمال ضروری سمجہین۔ لیموند۔ لیمون کی چٹنی۔ دار چینی۔ انار دانہ۔ انجور۔ تمر ہندی۔ پودینہ۔ اچار۔
سرکہ۔ مرچ سیاہ۔ ادرک۔ سماق۔ زرشک۔ پیاز کی چٹنی وغیرہ توابل کا سریع الہضم غذا کا استعمال
کرین تاکہ معدہ مین کسی نوع کی خرابی وقوع مین نہ آوے۔ اگر ان حبوب۔ کا استعمال کرین تو

بہت فائدہ ہوگا **نسخہ حبوب ہاضم** صبر ۲ درم - مر درم - زعفران ۶ ماشہ - سب کو ملا کر باریک کریں اور حسب دستور حبوب بقدر نخود بنا کریں اور صبح و شام کھا دیں **دیگر مجرب** صندل - درونج عقربی ہر ایک ۱۰ ماشہ - مرمکی ۱۶ ماشہ - صبر سقوطری ۳ تولہ - زعفران ۱۷ ماشہ - گل مختوم جدوار ہر ایک ۱۱ ماشہ - کافور ۲ ماشہ - سب کو ملا کر باریک کریں اور حبوب بنا کر بقدر مناسب استعمال میں لاویں - شراب نوشی کی کثرت اور آب نوشی کی افراط و دیگر بے اعتدالیوں سے پرہیز کریں - چونکہ وبا کا مرض عموماً غربا سے شروع ہوتا ہے اسلئے اہل استطاعت کو مناسب ہے کہ عوام الناس خصوصاً تنگدست لواحقوں اور مسکین ہمسایوں کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کی خبر گیری کیا کریں - اسمیں غربا کی دستگیری و ہمدردی کے علاوہ اپنی جان کی حفاظت مقصود ہے ورنہ جب غربا میں وبا پھیل گئی تو پھر امرا و غربا یکساں گرفتار بلا ہو جاتے ہیں مثل مشہور ہے ؎ تو آتش بہ نے درزن و درگذر + کہ نے خشک در بیشہ ماند نہ تر + اگر ہاضمہ کی خرابی سے دست آویں تو سرکہ - لیموں ٹھنڈا سکنجبین - عرق بادیان - عرق الائچی و دیگر منضجات سے تدارک کریں - اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو بلا توقف کسی تجربہ کار حکیم سے مشورہ کر کے طبیعت کی اصلاح کریں - ہر ایک موسم میں باسی اور سڑی ہوئی ترکاریوں سے اجتناب کریں - لیکن ناموافق موسم میں ایسی چیزوں کا استعمال اور انکی فروخت حکماً بند کر دینی مناسب ہے

ہدایت چہارم متعلق آب

صاف ستھرا جوش کیا ہوا پانی برف میں سرد کر کے پیویں - اگر اسمیں قدرے سرکہ ملا کر استعمال کریں تو زیادہ تر مفید ہے - ایک ماشہ جدوار لیکر ۵ تولہ دودھ میں ملا دیں اور گلاب و بید مشک سے معطر کر کے پیویں تو زیادہ تر مفید ہے - شربت انار ترش - شربت لیموں - شربت حماض - شربت ترنج - شربت نارنج وغیرہ میں عرق گاؤزبان - گلاب - بید مشک ڈالکر صبح و شام پیا کریں اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے - ایام وبا میں دن میں ایک دفعہ ضرور غسل کیا کریں ورنہ اور ہاتھ پاؤں دنمیں کئی دفعہ دھویا کریں تاکہ زہریلے مواد ہاتھ پاؤں کے ذریعے خون میں سرایت نہ کرسکیں - جس کنوئیں کے نزدیک کھاد کوڑا وغیرہ جمع ہو اوسکا پانی نہ پیویں - دودھ کو جوش دیکر اور چھانکر پیویں - تالاب اور غلیظ کنوئیں کا پانی بغیر اصلاح کے استعمال میں نہ لاویں - جس پانی میں سڑنے والے نباتی یا حیوانی مادہ کا ذرہ بھی احتمال ہو یا جس پانی سے ذرہ بھی عفونت آتی ہو یا جس کنوئیں کے گرد چبوترہ وغیرہ نہو اور گندہ پانی وغیرہ غلاظت اوسمیں گرتی ہو اوسکے پانی کا ہرگز استعمال نکریں - کنوؤں چشموں اور تالابوں کی حفاظت سب سے زیادہ مقدم سمجھیں تاکہ آس پاس پرنالے - نالی گندگی کے ڈھیر اور متعدی بیماری کے مریض کا فضلہ جمع نہونے دیں - بدرروں کے صاف و ستھرا رکھنے میں کوشش بلیغ کریں اور انکو ہر روز وافر پانی سے دھویں - مشکوک مجمع آب اور مشکوک کنوؤں کی بند کرنے میں کوشش کریں اور کسی مکان پر گندہ پانی جمع نہونے دیں - اگر میلا اور گندہ پانی بند ہو تو اوسکے نکال دینے کی تدبیر کریں -

ہدایت پنجم متعلق مکان

ایام وبا مین گھرون کی صفائی ہر روز کرین اور مہینے مین ایک دفعہ سفیدی ضرور کرا دین اس سے مکان کے اندر نمی نہین رہتی اور طاعون کے کرم بھی مر جاتے ہین۔ اسکی تائید مین **ڈاکٹر سر جن لفٹنٹ کرنل میڈیکل افسر** بھی بڑے زور سے اپنا تجربہ بیان کرتے ہین کہ جہان جہان یہ تدبیر اختیار کی گئی ہے وہان مرض طاعون بالکل نہین پھیلا اور موجودہ مرض بھی دور ہو گیا۔ عام جگہ مین کوڑا کرکٹ نہ پھیلنے دین اور نہ کوڑے کے انبار لگا دین۔ اگر مکان کے اندر یا اوسکے احاطہ مین انسان یا حیوانات کے فضلات یا اور سڑنے والی چیزین پائی جا دین تو انکو فوراً اوٹھوا دین جسمین کہ عفونت سے پرہیز کرین کیونکہ عفونت ہی وبائی امراض کی جڑ ہے اور کسی مکان پر گندگی جمع ہونے دین۔ اگر کسی جگہ کوڑے کے انبار مدت سے جمع ہون تو ایام وبا مین اوسے نہ اوٹھوا دین کیونکہ اوس سے عفونت منتشر ہو کر ہوا مین فساد پیدا کریگی بلکہ اوسکو آگ سے جلا دین یا اوسپر بقدر دو انچ لکڑی کے کوئلہ کا سفوف یا تازہ چونے کی تہ جما کر اوپر سے خشک مٹی ڈال دین مگر کوئلہ کا سفوف زیادہ تر فایدہ مند ہے۔ اگر یہ دونون چیزین میسر نہون تو صرف مٹی کی کئی انچ تہ جما دین۔ اور مکان کے ارد گرد لکڑی پتے وغیرہ جلا کر دہوان کرین۔ اگر کوڑے کرکٹ کو جلانا منظور ہو تو اوسمین گندھک ملا کر جلانا مفید ہے۔ اس تدبیر سے کہی چوہے و دیگر موذی جانور بھی جنکے کاٹنے سے سمیت مذکور کے پھیلنے کا احتمال ہوتا ہے دور ہو جاتے ہین۔ علاوہ اسکے آگ اور دہوئین سے ہوا بھی صاف ہو جاتی ہے۔ مکان کے اندر روشنی اور ہوا کا گزر زیادہ کہین۔ جن مکانون مین یہ خرابیان دور نہ ہو سکین اونکو بند کر دینا اور اونکی سکونت ترک کر دینی چاہیے۔ گرد و نواح کے مکانات۔ قصابخانون اور غربا کے گھرون کی صفائی مین زیادہ تر کوشش کرنی چاہیے۔

حمام یا خانون۔ گھرون کی موریون۔ گلی کوچہ اور بازارون کی نالیون اور بدررون۔ خندقون پیشاب خانون۔ خصوصاً گلیان کوچون اور ایسے مقامات کو جہان غلاظت کے جمع ہونے کا احتمال نہایت احتیاط کے ساتھہ صاف کرنا چاہیے۔ بعد ازان کلورائیڈ آف لائیم یا کانڈیز فلوئیڈ چھڑکین اور دوسری دافع عفونت ادویات کا استعمال بکثرت کرین تاکہ زہریلی ہوا کا اثر کم ہو۔ اور موجودہ مواد دور ہو جاوے۔ اگر ممکن ہو تو عفونت گاہون مین فنایل کاربالک سلوشن کلورائیڈ آف لائیم۔ کانڈیز فلوئیڈ وغیرہ دافع عفونت ادویات چھڑکین۔ گلی کوچون مین ہر ایک سو سو گز کے فاصلہ پر کافور۔ گوگل۔ گندھک۔ ہرمل دہوپ وغیرہ خوشبودار چیزین جلا دین۔ اگر مکان کا صحن خراب ہو اور احتمال ہو کہ وہان مواد عفونت جمع ہو جاوینگے تو اوسکو صاف و ہموار کرکے دافع عفونت وایئن چھڑکین عود ہندی۔ صندل۔ کندر۔ قسط شیرین۔ سندروس۔ انگوزہ۔ قرنفل۔ مصطگی زعفران۔ علک البطم۔ سعد۔ اذخر۔ دم الاخوین۔ وغیرہ خوشبودار اشیا کی تبخیر سے مکان کی ہوا کو صاف کرین۔ دافع عفونت ادویات کی تبخیر سے مکان ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ اوسمین مرض کے دوبارہ پھوٹ نکلنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے۔ حال کی تحقیقات نے اس کیا کو دفع عفونت کے بارہ مین نہایت مفید پایا ہے **نسخہ سلوشن دافع عفونت**

پر کلورائڈ آف مرکیوری ۴ درام - ہائیڈرو کلورک اسیڈ ایک اونس - پانی ۱۵ سیر سب کو ملا کر بقدر ۵ گرین رنیتی لین ملا دین تاکہ اوسکا رنگ نیلگون ہو جاوے بعد ازان لکڑی کی بالٹی یا ڈول مین ڈالکر چھڑکین یہان تک کہ دیواریں تر ہو جاوین اور فرش پر سلوشن بہ نکلے - چوہون اور دوسرے حشرات الارض کے سوراخون مین بھی بھر دین اور پاخانہ مین اور موریون مین بھی چھڑکین اگر یہ کلورائڈ آف مرکیوری کو نمک کے ہمراہ ملا کر پانی مین حل کرکے استعمال کیا جاوے تو بھی فایدہ مند ہے **دیگر** تیزاب گندھک اور پرمنگنٹ آف پوٹاش کو پانی مین حل کرکے استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر** نیلا تھوتھا فیصدی ۵ حصہ پانی مین حل کرکے استعمال کرین - کاربالک اسیڈ - فنایل - ازال اور ٹانیال بھی اثر مین فایدہ مند ہین - دیہات اور قصبات کی صفائی کا بھی معمول سے زیادہ خیال رکھین اور حسب ضرورت چند روز کے لیئے عملہ صفائی بڑھا دین -

ہدایت ششم متعلق ریاضت

زیادہ ماندگی اور تھکان بھی کام سے پرہیز کرین اور دماغی محنت بھی زیادہ نکرین کیونکہ قواے دماغی کے تھک جانے سے کل جسم کو صدمہ پہونچتا ہے - زیادہ گرمی و سردی مین نہ پھرین - کشادہ میدان کی صاف ہوا سے اپنی طبیعت کو تر و تازہ رکھین کیونکہ اس سے خون اپنی طبیعی حالت پر گردش کرتا ہے آلات الہضم درست رہتے ہین اور غذا عمدہ طور پر ہضم ہوتی ہے اور نظام عصبی کے قایم رہنے سے اعضاء رئیسہ قوی اور صحیح و سالم رہتے ہین جسم مین پھرتی اور چستی آتی ہے - مگر کھانا کھانے کے بعد کسیقدر آرام کرنا بھی ضروری ہے -

ہدایت ہفتم متعلق موش

جب ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون کا زہریلا مادہ چوہون کے ذریعہ زیادہ پھیلتا ہے تو چوہون کو مروا ڈالنا نہایت مناسب ہے تاکہ ایک گھر سے دوسرے گھر مین انکی آمد و رفت بند ہو جاوے - دہ چوہے کو ہاتھ لگانا مناسب نہین بلکہ جہان اوسکو پاوے گھاس اور مٹی کا تیل ڈالکر جلا دو اور انکے زہریلے اثر سے عام لوگون کو خبردار کر دتا کہ وہ انکے تباہ کرنے کے درپے ہون -

ہدایت ہشتم متعلق مریض

مریض کو صاف ہوادار اور وسیع کمرے یا کسی ستھری جگہ مین تندرستون سے علیحدہ رکھین اور بستر سے اوٹھنے کی ہرگز اجازت نہ دین کیونکہ فعل قلب کے نہایت کمزور ہونے سے خفیف حرکت بھی نہایت مضر ہے روشنی کا انتظام بھی کافی ہو - ضرورت سے زیادہ خدمتگار پاس نہ رہنے دین زیادہ آدمی جمع نہونے دین کیونکہ مریض انبوہ سے گھبرا جاتا ہے - نیز انبوہ سے متعدی امراض کے پھیلنے کا احتمال ہوتا ہے - مریض کو دوسرون کی موت کی اطلاع نہ دین تاکہ وہ ہراسان نہو جاوے - مریض کو ہر وقت تسلی دیتے رہین - مکان کا فرش اور دیوارین پختہ ہون تو بہتر ہے تاکہ دافع عفونت عرقیات سے بخوبی دھل سکین دریچے اور روشندان ہمیشہ کھلے رکھین تاکہ روشنی اور ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہوتی رہے مگر ہوا کی سنسناہٹ سے مریض کو بچا دین اگر موسم مانع نہو تو مکان مین آگ جلا دین تاکہ ہوا صاف ہوتی رہے - اگر زمین کی تہ خام ہو تو اوسپر تازہ چونے یا خشک مٹی کی تہ قریب دو انچ کے بچھا دین اگر طاعون سے

مریض بہت ہوں تو ہر ایک کو علیحدہ کرے ہیں اور ایک دوسرے سے فاصلہ پر رکھیں تاکہ ایک
دوسرے کی تکلیف دیکھکر ہراسان نہو اور مرض کے بڑہنے اور پھیلنے کا احتمال نہ رہے۔ رفع تشنگی کے لیے
مریض جسقدر مانگے برفاب ترش اشیا ملا کر یا سکنجبین لیمو۔ شربت انار۔ تمر ہندی پانی ملا کر اور برف
سے سرد کرکے دیں برانڈی یا وسکی ہیں چار حصے پانی ملا کر دیں تاکہ فعل قلب قایم رہے اس سے پیاس
بہی دور ہو جاتی ہے اور طبیعت کو تسکین ہوتی ہے خصوصًا ضعف و غشی کی حالت ہیں از بس
مفید ہے **اسہال** ہوں تو کتہہ بارزہ۔ الایچی دانہ۔ افیون خستہ جامن ہیکری کا استعمال کرائیں قے
ہو تو فم معدہ پر رائی کی پٹی لگائیں سیل گری زہر مہرہ۔ ناریل دریائی یا پپیا وغیرہ رگڑ کر شربت زرشک کے
ہمراہ دیں **رفع تشنج** کے لیے ہاتہہ پاؤں کو خوب دبا دیں اطراف پر روغن کی مالش کریں **مریض**
کے کمرے ہیں فالتو کپڑے صندوق وغیرہ کوئی چیز نہ رکہیں چارپائی اور بستر کو خوب صاف ستہرا رکہیں اور
جسم پر کاربالک آئل کی مالش کریں یا کاربالک سلوشن ہیں کپڑا تر کرکے جسم کو پونچہیں اور کاربالک
سلوشن ہیں کپڑا تر کرکے دروازے پر لٹکا دیں اور نیز یہہ سلوشن کمرے ہیں چہڑک کر کمرے کی ہوا صاف
کریں سرکہ ہیں دو حصے پانی ملا کر مریض کے بستر اور آس پاس کے کپڑوں وغیرہ پر چہڑکیں مریض کے پاس
کافور زیادہ مقدار ہیں رکہیں ترنج کے چہلکوں اور پیاز کا بالخاصیت فایدہ مند ہے۔ کافور حرمل
گوگل صندل وغیرہ خوشبودار چیزیں جلائیں مریض کے پاس پہولوں کے گلدستے رکہیں تاکہ اوسکو
تفریح ہو۔ مریض کی تہوک کو الگ برتن ہیں لیں جسمیں مرکیوری سلوشن پڑا ہوا ہو اور نیز اوپر سے
ڈہکا ہوا ہو **مریض** کے کل فضلات کی اصلاح کرم کش دافع عفونت ادویہ سے کریں اور فضلات کو
ایسے برتن ہیں لیں جسمیں پرمنگنیٹ آف پوٹاس چونہ۔ کلورائیڈ آف لایم وغیرہ دافع عفونت دوایں
پڑی ہوئی ہوں اور احتیاط رکہیں کہ فضلہ کا کوئی ذرہ زمین پر نہ گرنے پاوے اگر کہیں گر جاوے
تو زمین کہرچ کر مٹی سمیت اوٹھالیں اور پہر زمین پر چونہ یا مٹی ڈال دیں مریض کے مکان سے فضلا
علیحدہ کرتے وقت مٹی یا ادویات مذکورہ بالا زیادہ ملائیں تاکہ زہر کے پھیلنے کا اندیشہ نہ رہے
اور آبادی سے کم سے کم پانسو گز کے فاصلہ پر لیجا کر زمین ہیں گاڑ دیں تاکہ جانور نہ کہا ئیں کنوئیں
تالاب۔ گلی کوچہ اور عام گزرگاہوں کے نزدیک نہ پہینکیں اور جو کپڑے بول و براز سے آلودہ ہوں
اونکو گندہک کے پانی ہیں ابال کر دہوئیں اور دہوپ ہیں سکہلاویں اور دافع عفونت دوایات
کی دہونی دیں اور لحاف تکیہ مستعملہ کو ۲۱۲ درجہ کی گرمی ہیں برابر دو گہنٹہ تک رکہکر کہلی ہوا دیں
اور کم قیمت چیزوں مثلًا چارپائی بستر وغیرہ کو جو مستعمل ہوں جلا دیں تاکہ مرض کا زہر زیادہ نہ پہیلے۔
چونکہ اس مرض ہیں مریض کی اشتہا برابر قایم رہتی ہے اسلیئے دودہ شوربا یخنی چاول وغیرہ زود ہضم غذا
تہوڑی تہوڑی مقدار ہیں بار بار دیں اور علامات ہیں تخفیف ہونے پر غذا ہیں ہی مناسب تبدیلی
کرتے جائیں

ہدایت نہم متعلق سواری مریض

اگر لاوارث مریض طاعون کو شفاخانہ ہیں لیجانا منظور ہو تو چارپائی یا ڈولی ہیں سوار کرکے لیجائیں اور
مستعملہ سواری کو کاربالک سلوشن اور گرم پانی سے دہو کر دہوپ ہیں خشک کرکے استعمال ہیں لاویں اور
یا ایسی سواریوں کو اسی قسم کے بیماروں کے لیئے مخصوص کر رکہیں اور دوسروں کو استعمال کرنے دیں

اور ایسی سواری استعمال میں نہ لاویں جو دوسرون کے کام آتی ہو اگر ایسی سواری مجبورًا استعمال
کرنی پڑے تو ہدایات مذکورہ بالا کے موافق اوسکی صفائی کی تدابیر عمل میں لاویں۔

ہدایت دہم متعلق خدمتگار مریض

مددگار کو چاہیے کہ جتنی دفعہ مریض کو ہاتھ لگاوے اتنی ہی دفعہ اپنے ہاتھ صابون اور گرم پانی سے صاف کرے اگر خدمتگار کے کپڑون میں مریض کی کوئی آلائش لگ جاوے تو انکو فورًا اتار کر صاف کرے۔ ایسی بیمار دار کے ہاتھ سے تندرستون کا کھانا نہ پکوائیں اور نہ اوسکو کھانے پینے کی چیزین چھونے دیں۔ اگر مجبوری ہو تو اوسکا بدن خوب صاف کرا دیں

ہدایت یازدہم متعلق میّت

مریض طاعون کی لاش مرض پھیلانے کے لئے موثر ذریعہ قرار دی گئی ہے پس جہانتک ممکن ہو اوسکی تکفین و تدفین جلد تر عمل میں لاویں۔ اور کفن کو کاربالک ایک حصہ پانی ۲۰ حصے کے سلوشن سے یا کسی اور دافع عفونت عرق سے تر کریں۔ کافور کا استعمال زیادہ کریں۔ ضرورت سے زیادہ آدمی جنازے کے ساتھ نہ جاویں۔ قبر کی گہرائی سات فیٹ سے کم نہ کریں اگر قبر کی تہ میں چونہ بچھا دیا جاسکے تو زیادہ تر مفید ہے۔ تدفین یا جلانے کے بعد ہمراہی غسل کریں اور کپڑے دھوئیں مگر کنوئین یا چشمے سے پانی نکالکر دور لیجاکر یہ پیشت دستو کریں تاکہ مستعمل پانی کے قطرے کنوئیں اور چشمے کو خراب نکریں میت کے بستر چارپائی چٹائی اور کپڑون کو جلا دینا بہتر ہے اگر بیش قیمت ہونے کی وجہ سے جلانا مناسب نہو تو کاربالک ایسڈ ۵ حصہ پانی سو حصے کے سلوشن میں تر کریں پھر سجی کے کھولتے ہوئے پانی میں دیر تک جوش دیں بعد ازان دہوبی سے دہلوائیں اگر لحاف تکیہ وغیرہ رنگدار ہوں اور انکے دہونے میں نقصان کا احتمال ہو تو کئی گھنٹہ ایسے کمرے میں پھیلائے رکھیں جسمیں ۲۲ سے ۲۵ درجہ کی گرمی ہو اور کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں اور تابدان بند رکھیں کمرے کے اندر کسی جگہ کوئلہ کی آگ پر سفوف گندھک ڈالکر سلگائیں تاکہ مکان میں دہوان بخوبی پھیل جاوے گندھک سلگانے کے وقت کسی آدمی کو اندر نہ جانے دیں کیونکہ اسکے دہوئیں سے ضیق النفس کے ہو جانے کا احتمال ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد مکان کے دروازے کھڑکیاں کھولدیں تاکہ تازہ ہوا مکان کے اندر داخل ہو۔ ایسے مکان میں برابر ایک ہفتہ تک سکونت نکریں خیمہ ہو تو گندھک کی دہونی کے علاوہ سرا پردہ دس روز تک دہوپ میں رہنے دیں مکان کے سابقہ پلستر کو چھیل کر از سر نو استرکاری اور سفیدی کرائیں لکڑی کے کواڑ اور شہتیر وغیرہ چوبی اسباب کو پہلے صابون یا کلورائیڈ آف لائم دو اونس در پانی ۵ سیر کے سلوشن سے دہوئیں اور مکان میں آگ جلائیں تاکہ کثیف ہوا نکل جاوے

علاج

اگرچہ حکما نے مرض طاعون کی تحقیق میں بہت کچھ کوشش کی ہے مگر نا مکمل ہونے کی وجہ سے ابھی تک کوئی معقول اور کارگر علاج ثابت نہیں ہوا جس سے مرض مذکور کی بیخ کنی پورے طور پر ہو سکے اسلئے ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر اپنے تجربہ و عندیہ کے موافق جداگانہ علاج کرتا ہے کوئی جونکون کی تاکید کرتا ہے کوئی حجامت کے درپے ہے کسی نے تبرید اور مسہل کو مقدم رکھا ہے کوئی فصد لینے پر تلا ہوا

کوئی چیچک کی طرح طاعون کا ٹیکا لگانے پر زور دیتا ہے۔ چونکہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا اسلئے علاجات موجودہ کی اصلاح میں کوشش کرنی اشد ضروری ہے۔ اسوقت عموماً دو قسم کا علاج مروج ہے یعنی
(۱) عام۔ (۲) خاص

اول علاج عام

مکان کی صفائی ہوا کی درستی۔ پانی اور غذا کی احتیاط۔ تبدیل لباس اور ہدایات مندرجہ حفظ ما تقدم کو حالت طاعون میں عمل میں لانا واجبات سے ہے۔ اگر قواعد حفظان صحت کی خاطر خواہ پابندی کی جاوے تو دوا کے استعمال تک نوبت ہی نہیں پہونچتی ورنہ دوا پر دوا دیجاوے اور نسخہ پر نسخہ بدلا جاوے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

دوم علاج خاص

آغاز مرض میں بیمار کو ایک خفیف مسہل دیکر رفع قبض کریں۔ کیلومل ۵ سے ۱۰ گرین دینا بہتر ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو منگنیشیا سلفاس یا سوڈا سلفاس کم مقدار میں استعمال کرائیں روغن بید انجیر اور فلوس خیار شنبر کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ اگرچہ کمزوری کی وجہ سے بظاہر مسہل کا استعمال مضر صحت خیال کیا جاتا ہے مگر اسہال سے سدے کے دور ہونے سے صفرا اور طاعونی کرم بکثرت خارج ہوتے ہیں اور بھوک لگ آتی ہے۔ قبض کے رفع ہونے سے قے کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے چونکہ اس مرض میں ہاضمہ کی شکایت نہیں ہوتی اور اشتہائے طعام اچھی رہتی ہے اسلئے مریض کو شوربا یخنی دودھ۔ جو آش ساگودانہ وغیرہ زود ہضم جید الکیموس اور نرم و لطیف غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دیں اور پیٹ بھر کر کھانے کو نہ دیں ورنہ امتلا کی صورت میں ضعف زیادہ ہو جاتا اور دل ڈوب جانے سے نبض بند ہو جائیگی اگر علامات میں خفت معلوم ہو تو غذا میں بھی مناسب طور پر تبدیلی کرتے جائیں پہلے شوربا چاول پھر بتدریج دودھ روٹی گوشت اور چاول دیں اگر انمیں تمر ہندی۔ آلو بخارا۔ زرشک کی ترشی ملا دی جاوے تو زیادہ تر مفید ہے۔ پیاس کی شدت میں برف چوسنے کو دیں سکنجبین لیمو سرکہ۔ شربت انار۔ شربت تمر ہندی۔ شربت فالسہ وغیرہ میں سرد پانی ملا کر دیں کمزوری کی صورت میں برانڈی یا وسکی شراب چار حصہ پانی ملا کر تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں ماء اللحم کا استعمال بھی فائدہ مند ہے اس سے فعل قلب کو قوت حاصل ہوتی ہے تشنگی اور بیقراری دور ہو جاتی ہے خصوصاً غلبہ ضعف میں جب احتمال غشی کا ہو تو مرکبات شراب کا استعمال بہتر اکسیر ہے **دیگر مجرب** برانڈی ایک اونس شربت نارنگی ۴ ڈرام۔ پانی چار اونس سب کو ملا کر دو گھنٹہ کے بعد بقدر ایک اونس دیں۔ اگر اس مکسچر میں ۶ بوند لائیکوار اسٹرکنیا داخل کر کے پلایا جاوے تو قلب کا فعل قوی ہو جاتا ہے۔ بیہوشی کی حالت میں مکسچر مذکور کی پچکاری بھی جلد کریں اور جب مریض بتدریج رو بصحت ہوتا جاوے تو برانڈی کی مقدار بھی کم کرتے جاویں۔ اور یہ مرکب تیار کر کے دیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** ارومائک اسپرٹ آف امونیا۔ ٹنکچر لیونڈر۔ ٹنکچر زعفران۔ اسپرٹ کلوروفارم ہر ایک ۲ ڈرام۔ برانڈی ۱۸ ڈرام عرق کافور چھ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ مرتبہ دیں۔ اگر فعل قلب کم ہو جاوے تو حسب ضرورت اس مرکب میں لائیکوار اسٹرکنیا۔ یا ٹنکچر ڈجیٹیلس یا [illegible] یا [illegible] ملائیں

وغیرہ مفرح منقوی قلب دوائیں شامل کریں اس سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے اور نیز بانہ حال میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جب طاعون کرم خون میں سرایت کر جاتے ہیں تو خون کے سفید ذرات انکا مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور یہہ ذرات اصل میں ایک لیسدار مادہ (پروٹوپلازم) سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنی ذاتی حرکت سے لپیٹے ہو کر اجسام مذکورہ کے گرداگرد لپیٹ کر زور سے دبا لیتے ہیں جس سے وہ کرم مرجاتے ہیں اور یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کرم مذکور خون میں داخل ہوتے ہی لاکھوں اور کروڑوں ہو جاتے ہیں پس انکے موافق ذرات خون کی زیادتی بھی اشد ضروری ہے تاکہ مقابلہ مرض میں کامیابی کی صورت نمایاں ہو۔ یہہ ذرات خون (لیوکو سائیٹ) مرکبات شراب اور جید الکیموس غذا کے استعمال سے بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

قے۔ بعض اوقات آغاز مرض میں قے کی کثرت اسقدر ہوتی ہے کہ مریض کے پیٹ میں نہ غذا ٹھیرتی ہے نہ دوا۔ اور قے کے جاری رہنے سے مریض ازبس نڈھال ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں فم معدہ پر رائی کی پٹی لگا دیں یا سرکہ انگوری۔ گلاب اور روغن گل میں کپڑا تر کرکے برف سے ٹھنڈا کریں اور کچھہ عرصہ تک فم معدہ پر رکھیں جب گرم ہو جاوے تو بار دیگر برف سے سرد کریں۔ یا برف کا ٹکڑا فم معدہ پر رکھیں **دیگر ضماد** گل سرخ۔ زرورد۔ گل ارمنی۔ زرشک۔ انار دانہ۔ سماق۔ زہر مہرہ۔ طباشیر۔ کافور ہریک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے گلاب میں قدرے سرکہ داخل کرکے بطور ضماد بنا دیں اور فم معدہ پر لگا دیں اور برف چوسنے کو دیں اور اقروسنک ڈرافٹ پینے کو دیں ہائیڈروسیانک ایسڈ اور لائیکوار مارفیا کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مگر ضعف قلب کی صورت میں ہائیڈروسیانک کے استعمال میں ذرہ احتیاط درکار ہے **دیگر مجرب** زرشک۔ سویز منقے۔ سماق ہریک ۱ درم۔ انار دانہ ۱۰ درم۔ گل سرخ۔ طباشیر ہریک ۵ درم۔ پوست بیرون پستہ۔ پودینہ ہریک ۲ درم عود ہندی ایکدرم سب کو باریک کرکے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ آب انار کھلا دیں **دیگر مجرب** تمر ہندی ۳ تولہ۔ آلو بخارا ۵ تولہ دونوں کو پانی میں بھگو کر شربت انار۔ عرق کیوڑا۔ عرق کاسنی ملاکر پلا دیں

اسہال۔ اگر دو چار دست آجاویں تو چنداں دوا کی ضرورت نہیں عموماً معمولی علاج سے بند ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات زہریلے مواد کے دفعیہ کے لئے خود طبیعت کو دستوں کی جا سیلان طبعی ہو جاتا ہے اس صورت میں دستوں کا بند کرنا مناسب نہیں۔ اور شناخت اس امر کی کہ طبیعت زہریلے مواد دفع کرنے کی جانب مایل ہے یہہ ہے کہ اسہال سے ایک گونہ طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور کمزوری غالب نہیں ہوتی۔ اگر کثرت اسہال سے کمزوری زیادہ ہو جاوے یا ۱۲ گھنٹہ سے زیادہ دست آتے رہیں تو ۱۰ گرین سیلال دیکر دست بند کریں اور نیز افیون اور لعاب نشاستہ کے حقنہ اور مارفیا و کوکین کے شیاف سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **دیگر کرس** ۴ تولہ دارچینی۔ کتھہ سفید ہریک یکتولہ۔ افیون ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے بقدر ۴ گرین قرص کریں۔

بخار۔ معمولی اور متوسط درجہ کے بخار میں علاج کی چنداں ضرورت نہیں اگر شدت بخار میں قوئے کمزور حواس پریشان۔ اور طبیعت خوف زدہ ہو جاوے تو پاشویہ کراویں برف پلا دیں اور اسفنج کو آب سرد میں تر کرکے بدن پر ملیں۔ اگر اس سے آرام نہو تو گرم پانی میں کمبل بھگو کر

بیمار کے بدن پر لیپٹ دیں۔ برانڈی یا مکسچر مفرح امندرجہ علاج خاص ضرور دیں تاکہ بدن کی طاقت قایم رہے۔ اور حتے الامکان انٹی فبرن وغیرہ مانع حرارت ضعف قلب ادویات کا استعمال نکریں۔ اگر انٹی ٹاکسن یا سیرن کی پچکاری زیر جلد باحتیاط تمام کیجاوے تو کچھہ مضائقہ نہیں ہے۔

شربت مرکب جس سے گرمی بخار اور شدت تشنگی کو ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** عناب ولایتی۔ سپستان ہر یک ۳۰ عدد۔ آلو بخارا ۱۵ عدد۔ تمر ہندی ۶ تولہ۔ بیخ کاسنی۔ برادہ صندل سفید۔ مغز کدو۔ مغز تربوز۔ گل گاؤزبان ہر یک ۲ تولہ۔ کاسنی۔ تخم خیارین۔ گلو خشک۔ گل نیلوفر ہر یک ۴ تولہ۔ نبات سفید ادویہ۔ سب کو بھگوکر حسب دستور شربت تیار کریں اور بقدر ۲ تولہ ہمراہ بید مشک عرق کافور۔ برف سے سرد کرکے دیں۔ اگر زہر مہرہ سائیدہ شامل کیا جاوے تو بہی بہتر ہے

بیہوشی۔ اگر مریض طاعون بیہوش ہوجاوے یا ہذیان کرنے لگے تو سرد پانی میں کپڑا بھگوکر یا تھیلی میں برف بہر کے سر پر رکھیں تاکہ دماغ میں دوران خون کم ہو اور درد سر و بیہوشی دور ہوجاوے۔ گلاب اور سرد پانی ملاکر منہ پر زور سے چھینٹے دیں اور ہاتھ پاؤں کسکر باندہیں اگر غلبہ حرارت سے بخار بہی پایا جاوے تو سر کو سرد کرنے کے وقت اسفنج یا کپڑا سرد پانی میں بھگوکر تمام بدن کو تر کریں اس سے حرارت کم ہوکر بخار اتر جاتا ہے اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے افاقہ کی صورت میں سکنجبین۔ گلاب۔ بید مشک۔ شربت سیب۔ شربت انار و دیگر مفرح مقوی قلب دوائیں پلائیں۔ اور خوشبودار اشیا بطور لخلخہ عمل میں لاویں **نسخہ لخلخہ** کافور ۴ ماشہ۔ کشنیز خشک ایک تولہ۔ کاہو۔ برادہ صندل سفید ہر یک ۶ ماشہ۔ گل ارمنی طباشیر ہر یک ۵ ماشہ سب کو رگڑ کر گلاب میں حل کریں۔ بعد ازاں عطر گلاب و عطر حنا بہی قدرے شامل کرکے شیشہ میں ڈالیں اور ہلا کر بار بار مریض کو سنگھائیں

ہذیان کی صورت میں گلاب میں صندل سفید گھسکر اور قدرے سرکہ اور گل روغن اور روغن کاہو شامل کرکے کپڑا تر کریں اور سر پر رکھیں اور کپڑے کو برابر دو گھنٹہ تک سرد رکھیں۔ اگر اس عرق کو برف میں سرد کیا جاوے تو زیادہ تر فایدہ مند ہے۔ اگر تلیین مطلوب ہو تو شربت دینار و دیگر قبض کشا دیں **دیگر ملین** گل بنفشہ ۹ ماشہ۔ گل نیلوفر۔ کاسنی ہر یک ۶ ماشہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ہر یک ۴ ماشہ۔ تمر ہندی ۴ تولہ۔ آلو بخارا۔ عناب ہر یک ۷ دانہ۔ سب کو عرق گاؤزبان۔ گلاب اور عرق کاسنی میں کچھہ عرصہ تک بھگوکر صاف کریں۔ بعد شیر خشت۔ ترنجبین ہر یک ۳ تولہ۔ گلقند ۴ تولہ اضافہ کرکے مریض کو پلا دیں۔ اگر پی نہ سکے تو ایک تولہ گل روغن اور ۴ تولہ فلوس خیارشنبر شامل کرکے حقنہ کریں۔

بے خوابی کے واسطے رب اجوائن خراسانی (ہایوسین) یا حسنگرین کے سلوشن سے پچکاری زیر جلد کریں۔ یہ اعلیٰ درجہ کی منوم اور بے ضرر دوا ہے۔ اس سے دماغ میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے اور نیند آجاتی ہے **ڈاکٹر کنٹل** صاحب فرماتے ہیں کہ اس دوا کے بغیر کوئی معالج مرض طاعون پر غالب نہیں آسکتا۔ اگر بے خوابی کے ساتھ درد دل کی بہی شکایت پائی جاوے تو مارفیا ایک بٹہ [illegible] پانی میں حل کرکے پچکاری زیر جلد کریں۔ اگر ہیجان قدرت [illegible]

شامل کرلینا چاہیے تاکہ فایدہ سریع و کامل طور پر ہووے۔ اس سے مریض کو راحت و تسکین ہوتی ہے اور عموماً مریض سو جاتا ہے۔ بعض اوقات برومائیڈ آف پوٹاسیم سے بہی فایدہ ہوتا ہے لیکن اسکی مقدار کثیر دینا یا تہوڑی مقدار میں بار بار تہوڑے وقفہ سے دینا مناسب نہیں ہے۔ اس مرض میں کلورل ہائیڈریٹ کا استعمال ہرگز مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ قلب کے واسطے نہایت مضر ہے۔

اختلاج قلب ضعف قلب اور دل دہڑکنے کا خیال مقدم رکہنا ضروری ہے۔ لہذا شراب و دیگر مقوی و محرک ادویات کے استعمال سے دل کی رعایت لازم ہے۔ برانڈی یا وسکی حسب ضرورت طبیعت مریض دو دو چار چار گہنٹہ کے بعد دیتے جاویں فایدہ میں اکسیر ہے۔ دواء المسک کافوری کے استعمال سے بہی ازحد فایدہ ہوتا ہے بلکہ اس سے جملہ اعضاے رئیسہ کو نہایت تقویت ہوتی ہے۔

نسخہ دواء المسک کافوری گل سرخ۔ کہربا۔ طباشیر۔ بیخ کشنیز۔ کاہو۔ مغز کدو۔ مغز خیارین ہریک ایک تولہ۔ ابریشم مقرض۔ گل گاؤزبان۔ خرفہ۔ زرشک۔ بیخ مرجان۔ زہر مہرہ سائیدہ۔ صندل سفید سائیدہ ہریک ۹ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ۔ کافور ہریک مثقال۔ مشک خالص ۲ دانگ۔ شربت سیب۔ شربت انار۔ شربت آملہ۔ شربت زرشک سب کو مساوی الوزن لیکر ادویہ کا سفوف چند گرین اور حسب دستور قوام شربت بنا دیں۔ بعد ازان بضعف وخیری ورق نقرہ داخل کرکے بقدر ۲ ماشہ دو دو گہنٹہ کے بعد مریض کو دیں اور عام طور پر مریض کی طاقت قایم رکہنے کے واسطے کاربونیٹ آف امونیا ۵ سے ۲۰ گرین تک دیں۔ تقویت دل کے لیے سنکونا بہی نہایت مفید ہے خصوصاً ملیریا زہر کی موجودگی میں۔ اگر نبض کمزور اور باریک اور ڈہیلی پڑجاوے تو سفوف ڈیجی ٹیلیس بقدر ایک گرین یا ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس بقدر ۵ سے ۱۵ بوند دیں۔ کافور۔ کافین اور مشک بہی تقویت دل کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔ ان سے قے بہی رک جاتی ہے۔ مگر سب سے زیادہ فایدہ مند اور مقوی لائیکوار اسٹرکنیا ہے جو بقدر ۳ بوند چار چار گہنٹہ کے بعد دیتے ہیں۔ اور اسٹرکنیا ۱/۴۰ حصہ گرین کے عرق کی پچکاری زیر جلد بہی اس مطلب کے لیے نہایت مفید ہے۔ دیگر مرکبات بجلہ بہی خاص اس زہر کے لیے تریاق زہر کا کام دیا کرتے ہیں۔

دیگر عرق براے طاعون لائیکوار اسٹرکنیا۔ لائیکوار ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈ ہریک ایک ڈرام۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس ۳ بوند۔ پانی چہ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس ہر تین گہنٹہ کے بعد دیں۔ مرکب سیماب کی شمولیت اسمین بغرض قتل کرم کے ہے اور دیگر ادویہ کی شمولیت بغرض رفع تکالیف ظہور علامات ہے۔ سکنجبین۔ آب ترنج۔ عرق گلاب۔ عرق بید مشک۔ عرق گاؤزبان۔ عرق صندل وغیرہ کا استعمال بہی مفید ہے۔

دیگر زہر مہرہ۔ طباشیر ہریک ۲ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ۔ کہربا شمعی۔ سنگ یشب ۴ ماشہ۔ سبز انار دانہ ۱ تولہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ کشنیز ۱ تولہ۔ سب کو باریک کرکے بقدر دو ماشہ آب آلو بخارا۔ تمر ہندی کے ہمراہ دیں۔ امونیا سنگہانا۔ اور پیٹ۔ بازو۔ اور گردن پر رائی کے چہوٹے چہوٹے بلسٹر لگانا فایدہ سریع الاثر ہے۔

دمل آغاز مرض میں جبکہ بدرو وغیرہ غدود ہاے مغابن کے ورم کے آثار پورے طور پر ظاہر نہ ہوئے ہون بلکہ صرف سرخی اور گرمی بقدرے نمایان ہو تو بلادونا۔ گلیسرین۔ سرکہ مع داخلیون۔ خیون زعفران۔ کاہو۔ مرسی وغیرہ کثافات ادویہ کا لیپ کرین۔ اگر شکایت خفیف ہو تو طلاے

مذکور مین یعنی بلاڈونا اور گلیسرین مین قدرے بلو آینٹ منٹ بھی شامل کرلین **دیگر** مرہم سیاہ نے حصہ ۲ ب بلاڈونا ایک حصہ - گودہ گھیکوار کنیم حصہ سبکو ملاکر طلا کرین مگر زیادہ کی صورت مین بلو آینٹمنٹ کا استعمال ہرگز نکرین **ڈاکٹر بارٹن** صاحب کی رائے ہے کہ اگر آغاز مرض مین غدد دوان پر مرکیوری پرکلورائڈ سلوشن اور پوٹاسی آیوڈائڈ سلوشن کی پچکاری زیر جلد کی جاوے تو اضطراب اور بخار کو بھی آرام ہو جاتا ہے - کاربالک ایسڈ کی بھی پچکاری زیر جلد کرتے ہین **دیگر** جدوار - دارہلد - گل معصفر ہریک ۶ ماشہ سبکو باریک کرکے آب کشنیز مین حل کرکے طلا کرین

دیگر طلا گل بنفشہ یک جزو عنب الثعلب یا بوزہ - اکلیل الملک ہریک ۶ ماشہ موم سفید ۹ ماشہ روغن زرد ۲ تولہ سب کو تیار کرکے مقام ماؤف پر لگادین اگر غدودین متورم ہو جاوین تو مسکنات سے کچھہ فایدہ نہین ہوتا اسموقع پر تخم کتان گندہ روزہ دیگر محللات سے کام لین نیم کے سبز پتون کو کوٹ کر قدرے روغن کنجد ملادین اور گرم کرکے مقام ورم پر باندہین اس سے دردمین افاقہ ہوگا اور تناؤ بھی کم ہو جاویگا اور دمل بھی جلد پختہ ہو جاویگا - گودہ گھیکوار اور سفیدی بیضہ کے طلا سے بھی فایدہ ہوتا ہے اگر مواد مجتمع ہو تو شگاف دیکر خارج کرین بعد ازان آیوڈوفارم وغیرہ دافع عفونت ادویہ کے استعمال سے زخم کو اندمال پر لاوین **مرہم کافور** جس سے اندمال زخم جلد ہوتا ہے نسخہ موم سفید روغن کنجد کو ملا کر گھلا دین بعد ازان سفیدہ - کافور ۳ ماشہ باریک کرکے شامل کرین اور سرد ہونے کے قریب ہو تو سفیدی بیضہ ۲ عدد ملاکر زخم پر لگادین

ٹیکا طاعون (پلیگ سیرم) اسکو ڈاکٹر یارسین صاحب فرانسیسی نے ایجاد کیا ہے اور اسکے تجربہ کرنے مین بڑے بڑے محقق تجربہ کار سرگرم ہین اگر اس سیرم کو نہایت احتیاط سے عمل مین لایا جاوے تو طاعون کی علامات خفیف ہو جاتی ہین اور مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے اور مرض کے دوبارہ پیدا ہونے کا احتمال نہین رہتا اور یہ طریقہ بعینہ چیچک کے ٹیکے کی مانند ہی ڈاکٹر موصوف نے بالفعل ہندوستان مین ۵۰ مریضون پر تجربہ کیا ہے جس سے ۳۸ مریضون پر کامیابی ہوئی اور صرف ۱۲ مریض ضایع ہوئے اسکے استعمال کا طریقہ یہہ ہے کہ کرم طاعون کو خون کی ماہیت شوربا گلیسرین وغیرہ مین پرورش کرتے ہین بعد ازان دیکھین سے تھوڑا سا لیکر گھوڑا اسپ وغیرہ جانورون کے خون مین بذریعہ پچکاری زیر جلد داخل کرتے ہین جس سے جانور مذکور مین علامات طاعون پیدا ہو جاتی ہین جب وہ تندرست ہو جاتا ہے تو دوبارہ سہ بارہ لاگ مذکور کو داخل کرتے ہین اور ہر ایک دفعہ علامات خفیف ظاہر ہوتی رہتی ہین آخرکار جب جانور مذکور کے بدن مین وہ لگتے داخل کرنے سے کوئی تیز اثر پیدا نہین ہوتا تو اس وقت جانور مذکور کے خون سے سیرم لیکر انسان کے بدن مین داخل کرتے ہین جس سے طاعون کی نہایت خفیف علامات پیدا ہو کر بہت جلد دفع ہو جاتی ہین اور مرض کے دوبارہ پیدا ہونیکا اندیشہ نہین رہتا ڈاکٹر ویسٹر صاحب تحریر کرتے ہین کہ اس عمل کے ۲۴ گھنٹہ کے اندر بخار بھی وغیرہ تکلیف ہو جاتی ہین اور درد یا رعشہ وغیرہ نہین رہتی ہین اگر دوبارہ ٹیکا لگایا جاوے تو بہت خفیف ہوا کرتے اور بیہوشی بھی کم ہوتی ہے

حفظ صحت کی بے نظیر حکمی دوائیں اور مفید قابل انعام کتب طبیہ

معمول احمدیہ یہہ مکمل فن جراحی کی کتاب تین حصوں میں ہے اسمین ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی تطبیق کیگئی ہے تینوں طبوں کے مطابق تشخیص مرض و سریع التاثیر مجرب نسخے نہایت سلیس اردو مین جابجا عمل کی تصویرین ہین اس سے عام لوگ اچھے ڈاکٹر اور عمدہ طبیب بن سکتے ہین قیمت حصہ اول ۱ حصہ دوم ۱ حصہ سوم ۱ کل [illegible]

اس کتاب کے صرف مطالعہ سے انسان ہمیشہ تندرست قوی چست و چالاک رہتا ہے اور کثیر الاولاد ہوکر عمر طبعی کو پہونچتا ہے زن و مرد بچہ جوان بوڑہے کو یکسان مفید ہے حفظ صحت میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہین قیمت [illegible]

قرابادین احمدیہ حصہ اول اسمین کل معدنیات کے مفردات و مرکبات کا بیان ہے علم کیمیا کے ذریعہ قوی الاثر جوہر اور ست اڑانیکا دستور العمل روپیا اشرفی سیماب ہڑتال سم الفار وغیرہ دہاتون کے کشتہ کرنیکی ترکیبین سہل بالتصویر قوت باہ و دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان و ہر ایک عضو کی امراض کے متعلق نامی گرامی ڈاکٹرون اور حاذق حکیمون کے اسرار مخفیہ صدریہ اور خاندانی تجربے بکثرت مین شہادات شاہی ہین انگریزی مصطلحات کو سہل الفاظ مین بدل دیا ہے اسرار مخفیہ کے مختلف خطوط بنائے ہین غرض تینون طبون کے ادویات و ماہیت و فواید و استعمال کو آسان نظم و نثر مین ادا کیا ہے قیمت عہ

تکمیل البحرین حصہ اول یہہ کتاب طب انگریزی یونانی و ویدک کا عمدہ انتخاب و لب لباب ہے ابتدا مین کارآمد اصول ہین جن سے تشخیص مرض مین کبہی غلطی نہین ہو سکتی اسکے بعد نہایت عمدہ مفید امور متعلق نبض و قارورہ درج ہین تمام جسمانی امراض کی کیفیت تشخیص تشریح افعال الاعضا - اسباب علامات خاصہ معالجہ فارقہ انجام مرض تینون طبون کے موافق علاج سریع الاثر نسخے جو اسرار مخفیہ صدریہ [illegible] کے ہمراہ ہین انگریزی یونانی طب کے جابجا محاکمے اور بہت سی ایسی شدید بیماریان ہین جو کتب طبیہ عربیہ میں نہین قیمت عہ

اسرار التصوف اس متبرک کتاب مین حقایق مجیدہ و نکات غریبہ ہین جو اہل تصوف کی جان و اہل عرفان کی روح رواں ہین ہر ایک مسئلہ کے بیان سے وجدانی کیفیت اور گوناگون مشاہدات و تجلیات کی کیفیت بخوبی مشاہدہ ہوتی ہے جمیع مسایل حاوی قرآن و حدیث ہین حصہ اول ۱۲ / حصہ دوم عہ

تکمیل الحکمۃ لاہور یہہ ماہوار رسالہ ہے جسمین حفظ ما تقدم کیمیا تشریح افعال الاعضا انگریزی دیسی طریق علاج نسخے تجربے ہمیشہ درج ہوتے ہین قیمت سالانہ [illegible]

روغن عنبر خوشبو مین عطریات پر غالب [illegible] دماغ [illegible] بالون کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور [illegible] سیاہی کو دیر تک قایم رکہتا ہے [illegible]

شربت [illegible] **تیل** [illegible] کی سستی نقصان کو دور کرتا ہے [illegible]

[illegible] انسان ہمیشہ بیمار رہتا ہے [illegible] اور [illegible] دیگر امراض مخصوصہ مردان و زنان [illegible]